اذکارِ ابرار

اُردو ترجمہ

گلزارِ ابرار

مع

جہانگیری عہد کے ایک غیر مطبوعہ تذکرے کا نایاب ترجمہ

مُصنّف

مُحمّد غوثی شطّاری ماٹدوی

مترجم

فضل احمد جیوری

ناشر

سیّد احمد شہید اکادمی

نفیس منزل

۳/۱۷۷ کریم پارک ○ لاہور

فون ۷۷۲۸۱۹۰

Presented by www.ziaraat.com

نام کتاب ——— گلزارِ ابرار (فارسی) ———

مصنّف ——— مُحمّدؐ غوثی شطاری مانڈوی ———

سنِ تصنیف ——— ۱۰۱۴ھ ———

اردو ترجمہ ——— اذکارِ ابرار ———

مترجم ——— فضل احمد جیوری ———

سنِ اشاعت ——— ۱۴۲۷ھ ———

ناشر ——— دارالنفائس ———

۳/۱۷۷ کریم پارک ○ لاہور

مطبع ——— اولمپیاء آرٹ پریس ———

صفحات ——— ۶۷۲ ———

قیمت مجلّد ———

Presented by www.ziaraat.com

انّ ھٰذہ تذکرۃ فمن شاء ذکرہ

اولیاء اللہ قدست اسرارہم کے مقدس حالات کا تذکرہ یعنی

گلزار ابرار کا اردو ترجمہ موسوم بہ

اذکار ابرار

۱۳۲۶ھ

حسب فرمائش جناب منشی الہ یار خان صاحب رئیس اُجین

محمد قادر علی خان صوفی کے

مطبع مفید عام آگرہ میں طبع ہوا

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ نفیس

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لانبی بعدہ

برصغیر پاک وہند میں مشائخ کرام کے جو تذکرے لکھے گئے اُن میں حسب ذیل تذکرے نہایت درجہ معلومات افزاء ہیں:

۱۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ کے ملفوظات: "فوائد الفؤاد"

مرتبہ امیر حسن علا سجزی ۷۰۷ھ۔ ۱۳۰۷ء

۲۔ اکابر مشائخ چشت کے حالات وملفوظات: "سیر الاولیا"

مرتبہ امیر خرد کرمانی ۷۹۰ھ

۳۔ حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلیؒ کے ملفوظات: "خیر المجالس"

مرتبہ حمید شاعر

۴۔ حضرت خواجہ برہان الدین غریبؒ کے ملفوظات: "نفائسُ الانفاس"

۵۔ حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال الدین بخاریؒ کے ملفوظات: "جامع العلوم"

۶۔ حضرت خواجہ سید محمد گیسو درازؒ کے ملفوظات: "جوامع الکلم"

مرتبہ سید محمد اکبر حسینی ۸۰۱ھ تا ۸۰۴ھ

۷۔ سوانح حضرت خواجہ گیسو درازؒ: "سیر محمدی"

ازمولانا محمد علی سامانی ۸۳۱ھ

۸۔ "تاریخ حبیبی و تذکرہ مرشدی"

ازعلامہ عبدالعزیز ملک شیرواعظی تالیف۔ ۸۴۹ھ

Presented by www.ziaraat.com

۹۔ ”محبت نامہ“ ملفوظات شاہ ید اللہ (م ۸۵۲ھ) نبیرہ خواجہ گیسودرازؒ
جمع کردہ سید محمود فضل اللہ

۱۰۔ ”شوامل الجمل در شمائل الکمل“ ملفوظات: خواجہ ابوالفیض شاہ من اللہ حسینی (م ۸۷۹ھ)
نبیرۂ حضرت خواجہ گیسودرازؒ

۱۱۔ سید محمد اشرف جہانگیر سمنانی کے حالات و ملفوظات: ”لطائف اشرفی“

۱۲۔ ”سیر العارفین“ مرتبہ مولانا جمالی ۹۳۷ھ۔ ۱۵۳۰ء

۱۳۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی ”اخبار الاخیار“ ۹۹۹ھ۔ ۱۵۹۰ء

۱۴۔ محمد غوثی مانڈوی شطاری کی ”گلزارِ ابرار“

”گلزارِ ابرار“ کا نقشِ اول ۹۹۸ھ۔ ۱۵۹۰ء میں تیار ہوا پھر ۱۰۱۰ھ۔ ۱۶۰۲ء تک اس میں اصلاح و اضافہ ہو کر اس کی دوسری صورت تیار ہوئی۔

”گلزارِ ابرار“ کے مترجم جناب فضل احمد نے ۱۳۲۶ھ۔ ۱۹۰۸ء میں اسے اردو زبان میں ڈھالا، ترجمہ کی زبان سلیس اور لائق تحسین ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ”اذکارِ ابرار“ کے نام سے ۱۳۲۶ھ میں مطبع مفید عام آگرہ سے شائع ہوا، دوسرا ایڈیشن ۱۳۹۵ھ میں لاہور سے شائع ہوا۔ اب پیشِ نظر نسخہ ۱۴۲۷ھ میں مکتبہ سلطانِ عالمگیر، اردو بازار لاہور سے شائع ہو رہا ہے۔

سید نفیس الحسینی

Presented by www.ziaraat.com

فہرست اذکار ابرار

مضامین کی فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
			۱۳	بیان در التزام صحبت دانایان فنون	۱۷
۲	دیباچہ مترجم	الغایت ۵	۱۴	بیان در تقسیم و ترتیب کتاب	۱۸
۳	حمد و نعت	۱	۱۵	بیان در تعیین القاب مشائخ ..	۲۰
۴	آتسی اسما کی جنگ	۳	۱۶	آغاز چمن اول در بیان حالات علما	
۵	تمہید اور تصنیف کتاب کا باعث	۷		عرفا - سالکان و مجذوبان ہفتم صدی	۲۳
۶	کتاب کا عنوان بنام شہنشاہ جہانگیر		۱۷	خاتمہ چمن اول ..	۷۳
	سنوید غیبی	۸	۱۸	ابتدائے چمن دوم در بیان حالات	
۷	دولت جہانگیری کی تعریف اور زمانہ کی			علما - عرفا - سالکان و مجذوبان ہشتم صدی	۷۴
	آراستگی کا بیان بہ برکات دور جہانگیری	۱۱	۱۹	خاتمہ چمن دوم	۱۳۱
۸	دعائیہ اور تقدس ذریتی کے کلمات		۲۰	ابتدائے چمن سوم در بیان حالات	
	ہمراہ نام مشائخ نہ لکھنے کی معذرت			علما - عرفا - سالکان و مجذوبان نہم صدی	۱۳۵
	اور اولیاء اللہ کو بصیغہ واحد یاد کرنے		۲۱	وجہ تسمیہ لفظ احرار ..	۱۶۴
	کی وجہ	۱۳	۲۲	خاتمہ چمن سوم	۱۹۹
۹	کردار اور رفتار کے انجام کا بیان	۱۵	۲۳	ابتدائے چمن چہارم در بیان حالات	
۱۰	سر کتاب	۱۵		علما - عرفا - سالکان و مجذوبان دہم صدی	
۱۱	گفتار در بیان آنکہ معنی ہر عالم را صورتے			تا سنہ یک ہزار و بست و دو ..	۲۰۳
	ست مناسب آن ..	۱۶	۲۴	سلسلہ شطاریہ کی ابتدا - اور	
۱۲	بیان در تشبیہ و تعبیر الہیات ..	۱۶		وجہ تسمیہ	۲۸۴

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۵	معذرت در باب ننوشتن حالات اکثر اصحاب - - -	۴۹۱
۲۶	ترانہ شکرگذاری بابت حصول فراغ از تحریر حالات آسودگان خاک وحصول توفیق تحریر حالات زندہ دلانِ بساط زندگانی -	۵۰۶
۲۷	ضمیمہ کتاب متضمن حالات مصنف بشمول دیگر بزرگانِ - -	۵۷۶

Presented by www.ziaraat.com

اصحاب ذکر کی اسم وار فہرست

الف

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۱	ابوالحسن علی ابن ابوعلی	لاہور	۲۵
۲	مولانا احمد حافظ دہلوی	〃	۵۵
۳	شیخ الہداد احمد آبادی	٠	۶۲
۴	شیخ احمد نہروالہ	بدایون	۷۱
۵	امام الدین ابدال دہلوی	٠	۷۲
۶	خواجہ ابوبکر مصاحب و مرید نظام الاولیا - -	دہلی	۸۷
۷	امیر خسرو -	دہلی	۹۱
۸	امیر حسن علا سنجری -	دیوگیر دکن	۹۳
۹	خواجہ ابوبکر مصلی بردار	٠	۱۱۰
۱۰	شیخ ابراہیم امام شیخ چراغ دہلی - -	کالپی	۱۱۶
۱۱	بی بی آرام حصور ہمشیرہ سید حسین نہروالہ	نہروالہ	۱۱۸
۱۲	سید احسن -	ایرج	۱۲۵
۱۳	مخدوم قاضی اسحق -	مانڈو	۱۲۷
۱۴	مولانا محمد امین -	٠	۱۲۸
۱۵	بابا اسحق مغربی -	٠	۱۳۵
۱۶	سید اشرف جہانگیر	کچھوچھہ	۱۴۵

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۱۷	مولانا ابوسعید ادہی	٠	۱۷۵
۱۸	شاہ ابدال -	رنتہنبور	۱۹۵
۱۹	شیخ ابوالفتح ہدیۃ اللہ سرمست ابن شیخ قاضن شطاری	حاجی پور	۲۲۳
۲۰	شیخ ابوبکر قریشی	جگی پور اقصائے آگرہ	۲۲۶
۲۱	شیخ احمد نارنولی	ناگور	۲۲۷
۲۲	شیخ ابراہیم ابن عمر سندہی	برہان پور	۲۳۶
۲۳	شیخ احمد مدنی گوشہ گزین نانوتہ - -	٠	۲۴۴
۲۴	شیخ امین الدین -	٠	۲۴۵
۲۵	شیخ احمد ابن نعمۃ اللہ	قلعہ ابین	۲۵۷
۲۶	شیخ امان اللہ پانی پتی	پانی پت	۲۶۶
۲۷	شیخ آدہو حصاری	قلعہ فیروزہ	۲۷۲
۲۸	شیخ ابراہیم کلمورا سندہی	٠	۲۷۲
۲۹	سید ابوسعید ابن سید راجو	کالپی	۲۷۲
۳۰	خطیب ابوالفضل شیرازی	٠	۲۷۳
۳۱	شیخ ادہن ابن شیخ بہاالدین جونپوری - -	جونپور	۳۱۲
۳۲	شیخ ابوالنصر طبلادی مصری	مصر	۳۳۹

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۳۳	شیخ ابوجیو ابن خضر	قلعہ آسیر	۳۴۲
۳۴	شیخ اولیا ابن شیخ سراج	مکہ معظمہ	۳۴۷
۳۵	شیخ احمد ابن شیخ جلال جانپانیری - -	بڑودہ	۳۴۸
۳۶	شیخ ابراہیم قاری شطاری سندھی - - -	برہان پور	۳۵۹
۳۷	شیخ اولیا مرید شیخ شاہ محمد عارف - -	.	۳۶۹
۳۸	شیخ میان آبا ابراہیم نام	برہان پور	۳۸۴
۳۹	حاجی ابراہیم سرہندی	رنت ہنور	۳۸۴
۴۰	شیخ احمد متوکل اجینی	اجین	۳۸۷
۴۱	مولانا اسمعیل سندھی	.	۳۸۹
۴۲	سید ابراہیم بھکری	برہان پور	۳۹۲
۴۳	شیخ ابویزید ابن شیخ لشکر محمد عارف -	.	۳۹۳
۴۴	شیخ الہداد مارہرہ ..	.	۳۹۹
۴۵	شیخ الہ بخش چشتی	.	۴۰۱
۴۶	شیخ آدم صوفی -	.	۴۱۵
۴۷	شیخ امان اللہ ابن شیخ کمال الدین سلیمانی	.	۴۲۰
۴۸	حاجی ابراہیم محدث قادری	اگرہ	۴۲۳
۴۹	شیخ امان اللہ افغان	.	۴۲۴

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۵۰	شیخ اسحٰق قلندر سندھی	-	۴۲۵
۵۱	شیخ افضل محمد	آگرہ	//
۵۲	قاضی ابراہیم ابن قاضی محمد	بہنوری	۴۳۴
۵۳	شیخ الہ بخش لیمتھوری	لیمتھور علاقہ سارنگپور مالوہ	۴۴۰
۵۴	خواجہ اسحٰق ابن مولانا خواجگی - -	سمرقند	۴۴۶
۵۵	شیخ ابوالفتح ابن جمال الدین مکی عباسی -	آگرہ	۴۴۸
۵۶	شیخ ابوالفیض فیضی فیاضی	.	۴۵۳
۵۷	شیخ ابوسعید ابن شیخ چھیکن گمندوتی -	کالپی	۴۶۶
۵۸	شیخ امین ابن احمد نہروالہ	برہان پور	۴۸۳
۵۹	ہبائی اسحٰق حضور -	میسر	۴۸۵
۶۰	شیخ ابوالفتح دہلوی -	.	۴۹۱
۶۱	شیخ الہداد صالح	.	۴۹۴
۶۲	مولانا اسمعیل مرید امیر عبداللہ	لاہور	۴۹۸
۶۳	مولانا الہداد و مولانا شمس الدین	.	//
۶۴	شیخ احمد سہرندی -	.	۵۰۰
۶۵	شیخ اختیار الدین سارنی	.	۵۰۱
۶۶	شیخ احمد ابن شیخ عبدالاحد	.	۵۰۷
۶۷	سید ابراہیم نوری	.	۵۵۵

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۶۸	شیخ الہداد ساکن مانڈو	٠	۵۷۱
۶۹	شیخ اویس ابن غوث الاولیا		۶۰۶
	ب		
۷۰	شیخ بہاء الدین محمد سکری وال ز نسل شیخ فرید الدین گنج شکر - -	٠	۵۵
۷۱	شیخ بہاء الدین زکریا ابن مولانا وجیہ الدین خوارزمی - -	ملتان	۵۵
۷۲	شیخ بہرو ملتانی از نسل بہائیہ - -	کرہ	۵۸
۷۳	شیخ برہان الدین محمود ابن ابی الخیر اسعد بلخی	دہلی حوض شمسی	۸۱
۷۴	شیخ برہان الدین غریب	٠	۹۰
۷۵	شیخ بدر الدین سمرقندی	دہلی	۹۶
۷۶	شیخ بدر الدین غزنوی	٠	۹۸
۷۷	مولانا برہان الدین صوفی ابن جمال الاولیا ہانسوی	٠	۱۰۸
۷۸	شیخ بابو چشتی -	کھنبایت	۱۱۰
۷۹	شیخ برہان الدین نہروالہ	ص	۱۲۳
۸۰	مخدوم قاضی برہان الدین	مانڈو	۱۲۶
۸۱	شیخ بنان برہان پور -	بانار برہان پور	۱۳۰
۸۲	قطب عالم سید برہان الدین نبیرہ مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری -	٠	۱۴۷
۸۳	مولانا برہان الدین ختلانی	٠	۱۷۳
۸۴	شیخ بہاء الدین گنج رواں	محمد آباد قریب کالپی	۱۹۲
۸۵	شیخ بدہن شطاری	٠	۲۰۸
۸۶	شیخ بہاء الدین شاہ باجن	برہان پور	۲۱۲
۸۷	شیخ بجتنو - -	٠	۲۲۴
۸۸	شیخ بہول مرید شیخ ظہور حاجی حمید حضور -	قصبہ بیانہ	۲۳۴
۸۹	خواجہ بہاء الدین محمد ابن مولانا خواجگی کاشانی	٠	۲۷۴
۹۰	پیر باجڑ مانڈو والہ	٠	۲۷۶
۹۱	شیخ برہان الضاری	کالپی	۳۰۵
۹۲	مولانا پائندہ -	-	۳۱۲
۹۳	شیخ بہاء الدین مفتی ابن شیخ شمس الدین محبوب ملتانی	آگرہ	۳۱۴
۹۴	شیخ برہان مرید شیخ صدر الدین محمد ذاکر -	اجمیر	۳۶۰
۹۵	شیخ بایزید شروانی	آگرہ	۳۶۱
۹۶	مخدوم بایزید لاکھہ	٠	۳۷۵

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۹۷	مخدوم بلال سندہی	•	۳۷۵
۹۸	سید بدرالدین ابن سید جلال	آگرہ	۳۸۲
۹۹	شیخ بیارہ نور ظہور -	اجین	۳۹۱
۱۰۰	شیخ بہول مجذوب	•	۳۹۹
۱۰۱	سید پیر ابن سید علی	قلعۂ آسیر خاندیس	۴۳۹
۱۰۲	شیخ بابو جیو ابن شیخ جیو	پٹن	۴۴۱
۱۰۳	بابا بہرنگ -	مانڈو	۴۴۴
۱۰۴	شیخ برہان علوی -	برہانپور	۴۵۴
۱۰۵	شیخ پیر محمد ابن عبدالحکیم	برہان پور	۴۶۹
۱۰۶	مولانا بدرالدین اسحق	•	۴۹۶
۱۰۷	شیخ بدرالدین سہرندی	•	۴۹۹
۱۰۸	شیخ بابو ابن جیون -	•	۵۶۵
۱۰۹	شیخ برخوردار گجراتی -	•	۵۷۲
۱۱۰	شیخ بابو سندہی	برہان پور	۵۹۱
۱۱۱	شیخ بدھا طیب بہاری	•	۵۹۳
۱۱۲	شیخ بدھا حقانی جونپوری	•	۵۹۴
	ت		
۱۱۳	توغان شہید -	قصبہ بودلہ علاقہ مندسور	۷۰
۱۱۴	خواجہ تقی الدین نوح	•	۱۱۰
۱۱۵	سید تاج الدین سوہی نہروالہ	•	۱۴۷
۱۱۶	شیخ تاج الدین محمد دہلوی	•	۱۹۷

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۱۱۷	شاہ تاجو ابن شیخ کمال	•	۲۴۹
۱۱۸	سید تاج الدین قادری نہروالی	پٹن	۴۴۲
۱۱۹	شیخ تاج الدین ابن شیخ بہاءالدین زکریا -	•	۴۵۲
۱۲۰	شیخ تاج العاشقین ابن عبداللہ سندہی -	لاہور	۴۶۵
۱۲۱	شیخ تاج زاد بوم فتح آباد	•	۵۶۹
	ث		
۱۲۲	میاں ثمر شہید -	چانگلی نواح سندسور	۷۰
	ج		
۱۲۳	شیخ جمال الدین احمد خطیب ہانسوی -	•	۵۴
۱۲۴	سید جلال سرخ بخاری اُچہ	اُچہ	۵۷
۱۲۵	شیخ جلال الدین تبریزی	دیوہ محل دارالملک بنگالہ	۶۶
۱۲۶	مولانا جمال الدین	•	۸۷
۱۲۷	مولانا جلال الدین اودہی	•	۸۷
۱۲۸	شیخ جلال الدین جد شیخ حسام الدین -	•	۱۰۵
۱۲۹	مخدوم جہانیان سید جلال بخاری -	•	۱۱۲

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۱۳۰	شیخ جلال الدین مجرد ترکستانی	.	۱۲۴
۱۳۱	شیخ جلال ابن شیخ عبد الصمد	آگرہ	۱۳۱ و ۲۶۸
۱۳۲	مخدوم شیخ جمال الدین احمد کٹھو	احمد آباد	۱۴۳
۱۳۳	مولانا جعفر -	.	۱۶۴
۱۳۴	شیخ جیجو اساولی	.	۱۹۱
۱۳۵	شیخ جار اللہ مکی -	مکہ معظمہ	۲۱۰
۱۳۶	شیخ جلال متو -	برہان پور	۲۱۸
۱۳۷	شیخ جیندن قریشی -	آگرہ	۲۲۶
۱۳۸	شیخ جلال محمد قادری دہلوی	برہان پور	〃
۱۳۹	شیخ جمال نہری -	احمد آباد	۲۳۰
۱۴۰	ملک چاند والد میاں جموجی	مکہ معظمہ	۲۴۲
۱۴۱	شیخ جیندن مندسوری	مندسور	۲۶۰
۱۴۲	شیخ جھکن کہندوتی -	کہندوت سرکار کالپی	۲۶۸
۱۴۳	شیخ جلال ابن طیب چانپانیری	.	۲۷۸
۱۴۴	امیر سید جلال ابن سید صدر الدین -	آگرہ	۲۷۹
۱۴۵	شیخ جمال ابن شیخ الاسلام	مانڈو	۳۴۶
۱۴۶	شیخ جادن ابن عمر چشتی	مانڈو	۳۵۱
۱۴۷	مخدوم جعفر -	موضع نوبک	۳۷۴
۱۴۸	شیخ جنید مفتی -	آگرہ	۳۹۰
۱۴۹	سید جمال مدرس مسجد	برہانپور	۳۹۹

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۱۵۰	قاضی جلال الدین ملتانی	بیجاپور دکن	۴۰۹
۱۵۱	میاں جموجی ابن ملک چاند	عادلپور برہانپور	۴۳۸
۱۵۲	شیخ جیندن لاہوری	.	۵۶۷
۱۵۳	شیخ جمال بیابانی	.	۵۷۰
۱۵۴	شیخ جلال محمد تھانیسری	.	۵۷۹
۱۵۵	شیخ جلال واصل کالپوی	.	۵۹۱
	ح		
۱۵۶	شیخ حمید الدین دہلوی	.	۳۷
۱۵۷	قاضی حمید الدین ناگوری ابن خواجہ عطاء اللہ	دہلی	۴۷
۱۵۸	شیخ حسین کاہ بر	ملتان	۵۸
۱۵۹	شیخ حمید الدین صوفی سعیدی ناگوری سوالی ملقب بہ سلطان التارکین	ناگور	۶۳
۱۶۰	ذکر اولاد سلطان التارکین	.	۶۵
۱۶۱	مولانا حسام الدین ملتانی	نہروالہ	۱۰۲
۱۶۲	مولوی حسام الدین نہروالہ	نہروالہ	۱۰۳
۱۶۳	مولانا حسام الدین مانک پوری	.	۱۰۶
۱۶۴	شیخ حیدر -	.	۱۰۹
۱۶۵	شیخ حسن محمد اساولی	احمد آباد محلہ اساول	۱۵۳

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۱۶۶	شیخ حبیب تاجر تاشقندی	•	۱۷۷
۱۶۷	سید حامد حسنی چشتی برادرزادہ سید حسین نہروالہ	مندم دارم	۱۹۴
۱۶۸	بابا حمید ابدال	•	۲۱۰
۱۶۹	شیخ ظہور حاجی حمید حضور گوالیاری -	بہاروسارن	۲۲۰
۱۷۰	شیخ حسین -	مانڈو سے ۱۲ کوس پر موضع کرازیہ	۲۴۵
۱۷۱	شیخ حسن خطاط ابن شیخ محمود انصاری	آگرہ	۲۶۵
۱۷۲	شیخ حسن بدلہ دہلوی	دہلی	۲۷۷
۱۷۳	شیخ حسین ابن ملک محمد	سکندرہ بفاصلہ دو منزل نزد دہلی	۳۱۰
۱۷۴	شیخ حسنین بغدادی -	احمد آباد محلہ رسول آباد	۳۱۳
۱۷۵	شیخ حسن محمد ابن میانجی احمد	احمد آباد	۳۲۱
۱۷۶	شیخ حمید لار -	برہان پور	۳۴۵
۱۷۷	شیخ حسن محمد خواہرزادہ شیخ صدر الدین محمد ذاکر	جانپانیر	۳۵۲
۱۷۸	شیخ حسن ابن شیخ عبدالصمد	کالپی	۳۵۳
۱۷۹	شیخ حسن چشتی -	•	۳۷۱
۱۸۰	سید حیدر	•	۳۷۹

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۱۸۱	سید حبیب	•	۳۹۵
۱۸۲	شیخ حمزہ ابن شیخ سدا	دیپالپور مالوہ	۴۲۰
۱۸۳	شیخ حمید تپیا -	-	۴۸۳
۱۸۴	شیخ حاجی چراغ ہند و سید اسد الدین -	•	۴۹۴
۱۸۵	مولانا حسام الدین سبز و مولانا حسام الدین سرخ	لاہور	۴۹۶
۱۸۶	شیخ حسن ابن موسیٰ پدر مصنف	•	۶۰۸
	خ		
۱۸۷	مولانا خواجہ ابن شیخ جلال الدین -	•	۱۰۵
۱۸۸	خواجہ خانون علا تاج ناگوری	گوالیار	۲۳۳
۱۸۹	مخدوم اعظم مولانا خواجگی احمد ابن جلال الدین -	•	۲۵۹
۱۹۰	خواجہ کلاں ابن خواجہ جوئباری -	•	۳۷۳
۱۹۱	خواجہ عالم -	بیرپور	۴۰۳
۱۹۲	خواجہ وہبیدی ابن مولانا خواجگی - -	بخارا	۴۳۹
۱۹۳	خواجہ کلاں ابن مولانا خواجگی -	بلخ	۴۴۲
۱۹۴	شیخ خدا بخش منڈوی	•	۵۴۵

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
	د		
۱۹۵	شیخ داود بن شہید	حدود منگلور	۷۱
۱۹۶	شیخ داؤد اساولی	•	۱۹۵
۱۹۷	شیخ داؤد ابن فیض اللہ	شیرگڈھ وصوبہ لاہور	۲۰۷
۱۹۸	شیخ دانش مند (بیارہ) ابن کبیر	مانڈو	۲۷۱
۱۹۹	ملا دوست صحاف	بلخ	۳۸۹
۲۰۰	شیخ داؤد برری	مانڈو	۴۴۹
۲۰۱	شیخ داؤد خلاج	سانبھر	۴۷۵
۲۰۲	شیخ دولت گجراتی	•	۴۸۰
۲۰۳	شیخ درویش قاسم	•	۵۸۰
۲۰۴	شیخ دولت ابن عبد الملک منیری	منیر	۵۹۵
۲۰۵	شیخ داؤد شطاری ابن شیخ خان محمد	•	۶۰۵
	ر		
۲۰۶	باباحاجی رتن ابن نصر ہندی	سراندیپ	۲۶
۲۰۷	شیخ رکن الدین ابوالفتح ابن شیخ صدر الدین	•	۵۸
۲۰۸	شیخ رکن الدین فردوسی	دہلی	۹۷

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۲۰۹	خواجہ رفیع الدین ہارون	•	۱۱۰
۲۱۰	شیخ رکن الدین مودود کلاں شکر بہروالہ		۱۳۸
۲۱۱	مولانا رکن الدین خوافی	•	۱۴۶
۲۱۲	شیخ رحمۃ اللہ ابن شیخ عزیز اللہ	•	۲۰۴
۲۱۳	مولانا روح اللہ	•	۲۱۱
۲۱۴	شیخ راجے محمد عیسیٰ ابن شیخ خان	اجین	۳۱۸
۲۱۵	مولانا روح الدین	برہانپور	۳۵۲
۲۱۶	شیخ رکن الدین ابن محمود	مانڈو	۳۷۰
۲۱۷	شیخ راجے محمد گرودہ	•	۳۸۳
	ز		
۲۱۸	مولانا زین الدین تائبادی	•	۱۹۸
۲۱۹	سید زاہد ابن شاہ بدھا	قصبہ سارن	۲۶۲
۲۲۰	شیخ زائر اللہ ابن شیخ عمر مانڈو والہ	مانڈو	۳۴۱
۲۲۱	شیخ زکریا	دہار	۳۴۹
۲۲۲	شیخ زین الدین ابن شیخ منو	آگرہ	۴۱۳
۲۲۳	زندہ حاجی	•	۵۲۶
	س		
۲۲۴	سید محمد کرمانی	•	۷۸
۲۲۵	مولانا سراج سنہاج	•	۷۹

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ	نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۲۲۶	شیخ سراج الدین عثمان	بنگالہ	۱۰۳	۲۴۵	شیخ سعد ابن بدھن		
۲۲۷	امیر سید احمد ابن سید محمد کرمانی	۰	۱۱۴		خیر آبادی -	۰	۲۸۳
۲۲۸	سید حسین نہروالہ -	نہروالہ	۱۱۶	۲۴۶	شیخ سراج ابن شیخ		
۲۲۹	شیخ سالار - -	۰	۱۲۹		عبدالملک -	۰	۳۰۳
۲۳۰	مولانا سید احمد ابن محمد تھانیسری	کالپی	۱۳۶	۲۴۷	شیخ سعداللہ دہلوی چشتی	برہان پور	۳۷۸
۲۳۱	سید محمد گیسو دراز -	گلبرگہ	۱۳۹	۲۴۸	سید حسین زاد بوم سون پت	اجمیر	۴۱۴
۲۳۲	شیخ سراج سوختہ	کالپی	۱۴۶	۲۴۹	شیخ سراج محمد بینانی -	خاندیس	۴۵۹
۲۳۳	سید احمد ابن محمود -	نہروالہ	۱۵۵	۲۵۰	سید حسین ابن شیخ جمال	محمد پور سرکار	
۲۳۴	مولانا سعد الدین کاشغری	۰	۱۶۱			سارنگ پور	۴۵۹
۲۳۵	مولانا سید حسن -	۰	۱۶۱	۲۵۱	مولانا سماء الدین جونپوری	۰	۴۹۳
۲۳۶	مولانا سلطان -	۰	۱۶۶	۲۵۲	سید حسین مشہدی -	بھروچ گجرات	۵۰۳
۲۳۷	حاجی شیخ سلیمان بنی اسرائیل	۰	۱۹۹	۲۵۳	سید شیخ ابن شیخ عبداللہ	۰	۵۰۳
۲۳۸	امیر سید علی قوام -	جونپور	۲۰۸	۲۵۴	سید احمد افغان ابن شیخ محمد	۰	۵۴۹
۲۳۹	شیخ سماء الدین دہلوی ابن			۲۵۵	سید احمد قادری -	-	۵۶۴
	شیخ فخر الدین - -	دہلی	۲۰۹	۲۵۶	سید حسن حسینی -	۰	۵۶۴
۲۴۰	شیخ سالار ناگوری -	۰	۲۳۰		**ش**		
۲۴۱	سید حسینی -	مندسور	۲۳۱	۲۵۷	شیخ شہاب الدین حق گو		
۲۴۲	شیخ سلیمان ابن عفان				ابن شیخ فخر الدین زاہدی	کہنہ دہلی	۴۶
	حاجی مانڈو والہ -	دہلی حوض شمسی	۲۴۳	۲۵۸	شیخ شمس الدین داؤد		
۲۴۳	سید حسین ابن سید محمد	محمود آباد بفاصلہ دو کروہ از احمد آباد			کالپی - -	۰	۵۵
			۲۵۲	۲۵۹	مولانا شہاب الدین امام		
۲۴۴	سید محمد ابن سید معظم	کالپی	۲۷۰		سلطان نظام الاولیا	۰	۹۱

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۲۶۰	شیخ شرف ابن شیخ یحییٰ	بہار سعد مثالہ	۹۷
۲۶۱	شیخ شرف پانی پتی ابو علی قلندر	۔	۱۰۰
۲۶۲	شیخ شمس الدین محمد -	۔	۱۰۶
۲۶۳	مولانا شیخن مانک پوری	۔	۱۰۷
۲۶۴	مولانا شمس الدین یحییٰ -	۔	۱۰۸
۲۶۵	شیخ شمس اوتادلہ -	دہلی	۱۰۹
۲۶۶	خواجہ شمس الدین دہلوی خواہر زادہ امیر خسرو -	۔	۱۱۱
۲۶۷	سید شمس الدین خاموش	۔	۱۱۲
۲۶۸	شیخ شہاب الدین عاشق	دہلی	۱۲۴
۲۶۹	شیخ شہر اللہ ابن شیخ عزیز اللہ	۔	۱۳۰
۲۷۰	قاضی شہاب الدین عمر زابلی دولت آبادی جونپوری -	جونپور	۱۴۴
۲۷۱	شیخ الاسلام چاپلدہ نام	مانڈو	۱۴۸
۲۷۲	ملک شرف الدین شاہ شہباز	۔	۱۵۱
۲۷۳	شاہ عالم گجراتی ابن قطب عالم	احمد آباد محلہ رسول آباد	۱۶۰
۲۷۴	مولانا شیخ - -	۔	۱۶۴
۲۷۵	مولانا شمس الدین	۔	۱۹۸
۲۷۶	مولانا شمس الدین محمد ترک	۔	۲۲۴
۲۷۷	شاہ محمد ابن حسن طاہر قادری - -	۔	۲۷۶

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۲۷۸	سید شاہ پیر -	آگرہ	۲۸۰
۲۷۹	شیخ شاہ علی احمد آبادی	احمد آباد	۳۰۶
۲۸۰	شیخ شکر - -	ہیبدی	۳۰۷
۲۸۱	شیخ جوئباری -	۔	۳۲۱
۲۸۲	شیخ شمس الدین زندہ دل شیرازی - -	بیجاپور کرنا	۳۵۴
۲۸۳	شیخ عربی دیانہ سندھی	۔	۳۷۸
۲۸۴	شیخ شہاب الدین واصل	۔	۴۰۰
۲۸۵	شریف شیخ - -	احمد آباد	۵۰۴
۲۸۶	شیخ شریف محمد -	۔	۵۰۶
۲۸۷	شیخ شمس الدین جالندھری	۔	۵۸۸
	ص		
۲۸۸	شیخ صفی الدین ابراہیم ولد عبد اللہ رازی -	۔	۳۸
۲۸۹	شیخ صوفی بدہنی باشندہ کیتھل -	۔	۶۷
۲۹۰	شیخ صدر الدین عارف ابن شیخ بہاء الدین زکریا	۔	۷۹
۲۹۱	شیخ صدر الدین ذاکر ابن شیخ شمس	بڑودہ	۲۴۹
۲۹۲	شیخ صدیق بڑودہ -	بڑودہ	۳۷۶
۲۹۳	قاضی صدر الدین لاہوری	بروچ	۴۱۰

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۲۹۴	شیخ صدر جہان ابن ابو الفتح -	•	۴۸۰
۲۹۵	شیخ صالح حافظ ابن خان محمد	•	۵۶۳
۲۹۶	امیر سید صبغۃ اللہ بہروچی	مدینہ معظمہ	۵۸۶
	ض		
۲۹۷	مولانا ضیاء الدین حامد بلخی	•	۳۷
۲۹۸	خواجہ ضیاء الدین برنی	•	۱۳۷
۲۹۹	شیخ ضیاء الدین چشتی	مندسور	۴۵۰
	ط		
۳۰۰	میر ابو النجیب شاہ طیب	•	۱۹۸
۳۰۱	شیخ طیب -	برہان پور	۳۷۷
۳۰۲	شیخ طاہر ابن یوسف	برہان پور	۴۲۶
	ظ		
۳۰۳	شیخ ظہور الدین محمود ابن جلال - -	•	۳۸۰
	ع		
۳۰۴	شیخ عبد اللہ رازی -	•	۳۸
۳۰۵	شیخ عارف ملتانی -	حجاز	۵۴
۳۰۶	شیخ عماد الدین اسمعیل ملتانی ابن شیخ صدر الدین	•	۶۱
۳۰۷	شیخ علم الہدی برادر عم زاد شیخ رکن الدین ابو الفتح	•	۶۲
۳۰۸	مولانا علاء الدین نیلی	دہلی	۸۶
۳۰۹	خواجہ شیخ علی شاہ ابن شیخ محمود جاندار -	•	۸۹
۳۱۰	شیخ عمر اسعد لاہوری -	پنڈوہ	۱۰۴
۳۱۱	خواجہ عزیز الدین ابن خواجہ ابوبکر - -	•	۱۱۱
۳۱۲	قاضی علم الدین ابن قاضی عین الدین - -	•	۱۲۲
۳۱۳	شیخ عماد الدین دہلوی	•	۱۲۴
۳۱۴	مولانا علم الدین شرف جہان	•	۱۳۰
۳۱۵	شیخ عبد الملک قاری -	آگرہ	۱۳۱
۳۱۶	شیخ علی پیر ابن احمد -	مہایم	۱۴۱
۳۱۷	خواجہ عبد اللہ امامی اصفہانی	•	۱۴۲
۳۱۸	خواجہ علاء الدین غجدوانی	•	۱۴۸
۳۱۹	سید علاء الدین راٹھی	راٹھ سرکار کالپی	۱۴۸
۳۲۰	شیخ عزیز اللہ المتوکل علی اللہ ابن شیخ یحیی -	•	۱۵۸
۳۲۱	فرزندان شیخ عزیز اللہ -	•	۲۰۵
۳۲۲	قاضی عطاء اللہ چشتی -	مانڈو	۱۶۰
۳۲۳	شاہ عبد اللہ شطاری ابن حسام الدین -	مانڈو	۱۶۱

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۳۲۴	میر عبدالاول -	•	۱۷۲
۳۲۵	مولانا خواجہ علی تاشقندی	•	۱۷۷
۳۲۶	محمد عبداللہ عرف مولانا زادہ		
	اترازی - -	•	۱۷۸
۳۲۷	مولانا علاء الدین محمد		
	مکتب دار - -	•	۱۹۰
۳۲۸	مولانا عبداللہ -	•	۱۹۰
۳۲۹	شاہ عبداللہ ابن شاہ یوسف	•	۱۹۷
۳۳۰	شیخ محمد علا بنگالی عرف		
	شیخ قاضن شطاری -	•	۲۰۳
۳۳۱	مولانا عبدالرحمن کاردگر	•	۲۰۸
۳۳۲	میر علائی آبیزی ابن مولانا		
	نظام الدین حسین -	•	۲۱۵
۳۳۳	شیخ عطن - -	•	۲۲۵
۳۳۴	شیخ عبداللہ بیابانی ابن		
	شیخ سماء الدین دہلوی	مانڈو کرتربت	۲۲۵
۳۳۵	شیخ عبدالوہاب بخاری		
	ملتانی - - ..	پرانی دہلی	۲۳۰
۳۳۶	شیخ علاء الدین عیسیٰ دہلوی	•	۲۳۲
۳۳۷	مولانا عبدالکریم ابن عطاء اللہ	•	۲۳۷
۳۳۸	شیخ عبدالقدوس حنفی	گنگوہ سرکار	
		دہلی	۲۳۹

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۳۳۹	شیخ علاء الدین دہلوی ابن		
	شیخ نور الدین -	قلعہ دہلی	۲۴۷
۳۴۰	شیخ علاء الدین ابن شیخ		
	بدر الدین سلیمان -	اجودھن	۲۴۸
۳۴۱	شاہ عبدالرزاق جھنجھانوی	•	۲۴۸
۳۴۲	شیخ علاء الدین مجذوب		
	مشہور بہ علاول بلاول -	آگرہ	۲۵۴
۳۴۳	شیخ عبدالملک قاری		
	ابن شیخ عبداللہ -	آگرہ	۲۶۴
۳۴۴	شیخ عبدالحکیم ابن شاہ	روضہ شاہ	
	باجن - - -	باجن برہانپور	۲۶۵
۳۴۵	مولانا حماد طارمی -	•	۲۷۴
۳۴۶	سید عبدالاول دولت آبادی	دولت آباد دکن	۲۷۵
۳۴۷	شیخ عبدالوہاب عرف شیخ بڈھا		
	ابن شیخ ابوالفتح مکی -	آگرہ	۲۸۴
۳۴۸	شیخ عبدالمومن ابن شیخ محمد	آگرہ	۳۰۲
۳۴۹	مخدوم عباس ابن جلال سندھی	سندھ	۳۰۶
۳۵۰	شیخ علی شیر بنگالی -	احمد آباد	۳۰۸
۳۵۱	شیخ عبدالملک بنیانی -	احمد آباد	۳۱۱
۳۵۲	شیخ عبدالعزیز ملقب بہ		
	عزیز الحق ابن شیخ کمال الحق		
	جونپوری - -	دہلی	۳۱۱

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۳۵۳	شیخ عبدالحکیم -	کالپی	۳۱۷
۳۵۴	حافظ عبدالکریم لبصیرت	آگرہ	۳۲۰
۳۵۵	شیخ عبدالرزاق عرف		
	شیخ لہرہ -	۰	۳۲۲
۳۵۶	سید عبداللہ آنندی	بنطہرہ قریب	
	ملتانی -	دیبال پور لودہ	۳۲۴
۳۵۷	فقیہ علی -	بندرسورت	۳۲۵
۳۵۸	قاضی عبدالقادر ابن علی	کاتہ علاقہ	
		دیبال پور	۳۲۶
۳۵۹	خواجہ محمد عبداللہ عرف خواجہ		
	کا خواجہ - ابن خواجہ		
	احرار الاولیا -	تاشقند	۳۲۶
۳۶۰	ایشمن فرزندان خواجہ محمد		
	عبداللہ -	۰	۳۲۹
۳۶۱	خواجہ عبدالشہید ابن		
	خواجہ محمد عبداللہ -	سمرقند	۳۳۳
۳۶۲	شیخ علی قدسی -	۰	۳۳۹
۳۶۳	مولانا عبدالجلیل جونپوری	۰	۳۵۳
۳۶۴	شیخ عبدالوہاب افغان	مانڈو	۳۵۶
۳۶۵	شیخ عبدالرحمن صوفی		
	سرہندی -	۰	۳۷۶
۳۶۶	شیخ عبداللہ گنتھواسن	آگرہ	۳۸۹

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۳۶۷	شیخ عبداللہ قدیمی نام		
	بھیکہ جی -	مانڈو	۳۹۳
۳۶۸	شیخ عبدالجلیل ناگوری	۰	۳۹۵
۳۶۹	شیخ عبدی ساکن آگرہ	۰	۴۰۰
۳۷۰	شیخ عبدالملک ابن شیخ		
	ابراہیم -	کالپی	۴۰۱
۳۷۱	شیخ علی متقی ابن		
	حسام الدین جونپوری -	مکہ معظمہ	۴۰۲
۳۷۲	شیخ عبدالحی عرف		
	شیخ جیوا -	بدولی	۴۰۴
۳۷۳	شیخ عبدالغفور ابن		
	داؤد -	اجین	۴۱۲
۳۷۴	شیخ عبدالرحیم -	عادل پور	
		قریب ہانسی پور	۴۱۳
۳۷۵	شیخ عبدالکریم ابن شاہ		
	شہباز -	۰	۴۳۶
۳۷۶	شیخ علاء الدین ثانی		
	مجذوب -	آگرہ	۴۴۰
۳۷۷	حکیم عثمان ابن شیخ عیسیٰ	حدود خاندیس	۴۴۵
۳۷۸	شیخ عثمان ابن لادن	مانڈو	۴۴۷
۳۷۹	قاضی عبدالغنی	برہان پور	۴۵۱
۳۸۰	شیخ عبدالرزاق طائی	پٹن	۴۵۱

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۳۸۱	شیخ عبداللہ صوفی شطاری ابن کمال الدین بہلول -	آگرہ	۴۵۴
۳۸۲	قاضی عبدالقادر ابن قاضی محمود - -	سارنگپور مالوہ	۴۶۱
۳۸۳	شیخ علم الدین مجذوب ساکن رہتک - -	رہتک	۴۶۳
۳۸۴	شیخ علی افغان -	اُجین	۴۶۳
۳۸۵	شیخ عبداللطیف ابن ملک شاہ غوری -	بڑودہ	۴۶۸
۳۸۶	شیخ عبداللہ ابن شیخ وجیہ الدین احمد آبادی -	۰	۴۷۰
۳۸۷	شیخ عبدالواحد تارک الماء	مندسور	۴۸۷
۳۸۸	شیخ عبداللہ عرف شیخ بدہا ابن غوث الاولیا -	گوالیار	۴۸۷
۳۸۹	مولانا عالم دہلوی -	۰	۴۹۲
۳۹۰	مولانا عبداللہ ابن مولانا شمس الدین انصاری لاہوری	احمد آباد	۴۹۵
۳۹۱	مولانا عبدالرحمن -	لاہور	۴۹۵
۳۹۲	مولانا عبدالسلام -	لاہور	۴۹۶
۳۹۳	میاں علی شیر سہرندی -	۰	۴۹۹
۳۹۴	شیخ عبدالاحد سہرندی	۰	۵۰۰
۳۹۵	شیخ علاء الدین سارنی و شیخ خیر الدین سارنی	۰	۵۰۰
۳۹۶	شیخ عبدالمعطی -	۰	۵۰۴
۳۹۷	شیخ عبداللہ و شیخ رحمۃ اللہ	شیخ عبداللہ مدینہ معظمہ	۵۰۴
۳۹۸	سید عطا محمد -	احمد آباد گجرات	۵۰۴
۳۹۹	شیخ عیسیٰ ابن شیخ قاسم سندھی - -	۰	۵۰۸
۴۰۰	شیخ عبدالقادر ابن ابی محمد	۰	۵۴۸
۴۰۱	شیخ عبداللطیف ابن شیخ نور محمد - -	۰	۵۵۷
۴۰۲	شیخ عبدالستار ابن شیخ عیسیٰ مسیح الاولیا -	۰	۵۶۰
۴۰۳	شیخ عبداللہ مجذوب قادری بغدادی -	۰	۵۶۶
۴۰۴	شاہ عمر خوشت گری -	۰	۵۷۰
۴۰۵	سید عبدالواحد ابن سید ابراہیم - - -	۰	۵۸۶
۴۰۶	شیخ عبدالحق حقی دہلوی	۰	۵۹۸
۴۰۷	خواجہ علی مسیحی ابن حسین رومی - -	۰	۶۰۳
	غ		
۴۰۸	مولانا غیاث الدین احمد ابن مولانا محمد مکتب دار	۰	۶۱۵

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۴۰۹	شیخ غیاث الدین انگور	۔	۲۱۵
۴۱۰	مولانا غوثی حسن مصنف گلزار - - -		۶۱۱
	ف		
۴۱۱	شیخ فخر الدین حسین زنجانی	لاہور	۲۵
۴۱۲	شیخ فخر الدین احمد اجمیری	۔	۳۸
۴۱۳	شیخ فخر الدین زاہدی -	میرٹھ	۴۵
۴۱۴	شیخ فریدالدین گنجشکر ابن سلیمان - -	پٹن	۴۸
۴۱۵	انجمن فرزندان وخلفاے شیخ فریدالدین گنج شکر	۔	۴۹
	شمار خلفاے گنجشکری	۔	۵۲
۴۱۶	شیخ فخر الدین ثانی ابن شیخ شہاب الدین حق گو	۔	۵۷
۴۱۷	مولانا فصیح الدین -	۔	۸۵
۴۱۸	مولانا فخر الدین مروزی	۔	۹۰
۴۱۹	مولانا فخر الدین زرادی -	۔	۱۰۹
۴۲۰	مولانا فتح اللہ - -	۔	۱۵۷
۴۲۱	شیخ فخر الدین گنج اسرار جونپوری - -	جونپور	۱۹۱
۴۲۲	شیخ فضل اللہ گجراتی - -	رہتک	۲۴۰

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۴۲۳	شیخ فخر الدین ابن شیخ داؤد - -	آگرہ	۲۸۱
۴۲۴	شیخ فضل اللہ ابن شیخ حسین چشتی ملتانی	مانڈو	۳۰۸
۴۲۵	شیخ فتح اللہ راج گڈھی	۔	۳۴۳
۴۲۶	شیخ فتح اللہ بھڑوچی -	۔	۳۴۵ / ۴۴۵
۴۲۷	شیخ فیض اللہ نارنولی	۔	۵۶۱
۴۲۸	شیخ فرید ابن شیخ عبدالحکیم - -	۔	۶۰۳
	ق		
۴۲۹	خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی ابن شیخ کمال الدین موسی - -	دہلی	۳۹
۴۳۰	انجمن فرزندان وخلفاے خواجہ قطب الدین بختیار	۔	۴۲
۴۳۱	شیخ قطب الدین منور ابن شیخ برہان الدین	شہرہانسی	۹۶
۴۳۲	مولانا قاسم - -	۔	۱۷۲
۴۳۳	مولانا قاضی خان ابن یوسف ناصحی -	۔	۲۶۲
۴۳۴	قاضی قاضن سنہی	۔	۲۷۵
۴۳۵	قاضی قطب مجذوب		

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
	ابن قاضی کدن -	•	۳۰۳
۴۳۶	قاضی قطب مجرد -	صوبہ	۳۰۴
۴۳۷	شیخ قصاب -	•	۳۱۰
۴۳۸	شیخ قطب جہان ذاکر نہروالہ	•	۳۶۰
۴۳۹	شیخ قاسم - -	•	۳۹۰
	ک		
۴۴۰	خواجہ کریم الدین سمرقندی	•	۸۰
۴۴۱	شیخ کمال الدین یعقوب		
	نہروالہ - - -	نہروالہ	۹۱
۴۴۲	مولانا کمال الدین زاہد	•	۹۹
۴۴۳	شیخ کالو - -	کرہ	۱۰۷
۴۴۴	شیخ کمال الدین حسین ابن		
	خالد اجمیری ناگوری -	•	۱۹۳
۴۴۵	شیخ کبیر -	•	۲۱۹
۴۴۶	شیخ کمال الدین قریشی	•	۲۵۷
۴۴۷	شیخ کمال الدین ابن سلیمان	مانڈو	۳۰۷
۴۴۸	شیخ کتین لاکہ -	•	۳۷۹
۴۴۹	شیخ کرم اللہ مرید سید		
	جمن جتی -	مانڈو	۴۳۶
۴۵۰	شیخ کرم اللہ ملتانی -	•	۵۷۱
۴۵۱	شیخ کمال ابن شیخ		
	ابراہیم - -	پایان قلعہ آسیر	۴۵۰

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۴۵۲	شیخ کمال محمد عباسی	اجین	۴۶۴
۴۵۳	شیخ کبیر برہنہ مالوی دیبال	دولت آباد	
	پوری - -	قریب بیالپور	۴۶۶
۴۵۴	شیخ کلیم الدین موسی گجراتی	احمد آباد	۵۰۵
۴۵۵	شیخ گدائی پانی پتی -	•	۵۷۱
۴۵۶	شیخ کمال الدین کمال		
	مالوہ - -	دہار	۵۸۱
۴۵۷	شیخ کاجا اللہ دانام	•	۶۰۴
	ل		
۴۵۸	مولانا لطف اللہ ختلانی		
	مرید خواجہ عبید اللہ احرار	•	۱۷۴
۴۵۹	مولانا لطیف اللہ مرید مولانا		
	خواجگی کاشانی -	•	۲۷۳
۴۶۰	شیخ لشکر محمد عارف ابن		
	ملک راجن - -	برہان پور	۳۶۱
۴۶۱	شیخ لادجیو سندھی	برہان پور	۳۴۳
	م		
۴۶۲	خواجہ معین الدین حسن		۷
	حسینی سنجری اجمیری -	اجمیر	۲۷
۴۶۳	انجمن فرزندان وخلفاے		
	خواجہ معین الدین حسن	•	۲۹ و ۳۱
۴۶۴	شیخ مجد الدین سنجری -	•	۳۸

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۴۶۵	شیخ محمود نہروالہ -	نہروالہ گجرات	۴۴
۴۶۶	حاجی مجد الدین جاجرمی		
	دہلوی - - -	۰	۴۴
۴۶۷	شیخ موسیٰ باشندہ تتہ	۰	۶۳
۴۶۸	شیخ محمد ترک نارنولی -	نارنول	۶۸
۴۶۹	مولانا معین الدین عمرانی	۰	۶۹
۴۷۰	سید معروف شہید -	سندسور	۷۰
۴۷۱	سید مولہ عرب زادہ دہلی آلہو	۰	۷۲
۴۷۲	شاہ مدار ملقب ببدیع الدین	مکن پور	۷۴
۴۷۳	انجمن خلفاے شاہ مدار	۰	۷۵
۴۷۴	شیخ مبارک گوپاموی -	۰	۸۷
۴۷۵	خواجہ سوید الدین کرگیٰ -	۰	۸۸
۴۷۶	خواجہ سوید الدین ثانی -	دہلی	۱۰۲
۴۷۷	مولانا مغیث الدین دہلوی	اجین	۱۱۱
۴۷۸	شیخ محمد نہروالہ معروف		
	بہ شیخ حاجی -	نہروالہ	۱۱۹
۴۷۹	سید معین الدین ایرجی	۰	۱۲۵
۴۸۰	خواجہ سوید مہتہ -	۰	۱۲۸
۴۸۱	شیخ محمد ابن شیخ ابراہیم		
	ملتانی - -	۰	۱۲۸
۴۸۲	سید محمود ابن سید سماء خورد	مانڈو	۱۴۰
۴۸۳	شیخ محمد ابن عیسیٰ -	۰	۱۵۰

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۴۸۴	مولانا محمد قاضی	۰	۱۷۶
۴۸۵	مولانا محمد رومی -	۰	۱۹۱
۴۸۶	درویش منصور سبزواری	۰	۱۹۱
۴۸۷	مولانا محمد تابادکانی -	۰	۲۰۶
۴۸۸	مولانا محمد حیرانی -	۰	۲۰۸
۴۸۹	خواجہ مرتضیٰ تائبادی -	۰	۲۱۰
۴۹۰	مولانا معین الدین واعظ		
	ہروی - - -	۰	۲۱۱
۴۹۱	مولانا محمود کماتگر ابن کتب دار	۰	۲۱۶
۴۹۲	شیخ میر جان -	۰	۲۱۸
۴۹۳	شاہ میانجیو چشتی ابن		
	شیخ نجم الدین -	مانڈو	۲۱۹
۴۹۴	شیخ محمد ابن خواجہ		
	تاج الدین محمد - -	احمد آباد	۲۳۳
۴۹۵	شیخ محمد سودود لاری	پانی پت	۲۳۳
۴۹۶	سید معظم -	کالپی	۲۳۵
۴۹۷	شیخ مبارک با لادست	جنجھانہ	۲۳۶
۴۹۸	قاضی محمود ابن جایلدہ	قصبہ بیرپور	
		مضافات احمد آباد	۲۳۶
۴۹۹	مولانا محمد مجد -	دہلی	۲۶۰
۵۰۰	شاہ منصور -	برہان پور	۲۶۳
۵۰۱	شیخ محمد عینی -	احمد آباد	۲۶۴

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ	نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۵۰۲	قاضی ضیا ابن یوسف				مبارک - -	۰	۳۵۳
	مانڈوواله - -	۰	۲۶۷	۵۱۸	شیخ منور ابن شیخ نور اللہ	آگرہ	۳۵۶
۵۰۳	مبارک خان ہروی -	صوبہ سرکار		۵۱۹	قاضی محمود سورپی -	۰	۳۶۹
		کالپی	۲۶۹	۵۲۰	شیخ محمد حیفار -	۰	۳۷۱
۵۰۴	شیخ محمود چشتی رنت بنوری	کچھاون	۲۷۸	۵۲۱	شاہ منجھن ابن عبداللہ	قصبہ آشطہ	۳۷۱
۵۰۵	انجمن اصحاب سلسلہ شطاریہ	۰	۲۸۶	۵۲۲	مولانا کاسہ گرانی -	۰	۳۷۴
۵۰۶	شیخ محمد غوث گوالیاری			۵۲۳	مولانا خرد دیوانہ -	بلخ	۳۷۵
	شطاری - -	گوالیار	۲۹۰	۵۲۴	شیخ محسن کمانہ -	کمانہ	۳۷۹
۵۰۷	شیخ مبارک سندہی -	برہانپور	۳۱۵	۵۲۵	شیخ محبت - -	سارنگپور	۳۸۱
۵۰۸	سید مرشد الدین ولد			۵۲۶	شیخ معروف ابن قاضی		
	میر رفیع الدین -	آگرہ	۳۱۷		سعد اللہ - -	خاک شیرب	۳۸۷
۵۰۹	میرزا شاہ -	۰	۳۲۱	۵۲۷	شیخ مبارک مجذوب -	آگرہ	۳۹۴
۵۱۰	شیخ محمد ابن طاہر نہرواله	نہرواله	۳۳۲	۵۲۸	ملک محمود بیارہ -	احمد آباد	۳۹۶
۵۱۱	شیخ محمد ابن شیخ عبد الملک	آگرہ	۳۳۰	۵۲۹	سید مصطفی محبوب اللہ	احمد آباد	۳۹۷
۵۱۲	شیخ محمد ابن ابی اللطف	قدس خلیل	۳۳۷	۵۳۰	شیخ محمد نابلسی -	مصر	۳۹۷
۵۱۳	شیخ معروف و شیخ عثمان	صیت پور		۵۳۱	شیخ محمود نجارہ	۰	۴۰۰
		سرحد ملتان	۳۴۰	۵۳۲	ملک شیر خلوتی -	بودور	۴۱۱
۵۱۴	شیخ محمد فقیہ - -	۰	۳۴۰	۵۳۳	شیخ محمد ابن شیخ ابو الحسن	۰	۴۱۵
۵۱۵	میاں میانجی ابن داؤد			۵۳۴	شیخ محمود ابن عبداللہ	برہانپور	۴۳۳
	خال مصنف گلزار -	۰	۳۴۱	۵۳۵	شیخ ماکہو - -	برہانپور	۴۵۸
۵۱۶	شیخ موسی باشندہ اجین	۰	۳۴۴	۵۳۶	شیخ مبارک صدیقی		
۵۱۷	راجے سید مصطفی ابن سید				شطاری - ..	مانڈو	۴۶۲

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۵۳۷	شیخ مرتضی ابن سید		
	محی الدین -	برہان پور	۴۶۶
۵۳۸	شیخ منور ابن عبدالمجید	لاہور	۴۷۲
۵۳۹	مولانا خواجہ محمد باقی ابن		
	قاضی عبدالسلام -	دہلی	۴۷۷
۵۴۰	شیخ محمود ابن سید ملک	قصبہ نعلیچہ قریب مانڈو	۴۸۴
۵۴۱	شیخ محمد حی برہنہ سر -	احمد آباد گجرات	۴۸۶
۵۴۲	مولانا مسعود بیگ -	•	۴۹۱
۵۴۳	شیخ محمد ابن شیخ عارف		
	چشتی - -	•	۵۸۲
۵۴۴	شیخ محمد ابن فضل اللہ	•	۵۹۷
۵۴۵	مولانا محمد رضا شکیبی تخلص	•	۶۰۰
۵۴۶	میرزا خان خانخانان -	•	۶۲۴
	ن		
۵۴۷	شیخ نظام ناگوری -	•	۳۰
۵۴۸	شیخ نورالدین دہلوی -	•	۶۷
۵۴۹	شیخ نورالدین ملک یار		
	پران - -	دہلی	۸۰
۵۵۰	سلطان نظام الدین اولیا		
	ابن احمد ابن علی بخاری		
	بدایونی - -	دہلی	۸۲

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۵۵۱	انجمن خلفائے سلطان		
	نظام الاولیا - -	•	۸۴
۵۵۲	شیخ نظام الدین ابوالموید		
	نبیرہ شمس العارفین -	•	۹۵
۵۵۳	شیخ نجیب الدین فردوسی	حوض شمسی	۹۷
۵۵۴	شیخ نظام الدین شیرازی	دہلی	۱۰۱
۵۵۵	شیخ نور قطب عالم -	پنڈوہ	۱۰۴
۵۵۶	شیخ نصیر الدین محمود اودھی		
	چراغ دہلی - -	•	۱۱۵
۵۵۷	سید نورالدین مبارک		
	ابن سید محمد کرمانی -	•	۱۱۸
۵۵۸	مولانا نظام الدین خاموش	•	۱۴۲
۵۵۹	مولانا نظام الدین نہروالہ	•	۱۵۰
۵۶۰	شاہ نجم الدین منڈوی ابن	قصبہ نعلیچہ	
	سید نظام الدین ..	قریب مانڈو	۱۵۳
۵۶۱	خواجہ ناصرالدین عبیداللہ		
	عرف خواجہ احرار -	•	۱۶۶
	انجمن خلفای احراریہ -	•	۱۷۱
۵۶۲	مولانا نورالدین تاشقندی	•	۱۷۷
۵۶۳	مولانا ناصرالدین اترازی	•	۱۷۸
۵۶۴	مولانا نورالدین عبدالرحمن		
	جامی - - -	•	۱۷۹

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۵۶۵	شیخ نورالدین احمد		
	منڈوی - -	مانڈو	۱۹۵
۵۶۶	شاہ نعمان -	تحت قلعہ آسیر	۱۹۶
۵۶۷	شاہ نعمۃ اللہ چشتی -	آگرہ	۱۹۷
۵۶۸	مولانا نظام الدین حسین		
	ابن مولانا علاء الدین		
	مکتب دار - -	•	۲۱۴
۵۶۹	مولانا نوراللہ ابن مولانا		
	حسین واعظ -	•	۲۱۷
۵۷۰	شیخ نصیرالدین تمیمی		
	انصاری - -	آگرہ	۲۴۱
۵۷۱	شیخ نصیرالدین ہنڈولی	•	۲۴۴
۵۷۲	سید نظام متوطن ٹانڈہ	مانڈو	۲۵۱
۵۷۳	مولانا ناصر مفتی -	•	۳۱۶
۵۷۴	شیخ نجم الحق جالیدہ	•	۳۲۶
۵۷۵	شیخ ناہر بیابانی -	مندسور	۳۴۳
۵۷۶	شیخ نظام نارنولی -	نارنول	۳۹۰
۵۷۷	مخدوم نوح مالاکندی -	•	۳۹۵
۵۷۸	شیخ نظام مجذوب -	آگرہ	۳۹۵
۵۷۹	شیخ نورالدین ضیاءاللہ		
	ابن غوث الاولیا -	لاہور	۴۲۱
۵۸۰	شیخ نظام مرید سید		

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
	ابراہیم - -	برہان پور	۴۵۱
۵۸۱	شیخ نصیر خان ابن قریش		
	خان - - -	•	۴۶۷
۵۸۲	شیخ نور محمد خلیل جانپانیری	احمد آباد	۴۹۰
۵۸۳	شیخ نورالدین و شیخ		
	شمس الدین - -	•	۴۹۸
۵۸۴	شیخ نصیر جمال ..	نوساری	۵۰۵
۵۸۵	شیخ نعمۃ اللہ شیخ پوری	•	۵۶۲
۵۸۶	شیخ نظام انبیٹھی -	انبیٹھہ	۵۷۷
۵۸۷	شیخ نظام تھانیسری	•	۵۸۰
	و		
۵۸۸	شیخ وجیہ الدین یحییٰ دہلوی	دہلی	۴۵
۵۸۹	مولانا وجیہ الدین پائلی -	دہلی	۸۷
۵۹۰	شیخ وجیہ الدین یوسف		
	چندیری - -	چندیری	۱۰۱
۵۹۱	مولانا ولی میان کابی -	•	۲۷۴
۵۹۲	شیخ وسبان سنہی -	برہان پور	۳۰۷
۵۹۳	شیخ ولی محمد - -	برہان پور	۳۴۵
۵۹۴	شیخ دودواللہ شطاری		
	ابن شیخ معروف -	•	۳۸۵
۵۹۵	میان وجیہ سنبھی -	•	۳۸۶
۵۹۶	شیخ وجیہ الدین احمد علوی	احمد آباد گجرات	۴۰۵

نمبر شمار	صاحب ذکر کا نام	مدفن	صفحہ
۵۹۷	شیخ ولی ابن ملوک شاہ	چرتھاولی	۴۳۵
۵۹۸	شیخ ولی محمد ابن قاضی زادہ	برہان پور خاندیس	۴۵۸
	ہ		
۵۹۹	سید ہبتہ اللہ عرف شاہ میر	احمد آباد	۲۳۰
۶۰۰	شیخ ہانسا بخاری	احمد آباد	۴۱۹
۶۰۱	سید ہبتہ اللہ مرید خواجہ حسن	چولی مہیسر	۴۳۴
۶۰۲	شیخ ہمایون مجذوب	۰	۵۶۹
	ی		
۶۰۳	شاہ یوسف ملتانی	۰	۲۴
۶۰۴	شیخ یحییٰ ابن شیخ اسرائیل	منیر	۷۸
۶۰۵	خواجہ یعقوب ابن خواجہ ابن خواجگی	نہروالہ	۱۲۱
۶۰۶	شیخ یوسف بدہا ایرجی	ایرج	۱۴۱
۶۰۷	مولانا یونس الکہ	۰	۲۷۴
۶۰۸	شیخ یوسف بنگالی	برہان پور	۳۵۸
۶۰۹	شیخ یوسف قادری	۰	۳۷۰
۶۱۰	شیخ یوسف ابن شیخ عبداللہ	آگرہ	۳۲۳
۶۱۱	شیخ یوسف ننگ ابن شیخ داؤد ملتانی	آگرہ	۴۱۴
۶۱۲	شیخ یحییٰ اکبر بختیار	۰	۵۰۲

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ مترجم

مصنف کے مختصر حالات اصل کتاب موسوم بہ **گلزار ابرار** کے مصنف کا نام مولوی **محمد غوثی** ابن حسن ابن موسیٰ شطاری ہے مصنف نے کتاب کے آخرین حصہ مین جہان پر اپنے والد ماجد شیخ حسن کا بیان لکھا ہے - وہین بلکہ اُسی ضمن مین اپنے حالات اور واقعات بھی - بالتفصیل تحریر فرمائے ہین - مگر اجمالاً بیان اس طرح پر ہے - کہ مولانا ہجری سنہ نوسو باسٹھ مین قصبہ مانڈو کے اندر پیدا ہوئے تھے - مانڈو کو زمانہ قدیم مین منڈو کر کے بولتے اور لکھتے تھے - یہین پرورش پائی - اور یہین بود و باش بھی رکھی تحصیل علوم مین شیخ وجیہ الدین احمد علوی احمد آبادی کے شاگرد تھے - اور طریقت مین سلسلۂ بیعت غوث الاولیا شیخ محمد غوث گوالیاری قدس سرہٗ تک پہونچتا ہے - اکبری سلطنت کا خاتمہ - اور جہانگیری عہد کا آغاز - آپ کے ہی زمانہ مین ہوا ہے چونکہ یہ زمانہ - علم - فضل - معرفت - ثروت - اور اعزاز و وقار کے اعتبار سے اہل اسلام کے حق مین گویا خورشید نصف النہار تھا - اسواسطے فقرا - صلحا - اولیا - علما - فضلا - اور امرا وغیرہ وغیرہ بڑے اچھے اچھے لوگ اس بے نظیر قدر شناس زمانہ مین رونق بخش بزم حیات تھے - مصنف کا علمی تبحر معمولی اور صرف عقلی و نقلی علوم مین منحصر نہ تھا - بلکہ عرفانی و وجدانی کمالات بھی حاصل تھے - اگر کوئی اندازہ شناس طبیعت مصنف کا زور قلم اور عرفانی و وجدانی معلومات کا صحیح اندازہ دریافت کرنا چاہے - تو اُس کو اصل کتاب گلزار کی طرف رجوع کرنا چاہیے - کیونکہ صناع کی دستگاہ کا صحیح اندازہ - خود صنعت سے ہی ہو سکتا ہے - تاہم اس کی کچھ جھلک - ناظرین ترجمہ گلزار سے بھی دیکھ سکین گے -

مصنف کے مسکن مانڈو کے مختصر حالات - کسی زمانہ مین مانڈو ایک عجیب پرفضا شاہی اور اولیاء اللہ کا شہر رہ چکا ہے - یہ بستی ملک مالوہ مین شہر دہار سے بارہ کوس کے فاصلہ پر جنوبی سمت مین واقع ہے بزمانہ قدیم - اسی بستی کے قلعہ مین ایک مدت دراز تک سلاطین خلجی اور غوری کا پایۂ تخت رہا تھا کہتے ہین - اب بے شمار بڑی بڑی عالیشان عمارتین - اِس اجڑی ہوئی بستی مین ویران پڑی ہوئی بہائین بہائین کر رہی ہین - اور زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہین - **بیت**

از نقش و نگارِ در و دیوار شکستہ	آثار پدید است صنادید عجم را

تمام بستی مین اب چند مفلس بے سر وسامان آدمی آباد ہین - افسوس - وہ ذی ثروت اصحاب کہان گئے جنہون نے یہ محلات اپنے اور اپنی جانشین اولاد کے آباد رہنے - اور عیش وآرام پانے کے واسطے بے شمار روپیہ لگا کر تعمیر کرائے تھے - اب نہ وہ لوگ ہین - نہ اُن کی اولاد ہے - اور نہ کوئی اور نام لیوا ہے واہ عجیب خداوند جل شانہٗ کی شان بے نیازی ہے - کیسی آباد اور سرسبز بستی - کس تباہ حالت مین جا پہنچی

کتاب کے مختصر حالات اس کتاب کا اصلی نسخہ فارسی زبان مین ہے - ہجری سنہ ایک ہزار چودہ اور ایک ہزار بائیس کے درمیان مین یہ کتاب تصنیف ہوئی تھی - اُس وقت مین جہانگیری سلطنت کا دور دورہ تھا - اسی مرحوم شاہنشاہ کے نامی نام پر کتاب معنون بھی کی گئی ہے اولیاء اللہ کے حالات مین یہ عجیب وغریب کتاب ہے - اولیاء اللہ کے تذکرے اور بھی موجودِ زمانہ ہین - مگر یہ کتاب یہی کتاب ہے - اس کے اندر بضمن حالات - جابجا تقریب تقریب اور موقع موقع سے تصوف کے نکات بلکہ وحدۃ وجود کے اقوال بھی بیان کیے گئے ہین - مصنف نے حمد ونعت کے بعد - الٰہی اسماکی جنگ کی داستان عجیب دلچسپی کے ساتھ لکھی ہے - اس مین شک نہین - اللہ تعالیٰ عز اسمہ کی مقدس ذات - قدیم ہے - نہ اُس کی ابتدا ہے - نہ انتہا ہے - ہمیشہ سے تھی - اور ہمیشہ ہمیشہ (ابدا لاباد) تک رہے گی - اور جس طرح اُس کی ذات قدیم ہے - اُسی طرح اُس کی صفات بھی قدیم ہین - اِس بنیاد پر مصنف نے ثابت کیا ہے - کہ زمین - آسمان - شمس - قمر - نیز دیگر کواکب - حیوانات - نباتات - جمادات - غرض کہ تمام عالم کا ظہور جو کچھ بھی ہوا ہے - باقتضائے کمالات اسمائی ہوا ہے - اور اس داستان مین ظاہر - باطن - قابض - باسط - اول - آخر - ضار نافع - رحیم کریم - عدل وغیرہ وغیرہ اسما کے افعال نہایت خوش نماشان مین بیان کیے گئے ہین - یہ کتاب سن اولہ الی آخرہ انوکھے استعارات اور اچھوتی تشبیہات سے مالامال ہے - سچ ہے - **بیت**

Presented by www.ziaraat.com

گفتہ آید در حدیثِ دیگران	خوشتر آن باشد کہ سرِ دلبران

یہ کہنا غالبًا ناموزون نہین ہے - کہ اس کتاب کی جان یا روح جو کچھ ہین - یہ استعارات اور تشبیہات ہی ہین - ایک تو اولیاء اللہ کے حالات - دوسرے ان حالات کے اداکا رنگ - بالکل زمانہ سے نرالا جس نے اصلی کتاب کا حسن دوبالا کر دیا ہے - آج کل کا تو کیا ذکر ہے - غالبًا اپنے زمانہ تصنیف مین بھی یہ کتاب اپنی آپ ہی نظیر ہوگی - اس کتاب مین ہجری ساتوین صدی کے آغاز سے لیکر سنہ ایک ہزار بائیس تک چارسو بائیس برس کے اولیاء اللہ کے حالات - جہان تک بھی مصنف کو بہم پہونچے ہین - چار چمن اور ایک ضمیمہ (خاتمہ) مین درج کیے ہین - ہر ایک صدی کے حالات جداگانہ چمن مین اور بائیس برس کے حالات کچھ تو چوتھے چمن مین شامل کیے ہین - اور کچھ ضمیمہ مین - انہین مین وہ بزرگ بھی ہین - جن کے مبارک وجود سے بزمانہ تصنیف بزم حیات مین زیب و زینت تھی -

ترجمہ کا خیال پیدا ہونے کی بنیاد - - -

یہ کتاب اب تک طبع نہین ہوئی - بلکہ روز تصنیف سے آج تک سوائے معدودے چند قلمی نسخون کے - نقل کے ذریعہ سے بھی اس کی اشاعت کا ہونا پایا نہین جاتا ہے - اور بڑے افسوس کی بات ہے - کہ ایسی بے نظیر کتاب - اس طرح کنج گمنامی مین پڑی رہے - اتفاق وقت سے اِس کتاب کا ایک قلمی نسخہ تقریبًا دوسو برس کا لکھا ہوا - مکرمی و محترمی مجمع خوبی ہائے بیکران خان ذی شان جناب منشی محمد الہ یار خان صاحب عم فیضہ کو دستیاب ہوا - منشی الہ یار خان صاحب - اور منشی خدا یار خان صاحب دونون حقیقی بھائی - شہر اُجین کے دولت مند امراین سے ہین - صاحبِ اخلاق - صاحب مروت - عالی درجات - ستودہ صفات - سراپا نیک - اور نیک سیرت ہین - اِن دونون بھائیون کو اگر نیّرین برج سعادت کہا جاوے - تو نا موزون نہین ہے - اور شہر اُجین وہی پرانی اُجین نگری ہے - جو زمانہ قدیم مین راجہ راجگان بکرماجیت کا پایہ تخت رہ چکی ہے - غرض کہ جب اِس کتاب کا قلمی نسخہ - منشی الہ یار خان صاحب کو دستیاب ہوا - تو صاحب ممدوح نے ازراہ دریا دلی و عام فیض رسانی چاہا - کہ یہ کتاب طبع کرا کر عام طور پر شایع کی جاوے - لیکن چونکہ اس کی دقیق عبارت - زمانہ قدیم کے رنگ مین بلاغت اور فصاحت کے حسن سے سرشار ہے - اور زمانہ حال کی جدت پسند طبیعتین اِس رنگ سے مانوس نہین -

اسواسطے ارباب مطابع کے انکار پر یہ خیال مین آیا - کہ چونکہ عام طور پر سب لوگ اصل کتاب سے حظ نہین اٹھاسکتے ہین - لہٰذا اس کا اُردو ترجمہ ہوکر شایع کیا جاوے - اِس بنیاد پر خان صاحب ممدوح نے ازراہ حُسن ظن - ترجمہ کے واسطے یہ کتاب حوالہ فقیر مترجم کی -

ترجمہ کے آغاز اور انجام کا بیان

یہ مہتم بالشان کام مجھ ہیچ مدان کی طاقت سے بہت زیادہ تھا - اسواسطے باوجودیکہ سات آٹھ برس تک اصل نسخہ میرے پاس رہا - مگر مین کچھ کام نہ کرسکا - اور اس عرصہ مین اظہار عجز و معذرت چندبار مین نے معافی بھی چاہی - مگر وہ مقبول نہین ہوئی - بلکہ بجاے اس کے خان والاشان کا اصرار شروع ہوا - مجبور ہوکر اِس کام پر دل نہاد ہونا پڑا - اللہ تعالیٰ جل شانہ کو یہ کام مجھ ناچیز سے لینا تھا - اور کچھ اِن بزرگون کا تصرف تھا - جن کے حالات زینت بخش کتاب ہین - کہ اِس کام پر میری ہمت ہوئی اور زمانہ کی طرف سے بھی موقع فرصت کافی طور پر ملا - لہٰذا حق سبحانہ کا نام لیکر مینے ہجری سنہ تیرہ سو چھبیس مین ترجمہ کا کام شروع کیا - اور اسی سال مین محض عنایت آلٰہی سے ختم بھی کردیا -

ترجمہ کے متعلق حق سبحانہ کی عنایت اور اولیاء اللہ کے روحی فیضان کا بیان -

یہ بھی حق سبحانہ کی عنایت اور اولیاء اللہ کے روحی تصرف کا فیضان تھا - کہ دوران ترجمہ مین فقیر کو جو مشکلات اور دشواریان پیش آئین - وہ وقتاً فوقتاً ادنیٰ توجہ سے حل ہوتی گئین - نیز خان والاشان کے دل مین اولاً ترجمہ کرانے - اور اِس کے بعد بصرف زر کثیر چھپوانے کا خیال پیدا ہوا - اور بالآخر چھپوا بھی دیا - اور یہ بھی کچھ اللہ جل شانہ کی عنایت اور فیضان مذکور کی برکت ہے - کہ اصل کتاب کا نام **گلزار ابرار** ہے - اِس ردیف کو ساتھ لئے ہوئے ترجمہ کا تاریخی نام - مناسب مضمون کتاب اور بے نظیر - **اذکار ابرار** برآمد ہوا جس کو عزیزی قاضی عزیزالدین رخشان جیوری[1] سلمہ نے تجویز فرمایا ہے - بارے اللہ تعالیٰ جل شانہ کا بے انتہا شکر ہے - کہ یہ کام ہوگیا - اور خوش اسلوبی کے ساتھ ہوگیا -

حق سبحانہ کی عنایت کا شکریہ اور مترجم کی دعا -

یادگارون مین بہترین یادگار تصنیف اور تالیف ہے - اور تصنیف و تالیف مین بھی وہ حصہ جس کا موضوع حمد یا نعت یا اولیاء اللہ کے مقدس اور بابرکت حالات ہون - مین اپنے حقیقی منعم حق سبحانہ کا شکریہ کیون کر ادا کرون - کہ اُس نے مجھ ناچیز کے ہاتھ سے ایسی

[1] ضلع بلند شہر قسمت میرٹھ مین جیور نامی ایک قصبہ ہے - قاضی عزیزالدین رخشان اور مترجم اسی قصبہ کے باشندے ہین

مقدس کتاب کے ترجمہ کی خدمت کی - اور محض اپنی عنایت سے پورا بھی کرا دیا - اب بکمال ادب اُس کے حضور مین اس عاجز کی دست بستہ یہ دعا ہے - کہ جس طرح ترجمہ کے کام مین اُس نے بلا استحقاق مجھکو امداد دی ہے اسی طرح محض اپنے فضل و احسان سے اس ہدیہ محقر کو مقبول عام بھی فرما دے - نیز ناظرین کو اس کے فیض و فوائد کا کامل حصہ عطا کرے - نیز اس خدمت کے صلہ مین نہین - بلکہ محض اپنے انعام و اکرام سے - حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اولیاے کرام کے تصدق مین اس روسیاہ خاکسار مترجم کے گناہون کو معاف فرما دے - اور جناب داﷲ خان صاحب کو جو خالصًا مخلصًا توجہ اللہ ترجمہ اور اشاعت ترجمہ کا باعث ہوے ہین - اُن کی خلوص نیت کے صلہ مین دینی اور دنیاوی مرادون مین کامیاب کرے - آمین - وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۵

ذرہ ناچیز

فضل احمد عفا عنہ

مترجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

این خطبہ من سکۂ شاہی دارد	این شاہی من شانِ آلہی دارد
کارے نہ کشاید ز ہوائی نگہبان	کین نامہ بسے ز رفِ نگاہی دارد

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ کے تسبیح خانہ مین تمام کائنات اور موجودات کے افراد پردہ حلم (عدم) سے بزم عین (وجود) مین آکر سخن سرائی کر رہے ہین - بعض لسان حال سے اور بعض زبان قال سے - تاکہ ہر ایک فرد جس حرف کو سب سے زیادہ عالی مرتبہ سمجھے - اُس کو اپنے لیے تجویز کرکے خداوند متعال اور آفریدگار بیہمال کی ستایش اور شکر گزاری کے لایق قرار دیوے - اگرچہ ایسے حروف سے آفریدگار عالم کی حمد کا کمال تو ظاہر ہوتا نہین ہے - اور نہ آواز لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ کے سوا کوئی اور بات گوش الہام نیوش مین پہونچتی ہے - لیکن باایہمہ جس حرف کی آواز مین درستی کا آہنگ ہوتا ہے وہ درجہ قبولیت پاتی ہے - اور نیز اُس کو وحدت کے باصفا اور عالی شان محل مین الہی نوازش کا شرف حاصل ہوتا ہے - اور جو قول صدق و صفا کے نغمے سے معرّا ہوتا ہے - وہ ہمین حالت پستی مین رہ جاتا ہے

۵۱ - جتنی چیزین ہین سب اوس کی حمد و ثنا کے ساتھہ اوس کی تسبیح و تقدیس کر رہی ہین ۱۲

۵۲ - اے پروردگار عالم جو ثنا تیرے واسطے سزاوار ہے ہم اوس کا مین احاطہ نہین کر سکتا ہون - ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

اور اُس کو رحمانی سرود خانہ مین قانون طریقت پر جگہہ نہین ملتی۔

جس طرح حمد الٰہی کے تسبیح خانہ مین تسبیح و تقدیس کا دور جاری ہے۔ اسی طرح اِنَّ اللّٰہَ[۵۱] وَمَلٰئِکَتَہٗ
یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی خانقاہ مین مولید ثلثہ۔ آبائے تسعہ۔ اور امہات اربعہ غرض سب نے
خط فرمان برداری پر سر رکہہ چہوڑا ہے۔ بعض لفظ کے ذریعہ سے۔ اور بعض معنی مثل پرکار درود خوانی کے
چکر مین ہین۔ تاکہ ہر ایک۔ اِس درود خوانی کے پردہ مین۔ اپنی دعا اور ستایش کا اظہار کر کے سرمایہ درود کو بانی
شریعت و طریقت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگشتری کا نگینہ اور حلقہ کر کے مانے گو نگینہ ہو یا حلقہ ہو۔
کوئی بہی ایسی قابلیت نہین رکہتا ہے۔ کہ انگشت نبوت اور دست رسالت کے واسطے موزون
ہو۔ تاہم جو حلقہ اخلاص کے نگینہ سے مرصع ہوتا ہے۔ وہ ضرور انگشت قبول مین جگہہ پاتا ہے اور جس
حلقہ مین غرض کے میل کا میل ہوتا ہے۔ وہ پہینک دیا جاتا ہے۔ اور نیز آہنی کڑون کی طرح۔ نامقبول
دروازون پر آویزان کر دیا جاتا ہے۔

علیٰ ہذا القیاس اِنَّ[۵۲] فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ
کے ہنگامہ مین انواع و اقسام کے کونی و مکانی مظاہر اور جواہر۔ کمالات اسمائی کے فرمان سے وجود مین
آئے ہین۔ جن مین سے بعض نے طریق ہدایت قبول کیا ہے اور بعض غار گمراہی مین اوندہے منہ جا پڑے
ہین۔ مگر کیا باعتبار ترکیب۔ اور کیا باعتبار بساطت سب نے ہستی کی دورنگی قبا اولٹی زیب بدن کر رکہی ہے
تاکہ ہر ایک فرد۔ ایک جداگانہ مظہر کی پیروی اور پرستش اختیار کر کے عنصری اور فلکی نمائش گاہ کی اصلی
غرض سمجہے نیز علمی اور عینی تعینات کی علت غائی معلوم کرے۔ اور نیز انتظام عالم کو اوسکی قدرتی رفتار
کے بموجب قایم رکہے۔ باوجودیکہ نفس الامری حقیقت اور اصلی کیفیت مخفی ہی رہتی ہے۔ لیکن جس
خدمت کا سبب خدا طلبی ہوتا ہے۔ اُس خدمت کا انجام دینے والا بالآخر اُس خدائی اسم کو پہونچ جاتا
ہے۔ کہ جس اسم کی خصوصیت کے ساتہہ (جس اسم کی صفت کے ذریعہ سے) وجود مطلق اوس فرمان بردار
کی ماہیت مین مقید ہوا ہے۔ اور نیز وہ اِنَّ[۵۳] لِلّٰہِ جَنَّۃً کی وسیع اور پرفضا آبادی مین خرامان خرامان پہرتا ہے۔
اور جس بندگی کا باعث بنیادی نمود و نمایش ہوتا ہے۔ اُس کے کرنے والہ کو بحالت بیداری۔ اُوس کی

---

۵۱ اللہ اور اُس کے فرشتے پیغمبر پر درود بہیجتے رہتے ہین ۱۲ ۵۲ بیشک آسمان اور زمین کے پیدا کرنے مین اور رات اور
دن کے آمد و شد مین ۱۲ ۵۳ بیشک جنت اللہ کی ہی ہے ۱۲۔

آرزوؤن کی شکلون مین چند خواب نظر آتے ہین - اور وہ اپنی کوتاہ بینی سے فوری فائدہ پر راضی ہو کر
مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ [۱] کے لق و دق میدان مین سرگردان اور پریشان رہ جاتا ہے
اَيُّهَا الْعَاشِقُوْنَ اسی صفات کی باہمی رنگارنگ صلح و جنگ کا رنگین قصہ ایک عظیم الشان
داستان ہی اور ایزدی اسما کی شاخ در شاخ منازعت ایک عجیب باغ ہے - خالق کائنات کی
شانین اور قابلیتین ایک مرد آزما معرکہ ہے - اور خدائی تجلیات کی کشاکش سے دل کو صحیح و سالم بچا لیجانا
ایک جادووانی بہشت ہے - یہ گفت و گو عجب اول آویز گفت گو ہے - اس کا مختصر سا بیان اس طور پر ہے -
یعنی باطن کا اندیشہ یہ کہ کُنْتُ کَنْزًا کے بے بہا جواہر کو ظاہر کا ہاتھ تک نہ لگنے پاوے - اور ظاہر
کی فکر یہ - کہ اِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ [۲] نفیس خزانے باطن کے تہ خانہ مین مخفی نہ رہین - اور علی ہذا
قابض و باسط - اول و آخر - ضار و نافع یہ سب اور نیز دیگر تمام اسما جو باہم متقابل یک دیگر
ہین - خواہان کار ہوئے - اور ہر ایک اپنی ذاتی خصوصیات پر ناز کر کے خلافت اور سلطنت کا طلبگار
ہوا - پس چار و ناچار نتیجہ یہ ہوا - کہ سب نے اپنا قضیہ مدار المہام مالک کی بارگاہ مین رجوع کیا مدار المہام
نے آسنے والون کو ملک کے پائے تخت مین حاضر کر دیا - وہان پر سلطان الاسما نے ارباب
تنازع کو اپنی نوازش اور خاص توجہ سے خوش کر کے اولاً دولت خانہ جمال و جلال مین ٹھیرایا - اور بعدہٗ
بہ توسط ستار پردہ دار فرمان وہی عطا فرمانے کا عہد و پیمان ہر واحد کے ساتھ علیحدہ علیحدہ اس طرح کیا
کہ ایک نے عہد و پیمان سے دوسرے کو بالکل آگاہی نہ ہوئی - اس کا آخرین نتیجہ یہ ہوا - کہ سب کے
دماغون مین آرزوے فرمان روائی کا ایک جوش پیدا ہو گیا - جب اس طرح سے آمادگی جنگ ہو کر علم کھل
گئے - تو خبیر جاسوس نے شاہنشاہ ذات کے حضور مین اسما اور صفات کی باہمی جنگ و جدال کا
حال اس طرح پر ظاہر کیا - کہ اسما - صفات - اور افعال کے لشکرون مین کمال کشمکش اور دار و گیر
پیدا ہو گئی ہے - اُس وقت سلطان احدیت کا حکم صادر ہوا جس کے بموجب قہار نقیب نے
سب کے ہاتھ باندھ کر حضور ذات مین حاضر کر دیا - حضور سے نور وزیر کو حکم دیا گیا - کہ مصلح
کرا دی جاوے - اس طرح کہ پیمان شکنی نہ ہو - اور ہر ایک کی آرزو پوری ہو جاوے - نور نے

---

[۱] وہ آخرت مین بے نصیب ہے ۱۲ [۲] اور جتنی چیزین ہین - ہمارے ہان سب کے خزانے کے خزانے بھرے پڑے ہین ۱۲ -

مختار پیشکار کے مشورہ سے حکیم اور عدل کو منتخب کیا - اور کہا - کہ اسمائی شورش ایسی تدبیر سے فرو ہونی چاہیئے - کہ سلطان الاسما کے اقرار واوس مین تغیــر و تبدل نہ آوے - اور با اینہمہ سب کی خواہش پوری ہوجاوے - اِن دونون برگزیدہ اصحاب نے یہ باہمی مصالحت کا کام علیم و خالق کے سپرد کیا - اور اِن دونون صاحبان دانش و بنیش نے مبدع اور مُبدی کے اتفاق سے مظاہر کی بہت سی اقلیمین - ہر ایک اسم کے مناسب حال علم کے وحدتخانہ اور عین کی بزمگاہ مین ترتیب دین - اس تجویز سے ظاہر و باطن کا شور و غوغا ایکبارگی مبدل بہ سکوت ہوگیا - اور جس قدر تقاضائی تھے - سب کے سب کسی جگہہ آمر اور کسی جگہہ مامور ہوکر اپنے اپنے حصہ ملک مین فرمان روا ہوگئے -

القصہ ایک روز جامع کے دلکشا مکان مین - صفات جلیلہ کے بہت سے گروہ فراہم ہوئے - اور اِس بات کے شکرانہ مین - کہ تنازع کا گرد و غبار فرو ہوگیا - جشن کے نام سے ایک انجمن منعقد کی - اور اُس مین باہم استحکام کے ساتھہ عہد و پیمان کیا - کہ ہم اِس صاحب صلح کل کے بہشت نما مکان سے ہرگز جنبش نہ کرینگے - **جامع** نے یہ حال ذات مقدس کے حضور مین عرض کیا - حضور ذات نے قبول کر کے تخت وجوب پر اجلاس فرمایا اور اذن عام دیا - اُس وقت یکایک اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً[۵] کی منادی ہوئی اور آدم خاکی کا کالبد بنایا گیا -

بیت

دوش دیدم - کہ ملائک در میخانہ زدند	گل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند

یہ حال دیکھکر صلح کرانے والون نے اور نیز صلح کرنے والون نے غرض کہ سب نے اِس نزہت آباد مقام پر ترنم کنان ایک مجلس حقائق ترتیب دی - اور اُس مین ازراہ اُلفت و محبت بادہ وحدت کا دور چلا - اور عالم مدہوشی مین ایک دوسرے کے ساتھہ اتفاق کر کے راحت یاب ہوئے - اور ذات اقدس کی حمد و ثنا کر کے اپنا اعتبار پیدا کیا - خلاصہ یہ - کہ صاحبان جمال و جلال نے جب جامع نامی مجموعہ قابلیات کا تماشا خانہ اچھی طرح دیکھہ لیا - تو ہر ایک کے دل مین ہوس اور سابقہ عہد و پیمان کے خیال سے یہ جوش پیدا ہوا - کہ ایسی آباد اقلیم کا صاحب تاج تنہا مین ہی ہون - اسواسطے نسل آدم سے

[۵] - مین زمین مین (اپنا ایک) نائب بنانے والا ہون ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

بے شمار انسانی مظاہر پیدا کیے گئے - اور چہرہ نویس مصور نے اون کی فہرست کے اوراق کو حوالہ
محصی کیا - اور بفرمان **الست بربکم**[۵۱] اور باتمثال **قالوا بلی**[۵۲] ہر ایک انسانی مظہر کو منجملہ اسما ایک
اسم کے تحت مین لکھکر انسانی مظہر کو اُس اسم کی حکومت کی قلمرو قرار دیا - لیکن جو صوبہ دار قایم ہو چکے
تہے - سو وہ بوجہ سابقہ عہد و پیمان کے جامع اور احدیت کی دار السلطنۃ سے اپنے اپنے حصہ ملک
کو جو ادنہین دار الملک شہود مین ملا تہا - کوچ کر نہین سکتے تہے - لہذا چار و ناچار اپنے آثار و احکام
یعنی گماشتون کو مقرر کیا - کہ ہر ایک مالکانہ حیثیت سے اپنے مقام پر سلوک کرے - **حکیم** اور **عدل** نے
بہی حکمت و عدالت کو امین الملکی کا عہدہ عطا فرماکر صدر الذکر حکام کے گماشتون کے عقب مین
روانہ کیا - چونکہ سلطان وجود کے قرب اور نیز قہر کے سبب سے اسما کے شہر مین آثار تقابل سر نہین
اوٹہا سکتے تہے - اسواسطے حکام صوبہ دار نے **ستار و غفار** کو درمیان مین ڈالکر حضرت سلطان
اسما سے اس طرح خفیہ اجازت حاصل کرلی - کہ **عدل** کو خبر ہی نہین ہوئی - جو گروہ باہم متقابل
اور ضد یک دیگر تہے - اب اُنہون نے اختلاف اور تباین کے خاندان ناسوتی اقلیم و عالم
اجسام مین مقرر کیے - آثار و احکام یعنی صوبہ دارون کے گماشتے بہی اِن معانی (تقابل) کو اپنی
حکام مین مخفی سمجھے ہوئے تہے - اِس لیے اُنہون نے آنے والون کو ہاتہون ہاتہ لیکر اپنے دار الخلافۃ
مین ہر ایک کے واسطے جو مکان مناسب سمجہا - نامزد کردیا - اِس اثنا مین یکایک شاہنشاہ احدیت کی بارگاہ
سے دوری پیدا ہوگئی اور عقل و نفس کے بارہ مین - اور نیز یہ کہ جواہر و اعراض جداگانہ صورت مین کس
منشا سے پیدا کیے گئے ہین - اِس کے بارہ مین اختلافات جو ظاہر ہوئے - وہ الگ رہے پس جس قدر
خرابی ملک مین پیدا ہوتی گئی اُسی قدر صفات حمیدہ یہان سے سامان اقامت اوٹہا کر عالم
ملکوت کو ہجرت کرتی گئین - اوصاف ذمیمہ کے ساز و سامان فراہم ہوگئے ملک کی کارروائی نفس
کے ہاتہ مین آئی - روح جس کو رب مطلق کا نائب کہنا چاہیے - اُس کے خاندان کی رونق جاتی رہی
اور خاندان نفس کی آبادی شروع ہوگئی - امین الملک کو معزول کرکے - قید کردیا - اِس سبب سے اکثر مقام
کویہ کے شہر تاراج - اور بہت سے انسان تباہ ہوگئے - مگر جو لوگ کوشش کرکے ازراہ اخلاص امین کے
دولت خانہ مین پہونچ گئے - اور امین کا ارشاد گوش قبول سے سنکر اپنے دل کا دامن آہستہ آہستہ

---

۵۱ - کیا مین تمہارا پروردگار نہین ہون ۵۲ سب بولے - ہان ۔

کار کنان نفس کے ہاتھ سے کھینچ لیا - اور جس طرح کہ امین نے راستہ بتایا - اُسی طرح منزل در منزل قافلہ ہدایت کے ہمراہ چلکر وحدت کے دار السلطنتہ مین جا پہونچے تو اون کو راہبر یعنی امین نے ھادی کی بارگاہ مین حاضر کردیا - اس حقیقی رہنما یعنی ھادی نے دادخواہان عالم خاکی کی حقیقت حال کا ترجمہ اپنی زبان مین بحضور اقدس عرض کرکے التماس کیا - کہ نفس کے دست ظلم سے رہائی دیجاوے - ارشاد ہوا کہ جو لوگ بارگاہ وحدت مین حاضر آئے ہین - یہ سب حفیظ اور مغیث کی حمایت مین سپرد کردئے جاوین - تاکہ آیندہ پھر اوس نالائق نفس کی بداندیشی سے ان کو اذیت نہ پہونچے - اور جو شیوہ صلح کل کا اسما و صفات کے لشکرون مین حکیم و عدل کی تدبیر سے قایم ہوگیا ہے - وہ ہی طریقہ صلح کا یہان ذریعہ فرمان امین الملک جاری کردیا جاوے - ان دونون صاحبون نے باہم موافقت اور مصالحت کر لینے کے واسطے حکم صادر فرماکر جو مظلوم تھے - اُن کو یکبان سرفرازی واپس کیا - اس حال پر جب غسادیان عالم ناسوت کو آگاہی ہوئی - تب دواسپہ اُسٹے پائون بہاگے اور اسفل السافلین مین آکر دم لیا - اور انسانی دربار مین جابجا گوشہ گزین ہوگئے - اس کے بعد پھر ملکوت اعلیٰ کے قافلہ والون کی آمد و رفت کا سلسلہ اس عالم مین شروع ہوا - اور عالم جبروت کے سوداگرون کا داد و ستد عالم شہود کے باشندون کے ساتھ از سر نو آغاز ہوا - غرض کہ جہان وجوب نے صحرائے امکان کے ساتھ اتصال پیدا کیا - خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو افراد بارگاہ الٰہی مین گئے تھے - اُن مین سے بعض افراد نبوت و رسالت کے معزز تخت پر جلوس فرما ہوئے - اور بعض کو ولایت و امامت کی اقلیم کشائی کا مرتبہ عطا ہوا - اور اس طور پر سب نے طریقہ رہنمائی اختیار کرکے خود شناسی کے چہرہ کو خدادانی کے رنگ سے رونق دی - اور منجملہ کارفرمایان بارگاہ الوہیت کسی نہ کسی کے ساتھ - ہر ایک نے نسبت پیدا کرکے صوبہ آفرینش مین اپنی اپنی باری سے درود فرمایا - اور تذکرہ نویسون کا گروہ جو عقب سے پہونچا - اُس نے اپنی قلم کو اُن اصحاب کے حالات لکھنے مین رطب اللسان کیا - جو بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ[۵۱] کے سنسان جنگل مین بیٹھے ہوئے اپنے دلون کی تعمیر اور صفائی مین مصروف ہین - اور اوراق تحریر کو ارباب بصیرت کے لیے عبرت نامہ بنایا - یہ مختصر حالات جو گذارش ہوئے - ازل سے ابد تک کی

---

[۵۱] - جو دروازہ کے اندرونی طرف ہے - (جدہر مسلمان ہین) اوس سے تو (خدا کی) رحمت ہوگی اور اُس کے بیرونی طرف (جدہر منافق ہین) عذاب (الٰہی) ہوگا - ۱۲

سرگزشت کا ایک نمونہ ہین - کیونکہ حال جوگزر رہا ہے وہ ایک ہی طریقہ پر گزر رہا ہے - ماضی و مستقبل زمانہ کے صرف اعتباری نام ہین - درویشون کی معلومات جس صیغہ مین کہ قلم تعبیر سے ادا ہوگی - اُس کو تغیر و تبدل نہین ہے - معنی بس حاصل بالمصدر ہے - اِس کے سوا کچھہ بھی نہین -

بیت

امروز و دی و دی و فردا	ہر چار یکے بود تو فردا

بیت

آنچہ ما گفتیم دی امروز میگوید کسے	باز چون فردا شود شخصے دگر متکلم است

تمہید فراہم آمدن این نامہ و شمہ از بیان باعث

امابعد - حیران انجمن دانش و بنیش - سرگردان بادیہ عجز و نادانی - نو آموز دبستان عقل و نقل ہیچمدان صومعہ کشف و تحقیق محمد غوثی ابن حسن ابن موسی شطاری **جعلہ اللہ ممن احبہم** عرض کرتا ہے - کہ جب حسب فرمان امر ایجادی - اِس ہیچمدان کی نوبت آئی - **حافظ** -

ودہ مجنون گزشت و نوبت ماست	ہر یکے پنج روز نوبت اوست

تو دل مین یہ خیال پیدا ہوا - کہ مشائخ **قدس اللہ اسرارہم** کے حالات ترتیب اور تالیف کرنے چاہیئن - یہ آرزو میرے دل مین ہجری سنہ نوسو اٹھانوین کے آغاز سے آتی تہی - اور جاتی تہی - جب ہجری سنہ ایک ہزار آٹھہ شروع ہوا - اور اولیائے ہند کے کچھہ حالات - کتاب اکبرنامہ مین نظر سے گزرے - تو آرزوئے مذکورہ دل مین جاگزین ہوگئی - لیکن خلوتخانہ دل سے باہر نکل کر میدان عبارت مین نہین آتی تہی حتی کہ ہجری سنہ ایک ہزار دس آگیا - اور کشورکشا شہنشاہ اکبر شاہ نے بارادہ فتح دکن و خاندیس کوچ فرما کر دارالسلام برہان پور مین مقام کیا - یہان لشکر کے ہمراہ اُمرا اور فضلا بہی تہے جن مین سے بعض کو متاخرین اور ہم عصر بزرگون کے احوال و اطوار کے مطالعہ کا شوق تہا اور میرے ارادہ سے بہی واقفیت تہی - ایک روز ان اصحاب کے جلسہ مین مجہسے دریافت کیا گیا - کہ جو خیالات تمہارے ضمیر مین ہین - اون کو بذریعہ قلم میدان عبارت مین ابتک کیون پیش نہین کیا - اسکے جواب مین مجھکو حیرت ہوئی - اگر یہ کہتا ہون - کہ زمانہ کی کج رفتاری دنیا سوا فقت اور

میری غفلت و کم استعدادی نے مجکو باز رکہا۔ تو یہ جواب معمولی اور عادۃً عام ظاہر بین لوگون کا ہے۔ اور اگر یہ کہتا ہون۔ کہ کارخانہ آلہی مین بحکم لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ گفت و شنید کی گنجایش نہین۔ تو یہ گفت و گو اُن یکتا لوگون کی ہے جنہون نے گوشۂ وحدت اختیار کر رکہا ہے۔ چونکہ کوئی طرز جواب کے واسطے موزون معلوم نہین ہوئی۔ لہذا چار و ناچار خاموشی اختیار کی۔ اِس بنیاد پر سواے بے توجہی کے کوئی مانع نہین سمجہا گیا۔ اور ادہر اصحاب موصوف کی خواہش و آرزو صد درجہ کی بڑہی ہوئی تہی۔ پس جہان تک ہو سکا۔ کمال کوشش اور ترغیب کام مین لائی گئی۔ اور نامہ و پیام کے ذریعہ سے اہتمام سابق کی تجدید کی گئی۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کو منظور تہا۔ کہ جو بات اندیشہ مین نہی۔ وہ ظہور پذیر ہو گئی۔ اور قلم نے تحریر کرنا شروع کیا۔ خدا شناسون کے برگزیدہ احوال و اوصاف ہجری ساتوین صدی کے آغاز سے لیکر ایک ہزار سے کچہہ زیادہ تک فراہم کیے گئے۔ اور یادداشتون کی نوبہار سے ارباب زمانہ کے دلون مین بے انتہا شگفتگی پیدا کی گئی۔ خدا کرے۔ دوستون کا معرفت پذیر دماغ یقین و عبرت کی خوشبو سے معطر ہو۔

سخن در آرایش نامہ بنامی نامی کہ بنوید غیبی داشتہ آمد

زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ سخن کے تصویر خانہ کا نقش و نگار سے سجانے والا جس کو ارباب علم نفس ناطقہ سے تعبیر کرتے ہین۔ پیدایش کے اولین روز سے اِس وقت تک اپنی فصاحت و بلاغت کی قلم سے سابقہ تصویر خانون مین یعنی معرفت و کرامت کی تصنیفات و تالیفات مین گوناگون رنگ آمیزی اور چہرہ کشائی کام مین لا چکا ہے۔ اور افسانہ نگاری مین کمال صفائی پیدا کی ہے۔ تاکہ عروس الفاظ کی زیب و زینت اور شاہد معانی کا حُسن دوبالا ہو۔ بس اِسی طرح اُس نے راقم کے رسالہ کی طرف بہی توجہ فرمائی جس مین باکمال مشائخ کے احوال کی صورتین دکہائی گئی ہین۔ عبارت کے قالب کو یوسفی حسن سے آرایش دی۔ اور اشارات کے کالبد مین عیسوی نفاس پہونک کر جان ڈالی۔ اور معاً اُسی وقت یہ خیال بہی پیدا ہوا ہرگاہ اِن چند یادداشتون کو مجہہ جیسے شخص کی قلم نے ترتیب دیا ہے۔ جو زمانہ کے نزدیک محض ناآشنا ہے لہذا یہ رسالہ اِس قابل نہین ہے۔ کہ اس کا دیباچہ شہنشاہ زمانہ کے نام خجستہ فرجام سے معنون کرنے کی دلیری کی جاوے۔ پس بہتر یہ ہے۔ کہ بارگاہ خلافت مین جو اصحاب۔ ظاہری و معنوی دولت کے اعتبار سے برگزیدہ

ہین - ان مین سے کسی ایسے عالی درجہ صاحب کو اپنی امتیازی نظر سے منتخب کرون جو ہر ایک گفتار و کلام کے رنگ و روش اور طرز ہیئات سے واقفیت رکھتے ہون - اور پھر اُن کی بزم نشاط مین باغچہ درویشی کے اس گلدستہ کو ہدیۃً پیش کرون - اس ارادہ سے جن عالی رتبہ اصحاب کی ذاتی و صفاتی خوبیان مجکو ذریعہ عقل و نقل معلوم ہوئی تہین - اُن کے محامد و محاسن خصوصیت کے ساتھ ذہن مین مستحضر کیے - اور چمن خیال مین سب کو مدعو کرکے ایک محفل ترتیب دی - اور بہت کچھ غور و فکر کو کام مین لایا - کہ اس حور سرشت عروس کا خطبہ کس کے نام نامی سے نامزد کرون - بعد غور یہ مناسب معلوم ہوا - چونکہ یہ ناطقہ کی حسین و جمیل دختر نسل خرد سے ہے - لہذا خیالی انجمن مین جو اصحاب تشریف رکھتے ہین - ان مین سے خرد ہی جس کسی کو منتخب کرے - اُسی کے نام سے یہ دختر نامزد کر دی جاوے - مگر اس فیصلہ پر حضلت الضاف گوشۂ دل سے اور قوت دوربینی کنارہ باطن سے - گہبرا کر پریشان حال دونون اوٹہ کہڑی ہوئین اور کہنے لگین کہ اس کار خیر کا اختیار تنہا خرد کو نہین ہو سکتا ہے - بلکہ ایسا مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ اس بارہ مین مشورہ اُن اصحاب سے لیا جاوے - جو اس کاغذی خانقاہ مین گوشہ گزین ہین - اور جب اجازت ان کی طرف سے حاصل ہو جاوے تب دلی مدعا ظاہر کرنا چاہئیے - اس قرارداد پر دل بنہاد ہو کر چند سال تک انتظار کرتا رہا - لیکن جو اصحاب عالم خاک سے رخصت ہو چکے ہین - اُن کی طرف سے کسی قسم کا ایمانہ ہوا - ایک دفعہ رات کا ذکر ہے - کہ دل ملول تہا اور حالت غم مین سر بہ زانو بیٹہا ہوا تہا - نسبت نامقبولیت نامہ طرح طرح کے خیالات ستا رہے تہے - اسی اثنا مین غنودگی جو مقدمہ مدہوشی ہے - پیدا ہوئی - حواس جو غم ناامیدی سے نصف کے قریب جا چکے تہے - تمام و کمال رہے سہے ہی باطل ہو گئے - اور روح جو قائل بلفظ انا (مین) اور اس ویرانہ کا شحنہ ہے - بحکم[۵] اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰى عالم مثال مین جا پہونچی - جب راستہ مین ایک سایہ دار درخت کے قریب پہونچی - تو وہان پر درخت کے نیچے ایک نورانی شکل پیر کو دیکہا کہ ایک آراستہ تخت پر متمکن ہین - صاحب تخت کی کمال ہیبت اور حسن ہیئات کے مشاہدہ نے مجکو آگے بڑہنے سے باز رکہا - ناچار از راہ امیدواری و ادب ہاتہ باندہ کر خادمانہ بسایہ کے ایک گوشہ مین کہڑا ہو گیا - کیا دیکہتا ہون - کہ یکایک ایک پرند نے جو طوطی کی طرح سبز رنگ اور ایک شاخ درخت پر بیٹہا ہوا

۵ لوگون کے مرنے وقت اللہ اون کی روحون کو (اپنے پاس) بلا لیتا ہے - اور جو لوگ مرے نہین (اون کی روحین بھی) اون کے سوتے وقت (خدا کے پاس بلالی جاتی ہین) تو جن کی نسبت (خدا) موت کا حکم صادر فرما چکا ہے - اون کو (اپنے ہان) روک رکہتا ہے - باقی (روحون واون) کو (پہر دنیا مین) بہیج دیتا ہے ۱۲-

تہا اپنا سرا دبچا کر کے - ایک لپٹا ہوا کاغذ اپنی منقارے تخت پر چھوڑ دیا - اُس وقت اُس روحانی شکل تخت نشین نے بآواز اُنس و محبت مجکو پکارا جب مین دو تین قدم آگے بڑہا - تو دل مین یہ خلش پیدا ہوئی کہ اس وقت موقع گفتار تو حاصل ہے - لیکن دریافت کے واسطے زبان کس طرح کہولون - کیونکہ تخت نشین کا رعب بیان تک غالب ہو گیا تہا - کہ دیکہنے کی آنکہ مین اور نام پوچہنے کی - زبان مین بلکہ جان مین بہی - طاقت نہین رہی تہی - صاحب تخت نے یہ کیفیت میری موجودہ حالت سے معلوم کرلی - اور فرمایا - کہ میرا نام **عبداللہ** ہے - اور نامہ لانے والا پرند تمہاری صورت علمیہ کی مثال ہے - یہ ارشاد سنتے ہی مجکو یقین ہو گیا - کہ شاہ عبداللہ شطاری ہین - **قدسنا اللہ باسرارہ المقدسۃ** اس کے بعد وہ لپٹا ہوا کاغذ میرے سپرد کیا - اور فرمایا - کہ پڑہو - مضمون مندرجہ کاغذ یہ تہا - جو سرتاسر بشارت تہا - کہ بلک کتاب جو عبارت اور الفاظ ہین - اگر اسپر تم کو اعتماد نہین ہے - تو مضائقہ نہین - لیکن کتاب کے ملکوت پر جو احوال مشائخ کا بیان ہے - تکیہ کرکے شہنشاہ زمانہ کے عظیم الشان نام پر کتاب کو معنون کرنا چاہیئے اور تواضع کو جس کا ثمرہ اس خاص جگہہ پر محرومی ہے - کسی دوسرے مقام پر کام مین لانا - جہان تواضع کا نتیجہ التفات ہو - **تم کلامہ**

الحاصل یہ جامع کلام سنکر فوراً یہ بات ذہن مین نقش ہو گئی - کہ درحقیقت الفاظ تو لفافہ ہین معانی نفسیہ کا - عبارت ڈبہ ہے مفہومات کے جواہر کا - اور کاغذی نقوش عزیمت ہے معشوقان مدلولات کی تسخیر کا - نظر اور فکر کو صرف لفافہ - ڈبہ - اور نقوش تک قاصر - اور نفائس - جواہر - اور جمال کے نظارہ سے محروم رکہنا گویا ایسا ہے - کہ جیسے دقیقہ شناسی کو معطل کرکے ظاہر بینی کو مدنظر رکہنا - اس مین شک نہین - کہ جب اس خیال کی تائید مژدہ غیبی نے کی - تو مینے قلم کو دلیری کے ساتہہ جنبش دی - اور دیرینہ مطلوب - جس کے چہرہ کو اوس کے کمالات اور استغنا نے میری تواضع اور عجز کے برقع مین اہل کتاب کی نظر سے چہپا رکہا تہا - اوس پر عرصہ کے بعد مین کامیاب ہوا - یہ احسان الفاظ مین جناب باری عز اسمہ کا شکریہ ادا کیا [۵۱] **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْکِتٰبَ ۵ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۵** [۵۲] **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ۵** [۵۳] اور جو اصحاب اس نامہ کے ختم کا انتظار فرما رہے تہے - اُن کو یہ غیبی مژدہ سنا کر خوش کیا بے اختیار صاحبان دانش و بینش ارباب کشف و یقین اصحاب جذبۂ و بیخودی کو جو حضور

---

۵۱ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے اپنے بندہ (محمد) پر قرآن اُتارا ۱۲ ۵۲ خدا کا شکر ہے جس نے (ہر طرح کا) رنج و غم ہم سے دور کردیا ۱۲ ۵۳ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے ہر مخلوق کو اُس کی (خاص طرح کی) بناوٹ عطا فرمائی - پہر اُس کو (اُن اغراض خاص کے پورا کرنے کی) راہ دکہائی - (جن کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے ۱۲ -

presented by www.ziaraat.com

[٥١] وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ کے شاہی محل مین اور [٥٢] لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ کی خلوتگاہ مین شرفِ حضوری رکھتے تھے۔ تشریف آوری کی تکلیف دی

رباعی

مردانِ جہند آمدہ از گنجِ حضور	گردند برین روضۂ جان بخش عبور
کو منکرِ حشر تا نمایم بعیان	آن محشرِ موعود بہ چشمِ مغرور

تا کہ تفکری برقع مین تشریف ارزانی فرماکر بذریعہ گویائی وشنوائی اپنے تعبیری وجود سے فیض بخشی فرماوین جس طرح کہ اوس وقت اپنی نمود ونمائش سے حس باصرہ کو فیضان نور فرماتے تھے۔ جب کہ عنصری ترکیب کا جامہ زیب بدن کئے ہوئے تھے اور عبارت کے آبِ حیات سے جسکو روح القدس کی رشحات کہنا زیبا ہے۔ اور کلمات کی مسیحائی سے جو نفس رحمانی کی بادِ نسیم ہے حیات جاوید حاصل کرین۔ اور اس گلزار ابرار کی فضا مین اپنے قیام کے لئے انجمن بنائین۔ تاکہ راقم کی مراد باحسن الوجوہ حاصل ہو۔ جو بحکم غیبی اِس معنوی مجلس کا ترتیب دینا ہی اس غرض سے کہ وارث یکتائی فرمان دہان باستحقاق خلف یگانہ جہان داران بسعادت ہم وثاق۔ رائض بادپائے بینائی وبنیش۔ مرکز دائرہ فطرت وآفرینش۔ جامع مراسم خلافت نشائتین مجموعہ لوازم کمال صورت ومعنی۔ پرتو مرایای تلوب سعرآۃ مرادات انام منوی ضمیر خاص وعام۔ سایہ الطاف پروردگار۔ سرمایۂ بقائے روزگار۔ گوہر افروز دیہیم صاحبقرانی۔ زلف آرائے جبین مملکت فغفوری۔ چہرہ نمائے آئینہ تصرف سکندری۔ بادہ گسار جام عشرت جمشیدی۔ آئین بند قصر معدلت انوشیروانی۔ ناوک انداز کمان نیروی رستمی۔ رونق افزائے سریر سلطنت کیخسروی۔ نقش نگین ملک سلیمانی۔ تمثیل معجزہ انفاس عیسوی۔ صورت گفتار فصیح جبرئیلی۔ ہیکل محکمات صحیح تنزیلی۔ ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی ابن ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ اس کو مشاہدہ اور مطالعہ فرماوین [٥٣] خَلَّدَ اللّٰہُ مُلْکَہٗ وَسُلْطَانَہٗ وَاَفَاضَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ بِرَّہٗ وَاِحْسَانَہٗ ابک الدہر

شمہ از گزارش پیراستگی زمانہ وآراستگی زمانیان برکات دور دولت بر دوام او

خدائے تبارک وتعالی کا کمال احسان اور شکر ہے۔ کہ اس شہنشاہ کونین جہانگیر خلد ملکہ و مدظلہ کے

---

٥١ اور تم لوگ کہین بھی ہو۔ وہ تمہارے ساتھ ہے ١٢۔

٥٢ مجکو اللہ جل شانہ کے ساتھ ایک وقت خاص ہوتا ہے۔

٥٣ اللہ تعالی اس بادشاہ کے ملک اور حکومت کو ہمیشہ رکھے۔ اور نیز اس بادشاہ کی بھلائیان اور احسان تمام مخلوقات کو ہمیشہ پہونچاوے۔ یا اللہ تو ایسا ہی کر ١٢۔

زمانہ مین اس کی حکمت - معدلت - مبارک صورت - نیک عادت - عمدہ فکر - اور سلیم راے کی بدولت تمام ناشائستہ اوصاف و افعال - ناپسندیدہ حالات و معاملات - اور اندوہ و فزا واقعات جملہ بنی آدم کی سرشت سے یک لخت نکل گئے اور ایسے مقام پر جاگزین ہوئے ہین - جہان وہ خوبی اور عمدگی کی نظر سے دیکھے جاتے ہین - اس اجمالی گزارش کی تفصیل تو بے نہایت ہے - مگر مَالَایُدْرَکُ کُلُّہٗ لَایُتْرَکُ کُلُّہٗ[۱] کسی قدر نمونہ کے طور پر ارباب اعتبار اور اصحاب قیاس کی خدمت مین عرض کرتا ہون وھو ہذا -

(۱) پریشانی زلف مین اور سنبل مین
(۲) کجی ابرو مین اور ماہ نو مین -
(۳) تنگی ماہ وشون کے دہن مین اور غنچہ مین - -
(۴) لاغری کمر مین اور بالون مین
(۵) کجی بدکرداری مین اور عمر دشمن مین - - -
(۶) تیرگی ابر مین - -
(۷) رونا باران مین - -
(۸) نالہ کرنا رعد مین - -
(۹) زود رفتاری برق مین اور دشمن کے نام مین - -
(۱۰) سرنگونی قلم مین - -
(۱۱) پیچیدگی نامہ مین -
(۱۲) شکستگی خط مین -
(۱۳) کشاکش کمان مین -
(۱۴) نفرت تیر مین -
(۱۵) تیزی تلوار مین -
(۱۶) مارڈالنا صید مین -
(۱۷) دو ہم جنس کی جدائی فک ادغام مین - -
(۱۸) عالمون کا تنازعہ نحو مین -
(۱۹) منع و معارضہ آداب بحث مین
(۲۰) اختلاف روایات فقہ مین -
(۲۱) دروغ تاریخ کے افسانون مین اور اشعار کے مضامین مین -
(۲۲) فریب جادو کے افسونون مین اور دلبرون کے وعدون مین -
(۲۳) تلخی ناصح کے پندنامون مین اور اطبا کی دواؤن مین -
(۲۴) بھاگنا اعدا کی صفون مین اور لوگون کی آمیزش سے صلحا مین
(۲۵) سرگردانی آسمان مین چکی مین اور دولاب (رہٹ) میں ..
(۲۶) جلنا آگ مین لکڑیون مین اور چورون مین - - -
(۲۷) جوش کھانا فوارہ مین دیگ مین اور پانی کے چشمہ مین - -
(۲۸) نیستی افلاس مین اور اسباب محنت مین - - -
(۲۹) نایابی ستم مین زبان مین اور شکایت مین - - ..
(۳۰) سوال گور مین اور قیامت مین
(۳۱) عذاب طبقات دوزخ مین
(۳۲) بیکاری حالت خواب مین -
(۳۳) گرانی طلب مین اور التماس مین
(۳۴) ارزانی عطا مین اور انعام مین
(۳۵) زنجیر ہاتھی کے پاؤن مین اور دہلیز مین - - -
(۳۶) بیماری نرگس مین اور راے مخالف دو بادشاہ مین اور تیاری جنگ مین

[۱] جو شئے تمام و کمال ادراک مین نہین آسکتی ہے - وہ سب کے سب چھوڑی بھی نہین جاسکتی ہے ۱۲ -

(۲۷) خانۂ خالی بساط شطرنج مین نہ روے زمین مین -	(۲۸) شمار کرنا نقش کعبتین مین نہ لوگون کے نقد و جنس مین -	(۲۹) خواہش دولت سلطانی کی دوام مین نہ دیگر تمام اشیا مین -
	(۳۰) آرزو شہنشاہ کی جاودانی حیات مین نہ دوسرے امور مین	

غرض کہ عینی و علمی - اور خارجی و ذہنی تمام موجودات کیا جوہر اور کیا عرض کچھہ باعتبار محل اور کچھہ باعتبار حالات زشتی کے ساتھہ منسوب نہین - لیکن اِس شاہی عہد مین محل اور حالات تبدیل ہوکر لباس خوبی سے آراستہ ہوگئی ہین اور اب خلقت کی آسایش و آرام کا باعث ہین - لہذا بہتر یہ ہے کہ اب قلم کے برق رفتار گھوڑے کو نمونہ نویسی مین تیز رفتار - اور گرم جولان نہ کرون - بلکہ عنان قلم کھینچکر دوسرے راستہ پر ڈال دون -

گفتار در پوزش آنکہ دعاے قدس اللہ سرہٗ در پاے نام مشائخ ننوشتہ و ہر یک را بصیغہ وحدت یاد کردہ

جو ضمیر انوار قدسی سے روشن - اور رسمی قیدون سے آزاد ہین - وہ سمجھتے ہین - کہ الفاظ رضی اللہ عنہ اور قدس اللہ سرہٗ اور نیز دیگر تیمن و تبرک کے کلمات جو کتاب ہذا مین اُن اصحاب کے مبارک نامون کے ساتھہ نہین لکھے گئی ہین - جنہون نے اس کتاب کے عبارتی حجرون مین گوشہ نشین ہوکر شرف سعادت بخشا ہے - یہ فروگذاشت کچھہ ازراہ رعونت نہین ہے - بلکہ جس طرح افصح العرب والعجم علیہ السلام نے بمضمون [۵۱] لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اپنے تئین ذات باری جَلَّتْ صِفَاتُہٗ کی ثنا سے عاجز تصور فرماکر اوس کی توصیف کا حوالہ بقولہ [۵۲] اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ اسی کی پاک ذات پر رکھا تھا اسی طرح راقم نے بھی اِس ادب آموز کلام سے عجز و تواضع کی تعلیم حاصل کرکے - اس مضمون کہ فرد

مردان خدا خدا نہ باشند	لیکن ز خدا جدا نہ باشند

اپنے تئین اُن نامورون کی دعا اور ثنا سے جن کے مقدس اسما ہر ایک کی یاد مین مذکور ہین - یہ کہکر قاصر سمجھا فرد

ہمچو اُو ئے سزد معرّف او	این زمان در جہان چو او ئے کو

[۵۱] جو ثنا تیرے واسطے سزاوار ہے - اُس کا احاطہ مین نہین کرسکتا ہون ۱۲

[۵۲] تو ایسا ہے جیسے تو نے اپنی ثنا خود کی ہے ۱۲

اور صدر رالذکر مقدس کلمات کو داخل سطور کتاب نہ کیا - اس مین شک نہین کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ترک ثنائے ایزدی کو نظر مین لیکر سوائے گزشتہ صورتون (یعنی بزرگان دین کی نسبت ثنائیہ اور دعائیہ الفاظ ترک کرنے) کے اتباعی دعوی صحیح نہین ہے - نہ یہ کوئی ادب کی بات ہے - اور نہ ایسا اتباع امت کی طاقت سے دوسرے جو طبیعتین رعونت غرور - اور خشونت کے غبار سے پاک وصاف ہین - وہ اچھی طرح جانتی ہین - کہ ولایت وفضیلت کے اقطاب (اولیاء اللہ) جن کے حالات اس گلزار کے ہرچمن اور ہر انجمن مین گزارش ہوئے ہین - اُن کو بصیغہ واحد جو یاد کیا گیا ہے اس سے یہ مراد نہین ہے - کہ تعظیم مین کچھ کمی کیجاوے - بلکہ ہنگام تحریر حالات اس بلند مرتبہ گروہ کی یکتائی بیان تک دل مین جاگزین ہوئی کہ لفظ واحد اور مفرد کے سوا ناطقہ نے زبان کو اور زبان نے قلم کو کوئی لفظ حوالہ نہ کیا - ہرگاہکہ اس طرح پر ایک شخص کا بطریق مفرد یاد کرنا کہ واقع مین بھی ایسا ہی ہے - فروگزاشت تعظیم کا نقصان دور کر کے کمال وحدت پر دلالت کرتا ہے - اور اختصار کتابت سے نویسندہ اور نویسانندہ کے حال پر بھی ایک قسم کی مہربانی نکل آتی ہے - تو اس طریق کے اختیار کرنے سے کیسے اعتراض لازم آویگا - اگر کوئی کہے - کہ کتابت کا اختصار - اور اختصار کی وجہ سے نویسندہ اور نویسانندہ کے حال پر مہربانی بہ نسبت ترک تعظیم کے سہل ہے - اور اصلی غرض بھی یہ نہین ہے - تو مین یہ جواب دونگا - کہ اس طرز تحریر مین جو نقصان سمجھا جاتا ہے - یہ اولین توجیہ سے دور ہو گیا ہے - جس سے ہر ایک کی وحدت کا ثبوت ملتا ہے باایں ہمہ اگر اختصار کتابت اور مہربانی کی رعایت بھی اولین توجیہ کے علاوہ پیدا ہو جاوے - تو بیان عذر مین یکقسم کی قوت ہی حاصل ہو جاویگی - دوسرے یہ کہ سہل سمجھنا طاقت ور جوانون کا خیال ہے - اور مہربانی پیران ناتوان سے تعلق رکھتی ہے - بیشک جس کسی کے پاؤن مین بھاگ دوڑ کی قوت ہوتی ہے وہ اونچے اونچے ٹیلون پر بھی ہموار زمین کی طرح چلتا ہے - اور جس کسی کا پاؤن آبلون سے زخمی ہوتا ہے وہ ہموار زمین پر ایک قدم اُٹھانا بھی ایک گھاٹی کا طے کرنا سمجھتا ہے - اب ناظرین کے التفات اور حسن اخلاق سے التماس یہ ہے - کہ جب کتاب ہذا کی لکھی ہوئی عبارت کو مطالعہ فرماوین - تب صدر الذکر کلمات ترضی وتقدیس کو اور تعظیمی کلمات جمع کو لکھا ہوا تصور کرین - اور اپنی نالوشنہ خوان زبان کو ایسی عبارت سے شیرین کام فرماوین - جس کو طرفین کے اعتبار سے مناسب جانین اور اس گدائے ادب کے قلم کو عبارت مذکورہ نہ لکھنے کے الزام سے بری الذمہ تصور کرین - اور اگر از راہ عنایت چشم انصاف سے دیکھینگے - تو ذکر کا میدان صحرائے تقدیر کی بہ نسبت زیادہ تنگ معلوم ہوگا **القصہ** جن اصحاب کو یہ عذر اور اصلیت معاملہ پسند نہ آوے - اون کے

واسطے اس کے سوا کوئی علاج نہین ہے - کہ کتاب ہٰذا کے گریبان مین جو عیب کا چاک آگیا ہے - اُس کو از راہ عفو رفو فرماوین اور ایسا نہ کرین کہ مذکورہ بالا نہ لکھے ہوئے کلمات زبان سے نہ نکال کر اوس چاک کو تا بدامن پہونچاوین اور اپنے تئین عیب دعا رمین راقم کے شریک نہ کرین - مین نہین جانتا - اِس کے سوا اور کیا کہون - اور کیا لکھون جس سے نکتہ چین لوگون کی خاموشی اور تسکین ہو راقم کی فراست اور حقیقت حال کے موافق کوشش جو کچھ ہے - پس اسی قدر ہے - اور عذر خواہی کے بارہ مین جو بات زیادہ قابل پسند ہو سکتی ہے - وہ لائق معترضین کے نزدیک ہوگی - امید ہے کہ جس فکر سے اعتراضات چھانٹنے مین کام لیا جاسکتا ہے اُس فکر سے بجاے اعتراضات کے تحسین وآفرین کی توجیہات پیدا کرنے مین کام لیا جاویگا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی[۱]

گفتار در سرانجام سراے کردار و رفتار

یہ بالکل صحیح ہے - اگر تعینات کا برقع جو حقیقی وجود کے چہرہ پر پڑا ہوا ہے - اُٹھا دیا جاوے - تو عیب اور ہنر دونون ایک درجہ مین ہو جاوین - اور امکانی نسبتین اور امکانی اعتبارات - واجب الوجود کے خاص افعال کی طرف منسوب ہو جاوین - بھلائی اور بُرائی کے ساتھ اشیا کی تمیز اوسی وقت تک ہے کہ جس وقت تک وہ اشیا جمال وجلال کے پردہ مین مخفی ہین - بیشک دوئی اور دوبینی پر دل نہاد ہونے کا آخرین نتیجہ سرزنش ہوتا ہے - اور کسی غیر کی طرف سے بھلائی اور بُرائی دیکھکر آرام اور نفرت ہونا - شرمندگی پیدا کرتا ہے - لہٰذا بہتر یہ ہے - کہ مین آج خیالات اور اوہام کے شکنجہ سے آزادی حاصل کر کے نہ تو عیب نکالنے والے سے انصاف کی خواہش کرون - اور نہ ہنر بین سے امید آفرین رکھون - بلکہ خود اپنی ذات کو این وآن کا آئینہ سمجھکر باصفا ایک رنگ ہو جاؤن **بیت**

آن کس کہ زشہر آشنائی ست	داند کہ متاع ما کجائی ست

کوئی اندیشہ کی بات نہین ہے - حریف بیگانہ وار کی خاطر مین جو کچھ ہوتا ہے - وہ اوپر آجاتا ہے - کیونکہ وہ بات اوس کے باطن کی فرستادہ ہوتی ہے - نہ کہنے والہ کا مافی الضمیر اور نہ لکھنے والہ کے قلم کی تحریر **مصرع**

خدایا از دوئی یکتائیم بخش -

گفتار در التماس تسمیہ این مجموعہ

ایک روز مینے اپنے ہم نشینون کے ساتھ انجمن یکجہتی منعقد کی تھی جس مین کتاب ہٰذا کے مندرجہ

---

[۱] جس شخص نے راہ ہدایت کی پیروی کی - اُس کی سلامتی ہے ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

حالات بیان ہورہے تھے - مینے عرض کیا ایسا مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ آج کی رات سامعین کے عالم مثال مین جونام ظاہر ہو - یا قلب مین ذریعہ الہام القا ہو - وہی نام اِن چند فراہم شدہ یادداشتون کا رکھہ دیا جاوے - اِس کے دوسرے روز منجملہ سامعین شیخ قطب عالم پنواری نے بیان کیا - گزشتہ شب کو مینے شیخ قطب عالم ابن سید جی کو جو سید علاء الدین راتی کے نبیرون مین سے ہین - خواب مین دیکھا کہ سفر مجاز سے واپس تشریف لائے ہین - اور راقم کے مکان مین اُترے ہوئے ہین جب مین اُن کی خدمت مین حاضر ہوا - تو شیخ نے مالک خانہ کے حالات دریافت فرمائے - مینے جواب دیا غوثی حسن آج کل مشائخ قدسنا اللہ باسرارہم کے کچھہ حالات معرفت لکھہ رہے ہین - اور نام کی تلاش ہے - ارشاد فرمایا - ہمارا سلام کہنا - اور یہ مصرع پڑھ دینا مصرع نہادم نام این گلزار ابرار امید ہے کہ اس مبارک نام کی نوید پاکر نامورانِ جہان مین جلد اس کو شائع اور عالمگیر کردینگے -

گفتار در تمہید آنکہ معنی ہر عالم را صورتیست مناسب آن

واضح ہو کہ مراتب وجود مین کوئی مرتبہ ایسا نہین ہے - کہ جہان حصول مقاصد (بیان ماہیت) کے واسطے خاص اسم اور رسم معین نہ ہو - اسواسطے اسما اور صفات کے آثار و احکام جو کائنات کے اصول ہین - مناسب مناسب طور پر ہر ایک عالم مین جلوہ گر ہین - پس تمام معانی تین قسم سے باہر نہین ہین - عام مشترک اور خاص عام کے واسطے تمام عالمون مین - اور مشترک کے واسطے مقامات اشتراک مین - خاص صورتین اور رسمین مقرر ہین - لیکن جس طرح ہر ایک عالم کی مناسبتین مختلف ہین - اسی طرح مذکورہ بالا صورتین اور رسمین بھی مختلف ہین - رہا خاص اس کا حال اور شان اوسی عالم کے طریقہ پر - کہ جس کا یہ خاص ہی - ایسا قرار دیا گیا ہے - کہ اوس کی ماہیت اگر صاحب کشف و مشاہدہ - رسم و عبارت کا تو کیا ذکر ہے - اشارات کے ذریعہ سے بھی دوسرے عالم مین آشکار کرنا چاہے - تو نہ کرسکے - مگر مانند اور مثال کے ساتھہ جس کا نام دوسرے الفاظ مین اصطلاح ہے -

گفتار در تشبیہ و تعبیر الہیات

اصطلاح محققان بالکل اس طرح پر ہے - کہ جیسے کوئی شخص صحرا مین پیدا ہوا - وہین اوس نے

پرورش پائی اور وہین رہا۔ پہر وہ کسی آباد شہر مین گیا۔ اور چند روز وہان رہکر انواع و اقسام کے کہانون۔ عمدہ لباسون۔ اور خوش فضا عمارتون سے مستفید ہوا اس کے بعد جب وہ پہر اپنے مسکن صحرا مین جاویگا تو صحرا والے اُن چیزون کا حال اُس سے دریافت کرینگے۔ جو مخصوصات شہر مین سے ہونگی بیابانی نہ ہونگی۔ اور نہ صحرا والون کی زبان مین بمقابلہ اُن چیزون کے کوئی لفظ موضوع ہوگا۔ تو ایسی صورت مین وہ صحرائی شہر کی عجیب و غریب اشیا کی خصوصیات کس طرح بیان کرسکیگا۔ سوائے اسکے کہ اُسی صحرا مین سے تلاش کرکے ایسی چند چیزین بہم پہونچاوے گا جو فی الجملہ شہر کی موجودہ اشیاء سے مشابہ ہون گی اور اُن مشابہ منتخب چیزون کے نامون کے ذریعہ سے شہر کے عجائبات کو جواب مین بیان کرے گا۔ اور یہ طریقہ بیان کا شہر جانے والون کو صحرا مین واپس آنے پر خصوصیات شہر بیان کرنے کے واسطے اور نیز جو دوسرے صحرائی جو شہر مین جاتے آتے ہین۔ اون کو ماہیت اشیا جاننے کے واسطے دستور العمل ہوجاوے گا۔ بس اسی طرح پر ہے ہر ایک فن کی اصطلاحات کی وضع۔

گفتار در التزام ملازمت دانایان فنون

واضح ہو کہ ہر ایک فن کا اوستاد اُس فن کی جزئیات کو اچھی طرح پہچانتا ہے۔ لہذا جو شخص کسی فن کا طالب ہو۔ اُس کو اُستاد فن کی تعلیم گاہ کی حاضر باشی ضروری بات ہے۔ اِسی وجہ سے کہتے ہین کہ نو اموز جب تک رازشناسان فنون کے مدرسہ تعلیم مین ایک مدت تک حاضر رہکر اکتساب علم نہین کرتا ہے۔ الفاظ سے آگے بڑہکر معانی مصطلحہ پر عبور نہین پاتا ہے۔ گو لغات و الفاظ کی بندش اپنے مقامات کے اعتبار سے کتنی ہی چست اور درست ہو۔ لیکن گوہر مراد ہاتہ نہین آتا ہے۔ اُس شخص کو ہوشیار سمجہنا چاہیے جو یہ خیال نہ کرے۔ کہ مینے جو کچہہ استنباط کیا ہے۔ یہی مراد قوم ہے۔ بالخصوص صوفیون کی اصطلاح مین اپنی لغت دانی پر ہرگز فریفتہ نہین ہونا چاہیئے۔ کیونکہ لفظی مفہومات اور اصطلاحی معانی مین بے نہایت بُعد ہوتا ہے فرد

چشمہ حیوان کجا لعل لب جانان کجا	ہر دو جان بخشند اما این کجا و آن کجا

یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ کتب تصوف کے پڑہنے والے یہی اہل کشف ہین۔ نہ اہل اکتساب۔ اور نہ وہ لوگ جنہون نے صرف ظاہری علوم تحصیل کیے ہین بس جو شخص دبستان وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا کا

Presented by www.ziaraat.com

تو آسوز طالب علم ہے اُس کو مناسب یہ ہے کہ خود دانی پر گھمنڈ نہ کرے - اور اگر الفاظ کے ذریعہ سے مراد قوم معلوم نہ کر سکے - یا اپنی رفتار سے کسی طرف راستہ نہ نکال سکے - تو نفس کو اپنا پیشوا نہ بنا دے - جو غیرت دلانے والا ہے - بلکہ جبین نیاز خاکساران طریقت کے پانون پر رکھے - کیونکہ یہ شاہبازان عرش پرواز مین اولٰان سے ہمت اور توجہ کی درخواست کرنی چاہیئے - اور اس اہل حقیقت خدائی گروہ کی ہدایت و تلقین سے سلوک و طریقت کا فائدہ اوٹھانا چاہیئے - پھر اس کے بعد چاہیئے - کہ کمر ہمت باندہ کر توفیق آلہی کی مدد سے اس راہ مین قدم رکھے - اور عدم حصول سے دل تنگ نہ ہو کر صبر و سکون کے ساتھ توجہ اور کوشش کرے -

گفتار در انگارہ فہرست نامہ

کمترین بندہ آفریدگار گوناگون الفاظ در نگارنگ معانی - فرمان پذیر اوامر و نواہی پیام آوران کیش آرا آرزومند آستان بوس صفاسگالان حقیقت پژوہ - فریفتہ گہرفشانی دانشوران مشکل کشا ہوس پیرائے ہمدردی عقیدت اندوزان اخلاص آمود - دیوانہ دیدار فرشتہ منشان یوسف رو ہم روز گروہ گرفتاران یعقوب اندوہ - شیدائی سخن سنجی فصاحت وران جادوکار شیفتہ غزل سرائی داؤدی نوایان دل نواز - مومیائی جوی شکستہ دلان خرابہ نشین جاروب فرست مشارع برہنہ پایان بادیہ پیما - نگارندہ احوال ناموران فردوس خرام یعنی **غوثی حسن** نے خدا اس کو بھی کسی قدر ابدی معرفت نصیب کرے - جب قلم و زبان سے اِس پُربہار و سرسبز گلزار کی آرائش اور نخلبندی کی - تو اولین مسودہ مین بدین تفصیل پانچ قسم کے اصحاب کی یادداشتون سے پودے لگائے تھے - ایک وہ لوگ جنہون نے ظاہری و باطنی صفائی حاصل کی ہے - اور جن کو زمانہ سابق کے تاریخ نگار اصحاب تحقیق اور مالکان ہر دو عالم کہتے ہین - دوسرے وہ لوگ جو صاحب علم ہین - اور وہ تاریخ قدیم مین دانشمند اصحاب کے نام سے یاد کئے گئے ہین - تیسرے وہ گروہ جو پہلو نشین دشمن (نفس) کے مقابلہ مین فوج آرائی کر رہے ہین - اور جن کو مورخان سابق بلفظ سالوک لکھتے ہین - چوتھے وہ قوم جو شریعت و سنت کی راہ راست پر گرم رفتار ہے - اور جس کے افراد کو زبان قدیم مین زہاد کہتے ہین - پانچوین وہ جماعت جس کا اندرون آباد اور بیرون ویران ہے اور جس کا نام اہل اصطلاح سے

نزدیک مجاز یہ ہے - مگر از راہ احتیاط واہتمام تصحیح کے وقت نا ظرین شائقین کاٹ چھانٹ کر دوسرا نسخہ اور دوسرے نسخہ سے تیسرا نسخہ مرتب کیا - اور اس تیسرے نسخہ کے مقدس زمین مین پانچون قسم کے سرسبز پودون کو چار چمن مین تقسیم کیا - اور ہر ایک چمن مین شائستہ انجمنین قایم کین - رباعی

غوثی سے قلمے سر کن وسرکن سخنے	کاراستہ نو بہار ہر سو چمنے
بریاد گزشتگان گلزار درون	در ہر چمنے فراہم آرا انجمنے

مذکورہ بالا صورت کے ساتھ ترتیب وتقسیم اس غرض سے کی گئی ہے - تاکہ اُس دل آویز چمن اور دلستان انجمن کے تماشائی - اپنے باعبرت دلون کو نور بینش سے - اور احول آنکھون کو دست بینی کے سرمہ سے روشن کرین - اور اپنا اندر اور باہر یعنی تمام جسم وجان ایک ہی کے خیال مین مصروف کر کے حُسن - اخلاق اور مبارک عادات اختیار کرین - جس کا نتیجہ یہ ہوگا - کہ عالم عقبیٰ مین صدہا الذرنیک اخلاق اور عادات صورت عروسی قبول کر کے زینت بہشت کا سرمایہ اور آلہی صفات کا مظہر ہو جاوینگے -

پُرانے کشف وکرامات سے بھرے ہوئے تاریخی حقائق نامون کی جن صاحبون نے ورق گردانی کی ہے وہ اچھی طرح جانتے ہین کہ بہشت اور جو کچھ بہشت مین ہے - دل دار کے رویت - دل آرام کا دیدار - دل کش مکانات - دل کشا کھڑکیان - دل فروز جالیان - دل آرا تخت - دل نشین فرش - دل پسند طعام دل فریب لباس - دل آشوب غلمان - دل نواز نغمہ - دل آویز درخت - دل خواہ پھولون کی کلیان - اور دل جو بہنے ہوئے چشمے وغیرہ وغیرہ - یہ سب آدم زاد کے افعال واخلاق کی صورتین ہین - جو مجرد نفس و عقل کے بیابان مین - مرکب اجسام کے ذریعہ سے نمایان ہوئی ہین - علیٰ ہذالقیاس دوزخ اور ما فیہا[۱] من اسباب العذاب یہ بھی صورتین ہی ہین - جنھون نے انسانی افعال کے طلسم مین حلول کیا ہے - دوستون کو واضح ہو - کہ محقق قدما کی یہ دریافت اور کشف بمنزلہ ایک آئینہ کے ہے - جو ہر فرد کے ہاتھ مین ہے تاکہ وہ اپنے دوسرے عالم کی حالت کو اپنی پیش بین آنکھ سے دیکھ سکے - پس جس شخص کا وجود ظاہر مین تجلیات جمالی کا مقتضی ہے - اُس کو چاہیئے کہ وہ اپنے تئین ظاہر ظہور معنوی فردوس مین سمجھکر خدائے پاک کا شکر بجالاوے - اور جس کی صورت علمیہ خارج مین اسمائے جلالی کی مظہر قرار دی گئی ہے - اُس کو اپنے تئین حکمی دوزخ مین شمار کر کے - اللہ تعالیٰ جل شانہ سے پناہ مانگنی چاہیئے - اور پھر ہر ایک کو اس نفس لامی معرفت کی مدد

[۱] - اور جو اسباب عذاب دوزخ مین ہین ۱۲

سے چاہیئے - کہ خدا شناسی کے بلند مرتبہ کو پہونچکر یہ بات دریافت کر لیوے - کہ مطلق خلافت ہم شکل سمجھنے کا ذریعہ - اور ہم سری کا نمونہ ہے - اور اِس معما کو اس طریقہ سے حل کرنا چاہیئے - کہ ناسوتی عالم صورت - خداوند تعالیٰ کی ازلی صفات کے علم و آثار ہین - اور جہان قدسی - انسان کے افعال و احوال کی تصویر - کیونکہ ملکے ملکوت کی پیدایش - واجب الوجود کے اسماء و صفات سے اور بہشت و دوزخ کی آفرینش - انسان کے اعمال اور اخلاق سے ہے - لیکن جب تک انسانی آنکھون کو خاک گور کا سرمہ - ناسوتی رمد سے نجات - اور اُخروی زندگانی کا کحل الجواہر - لطافت مین روشنی نہین بخشتا ہے - تب تک وہ آنکھین بیدارون کی طرح - جاویدباغون اور آتشکدون کا تماشا نہین کر سکتی ہین جس طرح کہ صفات وجوبیہ قدیمہ کا اقتضا جب تک وجود مطلق کو تعینات کی امداد اور اعیان ثابتہ کی اجازت سے امکانی صورتون کا لباس نہین پہناتا ہے - تب تک وجود مطلق کو آسمان بیچونی و بیچگونگی سے ملک و ملکوت کے میدان مین (جس مین چون و چند کی گنجایش ہو سکتی ہے) نزول نہین ہو سکتا - اِس قسم کے موحدانہ کلام اور حرف و صوت سے بیگانہ مفہوم کی تمہید و تفصیل کے لیے فی نفسہ جداگانہ دفتر چاہیئے - جو لوح محفوظ کی مثل ہو - ایسی عظیم اور عظیم الشان تمہید و تفصیل کتاب ہذا کے دیباچہ مین تاویل کے ذریعہ سے کیونکر آ سکتی ہے - جو کوتاہی کلام کے ساتھہ نامزد ہے - لہذا بہتر یہ ہے کہ تمام فہرست جس قدر کلام سے انجام کو پہونچ جاوے - بس اُسی پر اکتفا کرون - اور زبان و قلم کو بزرگان دین و یقین کی یادنگاری مین مشغول کر دون - باصفا گروہ کی دوستی کی بدولت اپنے نامۂ اعمال سے گناہون کی سیاہی دور کر کے - اس کی جگہہ التماس کے قلم سے یہ عقیدہ لکھدون مصرع بدان را بہ نیکان ببخشد کریم - اور بکمال ادب یہ نالۂ مصرع الشفاعۃ الشفاعۃ اے بزرگان عاصیم - معنوی قیامت مین بلند کرون - کہ عبارت اپنے احوال اور افعال کے محاسبہ سے ہے - اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مَا اَعْطَيْتَ فِي عِلْمِكَ بِلَا عَمَلٍ مِنَّا حَتّٰى نَعْلَمَ حَقِيْقَةَ قَوْلِنَا بِاَمْرِكَ قُلْ لَنْ يُصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ؕ

گفتار در تعین القاب

خدا کرے - دانش آباد دل کی عمارت - جہالت کی خرابی سے - اور آزاد خاطر کی بے تعلقی کی نوبہار -

ف۵ - یا اللہ تو ہم کو وہ شے عطا فرما - جو تو نے ہمارے لیے بلا ہمارے عمل کے اپنے علم مین عطا فرمائی ہے تاکہ تیرے ارشاد قل لن یصیبنا الخ مین جو ہمارا قول ہے - اوس کی حقیقت ہم جان لین - اور وہ قول یہ ہے - اے پیغمبر تم اِن لوگون سے کہو - کہ جو کچھہ خدا نے ہمارے لیے لکھدیا ہے - اوس کے سوا کوئی اور مصیبت تو ہم کو پہونچ سکتی نہین ہے - ۱۲

علائق کی خزان سے محفوظ رہے - یہ چند باتین جن کو میرا قلم تالیف کا... رہا ہے - اس بارہ مین ہین - کہ اس کتاب کے مطالعہ کے وقت جس شخص کا دل زود فہمی اور سرعت انتقال کا مشتاق ہو - اُس کو کسی لقب اور خطاب کے معلوم کرنے مین یہ تامل اور فکر پیدا نہو - کہ فلان لقب اور خطاب کس کا ہے - اور مرجع اس کا کون بزرگ ہین - اس لئے ایک معین صفحہ مین قلم صراحت سے لکھتا ہون - (۱) معین الاولیا سے مراد سلطان کشور کشاے ولایت وکرامت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی ہین - جنکی خوابگاہ اجمیر مین ہے - (۲) قطب المشائخ یا قطب الاولیا سے مراد - خداوند خلافت عظمی خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کی بابرکات ذات ہے (۳) نظام العرفا یا نظام الاولیا سلطان مشائخ عارف اطوار کاشف اسرار شیخ نظام الاولیا کا مبارک لقب ہے - یہ دونون بزرگ خاندان چشت کے چراغ ہین - اور شہر دہلی مین ان کے مرقدہاے منورہ ہین - (۴) بہار الاسلام یا بہار الاولیا سے مقصود قافلہ سالار رہروان طریقت - رہنماے سالکان شاہراہ حقیقت مخدوم شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی ہین - (۵) غوث الرحمن یا غوث الاولیا - شاہنشاہ اقلیم جامعیت ابو المؤید حمید الدین شیخ محمد غوث کا خطاب پاک ہے - جن کا مزار مبارک شہر گوالیار مین ہے - (۶) لفظ وجیہ الملۃ سے مراد - دانش آموز صوری ومعنوی - بینش اندوز حقیقی ومجازی اُستادی شیخ وجیہ الدین احمد ابن نصر اللہ علوی احمد آبادی ہین - (۷) اور کلمات مسیح القلوب یا مسیح الاولیا سے مراد - حافظ الاوقات رافع الدرجات شیخ عیسیٰ ابن قاسم سندھی کی ذات فیض آیات ہے - مظلہ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز نخستین چمن

اس چمن مین ساتوین صدی کے صوفیون-علم والون-پرہیزگارون-خدا پرستون-مجذوبون کے احوال وافعال کا بیان ہے-اے خرد-اُٹھہ بیٹھ-اور کچھہ ذوق سے کام لے-دیکھہ اس چمن کی ہر ایک یاد بجاے خود ایک نہال ہے-جس کو طوبیٰ کہہ سکتے ہین-اور جس مین ہر ایک طرح کے دلخواہ میوے موجود ہین-ان میودن سے ہر ناکام اور کامیاب دونون کو اُس خداوند تعالیٰ شانہٗ کے شکر وسپاس کا مزہ حاصل ہوتا ہے-جس نے انسان کا عجیب وغریب پودہ اولاً علم اور بعدہٗ عین کے باغ مین لگایا-اور جب تک قیامت کی خزان نہ آوے گی تب تک وہ اُسکی نوعی تنہ سے افراد اور احوال کی گوناگون شاخین اور پتے اس طرح پیدا کرتا رہے گا-کہ اگر سابقہ شاخ یا پتہ ٹوٹ جاوے-تو بجاے اُسکے فوراً دوسری شاخ یا پتہ قایم ہو جاوے-اور غرض اس سے یہ ہے-کہ حقیقی وجود کے درخت کی مشابہت اس مین نمایان ہو-جس کا عظیم الشان تنہ وحدت ذاتی ڈالیان صفات-اور پتے تجلیات ہین-ایدہر آؤ ایدہر مصرع

بوستان از دوستان سازیم دستی ہا کنیم

پادشاہ یوسف ملتانی

پیدایش تو گردیز علاقہ کابل مین ہوئی تہی-مگر آپنے ہجری سنہ پانسو پچاس مین بہ ترک سکونت ملتان مین آکر قیام فرمایا-آپ کے زمانہ زندگی کے واقعات عجیب وغریب اور بے شمار ہین-جو تمام وکمال بیان مین نہین آسکتے ہین-رحلت فرمائی کے بعد بہی بہت سی کرامتین آپ کی ظاہر ہوئی ہین-سب سے زیادہ عجیب یہ بات ہے-کہ جب کوئی شخص بارادہ بیعت آپ کی قبر کے پاس جاتا تہا-تو آپ مزار کے اندر سے ہاتہہ نکال دیتے

Presented by www.ziaraat.com

تھے - اور مرید کے ہاتھ پر رکھکر یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ[51] کے آثار کا ثبوت دیتے تھے - شیخ صدرالدین ابن شیخ بہاؤالدین زکریا قدس سرہما کے مبارک زمانہ تک یہ سلسلہ جاری رہا - چونکہ صدرالملۃ کی کوشش اس بارہ مین زیادہ رہتی تھی - کہ آنجہانی معاملات مخفی رہین - لہذا آپ کی یہ روش صدرالملۃ کی طبیعت کے خلاف واقع ہوتی تھی - ایک روز صدرالملۃ شاہ یوسف کی قبر پر پہونچے اور فرمایا - یوسف - ہاتھ اندر کھینچ لو - اور درازدستی چھوڑ دو - اس کے جواب مین قبر کے اندر سے آواز آئی - صدر - آج درویش کا ہاتھ تمنے کوتاہ کیا تو تمہارا نام درویش نے بھی لوح زمانہ سے مٹا دیا - یہی وجہ ہے کہ شیخ بہاءالدین کے بعد شیخ رکن الدین کا نام لوگون کی زبانون پر روان ہے - اور صدرالاسلام کا نام درمیان مین نہین آتا باوجودیکہ صدرالاسلام - رکن الاولیا کے پدر بزرگوار ہین - قدس سرہم - شاہ یوسف کے پیر شاہ قسور[52] جنیدی علوی کردیزی ہین - یہ اویسی تھے -

اُویس صوفیون کی اصطلاح مین اوس شخص کو کہتے ہین - جس کو پیر ہدایت کے واسطہ کے بدون خاص مبدء الیہ سے فیض ولایت پہونچے اور بس - بعض کی رائے یہ ہے - کہ جو شخص قول مین فعل مین اور اعتقاد مین سنت رسول کا اتباع کرے - اور اوسی پر چلے - اور اس طرح پر جناب خاتم النبوۃ والشریعۃ علیہ السلام کے باطن اقدس سے فیض پاوے وہ اویسی ہوتا ہے - بعض یہ کہتے ہین - کہ حضرت خضر علیہ السلام سے جس کو فیض پہونچے - وہ اویسی ہے - بعض کا خیال یہ ہے - کہ جو صاحب ولایت جامع محمدیہ کے سجادہ نشین ہین - عَلٰی صَاحِبِہَا اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ اون کے باطن سے جس شخص کو فیض حاصل ہو بغیر اسکے - کہ وہ ظاہر مین ملازمت کرے - وہ اُویسی ہوتا ہے اور بعض کا عقیدہ یہ ہے - کہ جس شخص کو اولیاے اُمت مین سے کسی کے بھی باطن سے بدون توسط رسمی بیعت کے فروغ ہدایت حاصل ہو - اُس کو اویسی کہتے ہین -

یہ مرتبہ اکثر اصحاب کو گزشتہ زمانہ مین حاصل تہا - اور اب بھی حاصل ہے (۱) باباحاجی روزبہ یہ زمانہ سلف کے اولیائے دہلی مین سے ہین مشہور یہ ہے - کہ بزمانہ راجہ پتہورا قلعہ کی خندق مین گوشہ گزین تھے - آپ کی بدولت ہزارون آدمی مشرف بہ اسلام ہوئے (۲) پیر علی ہجویری غزنوی جن کی خوابگاہ لاہور مین ہے (۳) شیخ جلال الدین پورانی جن کا حال مولانا جامی قدس سرہ نے بھی کتاب نفحات الانس مین لکھا ہے - (۴) شیخ حسین زنجانی - (۵) سید ابراہیم اویسی (۶) شیخ موسیٰ آہنگر لاہوری - (۷) شیخ محمد نومسلم بنگشی افغانون کے پیر (۸) شیخ احمد متوکل اجینی - اور نیز ان کے سوا اور بزرگ بھی اویسی ہو چکے

[51] اللہ جل شانہ کا ہاتھ اون کے ہاتھون کے اوپر ہے ۱۲۰ [52] قسور بمعنی شیر ۱۲

ہین - قدس اسرارہم چنانچہ ہرایک کی یاد مین یہ ذکر کیا گیا ہے مصرع مست شو واسطی اویسی کیست

یاد شیخ ابوالحسن علی

آپ ابو علی عثمان ہجویری جلابی غزنوی کے فرزند ہین - خوابگاہ لاہور مین ہے - عارف - عالم - موحد - محقق - اہل تصنیفات اور صاحب اشعار تھے - کشف المحجوب مین لکھا ہے - مینے ایک دیوان ترتیب دیا تھا - جس کی غزلون کے مقطع مین تخلص نہین کہا تھا - ایک چوری پیشہ شخص نے کیا گیا - اُن غزلیات مین اول سے آخر تک اپنا تخلص داخل کردیا - لہذا مین اس خوف سے رسالہ ہذا کے اندر ہر ایک مقام پر تقریب نکال کر اپنا نام وضاحت اور صراحت کے ساتھ لکھتا ہون بعض کا خیال ایسا ہے کہ شیخ آغاز سلوک مین اویسیہ تھے - لیکن شیخ نے خود لکھا ہے - کہ طریقت مین میرے پیر شیخ ابوالفضل محمد ابن حسن جیلانی ہین - جو ابوالحسین حضرمی کے بزرگ خلیفہ ہین - اور ابوالحسین - ابوبکر شبلی کے شاگرد ہین قدسنا اللہ باسرارہم -

تواریخ مشائخ کے سابقہ مصنفین کا خیال ہے - کشف المحجوب کے مصنف وہ بزرگ ہین - جن کا مبارک مزار لاہور مین ہے - اور بعض کہتے ہین - کہ مصنف کشف کی خوابگاہ غزنین مین ہے لیکن اولین بیان - دوسرے بیان کی بہ نسبت قریب بہ صحت زیادہ ہے مصرع گر بگویم ورنگویم نام او نامی بود

یاد شیخ فخرالدین حسین زنجانی خوابگاہ لاہور

آپ کے موحدانہ اقوال مین سے ہے - اَلْفَقِیْرُ عِنْدِیْ مَنْ لَا قَلْبَ لَہٗ وَلَا رَبَّ لَہٗ[۱] توحید ذاتی کی تجلیات کے جہان اور کشف ہین - اُنہین مین سے ایک یہ کشف بھی ہے - اور نہایت بلند مرتبہ کشف ہے اِس کے عالی مقام کو ہر ایک سالک نہین پہونچ سکتا - شیخ جمالی دہلوی نے سیرالعارفین مین لکھا ہے - کہ شیخ سعدالدین حموی اگرچہ شیخ نجم الدین کبرٰی کے مرید ہین - قدس سرہم لیکن سلوک اور توحید کے مدارج - پیر زنجانی کی ہدایت سے طے کر کے کمال حاصل کیا تھا - اور جب خواجہ معین الاولیا چشتی اجمیری ہند کو تشریف لائے تھے تو اُسوقت چند روز لاہور مین پیر زنجانی کی

---

[۱] میرے نزدیک فقیر وہ ہے - جس کا قلب نہو - اور نہ اوس کا کوئی رب ہو ۱۲

مصاحبت مین بھی قیام فرمایا تھا - باہم رازداری اور خدا شناسی کی باتین ہوا کرتی تھین - قدسنا اللہ باسرارھما - مصرع فقر ادہم نکہت الفقر فخری میدہد

یا دبابا حاجی رتن ابن نصر ھندی

آپ کی کنیت ابو الرضا ہے - بعض کہتے ہین - کہ آپ اولیاے اُمت مین سے ہین - اور بعض کہتے ہین - اصحاب مین سے ہین - ایک بزرگ شیخ رضی الدین علی ابن سعید لالا ابن عبدالجلیل غزنوی تھے - جو حکیم سنائی کے چچا زاد بھائی تھے - اور حکیم سنائی شیخ نجم الدین کبریٰ کے مرید - اور ایک سو چوبیس مردانِ خدا کے خلیفہ تھے - یہ بزرگ لکھتے ہین - کہ مین ہجری سنہ چھ سو بیس مین ہندوستان کے اندر آیا اور بابا سے ملا تھا - اُس وقت بابا نے حضرت خاتم الانبیا علیہ السلام کا خاص شانہ مبارک جو میرے نامزد تھا مجھکو عطا فرمایا تھا اور نیز سرور انبیا علیہ السلام کے جلسہ کی چند باتین فرمائی تھین -

شیخ علاء الدین سمنانی نے ایک کتاب لکھی ہے فصل الخطاب جس مین اُنھون نے احادیث رتنیہ کی تصدیق کی ہے - اور نیز اُس مین خواجہ محمد پارسا بخاری نقشبندی کی بھی روایت لکھی ہے اس کتاب مین لکھا ہے - کہ مین شیخ علی لالا کی خدمت مین پہونچا - اور بابا کے ہاتھ سے شانہ ملنے کا معاملہ مینے سنا - اور وہی شانہ آج مجھکو پہونچا ہے - لیکن محدثین کی جماعت ان پر طعن کرتی ہے -

کہتے ہین - سبکتگین کا بیٹا سلطان محمود - حدیث نبوی ایسے شخص سے سننا چاہتا تھا جس نے بلاواسطہ خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہو - اس اثنا مین خبر ملی - کہ ہند مین ایک بڑے معمر شخص موجود ہین - جو اپنے تئین صحابہ مین شمار کرتے ہین - سلطان نے کمال عزت اور التجا کے ساتھ آپ کو غزنین مین آنے کی تکلیف دینی چاہی - مگر آپنے آنا قبول نہین کیا - جب تک بہت سا مال و متاع آپ کے پاس نہین پہونچا - جب آپ کہ بہر فرتوت تھے دار الخلافۃ مین پہونچے - تو سلطان نے استقبال کیا - اور طلائی و نقرئی پھول آپ کے گھوارہ پر نثار کیے آپنے اپنے ہاتھ سے اُن منتشر سنگریزون کو فراہم کیا یہ حال دیکھکر سلطان اور نیز تمام امرا سخت متعجب ہوئے اور دریافت کیا - کہ اولاً اس قدر علما اور مشائخ آپ کی طلب مین گئے - مگر آپنے قبول نہ کیا - جب تک ہمنے مال نہین بھیجا - اور یہان بھی آپ کی طرف سے جواہرات فراہم کرنا دیکھا گیا - یہ اصحاب فقرا کا کام نہین ہے - آپنے جواب مین یہ دو حدیثین روایت

گین۔ ایک یہ[۵۱] اَلْاِنْسَانُ عَبِیْدُ الْاِحْسَانِ دوسری یہ[۵۲] یَشِیْبُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ فِیْهِ خَصْلَتَانِ الْحِرْصُ وَطُوْلُ الْاَمَلِ یہ دو حدیثین سنا کر آپنے سلطان اور تمام اکابر کی دیرینہ آرزو پوری کی۔ راقم کے خیال مین یہ بات آتی ہے۔ کہ جب سوال اس قسم کا تہا۔ کہ ہیچو فعل کا ارتکاب منصب درویشی کے مناسب نہین ہے۔ تو مجیب نے مقام جواب مین یہ دو حدیثین بیان کرنے سے تین کام کئے اول آرزوے سلطان پوری کی جو صحابہ کی زبانی حدیث کا سننا تہی۔ دوسرے از راہ کسر نفسی اپنے تیئن عوام مین سے شمار کر کے۔ دونون حدیثون کو بظاہر سوال مذکور کا جواب بنایا۔ تیسرے اشارہ سے بتا دیا کہ ہاتہہ آلودہ کرنا حرص اور احتیاج سے نہین ہے۔ بلکہ روایت حدیثین کی تقریب سے ہے۔

شیخ ابن حجر عسقلانی نے کتاب اَلْاِصَابَةُ فِیْ تَعْرِیْفِ الصَّحَابَةِ مین بابا کا ذکر لکہا ہے اور آپ کے حالات کے متعلق بہت سی باتین تحریر کی ہین۔ لیکن اس مین شک نہین۔ کہ وہ بہرتی کے شائبہ سے خالی نہین ہین۔ مختصر یہ ہے۔ کہ بابا کے نفس قدسی نے زمانہ جاہلیت مین عنصری لباس پہنا تہا۔ ایک قصبہ متعلقہ دہلی یا لاہور مین۔ اور آغاز ہوش مین آپنے ایک قافلہ کے ساتہہ عربستان کا سفر کیا۔ عربستان کی سیر کے بعد معاودت کی جب ہندمین واپس آئے تو خبر ملی۔ کہ پیغمبر آخر الزمان علیہ السلام کی بعثت ہوئی ہے۔ چنانچہ پہر دریا کے راستہ سے مکہ معظمہ کو کوچ کیا۔ اور سعادت صحبت سے سرفرازی حاصل کی۔ چند روز خدمت مین قیام کر کے پہر جانب ہند معاودت فرمائی۔ اور اپنے مکار نفس کے ساتہہ بہت سی لڑائیان لڑکر بالآخر فتح پائی۔ اور تمام جہان کو مشرق سے لیکر مغرب تک ناپ ڈالا۔ عجیب عجیب خوفناک مقامات مین چلہ کشیان کین۔ اور جہونپڑیان بنائین۔ چہٹی صدی مین جو ارباب سعادت تہے۔ وہ بابا کی بدولت تابعین۔ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ کے شرف سے مشرف ہوئے اور بابا نے ساتوین صدی مین رحلت فرمائی۔ ہوشیار سیاح کہتے ہین۔ کہ سراندیب مین صفی اللہ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ السَّلَامُ کے قدم گاہ کے نزدیک آپ کی قبر ہے۔

یاد خواجہ معین الدین حسن حسینی سنجری قدس سرہ

ہجری سنہ پانسو سینتیس مین آپ کی علمی صورت نے عنصری خلعت پہنکر قصبہ سنجر مین جو علاقہ سجستان مین ہے پردہ غیب سے عالم شہود مین ورود فرمایا۔ لیکن پرورش آپ کی صوبہ خراسان مین ہوئی۔ آپ کے پدر بزرگوار غیاث الدین حسن نے آپ کو گیارہ سال کی عمر مین یتیم چہوڑا۔ اسی اثنا مین ایک روز مجذوب الٰہی ابراہیم نام کا آپکے باغ مین گزر ہوا

[۵۱] انسان۔ احسان کا غلام ہوتا ہے ۱۲ [۵۲] آدم زاد بڈہا ہوجاتا ہے۔ مگر اس کے اندر دو عادتین جوان ہوجاتی ہین۔ ایک حرص دوسرے طول امل ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

آپ نے انگور کا ایک خوشہ نہایت ادب اور انکسار کے ساتھہ مجذوب کے آگے پیش کیا - مجذوب کے ہاتھہ مین ایک ٹکڑا تہا تلی کی کہل کا - وہ اپنے دانتون سے چاب کر آپکے منہ مین ڈالا - جب وہ پیٹ مین پہونچا - تو اندرون جسم ایسا روشن ہوگیا - کہ جس سے تمام علائق یک لخت نیست و نابود ہوگئے - لہذا کل تعلقات سے دل ہٹا کر حقیقی رہنما کی جستجو مین چلے - اور تقدیر کی رہنمائی سے اولاً ہرون مین پہونچے - جو نیشاپور کے اعمال مین سے ہے - یہان پر قدوۃ الاولیا خواجہ عثمان ہرونی کی ملازمت حاصل کی - اور مدارج بیعت ادا کرکے ڈہائی سال برابر پہلو نشین دشمن یعنی نفس کی اصلاح مین کمربستہ رہے - اور بالآخر کامیاب ہوئے جب یہان سے خرقہ خلافت عطا ہوا - اور سند مل گئی - تو دیگر خدا شناسان ملک کی ملاقات کے ارادہ پر جہان گردی شروع کی مشائخ قدس سرہم کی ملازمت سے بہت کچھہ فیض پایا اولاً کوہ جودی کے دامن مین جو بغداد سے سات منزل دور ہے اسوۃ العرفا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کے حضور مین پہونچے - اور جو کچھہ ازلی حصہ نصیب مین لکھا تھا - وہ حاصل کیا - اسی طرح پر سنجار مین نجم الاولیا شیخ نجم الدین کبری کو - بغداد مین شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی - شیخ اوحدالدین کرمانی - اور شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی کو - ہمدان مین شیخ یوسف ہمدانی کو - تبریز مین شیخ ابوسعید - اور شیخ جلال الدین تبریزی کو - استرآباد مین شیخ ناصرالدین کو - غزنین مین شمس العارفین عبدالواحد پیر شیخ نظام الدین ابوالموید کو اور لاہور مین شیخ حسین زنجانی مرشد شیخ سعدالدین حمویہ کو دیکھا - ان باخبر مقبولان بارگاہ ایزدی مین سے ہر ایک کی خدمت مین تھوڑے تھوڑے روز حاضر رہ کر ملازمت کی - رازداری کی باتین ہوتی رہین - اور بہت کچھہ معرفت الٰہی کا سرمایہ بہم پہونچایا - گویا خدائی معرفتون کا آپ خزانہ ہوگئے تھے -

آپ کے حالات کا مختصراً بیان اس طرح پر ہے - کہ لوگون سے بہت کم ملتے تھے - پہاڑ اور صحرا کے دامن مین بودوباش رکھتے تھے - ہمیشہ تیر و کمان پاس رکھتے تھے - اپنی خورش شکار سے بہم پہونچاتے تھے - پرانی چندیان پیوند لگا لگا کر پہنتے تھے - کم کہانے کی عادت تھی - صبح کے وضو سے عشا کی نماز پڑہا کرتے تھے - اور دن مین دو دو دفعہ قرآن ختم کیا کرتے تھے -

ایک دفعہ کا ذکر ہے - آپ سبزوار مین ایک ستم پیشہ شخص کے باغ مین اترے ہوئے تھے باغبان نے حاضر ہوکر مالک باغ کی ناقابلیت سے کچھہ گزارش کیا - آپنے اوسپر کچھہ خیال نہ فرمایا - اور باغ سے باہر نہین گئے - اسی اثنا مین مالک باغ اپنے تونگرانہ ساز و سامان کے ساتھہ آگیا جب خواجہ معین الاولیا کے نزدیک پہونچا - تو اوس کے جسم پر ہیبت سے مو بمو لرزہ پیدا ہوا - اور چہرہ کا رنگ زرد پڑگیا - ناچار تونگری شوکت کا ساز و سامان پھینک کر کے خادمانہ ہاتھہ باندہ کر

کھڑا ہوا - خواجہ نے ایک بے پروایانہ نگاہ سے اُس کو دیکھا - اُس کے ہوش جاتے رہے - جب باغبان نے حسب ارشاد خواجہ - بیہوش کے منہ پر پانی چھڑکا - تب بیہوشی دور ہو کر ہوش مین آیا - اور نیازمندانہ زمین پر سامنے گر پڑا - ارشاد ہوا - نالائق حرکات سے باز آو - چنانچہ باز آیا - اور بیعت ہوا - اوس کے سب ہمراہیون نے بھی فرمان برداری قبول کی -

کہتے ہین - کہ جس سال معزالدین سام نے دہلی فتح کر کے قطب الدین ایبک کے سپرد کی - اور ہنگام واپسی غزنین کے راستہ مین دنیا سے رخصت ہوا اوسی سال خواجہ کے قدوم مبارک سے خاک دہلی نے شرف حاصل کیا ہے - چونکہ یہان پر لوگون کی آمد و رفت زیادہ ہوئی - اور یہ ہجوم آپ کو پسند نہین آیا - لہذا آپنے اجمیر کی طرف عزم فرمایا - حاکم وقت نے سید حسین مشہدی کو اجمیر کا فوجدار مقرر کر کے خواجہ کے ہمرکاب روانہ کیا - فوجدار کمال دل آوری اور شجاعت کام مین لایا جس کے سبب سے بعض اہل زمین مسلمان - اور بعض مطیع اسلام ہوئے - بالآخر فوجدار نے شربت شہادت پیا - اور وہین ایک پہاڑ پر ہمیشہ کے واسطے جا سویا -

کہتے ہین - خواجہ دو دفعہ سلطان شمس الدین التمش کے زمانہ مین خواجہ قطب الدین قدس سرہ کے دیدار کے لیے دہلی مین تشریف لائے تھے - اور جس مکان مین اب شیخ رشید مکی کی خوابگاہ ہے - اُس مین اوترا کرتے تھے پہلی بار جو دہلی سے اجمیر کو گئے تھے - تو سید حسین مشہدی فوجدار کے عم بزرگوار سید وجیہ الدین حسینی کی لڑکی کے ساتھ نکاح کر کے ہمراہ لے گئے تھے - ستائیس سال اوس پردہ نشین باعصمت بی بی کے ساتھ بخوشی و خورمی زندگی گزاری - اور پسری اولاد بھی ہوئی - ستانوین ۹۷ سال کی عمر آپنے پائی - بعدہ چھٹی رجب ہجری سنہ چھ سو تینتیس ۶۳۳ روز شنبہ کو عالم آخرت کی جانب کوچ فرمایا - اور اجمیر مین خوابگاہ تیار ہوئی - آج اوس کی عمارت نہایت عالیشان ہے - اور ہر سال لوگ گروہ کے گروہ ہر ایک ملک سے عرس کے موقع پر آ کر جمع ہوتے ہین - اور جس قدر مشائخ چشت ہند مین مدفون ہین - سب اپنی خلافت کے سلسلہ کو حضرت خواجہ تک منتہی کرتے تھے قدس اسرارہم سوا ایک سلسلہ شیخ عزیز اللہ منڈو (مانڈو) والے کے - کہ وہ شیخ رکن الدین نہروالہ سے ملتا ہے - اور شیخ رکن الدین اپنے تئین چھ ۶ واسطے سے خواجہ مودود چشتی تک پہونچاتے ہین - انشاء اللہ العزیز یہ حال اُن کی یاد مین لکھا جاوے گا -

انجمن

یہ انجمن اون خدا بین ذی بصیرت اصحاب کے با فروغ حالات کے بیان مین ہے جنھون نے اپنی نسبت کے

Presented by www.ziaraat.com

ہاتھ سے معین الاولیا قدس سرہ کی بیعت کا دامن پکڑا - اور آپ کی رہنمائی سے خدا طلبی کے راستے مین قدم رکھا ہے - بعض نے خرقہ خلافت حاصل کرکے زندہ دلی حاصل کی - اور اُن کے سلسلہ پر ارباب دانش گروہ کے گروہ چلے - اور بعض نے اس طریقہ پر چلنے کی آرزو ہی نہین کی - اور ہمیشہ اپنے حجرہ وحدت مین تنہا نشین رہے قصہ کوتاہ جن معانی کا چہرہ واضح کے رنگ آمیز قلم نے الفاظ کے صفحہ پر کھولا ہی نہین ہے - اُن معانی کا راستہ اندیشہ و خیال - سوائے تمثیل کے پاؤن کے کیسے چل سکتے ہین - اس لیئے اس ذی معرفت گروہ کے ہر حقیقت حالات کی تعریفات صراحت کے ساتھ نہین لکھ سکا - اور چونکہ تشبیہ سے دل ناخوش اور رسیدہ تھا لہذا تشبیہات سے بھی کام نہ لیا - ناچار ہر ایک کے نسب و حسب - وطن و مرقد - اور بیعت و سلسلہ کے متعلق چند باتین ایسے قلم سے لکھی ہین - جو بالکل سادہ اور صنایع و بدایع کے زیور اور آرایش سے برہنہ ہے - تاکہ سننے والہ کو آگاہی ہو -

باوجودیکہ تمثیل اصل کی چہرہ پر ایک نقاب ہوتا ہے - تاہم تمثیل اپنی چمک دمک دکھانے سے - روحانی چہرہ کو آئینہ کی طرح جسمانی عکس کی شکل کر دیتی ہے - تمثیل دور بیٹھے ہوئے - گوشہ نشینون کو ویسے ہی جلوہ کا سامان بہم پہونچاتی ہے - جیسا کہ نزدیک والون کو نظر آتا ہے - تمثیل معنی کی پردہ نشین عروس کی صورت کشادہ رو شاہدون کے طور پر دکھلاتی ہے - اور نیز جن منور چہرون پر مثل آفتاب کے نگاہ دشواری سے پڑ سکتی ہے تمثیل اُن چہرون کو آسانی کے ساتھ نظر آنے والے ماہ وشون کے سلسلہ مین عیان کرتی ہے - لیکن اگرچہ نکتہ آفرین طبیعت ان ساکنان شہر کشف کو تشبیہ و تمثیل کی امداد سے محسوسات کی آبادی مین پہونچاتی ہے اور نیز اُن کو کشفی مکان سے نکال کر خیالی مسند پر اس طرح لابٹھاتی ہے - کہ جو کچھ سناجاوے - اقرب بہ فہم ہو - باایں ہمہ اگر ناظرین غور سے دیکھین گے - تو عالم غیب کے مستورون کا حال ٹھیک طور پر اس طرح معلوم نہ کرسکین گے کہ جس طرح اُن لوگون کا حال معلوم کر سکتے ہین - جو حواس اور عقول کے میخانہ مین مست پڑے ہین - یہ ایسا ہے کہ جیسے قیاس غائب کا شاہد پر ہوتا ہے - کیونکہ ہر عالم کے ادراک کے واسطے جداگانہ رسم معین کیگئی ہے - ایک عالم کی اشیا کا - دوسرے عالم کی رسمون کے ذریعہ سے ادراک - صرف اُنہین اشیا تک پہونچ سکتا ہے - جو دونون عالم مین مشترک ہین - اس سے آگے خصوصیات تک نہین پہونچتا ما بہ الاختلاف جو عالم کثرت کی آفرینش کا سبب ہے - معرفت کے سامنے ظاہر نہین ہوسکتا - ہر موجود در ہر مظہر جس کو اسمائی کمالات اور تفصیلی حسن حاصل ہے اُس کی ماہیت کی شناخت ہاتھ نہین آتی - کائنات کے ذرے ایک دوسرے سے ممتاز اور جدا نہین ہوسکتے - اور راستہ چلنے والا - اس طرح کی رفتار سے منزل تحقیق کو نہین پہونچ سکتا - پس ایسے مقام پر چپ رہنا - سخن کا

مغز پوست سے جدا نہ کرنا - اور راست گوئی سے کام نہ لینا - دورنگی کی علامت ہے -

سنوجی - وہ شخص دانا ہے - جو ہستی کی تعریف کو جس کو ارباب ظاہر نے یونانی حکمت و فلسفہ کی کتابون مین مکڑی کے تنے ہوئے تانے بانے کی طرح تنا ہے چند پست آواز مگس طینتون کا جال سمجھے - مکھی کی طرح اپنی ہمت کا پنجہ اوس مین نہ پھنساوے - مانند طفل رنگین باتون کے فریب مین نہ آوے - اپنے تئین اس تھوڑی سی طمع شناسی پر حقیقت اشیا کا جاننے والا تصور نہ کرے - وہم مین ڈالنے والے کاغذی نقوش کو نگینہ کی طرح صفحۂ دل پر جگہہ نہ دیوے - جن نقوش نے جگہہ پکڑلی ہے - اون کو مٹ جانے والا سمجھکر فراموشی کی مدد سے صفحۂ دل کو سادہ بنانے مین کوشش کرے

شمۂ دیوانگی می باید و نادانیم	لمولفہ	تیرگی بخشید دل را حکمت یونانیم

اس بلند مرتبہ گروہ کی پیروی سے عرفان کا راستہ اختیار کرکے صفائی قلب وَالَّذِینَ جَاهَدُوا فِینَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کی جیسی ریاضت سے حاصل کرے - کشف کی آنکھون سے اصحاب خلوت اور ارباب جلوہ دونون کا تماشا کرے - ناشناسائی اور وہم پرستی کے کوچہ سے نکل جاوے - اور باطنی ادراک کی روشنی مین حقیقت کے باغون کی سیر فرماکر جامعیت کے تخت پر بحیثیت خلیفہ متمکن ہو - تاکہ اُس کے قوی ادراک کے سامنے دوسرے ضعیف ادراک والون کی لچر اور پوچ اصطلاحین - عمدہ حیثیت سے فروخت نہ ہونے پاوین - اور سب کی استعداد کا ذاتی جوہر - جس قدر و قیمت کا ہو - اُسی اصلی قدر و قیمت پر خریدا جاوے - اُس وقت مضمون لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ مَا ازْدَدْتُ يَقِيناً کا نقد اُس کو حاصل ہوگا - اور اُس کا یقین ایسے بلند درجہ پر پہونچ جاوے گا جہان نہ افزونی کو گنجایش ہوگی - اور نہ کم و کاست کو - اب مین اُن چند اصحاب کا حال لکھتا ہون - جو اس خوبی اور حسن شمائل کے ساتھ موصوف ہین -

یادگار ارجمند فرزندان معین الاولیا قدس اللہ اسرارہم

بعض کہتے ہین کہ آپ کے کوئی فرزند نہ تھا - آپ حصور تھے - اور بعض کہتے ہین کہ آپ کی دو بیویان تھین - ایک سید وجیہ الدین مشہدی کی دختر - دوسری ایک راجہ کی بیٹی جو خواجہ کے مرید ملک خطاب کی قید مین آگئی تھی - اُس کو مرید مذکور نے پیر کی خدمت مین بھیج دیا تھا - علیٰ ہذا القیاس سلطان التارکین ناگوری کا بیان

لہ - اور جن لوگون نے ہمارے دین (کے کام) مین کوششین کین - ہم بھی اُن کو ضرور اپنے رستے دکھائینگے ۱۲

ع - اگر پردہ کھل جاوے - تو مین یقین کے اعتبار سے کچھہ زیادہ نہ ہوجاؤنگا ۱۲ -

Presented by www.ziaraat.com

بھی خواجہ کے عیال دار ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ جس کو اُن کے فرزند شیخ فرید نے کتاب سرور الصدور میں لکھا ہے۔ وہ یہ ہے۔ ایک روز خواجہ معین اولالیا نے عیال دار اور صاحب اولاد ہونے کے بعد مجھہ سے کہا کہ میں بیشتر جوانی اور تجرد کے زمانے مین جو بات دل مین آتی تھی بطلب یا بلا طلب ظہور پذیر ہوجاتی تھی۔ اور اب اس زمانہ مین۔ کہ پیری اور عیال داری دونون ہوگئی ہین۔ دل مین آئی ہوئی کوئی بات بھی علم سے عین مین نہین آتی ہے۔ مینے جواب مین عرض کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے پہلے حضرت مریم علیہا السلام کا حال یہ تھا کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقًا ۵۲ اور ولادت کے بعد یہ درجہ ہوگیا هُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ ۵۳ آپ یہ جواب سنکر بہت خوش ہوئے۔

خلاصہ کلام یہ۔ کہ جو بعض اصحاب خواجہ معین الاولیا کو حصُور سمجھتے ہین۔ یہ ان صدر الذکر بیانات کے بموجب محض خیال ہی خیال ہے۔ بی بی حافظ جمال خاص خواجہ کی دختر ہین۔ عام شہرت واقعی امر نہین ہے۔ شیخ رضی کے نکاح مین تہین۔ جن کی قبر مندلا کے حوض کے کنارہ پر ہے۔ جو مضافات ناگور مین سے ہے۔ اور بی بی دُر کی قبر حضرت خواجہ کی پائین ہے۔ سید محمد گیسو دراز دوسرے فرزندون کو بی بی عصمت سے سمجھتے ہین۔ اور خواجہ شمس الدین طاہر کو امۃ اللہ کنیز سے کہتے ہین مصرع بجز خدا نہ داند کسے حقیقت حال

چند اصحاب کا خیال یہ ہے۔ کہ آپ کے اولاد تو ہوئی۔ مگر خرد سالی سے کوئی بچہ آگے نہین بڑہا۔ سب خرد سالی مین ہی عالم قدس کو کوچ فرما گئے۔ بعض نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آپ کے فرزندون مین سے چند کس عمرین پاکر درجہ رہنمائی پر پہونچے تہے۔ اور یہ بیان بہت ہی درست ہے۔ کہ آپ کے تین فرزند رشید تہے۔ جو مرشد بھی تہے۔

سب سے بڑے خواجہ فخر الدین محمد اجمیری ہین۔ دونون علم کے کمالات سے آراستہ تہے اور صاحب تصرف بھی تہے۔ پدر بزرگوار کے بعد شیخی اور ہدایت کی مسند کو انہین کے وجود سے آرائش ہوئی تھی۔

جب خواجہ فخر الدین تاریخ پانچوین شعبان ہجری سنہ چھہ سو اکسٹھہ کو دنیا سے رخصت ہوگئے۔ تو آپ کے منجھلے بھائی خواجہ ضیاء الدین ابو الخیر جانشین ہوئے۔ بعض کے نزدیک آپ کی کنیت ابو سعید ہے بڑے صاحب کمال اور صاحب حال تہے۔ یہ بھی ہجری سنہ چھہ سو پچانوین مین عالم صورت سے رحلت فرما گئے۔

---

۵۲ جب جب زکریا مریم کے دیکھنے کو اُن کے رہنے کے حجرے مین جاتے تو مریم کے پاس میوہ جات کی قسم مین سے کچھہ کچھ کہانے کی چیز موجود پاتے ۱۲ ۵۳ کھجور کی جڑ کو دیکھ کر اپنی طرف کو ہلاؤ ۱۲

۵۴ تنلیہ اس طرح بھی کہا جاسکتا ہے۔ شاید حضرت خواجہ کو تجرد کے زمانہ مین قرب فرائض کا رتبہ حاصل تہا۔

تیسرے بھائی **شیخ حسام الدین** صدر الذکر دونوں بھائیوں سے چھوٹے تھے - یہ لوگوں کی نظر سے غائب ہو کر ابدال اور رجال الغیب کے گروہ میں جا ملے تھے - اسواسطے سجادہ نشینی پوتوں اور نواسوں کی طرف منتقل ہوئی سلسلہ اور خانوادہ کا اجرا خود مشرب چشت کے مالک خواجہ معین الاولیا نے خواجہ قطب الاولیا کے سپرد فرمادیا تھا -

شیخ رفیع الدین بایزید اور **شیخ نور الدین محمد اجمیری** خواجہ معین الاولیا کے پوتوں میں سے تھے - یہ دونوں بزرگوار تصوف اور سلوک کے طریقہ میں ظاہر و باطن سے آراستہ تھے - بہت برسوں تک آبائے کرام کے سجادہ پر طالبان خدا کی رہنمائی کرتے رہے -

شیخ حسام الدین سوختہ - خواجہ فخر الدین اجمیری کے فرزند ہیں - آپ کا سینہ سوز محبت سے داغدار تھا اور آنکھیں درد طلب سے اشکبار رہتی تھیں - سلطان نظام الاولیا کی صحبت میں جا پہونچے تھے - ان کی قبر قصبہ سانبھر میں جانب مشرق اجمیر کے راستہ پر ہے - ان کے پدر بزرگوار نے گم شدہ بھائی کی یاد میں اُن کے نام پر ان کا نام رکھا تھا - ان کے دو فرزند تھے -

ایک **خواجہ معین الدین خرد** آپ شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کے مرید اور خلیفہ ہیں - بیعت ہونے سے پہلے ہی - نفس نافرجام کو لڑائی میں زیر کر لیا تھا - اور خواجہ معین الاولیا کے باطن سے آپ کو فیض حاصل تھا -

دوسرے **شیخ قیام الدین بابر بال**[۵۱] آپ خوب صورت - دلاور - دلیر - اور بزرگ طینت تھے ان دونوں صدر الذکر فرزندان شیخ حسام الدین کے بھی فرزندان نامور ہیں -

---

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۲ - جس کا مطلب یہ ہے - وحدت اور وجوب کی جانب کا کثرت اور امکان کی جانب پر غالب ہونا - اس صورت میں حق عیان ہوتا ہے - اور خلق مختفی جس شخص کو یہ قرب حاصل ہوتا ہے - وہ تمام افعال بلکہ احوال کو حق کی طرف منسوب کرتا ہے - اور اپنے تئیں بمنزلہ آلہ کے سمجھتا ہے - اور حضرت خواجہ عیال واری کے زمانہ میں قرب نوافل سے متصف ہو گئے تھے جس کا مطلب یہ ہے - جانب کثرت کا ظاہر ہونا - اور جانب وحدت کا مختفی ہونا - اس صورت میں خلق فاعل نظر آتی ہے - اور حق اوس کا آلہ - بی یبصر و بی یسمع کی حدیث میں اشارہ اسی مرتبہ کی طرف ہے یہ بات میرے ذہن میں آئی ہے ۱۲ راجی محمد غوثی -

۵۱ بال بمعنی عظمت و شان ۱۲ -

Presented by www.ziaraat.com

شیخ قطب الدین۔ آپ خواجہ معین الدین خُرد کے بیٹے ہین۔ اجمیر سے آغاز ہوش مین ہی منڈو (مانڈو) کو چلے آئے۔ سلطان محمود خلجی نے زمانہ شباب مین ہی۔ آپ کو خطاب چشت خانی و بکر بارہ ہزار سوار کا افیسر کردیا تھا۔ جب ایک مدت کے بعد سلطانی قوت کے اثر سے اجمیر مین اسلام تازہ ہوا۔ تو سلطان نے اجمیر چشت خان کو دینا چاہا چشت خان کو دلچسپی منڈو (مانڈو) سے ہوگئی تھی اسواسطے قبول نکیا

شیخ قیام الدین کے بیٹے شیخ بایزید بزرگ ہین۔ آپ صاحب علم تھے۔ خواجہ معین الاولیا کے روضہ مین برسون درس دیا۔ شیخ احمد مجد۔ اور نیز دوسرے بزرگ آپ کے شاگرد ہین۔ جب حکومت دہلی مین ہل چل پیدا ہوئی۔ تو بیکر پرستون کا غلبہ ہوا۔ اُس وقت شیخ بایزید بغداد کی طرف کوچ کر گئے۔ اور اُسی سرزمین مین ایک عمر گزاری جب خبر ملی۔ کہ اجمیر مین اسلام کو رونق ہوئی۔ تو پھر آپ اُن اطراف سے منڈو (مانڈو) مین آئے۔ سلطان نے اپنے حُسن عقیدت مین۔ شیخ بایزید کو چشت خان کا شریک کرلیا۔ چشت خان کو یہ شرکت ناگوار گزری۔ کسی اہم کام کے بہانہ سے شیخ بایزید کو دور پھینک دینا چاہا اور حضور سلطان مین عرض کیا۔ کہ میرے بھائی شیخ بایزید بزرگ پیشتر مدرس اجمیر تھے۔ وہان کے اسلام مین سُستی آگئی تھی۔ اس وجہ سے اُنہون نے جہان گردی کو مناسب سمجھا تھا۔ اب چونکہ اِس شاہی عہد مین بمقام اجمیر بنیاد اسلام ازسرنو قایم ہوگئی ہے۔ لہذا ایسا سمجھہ مین آتا ہے۔ کہ اگر صاحب موصوف اجمیر مین بھیج دئے جاوینگے۔ تو اس جدید بنیاد مین غالباً صورت استحکام پیدا ہوجاویگی۔ چشت خان کی اس گفت وگو پر۔ شیخ بایزید کو اجمیر مین رہنے کی اجازت دی گئی۔ اسی زمانہ مین بعض لوگون نے حضور سلطان مین یہ بھی عرض کیا کہ شیخ بایزید بزرگ۔ خاندان معینیہ مین سے نہین ہین۔ اِس پر سلطان نے اپنی قلمرو کے پرانے اور واقف حال عالمون۔ درویشون۔ اور بزرگون کو فراہم کرکے دریافت حال کیا۔ مخدوم شیخ حسین ناگوری۔ اور مولانا رستم نے جو اجمیر کے علما اور مشائخ مین یکتا تھے۔ اور نیز دیگر اللہ والون نے شیخ بایزید بزرگ کی درستی نسب پر گواہی دی۔ شیخ حسین ناگوری نے شیخ بایزید کے فرزندون کے ساتھہ پیوند خویشی بھی پیدا کرلیا تھا یہ معاملہ بھی ایک عادل گواہ ہے۔

یاد چندے از خلفاے معین الاولیا

مولانا ضیاء الدین حامد۔ آپ حکیم۔ صاحب علم ریاضیات وطبیعیات تھے۔ بلکہ اکثر فنون

---

۵۱ - مانڈو زمان قدیم مین ایک عظیم الشان شہر آباد تھا ریاست دھار کے پاس مالوہ مین۔ اب بالکل ویران ہے۔ سنگین محلات اور

مدونہ کو تنقیح کے ساتھ جانتے تھے۔ لیکن مشایخ کے انکار سے آپ کا دل سیاہ تھا۔ جب صفائی کا وقت آیا۔ تو خواجہ کی خدمت سے اعتقاد کے چراغ نے آپ کے دل کو روز روشن بنا دیا۔

ایک امیر ظالم اور فاسق تھا۔ اُس کو خواجہ کے دیدار کی بدولت توبہ نصوح نصیب ہوئی۔ اور جب وہ راہ تصوف مین راسخ ہوگیا۔ تو اُس کو خوان ولایت کی چاشنی ملی۔ اور اپنے وطن بلخ کو اُس نے چھوڑکر ہمرہی پیر اختیار کی جس وقت حصار مین پہونچا۔ تو اجل کے لشکر نے اُس کی عمر کا حصار توڑ پھوڑ کر تباہ کردیا۔ اسی مقام مین اس کی قبر بھی ہے۔

اجمیر کے کوہستان مین ایک شخص بہ لباس جوگیان **اجیپال** نامی تھا۔ ریاضت کی بدولت صاحب استدراج تھا۔ طلسمی علمون کی نمود و نمائش بہت کچھ جانتا تھا۔ اور بہت سے مرید اوس کی خدمت مین جان نذر ساری کو حاضر رہتے تھے ان مین سے اکثر مریدون کو اجیپال نے سانپ بناکر حضرت خواجہ کے تکیہ گاہ پر متعین کیا تھا۔ حضرت خواجہ نے موسوی معجزہ کو کام فرمایا۔ چند سانپون کو عصا سے مار ڈالا۔ اور بعض کا سر پکڑ کر زمین مین گاڑ دیا۔ کہتے ہین۔ اُس مقام سے ایک قسم کی گھاس اُگتی ہے۔ جو بجنسہ ایک کمائے ہوئے سانپ کی شکل کی ہوتی ہے۔ اور لوگ اُس کا نام چتراول کہتے ہین۔ یہ ایک لکڑی ہے ظاہر مین سیاہ اور اندر سے سفید۔ اجمیر کے مہرہ بنانے والے اسکی تسبیح بناتے ہین۔ مشہور ہے۔ کہ یہ تسبیح جس کے پاس ہوتی ہے۔ وہ سانپ وغیرہ کے آزار سے امن مین رہتا ہے۔

سید حسین مشہدی آپ سلطان قطب الدین ایبک کے امرا مین سردار۔ اور سرکار اجمیر کے لشکر کے افسر تھے۔ حضرت خواجہ کے خاص مریدون مین سے ہین۔ اس زمانہ مین خنگ سوار کرکے مشہور ہین۔ یہین ایک پہاڑی کے پشتہ پر آپ کی قبر ہے۔

مولانا احمد خادم آپ نے ہمیشہ خدمت گزاری مین عمر بسر کی۔ راز دو جہانی کے محرم تھے۔ اجمیر مین قبر ہے

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی۔ آپ کا ظہور مثل آفتاب کے روشنی بیان کا محتاج نہین ہے

سلطان التارکین **شیخ حمید الدین صوفی سعیدی سوالی**۔ آپ خواجہ کے بزرگ خلفا مین سے ہین۔ عارفانہ اشعار کہنے کا ذوق تھا۔ یہ رباعی آپ ہی کی ہے **رباعی**

اے دوست دل خستہ ہوائے تو گرفت	در باغ وفائے تو نوائے تو گرفت

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴ ۔ عمارات۔ حالت تباہی مین ہین۔ ان مین کچھ بھیل آباد ہین۔ سابقہ زمانہ مین اس کو منڈو لکھتے تھے

اب مانڈو کہتے ہین ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

ہر چیز کہ بگزشت برائے تو گزشت	ہر چیز کہ بگرفت برائے تو گرفت

شیخ نظام ناگوری آپ کا کلمۃ غاب خاب پر عمل تھا۔ ہمیشہ اپنے پیر کے آستانہ پر معتکف رہتے تھے۔ اسی طرح پر آپ کی گزران تھی۔ اور جدائی پر ایک لحظہ بھی صبر نہیں کر سکتے تھے۔

شیخ مجدالدین سنجری آپ خواجہ کے سفر اور حضر میں رفیق اور ہمنشین تھے۔ خواجہ کی خدمت اور ملازمت سے۔ جو آپ کی خاص عادت حمیدہ تھی۔ اپنی مراد کو پہونچ گئے۔

غوثی فیض ثمرہ ہوتا ہے عقیدت۔ رغبت۔ اور صدق کے باربر درختوں کا۔ جس زمانہ میں ہم عدم سے وجود میں آئے ہیں۔ اس زمانہ میں ان باربر درختوں کو لوگوں کی بدنصیبی سے پانی نہیں پہونچا۔ جس کی وجہ سے یہ تمام درخت خشک ہو کر ایندھن ہو گئے۔ شیخ عزیز فرید ابن شیخ عزیز سعید ابن سلطان التارکین شیخ حمید الدین صوفی سوالی ناگوری نے ایک کتاب سرور الصدور تصنیف کی ہے جس میں مذکورہ بالا مضمون کو اس طرح پر درج کیا ہے "ایک روز پدر بزرگوار۔ زبان حقائق بیان سے اس قسم کی حسرت ناک گفت گو فرماتے تھے۔ کہ"

مجکو یہ فرمان ایزدی مشیت اہل زمانہ کو پند و نصیحت کرتے ہوئے کم و بیش تین قرن گزر گیے۔ ہر ایک قرن میں لوگوں کے حالات کے اندر جداگانہ کیفیت دیکھنے میں آئی۔ اول قرن میں ایسا پایا۔ کہ جس وقت میں منبر پر چڑھ کر بے مثل و بے مانند اللہ تعالیٰ جل شانہ کے مقدس نام کے متعلق حکمت اور بیان کا آغاز کرتا تھا۔ تو منبر کے دونوں جانب حاضرین مجلس گریہ و نالہ شروع کر دیتے تھے۔ پھر دوسرے قرن میں یہ حالت دیکھی گئی۔ کہ اُس اندرونی آگ سے شعلہ بھڑکنے کی کیفیت تو جاتی رہی۔ مگر تاہم اتنی گرمی اور اخگری اثر ضرور باقی تھا۔ کہ اُس کی حرارت۔ واعظ کے قلب سے متجاوز ہو کر سامعین کی بے رغبتی کی سردی کو دور کر دیا کرتی تھی۔ اور تیسرے قرن میں یہ کیفیت ہو گئی کہ تمام حاضرین جن کی طبیعتیں چنگاری کی طرح گرم تھیں مثل کوئلہ کے باہر سے سیاہ اور اندر سے افسردہ ہو گئے۔ یہانتک کہ بجز عادت کے سوا۔ مسجد میں آنے کے واسطے کوئی باعث باقی نہیں رہا۔ اور اب اہل زمانہ کے دلوں میں بجائے رغبت کے میں سراسر نفرت اور کراہت پاتا ہوں۔

اور یہ بھی پدر بزرگوار نے فرمایا۔ کہ"

جس طرح خاتم النبوۃ علیہ السلام کے مبارک عہد میں یثرب سے دل کی خوشبو آتی تھی۔ اسی طرح

اب ایسا زمانہ آگیا ہے - کہ دل سے پتھر کی بو آتی ہے - لہٰذا اس زمانہ مین جس شخص کی ملاقات سے اہل دل ہونے کی خوشبو تم پاؤ - اُس کو اس طرح غنیمت جانو - کہ جس طرح سامان ارث بے رنج و مشقت مل جاتا ہے - اور مال غنیمت کی مانند مفت سمجھکر غیر مترقبہ نعمت تصور کرو - کیونکہ اس زمانہ مین جوہر دل - مٹی مین پڑی ہوئی کوڑی کا حکم رکھتا ہے -

یاد حکیم ضیاء الدین حامد بلخی

آپ - گوناگون علم حکمت سے آراستہ تھے - کیا الٰہیات اور کیا طبیعیات - لیکن سپاہی باطن سے تصوف کی اصطلاحات کو واہی تباہی باتین سمجھکر گریزان رہتے تھے - ایک روز تقدیر سے آپ کا گذر ایک صحرا مین ہوا جس مین خواجہ معین الاولیا اپنے رفیق کے ساتھ ایک کلنگ کا شکار کر کے کباب سینک رہے تھے بھوکن کو تاہ حکیم کو بھوک نے یہانتک مجبور کیا کہ ان دونون بزرگون کی خدمت مین جانا پڑا جب اُس شکار کا لقمہ حلق کے نیچے اُترا - تو تمام فلسفی حروف بھول گئے اور اُن کی آواز یاد سے جاتی رہی اور انکار کا سرمایہ نقد اعتقاد کے عوض فروخت کر دیا - آپ مع اپنے تمام شاگردون کے بیعت ہو گئے - اور بہر درجہ ولایت سے بھی سرفراز ہوئے - مصرع ولایت با سعادت ہم قرین شد -

یاد شیخ حمید الدین دہلوی رحمہ اللہ

جس سال اور مہینے مین سلطان شہاب الدین محمد سام غوری کی ہیبت سے راجہ پتھورا نے ملک عدم کا راستہ لیا - اور دار السلطنۃ دہلی فتح ہوا - اُنہین ایام مین خواجہ معین الاولیا غزنین سے لاہور مین تشریف لائے - اور لاہور سے دہلی مین - اثنائے راہ مین ایک روز ایک بتخانہ کے آگے - سات آدمیون کو دیکھا کہ تمام آسائش و آرام سے درگزر کر چند تراشیدہ پتھرون کی پرستش مین مصروف ہین - جو شخص سب مین بڑا تھا - اُس کے ساتھ خواجہ نے ایسی رہنمایانہ گفت گو کی - اور ایسا نصیحت آمیز کلام فرمایا - کہ وہ اسلام کا عاشق ہو گیا - اور اُس نصیحت کی بدولت سب کے سب صورت پرستی کی قید سے نکل کر صورت آفرین خدا کی پرستش کرنے لگے - خواجہ نے سب سے بڑے شخص کا نام حمید الدین رکھکر دوسرون کے نام رکھنے کا ارادہ کیا ہی تھا - کہ اُن سب نے التماس کیا - ہمنے جس طرح کفر مین اور نیز اسلام مین شرکت باتھ سے نہین

جانے دی۔ اسی طرح بہتر یہ ہے۔ کہ نام مین بھی ہم سب شریک ہی رہین۔ اس سبب سے ساتون اشخاص اسی
نام کے ساتھہ نامزد تھے۔

یاد شیخ مجدالدین سنجری

آپ نے۔ پیر کی جہان پیمائی کے زمانہ مین۔ پیر کی ہمراہی اور کمان برداری سے اپنے تئین کسی وقت
باز نہین رکھا اس سبب سے آپکی رسائی کا تیر ملازمت پیر کی بدولت۔ مراد کے نشانہ پر جا لگا۔

یاد شیخ نظام ناگوری قدس سرہ

آپنے اپنی گوشہ نشینی کے واسطے۔ اپنے پیر بزرگوار کے عالیشان آستانہ پر ایک گوشہ اختیار کر رکھا تھا۔ درگاہ
کی خاک سے کبھی سر نہین اٹھایا۔ اور پیر کی خدمت سے ایک لحظہ کی جدائی کو بھی کمال نقصان کا باعث سمجھتے تھے
اور اکثر پیر کی زبانِ مبارک پر یہ کلمات آجاتے تھے۔ ہمارا فخر فخرالدین کے ساتھہ۔ اور ہمارا نظام نظام الدین کے ساتھ
ہے۔ مصرع۔ ناوک اہل وفا بادا ہمیشہ بر ہدف۔

یاد شیخ فخرالدین احمد اجمیری رحمۃ اللہ

آپ کو پیر کی خدمتگاری اور پرستاری مین درجہ غلامی حاصل تھا۔ اور پیر کے ناصحانہ کلام کو قلم سے
لکھا کرتے تھے۔ تمام اپنی زندگی۔ عبادت۔ اور ریاضت مین وقف کر رکھی تھی۔

یاد شیخ عبداللہ رازی

آپ اولاً ایک آتش پرست تھے۔ خواجہ عثمان ہرونی سے مثل خلیل اللہ کرامت دیکھکر اسلام قبول
کیا تھا۔ مع خاندان آپکے اسلام لانے کا قصہ طول طویل ہے۔ سابقہ کتب تواریخ مین لکھا ہوا ہے۔ دیکھ لیا جاوے
آخرکار خواجہ معین الاولیا کی نظر معرفت سے ولایت اور کمالات کی چاشنی حاصل کرکے درجہ حق شناسی پر سرفراز ہوگئے

یاد شیخ صفی الدین ابراہیم پور عبداللہ رازی

آپ وہی طفل ہین جس کو گندہ سے پر بٹھا کر خواجہ عثمان ہرونی قدس اللہ سرہ مشتعل آگ مین گھس گئے تھے

گئے تھے اور نمرودی آگ والا ابراہیمی جلوہ دکھا کر صحیح و سالم نکل آئے۔ کہتے ہین آپ بہ تلاش پیر ہندوستان مین آئے تھے۔ جب اجمیر مین پہونچے تو خواجہ معین الاولیا کی ملازمت سے شرف حاصل کیا۔ اور خواجہ کی خدمت کے واسطے کمر باندہ کر کھڑے ہوگئے آخر کار ہمت کے ہاتھ سے ولایت اور سعادت کا دامن پکڑ ہی لیا۔ اور رحلت کے بعد آپ کے روضہ کی دیوار کے نیچے قبر کی جگہ ملی۔

طالبان ہدایت کو واضح ہو۔ کہ صاحبان ارشاد کی تلاش کا خیال ایک تخم ہے جس کو نہ معلوم تقدیر کونسے دل کی مہیا زمین مین بو کر اُس دل والہ کے ہاتھ۔ اور بازون مین ایسا دہقانی حوصلہ اور کاشتکارانہ سلیقہ عطا کرے۔ جس کے ذریعہ سے تخم خیال کی پرورش ہو سکتی ہے۔ تاکہ وہ اہل دل اُس بوئے ہوئے تخم کو شائستہ عمل کے ساتھ سرسبز کر کے نشو و نما مین لاوے۔ اور اُس کے محصول سے خود فائدہ اوٹھا کر ذی احتیاج خوشہ چینون کو بھی اُن کی استعداد کے موافق روزی پہونچا دے۔

یاد خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

آپ شیخ کمال الدین احمد موسیٰ اوشی کے فرزند ہین۔ اُوش ماوراءالنہر مین ایک قصبہ ہے۔ کہتے ہین۔ ڈہائی برس کی عمر تھی۔ کہ آپ یتیم ہوگئے۔ جب پانچ سال کے ہوئے۔ تو آپ کی مان نے ایک مہربان ہمسایہ کے سپرد کیا۔ کہ کسی ذی علم معلم کے مکتب مین بٹھا آوے۔ اثنائے راہ مین ایک نورانی شکل پیر ہمراہ ہوگئے۔ ان دونون بزرگون نے بالاتفاق آپ کو مولانا حفص کے سپرد کیا۔ اور اُس خضر صورت پیر نے اُستاد سے سفارش کی۔ کہ یہ لڑکا اولیائے کرام مین سے ہوگا۔ اِس کی تعلیم مین کاہلی نہ کی جاوے۔ غالبًا یہ نورانی شخص خضر علیہ السلام تھے آپ کو آغاز ہوش مین پیر طریقت کی تلاش ہوئی۔ چاہا۔ کہ شیخ محمود کے مرید ہو جاوین۔ کہ اسی اثنا مین خواجہ معین الاولیا اوش مین تشریف لائے۔ آپ پہلی ہی ملازمت مین بیعت ہوگئے۔ اور بہت تھوڑے عرصہ مین خلعت خلافت پہنکر سرفرازی حاصل کی بیس سال کی عمر مین ہدایت دہی کی استعداد بہم پہونچا کر بہت سے ارباب سعادت کو دونون عالم کی کمالات پر پہونچایا

اُس زمانہ مین آپ کا وظیفہ شبانہ روز کا یہ تھا ڈہائی سو رکعت نماز اور تین ہزار بار درود۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو بقید تاہل پابند کر دیا تھا۔ اِس سبب سے تین روز تک معینہ معتاد ادا نہ ہو سکا۔ تیسری شب رئیس احمد کو جو آپ کے خاص مریدون مین سے ہین۔ خاتم الانبیا علیہ السلام کا شرف ملازمت خواب مین حاصل ہوا فرمایا احمد۔ ہمارا اسلام قطب الدین کو پہونچاؤ۔ اور یہ کہو۔ تین راتین ہوئین۔ اُن کا تحفہ ہمارے پاس نہین آتا ہے جب

یہ پیغام خواجہ کے کان مین پہونچا - تو خواجہ قطع علاقہ کرکے پیر بزرگوار کی تلاش مین وطن سے چلے - اور بغداد کا راستہ لیا جب بغداد مین پہونچے - تو شیخ الشیوخ شہاب العرفا سہروردی شیخ اوحد الدین کرمانی - اور نیز اس شہر کے دیگر مشائخ قدس سرہم کی ملازمت حاصل کرکے استفادہ کیا - ایک روز خبر ملی کہ خواجہ معین الاولیا شہر دہلی مین تشریف رکھتے ہین - جو ہند کا پایہ تخت ہے - لہذا وہان سے شیخ جلال الدین تبریزی کی رفاقت مین ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے - جب ملتان مین پہونچے - تو شیخ بہاء الدین زکریا کی محبت کی وجہ سے یہان چند روز توقف فرمایا - اس زمانہ مین ترکون کے لشکر نے خطا وختن سے آکر ملتان کے قلعہ کا محاصرہ کر رکھا تھا - قباچہ بیگ - وہان کا حاکم تھا - اُس نے دعا کے واسطے التجا کی - کہ دشمنون کی آفت اور ایذا دور ہوجاوے - خواجہ نے اُس کو ایک تیر عنایت کرکے فرمایا - کہ رات کے وقت برج سے ترکون کے لشکر کی طرف چھوڑ دینا - چنانچہ جیسا ارشاد تھا تعمیل کی گئی - بحکم خدائے لایزال صبح تک دشمن کے لشکر مین سے اطراف قلعہ مین ایک متنفس بھی باقی نہین رہا -

القصہ خواجہ نے دہلی کے دلکشا خطہ مین پہونچکر کیلوکہری مقام مین قیام فرمایا - دہلی کے شیخ الاسلام شیخ جمال الدین محمد بسطامی - اور قاضی حمید الدین ناگوری جن کا نام محمد ابن عطا ہے - ان اصحاب کی آمد و رفت ہمیشہ آپ کی صحبت مین رہتی تھی - لیکن بوجہ زیادہ مسافت ہونیکے دیر دیر سے پہونچتے تھے - اور اس سبب سے دل تنگ رہتے تھے - لہذا سلطان شمس الدین التمش کی خدمت مین عرض معروض کرکے خواجہ کو شہر مین لے آئے اور ملک اعز الدین کی مسجد کی برابر مین آپ کے اُترنے کے واسطے ایک مکان تجویز کیا - خواجہ نے چند روز بعد خواجہ معین الاولیا کی خدمت مین عریضہ بھیجکر اجازت حاضری چاہی - جواب پہونچا - کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ[۹۷] وہین ٹھیرو - کیونکہ ملاقات کا مقام دہلی ہی قایم ہوچکا ہے - درویش بھی انشاء اللہ وہین آتا ہے ناچار قیام پر راضی ہونا پڑا - چند روز بعد پیر بزرگوار دہلی مین تشریف لائے - اور اون کی ملازمت سے خواجہ نے دلی مراد پائی -

بعض کہتے ہین - کہ جب قطب الاولیا اپنے جملہ دوستون اور متعلقین کے ساتھ ہمراہی پیر روانہ اجمیر ہوئے اور سلطان اقلیم شمس الدین التمش نے مع تمام امرا اور شرفائے شہر کے عقب سے نالان اور حیران پہونچکر کمال منت اور سماجت سے خواجہ کو لوٹانا چاہا - تو اُس وقت خواجہ معین الاولیا نے بھی فرمایا - قطب الدین ایک شہر بھر کا دل شکستہ کرنا ہمت نہین ہے - اور ہمارا فیض کچھ قرب مکان پر منحصر نہین - لوٹ جاؤ - اور خوش رہو - ہم اور تم ہمیشہ ملے ہوئے ہین - اور اس جگہ فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ[۹۷] کہ خطا مین -

---

۹۷ آدمی جس کو دوست رکھتا ہے - اوسی کے ساتھ ہوتا ہے - ۱۲

ایک روز قاضی حمید الدین ناگوری - خواجہ محمود پوستین دوز - شیخ بدرالدین غزنوی - اور شیخ تاج الدین منور اوشی آپ کی ملازمت مین حوض شمسی کے کنارہ پر ایک مسجد کے دالان مین جمع تھے - اور باہم حقائق کی گفتگو ہو رہی تھی ناگاہ ایک شتر سوار جو کبود پوش تھا - اُس حوض کے کنارہ سے غسل کر کے نکلا - اور شیخ تاج الدین منور کو کہا - کہ ابو سعید دمشقی جو دیرینہ نیازمندون مین سے ہے - اُس کا سلام خواجہ کی خدمت مین عرض کر دو جب شیخ تاج الدین نے ابو سعید کا نام سنا - فوراً اوٹھہ کھڑے ہوئے - جب تک شیخ تاج الدین اُس کنارہ تک پہونچین - تب تک وہ نظر سے غائب ہو گئے -

خواجہ کی بعض خارق عادات کرامتین لکھتا ہون - شیخ نظام الاولیا کہتے ہین - ایک روز اثنائے راہ مین جس مقام پر آپ کی خوابگاہ ہے - بہت دیر تک کھڑے رہے - اور روتے رہے - اور فرمایا - کہ اس زمین سے دلہائے سوختہ افروختہ کی بو آتی ہے - اُس کے مالک کو بلایا - اور کچھ روپیہ دیکر زمین مذکور خرید لی -

نیز شیخ نظام الاولیا کہتے ہین - چونکہ خواجہ کسی کے دئے ہوئے روپیہ کو ہاتھ نہین لگاتے تھے ناچار متعلقین کو روزمرہ کے خرچ کے واسطے قرض لینا پڑتا تھا - ایک روز ایک قرض خواہ نے اپنا قرضہ مانگنے مین آپ کے لوگون پر بڑائی جتائی - لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ[1] اُن لوگون نے دل تنگ ہو کر عہد کیا - کہ قرض نہ کرینگے اگرچہ فاقہ سے مر جاوین - آپ کو اس کیفیت پر اطلاع ہوئی - تو تمام لوگون کو جو خانہ نشین تھے - فرمایا - کہ اس طاق سے فی کس ایک کاک (روغنی روٹی) گرم روزانہ لے لیا کرین - چنانچہ لیا کرتے تھے - اس سبب سے آپ کا نام کاکی ہو گیا -

نیز شیخ نظام الاولیا کہتے ہین - کہ ایک روز مین قطب الاولیا کے مرقد مبارک کی زیارت کر رہا تھا - اُس وقت یکایک میرے دل مین یہ خطرہ گزرا - کیا صاحب روضہ کو زائر کی آمد و رفت سے آگاہی ہوگی ناگاہ زبان غیب سے یہ بیت میرے کان مین پہونچی - جس نے مجکو آگاہ کیا - **نظامی**

مرا زندہ پندار چون خویشتن	من آیم بجان گر تو آئی بہ تن

کہتے ہین - کہ شیخ علی سجستانی کی خانقاہ مین - ہجری سنہ چہ سو سینتیس تھا - (اور مشائخ چشت کے بعض تذکرون مین پینتیس لکھا ہے - اور یہی بیان صحیح اور درست بھی ہے) کہ ایک قوال آیا اور یہ بیت گائی بیت

کشتگان خنجر تسلیم را	ہر زمان از غیب جانے دیگر است

[1] - صاحب حق کو حق گفتار حاصل ہے - ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

خواجہ قطب پر بیہوشی طاری ہوئی - اور تین روز تک یہی حالت رہی - جب ہوش ہوا - اور حال دگرگون دیکھا گیا - تو قاضی حمیدالدین نے جانشین کے لیے التماس کیا - فرمایا - پیر بزرگوار کا خرقہ خاص مع مصلی - عصا - اور نعلین کے شیخ فریدالدین مسعود کو پہونچا دینا چاہیے - کیونکہ خانوادہ چشت کا چراغ انھین سے روشن ہوگا - بعدہٗ روز دوشنبہ تاریخ چودھوین ربیع الاول کو آپ واصل محبوب حقیقی ہوئے - خوابگاہ دہلی -

انجمن فرزندان وخلفائے کامگار خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی

انسانی مخصوصات اور اوصاف کے دائرہ کا مرکز - شیوہ سخن دانی اور معرفت ربانی ہے - اور ان دونون عالی قدر جوہرون کا معدن - ذی فیض عالمون - اور صاحب ارشاد خداشناسون کی مجلس عَلَیۡہِمۡ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰنِ نَعۡلَیۡکَ بِالدَّوَامِ لِلۡمُلَازَمَۃِ[1] کہتے ہین - آپ کے دو بیٹے تھے - ایک خواجہ محمد - یہ خردسالی مین ہی دنیا سے کوچ کر گئے - دوسرے خواجہ تماجی - ان کو رحمانی جذبات اور سکر وصحو کے حالات زیادہ رہتے تھے - ان کی خوابگاہ ان کے پدر بزرگوار کے مرقد کی برابر مین ہے - آپ کے خلفائے کرام بہت سے ہین - مین بعض کے ذکر پر اکتفا کرتا ہون -

(۱) اشرف الخلفا شیخ الاسلام مخدوم **شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر قدس سرہ** ہین - آپ کے حالات شہرت مین مثل آفتاب ہین - یہ چند فقرے آپ کے دل پذیر کلام مین سے ہین - یعنی فنا -

(الف) مرتبہ ممکنات مین عبارت ہے اس سے - کہ سالک اپنے حول وقوۃ سے باز آوے -

(ب) مقام تحقق صفات مین عبارت ہے اس سے - کہ سالک جملہ امور کی نسبتین اپنی طرف سے ساقط کر دے - اور

(ج) مقام شہود ذات مین عبارت ہے اس سے - کہ اپنی ہستی سے فراموش اور غائب ہو جاوے

اور بقا -

(الف) - اولین درجہ فنا مین عبارت ہے اس سے - کہ انسان کامل موجودات ممکنہ مین تصرف کرے حق سبحانہ کے حول وقوۃ سے -

(ب) دوسرے درجہ فنا مین عبارت ہے اس سے کہ انسان کامل اپنے تئین متصف باخلاق آلہی کرے ملدر

---

[1] - ان پر رحمانی رحمت نازل ہو - بس تمہارے اوپر - دوام ملازمت لازم ہے - ۱۲

ج - تیسرے درجہ فنا مین عبارت ہے اس سے - کہ انسان کامل اپنے تئین ذات باری تعالیٰ پر محیط کردے
جو صوفی باقی بعد الفنا ہوتا ہے - وہ ہمیشہ ظاہر مین شریعت کے لباس سے آراستہ - عالم صفات مین
مراسم طریقت ادا کرنے والا - اور ہنگام تجلی ذات - حقیقت قایم کرنے کے ساتھ متصف ہوتا ہے -

(۲) **شیخ محمود نہروالہ** آپ اپنے پیر کے جمال باکمال پر عاشق تھے - ہنگام دیدار کبھی پلک نہین ماری
اور خدمت حضوری سے دوری کبھی پسند نہین کی - برخلاف شیخ گنج شکر کے - کہ وہ دوری کو نزدیکی کے مقابلہ
مین پسند کرتے تھے - اور اس باب مین ذوی الارادت صوفیون کے دو مشرب ہین - بعض کا خیال یہ ہے - کہ مبادا
بمقتضاے بشریت پیر کے حضور مین خادم سے کوئی ایسا امر سرزد ہوجاوے جس مین سوء ادب کا لگاؤ پایا جاوے
اور یہ بات مخدوم کے تکدر خاطر کا باعث ہو - لہذا دور رہنا - اور پیر کے عادات کا تصور باندہ کر اپنے تئین اُس مین
فانی کرنا بہتر ہے اور بعض نے حضور اور نزدیک رہنے کو اولیٰ سمجھا ہے - اور بُعد پر قرب کو فضیلت ہونے کے
بارہ مین بہت سی دلیلین بیان کی ہین - اور دوری پسند کرنے والون کی دلیل کو رد کیا ہے - اور کہا ہے - کہ
تھوڑے سے ضرر کے احتمال سے فوائد کثیرہ کو چھوڑ دینا عقلاً اور نقلاً مستحسن نہین ہے [۵] **وللناس فیما یعشقون مذاہب**

(۳) **شیخ معزالدین دہلوی** - آپ اولاً تخت دہلی کے سلاطین کے نائب رہ چکے ہین مگر
بعد مین قطب الاولیا کے فقر اور کرامات نے آپ کو درویشی کی طرف کھینچ لیا - لہذا تونگری لباس کو فقیری خرقہ سے
بدل ڈالا - اور پیر کی خدمت مین بیعت ہو گئے - اور معنوی کامیابی حاصل ہوئی -

(۴) **شیخ حامدالدین احمد نہروالہ** - آپ گجرات کے نامور عالمون مین سے تھے - خداشناسی
کا شوق تھا جب قطب الاولیا کی رہنمائی کا شہرہ متواتر آپ کے کان مین پہونچا - تو عزم دہلی کر کے شرف ملازمت
حاصل کیا - مرید ہو گئے اور سبعین کے بعد ضعف خلافت پاکر دارین کامیاب ہوئے -

(۵ و ۶) **قاضی سعد قاضی عماد** ان دونون صاحبون کا تعصب بناے بدعت منہدم کرنے
مین حد سے زیادہ بڑہا ہوا تھا - ایک روز سماع رد کرنے کے ارادہ سے قطب الاولیا کی خانقاہ مین پہونچے
روّح اللہ روحہٗ چونکہ صوفیوں کے سماع مین خفقانی نشر اور بے اختیاری نشان تھا - اسواسطے آنے والے
بھی جن کی طینت مین منع کرنا داخل تھا - رقص اور ہاتھ ہلانے مین شامل ہو گئے اور پھر مرید بھی ہوئے **بیت** -

دعوی زہد تو آن روز مسلم | کہ روی بر سر آن کوچہ و ہشیار آئی

[۵] جس شے کے ساتھ لوگ عشق رکھتے ہین - اوس کے بارہ مین اون کے جداگانہ طریقے ہوتے ہین ۱۲ -

Presented by www.ziaraat.com

یاد شیخ محمود نہروالہ

تحیا کرما کی

آپ قطب الاولیا کے مرید ہین۔ قدس سرہ ہمیشہ پیر کی ملازمت مین رہ کر ایک پلک مارنے کی بہی جدائی اپنے واسطے پسند نہین کی۔ اس مین شک نہین۔ خداوندان ارادت یعنی مریدین کا دستور دو طرح پر ہوتا ہے بعض مرید ہمیشہ مرشد کے دیدار پر گویا آنکہین بہی دیتے ہین۔ ان کا خیال ہے کہ حقیقی جمال کا مشاہدہ اسی خدا نما آئینہ مین ہوتا ہے۔ اور اس ذریعہ سے تمام ظلمانی اور نورانی حجاب جو ہستی موہوم اور وجود حق کے درمیان مین ہوتے ہین۔ ہم اٹہا دیتے ہین۔ اور جدائی کا نام زبان پر لانے کو طریقت کے اندر ناجائز سمجہتے ہین۔ اور بعض مرید۔ پیر کے ساتہہ یک جہتی اور محبت مستحکم طور پر قایم کر کے ہمیشہ دوری مین پیر کا حلیہ نظر کے سامنے رکہتے ہین۔ اور ان کو جو کچہہ عشق ہوتا ہے۔ غائبانہ ہوتا ہے۔ ملازمت اور صحبت پیر سے گوشہ تنہائی کی طرف بہاگتے ہین۔ خوف یہ ہوتا ہے۔ کہ مبادا از روے بشریت کوئی بات خلاف ادب سرزد ہو جاوے۔ کہتے ہین۔ کہ فرید الحق گنج شکر بہی خیال کر کے ایک مدت کے بعد خدمت پیر مین حاضر ہوا کرتے تہے۔ اور مجلس سے جلدی ہی اوٹہکر اپنے حجرہ مین چلے جایا کرتے تہے۔ اور محمود الدہر نہروالہ نے یہ رفتار پسند نہین کی۔ اور پیر کی خدمت سے اپنی زندگی مین کبہی دور نہین ہوے۔ اور پیر کی اجازت سے پیر کی رحلت کے بعد گجرات کو چلے گئے۔ نہروالہ مین قیام کیا۔ اور وہین خوابگاہ بہی اختیار کی۔

یاد حاجی مجد الدین حاجری دہلوی رحمہ اللہ

آپ بہی علوم کے عالم تہے۔ مگر سلوک کا قدم۔ علم ظاہر کے تنگ کوچہ سے باہر نکال کر شوق اور عشق کے میدان مین کبہی نہین ڈالا تہا۔ ہمیشہ صاحب سماع صوفیون کی سرزنش کیا کرتے تہے۔ بالخصوص قطب الاولیا اور قاضی حمید الدین کی مجلس سماع کے انکار پر تو آپ کی زندگی تہی۔ آخر کار جب وقت آیا۔ تو آپ کی قابلیت نے صوفیون کے عالی مرتبہ گروہ کی طرف اعتقاد پیدا کیا۔ واقفکار راستہ چلنے والون۔ صاحب قیاس درویشون اور کامیاب عارفون کی امداد سے مجلس رقص و سرود پر فریفتہ ہو گئے۔ آپ کی یہ ایک دلچسپ بات ہے۔ کہ محبت کے سات لائقہ مقام ہین۔ ان مین پہلا مقام یہ ہے۔ کہ محبوب کے ساتہہ موافقت ہو۔ اور اس مقام کا چہوٹے سے چہوٹا درجہ یہ ہے۔ کہ محبوب کے فرمان پر سر جہکا دیا جاوے۔ جب تک کسی کو یہ مقام حاصل نہین ہوتا۔ آگے کو

قدم اُٹھانا دشوار ہوتا ہے۔ لیکن جس وقت محبت مین جوش آتا ہے۔ صبر۔ آرام۔ خواب۔ خورش۔ ہوش اور خرد یہ سب کے سب کوچ کرجاتے ہین۔ اور نالہ۔ فریاد۔ بیخودی۔ بیدلی۔ گریہ۔ اور شیفتگی۔ یہ تمام صورتین پیدا ہوجاتی ہین۔ اِس وقت مین اگر حکم کے دائرہ سے فرمان برداری کا قدم کسی شخص کا باہر جا پڑے۔ اور وہ سماع مین دست افشانی کرنے لگے۔ تو معذور ہوگا۔ کہتے ہین۔ قاضی سعد اور قاضی عماد۔ سماع کے انکار مین قاضی جلبرمی کے شریک غالب تھے ایک روز قطب الاولیا کی مجلس سماع گرم تھی اور صوفیون کی جماعت نالہ وفغان کررہی تھی۔ اِس مجلس کے برہم کرنے کا ارادہ کرکے دونون قاضی مجلس کی عین گرماگرمی کے وقت چلے آئے مگر یہان پہونچکر پابندی شریعت کی طاقت ایک بارگی جاتی رہی۔ اور صوفیون کی طرح دست افشانی کرنے لگے۔ جب پھر اپنی اصلی حالت پر آئے۔ تو اس عجیب وغریب حرکت سے سخت متعجب ہوئے۔ آخر کار منصب قضا چھوڑکر صوفیانہ حجرون مین آبیٹھے۔ اور کاملانِ زمانہ ہوکر درجہ شہادت حاصل کیا۔

یاد شیخ وجیہ الدین یحییٰ دہلوی رحمہ اللہ

صفائی۔ پرہیزگاری۔ ریاضت کا فروغ۔ اور آشنائی کی شعاع۔ بہ صفات آپ کے اقوال اور افعال مین موجود تھین۔ ہمیشہ آنکھون مین آنسو جی مین شوق۔ لبون مین نالہ وولولہ۔ اور دل مین غم وبے آرامی رہتی تھی زمانہ پرست لوگون کے ملنے سے کنارہ رہنا۔ اور تمام وکمال زمانہ زندگی۔ خاموشی کے ساتھ لبسر کرنا۔ آپ کی عادت مین داخل تھا۔ رحلت کے بعد دہلی مین خوابگاہ بنائی گئی۔

یاد شیخ فخرالدین زاہدی

مولد اور خوابگاہ دونون میرٹھ مین ہین۔ اسکندر فیلقوس کے خاندان مین اور خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کے ہم عصر تھے کہتے ہین۔ ایک سال مال ومتاع سے بھری ہوئی ایک کشتی دریائے جمنا مین ڈوب گئی جن مال والون کو نقصان پہونچا تھا۔ اُنھون نے اپنا حالِ درد۔ خواجہ کی خدمت مین عرض کیا۔ خواجہ نے فرمایا۔ دریا کا یہ کنارہ اِس درویش کے سپرد ہے۔ اور وہ کنارہ برادر فخرالدین سے تعلق رکھتا ہے۔ چونکہ کشتی اُس کنارہ پر ڈوبی تھی لہذا آفت زدہ لوگ شیخ فخرالدین کے آستانہ پر حاضر ہوکر روئے پیٹنے لگے۔ شیخ نے اس مضمون کا رقعہ لکھکر دریا مین ڈالا۔ کہ کشتی کو صحیح وسالم کنارہ پر پہونچا دیوے۔ رقعہ نیچے بیٹھ گیا۔ اور کشتی مع مال ومتاع پانی کے اوپر آگئی

سکتے ہین - ایک روز چالیس آدمیون مین سے ایک آدمی نکلکر آپ کے پاس آیا جس کی پیشانی پر کلمۂ طیبہ کے حروف لکھے ہوے تھے - اوسنے کہا - کہ آسمانی آفت اِس ملک کے واسطے بھیجی گئی ہے - لیکن یہ شہر اس زاہد کے ظل حمایت مین ہے - لہذا خرابی سے محفوظ رہے گا - اس بنیاد پر آپ کا سلسلہ زاہدی لفظ کے ساتھہ مشہور ہوا **مصرع**

قبولِ بندگی مخصوص او باد

یاد شیخ شہاب الدین حق گو

آپ شیخ فخر الدین زاہدی کے فرزند ہین - اور اپنے پدر بزرگوار کے ہی مرید بھی ہین - جہان گردی کا خیال پیدا ہوا تو باپ سے اجازت چاہی - مگر وہ قبول نہین ہوئی - چونکہ باپ کی ناخوشی سے بھی آپ کا ارادہ فسخ نہین ہوا - تو باپ نے دعا دی - کہ جس کو تم سر آوردہ کرو - خدا کرے وہ تمہارے ساتھہ ایسا برتاؤ کرے جیسا تم میرے ساتھہ کرتے ہو - بات ختم ہوئی - جب آپ دہلی مین پہونچے - تو شروع شروع مین کسی نے ازراہ قبول آپ کی عزت نہین کی - آپنے غصے مین آکر فرمایا - کہ مین اس اقلیم کی سلطنت فروخت کرتا ہون - خریدار کی تلاش ہی محمد شاہ راستہ مین جا رہا تھا جو تغلق شاہ کا بیٹا - اور شیخ نظام الاولیا کا مرید تھا - اُس کے کان مین یہ آواز پہونچی - نیازمندانہ - آواز دینے والے کے پاس آبیٹھا - اور نرمی کے ساتھہ عرض کیا - اِس متاع کا خریدار مجکو سمجھیے - آپنے فرمایا - تیری منکسرانہ گذارش پر تجھہ کو مفت دیدی گئی - تغلق شاہ کو یہ واقعہ ناگوار گزرا - لیکن جب معلوم ہوا کہ داد و ستد اُسی کے بیٹے کے ساتھہ ہوا ہے - تو خدائے لایزال کا شکر بجالایا - جب ہیبہ کی تکمیل قبضہ کے ساتھہ ہو گئی - تو اوس کو حکمرانی کے نشہ مین بدمستی پیدا ہوئی - یہانتک کہ اُس زمانہ کے عالمون کو اپنی بارگاہ مین فراہم کرکے - ازراہ نالائقی زبان پر لایا - کہ ولایت کے خاتمہ کی طرح - نبوت کے خاتمہ کو عقل تسلیم نہین کرتی ہے اِس بیہودہ بات کے جواب مین علماء دور و دراز اندیشہ مین جا پڑے - اور بالآخر عرض کیا - کہ شیخ شہاب الدین زاہدی ہم سب سے زیادہ بزرگ اور دنیا و آخرت دونون سے بہرہ ور ہین - اس معرکہ مین اون کا موجود ہونا ضروری بات ہے تاکہ اُن کے اتفاق سے اِس بارہ مین گفتگو کی جاوے - جب شیخ شہاب الدین - اِس پریشان مجمع مین پہونچے - اور حکمران کا مالیخولیا بیان مین آیا - تو شیخ کو غصہ آگیا - چونکہ کوئی ہتھیار اُس وقت بہم نہین پہونچا - ناچار جوتہ اپنے پانون سے نکال کر حکمران کے منہ پر مارا - تاکہ خواری کے ساتھہ قتل نہ کیے جاوین - اور راہ شہادت مین برہنہ پا جانا نصیب ہو - محمد شاہ یہ حال دیکھکر برہم ہوا - حکم دیا - کہ اس سخت سست کہنے والے شخص کو قلعہ کے اوپر سے خندق مین ڈال دو دو دفعہ اوپر سے نیچے گرا لنے مین تو کوئی اذیت نہین

پہونچی - مگر تیسری دفعہ گرنے کی حالت مین آپ کے پدر بزرگوار کی مثالی صورت نظر آئی - اور آپ کو ہدایت کی - کہ خودداری سے پرہیز کرکے سرائے نیستی سے ملک ہستی کو کوچ کر جاؤ - لہذا آپنے اپنے تئین ایزدی مشیت کے حوالہ کرکے ولایت کو شہادت کے ساتھہ شامل کیا - اور حُسینی درجہ پایا - پرانی دہلی مین آپ کی قبر بنائی گئی - اُس وقت سے آپ بہ لفظ حق گو نام زدہین - مصرع جزاے کار او دیدار حق باد

یاد قاضی حمید الدین ناگوری

آپکا نام محمد ہے - اپنے باپ خواجہ عطاء اللہ کے ساتھہ - بزمانہ سلطان معز الدین سام - دہلی مین آئے تھے آپ کو بھی علوم مین اجتہاد کا درجہ حاصل تھا - پدر بزرگوار کی وفات کے بعد قصبہ ناگور کا عہدہ قضا آپ کے نام سے نامزد ہوا - کمال جرأت کو کام فرماکر منصب کی رعایت کرتے تھے - تیسرے سال خواب مین خاتم الانبیا علیہ السلام نے آپ کو اپنی طرف بلایا صبح ہوتے ہی عہدہ قضا ترک کرکے خشکی کے راستہ سے حرمین شریفین کو روانہ ہوئے - زادہما اللہ شرفا - بغداد مین شہاب الاولیا سہروردی کی ملازمت مین حاضر ہوئے - آنکھون نے اور دل نے فیض پایا - اور خدمت کے ذریعہ سے تھوڑے ہی دنون مین خرقہ خلافت حاصل کیا - اُن ایام مین خواجہ قطب الدین اوشی بغداد مین تشریف رکھتے تھے - اِن دونون صاحبون کے درمیان مین دوستی اور رازداری کا عہد و پیمان استحکام کے ساتھہ ہوا - جب قاضی صاحب - اُس شہر ولایت (بغداد) سے روانہ ہوکر مکہ معظمہ مین پہونچے - تو ایک روز طواف کے اندر ایک درویش کے پیچھے پیچھے ہولئے - پیش رو درویش نے پیچھے مڑکر دیکھا - فرمایا - پیروی فی الحقیقة اچھی بات ہے لیکن جب تک صورة اور معنی دونون ہم رنگ نہ ہون - کچھہ سود مند نہین - مین ہر قدم مین ختم قرآن الحمد سے والناس تک کرتا ہون - تم ایسا نہین کرتے ہو - حقیقت مین ایسا اتباع درست نہین ہے یہ سنکر قاضی صاحب کا حال دگرگون ہوا - القصہ ایک سال مدینہ منورہ مین مجاور رہے اسکے بعد پھر دہلی مین آکر قطب الاولیا سے ملاقی ہوئے - باہم ایک کو دوسرے کے دیدار سے خوشی ہوئی - وہی دیرینہ دوستی بڑھنے لگی -

کہتے ہین - اُن ایام مین دہلی کے فتوی نویسون اور کاغذی علوم کے عالمون نے راگ کی حرمت اور سننے والون کے تعزیر کے بارہ مین فتوی لکھے تھے - اور یکے بادیگرے دستخطون سے اُن کو مزین کیا تھا - اور قاضی حمید الدین کا یہ حال تھا - کہ سرود و سماع پر فریفتہ تھے - جب یہ مضمون آپکے کان مین پہونچا - تو شیخ جمال الدین داود سے فرمایا - (جو آپ کے محرم دوستون مین سے تھے - اور مذکورہ بالا فتوے پر اُن کی بھی مہر تھی) داود - جو جماعت ہنوز قید طبیعت

سے آزاد نہین ہوئی ہے وہ اگر ایسا فتویٰ لکھے - توچندان تعجب کی بات نہین ہے - لیکن تعجب تم سے ہے - کہ درویشون کی توجہ کی بدولت - مردان خدا مین سے ہو گئے ہو - اور ابھی تک طفلانہ ڈھول مٹی سے کھیلتے ہو - شیخ جمال الدین داؤد نے پشیمان ہوکر قاضی صاحب کے قدمون پر سر رکھ دیا -

سخندانی اور سخنوری مین آپ کو بہت کچھ کمال تہا - اور آپ کی تصنیفات آپ کی سخندانی کی گواہ ہین جیسے لوائح - طوالع الشموس در شرح اسماء الحسنیٰ مشتمل بر دو مجلد - بہت سی حقائق اور معرفت کی باتین ان دونون کتابون مین اپنی قلم سے صفحہ بہ صفحہ لکھی ہین -

ایک روز شیخ برہان الدین بلخی - اور شیخ کبیر خوارزمی - عربی گھوڑون پر - اور آپ ایک چھوٹے سے خچر پر سوار تھے - شیخ کبیر نے فرمایا حمید - تمہارا مرکب صغیر ہے - آپنے جواب دیا - بیشک لیکن رفتار مین کبیر سے بڑہ کر ہے - کہتے ہین - تاریخ انتیسوین رمضان ہجری سنہ چھ سو تینتالیس مین ایکبارگی آپ کو بارگاہ مولیٰ کا اشتیاق حد سے زیادہ ہوا - اور اس ناپائدار دنیا سے ملول ہوئے - تراویح اور وتر سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ مین سر رکھ دیا اور واصل حق ہوئے - حال آنکہ کسی قسم کی بیماری لاحق حال نہ تھی -

یاد شیخ فریدالدین گنج شکر

آپ کا نام مسعود ابن سلیمان ابن قاضی شعیب ابن احمد ابن یوسف ابن شہاب الدین ابن فرخ شاہ کابلی ہے کہ دس واسطے سے سلسلہ نسب حضرت فاروق اکبر سے جا ملتا ہے - آپ کے تیسرے دادا یوسف چنگیزی عہد مین ہندوستان آئے تھے - اور قصبہ کوتوال مین قیام فرمایا تہا - اسی مقام مین آپ کی باسعادت ولادت بھی ہوئی تھی آغاز جوانی مین رسمی علوم کی تحصیل کرتے رہے - پھر ملتان مین آکر ایک مسجد مین گوشہ اختیار کیا - خواجہ قطب الدین بختیار اوشی سمرقند سے سیاحت کنان - پیر بزرگوار کی ملازمت کے ارادہ پر دہلی کی طرف جا رہے تھے - اثنائے راہ مین اس مسجد پر بھی گذر ہوا - اور آپ کو ملاقات فیض آثار نصیب ہوئی - ایک کتاب سامنے تھی - خواجہ نے دریافت فرمایا - کیا کتاب ہے - جواب دیا - نافع - فرمایا - نافع ہو - عرض کیا - درویش کا نفع تو خدمت مین تہا - بعض کہتے ہین - خواجہ اسی دفعہ اپنے ہمراہ دہلی کو لیگئے - اور بعض کہتے ہین کہ اپنے اثنائے راہ مین سے بارادہ تحصیل علم قندہار اور سیستان جانے کی اجازت لے لی - اور تحصیل سے فارغ ہو کر دہلی مین آئے - اور خواجہ کے پیرو ہو گئے - چونکہ اس شہر مین لوگون کے ہجوم سے تشویش پیدا ہوئی - اور فراغ عبادت حاصل نہین ہوا - اسواسطے ہانسی کی طرف روانہ

ہو گئے - وہان بہی اسی طرح خلائق کا ازدحام ہوا - اور وقت یون ہی غارت جاتا تہا - ناچار اجودہن[۵۱] مین آپہونچے - چونکہ اس موضع کے لوگ ملنسار اور درویش دوست نہین تہے - لہذا یہین قیام فرمایا - اور نفس کی لڑائی مین کمال کوشش کی - چند سال تک جَو کی ٹکیا پیٹ پر باندہ کر پہلو نشین دشمن (نفس) کو فریب دیتے رہے - اور آخر کار فتح مند ہوئے - ہند کے تمام مشائخ متفق اللفظ کہتے ہین کہ ریاضت اور پرورش روح مین گنج شکر کی مانند کوئی درویش پیدا نہین ہوا -

گنج شکر خطاب ہونے کی وجہ مین کئی قسم کے بیانات دیکہنے مین آئے ہین زیادہ تر مشہور یہ ہے - کہ بنجارون کا ایک قافلہ سر راہ ملا - دریافت کیا تمہارے پاس کیا سامان ہے - اُنہون نے جواب دیا - نمک ہے - فرمایا - نمک ہوگا آپکے فرمانے کے اثر سے شکر کی بوریان نمک کی بوریان ہوگئین - قافلہ والے بنجارے پشیمان ہوئے - اور اصلیت معاملہ حاضر ہو کر ظاہر کی - فرمایا - غم نہ کرو - اگر شکر تہی - تو شکر ہو جاویگی - **القصہ** آپ کی عجیب وغریب باتین سابقہ تواریخ کی کتابون مین بہت کچہہ لکہی ہوئی ہین - راقم کو اُن کے لکہنے کی ضرورت نہین ہے -

ایک روز شیخ نظام الاولیا نے نمک قرض لیکر فقرا کے کہانے مین ڈال دیا تہا جب آپنے اُس مین سے لقمہ اوٹہایا تو ہاتہہ مین وزن معلوم ہوا - فرمایا - لقمہ کے وزنی ہونے کا کیا سبب ہے - کیفیت حال عرض کیگئی - ارشاد ہوا - صوفی کو قرض لینا جائز نہین ہے - جو کچہہ ملے - اوسی پر قناعت کرنا چاہیے - اور فرمایا الصوفی[۵۲] من رضی بالموجود ولا یسعی بطلب المفقود عوارف سہروردیہ پر عمدہ عمدہ حاشیے اور اونچی اونچی باتین لکہی ہین - جو مطالعہ سے تعلق رکہتی ہین -

شیخ بدر الدین اسحٰق کو شب رحلت مین فرمایا شیخ نظام الاولیا کو سلام کے بعد کہنا - کہ دوستون کی جدائی کا رنج اور ملاقات کا شوق - فرید نے ہمراہ لیچلا - اور پیر بزرگوار کا خرقہ تمہارے واسطے بہیجا ہے - مبارک ہو تاریخ پانچوین محرم ہجری سنہ چہہ سو چونسٹہہ کو پچانوین سال کی عمر کے بعد - عالم ظاہری سے قدیمی وطن کو بازگشت فرمائی - جو غیب الغیوب کی بارگاہ ہے -

انجمن فرزندان و چندے از خلفائے شیخ الاسلامی مخدوم شیخ فریدالدین گنجشکر اجودہنی کابلی

کہتے ہین شیخ الاسلام کے کنار عاطفت مین پانچ فرزند اور تین لڑکیان تہین - انہین آٹہون کے احوال اخلاق اور افعال - آٹہون بہشت کے لیے سامان سرسبزی ہین - ان آٹہون بارور اور سایہ دار پودون کی برکت سے دنیا کے

[۵۱] اب پٹن کے نام سے نامزد ہے ۱۲ [۵۲] صوفی وہ شخص ہے - جو موجود پر راضی ہو - اور عدم موجود کی تلاش مین کوشش نہ کرے ۱۲ -

بلاغ مین ولایت اور ہدایت کے بہت سے ثمر ایسے بہم پہونچے۔ جن کی شان لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ ہے۔ اور جن سے ارباب زمانہ کو کمال فیض اور فائدہ پہونچا ہے۔

پہلے فرزند کا مبارک نام شیخ نصیر الدین نصر اللہ ہے آپ کے بھی ایک لڑکا تھے۔ شیخ بایزید تمام درویشون کی خو اور بو بالکل انہین موجود تھی۔ شیخ نظام الاولیا کے خلیفہ شیخ کمال مالوہ۔ جن کا روضہ قصبہ دہار مین ہے۔ انہین شیخ بایزید کے فرزند ارجمند ہین۔ اس زمانہ مین مالوہ کے اندر شیخ کمال کی نسل سے ایک جماعت کی جماعت ہے۔ اللہ جل شانہ اس جماعت کو اس کے آبائے کرام کی نیک عادتین عطا فرماوے۔

دوسرے فرزند شیخ شہاب الدین تھے۔ آپ درسی اور حقیقی علوم کے عالم۔ اور شاہراہ تقویٰ و تحقیق کے سالک تھے۔ عوارف کے درس مین شیخ نظام الاولیا کے ہم سبق رہ چکے ہین شیخ نظام الاولیا کا بیان ہے چونکہ گنجشکر والا نسخہ باریک قلم سے لکھا ہوا۔ اور کسی قدر غیر صحیح تھا۔ اسوجہ سے درس کے وقت تامل اور دیر لازمی ہوتی تھی۔ ایک روز عرض کیا گیا۔ کہ شیخ نجیب الدین متوکل کے پاس جو کتاب ہے۔ اُس کی عبارت صحیح ہے اور خوش خط ہے یہ بات طبع مبارک پر شاق گزری۔ اور تھوڑی دیر غور کیا۔ پھر غصہ مین آکر کئی دفعہ فرمایا۔ شاید درویش کو غیر صحیح کی تصحیح کی طاقت نہین ہے۔ فقیر نے سر ننگا کر کے قدم مبارک پر رکھدیا۔ اور عذر کر کے معافی تقصیر چاہی۔ قبول نہین ہوئی۔ مین تنگ دل ہوکر جنگل کی طرف چلا آیا۔ اور جان و ایمان کے سلب ہوجانے کا خوف تھا۔ جس کے سبب سے حیران و بیقرار پھرتا تھا۔ اتنے مین شیخ شہاب الدین کو یہ حال معلوم ہوا۔ آپنے میری شرمندگی اور غمگینی اس خوبی کے ساتھ اپنے پدر بزرگوار کے حضور مین بیان کی۔ کہ مقبول ہوگئی۔ چنانچہ پیر بزرگوار نے اپنے حضور مین مجکو طلب فرماکر قصور معاف کیا خوف اور ناامیدی کا میل کچیل۔ اندوہگین خاطر سے دور کردیا اور پریشان دل کو امیدوار کر کے اطمینان دلایا۔ دوسرے روز ارشاد کیا کہ پیر۔ مرید کی مشاطہ ہوتا ہے۔ اور اُسی روز خلافت کا خلعت عطا فرماکر سرفرازی بخشی۔

تیسرے فرزند شیخ بدرالدین سلیمان تھے۔ چونکہ انوار آلہی کی چمک دمک آپ کی سیرت اور صورت سے نمایان تھی۔ لہذا آپ اپنے پدر بزرگوار کے جانشین ہوئے۔ اور گنجشکری سجادہ کا بچھانا۔ اور شیخ الاسلامی راستہ کا چلنا آپ کو نصیب ہوا۔ کہتے ہین۔ خواجہ زور اور خواجہ غوریہ دونون بزرگ چشت سے اجودھن مین آئے ہوئے تھے حضرت گنجشکر نے سجادہ نشین کو ان دونون بزرگون کا مرید کراکر آپ کو کلاہ خلافت دلوادی تھی۔ جب آپ کی رہنمائی کی باری تمام ہوئی تو اپنے باپ کے حظیرہ منورہ مین خوابگاہ تجویز کر کے سو رہے۔

چوتھے فرزند خواجہ نظام الدین تھے۔ آپ سکے مہربان باپ۔ آپ کو اپنا یوسف سمجھکر آپ کے سامنے

یعقوبی برتاؤ کیا کرتے تھے۔ اور آپ اپنا احوال حقیقت۔ سپاہیانہ وضع مین چھپائے رکھتے تھے۔ ایک فوز مشرکون کے ساتھہ جنگ غزا کا اتفاق آپڑا۔ تو تنہا چند آدمیون کو روانہ دوزخ کر کے خود ذریعہ شہادت عازم بہشت ہوئے۔ کہتے ہین۔ آپ کا کالبد لڑائی کے مقام پر باوجود تلاش دستیاب نہین ہوا۔ آپکے ایک فرزند تھے صاحب کمالات خواجہ ابراہیم نام اور خواجہ ابراہیم کے بھی ایک لڑکے تھے۔ **خواجہ عزیزالدین** نام۔ جن کو شیخ نظام الاولیا کی ملازمت سے ظاہری اور باطنی فضیلت اور ولایت حاصل ہوئی تھی۔ اور روضہ نظامیہ مین ہی آپ کی بھی قبر ہے۔

پانچوین فرزند **شیخ یعقوب** تھے۔ آپ سب سے چھوٹے تھے۔ سید امیر خورد کرمانی اپنے والد ماجد کے زبانی روایت کرتے ہین۔ کہ وہ فرماتے تھے۔ مین شیخ یعقوب کی خدمت مین کمال دبستگی رکھتا تھا۔ آپنے ملامت اور خرابات نشینی کو اپنے درویشانہ مراتب کا برقع بنا رکھا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ رات کا ذکر ہے جس شہر مین آپ رہتے تھے۔ وہان کے حاکم کے پیٹ مین ایسا سخت درد ہوا۔ کہ گویا اُس نے ملک زندگانی کے غارت کرنے پر کمر ہی باندھ لی تھی حاکم کے ملازمین شیخ یعقوب کی جست وجو مین پھرنے لگے۔ کہ شاید آپ کی جان فزا دعا کی برکت سے ہی یہ ملک آباد رہے۔ کمال تلاش کے بعد سر ننگا اور بال اُلجھے ہوئے۔ اس حیثیت کے ساتھہ ایک میخانہ مین پڑے ہوئے ملے۔ حاکم کے درد کی کیفیت عرض کی گئی۔ فرمایا۔ ہمارا یومیہ خرچہ تمام ہوگیا تھا۔ وہان سے اوٹھے اور حاکم کے مکان مین پہونچے۔ اور اپنے دست مبارک سے شکم حاکم کو مس کیا۔ اُسی وقت فوراً صحت ہوگئی۔ حاکم نے بہت کچھہ جنس اور نقد نذر کیا۔ کہتے ہین صبح تک تمام خیرات کر دیا۔ آفتاب نکلتے نکلتے ایک کوڑی بھی باقی نہین رہی۔ آپ کو قصبہ امروہہ کے حدود مین رجال الغیب اپنے ساتھہ لے گئے۔ اور لوگون کی نظرون سے چھپا دیا۔ آپ نے دو لڑکے چھوڑے جن کے عادات اور اطوار بزرگان سلف کی مثل تھے۔ اور نیز ظاہری و باطنی فضیلتین بھی رکھتے تھے۔ ایک **خواجہ معزالدین** جنھون نے مقام دیوگیر مین شہادت پائی۔ دیوگیر کو اس زمانہ مین دولت آباد کہتے ہین۔ دوسرے **خواجہ قاضی** اِنھون نے دہلی مین رحلت کی۔

پانچون فرزندون کا تو بیان ہوچکا۔ اب سنئے لڑکیون کا حال اِس طرح پر ہے کہ بڑی لڑکی کا نام **بی بی مستورہ** تھا۔ جنھون نے اپنی تمام عمر عصمت وعفت کے ساتھہ گزاری۔

دوسری **بی بی شریفہ** جو زہد وعبادت مین اپنے زمانہ کی رابعہ تھین۔ اور حضرت گنجشکر آپ کے بارہ مین اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر عورتون کو خلیفہ کرنا جائز ہوتا تو مین شریفہ کو اپنا خلیفہ اور سجادہ نشین کر دیتا۔

تیسری بی بی فاطمہ جو مولانا بدرالدین اسحٰق کے نکاح مین آکر خانوادہ مشیخت کی دلہن بنین۔ اولین دختر مستورہ کے ایک فرزند تھے خواجہ عزیز صوفی نام تھا۔ ابوالآبا آدم صفی اللہ کی خلافت کے تمام اطوار آپ مین پائے جاتے تھے۔ اپنی قلم سے مختلف طرح کے خطوط نہایت خوبصورتی سے لکھتے تھے۔ تحفۃ الابرار فی کرامۃ الاخیار شیخ نظام الاولیا کے مناقب مین اور نیز اُن کی عمدہ عمدہ باتون کے بیان مین آپ کی تصنیفات سے ہے۔ آپ کے ایک لڑکے تھے خواجہ قطب الدین حسن ان کو خلافت کا خلعت چراغ دہلی شیخ نصیرالدین محمود کی خدمت سے حاصل ہوا تھا۔

تیسری دختر بی بی فاطمہ جو تھین۔ ان کے شوہر بدر اسحٰق جب عالم بقا کو کوچ فرما گئے۔ تو شیخ نظام الاولیا نے دہلی مین بلا لیا۔ اور کمال درجہ خدمت گزاری کی۔ آپ سے دو فرزند یادگار رہے۔ خواجہ محمد اور خواجہ موسیٰ خواجہ احمد نیشاپوری شیخ الاسلام کے خاص مریدون مین سے تھے۔ اُنھون نے باتفاق رائے شیخ نظام الاولیا ان دونون عالی قدر گوہرون کی پرورش فرمائی۔ اور کمالات انسانی کو پہونچایا جس کے معنی یہ ہین "بازگشت کرنا اس عالم خاک سے عنصری لباس مین وحدت کے جہانِ پاک کو"۔ جب عنصری علائق سے علیحدہ ہو کر کوچ کرنے کا وقت آیا۔ تو روضہ نظامیہ مین خوابگاہ بنی۔

شمارۂ برگزیدۂ خلفائے گنجشکری

شیخ جمال الدین احمد ہانسوی چونکہ طریقت اور حقیقت کا جمال اور جمال کی چمک دمک آپ کے حالات سے عیان تھی۔ لہٰذا پیر کی قلبی اور نظری توجہ کے اثر سے آپ کا صدق و صفا حد کمال کو پہونچ گیا تھا۔

مولانا برہان الدین ابن شیخ جمال ہانسوی۔ کہتے ہین۔ جب شیخ جمال کی روح بدن کے مستعار لباس سے مجرد ہو کر رحلت کر گئی۔ تو خلافت کا خرقہ اور عصا جو شیخ جمال کے پاس تھا۔ باشادہ پیر منجملہ تمام فرزندون کے صرف برہان الاولیا کو عنایت ہوا۔

شیخ علی صابر۔ جب آپ کی سند جمال الخلفا نے چاک کر دی۔ تو آپکی مان نے جو حضرت گنجشکر کی ہمشیرہ تھین۔ کیفیت حال بھائی کی خدمت مین عرض کی۔ فرمایا جمال کے چاک کیے ہوئے کو فرید نہین سی سکتا ہے جب صابر نے جواب کا مضمون سنا۔ تو اپنے اسم اور رسم کے مطابق اپنی مان کو بھی تلقین صبر کی۔ اور کہا۔ کوئی غم کی بات نہین ہے اگر جمال کے مضطرب ہاتھ نے صابر کی خلافت کی سند چاک کر دی۔ تو صابر کے صبر کے ہاتھ نے بھی

Presented by www.ziaraat.com

جمال کی سند کا ورق پھاڑ ڈالا - اب کوئی بزرگ جمال کی رہنمائی سے حضرت گنجشکر کے سلسلہ کو نہیں پہونچے گا کہتے ہیں شیخ جمال کی خلافت شیخ جمال پر ہی ختم ہو گئی - اور کوئی شخص اِن کے ذریعہ سے سلسلہ داری کے درجہ کو نہیں پہونچا -

شیخ علاء الدین محمد ابن شیخ بدرالدین سلیمان ابن شیخ الاسلامی - آپنے باپ کے بعد دو قرن تک اپنے موروثی سجادہ پر سلسلہ داری کی - اور سجدہ شکر گزاری ادا کرتے رہے - جب آخرین سفر پیش آیا تو اپنے جد امجد کی جیعو کی زمین میں خوابگاہ اختیار فرمائی - سلطان محمد تغلق نے ایک بلند کرسی کا گنبد آپکے مرقد پر تعمیر کرایا - اور آپکے فرزند **شیخ معزالدین** کو معز الملک کا خطاب دیکر گجرات کا صوبہ دار مقرر کیا - شیخ معزالدین نے گجرات میں ہی رحلت کی - شیخ علاء الدین کے دوسرے فرزند **شیخ علم الحق والدین** تھے - یہ شیخ الاسلامی کے منصب پر سرفراز ہو گئے تھے - اور نیز آپ کو دونوں عالم میں تصرف حاصل تھا -

شیخ محمد تاج پسر خواجہ تاج الدین محمد - آپ کے حالات میں ایک بزرگ شان پیدا ہوتی تھی آپنے سلطان مظفر گجراتی کے عہد میں تاج اعلا کا خطاب پایا تھا -

شیخ نورالدین احمد منڈو (مانڈو) والہ آپ بھی حضرت گنجشکر کی پاک نسل سے ہیں - ہمیشہ سُکر کی حالت میں رہتے تھے -

شیخ فخرالدین گنج اسرار جونپوری - آپ کا باصفا دل - انوار اور اسرار کا خزانہ تھا فرمایا کرتے تھے - کہ درد و نشانہ کمال نے میرے باطن میں بدون کسی مظہری (انسانی) منت کے خود از طرف رب ظہور کیا ہے - اور شیخ نظامی گنجوی کی ابیات اپنے حال سے منطبق کرکے پڑھا کرتے تھے - یہ ابیات آپکے جداگانہ بیان میں لکھی جائینگی - آپ کے مرید بہت ہیں - خوابگاہ جونپور -

شیخ علاء الدین عرف فیل مست - آپ بہ لفظ فیل مست نام زد تھے -

شیخ نورالدین - آپ حضرت گنجشکر کی اولاد میں سے ہیں - اپنے دادا شیخ تاج الدین ابن شیخ عبداللہ ابن شیخ منور اجودھنی کے مرید ہیں - جن کو لوگ فرید ثانی - اور اپنے وقت کا گنجشکر کہا کرتے تھی تاریخ پندرہوین ربیع الثانی ہجری سنہ نو سو سینتالیس کو عالم فانی سے کوچ کیا - قلعہ دہلی کے میدان میں آپ کی قبر ہے -

القصہ - ہند اور سندھ کے تمام شہر اور اطراف تمام و کمال شیخ الاسلام کی اولاد کی سکونت اور قدوم کی برکت سے دارالولایت بنے ہوئے ہیں - اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنی عنایت سے اس فروغ کو افزونی - اور استمرار عطا فرمادے **الی یوم التناد**

یادشیخ جمال الدین احمد خطیب ہانسوی

آپ حنفی النسب ہین - حضرت گنجشکر آپ کو بہت دوست رکھتے تھے - یہانتک کہ آپ کی محبت مین بارہ سال کامل ہانسی مین قیام فرمایا - اور یہ بات قرار پاگئی تھی - کہ میرے خلیفون مین سے جس کسی کو میرا جمال مناسب جانے اُس کی خلافت مجکو تسلیم ہے - شیخ جمال الدین جس کسی کا اجازت نامہ چاک کر دیتے تھے - تو اِس کے بارہ مین حضرت گنجشکر فرمایا کرتے تھے - جمال کے چاک کیئے ہوئے کو فرید نہین سی سکتا ہے - یہ شیخ جمال کے سرا پا نصیحت کلمات مین سے ہین "گفتار بے کردار زیب نہین دیتی ہے - جس کی سی رفتار تم نہ چل سکو - اُس کی گفتار چھوڑ دو - کیونکہ ایسی گفتار بالکل غیر موثر ہوتی ہے" جب آپکی ملاقات شیخ بہاء الدین زکریا سے ہوئی - تو شیخ زکریا نے آپ کو اپنے جملہ خلفا پر ترجیح دی تھی - اور جو دعوی از روے صحبت - حضرت گنجشکر کی خدمت مین حاصل تھا اُس بنیاد پر لکھہ بھیجا تھا - کہ مین اپنی تمام مریدون اور خلفا کو تنہا شیخ جمال الدین کے بدلہ مین آپکے روبرو پیش کرتا ہون - مروت کی بات یہ ہے - کہ سودا درہم برہم نہ کیا جاوے" - حضرت گنجشکر نے جواب مین لکھا "جمال میرا جمال ہے - معاوضہ مال مین ہوسکتا ہے نہ جمال مین" شیخ جمال الدین کی ایک نظم ہے - جس مین اولیائے خدا کے مراتب اور رجال اللہ کے حالات نظم کیے ہین - اِس نظم کے پڑہنے سے آپ کی عمدہ خو اور عرفان کی کیفیت کسی قدر ظاہر ہوتی ہے -

یادشیخ عارف ملتانی رحمہ اللہ

آپ حاکم ملتان کے پیش امام تھے - کہتے ہین - حاکم ملتان نے ایک دفعہ کچہہ نقد آپکے ہاتہہ حضرت گنجشکر کی خدمت مین بہیجا تہا - آپنے از روے حرص وطمع آدہون آدہ کر کے ایک حصہ نظر عالی مین پیش کیا حضرت گنجشکر نے فرمایا - عارف - تمنے برادرانہ حصہ اچھا کیا - آپ یہ سنکر خجالت مین ڈوب گئے - اور جو کچہہ بچا لیا تہا - سامنے لاکر رکھہ دیا اور نوکری کو الوداع کہکر حضرت گنجشکر کی ملازمت اختیار کی - چند روز بعد آپکے کام مین شائستگی پیدا ہوگئی - لہذا حضرت گنجشکر نے خرقہ خلافت اور اجازت نامہ آپ کو دیکر قندہار اور سیستان جانے کا حکم صادر فرمایا - کہ وہان کے باشندون کی رہنمائی کرنا - آپنے نامہ کو بوسہ دیکر خدمت مین رکھہ دیا - اور عرض کیا - کہ رہنمائی بہت بڑا کام ہے - مجہہ جیسے شخص سے خوبی اور شائستگی کیساتھ انجام نہین پاسکتا ہے - بہتر یہ ہے - کہ سفر حجاز کی مجکو اجازت فرمائی جاوے - تاکہ باقی ماندہ زندگانی اُسی ابراہیمی مقام مین بسر کردون - القصہ دونون طرف سے آخرین بات یہ قرار داد ہوکر عمل در آمد ہوا مصرع سعادت بسعادت در بشتاباد

یاد شیخ شمس الدین داؤد پالھی

پالھی - رودلی کے دیہات مین سے ایک دیہہ ہے - آپ حضرت گنجشکر کے خاص مرید اور شیخ نظام الاولیا کے ہمراز اور ہم سفر تھے کہتے ہین - ہر روز صبح کو گھر سے نکل کر جنگل مین چلے جایا کرتے تھے - جنگل کے تمام جانور آپ کے گرد جمع ہو جاتے تھے - اور کسی درندہ اور پرندہ مین کسی قسم کی آزار رسانی اور خوف باقی نہین رہتا تھا - منتظرانہ آپ کے جمال مین نظر کرتے رہتے تھے - اور آپ حالت مراقبہ مین مستغرق ہوتے تھے جب رات ہو جاتی تھی - تو اپنے گھر آجاتے تھے - اسی حالت سے زندگی گزار دی مصرع دل ربائے انفس و آفاق بود -

یاد مولانا احمد حافظ دہلوی

آپ رسمی اور حقیقی علوم کا خزانہ - اور پرہیزگاری اور معرفت کی کان تھے - شیخ نظام الاولیاء سے روایت ہے کہ فرماتے تھے - مین ایک بار حضرت گنجشکر کے مقدس روضہ کی آستانہ بوسی کے لیے جا رہا تھا - سرسی موضع مین آپ سے ملاقات ہوئی جب آپ کو معلوم ہوا - کہ مین کہان کا عزم رکھتا ہون - تو پیغام فرمایا - امید ہے - کہ تم جلد پہونچو گے - روضہ مقدس کو میرا سلام کہنا اور التماس کرنا - کہ دنیا کے طالب - آخرت کے طالب - اور نیز دونون کے طالب - روے زمین پر بہت سے ہین - لیکن اِس نیازمند کی آرزو سواے اس کے نہین ہے - کہ اس کی دعائے تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ قبول ہو جاوے -

مصرع رفیق جان تنہا یا د و اد باد

یاد شیخ بہاء الدین محمد سیکری وال

آپ شیخ الاسلام گنجشکر کی پاک نسل سے ہین - نافرمان نفس کی جنگ مین - فقر اور تنگ دستی کے قبول کرنے مین اور مال و منال چھوڑ دینے مین - اپنے بزرگوار آباؤ اجداد کی مثل تھے - اور بہت کچھ شائستگی کے آثار آپ کی پیشانی سے نمایان تھے رحمہ اللہ مصرع دلش بود از مواہب بحر مواج -

یاد شیخ بہاء الدین زکریا پور مولانا وجیہ الدین ابن علی شاہ قرشی خوارزمی

آپ کی والدہ ماجدہ - مولانا حسام الدین ترمذی کی دختر ہین - آپ کی ولادت کوٹ کرور مین ہوئی - جو قلعے سبکتگین کے بیٹے نے ہندمین فتح کیے تھے اُن مین پہلا قلعہ ہے - آپ کی خوابگاہ ملتان مین ہے - بارہ ۱۲ سال کی عمر مین قرآن حفظ کر لیا تھا - اور قرأت بھی حاصل کر لی تھی باپ نے دُرِ یگانہ کی طرح آپ کو یتیم چھوڑا - خراسان مین جا کر کتابی علم سیکھا - اور بخارا مین

سلہ - تو مجکو اپنی فرمان داری کی حالت مین دنیا سے اوٹھاے - اور مجکو (اپنے) نیک بندون مین لے جا داخل کر۱۲ -

پہونچکر درجہ اجتہاد مین قدم رکھا - اخلاق مین ایسی شائستگی جمع ہوگئی - کہ اہل زمانہ آپ کو بہاء الدین فرشتہ کہتے تھے - پھر حرمین کی خاک بوسی کے لیے بخارا سے جنبش فرمائی زادھما اللہ شرفاً پانچ سال مدینہ منورہ مین قیام فرمایا - اُس زمانہ مین شیخ کمال الدین محمد یمنی موجود تھے - جو عرب کے محدثین مین سے تھے - اون سے احادیث صحاح کی تصحیح کر کے سند حاصل کی - وہ بارہ سال اُن کی ہمراہی مین حج کو آتے تھے - پھر بغداد مین شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی کی ملازمت مین پہونچکر حقیقۃً بیعت ہوگئے - اور سترہ روز کے اندر خرقۂ خلافت حسب فرمان خاتم الانبیا علیہ السلام لیکر ولایت ملتان کی اجازت لی - جو صوفی لوگ سابق سے حاضر خدمت تھے اُنہون نے اس حال پر رشک کیا - اور شیخ کو فروغ باطن سے یہ حال معلوم ہوگیا - فرمایا - کہ تمہاری لکڑیون مین ابھی مکان کی نمی ابھی باقی ہے - اس سبب سے آگ جلد اثر نہین کرتی ہے - اور بہاء الدین کی لکڑیان خشک ہوگئی ہین - اِس وجہ سے اُنہون نے جلد شعلہ پکڑ لیا - حضرت گنجشکر فرماتے ہین - ایک روز مین شیخ بہاء الدین کے نام خط لکھنا چاہتا تھا یہ تامل تھا کہ عنوان القاب کیا لکھون - اتنے مین لوح محفوظ پر نگاہ جا پڑی وہان آپ کا لقب شیخ الاسلام لکھا ہوا دیکھا - چنانچہ یہی لقب لکھدیا - کہتے ہین - دونون جہان کا کمال آپ کو حاصل تھا - اور خرق عادات یعنی کرامتیں انواع واقسام کی واپسین نفس تک آپ سے صادر ہوئین - ساتوین صفر ہجری سنہ چھ سو پینسٹھ ٦٦٥ کو ایک روشن ضمیر مرد آیا - اور شیخ صدر الدین عارف کو سربمہر رقعہ دیا - اور کہا - اپنے پدر بزرگوار کے پاس پہونچادو چنانچہ پہونچا دیا گیا - محبوب کے خط کا پڑھنا تھا - کہ عمر گرامی کا زمانہ پورا ہوا - شیخ صدر الدین نے باہر سے وَصَلَ الْحَبِيبُ اِلَى الْحَبِيبِ ۵۱ کی آواز سنی - جب اندر پہونچے - تو باپ کو واصل بحق پایا - اور کہنے والا کوئی موجود نہ تھا جس طرح بفحوائے وَلَقَدْ زَيَّنَّا ۵۲ السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ دنیاوی آسمان کو ستارون کے چراغون سے آرائش ہے - اسی طرح آپکی نسل کے آسمان کو سات اختر سے آرائش حاصل ہوئی تھی - (١) شیخ کمال الدین (٢) شیخ صدر الدین عارف (٣) شیخ شمس الدین محمد (٤) شیخ علاء الدین یحییٰ (٥) شیخ محبوب مجذوب (٦) شیخ برہان احمد (٧) شیخ ضیاء الدین حامد قدس اللہ اسرارہم

ایک روز چند صوفی آپ کے نزدیک تونگری کی مذمت کرتے تھے - آپنے فرمایا - کہ دنیا تھوڑی سی چیز ہے جو تمام دنیا والون مین تقسیم ہے - پس ایک چھوٹے سے حصہ کی مقدار کتنی ہوگی - نیز فرمایا کرتے تھے - مال معنوی سانپ ہے جو شخص سانپ کا افسون جانتا ہے اوس کو سانپ کا زہر نقصان نہین پہونچاتا ہے - اور کبھی یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ دنیاداری کو درویش کے رخسارہ پر تل کا نشان سمجھنا چاہیے -

---

۵۱ حبیب حبیب سے مل گیا ١٢ ۵۲ اور ہمنے ورے آسمان کو (ستارون کے) چراغون سے سجا رکھا ہے ١٢

یاد شیخ فخر الدین ثانی

آپ شیخ شہاب الدین حق گو کے فرزند خلیفہ - اور جانشین ہین - کہتے ہین - فیروز شاہ کے عہد مین سید جلال مخدوم جہانیان آپ کی ملاقات کے واسطے اوچہ سے دہلی مین تشریف لائے تہے - سلطان فیروز نے استقبال کیا - جب مخدوم کا دیدار دیکہا - تو سلطان کو سعادت حاصل ہوئی - اور اعتقاد زیادہ ہوا بیعت ہوگیا - دوسرے روز مخدوم جہانیان - آپ کی خانقاہ مین آئے - آپ کی عادت تہی - کہ ہمیشہ بے لکہے ہوئے چند ورق سامنے رکہا کرتے تہے اور ہرایک کام کے آغاز مین اُن کو کہول کر دیکہا کرتے تہے - اگر لفظ اِفعَل نکلتا تہا - تو وہ کام کیا کرتے تہے اور اگر لفظ لاتفعل نکلتا تہا - تو اُس کام سے باز رہتے تہے گویا اِس ترازو سے - خدائے پاک کی رضامندی کا اندازہ کر لیا کرتے تہے - جب آپنے مخدوم کی ملاقات کے لیے ورق کشائی کی - تو ہر بار لفظ لاتفعل برآمد ہوا - لہذا مجبوراً عذر کیا - اور کہا کہ آج کے روز حکم خدا ملاقات کے واسطے نہین ہے - انشاء اللہ العزیز پہر کسی روز مین اپنی آنکہہ اور دل آپکے دیدار سے منور کرون گا - ہر چند باہر سے دلیری کی زنجیر دروازہ پر ہلاتے تہے - لیکن اندر سے امتناع کی زنجیر نہ کہلی پر نہ کہلی - ناچار مخدوم نے معاودت فرمائی چونکہ شیخ کو بہی از حد زیادہ شوق ملاقات تہا - اسواسطے پانچوین دفعہ پہر فال کہولی - اِس دفعہ صیغہ امر نکل آیا - فوراً جگہہ سے اُٹہہ کہڑے ہوئے - مخدوم کو بہی خبر ہوئی - کہ شیخ عقب سے پیادہ پا آرہے ہین - ٹہہر گئے اور پالکی سے اُتر آئے - اور شیخ کی رفتار مین متحیرانہ نظر کی - اور کہا - درست یا درست!! درویش کو ایسا ہی چاہیئے - کہ بے فرمان خدا ایک قدم بہی نہ اُٹہاوے - جب باہم دست بوس ہو چکے - تو مخدوم نے قصد معانقہ کیا - شیخ کو مخدوم کی خفیہ کارروائی معلوم تہی - کہ جس کسی سے معانقہ کرتے ہین جو کچہہ اُس کے پاس از قسم معرفت ہوتا ہے - سب سلب کر لیتے ہین اِس سبب شیخ نے اپنے تئین چہڑایا - اور از راہ عذر خواہی کہا - میرے فرزند بہت ہین - اور نعمت کم ہے - اور یہ آیۃ پڑہی ؎
اِنَّ هٰذَا اَخِیْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا مخدوم نے ہونٹون ہی ہونٹون مین تبسم فرما کر اپنی نعمتون سے فرزندان شیخ کو کامیاب کیا اور ہر ایک کو ایک مناسب سمت کے ساتہہ نامزد فرمایا شیخ بہاء الدین گنج رواں کو سرکار کالپی عطا کی - شیخ صدر کو صوبہ جونپور دیا - شیخ بدہ کا تقرر سرکار بہار مین کیا - اور کہا - ان صاحبان ہمت کا رتبہ اتنا بلند ہے کہ بیان مین نہین آتا ہے - مصرع - باد لطف خدا قرین ہمہ

یاد سید جلال سرخ بخاری

آپ شیخ بہاء الدین زکریا کے مرید - اور مخدوم جہانیان کے دادا ہین قدس سرہم کہتے ہین - تقدیر الٰہی آپکو

؎ - یہ میرا بہائی ہے (اس) اسکے (پاس) ننانوے دنبیان ہین - اور میرے (پاس صرف) ایکہی دنبی ہے (اب) یہ کہتا ہے کہ اپنی دنبی بہی مجہکو دیدے

بخارا سے بھکر مین کھینچ لائی تھی۔ اِس کے چند روز بعد آپ غیبی اشارہ کے بموجب سید بدر الدین بھکری کی دختر کے لیے خواستگار ہوئے سید بدرالدین نے الہامی اجازت کا انتظار کیا۔ اور اِس سبب سے جواب دینے مین کسی قدر توقف فرمایا۔ جب سید بدرالدین کے باطن مین بھی اسی مضمون کا الہام ہوا۔ تو عقد کر دیا۔ خانہ اور خاندان دونون لگئے۔ مگر آخر کار آسمانی گردش سے بھائیون کے دلون مین حسد اور کینہ پیدا ہوا۔ اِس سبب سے سید جلال الدین بترک سکونت اچہ مین آکر گوشہ گزین ہوئے۔ بہت مدت تک خدا پرستی مین مشغول رہے۔ اور رحلت کے بعد بھی یہی شہر آپ کی خوابگاہ بنا مصرع جہان از نسل او آباد باد۔

یاد شیخ حسین کاہ بُر

آپ کی خوابگاہ ملتان مین ہے۔ قدوۃ الاولیا شیخ بہاء الدین زکریا کے ہم عصر تھے۔ زمانہ ہوش مین گھاس کھود نے سے معاش بہم پہونچاتے تھے۔ جب حالت جذبہ پیدا ہوئی۔ تو خرابات مین جا بیٹھے۔ ایک روز عنفوان جوانی مین شیخ زکریا خرابات نشین شیخ کے پاس جا نکلے شیخ حسین نے ہاتھ پر پیالہ رکھکر سامنے کیا۔ شیخ زکریا نے ازراہ ادب لیکر گریبان مین اولٹ لیا جب گھر آئے۔ تو پیرہن اپنی دیرینہ دایہ کے سپرد کیا۔ چونکہ پیرہن کا داغ دہونے سے دور نہین ہوا۔ تو دایہ نے اُس مقام کو منہ سے چونس لیا۔ پس پہنچ گئی جہان پہونچ گئی۔ کہتے ہین۔ دایہ عارف زمان ہو گئی۔ اور اکثر اُسکی زبان ایزدی تقدیر کا پیغام ہوتی تھین مصرع روحش مدام جرعہ کش بزم وصل باد۔

یاد شیخ بہم ملتانی

آپ بھائیہ نسل مین سے ہین۔ تجرید اور آزادگی کے گویا دریا تھے۔ قرآن۔ شیخ محمد مغربی کا دیوان۔ اور پیوند لگا ہوا خرقہ۔ اِن چیزون کے سوا کوئی چیز پاس نہین رکھتے تھے۔ ملتان سے نکلکر۔ کئی سال گجرات کے جنگلون مین بسر کیے۔ آخرالامر کرہ مین آکر گوشہ اختیار کیا۔ جب آخرین سفر کا وقت آ پہونچا۔ تو خواجہ کرک کی قبر کی برابر مین سو رہے مصرع شیخ بہم ودر جہان بہ مرد بود۔

یاد شیخ رکن الدین ابوالفتح

آپ شیخ صدر الدین کے بیٹے۔ اور شیخ صدر الدین شیخ بہاء الدین زکریا کے فرزند تھے۔ قدس اسرارہم خلافت کا خرقہ۔ اپنے جد بزرگوار سے پایا تھا۔ کہتے ہین۔ سلطان قطب الدین ابن علاء الدین کے دل مین اُس کی نالائقی سے شیخ نظام الاولیا قدس سرہ کی طرف سے غبار پیدا ہو گیا تھا۔ لہذا سلطان نے کمال منت و سماجت کے ساتھ شیخ رکن الدین کو ملتان سے دہلی مین بلایا اِس ارادہ پر کہ شیخ رکن الدین کی درویشی کے کر و فر سے شیخ نظام الاولیا کی خانقاہ کی رونق جاتی رہے۔ جب شیخ رکن الدین کی تشریف آوری کی خبر آئی۔ تو سلطان المشائخ۔ علائی حوض تک

استقبال کے واسطے گئے - اور دونون بندگانِ خدا ایک دوسرے کے دیدار سے خوش ہوکر اللہ عز اسمہ کا شکر بجالائے اور جب بساط رازداری پر بیٹھے - تو معرفت کی باتین کین - شیخ نظام الاولیا کے مکان مین ایک انجمن منعقد ہوئی تمام ارباب ظاہر اور اصحاب باطن حاضر تھے - منجملہ اُن کے مولانا عماد الدین اسمعیل نے ملتان سے دہلی مین آنے کی وجہ اس پردہ مین دریافت کی - کہ مکہ سے مدینہ کو خاتم الانبیا علیہ السلام کی ہجرت کا سبب کیا تھا - شیخ رکن الدین نے جواب دیا - کہ خاتمیت کے متعلق بعض کمالات کا - اور نبوت کے متعلق بعض مراتب کا حاصل ہونا - زمین مدینہ کے ساتھہ وابستہ تھا - شیخ نظام الاولیا نے فرمایا - نہین - وجہ موجہ یہ ہے کہ بہت سے مقامی ناتوان لوگون کو مکہ معظمہ مین جانا میسر نہین ہوتا تھا - اُن کی تکمیل کے واسطے آنحضرت نے مدینہ منورہ مین نزول فرمایا - اس قسم کی دلچسپ اور لطیف باتون سے دونون شیخ باوجود یکہ تواضع کا اظہار کیا - دوسرے روز سلطان قطب الدین شیخ رکن الملت کی خدمت مین حاضر آیا - اور دریافت کیا - شہر والون مین سب سے زیادہ آگے چلنے والا سعید کون ہے - شیخ رکن الملت نے فرمایا - وہ شخص ہے - جو اس دار الامان مین بہترین خلائق ہے - اور اس قسم کے اشارون کے ذریعہ سے چاہا - کہ جو وسوسے سلطان کے خیال مین جمے ہوئے ہین - مین اُن کو دور کردون - اور جو بیہودہ خواہش میری نسبت سلطان رکھتا ہے - اُس کے بارہ مین اپنی طرف سے ناامیدی دلاؤن - مگر سلطان کے دل مین بدباطنی سے کچھہ اثر نہین ہوا - اسکے بعد ایک روز سلطان قطب الدین کا گزر نظامیہ خانقاہ پر سے ہوا - اُس وقت خلائق کا ہجوم اور ازدحام شمار اور حد سے زیادہ تھا دریافت کیا آج - کس بزرگوار کا عرس ہے - بدباطن وزیر نے ایسے طرز سے جواب دیا - کہ دریافت کرنے والے کے دل مین از سر نو کینہ اور غیرت کا غبار پیدا ہوا جب سلطان اپنے دولت خانہ مین واپس آیا تو لکھہ بھیجا - کہ صاحب خانقاہ ہماری قلمرو سے اپنا سامان اقامت اُٹھا لیجاوے - رقعہ حجرہ مین پہونچا - آستانہ مین کھولا صحن مین پڑھا - اور اُس کی تعمیل راہ مین ہوئی -

القصہ - رات کے وقت فرمان روا کے پیٹ مین درد پیدا ہوا - اور اطبا نے جس قدر دوا کی - اُسی قدر درد مین زیادتی ہوتی چلی گئی - اُس وقت جانا - کہ یہ اُس گستاخی کا طمانچہ ہے - پس سلطان نے عالمون اور عارفون کو شفیع بنایا - اور شیخ نظام الاولیا کی خدمت مین بھیج کر عذر خواہی کی معاودت کے واسطے اور حصول صحت کی دعا کیواسطے التماس کیا - فرمایا نظام کو خدائی کارخانہ مین کیا دخل ہے اور دوا اور درد دونون تقدیری حرف ہین - چونکہ صرف شفیعون کی علی الاتصال (لگاتار) آمدورفت سے بدون علاج کے کسی قسم کا نتیجہ پیدا نہین ہوا تو بیمار کی والدہ نے حاضر حضور ہوکر بساط بوسی کی اور بہت کچھہ دردآمیز لہجہ مین رو کی جھینکی - شیخ نظام الاولیا نے فرمایا - اس شرط پر

علاج کرونگا - کہ سلطنت دہلی کا کاغذ خاص مہر اور ارباب مناصب کی مہرون سے مرتب کرکے پیشاب کے قارورہ
کے ہمراہ بہیج دین - تاکہ تجویز نسخہ کی جاوے - یہ شرط قبول کرکے نہایت جلد تمسک اور قارورہ حاضر کیا گیا - شیخ
نظام الاولیا نے اُسی وقت قبالہ کو لپیٹ کر اُسی پیشاب کے شیشہ مین ڈال دیا - اور فرمایا - کہ دہلی کی سلطنت
درویش کے نزدیک بیمار کے پیشاب کی برابر ہے - آخرکار دعا کرتے ہی فوراً صحت حاصل ہوگئی - اور ہر ایک اپنی
اپنی جگہہ لوٹ گئے - کہتے ہین - جب سلطان غیاث الدین تغلق شاہ سلطان قطب الدین مبارک شاہ خلجی کے
بعد دہلی کا فرمان روا ہوا - اور ہجری سنہ سات سو پچیس ۷۲۵ مین - بنگالہ سے دہلی مین معاودت کرکے ایک عالی شان
محل مین اُترا جو اُس کے نام سے تعمیر کیا گیا تہا - تو شیخ رکن الدین اور نیز دیگر روسائے زمانہ وہان مسند پر تشریف
رکہتے تہے - شیخ نے وہان سے جلد اُٹہنے کے واسطے بارہا عبارت اور اشارت دونون طرح سے کہا - مگر کارگر نہین
ہوا جب دسترخوان بچہایا گیا - تو شیخ تہوڑی دیر بیٹہے - اور اس سے پہلے - کہ دسترخوان زیادہ کیا جاوے -
اُٹہکر باہر چلے آئے - دوسرے اصحاب بہی آپ کے پیچہے پیچہے اُٹہ آئے - اتفاق سے ہاتہہ دہوہی رہے تہے - کہ عمارت
مذکور بیٹہہ گئی - سلطان مع اپنے چند مقربون کے اُسکے نیچے دب گیا - اور مرگیا -

دیکہو تقریب کی تحریک - یہ تحریک کیونکر دل مین چہپے ہوئے واقعات کو افشائے راز کرنے والی زبان کے حوالہ
کرکے واقعہ نگار قلم کے ذریعہ سے کتابت مین لاتی ہے - ہجری سنہ ایک ہزار سولہ ربیع الاول کے مہینے مین - مرزا
ابراہیم ابن مرزا سلیمان حاکم بدخشان کے بیٹے مرزا شاہرخ نے جو اکبر شاہ کے زمانہ مین صوبہ مالوہ کا حاکم تہا - اُجین
مین عالم علوی کو کوچ فرمایا تہا - راقم تعزیت کے واسطے مرحوم کے فرزند مرزا فتح پوری کے پاس جن کا مبارک نام
بدیع الزمان مرزا ہے - اپنے مسکن منڈو (مانڈو) سے گیا تہا - بڑے بڑے امیر اور سردار مرزا شاہرخ کے زمانہ مین بدیع الزمان
کے برتاؤ سے ناخوش تہے - خراب فکر اور نالائق اندیشہ سے اس وقت کو بدلہ لینے کے واسطے موزون سمجہکر مشورہ
کے پردہ مین دورنگی کو کام مین لائے - اور عبد اللہ خان کے نزدیک جو جہانگیر شاہ کا نوازش یافتہ تہا - ہر ایک نے
مکر و زور سے بہرے ہوئے خطوط اللکہکر بہیجے - کہ ہمارے صاحبزادہ کے دماغ مین خودسری کی ہوا بہری ہوئی ہے
اور شہنشاہی ملازمت کا اندیشہ اُس کے دل مین قطعی ہے ہی نہین - یہ مخفی فتنہ ظہور مین آنے سے پہلے ہی
اسکی مشکین باندہ کر دربار معلی مین بہیج دینا چاہئے - فقیر کو اس کام کی اصلیت سے پوری آگاہی ہے - کہ یہ آفت
بہری ہوئی گفتار مرزا کے بارہ مین صرف تہمت اور محض بہتان ہے - آخرکار زمانہ کی پریشانی پر نظر کرکے مین مرزا
سے بصد خون جگر رخصت ہوا - اور بوجہ سابقہ دلبستگی کے - جو نہر خان کے جمال باکمال کے ساتہہ تہی -

Presented by www.ziaraat.com

موضع محمد پور میں گیا۔ یہ موضع ناہر خان کی جاگیر میں ہے۔ اپنے مکان کو بازگشت کا ارادہ تھا۔ مگر اس شورش کے فرو ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔ الحاصل مکتوب الیہ عبداللہ خان نے ایک مدت تک تو اپنی نیک عادت اور فرشتہ منشی سے ان نوشتوں کو تامل میں ڈالے رکھا۔ مگر چونکہ اس طرف کا امر اپنی حد سے زیادہ گزر گیا تھا۔ اس واسطے ناچار اس طرف روانہ ہونا پڑا اور صوبہ کے جاگیرداروں کے نام بلانے کے واسطے پروانہ جات بھیجے۔ کہ جملہ اطراف سپاہ فراہم ہو کر حاضر آوے۔ آخرکار عبداللہ خان وسط جمادی الاول میں اجین میں آپہونچا۔ صاف دل جواق (بدیع الزمان) سیاہ باطن سفید ریش والوں کی پرفریب باتوں پر بھروسہ کرکے آنے والے کے استقبال کے واسطے باہر نکلا۔ عبداللہ خان مرزا کو اپنے خیمہ گاہ (کیمپ) میں لے گیا۔ اور پہرہ والوں کے سپرد کر دیا۔ اسی روز بتعمیل پروانہ ناہر خان اجین میں پہونچکر عبداللہ خان کے لشکر میں جا ملا۔ چند روز بعد راقم بھی اجین میں آیا۔ اور دولت خانہ ناہر خان کی برابر میں اپنا خیمہ نصب کیا۔ عبداللہ خان نے حکم دیا کہ معزن سپاہ لشکر کے گرد چاروں طرف قلعہ تیار کر لیویں۔ اس بنیاد پر ناہر خان نے بھی اپنی سپاہ کے گرداگرد ایک حصار کھنچوایا۔ اور حویلی بنالی فرزندوں کو بھی بلا بھیجا کیونکہ نزدیک تھے۔

ایک روز دیوار حویلی کے سایہ میں ناہر خان چند درویشوں کے ساتھ خاص طور پر بیٹھا ہوا تھا۔ چونکہ مٹی کی دیوار اُٹھانے والوں نے دیوار اُٹھانے میں مضبوط کام نہیں بنایا تھا۔ اسواسطے دیوار جھک گئی تھی۔ اور اس سبب سے اس کے گرنے کا خیال راقم کے دل میں پیدا ہوتا تھا۔ ہرچند راقم نے اپنا دلی خیال صراحت کے ساتھ بیان کیا۔ مگر ہمنشینوں نے بعید سمجھکر التفات نہیں فرمایا۔ اس اثنا میں کھانے کے واسطے دسترخوان بچھایا گیا۔ اور جب کھانے سے فراغت پا کر زیادہ کیا گیا۔ تو راقم بدون ہاتھ دھوئے وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ ہنوز اپنے خیمہ میں پہونچنے نہیں پایا تھا۔ کہ دیوار کے گرنے کی آواز آئی۔ ناہر خان خود جگہ کے درمیان میں سے نکل آیا۔ اور ہاتھ بڑھا کر شیخ عبداللطیف کو جو ایک آزاد شخص ہے۔ مصیبت میں سے نکالا۔ اپنے پنجسالہ لڑکے کا کچھ خیال نہ کیا۔ جس کا نام دلاور خان ہے۔ اور سامنے کھیل رہا تھا۔ وہ خاک میں اور ڈھیلوں میں پڑا رہا۔ کچھ دیر بعد اُس کو بھی نیچے سے نکالا۔ نیک کرداری اور درویش دوستی کی بدولت ہی لاہوت نے بیٹے کو از سر نو زندگی بخشی۔

یاد شیخ عماد الدین اسمعیل ملتانی

آپ شیخ رکن الدین ابوالفتح کے چھوٹے بھائی ہیں لیکن ان کی مانند نہیں۔ آپ کو دین اور دنیا

یعنی دونون جہان کی سعادت مندی حاصل تھی - بزرگوار دادا - صاحب ولایت باپ اور بابرکت بھائی سے بہت کچھہ فیض اور فائدہ پایا تھا - فقہ کے علم مین یہانتک تحقیق کو بڑہایا تھا - کہ درجہ اجتہاد حاصل ہوگیا تھا - جس مسئلہ مین ملتان کے تمام فقیہ اور مفتی عاجز ہوجاتے تھے - وہ مسئلہ آپ کی توجہ سے حل ہوجاتا تھا - آخرکار درسی علوم کو الوداع کہکر اپنے بڑے بھائی کی خدمت مین داخل ہوگئے تھے - اور اُن کی خدمت کے طفیل سے جب بہادو نشین دشمن (نفس) کے ساتھہ لڑائی شروع کی - تو فتح پائی - جب رکن الاولیا کا آخرین وقت آیا - اور اُنکے کوئی فرزند تھا نہین - اور نیز مدینہ بزرگوار نے فرمادیا تھا - کہ چھوٹا بھائی بڑے بیٹے سے بہتر ہوتا ہے لہذا رکن الاولیا نے اپنا سجادہ چھوٹے بھائی کے سپرد کرکے اُن کو رہنمائے زمانہ بنایا - آپکے بعد شیخ صدرالدین حلیم ابن شیخ عماد الدین مسند پر بیٹھے - شیخ صدرالدین حلیم کے بعد شیخ صدرالدین شہر اللہ ابن حلیم قایم مقام ہوئے مختصر - سجادہ نشینی عمادیہ نسل مین رہی **مصرع** - عماد الدین عماد قصر دین بود -

یاد شیخ علم الہدیٰ

آپ شیخ رکن الدین ابوالفتح کے چچازاد بھائی ہین - جد امجد کے زندگی مین ہی جہان پیمائی کی ہوا سر مین بھر گئی تھی - ماوراء النہر خراسان - اور پارس مین جاکر نقلی علوم اور عقلی فنون تحصیل کیے - اور کمال تبحر بہم پہونچاکر ہجری سنہ سات سو چالیس مین جب کہ سلطان محمد تغلق شاہ کا عہد تھا - دہلی مین آئے - سیاہ باطنی سے اپنے چچازاد بڑے بھائی کی خدمت مین مناظرہ کرنا چاہا چونکہ رکن الاولیا کے ظاہری علم کو روشنی قلب کی قوت سے استحکام حاصل تہا - علم الہدی کی بڑائی مناظرہ کے اندر پیش نہین گئی - بلکہ باعث خجالت ہوئی -

واضح ہو - کہ عالم صورت کا پہلوان - عالم معنی کے پہلوان کے ساتھہ مقابل نہین ہوسکتا ہے - بلکہ بساط ادب کے کنارہ پر کھڑا ہوکر اس اندیشہ مین ڈوب جاتا ہے - کہ نمود مین آنے والی موجودات حقیقۃ الحقائق کا عکس ہے - اور عکس معنی سے عاری ایک صورت ہوتی ہے - اور اصل عالم ظاہر مین ایک ملک ہوتا ہے - جو ملکوت یعنی عالم ارواح کی برابر ہوتا ہے - **سُبحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ**[۵] **بیت**

بس تجربہ کردیم درین دیر مکافات
با دردکشان ہرکہ درافتاد برافتاد

یاد شیخ الہداد احمد آبادی

آپ سہروردیہ سلسلہ مین سے ہین - اپنے وقت کے پرہیزگار اور خدا پرست تھے - حقیقی اور درسی علوم بہی جانتے تھے

[۵] پاک ہے (وہ ذات) جس کے ہاتھہ مین ہر چیز کا کامل اختیار ہے - اور (مرے پیچھے) تم سب) اوسی کی طرف لوٹا کردیئے جاؤگے ۱۲ ۔

Presented by www.ziaraat.com

تے تمام کہانے کی چیزین چہوڑدین تہین - صرف ایک پیالہ دودہ سے بہوک کا علاج کرتے تہے خواہ وہ کہین سے ہی بہم پہونچاتے تہے معرفت دانی مین دوسرے معرفت فہمون پر سبقت رکہتے تہے - جو عمدہ مضامین اور اُن کے نئے نئے حل خاص آپکی طبیعت اور فہم بہم پہونچاتی تہی - اُن کا فیضان درس دیتے وقت سننے والون کو پہونچاتا تہے - شریعت کی رعایت کرکے سرود وسماع کی مجلس مین نہین جاتے تہے شیخ زین الدین خوافی کے سلسلہ سے کمال دبستگی تہی -

یاد شیخ موسیٰ

آشکارا کرامتین آپ سے اکثر ظاہر ہوئی ہین - صاحب موسوی ولایت تہے - کہتے ہین - تتہ سے قدوۃ الاولیا شیخ بہاءالدین زکریا کی ملاقات کے واسطے ملتان کو آتے تہے - جب دریاے راوی کے کنارہ پر پہونچے - تو ملاح نے کشتی لگانے مین توقف کیا - آپ اُس دریا کا تمام پانی ایک ابریق مین اوٹہاکر شیخ کی خدمت مین لے گئے - شیخ نے فرمایا - اس پانی سے لوگون کو فیض پہونچتا ہے - بدستور سابق چہوڑ دو - آپنے کہا - نہین یہ پانی آستانہ بوسی کے مشتاقون کو روکتا تہا - اور اِس مزاحمت سے اُن کو نقصان پہونچتا تہا - اب اِس شرط پر چہوڑا جاوے گا - کہ شہر کے کنارہ سے بہت دور بہنے لگے - اُس روز سے دریاے راوی ملتان سے دور بہتا ہے - اِن دونون صاحبون کی بدولت چند روز انجمنِ حقیقت بیانی ایسی عمدہ طور پر ہوتی رہی - کہ اُسکی خوبی بیان مین نہین آسکتی ہے -

مصرع - طور دیدار باد میقاتش -

یاد شیخ حمید الدین صوفی سعیدی ناگوری سوالی

آپ کا لقب سلطان التارکین ہے خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے مرید اور خلیفہ ہین قدس سرہما بعض کہتے ہین کہ آپ موضع سوال کے باشندہ ہین - جو مضافات اجمیر سے ہے - اور بعض کا یہ خیال ہے - چونکہ تصوف کی مشکلات کے بارہ مین آپ سوال وجواب بہت کیا کرتے تہے - اسواسطے **سوالی** لفظ کے ساتہہ شہرت ہوگئی کہتے ہین - کہ سلطان شمس الدین التمش کے زمانہ مین جب دہلی کے شیخ الاسلام شیخ نجم الدین صغری نے شیخ جلال الدین تبریزی کے نام پر ایک بہتان لگایا - تو سلطان نے حقیقت تہمت معلوم کرنے کے واسطے بزرگان وقت کو ہر ایک شہر سے بلاکر ایک مجمع کیا تہا - اُس درمیان مین شیخ حمید الدین نے تعرض کے طور پر شیخ بہاءالدین زکریا سے دریافت کیا - کہ مال کے ساتہہ سانپ کس مناسبت سے تعلق رکہتا ہے - فرمایا کہ دونون مہلک ہین اور تعلق کا سبب دونون کا ہلاک کرنے مین اشتراک ہے - اسی کے ساتہہ یہ بہی کہا - کہ وہ شخص عقلمند ہے - جو

مہلک شے سے دور دور رہے۔ نہ اُس کی دوستی کی طرف مائل ہو۔ اور نہ اُس کی نزدیکی سے خوش ہو۔ بہاءالاولیا نے
جواب دیا کہ جو شخص افسون جانتا ہے۔ اُس کو سانپ کے زہر۔ اور مال کی مستی سے نقصان نہین پہونچتا ہے۔
اسپر حمید العرفا نے کہا کہ سانپ کو افسون کے ذریعہ سے بہی پاس رکھنا اچہی بات نہین ہے۔ بہاءالحق نے اِس بات
کے جواب مین توقف کیا۔ تو ناگاہ اپنے پیر شیخ الشیوخ کو دیکہا۔ کہ وہ فرماتے ہین۔ بہاءالحق۔ یون کیون نہین کہتے
ہو۔ کہ دنیا۔ اہل کمال کے جمال کے رخسارہ پر تل کا داغ ہے۔ جس طرح حسینان صورت کی ابرو پر وسمہ۔ رخسارہ پر تل
اور بنا گوش پر غالیہ۔ نظر بد سے بچاتا۔ اور زیبائش کو بڑہاتا ہے۔ اسی طرح معنوی محبوبون کو دنیاوی اسباب نیلہ
رنگ کا کام کر کے خود بینی کی نظر بد سے محفوظ رکہتا ہے۔ اور اِس کے اندر یہ حسن بہی موجود ہے۔ کہ دوسرون کے ساتہہ
احسان کرنے کا موقع ملتا ہے۔ لکہا ہے کہ حمید العرفا نے ایک خط بہاءالاولیا کی خدمت مین بہیجا تہا۔ جس مین لکہا تہا۔ کہ بہت
سی قرآنی آیات۔ اخبار۔ اور آثار اس مضمون کی شہادت دیتی ہین۔ کہ دنیا کو دوست رکہنے والے اور اِن کے دوست
خدا کو نہین پہونچتے ہین۔ اور واقعی حال یہ ہے۔ کہ بہت سے ارباب ثروۃ اور اصحاب دولت قطبیت اور غوثیت
کے عالی درجہ کو پہونچ چکے ہین۔ حِسْبَـــةً لِلّٰهِ اور رَحْمَةً عَلَى الْفَقِيْرِ اِس شکل کو حل فرمائیے۔ تاکہ
آپکے رنگین خط کو اپنا امام بنا کر اطمینان حاصل کرون۔ اور اُس معجون حقیقت سے صلاح باطنی عمل مین لاؤن نیز
جو ایک بات ہے۔ کہ دنیا ہاتہہ مین ہو۔ تو دوا ہے۔ اور دل مین ہو۔ تو درد ہے۔ اِس بنیاد پر اُس شخص کو تو فائدہ ہے
جس کے واسطے دنیا دوا ہے۔ اور اُس شخص کو نقصان ہے جس کے واسطے دنیا درد ہے۔ اور نیز سلطان سہروردکا جو ایک
یہ فقرہ ہے کہ تیغ اسپ در گل زدہ ام نہ در دل "اِس فقرہ سے تسلی نہین ہوتی ہے۔ کیونکہ مذمت کی بنیاد ظاہر دنیا
پر ہے۔ نہ نیت پر جو مخفی چیز ہے۔ بہاءالاولیا نے جواب نامہ بہیجنے کو الہام پر موقوف رکہکر دو سال تک توقف فرمایا
اور حمید العرفا جواب کے انتظار مین دعا کے امیدوار قبولیت ہے۔ اس کشمکش مین تہے۔ کہ ایک روز ایک
حریری ورق لپٹا ہوا عالم غیب سے مصلے کے نیچے نکلا۔ اُس مین جو کچہہ لکہا تہا۔ اُس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ راہ حق کے
چلنے والے تین گروہ پر منقسم ہین۔ ایک گروہ بالکل مجذوب ہے۔ جس کو غایت استغراق سے اور وجوبی صفات مین
امکانی رسوم کو حد درجہ کم کر دینے سے کونین کی بالکل خبر نہین۔ دوسرا گروہ اُس جماعت کو سمجہنا چاہیئے۔ جو ظاہر
کو کہ محض ممکن ہے۔ امکانی لوازم کے ساتہہ مخصوص کرتی ہے۔ اور باطن کو کہ عین واجب ہے خاص ایزدی
تجلیات کے مشاہدہ مین مشغول رکہتی ہے۔ اور تیسرا گروہ وہ ہے۔ جو کہ دنیا اور ما فیہا کا ترک بہشت اور آنجہانی
درجات کے واسطے کرتا ہے۔ اور یہ تمام موجودہ معانی اور آئین تینون گروہون مین علمی صورتون کا اقتضا ہے

۵۲ اللہ کے واسطے اور فقیر پر مہربانی کر کے ۱۲۔

Presented by www.ziaraat.com

جو واجب الوجود کا خاص فعل ہے اسما اور صفات کے اقتضا کی رو سے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ سلوک اور تصوف کے علم میں بہت سے رسالے آپ کے تصنیف کردہ ہیں - اشعار اور دیگر نظم کو آپ نے فصاحت اور مقبولیت کی کرسی پر سوز وگداز کے رنگ میں پہونچایا تھا - یہ آپ کی ہی رباعی ہے رباعی

تا کے غمِ آن خوری کہ یار دیا نے	یا تخم بروید و برار دیا نے
رو در غمِ آن باش کہ محبوبِ ترا	اندر حرمِ وصل گزار دیا نے

بعض کتابوں میں لکھا ہے - کہ آپ شیخ احمد تارک لاہوری کے بیٹے تھے - شیخ احمد تارک - ابراہیم کے - ابراہیم محمد کے - اور محمد - سعید فاروقی کے بیٹے تھے - جو فاروق اعظم کی نسل میں سے ہیں - رضی اللہ عنہم اس بنا پر آپ کو سعیدی کہتے ہیں - تاریخ اُنتیس ربیع الآخر ہجری سنہ چھ سو تہتر کو اور بعض کے نزدیک ہجری سنہ اونسٹھ کو واصل حق ہوئے - قبر ناگور میں ہزار و متبرک ہے ہمی الیٰ یومنا ہذا -

یاد اولاد سلطان التارکین قدس اسرارہم

آپ کے دو بیٹے تھے شیخ عزیز اور شیخ نجیب - بڑے کے تین فرزند تھے شیخ حمیدالدین احمد - شیخ فریدالدین محمود - اور شیخ نجیب الدین قاسم - شیخ حسین ابن خالد تین واسطے سے شیخ حمید کو پہنچتے ہیں

مختصر حالات شیخ فرید

آپ اپنے جد بزرگوار کے مرید خلیفہ - اور جانشین ہیں - بعض کہتے ہیں - کہ کتاب سرور الصدور آپ کی ہی ترتیب دی ہوئی ہے - سلطان محمد تغلق کے عہد میں ناگور سے دہلی میں آئے - اور مشرق کی طرف جو محلہ میں جو قدیمی شہر میں ہے - سکونت اختیار کی اور رحلت کے بعد اُسی کوچہ میں خوابگاہ بھی بنی - مقام قطب الاولیاء کے راستہ میں قدس سرہٗ - شیخ فرید کے سات فرزند تھے - ان میں سے ایک شیخ عزیز بھی تھے - بعض کے نزدیک سرور الصدور - نور البدور - آپ کی ہی تصنیفات میں سے ہے - اور بعض شیخ احمد کی تالیف سے سمجھتے ہیں - جو شیخ عزیز سے بڑے تھے - بعض شیخ سعید کی تالیف سے کہتے ہیں - جو شیخ عزیز کے چھوٹے بھائی ہیں ہر تقدیر کتاب مذکور لکھی ہوئی شیخ فریدالدین کی یا اُن کے فرزندوں میں سے کسی ایک کی ہے - بہت سے خاص خاص فائدے اور لطیفے جو اپنے بزرگوار باپ سے ستائیس برس کے عرصہ میں سنے تھے - اس کتاب میں فراہم کیے ہیں - اور یہ بھی

۵۱ جو کچھ وہ کرتا ہے - اُس کی بازپرس اُس سے نہیں کیجا سکتی ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

لکھا ہے - کہ مینے خردسالی مین جداعلیٰ سلطان التارکین کی ملازمت کی ہے - اس بنیاد پر آپ کی عمر قریب سو برس کی ہوگی - اِس کے بعد لکھتے ہین - تاریخ دوسری ربیع الاول ہجری سنہ سات سوچبیس کو پدر عزیز نے حدیث اور دعوت کا اجازت نامہ عطا فرمایا - جداعلیٰ کا خرقہ پہنایا - اور اپنی خاص کلاہ میرے سر پر رکھی اور اچھی اچھی دعائین دیکر سرفراز کیا مصرع - اولاد حمید وصاف حمید بودند -

یاد شیخ جلال الدین تبریزی

آپ شیخ ابوسعید تبریزی کے مرید ہین - اور زاد بوم تبریز ہے - دیو محل بندر مین جو دارالملک بنگالہ مین ہے آپ کی خوابگاہ ہے - جب آپکے پیر دنیا کے تنگ وتاریک کوچہ سے فردوس برین کی سیر وسیاحت کے واسطے تشریف لے گئے - تو آپ شیخ شہاب الدین سہروردی کی ملازمت مین حاضر ہوئے - اور اپنی شایستہ خدمات سے دل مین جگہہ پیدا کر کے فائدہ اُٹھایا - ملتان مین شیخ بہاء الدین زکریا سے کمال دوستی اور یکجہتی ہوگئی تھی خواجہ قطب الدین اوشی کی ملاقات کے شوق مین دہلی آئے - مشائخ چشت کے تذکرون سے کچھہ آپ کے حالات معرفت معلوم ہوسکتے ہین - شیخ نجم الدین صغری نے (جن کا مرقد دہلی مین مولانا برہان الدین بلخی کی خوابگاہ کے برابر مین ہے) سیاہ دلی اور خیال فاسد سے آپ کو ایک مطربہ عورت کے ساتھہ دلبستگی مین ناشائستہ حرکات کے ساتھہ متہم کیا تھا - اور ایسی شورش دہشائی تھی - جس کی وجہ سے آپ کو دہلی جیسے شہر ولایت سے بنگالہ کی طرف سفر کرنا پڑا - ایک روز آپ ایک دریا کے کنارہ کنارہ چلے جارہے تھے - چلتے چلتے خودبخود کہنے لگے - کہ شیخ الاسلام نے اگرچہ درویشون کو اپنے شہر سے نکال دیا - مگر درویشون کے خدا نے آج شیخ الاسلام کو جہان سے نکال دیا - اور جنازہ کی نماز بھی پڑھ لی گئی - خبر آنے پر تحقیق ہوا - کہ شیخ الاسلام کی رحلت کا وہی روز تھا کہتے ہین - دیو محل مین آبادی سے دور ایک جنگل تھا - وہان پر آپنے جگہہ پسند کی چاہا کہ اِس زمین کو خرید لیا جاوے چونکہ جنگل تھا - اور اس کا کوئی مالک بھی نہین تھا - لہذا باشندگان شہر نے خوش طبعی سے قیمت مین اتنا زیادہ نقد مانگا - کہ وہ مقدار - سوائے شاہی خزانون کے دوسری جگہہ گمان مین بھی نہین آسکتی ہے آپنے قبول فرمایا - اور مریدون کو ارشاد کیا - فلان جگہہ بجاستون کا اور گوگوبر کا تودہ ہے - اوس مین آگ لگادو - چنانچہ تعمیل کی گئی - خالص ورکامل العیار سونا ہوگیا - زمین کی قیمت مین دیدیا یہ عظیم الشان کرامت دیکھکر وہان کے لوگ اکثر اسلام کے احاطہ مین - اور آپ کی بیعت کے سلسلہ مین داخل ہوئے اور دونون جہان کی کامیابی حاصل کی - حافظ

آنان کہ خاک را بنظر کیمیا کنند	آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند

یاد شیخ صوفی بدھنے

شیخ نظام الاولیا قدس سرہ سے روایت ہے - فرماتے تھے - ایک بڑے پرانے معمر شخص موضع کیتھل مین رہتے تھے جن کا باطن تجرید اور تفرید کے زیور سے آراستہ تھا - وہان کے باشندے آپ کو شیخ بدھنے کہا کرتے تھے اکثر لوگون کی زبانون پر یہ قصہ اس طرح سے روان ہے - کہ ساتوین صدی کے آغاز مین جب سپاہ مغل ہند پر قابض ہوئی - مال و اسباب سب لٹ گیا - اور چھوٹے بڑے سب قید ہو گئے - تو اس علم بلوہ مین خواجہ قطب الدین اور شیخ صوفی جو بے تمیزانہ حالت مین زندگی بسر کر رہے تھے - یہ دونون بھی گرفتار ہوئے - دو تین روز بعد گرفتارون کو بھوک اور پیاس بہت شدت سے معلوم ہوئی - ناچار خواجہ ایک کاک (روغنی روٹی) خرقہ کے اندر سے نکالکر ہر ایک شخص کو دیتے تھے اور صوفی بدھنے سے (کہ ایک مٹی کے ظرف کا نام ہے) سب کو پانی پلاکر سیراب کرتے تھے کہتے ہین - کہ خواجہ کا خطاب کاکی اور صوفی کا لقب بدھنے جو ہوا - اس کی وجہ یہی ہے - شیخ عثمان ابن لادن بھی یہ حکایت بارہا بیان کیا کرتے تھے - اور کہا کرتے تھے - یہ حال مینے اپنے پیر شیخ فضل اللہ ابن شیخ حسین چشتی کی زبانی سنا ہے **القصہ** - سوائے اس قدر بیان کے جو اوپر لکھا گیا کسی کاغذ مین کوئی بات آپکے حالات کے متعلق دیکھنے مین نہین آئی ہے - نہ اہل زمانہ کے زبانی کوئی حرف آپ کی ماندو بود (رہنے سہنے) کے متعلق سننے مین آیا ہے - اور ایسا شخص جس کے سینہ مین آپ کے حالات مخفی ہون - اب بہشت کے سوا کہین بہم نہین پہونچ سکتا ہے - **مصرع** - کیست کز دی باز جویم حال او -

یاد شیخ نور الدین دہلوی

درسی علوم مین آپ کا دل تونگر تھا - اور مسائل کے بیان کرنے مین زبان طاقت ور تھی - آپ سلطان ناصر الدین ابن سلطان شمس الدین التمش کے عہد مین علما مین سے تھے - کتاب جامع الحکایات آپ کی ہی تصنیف ہے - عمدہ کتاب ہے - اس مین ہر ایک طرح کا نمونہ اور ہر ایک قسم کی نمایش موجود ہے - زمانہ کے کامگار مشایخ اور اولیا کی آپ پر نظر تھی - صوفی گروہ کے ساتھ کمال عجز و انکسار سے پیش آیا کرتے تھے -

القصہ - اس عمدہ زمانہ مین ہر ایک فن کے اُستاد اور ہر ایک قسم کے بزرگ موجود تھے - جن کا وجود زیبائش زمانہ کا باعث تھا -

(۱) سید تاج الدین ابن سید جلال الدین بدایونی - آپ کو علم - تقوی - وجدان - استقلال ذہن خوشخوئی خوش باشی - اور ریاضت مین بڑا مرتبہ حاصل تھا -

Presented by www.ziaraat.com

(۲و۳) **سیدؒ مغیث الدین مفتی** اور **سیدؒ منتجب** یہ دستار دونون بہائی تہے۔ کہتے ہین۔ دانش دیانت۔ امانت۔ وہش۔ مہربانی۔ خوش خلقی۔ اور گوشہ نشینی یہ تمام حمیدہ صفات اِن دونون بہائیون کی سرشت مین گویا خمیر تہین باانیہمہ کسی شخص سے کسی قسم کی تند وغیرہ نہین ملا کرتے تہے۔

(۴ و ۵) **سیدؒ علاء الدین** اور **سیدؒ قطب الدین** یہ دونون بہائی بہی ترک وتجرید۔ اور تصوف وتوحید مین یگانہ روزگار تہے۔ کہتے ہین شیخ نظام الاولیا۔ حضرت خاتم النبوۃ **علیہ السلام** کو سیدؒ علاء الدین کی شکل مین خواب کے اندر دیکہا کرتے تہے۔

(۶) **مولانا حمید الدین مخلص** گویا دریکدانہ تہے۔ جو اُس زمانہ کے دانشمندون کی لڑی مین ممتاز تہے۔ ہدایہ فقہ پر ایک بڑی لمبی شکل کشا شرح لکہی ہے۔

(۷-۸-۹-۱۰-۱۱) **مولانا عماد الدین حسام** واعظ **مولانا جمال الدین شاطبی** قاری **مولانا کبیر الدین عراقی** مورخ تاریخ جہانگیری جو سلطان علاء الدین کے نام پر ترتیب دی گئی ہے۔ **مولانا بدر الدین دمشقی** طبیب اور **مولانا حمید الدین بہنانی** منجم۔ یہ تمام سادات اور علماء سلطان غیاث الدین بلبن۔ سلطان جلال الدین خلجی۔ اور سلطان علاؤ الدین خلجی کے زمانہ مین دہلی اور پرگنات دہلی مین۔ ملک کی زیب وزینت تہے۔ بعض حضرت گنجشکر کی خدمت مین اور بعض۔ بزرگوار خلفاے حضرت گنجشکر کی خدمت مین بیعت تہے۔

غوثی جب تم زمانہ کے حالات۔ اور مشائخ کے واقعات لکہنا چاہو۔ تو دیکہو ہوش سے لکہنا۔ کیونکہ آسودگانِ جہان کے حالات بالخصوص بزرگون کے سرتاپا معرفت سے بہرے ہوئے حالات ایسی عجیب وغریب سیرگاہ ہے کہ نہ تو جنگلون جنگلون پہرنے سے پاؤن مین کوئی تکان آتی ہے۔ اور نہ وطن کی جدائی سے دل مین کچ بی تنگی پیدا ہوتا ہے۔ اس بناپر مناسب ہے۔ کہ سفر در وطن کے فقرہ کی توجیہ خوش طبعانہ۔ اور آیہ قُلْ سِيرُوا فِي الأَرْضِ کی وجہ۔ عارفانہ بیان کی جاوے۔ عبرت کا چراغ۔ سینہ کے برآمدہ مین جلایا جاوے۔ اور ہدایت کا قلم۔ دل کے میدان مین نصب کیا جاوے۔ کیونکہ جہان بہا لوگون کے دلون مین بس اس کے سوا کوئی خیال اور کوئی آرزو نہین ہے۔

یاد شیخ محمدؒ ترک نارنولی

آپ مجرد۔ متوکل اور حصور تہے۔ ترکستان سے ہند مین آئے۔ اور نارنول مین حوض کے کنارہ گوشہ اختیار

کر لیا تھا - یہ حوض اب مٹی سے بھر گیا - اور آبادی میں آگیا ہے - اپنی زندگی میں کسی کو مرید نہیں کیا - کہتے ہیں - اُس زمانہ میں غیر مسلموں کا گروہ خدا پرستوں پر غالب تھا - جمعہ کے روز مسلمان لوگ جامع مسجد میں جمع تھے موقع پاکر ہنود کی ایک جماعت ننگی تلواریں لیکر آپہونچی - اور بہت سے لوگوں کو شہید کیا - اُسی عام بلوہ میں شیخ محمد ترک نے بھی غزا اور شہادت دونوں درجے پائے - اُسی حجونپڑہ میں قبر بنائی گئی جس میں آپ رہتے تھے - اُن لوگوں میں سے جو شہید ہوئے - دو صاحب ابھی ہیں - پشتہ کے اوپر جو صاحب مدفون ہیں اُن کو اوپر والہ شہید کہتے ہیں - اور پشتہ کے نیچے جو صاحب مدفون ہیں - اُن کو نیچے والہ شہید کہتے ہیں - یہ بھی لوگ کہتے ہیں کہ دونوں حافظ تھے - اور اب بھی اُن کی قبر سے تلاوت کی آواز آتی ہے - روایت ہے کہ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کو بادشاہ وقت نے ناخوش ہوکر ٹٹہ کی طرف جانے کا حکم دیا تھا - جب آپ حدود نارنول میں پہونچے - تو سواری سے اُتر پڑے - اور پیادہ پا شیخ محمد ترک کے روضہ پر آئے - اولاً ایک پتھر کی طرف جو وہاں تھا - دیر تک متوجہ رہے - بوجہ اسکے - کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام کی مقدس روح کو اُس پتھر کے اوپر پایا تھا - بعدہ شیخ محمد کی تربت کی طرف منہ کرکے مراقبہ میں مستغرق ہوئے - جب سر اُٹھایا - تو فرمایا - جس کسی کو دشواری پیش آوے اُس کو چاہیے - کہ وہ جبین نیاز ان حضرت کی خاک پر رگڑے اور اپنی اڑی ہوئی مشکل کی کشائش چاہے - ایک کوتہ اندیش بول اُٹھا - اب حضور کو مشکل درپیش ہے فرمایا - اس بارہ میں عرض کر دیا گیا ہے - کہتے ہیں - ابھی تین روز نہیں ہوئے تھے کہ بادشاہ ایک ہولناک واقعہ میں مبتلا ہوا - چراغ دہلی نے معاودت فرماکر پھر دہلی کو اپنے مقدم سے مستفیض کیا - وہ پتھر ابھی تک شیخ محمد کی قبر کی برابر بدستور موجود ہے - آنے والے اُس پتھر کا بوسہ لیتے ہیں - پھر اس کے بعد مزار شیخ کی زیارت کرتے ہیں -

یاد مولانا معین الدین عمرانی

آپ سلطان محمد ابن تغلق شاہ کے عہد میں - عالم اور اُستاد شہر تھے - کنز - حسامی - اور مصباح پر آپ کے حاشیے ہیں - بادشاہ وقت نے آپ کو قاضی عضد کے لانے کے واسطے بے شمار مال اور خلعت دیکر شیراز کو بھیجا تھا - کیونکہ یہ کام اہم تھا اور یہ آرزو کی تھی - کہ مواقف کے متن کا حاشیہ میرے نام پر لکھ دیجیے - باوجودیکہ شہر شیراز علم کا گھر ہے - مگر عمرانی کا علم اور دانش اس دار العلم میں بھی اپنا جلوہ دکھائے بغیر نہیں رہا - اور وہاں کے لوگ بھی آپ کی فیض رسانی سے متمتع ہوئے - خلاصہ کلام یہ کہ جب شاہ شیراز کو معلوم ہوا - کہ شاہ دہلی نے

مولوی عمرانی کو قاضی صاحب کی طلب مین بہیجا ہے۔ اور قاضی صاحب بہی سفر کا سامان مہیا کر رہے ہین۔ تو قاضی صاحب کی خدمت مین خود بہونچکر عرض کیا۔ اگر جناب کو دنیاوی طمع ہے۔ تو عورت اور فرزندون کے سوا۔ تخت۔ رخت ملک مال۔ سپاہ۔ اور رعیت وغیرہ وغیرہ جو کچھہ میرے پاس ہے۔ یہ سب مین آپ کے سامنے پیش کر کے اپنے اوپر حرام کیے لیتا ہون۔ جب قاضی صاحب نے اپنے بادشاہ کی اس درجہ جوانمردی اور گرمجوشی دیکھی تو ہند آنے کے واسطے اُن کی مروت نے اجازت نہ دی۔

یاد سید معروف شہید

کہتے ہین۔ آپ سید حسین مشہدی کے یارون مین سے تھے۔ جن کا لقب خنگ سوار ہے۔ ساتوین صدی مین شاہ دہلی کی طرف سے ایک بڑا لشکر۔ اِس ملک کی فتح کے لیے نامزد ہوا تہا۔ جہان آپ کی خوابگاہ ہے کیونکہ یہ ملک پیکر پرست راجپوتون کے قبضہ مین تہا۔ لشکر نے بڑی لڑائیان لڑین۔ اور اللہ کا بول بالا کرنے مین بہت جانین نثار کر کے ملک کو پیکر پرستون کے قبضہ سے نکالا۔ اِس لڑائی مین سید معروف۔ اور نیز آپ کے سوا بہت نیک آدمی شہید ہوئے۔ روایت ہے۔ کہ آپ کی قبر کا ایسا فیض جاری ہے۔ کہ خوش اعتقادی کی بدولت ارباب نذر و نیاز اپنی مرادین اور آرزوئین پاتے ہین۔ شیخ چندن چشتی دسور (مندسور) سے قصبہ ٹڈہ[۵۱] مین آپ کی قبر پر ہمیشہ جایا کرتے تہے۔ اور انواع واقسام کے کہانے پکوا کر درویشون کو اور بہوکون کو کہلایا کرتے تہے۔ اپنی خوش اعتقادی اور دوستی کا اظہار اِس طرز سے کیا کرتے تہے۔

انہین شہدا مین سے ایک توغان شہید بہی ہین۔ آپ کی قبر قصبہ ٹوڈہا (نواح مندسور) مین ہے۔ سب سے زیادہ تعجب انگیز آپ کی یہ خرقِ عادت ہے۔ کہ جو شخص درست نیت اور نجاست سے پاک ہوتا ہے۔ وہ مزار کے پاس رات کے وقت رہ سکتا ہے۔ اور جس شخص کی عادتین خراب اور ظاہر ناپاک ہوتا ہے۔ اُس پر اِس قدر پتھر آسمان سے برستے ہین۔ کہ وہ لاچار ہو کر بہاگ کھڑا ہوتا ہے

اِنہین شہدا مین سے ایک میان شمس شہید ہین۔ جو موضع جانگلی[۵۲] مین قصبہ ٹڈہ کے نزدیک سوئے ہوئے ہین اس سرکار جاگیردار سید راجو ہین۔ سید راجو کے خویش سید ابراہیم نے بزمانہ ناامیدی دل مین مستحکم وعدہ کر لیا تہا۔ کہ اگر میرے لڑکا پیدا ہوگا۔ تو اِن شہید مرد کے نام سے ایک نذر کرون گا کہتے ہین۔ بہت جلد امید ہوئی اور لڑکا پیدا ہوا۔

---

[۵۱] اب اس قصبہ کو افضل پور کہتے ہین۔ مندسور سے ۵ - ۶ کوس ہے ۱۲ [۵۲] جانگلی گانون مندسور سے تقریبًا ڈیڑہ دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

انہین شہدا مین سے ایک شیخ دُودہن شہید ہین - حدود دسور (مندسور) مین - آپ کی قبر کا نشان باقی نہین رہا تہا - سید راجو کے زمانہ مین ایک دولتمند نے چاہا - کہ چوگان بازی کے واسطے میدان صاف کرلیناچاہئے آپنے اُن کی خواب مین آکر اپنی حقیقت حال سے آگاہی دی - مشارالیہ نے خواب کا بیان سید سے کیا - سید نے فرمایا - آپ کی قبر کی عمارت بنادی جاوے - چنانچہ بنادی گئی - اورشہید کے فرمانے کے بموجب گہوڑے کی بہی قبر بنادی گئی مصرع - کشتۂ دشمن ست زندہ دوست -

یاد شیخ احمد نہروالہ بدایونی

بعض کے نزدیک آپ کا لقب حامدالدین ہے - قاضی حمیدالدین ناگوری کے مرید ہین - خوابگاہ بدایون - پیران سہرورد کا مشرب تہا - روایت ہے شیخ بہاءالدین زکریانے - صوفیون مین سے ایسی تعریف کسی کی کمتر کی ہے - یعنی آپ کے بارہ مین فرمایا ہے - اگر آپ کی معرفت - حقیقت - اور استعداد تولی جاوے اور نیز آپکے اذکار - اشغال - اور افکار - ترازو مین وزن کیے جاوین - تو دس خداشناس صوفیون کے سرمایہ پہی آپ کا سرمایہ غالب اور وزنی ہوگا -

اس دلکش تقریر مین تحت الذکر حدیث نبوی علیہ السلام کی خوشبو آتی ہے - ایک روز امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ کی کثرت حسنات کے بارہ مین حضور ارشاد فرماتے تہے - کہ عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیون سے آسمان اور زمین پر ہوگئے ہین - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اُس وقت موجود تہین - یہ التفات سے بہرا ہوا کلام سنکر آپنے فرمایا مَابقیت لابی بکر یارسول اللہ فرمایا عمرو حسناتہ حسنۃ من حسنات ابی بکر رضی اللہ عنہما

جمعہ کے روز بحکم اِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا جب لوگ چلے جاتے - تو آپ اپنے مریدون اور دوستون کو ہمراہ لیکر شام تک شہر کے کوچون اور صحرا کے گوشون کی سیر کرتے پہرا کرتے تہے - ان ایام مین ایک مجذوب تہا - جو جماعت باندہ کر آپکے گشت کرنے سے سخت تعجب کیا کرتا تہا - ایک روز آپنے دیکہا - چند طاقتور ظالمون نے ایک نہایت ناتوان عاجز گروہ پر دست درازی کرکے مجبور کررکہا ہے - آپنے صوفیون کی جماعت کے ذریعہ سے امداد کرکے ناتوانون کو سیاہ دل ظالمون کے پنجۂ ظلم سے رہائی دی - اتفاق سے تعجب کرنے والا مجذوب بہی کمین اس معرکہ کو دیکہہ رہا تہا - سامنے آگیا - سب متفق اللفظ بول اوٹہے - ہان درست ہے

---

۵۱ - اے رسول اللہ حضرت ابوبکر کے واسطے کیا باقی رہا ۱۲ ۵۲ حضرت عمر اور اون کے جملہ حسنات - منجملہ حسنات حضرت ابوبکر کے ایک نیکی ہے - اللہ تعالیٰ ان دونون سے راضی ہو ۱۲ ۵۳ - جب نماز ہوچکے تو دم کو اختیار ہے - کہ اپنی اپنی راہ لو ۱۲ -

Presented by www.ziaraat.com

جماعت ایسے ہی پوشیدہ کامون کے واسطے ہے - ورنہ درویشون کو کسی کے ساتھہ کیا سروکار ہے -

یاد امام الدین ابدال دہلوی

آپ شیخ ضیاءالدین مرد غیب کی بہن کے بیٹے بھانجے ہین - خرقہ خلافت تو شیخ بدرالدین غزنوی کی خدمت سے ملا تھا لیکن بہت سا زمانہ آپنے خواجہ قطب الاولیا اوشی قدس سرہٗ کی غلامی مین بسر کیا تھا - اس عرصہ مین نفس نافرجام کے ساتھہ لڑائیان رہین - اور بالآخر فتح پائی - اور اس بات کی بڑی خوشی مانی کہ مرشد نے آپ کا عمل پذیرائی کی نگاہ سے دیکھا جب سے آپنے سلوک کے راستہ مین قدم رکہا تہا تب سے جس وقت تک زندہ رہے اُس وقت تک گوشہ نشینی کے ذریعہ سے خواہش کو قیدی بنا کر رکہا - شیخ نظام الاولیا قدس سرہٗ قوالی کی مجلس آپکے بدون بہت کم کیا کرتے تہے - بڑی عمر پائی - اور ہمت بلند تہی ہجری سنہ سات سو اسی مین عالم قدس کو کوچ فرماگئے مصرع خرامان شد بکوئی قدس تا دیدار او بنید -

یاد سید مولہ عرب زاد دہلی آباد

آپ جیسے بلند رتبہ تہے - ویسی ہی روز افزون آپ کی ریاضت بہی تہی - گیہون کی روٹی اور گوشت کو ہاتہ تک نہین لگاتے تہے - باوجودیکہ ہر روز خانقاہ کے رہنے والون اور نیز دوسرے لوگون کے واسطے خسروانہ کہانا پکواتے تہے - خود چانول کے آٹے کا خشک کلچہ شہد کے ساتھہ کہایا کرتے تہے - یہ آپ کی غذا تہی - اس کے سوا کچھہ نہین کہاتے تہے - نذر و نیاز کا نقد و جنس کسی سے نہین لیتے تہے - سلطان جلال الدین خلجی کے اولین زمانہ مین آپ کی شیخی کو رونق ہوگئی تہی - اور نیز سلطان کا بیٹا خانخانان مرید ہوگیا تہا - یہ امر زیادہ تر باعث لوگون کی فریفتگی اور دلبستگی کا تہا بالآخر لوگون کے متوجہ ہونے سے آپ کے سودائی دماغ مین - سلطنت دہلی کی ہوا سما گئی - اور کچہہ لوگ متفق ہوکر کام بنانے کی فکر مین روانہ بہی ہوئے - اتنے مین یہ خفیہ سازش سلطان کے کان مین پہونچی - غصہ اور غضب مین بہر گیا اور فرمایا خود آپ اور آپکے دوست اور یار تمام آگ مین گہسین - شاید اُس وقت ہر ایک کا نیک و بد معلوم ہوجاوے گا - فتوی نویس عالمون نے کہا - آگ راست کو دروغ سے جدا نہین کرسکتی ہے - القصہ جب تک درویش اور دیگر ارباب دانش تاخیر اور بہانہ جوئی سے فرمان روا کی آتش غضب کو فرو کرین ہی کرین تب تک دشمن مزاج اور خراب باطن لوگون نے جلدی کر کے خود سید کو بالکل فرد کردیا - یعنی مست ہاتہی کے پانون مین ڈال دیا - ضیای برنی لکہتے ہین کہ یہ قتل سلطان کو سازگار نہین ہوا - اور بہت کچہ خراب باتین اُس کے زمانہ مین پیدا ہوئین - یہین سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مذکورہ بالا بہتان اُس کامگار شہید پر ناحق باندہا تہا -

خاتمۂ چمن اول

عنوان کے شنگرفی حروف کو ارغوانی پھول سمجھنا چاہیے - چونکہ سیہ پروری کے چمن مین - خامۂ عقل کے درخت پر کھلے ہوئے ہین - اور مضمون جس کا یہ عنوان ہے - اسکی مشکین سواد کو خاکستری رنگ کی بلبلین تصور کرنا چاہیے - جو سخنوری کے باغیچہ مین - ہمت اور فطرت کے آشیانہ سے - پرواز کر رہی ہین - غرض یہ ہے - کہ رنگین پھول - اپنی اجمالی خوشبو برگزیدہ دماغون مین پہونچا دین - اور بلبلین اپنا تفصیلی ترانہ - جو گلشن کی رنگینی کی نسبت ہے گوش حکمت کو سنا دین - اور نیز زبان رمز سے یہ نغمہ گا دین - کہ ہر ایک نامہ بجاے خود - نقش و نگار کا ایک محل ہے دانش کے بہشت نما محلون مین سے - جس کی مستحکم بنیاد - خداے عز اسمہ کے سپاس - اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ستایش ہے - اور جس کا دل آویز کمرہ ایسے فن کے مقاصد کا بیان ہے - جو ہنوز صاحب عمارت کے ضمیر مین پردہ نشین ہے - اور اس بنیاد کی تعمیر سے مطلب یہ ہے - کہ بانی کے معنوی جسم کے واسطے ایک عمدہ آرامگاہ تعمیر کی جاوے - تاکہ جب دانش و بینش کے تماشائی - اِس محل مین آوین - اگر اُن مین سے کسی کے دل مین - ایسے گروہ کے ساتھ جو عنصری مکان سے رخصت ہو چکے ہین - روحانی راز و نیاز کی باتین کرنے کی آرزو پیدا ہو - تو ان فطرت کے مکاتون مین (جن کو دوسرے الفاظ مین نگارین نامے کہہ سکتے ہین) جس دروازہ سے چاہے - اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ[ف۱] کی کنجی سے کھول کر اندر آجاوے - اور اپنے ادراک کو اُس میزبان کی مہمان سرائے مین شیرین کام کرے - جس کے یہان ماحضر ہمیشہ تیار رہتا ہے - اور معلوم کرے - کہ اس کتابی عمارت کا ہر ایک قطعہ - جداگانہ حیثیت کے ساتھ - شہرون کے مکانات اور عمارات کی وضع پر ہے اس طرح سے کہ جیسے شہرون کے مکانات اور عمارات کھلے طور پر - بنانے والہ کی دنیاوی استطاعت ظاہر کرتے ہین - ایسے ہی یہ کتابی عمارت سنجیدہ عبارت کے ساتھ خداوند عمارت کی عقل و دانش کا رتبہ - لوگون کے ذہن نشین کرتی ہے - بہت اچھا ہے وہ صاحب توفیق زندہ دل - جو حمد و نعت کی سرخی سے - فطرت کا خاکہ دکھانے والہ منظر کی بنیاد ڈالے - اور اُس کو تمہیدات اور رسائل کی (جن کو علمی عمارت کا طاق اور برآمدہ سمجھنا چاہیے) ترتیب تمام کرنے مین ایزدی تقدیر یاوری دیوے اور یہ منظر طبع آزمائی کرنے والون کے واسطے - امتحان کا ذریعہ - اور حقیقت کی تلاش والون کے واسطے آسائش کا وسیلہ ہو - اللہ جل شانہ جو کن فیکون کا ایجاد کرنے والا ہے - اُس کے خزانہ سے بہت کچھ اُمید ہے - کہ سخن آفرینی کا خوان بچھانے کی جن اصحاب نے بنیاد ڈالی ہے - اُن کے طفیل مین وہ غوثی حسن کی اس کوڑہ کرکٹ سے بھری خانقاہ کو

ف۱ - (اے پیغمبر قرآن جو وقتاً فوقتاً تم پر نازل ہوگا - اُس کو) اپنے پروردگار کا نام لیکر پڑھا کرو جس نے (مخلوقات کو) پیدا کیا ۱۲

بذریعہ پرداخت۔ اتمام کے زیور سے زیب وزینت بخشے گا۔

ابتداے دومی چمن

یہ چمن اُن اصحاب کے حالات اور معارف کے بیان مین ہے۔ جو ہجری آٹھوین صدی مین عربی وفارسی کی کتابون کے پڑہنے والے تھے۔ انفس و آفاق یعنی عالم ارواح اور عالم اجسام کے رموز سے آگاہ تھے۔ خدائی پرستش اور معرفت مین ہمہ تن مصروف تھے۔ اور الہی جذبات اور مشاہدہ تجلیات مین بالکل مستغرق تھے اب اے دل ہوشیار ہوجا۔ ایک دماغ درکار ہے۔ دیکھہ ہر فرد کا ذکر۔ گویا ایسے گلشن کی نسیم ہے۔ جس کے ہر ایک درخت سے نسیم انواع واقسام کے دل فریب پہول کہلا کر ہر ایک سونگہنے والے کے دماغ مین۔ اُس آفریدگار کی سپاس و ستائش کی خوشبو پہونچاتی ہے۔ جو عجیب وغریب نئی نئی چیزین ظہور مین لاتا ہے۔ اور جس نے إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ[۵۱] کے افسون سے آدمی کو بصورت تخم۔ اور جہان کو بشکل درخت پیدا کیا۔ تاکہ جہان بمقتضاے سَنُرِيهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ[۵۲] اپنے اجمال کے اعتبار سے۔ اور آدمی بفحواے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ[۵۳] اپنے جمال احسن تقویم سے عالم واحدیت کا نمونہ ہو۔ کیونکہ رویت حق کا گلزار۔ آدمی کے طلسمی غنچہ مین مین کے اعتبار سے اجمالی طور پر چہپا ہوا ہے۔ اور کونی ومکانی درخت کا چہرہ مع اپنے جملہ اجزا کے۔ حضرت حق مین۔ علم کے اعتبار سے۔ مخفی ہے۔ دیکہو دیکہو مصرع شاخ گلے بصورت انسان برآمدہ۔

پادشاہ مدار

آپ کا لقب بدیع الدین ہے۔ اور سرکار قنوج مین ایک مقام ہے مکن پور۔ وہان خوابگاہ ہے۔ آپ کے حالات تذکرہ نویسون نے امکان عقلی پر مبنی کر کے لکہے ہین۔ مگر راقم نے ان مین سے جو حکایتین عادۃً ممکنات سے نہین تہین۔ اور جن سے عقل جو مقید بہ توقع ہے گریز کرتی تہی نہین لکہی ہین۔ جیسے آپ عیسیٰ علیہ السلام کی صحبت مین رہتے تہے۔ ابدی زندگی کا آپ کو اختیار حاصل تہا۔ پیغمبر آخرالزمان علیہ السلام کی ملازمت سے آپ مشرف ہوئے تہے۔ اور مسیحا کا سلام حضور نبوی مین پہونچایا تہا۔ آپ کی خلافت کا سلسلہ (۱) شیخ طیفور شامی (۲) شیخ یمین الدین شامی (۳) امام عبداللہ علم دار۔ (۴) اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہم ان چار واسطون سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہونچتا ہے۔ اولین تین صاحبون کی گرامی عمر دو سو برس سے

---

[۵۱] بیشک اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے ۱۲ [۵۲] عنقریب ہم ان لوگون کو اپنی (قدرت کی) نشانیان (دنیا کے) اطراف مین بھی دکہائینگے۔ اور ان کے اپنے درمیان مین بھی ۱۲ [۵۳] ہمنے انسان کو بہتر سے بہتر ساخت کا پیدا کیا ۱۲

زیادہ ہی بیان کی جاتی ہے۔ کہتے ہین۔ کشف اسرار۔ دلون کے حالات پر وقوف۔ اور ادراک معانی مین آپ کو مرتبہ اعلی حاصل تھا۔ اور آپ کے جمال مین نور الٰہی کی جھلک نظر آتی تھی۔ جس کی وجہ سے دیکھنے والا بے ارادہ سجدہ مین گر پڑتا تھا۔ اِس سبب سے آپ ہمیشہ چہرہ پر نقاب رکھا کرتے تھے۔ مگر دربار عام کے روز۔ خلائق کی فائدہ رسانی کی غرض سے چہرہ سے نقاب اوٹھا دیتے تھے۔ اور ارباب زمانہ مین سے جس کسی کو کسی علم مین دشواری اور اُلجھن پیش آتی تھی۔ وہ اُسی دربار عام کے روز آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا تھا۔ اُس وقت آپ بدون دریافت کرنے کے ہر ایک قسم کی باتین فرمایا کرتے تھے۔ اُسی ضمن مین حاضرین دربار اپنی مراد کے موافق جواب پاکر۔ اور اپنی مشکل حل کرکے واپس چلے جایا کرتے تھے۔ یہ امور آپ کی کرامات مین سے ہین (۱) مردہ کو زندہ کیا (۲) مدتون اور برسون کچھ نہین کھایا۔ (۳) آپ کے کپڑے بغیر دُھلنے کے سفید رہتے تھے۔ مدیر بدلنے سے میلے نہین ہوتے تھے۔ (۴) ایک روز خضر علیہ السلام نے بزم اسرار مین آپ سے کہا۔ مینے سنا ہے۔ کہ آپ کو حاکم حی ومحیی نے مختار کردیا ہے۔ جب تک آپ خود نہ چاہین گے مُمیت کا حکم آپ پر نہ چلے گا اور یہ خلعت خاص میرا ہے۔ بہتر ہے۔ کہ اس کو آپ عام نہ کردین۔ اور اپنے تئین میرے ساتھ شریک نہ بنادین۔ چونکہ آپ کی طبیعت۔ خواہش پذیر واقع ہوئی تھی۔ لہذا اس التماس کو قبول کیا۔ اور اُسی سال عالم ظاہر سے سفر کرگئے ہجری سنہ آٹھ سو تھے۔ مصرع ظاہرش پاک بود و باطن صاف

انجمن

یہ انجمن اُن پاک اصحاب کے بیان مین ہے۔ جو سلسلہ مداریہ طیفوریہ کے راستہ پر گرم رفتار ہین۔ اور نیز اِس انجمن مین اُس جماعت کے حالات کی بھی تحقیق ہے۔ جو مداریہ مشرب کی مقلد ہوکر احتیاج اور انتظار آمیزش رکھتی ہے۔ کہتے ہین۔ کہ اس سلسلہ کے سرحلقہ امام عبد اللہ علمدار ہوئے ہین۔ اور بعض اصحاب کی روایت سے آپ کا سلسلہ حضرت خاتم النبوۃ علیہ السلام کو بتوسط حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور بعض کی روایت سے بتوسط شاہ مردان شیر یزدان حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہونچتا ہے لیکن دونون روایتون مین صحیح روایت پہلی ہے۔ شیخ بدیع الدین مدار۔ شیخ محمد طیفور شامی کے مرید۔ اور شیخ محمد طیفور۔ شیخ یمین الدین شامی کے مرید ہین۔ جو امام علمدار کے خاص خلیفہ تھے۔ اِس سلسلہ مین چونکہ وسائط تھوڑے ہین۔ لہذا یہ سلسلہ ازروے عدد سب سلسلون مین قریب تر ہے۔ اور اِس خانوادہ کے لوگ توحید کشفی کے بیان مین غلو (حد سے زیادہ مبالغہ) رکھتے ہین۔ اور وحدت وجود کا اعتقاد بلند آواز سے بیان کرتے ہین۔ اور مظاہر شریعت

Presented by www.ziaraat.com

کے امتناعی حکم سے اُن کو چندان خوف نہین ہے - سخن کوتاہ بالکل برہنگی اور بے حجابی اس گروہ کے مشرب مین دسوین صدی کے آخرین لنصف حصہ سے جوش کے ساتھہ پیدا ہو گئی ہے - وگرنہ بدیع الدین شاہ مدار کے پرمعرفت زمانہ مین راز وحدت کے ظاہر کرنے سے نہایت روک ٹوک تہی - اور ظاہر شریعت کی مخالفت سے غایت درجہ کا خوف دلون مین سمایا ہوا تھا - اور طریقت مین سابقہ باآداب سالکون کے ساتہہ موافقت رکہتے تہے -

اب ابتدا اِس تازہ بدعت کی سنیئے - اِس سلسلہ مین ظاہر تجرید - مقبولیت کی شرط اور اجازت کا جزو قرار دی گئی تہی - اِس خاندان کے اکثر بزرگانِ خلافت اپنے تئین صرف سترعورت اور اُس قدر طعام کا نیازمند سمجہتے تہے - جو اُسی ایک روز کے اندر کہا لیا جاوے - باقی جملہ انواع پوشاک اور جمیع اقسام خوراک سے دست کش اور مرفہ الحال رہتے تہے - اوقات زندگانی کو رازق العباد کی یاد مین بسر کرتے تہے کلمہ توکل یَوْمٌ جَدِیْدٌ وَرِزْقٌ جَدِیْدٌ[۵۱] اور کلمہ ترک اَلدُّنْیَا یَوْمٌ وَّلَنَا فِیْھَا صَوْمٌ[۵۲] کو اپنے افعال کی لوح پر ثبت کر رکہا تہا - اور مذکورہ بالا مایحتاج کے سوا اگر احیاناً کچہہ ہاتہہ لگ جاتا تہا - تو اُسی وقت مثل غربال اپنے دل مین سے اور ہاتہہ مین سے نکال دیتے تہے - باستثنائے اُس مقدار کے جو اشنا درویشون کی رفع ضرورت کے لیے کافی ہو - جب حالت تجرید اس درجہ کو بڑہی ہوئی تہی - تو یہان سے چند باارادت مقلدون نے ظاہری تجرید کو بہی اپنے پیشواؤن کی اصل طریقت - اور پسند خاطر سمجھکر اس شیوہ مین انہماک اور استغراق کو غایت درجہ پسند کیا اور جو تجرید صوفیون کی مختار ہے - اُس کی حدود سے دو تین قدم آگے بڑہکر مشروع اِزار کو چار انگشت کی لنگوٹی سے بدل لیا - جس سے بمشکل فقط اندام نہانی چہپ سکتا ہے - اور رات کے وقت پہاڑ کی طرح آگ مشتعل کی - جس سے سرما کے لحاف کا کام لیا - صبح کو لباس کی جگہہ بدن پر راکھہ مل لی - یہ شعار جو سراپا عار ہے - اختیار کر کے ادب کے دائرہ سے وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللہِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ[۵۳] کی طرح باہر نکل گئے - اور رسوا کرنے والا اجتہاد کو کام مین لانے سے یہ روز افزون تقلید عام ہوتی چلی گئی بیت

مجردان طریقت جماعتے دگراند	چنان صفت کہ تو داری بدان صفت نبرند

خداوند تعالیٰ جو مالک بخشایش ہے - مغفرت کرے - اور حضرت شاہ مدار کے نامدار خلفا اور سلسلہ دارون کو

---

۵۱ - نیا دن اور نیا رزق ۱۲ ۵۲ دنیا گویا ایک دن ہے - اور اسمین ہمارا روزہ ہے ۱۲ ۵۳ اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی باندہی ہوئی حدود سے تجاوز کیا اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا -

جو مشہور ہین - اور جن کے حالات مین تحت مین لکھتا ہون - اللہ تعالیٰ جل شانہ کی خوشنودی نصیب ہو -

اول اور مسند خلافت کے صدرنشینون مین اکمل سید جمن بہاری ہین جو ارباب تجرید - تفرید

اور توحید کے معلم تھے - سوا ے ایک تختہ چادر کے جو ستر عورت کا کام دیتی تھی - قبا اور عبا کی قسم سے کوئی ٹکڑا دار

کپڑا اختیار نہین کیا - آپ کی بابرکت ذات سے اکثر مکاشفے اور خرق عادات ظہور مین آئے ہین - وندبہار کے علاقہ

کے اندر ایک قصبہ مین آپ کی قبر ہے -

دوسرے قاضی محمود - آپ اپنے زمانہ کے تمام عالمون سے زیادہ فاضل - کامل - عالم - اور عارف

تھے - آپ کی قبر کنتور مین جو علاقہ لکھنؤ مین ہے - اہل زمانہ کی زیارتگاہ ہے -

تیسرے قاضی شہاب الدین - آپ پرکالہ آتش کے نام زد تھے - جذبہ ایسا قوی تھا - کہ

عقل سے پر جلتے تھے - اور بڑے صاحب جلال تھے - آپ کی قبر ایک موضع کے اندر سرکار لکھنؤ مین ہے -

چوتھے قاضی مطہر کلہ شیر - آپ کو ولایت کے بیابان مین آہو چشم شیر ببر - اور توحید کی شکارگاہ مین

مفتوح العین باز کہنا زیبا ہے - ایک مقام مادر مضافات کالپی مین ہے - وہان آپ کی قبر ہے

پانچوین قاضی عبدالملک بہرائچی - آپ کے زمانہ کے تمام اہل دولت شاہ سے لیکر سپاہی تک

دوام دولت اور قیام سلطنت کے بارہ مین آپ کی مرادبخش دعا کے نیازمند تھے - اور نیز آپ کی فاتحہ کو خاتمہ بخیر کے

بالکل ساتھ ساتھ پاتے تھے آپ کی تربت بہرائچ مین ہے -

چھٹے سید خاصہ - حضرت شاہ مدار ہمیشہ آپ کو کہا کرتے تھے "درون خاصہ برون خاصہ" کہتے ہین آپکو

شاہ صاحب کی خدمت مین بہت کچھ خصوصیت تھی - اور شاہ صاحب کے راز و نیاز اور سوز و گداز کے محرم تھے - آپ کے

روضہ کا مقام راقم کو معلوم نہین ہوا -

ساتوین سید راجے دہلوی - آپ درویشون کے عمدہ اوصاف اور صوفیون کے سنجیدہ اخلاق سے موصوف

تھے - اور انہین امور کی رعایت مدنظر رکھنے سے عالی مدارج حاصل کیے تھے - بزرگان عہد کی رجوعات آپ کی

طرف بہت کچھ تھی - آپ کی بافیض قبر دہلی مین ہے -

آٹھوین شیخ بہیکھا مجذوب اور نوین شیخ بہیکھا ثانی یہ دونون شخص نام - مقصد - جذبہ -

اور عشق مین متماثل بلکہ باہم عین تھے ہمیشہ حالت بیہوشی مین رہتے تھے - اِن دونون صاحبون کی کرامتون

کی داستانین لوگون کی زبانون پر بہت کچھ ہین - اولین شیخ کی قبر قنوج کے قلعہ مین ہے -

دسوین **شیخ الاّٰ** - اِس سلسلہ کے بعض فصیح اللّسان لوگ آپ کو شیخ اعلی بھی کہتے ہین - لیکن عوام کے نزدیک آپ شیخ الاّٰ کے نام سے ہی نامزد ہین - آپ بھی اُنہین مجذوبون مین سے ہین - جو مشہور دنیا ہین - آپ کو انہی جذبہ اور حقیقی جنون کی لہرین کی لہرین آیا کرتی تہین - آپ کی گور گور مین ہے -

گیارہوین **شیخ محمد جہندہ** - آپ کی پیدائش بدایون کی ہے - عجیب وغریب اسرار الٰہی اور امور غیبی آپ سے ظاہر ہوا کرتے تہے - آپ کی قبر زاد بوم مین ہی ہے -

بارہوین **شیخ محمد بائین پانون** - اِس خطاب کے ساتھہ آپ کے ملقب ہونے کی وجہ لوگ اِس طرح بیان کرتے ہین مکہ آپنے رات اور دن برابر بائین پانون پر کہڑے رہ کر بارہ سال گزار دئے - اور اس عرصہ مین داہنا پانون قطعی زمین پر رکہا ہی نہین - اِس طرح کی ریاضت مین آپنے عجیب وغریب بات پیدا کی تہی - آپ کا پُرانوار مزار کہر لیسہ کے حدود مین ہے -

صدر الذکر بزرگوارون کے سوا - اِن مین سے ہر ایک کے جانشین بھی علی الاتصال ہر ایک عہد مین ہوئے ہین جو ہمیشہ اپنے پیشواؤن کے افعال اور احوال کے ساتہہ متصف تہے - اور کارگزاری اور رسم سلسلہ داری ادا کیا کرتے تہے - اُمید ہے - کہ کوئی اور شوقین مزاج صاحب - اُن اصحاب کا تذکرہ (جن کے حالات پر راقم کو علم حاصل نہین ہے) لکھکر اپنی اخروی نجات کے واسطے سعادت نامہ فرین بہ مہر فرما دینگے -

یاد شیخ یحییٰ ابن شیخ اسرائیل منیری

خدائی معرفت مین آپ کا مرتبہ نہایت بلند تہا - آپ چشتی سلسلہ کے سرگروہ اور فردوسی خانوادہ کے سر دفتر تہے حضرت فرید الحق گنجشکر کی خدمت مین بھی آپ کو ایک حق حاصل ہے - میر سید علی ہمدانی نے جب سیاحت مکان ہند مین گزر فرمایا - تو یکے بادیگرے دیدار دیکھکر باہم فیض خدا شناسی سے کامیاب ہوئے تہے - آپکے خطوط جن کو اہل طریقت اور اہل سلوک کا دستور العمل کہہ سکتے ہین - اکثر قاضی شمس الدین سونتہی کے نام ہین - جو اکابر زمانہ مین سے تہے اور نیز پرہیزگار اور آپ کے معتقد تہے - آٹھوین صدی کے آغاز مین دنیا سے کوچ فرماکر بمقام منیر اپنے بزرگوار باپ کے مقبرہ مین خوابگاہ قبول کی -

یاد سید محمد کرمانی رحمہ اللّٰہ

آپ ایک مدت دراز تک حضرت گنجشکر کی خدمت مین شادکام رہے - اُسی اثنا مین شیخ نظام الاولیا کی بھی فرمان برداری کرتے تہے - اور اس ذریعہ سے دل مین دوستی اور برادری کا ربط بڑہتا جاتا تہا - اتفاقاً زمانہ کی

کج رفتاری سے ان دو نون بزرگون کے دلون مین ایک دوسرے کی طرف سے غبار پیدا ہوا - اور ایک مدت اسی حالت مین گزرگئی - ایک روز رات کے وقت خواب مین حضرت خاتم الانبیا علیہ السلام نے شیخ نظام کو فرمایا - سید محمدؒ ہمارا فرزند خاص ہے - اُس کی دوستی کو ناخوشی کے ساتھہ بدلنا نہین چاہیئے - علی الصباح شیخ - سید کے نزدیک گئے - اور عذر معذرت کر کے صلح کرنی چاہی - سید مسکرائے - اور کہا - کیون - جب تک بھیجے نہین گئے - نہین آئے - یہ کہکر کمال خوشی اور صفائی کا اظہار کیا - اور پھر دوستی تا بہ زندگی قائم رکھی ہجری سنہ سات سو ایک مین عالم ملکوت کو رخصت ہوئے مصرع - پیوستہ باد رحمت مصطفی بر او

یاد مولانا سراج منہاج

ہجری سنہ چھہ سو ایک سے لیکر چھہ سو پچاسی تک یعنی سلطان شمس الدین التمش کے زمانہ سے سلطان ناصر الدین محمود کے زمانہ تک واعظ - صدر - قاضی - اور محتسب اِن عہدون پر آپ مامور رہے - بعدہٗ سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد مین صدر جہان کا لقب ملا - طبقات ناصری آپ کی ہی تصنیف ہے شمسیہ نسل سے لیکر ناصریہ نسل تک تمام فرمان رواؤن کی تعریف - ظاہری اور باطنی کمالات کے ساتھہ آپنے لکھی ہے یہ زیادہ تر تعجب کی بات ہے - کہ مشایخ زمانہ کو قطعی یاد نہین کیا - لہذا یہ بات گروہ مشائخ کے نزدیک کھٹک گئی - کہ یہ صورت - عدم محبت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے - خدا دشمنی کے نتیجے سے محفوظ رکھے -

خدا شناسون سے اور اس ماجرا کے جاننے والون سے راقم کی التماس یہ ہے - کہ دعا کے ساتھہ امداد کر کے آپ کی مغفرت چاہین - اور قیامت کے روز بھی یہی درخواست کرین مصرع خدا بنقد بیامرزدش کہ یارے بود - اگرچہ یہ خیال ہو سکتا ہے - کہ درویشون کے حالات معرفت نہ لکھنے کا کوئی اور ہی سبب ہو گا - جیسے یہ کہ کتاب مین بادشاہون کے حالات کا بیان تھا - درویشون کے حالات کا ذیل مین لکھنا تو مناسب معلوم نہین ہوا اور صدر مین اُن اصحاب کے ملاحظہ نے اجازت نہین دی - جن کے حالات کتاب مذکور مین لکھے گئے ہین - دوسرے یہ کہ آپ کی کتاب تاریخ کی وضع پر بھی نہین ہے - جس کی وجہ سے اولین دل خراش گمان کی خلش پیدا ہو -

یاد شیخ صدر الدین عارف ابن شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہٗ

آپ کا مولد ملتان ہے - کتابی اور کشفی دونون قسم کے علم آپ جانتے تھے - اچھی اچھی کرامتین جو عادت کے خلاف ہین - آپ سے اکثر ظاہر ہوتی تھین - ایک روز خردسالی مین آپ کے فرزند ارجمند شیخ رکن الدین ابو الفتح

گاؤں صحرائی ہرن کے بچہ کی طرف مائل ہوا۔ لڑکون کی طرح رونے لگے۔ صدرالاولیا نے گریبان کی طرف سر جھکایا۔ اور مراقبہ مین مستغرق ہوئے۔ آپ کی قوت کشش سے ایک ہرنی مع اپنے بچہ کے خانقاہ مین کھنچی چلی آئی۔ بالآخرہ ہرنی کا بچہ رکن الاولیا سے مانوس ہوگیا تھا۔ اور ساتھ ساتھ پھرا کرتا تھا کہتے ہین۔ عجب آزادہ دلی کے ساتھ زندگی لبسر کرتے تھے۔ کسی شے کے ساتھ دلبستگی نہین تھی۔ پدر بزرگوار کے متروکہ سے ستر لاکھ کی مالیت ملی تھی۔ اُسی روز درویشون اور محتاجون کو اذن عام دیدیا۔ اور فرمایا۔ غالب حریف یہ قوت رکھتا ہے۔ کہ اپنے دشمن کو بغیر طوق وزنجیر کے حراست مین رکھے۔ لیکن جو مغلوب ہوتا ہے۔ اُس کو یہی بہتر ہے۔ کہ اُس کا دشمن قید خانہ مین رہے۔ آپ کے فرزند شیخ بدرالدین۔ مولانا جمال الدین احمد اندجانی کی دختر سے ہین اور شیخ عمادالدین اسمعیل ترکی کنیز سے ہین۔ لڑکپن مین شیخ اسمعیل کی سفارش آپ نے رکن الاولیا سے کر کے فرمایا تھا کہ چھوٹا بھائی بڑے بیٹے سے بہتر ہوتا ہے۔ اور یہ بھی کہا تھا۔ کہ تمہارے خاندان کا چراغ اسی سے روشن ہوگا۔ آخرکار چونکہ رکن الاولیا کے کوئی لڑکا نہ تھا۔ اسواسطے جانشینی کی نوبت شیخ عمادالدین اسمعیل کو پہونچی۔ ہجری سنہ سات سو نو آپ کا سال رحلت ہے اور شمار مین صدر دین عارف اس کی برابر ہے۔

مصرع ۔ صدر دین صدر عارفان بود۔

یادِ شیخ نورالدین ملک یار پران

آپ کی پیدائش لار مین ہوئی۔ اور آپ مرید ہین شیخ دانیال جنتی کے۔ شیخ دانیال مرید ہین شیخ علی خضرمی کے۔ اور شیخ علی خضرمی مرید ہین شیخ ابواسحٰق گازرونی کے رحمہم اللہ آپ بہ اجازت پیر لار سے دہلی مین تشریف لائے اور بابا ابوبکر طوسی حیدری کے تکیہ کی برابر مین گوشہ گزین ہوئے۔ اِس وقت سلطان غیاث الدین بلبن کا زمانہ تھا۔ چونکہ آپ کی ملازمت مین لوگون کی آمدورفت کثرت سے ہوئی۔ تو آپ پر حیدری قلندر رشک کرنے لگے۔ اور باہر نکال دینے پر کمر بستہ ہوئے۔ ہرچند عجز وانکسار کے ساتھ جواب دیا۔ ایک نہ سنا جب کہا۔ کہ میرے پیر نے یہان بھیجا ہے۔ تو پیر کی سند مانگی۔ باوجودیکہ لار دہلی سے کوسون کے فاصلہ پر اور بہت دور ہے۔ مگر آپ نے اتنے تھوڑے دنون مین سند لادی۔ کہ جتنے دنون مین دوسرے لوگ عادۃً اتنی دور جاکر واپس نہین آسکتے ہین۔ حیدری قلندرون نے اس کو بدباطنی سے قبول نہ کر کے یہ بہانہ پیش کیا۔ کہ ملک تو سلطان کا ہے۔ لہذا سلطان کی سند چاہیئے۔ کہتے ہین۔ اُن ایام مین سلطان اپنا لشکر تتہ اور بھکر کی طرف لے گیا تھا۔ جو دہلی سے ایکسو تیس کوس دور ہے۔ آپ دہلی سے اتنی جلدی جاکر سلطانی طغرا لے آئے۔ کہ عقل مین

Presented by www.ziaraat.com

نہین آسکتا ہے - یہ اندرونی قوت دیکھکر آپ کو ملک یار پران کہتے ہین شیخ نظام الاولیا فرماتے ہین ایک بار مین جمعہ کی نماز کو جارہا تہا - پیادہ پا چلنے سے تکلیف ہوئی - دل مین خیال آیا - کیا اچہا ہوتا - اگر سواری ہوتی اور پہر یہ خیال فوراً ہی رفع ہوگیا - دوشنبہ کے روز ملک یار پرّان کا جانشین گہوڑی میرے پاس لایا - اور کہا - تین رات سے متواتر میرے پیر اس جانور کے پیش کش کرنے کے واسطے فرمارہے تہے شیخ نظام الاولیا فرماتے ہین مینے قبول نہین کیا - اور کہا - کہ جب تک میرے پیر کا اشارہ نہ ہوگا - مین نہین لونگا - مجبوراً جانشین مذکور چلا گیا اور دوسرے روز پہر لایا - مینے دیکہا - کہ نہ لینے سے آپ رنج مانتے ہین ناچار مینے قبول کرکے آپ کا دل خوش کردیا - فرمایا - آیندہ خانہ بدوش بے اسپ نہین رہے گا - آپ کی خوابگاہ دریاے جمنا کے کنارے شیخ طوسی کی خانقاہ کی برابر مین ہے - قدس سرہٗ مصرع در رہ وصل یار پرّان بود -

یاد شیخ برہان الدین محمود ابن ابی الخیر بلخی

سلطان غیاث الدین بلبن کے زمانہ مین جو ارباب علم اور اصحاب معرفت تہے - انہین مین سے ایک آپ بہی تہے - دونون عالم کے علوم اور حقائق سے آپ کو واقفیت تہی - طبیعت بہی صوفیانہ اور موزون واقع ہوئی تہی - صوفیانہ فارسی اشعار کہا کرتے تہے - مشارق حدیث کی سند اصل مصنف سے حاصل کی تہی - کہتے ہین - آپ فرماتے تہے - جب مین لڑکا تہا - تو ایک روز پدر بزرگوار کے ساتہہ ایک راستہ مین جارہا تہا - مولانا برہان الدین مرغینانی مصنف ہدایہ فقہ کی آمد سننے مین آئی - پدر بزرگوار جلدی سے ایک دوسرے کوچہ مین گہس گئے - اور مجکو وہین راستہ پر چہوڑا - جب مولانا آپہونچے - تو مینے آگے بڑہ کر سلام عرض کیا - فرمایا - مین بحکم ازلی کہتا ہون - کہ یہ لڑکا عالم عامل - اور عارف کامل ہوگا - حتیٰ کہ سلاطین کشور بہی اس کی آستانہ بوسی کو نیاز مندانہ آوینگے - دوسرے آپ ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تہے - کہ مین کسی کبیرہ گناہ کے عوض مین پکڑا نہین جاؤنگا - البتہ ایک کبیرہ کے عوض مین - کہ وہ چنگ اور نی کا سننا ہے - اور مین باوصف جاننے کے سنتا ہون - اور سننے کا شوق رکہتا ہون - واہ عجب دلبستگی تہی - آپ کی قبر حوض شمسی کی شرقی سمت مین ہے - جو تختہ نور کے نام سے نامزد ہے - وہان کے باشندے علم و فہم زیادہ ہونے کی امید پر آپ کی قبر کی خاک چہوٹے چہوٹے نادان بچون کو کہلاتے ہین - کئی دفعہ آپ کی قبر کی اطراف تعمیر ہوچکی ہین - **لمولفہ**

چنین کر نام لبت کردہ کام من شیرین	عجب نباشد اگر خاک من شکر گردد

یاد سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ

آپ کا نام محمد ابن احمد ابن علی بخاری ہے اور آپ شیخ فرید الدین گنجشکر کے مرید ہین قدس سرہم آپ کے دادا اور آپ کی والدہ کے باپ خواجہ عرب دونون بخارا سے آئے تھے - اولاً لاہور مین چند روز بود و باش رکھی تھی پہر وہان سے ایزدی مشیت قصبہ بدایون مین لے آئی - اور یہان گوشہ نشینی اختیار کرلی - یہان پر ہجری سنہ چہ سو تیس مین عنصری جسم کے ساتھ آپ کی روح مبارک کا پیوند ہوکر صحراے غیب سے عالم شہود مین ظہور ہوا - فوراً پدر بزرگوار کو طلبی کا فرمان آیا - اسواسطے آپ کی پرورش مادر مہربان نے کی - چار سال کی عمر مین آپ مکتب مین داخل ہوئے -

آپ فرماتے تھے - ایک روز اُستادی ابوبکر کے پاس ملتان کا ایک قوال آیا تھا - اوسنے شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہٗ کے سماع کی رونق اور اُس کی کیفیت نہایت تعریف کے ساتھ بیان کی - لیکن کوئی بات دل مین نہین جمی - پہر اُس نے بیان کیا - کہ مین اجودہن مین شیخ فرید گنجشکر کی خدمت مین بہی حاضر ہوا تہا - اور سرود سماع کی مجلس منعقد ہوئی تہی - عجب سوز اور وجد تہا جس کی رقت سے در و دیوار رقص کرنے لگے تھے - یہ خبر دسوز حقیقت سنتے ہی دل مین ایک آگ سی لگ گئی - اور کسی طرح اُسکی سوزش فرو نہین ہوئی - جس قدر چلتا تہا اُسی قدر سوزش زیادہ بڑہتی جاتی تہی القصہ مین سلطان غیاث الدین بلبن کے زمانہ مین رسمی علوم تحصیل کرنے کے واسطے دہلی آیا - اور مولانا علاء الدین اصولی کی شاگردی سے فیض حاصل کیا - دیرینہ خلش اور علاقہ خاطر کا بقیہ دل مین بدستور رہتا - اور آیندہ طاقت ضبط نہین رہی تہی - ناچار براہ اجودہن چل نکلا - تقدیر نے مدد دی کہ حضرت گنجشکر کی خدمت مین حاضر ہوگیا - اُس وقت عمر بیس سال کی تہی - حضرت گنجشکر نے اپنا التفات اور انتظار ظاہر کرنے کے واسطے زبان مبارک سے یہ بیت فرمائی **بیت**

اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ	سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ

حضرت گنجشکر نے جو اس طرح سے التفات فرمایا - اور بیت مین لفظ دلہا - اور جانہا بصیغہ جمع ارشاد کیا - اس مین ایک ماجرا کی طرف اشارہ ہے - جو تحت مین بیان ہوگا - کہتے ہین - یہان پر آپنے از سر نو تجوید قرآن کی - اور عوارف کے چند باب اور تمہید عین القضاۃ کی چند فصلین بہی مطالعہ کین - اِس عرصہ مین پیر کے باطن کی صفائی کا یہ اثر ہوا - کہ بزرگی کے صدر مین آپ مسند نشین ہوگئے - خرقہ خلافت ملا - اور دوسرون کی تکمیل کی اجازت بہی حاصل ہوئی - اور پہر دہلی مین تشریف لے آئے -

Presented by www.ziaraat.com

اب مین بیان پر تفصیل کے ساتھ اُن حالات کو بیان کرتا ہون جو اجمالی عنوان کے اندر پیچ در پیچ ہین بہت تھوڑے عرصہ مین آپ کی درویشی و مرید پروری ـ رہنمائی و رہبری کا شہرہ تمام دنیاوی آبادی کے ہر ایک گوشہ مین اور ہر ایک کے کان مین پہونچ گیا ـ اور ناقصون کی تکمیل اور کاملون کی تائید کے واسطے ہر ایک سمت مین اور ہر ایک صوبہ مین آپ کے ہادی اور ولی خلفا مین سے ایک خلیفہ پہونچ گئے ـ جن کا حال اِس تذکرہ مین حسب مقام گزارش کیا جاویگا ـ شیخ نصیرالدین چراغ دہلی کے ملفوظات مین لکھا ہے ـ خطاب آیا ـ اے فضیل عیاض ـ شیخ محمد جن کا ستودہ لقب نظام الدین اولیا ہوگا ـ ہماری درگاہ کے خاصون مین سے ہین ـ اِن کو ہمنے تمہارے پیروانِ طریقت مین سے کیا ہے ـ رہنمائی کے معاملہ کو یہ اِس طرح کرسی نشین کرینگے ـ کہ اِن کے فیض صحبت سے کئی ہزار کامل خداشناس ہونگے ـ خواجہ فضیل یہ الہامی مژدہ سنکر بہت خوش ہوئے اور واپسین دم تک انتظار کرتے رہے ـ بالآخر اپنے خلیفہ کو وصیّت فرمائی ـ کہ اگر تمہاری بیعت کے دام مین کوئی ایسا مبارک ہما پھنس جاوے تو میرا سلام پہونچا کر دعا کی التماس کرنا القصّہ اسی طرح پر یہ وصیت درجہ بدرجہ شیخ فرید گنجشکر تک پہونچی ـ جب سلطان المشائخ شیخ گنجشکر کے حضور مین حاضر ہوئے ـ تو حضرت گنجشکر نے نور باطن سے معلوم کر کے خرقہ خلافت پہنایا اور آغاز اپنی ذات سے کر کے صعودی ترتیب سے صاحب الہام تک سب کے منتظر رہنے کا ماجرا بیان کیا ـ ہر ایک کا سلام اور قبول سلطان المشائخ کو پہونچا کر ہر ایک کے نام سے جدا جدا دعا اور ثنا چاہی ـ دریاے حیا کے غریق سلطان الاولیا نے فرمان پر سر جھکا کر آداب نیاز کے مراسم ادا کیے ـ

کہتے ہین ـ سلطان علاءالدین کے دل مین ہمیشہ یہ خلش رہتی تھی ـ کہ شیخ نظام الاولیا سلطنت اور حکمرانی کا خیال اپنے دل مین رکھتے ہین ـ اور فرصت اور موقع کے انتظار مین ہین اسواسطے طریقہ سلطنت کے امتحان کے لیے ـ ملکی امور کے متعلق چند دقیق باتین بطور استصواب لکھکر آپ کی خدمت مین بھیجین ـ اور التماس کیا کہ جواب باصواب سے اِن لکھی ہوئی مشکلات کو حل فرمائے ـ تاکہ اوس پر عمل کرنے سے یہ دقتون کی تنگی رفع ہوجاوے ـ اور حصول مراد نصیب ہو ـ جب یہ امتحانی پرچہ آپ کے روبرو پڑھا گیا ـ تو فرمایا ـ کہ بوریا نشین درویشون کو تخت کی زیب و زینت دینے والے بادشاہون کے کاروبار کی کیا خبر ـ بہتر یہ ہے ـ کہ اِس قسم کے مقدمات کے متعلق دریافت حال فرمانے سے ـ بیچارون کا وقت غارت نہ کیجیے ـ اور فقرا کے ضمیر کا امتحان نہ فرمائیے ـ القصّہ جب سلطان کا اندرونی زخم اِس پر حقیقت جواب کے مرہم سے اندمال پذیر ہوا تو آستانہ بوسی کے لیے التماس کیا ـ شیخ نظام الاولیا نے قبول نہین کیا ـ اور فرمایا ـ درویش کے اُنس کو ایک پرند سمجھنا چاہیئے ـ جس کے لیئے وحشت پیدا کرنے والا

سلطانی کروفر شکاری باز ہے - لہذا یہی بہتر ہے - کہ صرف دعا اور سلام سے جو بتوسط پیغام ہو - باہم اشارہ ہین - شیخ نظام الاولیا - کا بیان ہے - کہ جب حضرت گنجشکر کی ملازمت حاصل ہوئی - اور مرید ہو کر سرفراز ہوگیا - تو مینے عرض کیا کہ فقیر کو تحصیل علم سے وابستگی ہے - اگر علم کے شغل اور اتمام مین ناخوشی ہو - تو یہ شغل ترک کر کے جس شغل - ذکر - خدمت - یا کام کے واسطے ارشاد فرمایا جاوے - مشغول ہو جاؤن - فرمایا تحصیل علم سے باز رکھنا اِس درویش کا شیوہ نہین ہے - کیونکہ سالکان طریقت کو ظاہری علم سے چارہ نہین ہے لیکن میری نصیحت تم کو یہ ہے - کہ اس کے بعد جو صورت غالب آجاوے - اُسی کے ہو جانا - بالآخر نہ کسی کو غالب دیکھا - اور نہ کسی کو مغلوب پایا - یون ہی درجہ کمال کو پہنچ گیا - اور ظاہری و باطنی دونون قسم کے علم حاصل ہوگئے -

صدر الذکر دونون مقولے اور نیز دیگر عرفانی واقعات لوگون کی زبانون پر ہین - اور اوراق پر بھی لکھے ہوئے ہین - خدا کرے ارباب ذوق کے کانون مین پہونچین - اور اُن کی نظرون سے گزرین - تاریخ اٹھارہوین ربیع الثانی ہجری سنہ سات سو چبیس کو آپ کی روح کا بلبل بہا جوہر وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ کے عنصری خزانہ سے نکلکر وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ کے صدر خزانہ مین داخل ہوگیا جو عبارت ایزدی اسما و صفات کے مخزن سے ہے -

انجمن

اِس انجمن مین ان اصحاب کے حالات دکھائے گئے ہین - جو تن گدازی اور جان نوازی کے جنگل مین گرم رفتار ہین - خود شناسی کے دریا - اور خدا دانی کے عمیق پانی مین ڈوبے ہوئے ہین - اور سلطان المشائخ نظام الاولیا قدس سرہٗ کی رہنمائی کی امداد سے شاہراہ طریقت پر چلے جا رہے ہین - جنہون نے آپکی تلقین سے سعادت دیدار اور شرف تحقیق حاصل کیا - اور آپ کی کمال ہدایت کی بدولت بعض تو اپنے تئین مثل طلا آرایش دیگر اپنی استعداد سے عارف ہوگئے - اور بعض نے صورت اکسیر اختیار کر کے - اکثر دوسرے مس طبیعت آدمیون کو کندن بنا دیا - کہتے ہین - ان ایام مین زمین ہند کو عجیب زمانہ حاصل تھا - کیونکہ آپ کی بارگاہ خلافت سے وقتاً فوقتاً جو نئے نئے خلیفہ روانہ ہوتے تے - اُن کی فیض پاشی سے ہند کا ہر مکان - اور ہر قطعہ زمین ہدایت آباد تھا - ایک

۵۱ - اور ہمنے اُن کو ایسے جثے نہین بنائے تھے - کہ کھانا نہ کھاتے ہون - اور نہ وہ لوگ دنیا مین ہمیشہ رہنے والے ہی تھے ۱۲ ۵۲ اور جتنی چیزین ہین ہمارے ہان سب کے خزانے دکے خزانے بھرے پڑے ہین ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

روایت ہے۔ کہ آپنے بڑے بڑے شہرون مین بڑے بڑے مرتبہ اور بڑی بڑی کرامتون والے سات سو خلیفہ ایسے روانہ کیے تھے۔ کہ ہر شخص کے سینہ سے گویا عرفان کا آفتاب طلوع کرتا تھا۔ اور نیز اُن سینون سے بزرگوار پیر کے اسرار عیان ہوتے تھے۔

یہ بالکل سچ ہے۔ جب کسی شخص کو کسی بزرگ کی خدمت سے معرفت کا سرمایہ ہاتھ آجاتا ہے۔ اور ایک منزل سے دوسری منزل کو اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔ اور فنا کے درجات سے عبور کرکے بقاے اصلی کے مقام کو پہونچ جاتا ہے۔ تو اس وقت مین نام اور صورت کے فرق کے سوا معنیً کسی قسم کی دوئی کی شکل ان دونون شخصون مین قایم نہین رہتی ہے۔

جس طرح کوئی طفل تقدیر اور تدبیر کی پرورش سے بلوغ کے درجہ کو پہونچ جاتا ہے تو باپ کے تمام حالات اوسپر منکشف ہوجاتے ہین۔ اور اگر نسبت باہم ملحوظ نہ رکھی جاوے تو دیگر معنوی مابہ الامتیاز کل درمیان مین سے اُٹھ جاتا ہے۔ اور رجل کی تعریف جو ہے ذَکَرٌ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ جَاوَزَ حَدَّ الصِّغَرِ اس تعریف مین دونون داخل ہوتے ہین۔ جب اللہ تعالیٰ عز اسمہ اُس کو بھی کوئی لڑکا عطا فرمادیتا ہے تو وہ ابوۃ کی وصف سے بھی متصف ہوکر جمیع مراتب مین اپنے باپ کی برابر ہوجاتا ہے۔

اور وہ دوئی جو اعتباری اختلاف کے سبب سے غیریت اور اثنینیت کے اشتباہ کا باعث ہوتی تھی۔ اب یک رنگی اور یک روئی پیدا ہوجانیکے سبب سے بالکل دور ہوجاتی ہے۔ بس جب تعینات کا حجاب درمیان مین سے اُٹھا دیا جاوے گا۔ تو ممکنات کی وحدت وجود کا حال بھی اسی طرح پر نظر آوے گا۔ اب دیکھو۔ ہر طرح سے گزارش ذیل کے حروف۔ وحدت وجود کا ثبوت۔ موجودات محسوسہ سے دے رہے ہین۔

واقفان اسرار حقیقت کے باخبر اور نور توحید سے منور ضمیر پر اچھی طرح روشن ہے۔ کہ تمام ثوابت اور سیارے آسمانی طبقات کے اندر۔ نورانی چمک دمک مین۔ آفتاب کی شرکت کا دم بھرتے ہین۔ لیکن جب آفتاب طلوع کرتا ہے۔ تو وہ اپنے آثار اور انوار سے جو شرکت کا ذریعہ ہین بالکل معرا ہوجاتے ہین۔ اور کائنات کے دیگر اجرام ذرّے اور پہاڑ وغیرہ جن کو خاص مرتبہ مین آفتاب کی ہم سری کا دعوی نہین ہے۔ اُن کے احکام و آثار قوی ہوجاتے ہین۔ اسی طرح جب حقیقی وجود کا جہان افروز شمس جو ہمیشہ کمال ارتفاع مین ہے۔ جمالی اور جلالی صفات کے آسمان پر طلوع کرتا ہے۔ تو حقائق مین سے جن اشیا مین دعوی الوہیت کا شائبہ ہے۔ وہ امتناع اور عدم مطلق کے حجاب مین چھپ جاتی ہین۔ اور جو اشیا اہل شہود کی نظر مین اس مرتبہ کی نہین ہوتی ہین۔ وہ اسی خورشید وجود

کی چمک دمک اور اُسکے کون ومکان مین ساری ہونے کی بدولت - تعین اور تشخیص کے ساتھہ - امتیازی اور عددی شکل سے اپنے حال پر بدستور قایم رہتی ہین - پس اشیا کی فراوانی سے ہستی مطلق کی وحدت مین منافات لازم نہین آتی ہے - جیسے بسائط محسوسہ اور مرکبات عنصری کے ظہور سے آفتاب کی یکتائی مین اُس کے طلوع ہونے پر کوئی نقصان نہین آتا ہے - کیونکہ طلوع ہونے والون مین ایسا کوئی موجود نہین ہے - جو خورشید کی وحدت شکست کرکے اُسکی چمک دمک مین شرکت پیدا کرے - حاصل کلام یہ ہے - کہ باوجودیکہ موجودات مین بے انتہا کثرت - اور مخلوقات مین بے غایت نوعین پائی جاتی ہین - مگر کسی فرد کی ہستی کی استعداد مین ایسا مغز نہین ہے کہ وجود کی خصوصیات مین مشارکت - مساواۃ - مماثلت - اور مشاکلت کا دم مار سکے - جس سے کمال وحدت مین کوئی نقصان پیدا ہو - جب اِس تمثیل کے بیان کرنے سے ہر ایک ذی عقل نے سمجھہ لیا - کہ ایسا موجود - عالم امکان کی نمایان بساط پر ظاہر نہین ہے - لہذا اس معنی مین وجود کو یقیناً واحد تسلیم کرنا چاہیے وَمَا یَعْلَمُ[1] تَوْحِیْدَہٗ الْحَقِیْقِیَّ اِلَّا ھُوَ وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْمَعْرِفَۃِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِوَحْدَتِہٖ سُبْحَانَہٗ

یاد خلفائے شیخ نظام الاولیا قدس اللہ سرہم

یاد مولانا علاء الدین نیلی

آپ اپنے وقت کے زبردست عالمون مین سے تہے - باوجودیکہ پیر بزرگوار کی اجازت تہی - بلکہ تاکید تہی مگر آپ ازراہ کسر نفسی اپنے تیئن مسند شیخی سے اور مرید کرنے سے دور رکہتے تہے - آخر مین تو یہانتک کیا تہا - کہ کتابون کا دیکہنا - بلکہ کاغذ کو ہاتہہ تک لگانا ترک کر دیا تہا - صرف فوائد الفواد کے مطالعہ مین مشغول رہتے تہے - اور فرمایا کرتے تہے - کہ معانی اور معاملہ جو سب جگہہ ہے - اِس جگہہ بہی ہے - اور جو اس جگہہ ہے سو وہ کسی ورق اور کسی سطر مین نہین ہے - بیت

کجاست زلف تو مشک ختا کجاست کہ نیست	مرا نسیم تو باید صبا کجاست کہ نیست

رحلت کے بعد پیر کے روضہ مین قبر بنائی گئی -

[1] ورنہ اُس کی حقیقی توحید سوائے اُسکے کوئی نہین جانتا ہے - اور جو لوگ معرفت مین راسخ ہین - وہ کہتے ہین - ہم تو خدائے سبحانہ کی وحدت پر ایمان لائے ہین ۱۲ -

Presented by www.ziaraat.com

یاد خواجہ ابوبکر

آپ سلطان نظام الاولیا کے دوست مصاحب - ہمدم اور ہمنشین تھے - اور یہ عہد تھا - کہ جب آپ کی ذات شریف مین ابوبکر کے اعتقاد سے - انسان کامل کے آثار ظاہر ہوجاوینگے - ابوبکر بیعت ہوجاویگا بالآخر جب سلطان الاولیا ملازمت حضرت گنجشکر سے رخصت ہوکر دہلی مین واپس آئے - اور بزرگی کے آثار عام وخاص لوگون نے اُن کی پیشانی مین اپنی نظر سے دیکھہ لیے -

تو خواجہ نے اپنا وعدہ وفا کیا مات فی دهلی ودفن فی حظیرۃ شیخہ

یاد مولانا وجیہ الدین پائلی

چونکہ فقہ دانی مین دخل زیادہ تھا - اسواسطے لوگ آپ کو ابوحنیفہ ثانی کہا کرتے تھے - اپنے وطن سے آپنے اجودہن مین جاکر حضرت گنجشکر کے روضہ کی زیارت کی - اور اس زیارت کے طفیل مین - حضرت خضر علیہ السلام کا دیدار فیض آثار بھی حاصل ہوا جس سے چشم بصیرت کی روشنی بڑہ گئی - اور بہ فرمان حضرت خضر آپ دہلی مین آکر شیخ نظام الاولیا کے مرید ہوئے - چونکہ آپ دنیاوی کاروبار کے اندر کمال بے نیاز اور بے پرواتھے - اسواسطے لوگ آپ کو دیوانہ کہا کرتے تھے - یہ بالکل سچ ہے لایکمل ایمان المؤمن حتی یقال انہ مجنون جب آپ زندگانی کا سامان باندہ کر عالم علوی کو چلے گیے - تو آپ کی قبر حوض شمسی کے ایک طرف بناؤ گئی

یاد مولانا جمال الملۃ والدین دہلوی

آپ کو کمال استغراق رہتا تھا - اور آپ نے گویا اپنے تئین بالکل ہلاک کردیا تھا - سلطان نظام الاولیا آپکے بارہ مین اکثر فرمایا کرتے تھے - کہ ہمارے جمال کو کوئی وقت ایسا پیش آتا ہے - کہ حق کے سوا کوئی چیز نہ اِن کی ظاہری اور باطنی نظر مین آتی ہے - اور نہ دل کے کسی گوشہ مین رہتی ہے -

یاد مولانا جلال الدین اودھی

آپ کا فقر - آپ کی ہمت - آپ کی گرفتگی - آپ کی وارستگی حد سے زیادہ بڑہی ہوئی تھی - آپنے تمام گرفتاریون سے آزاد ہوکر اپنے تئین پیر بزرگوار کی ملازمت کا اسیر بنادیا تھا -

یاد شیخ مبارک گوپاموی

ابتدائے احوال مین آپ سلطان علاءالدین کے میرعدل تھے - میرخورد جامع سیرالاولیا ولد اسد محمد کرمانی بیان کرتے ہین مجکو آپ کے ساتھہ اور آپ کو میرے ساتھہ خاص خصوصیت تھی - اکثر اتفاقات آپ کی

٥؎ انسان کا ایمان اُس وقت تک کامل نہین ہوتا ہے - کہ جس وقت تک یہ نہ کہا جاوے - کہ یہ مجنون ہے ۱۲ -

Presented by www.ziaraat.com

زبان سے یہ باتین نکلا کرتی تھین - کہ مبارک آپکے پدر بزرگوار کا مسلمان کیا ہوا ہے - اس طرح کہ مین درویشون کے احوال کا منکر رہتا - ایک روز آپ کے پدر بزرگوار مجکو سلطان نظام الاولیا کی خدمت مین لے گیے - اور انکا کے شکنجہ سے رہائی دلا کر میرا اعتقاد و اخلاص درست کرادیا - اور اُنکی باعظمت ملازمت سے دنیاوی سازو سامان کے ترک کی استعداد میرے قلب مین پیدا ہوئی -

یاد خواجہ موید الدین کرئی

آپ تخت سلطنت پر جلوس فرمانے سے پہلے سلطان علاءالدین کے ہمراز - اور ہم نشین تھے جب ازلی عنایت سے شیخ کی خدمت مین پہونچنا نصیب ہوا - تو اوصاف درویشی کا زیور پہنکر بن سنور گیے اور حصول دولت کے راستہ مین بھاگنے دوڑنے سے فارغ ہوئے - جب سلطان نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا - تو آپ کو یاد کیا - ایک مقرب سلطان نظام الاولیا کی خدمت مین بھیجا کہ خواجہ موید کو اجازت دیجیے سلطنت کے کام مین مشغول ہون - فرمایا - کہ موید کو ایک اور کام پیش آگیا ہے - بادشاہ کا بھیجا ہوا شخص اس جواب سے ناخوش ہوا - اور ازراہ جرات عرض کیا - مخدوم - کیا آپ سب کو اپنی مثل بنانا چاہتے ہین - جواب دیا - اپنی مثل بنا لینا بہت سہل ہے - نہین - اپنے سے بہتر بنانا چاہتا ہون - اگر یہ مجھسے سازگاری رکھین جو تقین کے تمام کمال سلطانی عمل ان کو فقیری کے جھونپڑہ سے دنیاداری اور حکومت کی عشرت گاہ کی طرف کھینچ کر نہین لیجا سکتے ہین -

یاد خواجہ کریم الدین سمرقندی

آپ اپنے ملک مین سلاطین کے وزیر رہ چکے ہین - جب ازلی سعادت نے زنجیر ہلائی - تو آپنے سب چیزون کو چھوڑ دیا - اور اپنے ملک سے ہندمین آکر شیخ فرید گنجشکر کی خدمت - تمام دوجہانی کامون پر اختیار کی - اور نسبت صہارت (خسر و داماد ہونا) آپ کو نصیب ہوئی - وہان سے جب سامان اقامت دہلی مین لائے تو خلافت کا خلعت - سلطان نظام الاولیا سے ملا - امیر خسرو - اور خواجہ حسن ہمیشہ آپ کی فیض بخش صحبت سے خوش ہوا کرتے تھے - اور مولانا ضیاءالدین برنی بھی اپنی تالیفات کو بغرض اصلاح آپکے روبرو پیش کیا کرتے تھے سلطان نظام الاولیا کی رحلت کے بعد سلطان محمد تغلق نے آپ کو دہلی کا شیخ الاسلام کر دیا تھا - اور انوار الملک خطاب عطا فرمایا تھا - آپ کے دو فرزند ارجمند تھے شیخ احمد اور خواجہ نظام الدین ہر ایک حسب و نسب سے درست اپنے وقت کے امام تھے -

resented by www.ziaraat.com

یاد خواجہ شیخ علی شاہ ابن شیخ محمود جاندار

آپ سلطان نظام الاولیا کے پرانے مریدین میں سے ہیں۔ ہمیشہ حلقہ کی طرح ملازم درگاہ رہتے تھے۔ نظامیہ ارشادات اور تمام اپنی مسموعات کو ایک رسالہ کے اندر فراہم کرکے دُرر نظامی نام رکھا تھا۔ تصوف کے بہت سے حقائق اور اسرار اُن اوراق میں تحریر ہیں۔ اسی رسالہ میں لکھا ہے کہ سلطان ابو سعید ابوالخیر خیرات کرنے میں حد سے زیادہ مبالغہ اور کوشش کیا کرتے تھے۔ ایک صاحب نے اثنائے گفتگو میں کہا۔ لاخیر فی الاسراف۔ آپنے فوراً جواب دیا۔ لااسراف فی الخیر سننے والے متحیر رہ گئے۔ اسی دُرر میں لکھا ہے صوفیوں کے نزدیک بدترین گفتار یہ ہے۔ کہ سالک ایسے مقام اور ایسے حال کی خبر دیوے۔ جو اُس کو حاصل نہیں ہے۔ ابیات

از درد نشان مدہ۔ کہ در جانِ تو نیست	مگذر بہ ولایتے کہ اوزانِ تو نیست
از بیہنری بود کہ با جوھریان	وصفِ گہرے کنی کہ در کانِ تو نیست

نیز اسی رسالہ میں لکھا ہے ایک مرید نے بعیت ہونے کے وقت اپنے پیر سے نصیحت کے لیے عرض کیا۔ فرمایا۔ خدائی کے دعوی اور پیغمبری کے دعوی سے تم کو بچنا چاہیے۔ مرید کو حیرت ہوئی۔ گھبرایا۔ یہ کیسی نصیحت ہے کیونکر صحیح ہوسکتی ہے۔ اور اس میں کیا بھید ہے۔ عرض کیا۔ کھول کر ارشاد فرمائیے۔ فرمایا۔ خدائی کا دعویٰ تو یہ ہے کہ تم کل کاموں کا ہونا اپنی مراد کے موافق چاہو۔ اور پیغمبری کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ تم چاہتے ہو۔ سب گروہوں کے لوگ تمہارے چاہنے والے اور دوست ہوں۔ اور جو ایسے نہ ہوں وہ تمہارے گرویدہ نہ ہوں۔

یاد مولانا فصیح الدین

آپ اصول فقہ کے علم میں عضد الملۃ قاضی عضد کا مرتبہ رکھتے تھے۔ آپ نے باتفاق مولانا محی الدین قاضی کاشانی سلطان نظام الاولیا کی خدمت میں حاضر ہوکر بعیت کے واسطے التماس کیا۔ سلطان نظام الاولیا نے مولانا محی الدین کو تو کلاہ مریدی پہنادی۔ مگر مولانا فصیح الدین کا مرید کرنا۔ استخارہ اور پیر گنجشکر کی اجازت پر موقوف رکھا۔ اس سبب سے آپکو کمال ناامیدی ہوئی۔ اور نہایت حزین اور ملول رہنے لگے جب پھر دوسری بار بساط بوسی کے لیے حاضر ہوئے تو فرمایا۔ تمہاری نسبت بھی پیران چشت کے باطن سے قبول بعیت کی اجازت ہے۔ آؤ۔ مایوسی دور کرو۔ اور بعیت کا ہاتھ آستین سے نکالکر درویش کے ہاتھ کے نیچے رکھو۔ تاکہ یدُ اللّٰہ فوق ایدیھم کا مضمون صادق ہو۔ پس آپنے کمال خوشی اور خوشحالی کے ساتھ مدارج بعیت طے کیے۔ اور سلطان نظام الاولیا سے چند سال پیشتر ملک تقدس کو روانہ ہوگئے۔ خوابگاہ دہلی۔

قاضی کاشانی کو سلطان نظام الاولیا بہت دوست رکھتے تھے جس مجلس مین قاضی جی ہوتے تھے۔ معرفت اور شرائع طریقت کی بہت سی باتین سلطان نظام الاولیا کی زبان مبارک سے بیان ہوا کرتی تھین۔ آپ کے حالات بالتفصیل سابقہ تذکرون مین لکھے ہوئے ہین۔ خدا کرے شوقین اصحاب انکو مطالعہ کرین۔

یاد مولانا فخرالدین المروزی

آپ آغاز سلوک سے انجام حالت تک وقتاً فوقتاً درجہ پرہیزگاری مین ترقی فرماتے رہے۔ رجال الغیب معتقد تھے۔ جو کچھ آپ کی خواہش ہوتی تھی۔ مہیا کر دیتے تھے۔ لیکن آپ اسکو تصرف مین نہین لاتے تھے۔ پیر بزرگوار کے روضہ مین آپ کی قبر ہے۔

یاد شیخ برہان زیب

صدری بادہ دوسی کمالات عشق اور شوق کے مقامات [illegible] آپ کی ذات مین جمع تھے۔ خلافت کا خلعت زیب بدن کرنے کے بعد قلعہ دیوگیر دکن مین رہنے کی اجازت ملی تھی جو آج دولت آباد کے نام سے نامزد ہے۔ ایک مدت تک آپنے اُس سرزمین مین رہکر معرفت اور خداشناسی کے ذریعے دلون کو سرسبز اور شاداب کیا۔ جب آپکے عنصری باغ کی بہار مین رحلت کی خزان نے تغیر پیدا کیا۔ تو قلعے دو میل دوری پر ایک پرفیض صحرا ہے۔ اُس صحرا کو اپنے روضہ پاک کے لیئے پسند فرمالیا۔ واقعی عجب راحت افزا اور روح بخش جگہ ہے۔ راقم نے ہجری سنہ ایکہزار ایک مین اس مقام کی زیارت کی تھی۔ دل مین صفائی حاصل ہوئی۔ آپکے عرس کے روز ہر ایک ملک سے لوگ وہان آکر جمع ہوتے ہین۔ اور شہر کے باشندے مجاور چند روز پیشتر سے اُس جگہ جاکر مکانات اپنے واسطے بنا لیتے ہین۔ اس طریقہ سے مسافر اور مجاور اُس بانتظام مقام سے غیبی فیض پاکر خوش وقت ہوتے ہین۔ خاندیس کا پائے تخت جس کا برہان پور نام ہے آپ کے ہی نام پر نامزد ہے۔ کہتے ہین۔ جب شیخ برہان الدین اپنے پیر کی خدمت سے اجازت لیکر دیوگیر کو جارہے تھے۔ اثنائے راہ مین ایک روز رات کو اُس مقام پر اترے جہان اب برہان پور آباد ہے۔ اُس زمانہ مین والیان خاندیس کے آباو اجداد مین سے ایک شخص اُس موضع کا شحنہ تہا۔ اُس نے حتی المقدور خدمت گزاری اور درویش پرستی مین کوتاہی نہین کی۔ جب صبح کو روانہ ہونے کے وقت حاضر ہوکر فاتحہ کی درخواست کی۔ تو فرمایا۔ بموجب ازلی حکم کے اس جگہ ایک شہر آباد ہوگا۔ اور تمہارے فرزند ملک کے فرمان روا ہونگے۔ مناسب ہے کہ اُس نوآباد شہر کا نام اس درویش کے نام پر رکہا جاوے۔ اس بشارت کی بنیاد پر برہان پور نام رکہا گیا۔ اور چند دیہ سجادہ روضہ کے واسطے بطریق مدد معاش پیش کیے گئے۔ آج تک کہ ہجری سنہ ایک ہزار بیس ہے۔ مذکورہ بالا وظیفے بدستور مقرر اور جاری ہین۔

یاد شیخ کمال الدین یعقوب نہروالہ

آپکو عالی مقامات اور نقلی و لدنی کمالات حاصل تھی - پیر کے حکم سے نوی استعداد گجرات والون کی رہنمائی کے واسطے مامور ہوئے تھے - بہت سے اشخاص آپ کی تلقین سے صراط مستقیم پر چل کر اپنے مقصد کو پہونچ گئے حصار نہروالہ کے باہر سہسلنگ تالاب کے کنارہ آپ کی خوابگاہ ہے -

یاد مولانا شہاب الدین

آپ سلطان نظام الاولیا کے امام تھے - ربانی کلام لفظاً اور معنیً ازبر تھا - اور ایسی عمدہ طرز سے تلاوت فرماتے تھے کہ سننے والون کو بزم کلیم اللّٰہی مین حاضر ہونے کا مزہ آجاتا تھا - امیر خسرو کو آپ کے ساتھ بہت کچھ وابستگی اور عقیدت تھی انھون نے اپنے خمسہ مین آپ کی نہایت تعریف لکھی ہے - یہ دو تین بیت اُسی خمسہ کی ہین - ابیات

چون از موج زد کلام احد	+ نفد البحر قبل ان تنفد
او جواہر کرم لبفرق جہان	زیر کان چون صدف کشادہ دہان
شمع من یافتہ ضیا از وے	مس من گشتہ کیمیا از وے

آپ کی قبر دہلی مین ہے -

یاد امیر خسرو

آپ کا لقب یمین الدین - کنیت ابوالحسن - اور پیر کی طرف سے خطاب ترک اللہ ہے - اور آپ کے پدر بزرگوار کا نام سیف الدین تھا - سخن سنج - سخن پرور - اور سخن آفرین ناموروں کے آپ سردفتر تھے - آپکے کمالات اور حالات کی شرح کیا کی جاوے - آپ گویا آسمان سخن کے قطب ہین - یعنی جو مدح (خواہ وہ کسی قسم کی ہو) نفس ناطقہ عبارت کے حوالہ کرتا ہے - اور آپ از روئے مشاطگی اُس مفہوم کو بدایع اور معانی کے انواع و اقسام کے زیور سے آراستہ کر کے نوعروسی کے لباس مین دکھاتے ہین - تو وہ آراستگی اُس مفہوم کے بالکل برابر - اور نیز گرد اُس کے چکر لگاتی ہوئی نظر آیا کرتی ہے - لہذا بہتر یہ ہے - کہ اس سلسلہ کو حقیقت شناس دانشمندون کے حوالہ کر کے آپ کے نمایان واقعات مین سے چند منتخب باتین حوالہ قلم کرون -

جب قصبہ پٹیالی مین جو دریاے گنگا کے کنارہ آباد ہے - آپ کی مبارک صورت کا نقشہ - خدائی علم کی تصویر خانہ سے مصور تقدیر نے اُٹھا کر - ہیولا مکانی کے ورق پر لا جمایا - تو آپ کے پدر بزرگوار دایہ کے دہونے اور پاک صاف کرنے کے بعد آپ کو پارچہ قماط مین لپیٹ کر ایک مجذوب کے نزدیک لے گئے جو ہمسایہ مین رہتے تھے - مجذوب نے فرمایا -

ا ... قبل اس کے کہ کلام تمام ہو ۱۲ -

Presented by www.ziaraat.com

یہ لڑکا ایسا فصیح البیان ہوگا۔ کہ اُستاد خاقانی سے دو قدم آگے ہی رہے گا کہتے ہین دو قدم سے مراد مثنوی اور غزل ہے۔ آپ سے عمر مین اور سب باتون مین بڑے آپ کے دو بھائی اور بھی تھے۔ ایک کا نام اعزالدین شاہ اور دوسرے کا نام حسام الدین احمد تھا جب آپ کی عمر آٹھ سال کی ہوئی۔ اور فارسی مین کچھ شدبد ہو گئی۔ تو آپ کے پدر بزرگوار اپنے تینون لڑکون کو سلطان نظام الاولیا کی غلامی مین لیے گئے۔ اور بیعت کرا دیا۔ ایک سال بعد سیف الدین شہید ہو گئے۔ اب آپ کی پرورش کی نوبت عماد الملک آپکے نانا کو پہونچی جو شاہ وقت کے میر عرض تھے۔ اُنھون نے آپ کی اصلاح مین بہت کچھ کوشش فرمائی۔ اور وہ مشکور بھی ہوئی۔ آپ نے دیوان غرۃ الکمال کے خطبہ مین اپنے اِن مربی کی تعریف لکھکر حق شکرگزاری ادا کیا ہے۔

کہتے ہین۔ جب آپ نے نظم کلام شروع کیا تھا۔ تو آپ کلام کو ناصحانہ طریقہ پر لکھا کرتے تھے۔ مگر پیر بزرگوار کے ارشاد سے غزل گوئی مین عاشقانہ وضع اختیار کر کے بالآخر مضامین نیاز کی طرف رجوع کیا اور غزل کا پایہ ایسے عالی مقام کو پہونچایا۔ کہ کسی غزل گو اہل سخن کا نغمہ وہان تک نہین پہونچ سکا۔

آغاز جوانی مین بظاہر والیان ملک اور دولتمندان دنیا کی ملازمت کی طرف میلان تھا لیکن باطن مین ہمیشہ درویشون کی خدمت اور صحبت کی خواہش رہتی تھی۔ بالخصوص اپنے پیر دستگیر کے ساتھ حسن عقیدت مین کمال رسوخ تھا۔ اس کے متعلق تھوڑا سا بطور نمونہ لکھتا ہون۔ جب سلطان علاءالدین کے دل سے بدگمانی کا میل کچیل دُھل گیا۔ تو بادشاہ کے دل مین حضرت سلطان نظام الاولیا کی بابرکت ملازمت مین حاضر ہونے کی خواہش پیدا ہوئی اور یہ آرزو پوری ہونے کے لیے۔ بہت کچھ التماس۔ اہتمام۔ چاپلوسی اور مبالغہ کیا۔ لیکن سلطان نظام الاولیا کے حضور سے قبولیت کی بوتک نہین آئی۔ بلکہ ممانعت اور گریز کے آثار پیدا ہوتے تھے۔ اس سبب سے بادشاہ نے اپنے دل مین ٹھان لیا تھا۔ کہ کسی روز خفیہ طور سے حضور کی ملازمت مین سر دیگر گھس جاؤن گا۔ یہ راز ایک روز بادشاہ نے امیر خسرو سے کہکر ہمارا رازدار بنایا۔ اور امیر خسرو نے اس مشورہ کی کیفیت اپنے پیر کے حضور مین عرض کر دی۔ سلطان نظام الاولیا یہ مضمون سنتے ہی حضرت گنجشکر کی زیارت کے ارادہ پر اجودھن کی طرف روانہ ہو گئے۔ بادشاہ۔ امیر خسرو سے ناراض ہوا۔ اور روبرو گفت و شنید مین کمال غصہ کا اظہار کیا۔ امیر نے عرض کیا۔ کہ سلطانی رنجش مین صرف جان کا خطرہ ہے۔ اور پیر کی ناخوشی مین جان کی آفت سلب ایمان کے ساتھ لگی ہوئی ہے اُس وقت بادشاہ امیر خسرو کے حسن عقیدت اور دوراندیشی پر آگاہ ہوکر صاف ہو گیا۔ اور بر سر انصاف آکر خوش ہوا۔ اور امیر خسرو کو روز افزون خاص عنایت سے سرفراز کیا رحم اللہ من انصف (جس نے انصاف کیا

اللہ تعالیٰ اوس پر رحم کرے ۱۲)

کہتے ہین جو نقد و جنس صلہ و انعام کے ذریعہ سے آپ کو ملا کرتا تہا۔ اُس کو آپ کا دست ہمت ید علیا سے لیکر عیسیٰ کی طرح ید سفلی مین پہونچا دیتا تہا۔ یعنی جو اصحاب فقر کے گوشون مین بیٹھے ہوتے تہے اُن کی آرزوئین پوری کرنے۔ اور حاجتون کے برلانے مین صرف ہوا کرتا تہا۔ ایک روز پیر نے ارباب دولت کی مصاحبت چہوڑ دینے کے واسطے آپ کے نام نصیحت نامہ بہیجا اور اِس بیت پر تمام کیا۔ بیت

آمد گہ آنکہ عہد ہا تازہ کنیم	شد آنچہ شد ای صنم گذشت آنچہ گذشت

اس خط کے پڑہنے سے معلوم ہوا۔ کہ درجہ مین ترقی ہوئی ہے۔ اور پہر ظاہر کو باطن کے ساتہ ہم رنگ بنا کر اپنے تئین کوچہ درویشی مین بالکل داخل کر دیا۔

کہتے ہین۔ جن ایام مین سلطان نظام الاولیا نے فرق کے وحشت انگیز مکان سے جمع کے مانوس اور عالی شان محل کی طرف توجہ فرمایا ہے۔ اُن ایام مین امیر خسرو۔ بنگالہ کی طرف سفر کو گئے ہوئے تہے۔ جب دہلی مین واپس آئے۔ تو شیخ کو زندہ نہ پایا۔ سخت بے تاب ہوئے۔ اور بے صبری سے اپنے تئین زمین پر گرا دیا۔ نالہ و فریاد کرنا شروع کیا اور یہ تو پہلے سے ہی فرمایا کرتے تہے۔ کہ خسرو کی زندگی۔ نظام کی حیات کے ساتہ وابستہ ہے۔ یہ بات یاد کر کے ہمیشہ خواہش کیا کرتے تہے کہ اس پیشین گوئی کا وقوع جلدی سے ہوجاوے۔ آخر کار رحلت چہ دور کے بعد کہ مہینا رمضان اور ہجری سنہ سات سو پچیس ۷۲۵ہ تہا۔ نحن بکوک لاحقون کے زمزمہ کی آواز بلند کی۔ اور اپنے پیر کے حظیرہ مین سو رہے۔

یاد امیر حسن علا سنجری

آپ کے والد ماجد سجستان کے ہین۔ جو خواجہ معین الاولیا کی ولادت کا مقام ہے۔ علم۔ عرفان فضل یقین۔ فصاحت۔ بلاغت سخن کی نازکی۔ اور کلام کی رنگینی یہ جمیع اوصاف آپ کی طبیعت کے لوازم اور آپ کا حصہ تہے۔ ابتدا ابتدا مین بڑے بڑے حاکم اور سلاطین وقت کو آپکی صحبت کی آرزو تہی۔ اور آپ بہی اہل عشرت کے ساتہ محبانہ میل جول رکہا کرتے تہے۔ عمر کا بہت بڑا حصہ اسی طرح پر گزر گیا۔ ایک روز سلطان نظام الاولیا کا گزر اُس مکان مین ہوا۔ جہان آپ چند ظریفون کے ساتہ جلسہ نشاط مین معروف تہے۔ جب شیخ کے با کمال جمال پر آپ کی نظر پڑی۔ تو یہ دو بیتین آپنے پڑہین۔ قطعہ

سالہا ئے شد کہ ما ہم صحبتیم	این کہ صحبت را اثر باشد کجاست
زہد تان فسق از دل ما کم نہ کرد	فسق ما محکم تر از زہد شما ست

سلطان نظام الاولیا نے فرمایا صحبت اُس وقت مین تاثیر رکتی ہے۔ کہ جب حسنِ نیت بہی اسکے ساتہ ہو۔ بیت

یک صبح باخلاص بیا بر درِ من	اگر کارِ تو برنیاید آنگہ گلہ کن

چونکہ اصلاحِ اعمال کا وقت آگیا تہا۔ توفیق توبہ نصیب ہوئی۔ اور ہمیشہ شیخ کی ملازمت مین بنا رہنا اپنے اوپر لازم کر لیا۔ جو کچہہ پیر بزرگوار کی زبان سے وقتاً فوقتاً سنا۔ اکثر فوائد کو بے تغیر و تبدل لکہتے گئے۔ اور چند روز مین ایک کتاب تیار ہو گئی۔ جس مین انواع و اقسام کے حقائق۔ سلوک کی باتین نصیحتین۔ اور مسائل درج ہین۔ فوائدِ الفواد نام رکہا گیا۔ چونکہ اِس کتاب کی اکثر عبارت شیخ کی ہی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہے۔ لہذا اس کتاب کو ملفوظات شیخ نظام بہی کہتے ہین عجب مقبول مجموعہ ہے۔ امیر خسرو آرزو اور حسرت کے ساتہ ہمیشہ خلا اور ملا مین کہا کرتے تہے۔ کاش خسرو کی تصنیف اور تالیف کی ہوئی تمام کتابین برادر حسن کی ہوتین اور تہا اس نسخہ کی شہرت میرے نام سے ہو جاتی۔ بس دنیا اور آخرت کی بہبودی کا سرمایہ اسی قدر کافی تہا۔

روایت ہے جس روز پیر نے شیخ برہان الدین غریب کو خلافت کا خلعت عطا فرمایا۔ اور دیوگیر مین رہنے کی اجازت دیکر رخصت کیا تو شیخ برہان الدین نے ہنگام قدم بوسی حسرت کے ساتہ آہ کہینچی۔ اور عرض کیا۔ کہ حضور کی خدمت سے دور رہنے کا درد لیا ہے۔ جس کا علاج ممکن نہین ہے۔ فرمایا۔ اس مجلس مین امیر خسرو کے سوا۔ جو صاحب بہی حاضر ہین۔ وہ تمہارے رفیق راہ ہو سکتے ہین۔ اور آداب سلوک کی رعایت جس طرح اِس درویش کے ساتہ منظر رکہتے ہین۔ اُسی طرح تمہارے ساتہ بہی مدنظر رکہ سکتے ہین۔ چونکہ اُس وقت مین جملہ حضار امیر حسن تہے۔ اس بنیاد پر دیوگیر کو برہان الاولیا کی رفاقت مین آپ بہی روانہ کئے گئے۔ جب ایام عمر ختم ہوئے تو اسی جگہہ روضہ برہانیہ مین دو تین تیر کے فاصلہ پر آپ کی قبر بنائی گئی۔

فوائد الفواد مین لکہا ہے۔ ایک روز سلطان نظام الاولیا نے فرمایا۔ تائب متقی کے برابر ہوتا ہے۔ متقی وہ ہے جس نے اپنی تمام عمر مین گناہ اور ناشروع باتون کا ارتکاب کیا ہی نہ ہو۔ اور تائب وہ ہے کہ اس سے گناہ تو سرزد ہوئے ہون مگر پہر اُس نے بازگشت کر لی ہو۔ پس اِس حدیث کے بموجب اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ دونون برابر ہو جاتے ہین۔ شیخ مبارک خیر جونپوری کے مکتوبات مین لکہا ہے۔ اے عزیز۔ متقی وہ ہے جو خطر کے وقوع سے اپنے نفس سے محافظت حق کرے۔ یعنی خداوند اکبر کے سامنے اپنے نفس کو خشی سپرد کر دیوے تاکہ جو مذمت کا خیر نقصان کے کمال سے چہوٹے۔ نفس پر پہونچے۔ اور جو امور خیر و کمال کے مقولہ مین داخل ہین۔ اُن کی نسبت

یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا شخص مثل اُس شخص کے ہے جس کا کوئی گناہ ہی نہین ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

حق سبحانہ کی طرف کرے - اپنی طرف نہ کرے یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اَی کونوا وقایۃ فی المذام واجعلوہ تعالیٰ وقایتکم فی المحامد تکونوا ادباء عالمین اگرچہ توحید کا اقتضا یہ ہے - کہ انسان خوب و زشت - خیر و شر - نفع و ضرر وغیرہ وغیرہ تمام افعال کو حق تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے اپنا قدم درمیان مین نہ ہنسادے - لیکن ادب کی بات یہ ہے - کہ بدی کی نسبت اپنی طرف اور نیکیون کی نسبت باری تعالیٰ عز اسمہ کی طرف کرے - تاکہ اُن ادیبون مین سے شمار کیا جاوے - جو انبیا اور مرسلین کے اخلاق کے ساتھ تہذیب یافتہ ہین اور تاکہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کے شرف سے خصوصیت پاکر دونون جہان مین سربلند ہو - رقم کی خاطر فاتر مین غیب سے یہ بات آتی ہے - کہ تمام پرہیزگارون مین زیادہ پرہیزگار وہ شخص ہے - جس کی حقیقت بین آنکھ اور کُنہ شناس دل مین کوئی چیز - شر - اور کوئی فعل - زشت معلوم نہ ہو - اور جو کچھ ظہور مین آوے - اُس کو محض خیر سمجھے - اور اس وجہ سے تمام افعال اور احوال کا مصدر - الٰہی اسما اور صفات کو تصور کرے -

یاد شیخ نظام الدین ابوالمؤید نبیرہ شمس العارفین

آپ نے اپنے بزرگوار باپ اور ماموں کی خدمت سے کتابی علم تحصیل کیا تہا - اور نیز طریقت کی تعلیم پائی تھی - اور شیخ عبدالواحد ابن شیخ شہاب الدین احمد غزنوی کی ملازمت مین جو سید نور الدین مبارک کے پیر ہین - ہونچکر بہت کچھ فائدہ اوٹھایا تہا - خواجہ قطب الدین اوشی - اور سلطان نظام الاولیا بدایونی - آپ کے دیدار کو خدائی جمال کا آئینہ جانتے تہے - اور ہمیشہ آپکی مصاحبت کی خواہش کیا کرتے تہے - کہتے ہین - ایک سال دہلی اور اطراف دہلی مین آسمان نے زمین پر اور زمین والون کے حالِ زار پر رحم کہا کر آنسو نہین ٹپکائے - غلہ کمیاب ہو گیا - اور لوگون نے آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر گریہ وزاری کے ساتھ بارش کی درخواست کی - آپ قبول فرماکر منبر پر بیٹھ گئے - اور آستین کے اندر سے ایک جامہ نکالا - اور کہا اے پاک خداوند - اس خلعت کی پاک دامنی کے طفیل مین اور اُس محبت اور راز کے استحقاق کے عوض مین جو اس خلعت کا مالک تیرے ساتھ رکھتا تہا - از راہ بخشش مینہ برسا نو مین جنگل کا راستہ اختیار کرون گا - اور پہر آبادی مین نہ آؤنگا - اُسی وقت ایک سیاہ ابر اوٹہا - اور بے انتہا پانی آگیا یہانتک کہ ہر طرف نالون مین سیلاب آ گیا - خلاصہ دانشوران روزگار مولانا وجیہ الدین یحییٰ قدس سرہ نے لکہا ہے - کہ وہ جامہ آپ کی والدہ بی بی سارا کا پیرہن تہا -

---

سلہ لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو - یعنی بدیون مین اُسکی سپر تم ہوجاؤ اور نیکیون مین پروردگار کو اپنی سپر بنالو - ایسا کروگے - تو تم تمام عالم جن اور سب مرار کے ہوجاؤگے ۱۲ سلہ بیشک تم سب مین بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے - جو تم سب مین زیادہ متقی ہے ۱۲

یادِ شیخ قطب الدین منور ابن شیخ برہان الدین ابن شیخ جمال ہانسوی

آپ تنہائی بر عاشق ۔ اور گوشہ نشینی کے عشق مین سوختہ تھے ۔ وہ جہانی کمالات کے آثار اہل دنیا کے سامنے اپنے اقوال اور افعال کے ذریعے سے ظاہر کیا کرتے تھے ۔ روایت ہے ۔ کہ سلطان محمد تغلق نے قاضی کمال الدین صدر جہان کے ہاتھ ۔ چند دیہ کا فرمان ۔ آپ کے نام پر کر کے نیاز مندانہ آپکے پاس بھیجا تھا ۔ آپ نے لانے والے سے کہا مینے سنا ہے ۔ کہ سلطان نصیر الدین جس سال کہ اچہ اور ملتان کو گیا تھا ۔ اُس نے بھی اسی مضمون کا طغرا ۔ امیر غیاث الدین سپہ سالار کے ہاتھ ۔ حضرت گنجشکر کی خدمت مین اجودہن کو بھیجا تھا جب وہ طغرا آپ کی نظر سے گزرا ۔ تو آپنے سپہ سالار کو فرمایا ۔ ہمارے بزرگون نے بادشاہون سے اس طرح پر کبھی کچھ قبول نہین کیا ہے ۔ اور اس درویش کو بھی اپنے پیرون کی پیروی سے چارہ نہین ہے ۔ لہذا اگر عذر کر دیا جاوے ۔ تو گنجائش ہے ۔ اور اس بات کی خواہش مند بے شمار ہین ۔ بہتر ہے کہ یہ اُن کو پہونچایا جاوے ۔ یہ حقیقت حال سنکر فرمان لانے والا ناچار فرمان کو واپس لے گیا القصہ شیخ قطب الدین نے تمام عمر متوکلانہ اور عالی ہمتی سے بسر کی ۔ آپ کی قبر شہر ہانسی کے میدان مین ایک گنبد کے اندر ہے ۔ جس کو اب اقطاب اربعہ کا مقام کہتے ہین ۔ کیونکہ شیخ جمال ۔ شیخ برہان الدین شیخ قطب الدین منور ۔ اور آپ کے فرزند شیخ نور اُسی مین سوئے ہوئے ہین قدس اسرارہم

یادِ شیخ بدر الدین سمرقندی

آپ شیخ سیف الدین کے خلیفہ ہین ۔ جو شیخ نجم الدین کبری کے بزرگ خلیفہ تھے ۔ آپکی ہمہ فنون کے آسمان کا آپ کو بدر بلکہ آفتاب کہنا ناموزون نہین ہے ۔ بخارا سے ہند مین آئے ۔ اور دہلی مین سلطان المشائخ نظام الاولیا کی مصاحبت کے واسطے قیام فرمایا ۔ کتاب دُرر نظامی مین لکھا ہے ۔ ایک روز سلطان نظام الاولیا اور بدر الدین دونون امیر خورد کی ملاقات کے واسطے گئے تھے ۔ امیر اُس وقت ایک عظیم مراقبہ مین تھے ۔ اور کمال استغراق تھا ۔ بدر الملۃ نے ایک تقریب سے عرض کیا ۔ مینے فلان شہر مین فلان بزرگ کو دیکھا ۔ اور اسی طرح ہر ایک بزرگ کو ایک مقام مین کہ جہان جہان دیکھا تھا شمار کرنا شروع کیا جب بدر الملۃ کی گفت وگو بہت بڑھ گئی ۔ تو سلطان الاولیا نے فرمایا ۔ بھائی سخن کوتاہ کرو ۔ شاید ان بزرگ کی زبان سے کوئی ایسی بات سننے میں آوے ۔ کہ جس کے واسطے کان پیدا کیے گئے ہین ۔ اسپر بھی بدر الملۃ اپنی گفت وگو سے باز نہین آئے ۔ امیر نے غصہ ہو کے اُٹھا کر لیا ۔ بدر الدین ۔ جتنے بزرگون کو تمنے دیکھا بیان کیا ۔ یہ کہو کہ ان مین سے تم کو بھی کسی نے دیکھا ۔ شیخ بدر الدین کی قبر دہلی مین مشہور ۔ اور ہمیشہ بزرگانِ مقیم اور مسافر کی زیارت گاہ ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۔ بیت ۔

تو چشم خویش وقف اہل دل کن	بامید کہ چشمی بر تو افتد

یاد شیخ رکن الدین فردوسی

آپ حقائق اور معارف کے عالم تھے - ایزدی جہلک اور خدائی صفت آپکے ظاہر و باطن سے جوش کرتی تھی
شیخ عماد الدین طوسی آپکے ہی مرید اور خلیفہ ہین - دہلی مین دریاے جمنا کے کنارہ شیخ محمود مجذوب بہاری کا مرقد ہے
جن کو خواجہ معین الاولیا چشتی اجمیری سے فیض تہا - اُسی مرقد کی برابر مین آپ کی بہی قبر ہے قدس سرہم بیشک
عجب ایک بہشت نما مکان ہے - جو مدینہ منورہ کی طرح لوگون کا مرجع ہے مصرع مرقد او مہبط نور خداست -

یاد شیخ نجیب الدین فردوسی

آپ شیخ بدر الدین سمرقندی کے مرید ہین - قدس سرہما کمالات اور حالات کی گویا آپ کان تھے - اپنی صورت
اور سیرت سے ہمنشین دوستون کو بہشت یاد دلاتے تہے - آپ کی خوبیون کا بیان بہت طویل ہے - سابقہ تذکرون مین
لکہا ہوا ہے - لہذا بہتر ہے - کہ مین اُس کو نہ لکہکر تکرار سے محفوظ رہون حوض شمسی کے کنارہ آپ کی قبر ہے مشہور ہے -
اور اُس کی زیارت بہی ہوتی ہے مصرع درکنار حوض شمسی شد فرو آب حیات -

یاد شیخ شرف

آپ شیخ یحیی ابن اسرائیل منیری کے فرزند ہین - جو شیخ نجیب الدین فردوسی کے مرید تہے - اولاً آغاز سلوک
مین نفس نافرجام کی اصلاح کے واسطے ایک پہاڑ کے دامن مین جارہے تہے - وہان پر آپ کی مادر بزرگوار ایک غلام
فتوحا نامی کے ہاتہہ کہانا بہیج دیا کرتی تہین ایک روز دریافت کیا - فتوحا - تو جو کہانا لیجاتا ہے - اس مین سے شرف
کچہہ کہاتا بہی ہے - اُسنے کہا - مجہے معلوم نہین - مین تو کہانا اُس جگہہ رکہہ آتا ہون - جہان اُنہون نے فرما دیا ہے
خیر - اُس روز چند چہوہارے دودہ مین بہگو کر اور شکر ڈال کر بہیجے - اور کہا - لڑکے سے کہدینا تیری مان نے قسم کہا کر
کہا ہے - اگر اس کہانے مین سے نہ کہاویگا - تو مین تجہہ سے ناراض ہو جاؤن گی - ناچار شیخ شرف نے لقمہ اٹہایا حلق
اترنے نہین پایا تہا کہ بیہوشی طاری ہوئی - اب چیونٹیون کا ہجوم شروع ہوا - اور اُس لقمہ کو آپکے حلق مین سے ذرہ ذرہ
کرکے نکال لیا - تب ہوش آیا - فتوحا نے واپس آکر یہ تمام حقیقت اُس باعصمت بی بی سے عرض کردی - اُنہون نے
ایک نعرہ مارا - اور کہا سچ ہے جو شخص ابیت[۱] عند ربی وھو یطعمنی ویسقینی کے خوان مین سے
روزی کہاویگا - وہ اس دنیا کی خوراک سے اپنا ہاتہہ کیون ملوث کریگا - اِس کے بعد آپ اور آپکے بہائی شیخ
جلال الدین محمد اپنے وطن سے جو ہندمین شرقی سمت کی حدود پر ہے - شیخ نظام الاولیا سے بیعت ہونے کے

[۱] مین اپنے رب کے نزدیک رات کو ہوتا ہون اور وہ مجہکو کہانا کہلاتا ہے - اور پانی پلاتا ہے - ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

ارادہ پروانہ دہلی ہوئے - ایک روایت تو یہ ہے - کہ ان دونون مشتاقون کے پہونچنے سے پہلے سلطان نظام الاولیا
رحلت فرما گئے تھے - اور دوسری روایت یہ ہے - کہ نہین ملاقات ہوئی - لیکن سلطان نظام الاولیا نے
شیخ نجیب الدین فردوسی کی خدمت مین حاضر ہونے کا ارشاد فرمایا - بہر تقدیر جب شیخ نجیب الدین کی ملازمت
مین حاضر ہوئے - تو فرمایا - شرف - تم بہت اچھے آئے - بہت برسون سے یہ درویش تمہاری امانت تم کو دینے کے
واسطے تمہارا منتظر ہے - اُسی وقت بیعت ہوئے تھوڑے عرصہ مین خرقہ خلافت مل گیا - اور باشندگان بہار
کی رہنمائی کے واسطے اجازت ہوئی - کہتے ہین - آپ کے پانون مین کسی قدر لنگ تھا - اس کا سبب جو دریافت
کیا گیا - تو جواب دیا - کہ مین نے ازل مین اولیا کی صفون سے آگے بڑھکر انبیا کی صفون مین قدم رکھ دیا تھا - دنیا
کی لنگ اُس کی سزا ہے - **القصہ** آپ کی ہمت کو بڑا درجہ حاصل تھا -

ایک دفعہ آپنے اکسیر کا ایک ڈبہ پیر کی خدمت مین پیش کیا - پیرنے پانی مین بہا دیا - آپ ہنسے - اور کہا
اگرچہ اس خاک سے تانبا طلا ہو جاتا تھا - اور احتیاج والون کو فائدہ بھی پہونچتا تھا - لیکن اس کی حفاظت سے
دل پر گرانی رہتی تھی - اور نیز یہ دوری کا بھی سبب تھا - اللہ عز اسمہ کا شکر ہے - کہ اس استغنا کی بدولت آرزو کی
قید سے مجکو رہائی ہوئی - پیر یہ بات سنکر بہت خوش ہوئے اور چند حرف لکھکر آپ کو دئے - جب آپنے اُن کو
سر پر رکھا - تو زمین کے اندر کی تمام مخفی چیزین ظاہر ظہور نظر آگئین - پھر آپنے اُس کاغذ کو بوسہ دیکر زمین پر رکھدیا
اور کہا - یہ چیزین دل کی پریشانی کا سامان ہین - دوسرے شخص کو دیدی جائین - جو ان کا خواستگار ہو -
یہ بات سنکر پیر نے آپکو مقبول اور موثر دعائین دین - اور آپ کی ہمت پر آفرین کہی -

آپ کی عمدہ عمدہ تصانیف بہت سی ہین - سب مین بہتر معدن المعانی اور مکتوبات ہین - جو کوئی دیکھے گا -
اُس کی آنکھون پر گران نہ گزریگی - آپ کی قبر بہار سرحد بنگالہ مین ہے -

یاد شیخ بدر الدین غزنوی

ایک شب آپنے اپنی زاد بوم مین خواب دیکھا - کہ میری بیعت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی نے قبول فرماکر
سلسلہ مضبوط کر دیا ہے - گھبراکر خواب سے اُٹھ بیٹھے چند روز بعد شوق کا ایسا سیلاب آیا - کہ صبر کوچ کر گیا - ناچار آپ خواجہ
صاحب کی مثالی صورت دیکھنے کے واسطے حیران و پریشان مسافرت مین چل نکلے - اثناے راہ مین متعدد با فیض اصحاب
سے ملاقات ہوئی جن کی ملازمت سے معرفت کے سرمایہ مین کچھہ نہ کچھہ اضافہ ہی ہوا - لیکن اُس نورانی شکل کے دیکھنے کی
آرزو واضعاف دو بڑھ گئی جس کو خواب مین دیکھا تھا - لاہور کے راستے سے دہلی پہونچے - اور خواجہ قدس سرہ کی خدمت

Presented by www.ziaraat.com

مین حاضر ہوئے - جب آپ نے اپنا سر پائے مبارک پر رکھا - تو خواجہ نے فرمایا - هٰذَا اَبْنُهُ وَيُلٌ لَهُ دُنْيَا مِنْ قِبَلِهِ [لطف] ۔ تو نام ہم بیعت ادا کئے گئے - سلطان نظام الاولیا فرمایا کرتے تھے - ہمارے یارون مین سے بدرالدین سرود و سماع کے بہت کچھ عاشق تھے - پیری کی وجہ سے باوجودیکہ آپ کا قدبے عصا کے نہین اُٹھتا تھا - مگر جب راگ کی آواز کان مین پہونچ جاتی تھی - تو مستانہ نعرے مارا کرتے تھے - اور جوانانہ رقص کرنے لگتے تھے - اگر کہا جاتا تھا کہ بوڑھا آدمی ایسی ناتوانی ہوتے ہوئے سماع مین کس طرح جوانانہ رقص کرتا ہے - تو جواب دیتے تھے - کہ ضعیفی مانع نہین ہے - عشق اور شوق کی طاقت سے کر سکتا ہے - بیت

عشق ہر جا علم برافرازد		پیر صد سالہ را جوان سازد	

آپ کی گرامی صحبت مین قاضی حمیدالدین ناگوری شیخ فرید گنجشکر - سید مبارک غزنوی مولانا مجدالدین جرجانی شیخ ضیاءالدین دہلوی وغیرہم بہت سے بزرگان وقت کی دانش و بینش (سمجھ بوجھ) کا ہنگامہ گرم ہوا کرتا تھا - اور خدائی عرفان کی انجمن فراہم ہوا کرتی تھی - ہر جمعہ کے روز مجلس وعظ ہوا کرتی تھی - حقائق اور معارف کے بارہ مین گفت و گو بیان تک کیا کرتے تھے - کہ کشف کے عالی مرتبہ کو پہونچا دیتے تھے - انفس و آفاق (عالم ارواح اور عالم اجسام) کا معما بالتصریح عمدہ طور سے حل فرمایا کرتے تھے - سخن کو مولی کے شوق اور محبت مین قبولیت کا رنگ دیتے تھے - حضرت گنجشکر - اور نیز دوسرے خدائی بندے - آپ کے ذکر کرنے کے وقت بہت خوش ہوا کرتے تھے ایک روایت ہے کہ خضر علیہ السلام کا بھی اِس مجمع مین گزر ہوا کرتا تھا - سعدی

ہزارت آفرین سعدی برین شیرین سخن گفتن		مسلم نیست در عہد تو طوطی را شکر خائی	

یاد مولانا کمال الدین زاہد

آپ اپنے وقت کے متقیون مین سر برآوردہ تھے - کہتے ہین - سلطان نظام الاولیا نے مشارق حدیث کو آپ کے سامنے پڑھا تھا - اور آپ نے مولانا برہان الدین بلخی سے سند حاصل کی تھی - جو خود مصنف کے شاگرد تھے - اور نسخہ اجازت نامہ جو آخر کتاب مین سلطان نظام الاولیا نے اپنے دستخط سے لکھا ہے - سیرالاولیا مین مرقوم ہے - کہتے ہین سلطان غیاث الدین بلبن نے آپ کی خدمت مین التماس کیا تھا - کہ اِس امید پر - کہ میری نماز درست اور قبول ہو کمال اشتیاق کے ساتھ میری یہ آرزو ہے - کہ ہمیشہ آپ امام ہوا کرین - فرمایا - دُنیا کے متعات* ثلثہ مین سے فقیر کو بھی

لطف - یہ میری پہلی خواب کی تعبیر ہے ۱۲ * متعات ثلثہ سے مراد مضمون حدیث ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حبب الی من دنیاکم ثلثہ - الطیب والنساء وقرۃ عینی فی الصلوۃ -

www.ziaraat.com

ایک نماز تو دی گئی ہے - اُس کو بھی آپ لینا چاہتے ہین چونکہ جواب سے صورت ناخوشی پائی گئی سلطان نے عذر معذرت کی - اور پھر دوبارہ اظہار آرزو نہ کیا مصرع زہد او سرمایۂ دیدار باد

یاد شیخ شرف پانی پتی

ابو علی قلندر آپ کی کنیت ہے - دونون عالم اور دونون عالمون کے دونون علم آپ مین جمع تھے بعض کہتے ہین - کہ آپ سلطان نظام الاولیا کے مرید تھے - اور ایک روایت یہ ہے - کہ آپ شیخ شرف طعمہ کے مرید اور نیز شاگرد تھے - جو آپ کے وقت مین بزرگ علما اور اولیا مین سے تھے - لیکن صحیح صحیح طور پر معلوم نہین ہوا - کہ فی الواقع کس کے مرید تھے - امیر خسرو - اور خواجہ حسن - آپ کی خدمت مین حاضر ہو کر اپنے اشعار پیش کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے وہ مقبول ہوئے ہین منجملہ آپ کی تصنیفات کے ایک کتاب حکمت نامہ بھی ہے - اُس میں آپ نے اپنی تھوڑی سی سرگزشت لکھی ہے - اُس کا مضمون یہ ہے -

چالیس برس کی عمر مین اپنے وطن سے چل کر دار الملک دہلی مین پہونچا - اور وہان خواجہ قطب الدین اوشی کے روضہ کا طواف کیا - من لدن حکیم علیم کے مدد سے کتابی و قلبی علم ہوا جملہ عالمان وقت بالخصوص مولانا وجیہ الدین پائلی - مولوی صدر الدین - مولانا فخر الدین نافلہ - مولانا ناصر الدین - مولانا معین الدین دولت آبادی - مولانا نجیب الدین سمرقندی - مولانا قطب الدین ملی - اور مولانا احمد بخاری نے کمال کوشش فرما کر مجھکو دہلی کے درس اور فتوی نگاری کا منصب سپرد فرمایا - چنانچہ مین بیس سال تک دہلی مین مفت کا مفتی اور ہر ایک قسم کے علوم کا مدرس رہا جب جذبہ نے جوش کیا - تو درس اور فتوی کا کاروبار درہم برہم کر کے وہان سے چل دیا اس طرح - کہ کسی کو معلوم نہین ہوا - اثنائے سفر مین شیخ شمس الدین تبریزی اور مولانا جلال الدین رومی کی ملازمت حاصل ہوا - ان اصحاب نے اپنا جبہ اور دستار مجھکو عنایت فرمایا جب پھر ہندمین واپس آیا تو جذبہ اور زیادہ قوی ہوگیا تھا - دوکان شیخی کی جو کچھ لوٹی تھی - تمام جمنا کے پانی مین بہادی اور قلندرانہ حیثیت سے اپنے اصلی وطن مین پہونچا - اشرف موجودات علیہ الصلوۃ نے سنت اور اللہ تعالی عز اسمہ نے فرض مجکو معاف کر کے ارشاد فرمایا - شرف - آ عین ہم ہین - (تیری ذات عین ہماری ذات ہے -) مولانا سراج الدین اور سید امیر علی وغیرہما علمائے وقت نے اعتراضات کرنے شروع کئے - مینے جواب دیا کہ آپ لوگ کتابی علوم مین گرفتار رہین - خاموش

Presented by www.ziaraat.com

رہیے۔ آپ لوگون کے اُستادون کو بھی بات کرنے اور سرزنش فرمانے کا منصب نہین ہے۔
اسّی برس خرقہ پوش رہا۔ اور بے شمار مرید کیئے۔ سلطان جلال الدین خلجی اور سلطان علاء الدین خلجی مع تمام فرزندون اور سپاہ کے۔ اور نیز دیگر سلاطین ہند میرے مرید تھے۔ اور کسی سے ایک قیراط کی برابر بھی کچھ مینے نہین لیا۔ اور اِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُہٗ کے خزانے سے ہر روز ہزارون ذی احتیاج لوگون کو اونی بخشش سے تونگر کر دیتا تھا۔ اور میرے مریدون میں بعض نے آگ کے اندر۔ اور بعض نے ردی آب پر سجادہ بچھا کر نماز پڑھی ہے۔ ایک مدت تک ہوا مین مکان و زمان طے کرنے کی یعنی اُڑنے کی مجکو طاقت تھی۔ ایک روز ایک خوش گلو جوان میرے پاس آیا۔ اور اُس نے ایک غزل گائی۔ اُس کے سننے سے مستی اور شورش پیدا ہوئی۔ جو کچھ طمطراق میرے ساتھ تھا۔ سب کو مینے چھوڑ دیا۔ اور اُس قوال کا مدعا ایک دعا دیکر پورا کیا۔

جو شخص درویشون کے اسرار پر درست اعتقاد رکھتا ہے۔ وہ اس جہان مین اور نیز اُس جہان مین اپنی مرادین پاتا ہے مصرع اعتقاد تو بہار گلستان سعی تست۔

یاد شیخ نظام الدین شیرازی

آپ نے حرمین شریفین علیہا و شرف زادھما اللہ شرفاً کے طواف سے دو جہانی سعادت حاصل کی تھی اور آپکے دل مین سماع و سرود کی فریفتگی اور شیفتگی بے انتہا تھی۔ خدا بینی کا تو فروغ خاص تھا ہی۔ شریعت و طریقت کے اصول پر بھی اندرونی علائق اور بیرونی آلائش کی شست و شو کمال کی تھی۔ اور یہ مزید بران تھا جسم مین۔ گوش سر مین اور دل مین حق کی باتین سننے کی استعداد بہت کچھ تھی۔ سلطان نظام الاولیا کی خدمت مین دوستی رکھتے تھے۔ اس وجہ سے راز داری کی بزم مین آپ کی آمد و رفت رہتی تھی۔ قبر سلطان علیہ الرحمۃ کی دہلی مین آپ کے مکان کی برابر مین بنائی گئی ہے مصرع زخود خالی و پر از معرفت بود۔

یاد شیخ وجیہ الدین یوسف چندیری

آپ سلطان نظام الاولیا کے بڑے خلیفہ ہین۔ قدس سرھما درد اور سوز بہت تھا۔ اپنے پیر سے خلافت کا خرقہ مکرر حاصل کیا تھا۔ کہتے ہین جب اپنے وطن سے پیر کی ملازمت مین جایا کرتے تھے۔ تو کئی کئی منزل کی ایک ایک منزل کیا کرتے تھے۔ ایک روز لوگون نے آپ سے کہا۔ آپ پانون سے نہین چلتے ہین۔ بلکہ پرند کی طرح

ط۵۱ صحی ۲۳ جز ۱۴ ہین۔ ہمارے ہان سب کے خزانے (کے خزانے بھرے پڑے) ہین ۱۲۔

طرح اُڑتے ہین-جواب دیا - یہ مرتبہ پانون کے ساتھ چلنے اور پرون کے ساتھ اُڑنے سے نہین ملتا ہے - بلکہ میرا شوق جو ہے یہ طے مکان کا ذریعہ ہے - اور یہ حکایت بیان کی - زمانہ سابق مین ایک شخص حاکم قنوج ہوگیا ہے جس نے حوض کیتھل کے پانی سے پرورش پائی تھی - اور اس پانی کے سوا دوسرا پانی اُس کے مزاج کے موافق نہین آتا تھا - ناچار ایک شتر سوار کی ہر روز اِس کام پر نوکری رہتی تھی - باوجودیکہ پانچ منزل کا فاصلہ تھا مگر شتر سوار ایک رات دن مین پانی قنوج مین پہونچاتا تھا - ایک اور جوان تھا - جس کی قنوج مین ایک خوبصورت معشوق کے ساتھ دلبستگی تھی - ایک روز یہ عاشق جوان حوض کیتھل کے کنارہ شتر سوار سے ملاقی ہوا - چونکہ وہ شناسا نکل آیا - اسواسطے اب اُس نے پیغام دینا شروع کیا - اور عاشقی کی باتون مین یہان تک محو ہوا - کہ اونٹ کے ساتھ قدم بقدم چلتے چلتے دور تک نکل گیا - یکایک اُسکو اپنے دور تک نکل آنے کی آگاہی ہوئی تو رخصت ہونے لگا - شتر سوار نے کہا - اے سودائی مزاج عاشق - اب تو قنوج کی حدود مین تو آگیا ہے - اپنے محبوب کو بغیر دیکھے ہوئے کیون لوٹا جاتا ہے - سخن کوتاہ - چند قدم چلا تھا - کہ شہر مین آگیا - اور دلدار کے دیدار سے آنکھون مین فروغ - اور دل مین فراغ حاصل ہوا - **دوستو** شیوہ محبت کے اس قسم کے عجائبات اتنے زیادہ ہین - کہ لکھنے سے انجام پذیر نہین ہوسکتے ہین - خوابگاہ چندیری **لمولفہ**

کوزخش جذبہ تا برساند بکوئے یار	آئین طے ارض کار نگِ ہر سمند نیست

یاد خواجہ موید الملۃ والدین

آپ سلطان نظام الاولیا کے مریدون اور نیازمندون مین سے ہین - الٰہی تائیدات کی بدولت دونون جہان کی سعادت سے آپ کامیاب تھے - سرود وسماع کا ذوق گویا آپ کے خمیر مین تھا لیکن بیٹے کے واسطے کمال بیقرار رہتے تھے - بالآخر پیر کی بشارت سے بیٹا نصیب ہوا - نور الدین محمد انصاری نام رکھا - اور اُسنے باپ کے سایہ پرورش مین بہت کچھ کمالات اور فضیلتین حاصل کرلی تھین - موید کی ابدی خوابگاہ - مقدس حظیرہ نظامیہ مین ہے -

یاد مولانا حسام الدین ملتانی

آپ سلطان المشایخ نظام الاولیا کے بزرگ خلفا مین سے ہین - اتقا پرستش - اور عرفان مین آپ کو کمال تھا - جب آپ حجاز کے سفر سے واپس آکر سلطان نظام الاولیا کی ملازمت مین پہونچے تو سلطان الاولیا نے فرمایا - حسام الدین - مدینہ منورہ کی زیارت **علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ** حج کے طفیل مین کرنا محبت والے درویش کا شیوہ نہین ہے - اِس بنیاد پر آپ زیارت مدینہ کا عزم کرکے مصر کے واسطے دوبارہ اُٹھ کھڑے ہوئے - اور واسطہ

Presented by www.ziaraat.com

بعد پیر کی اجازت سے پٹن گجرات مین گوشہ گزین ہوگئے۔ کہتے ہین آپ اپنے حالات درویشی کے اخفا مین بہت کوشش کیا کرتے تھے۔ اور ہمیشہ ٹاٹ بیچنے سے روزمرہ کی قوت بہم پہونچاتے تھے۔ اور جو کچھ بہم پہونچتا تھا اُس مین سے بھی آدھوں آدھ کسی اور شخص کو دیدیا کرتے تھے۔ جو مستحق ہوتا تھا۔ اور رسمی علوم کے درس مین مشغول رہتے تھے۔ رحلت کے وقت تک یہی روش در رفتار اور کاروبار رہا۔

اِن بزرگوار کی کیفیت ظاہر ہونے کا سبب لوگ اِس طرح بیان کرتے ہین۔ ہجری سنہ سات سو پینتیس تھا۔ ایک شخص نے اس سال کے کسی مہینے مین بخدمت سلطان نظام الاولیا دہلی مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ میرا گھر شہر نہرواله مین ہے۔ اور لڑکی کی شادی اتنی نزدیک آگئی ہے کہ مدت معلوم اس قدر مسافت طے کرنے کے واسطے کافی نہین ہے۔ سلطان المشائخ نظام الاولیا نے فرمایا شیخ حسام الدین نہرواله کے رہنے والے ہین۔ ہر روز صبح کو نماز کے واسطے ہماری مسجد مین آیا کرتے ہین۔ اور پھر چاشت کے وقت تک اپنے مکان پر پہونچ جاتے ہین ہم تم کو اُن کے ساتھ کردین گے۔ تاکہ تم بہت جلد اپنے مکان کو پہونچ جاؤ۔ دوسرے روز وعدہ پورا ہوگیا۔ اور یہ بات شکر اتا حسامیہ کی ظہور کا باعث ہوئی۔ پھر آپنے لوگون کی رہنمائی کرنا اختیار کرلیا تھا۔ چھوٹے بڑے سب آپ کی طرف متوجہ ہوگئے تھے۔ کہتے ہین۔ اس خرق عادت کے بعد آپ کی زندگی۔ ہلالی ایک دور سے آگے نہین بڑھی۔ آپکے روضہ کا آستانہ۔ سجدہ گاہ تعظیم بنا۔ خوابگاہ نہرواله ہے مصرع تیز روی کرد و ز دنیا گذشت۔

یاد مولانا حسام الدین نہرواله قدس سرہ

آپ کا سینہ دانش کا دریا تھا۔ اور دانش جوہر بینش سے آراستہ تھی۔ پرہیزگاری داخل عادت تھی۔ اور خوف آلہی جملہ کاروبار کا مدار رہتا خوبی مشائخ کے سلسلہ بیعت مین تھے۔ اور کمال وابستگی رکھتے تھے۔ طریقت کی رفتار پیران خانوادہ مذکور کی روش پر تھی۔ خوابگاہ نہرواله مصرع خاندان مغربیہ شرق دیدار اوست۔

یاد شیخ سراج الدین عثمان نامور باخی سراج

آپ کی زاد بوم بنگالہ ہے۔ زمانہ ہوش شروع ہوا ہی تھا۔ کہ سلطان نظام الاولیا کی خدمت مین پہونچ کر حلقہ بیعت گوش عقیدت مین پہن لیا۔ حسن خدمت اور نیز حسن سعادت کی وجہ سے مریدی منصب برادری نسبت سے بدل گیا کہتے ہین۔ آپ کو آغاز جوانی مین ظاہری علم سے کوئی نسبت نہین تھی۔ مولانا فخر الدین زرادی رحمہ اللہ نے ایک روز پیر کے حضور مین عرض کیا۔ کہ ایسا شائستہ زیرک طبیعت کا جوان علوم سے معرا رہے۔ یہ اچھا معلوم نہین ہوتا ہے۔ اگر یہ جوان اپنے تئین چھہ مہینے کے واسطے میرے حوالہ کردیوے تو اِس کا سینہ ایسے علوم سے بہرہ ورنگا

جن کا گہر دقیقہ شناس عالمون کا ہی ضمیر ہوسکتا ہے - چنانچہ بہت تہوڑی کوشش مین آپنے علم تحصیل کر لیا اور آئینہ ہندوستان لقب پایا - کہتے ہین - اُسی خدمت گزاری کے زمانہ مین چند بار پیر سے اجازت لیکر اپنی مہربان ماں کے دیدار کے واسطے بنگالہ کو گئے - اور آئے - القصہ جب دونون جہان کی سعادت حاصل کر لی تو پیر نے خرقہ خلافت دیکر اپنی زادبوم مین رہنے کی اجازت دی - یہان پر بہت تہوڑے دنون مین جملہ خورد و کلان کے پیشوا ہو گئے - اور رحلت کے بعد اُسی جگہہ آرام ہی کیا - بیت

ہمہ جان ہا اخی سراج بود	ہمہ گردون سراج عالم تن

یاد شیخ عمر اسعد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

علاء الحق مخدوم العالم علاء الحق بنگالی آپکا القاب ہے - آپ دونون جہان کے سردار تہے - اور درسی ولدنی دونون علم آپ کو حاصل تہے - شیخ اخی سراج کے مرید ہین - جو سلطان نظام الاولیا چشتی کے بزرگ خلیفہ تہے - اخیر مین دانا ہو گئے - اور ملک بنگالہ و بہار مین تمام رہروان حقیقت کے پیشوا ہوئے - آپ کی قبر پنڈواہ مین ہے قدس سرہ

مصرع مشتاق طوف مرقد او خازنِ بہشت

یاد شیخ نور قطب عالم

آپ کا نام احمد - اور لقب نور الدین اور نور الحق ہے - شیخ علاء الدین والحق کے بیٹے اور نیز خلیفہ ہین - جو شیخ اخی سراج کے بزرگ خلفا مین سے ہین - خوابگاہ پنڈوہ ہے - جو صوبہ بنگالہ کے مشرقی سمت مین ہے - درد و نیاز اور سوز و گداز آپ کو بہت تہا - باپ کی خانقاہ مین جس قدر درویش رہتے تہے - اُن کی تمام خدمتین جیسے کپڑے دہونا - پانی پانی گرم کر دینا - ایندہن لا دینا - جہاڑو دیدینا - آپ انجام دیتے تہے - ایک روز پدر بزرگوار نے فرمایا - نور - دیکہو فلان مقام پر جس کنوئین سے شہر کی عورتین پانی کہینچتی ہین - اُس کے آس پاس کیچ رہتی ہے - بیچاری عورتون کا پانون پہسلتا ہے - حکم یہ ہے - اُس جگہہ صبح سے چاشت تک - اور تیسرے پہر سے شام تک کہڑے رہا کرو - اور برتنون کو اپنی سر پر اُٹہا کر اُس کیچڑ سے نکال کر جس کے اُس کو دیدیا کرو - چار سال تک آپ یہ فرمان برداری کرتے رہے آپ کے مکتوبات بہی ہین - جن مین سلوک اور طریقت کو شیرین عبارت کے ساتہہ بیان کیا ہے - اور درد و نیاز مندی کے اسرار کو موثر اور شوق افزا الفاظ مین لکہا ہے - ذیل کے چند فقرے انہین مکتوبات مین سے ہین - نور مسکین نے عمر ضائع کر دی - اور حصول مقصد کی اُس کی ہوا بہی نبہ لگی - حیرت اور حسرت کے سنسان جنگل مین گیند کی طرح سرگردان اور پریشان پہرتا رہا - عمر ساٹہہ سے گزر گئی - تر چٹکی سے نکل گیا - اور نفس امارہ کی بدی سے نجات نہین ملی -

www.ziaraat.com

ہاتھ میں ہوا - جگر میں آگ - آنکھوں میں پانی - سر پر خاک - اور دل میں چاک - اِن چیزوں کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوا اور ہمیشہ ندامت اور خجالت کے سوا - کوئی دست آویز ہاتھ نہیں آئی مصرع نور رحمت باد شمع مرقدش -

یاد شیخ جلال الدین جد شیخ حسام الدین مانکپوری

آپ عالم - عابد - عارف - عزیز صابر - اور متقی تھے - ہمیشہ نماز عشا کے بعد اکتالیس بار سورہ یسین ختم فرمایا کرتے تھے - سلطان نظام الاولیا کے خلیفہ شیخ محمد سے بیعت تھے - کہتے ہین - شیخ محمد - دولتمند سپاہیوں - اور کامیاب لوگوں کے لباس میں رہکر اپنی حالت کو چھپائے رکھتے تھے - اور نیز سلاطین اور ارباب مناصب کی ملازمت میں جاتے آتے تھے - ایک روز مانک پور کے قاضی اور اُنکے بیٹے نے - امتحان کے واسطے آپ کی ملازمت کا عزم کیا یہ بات قرار دی - کہ اگر آپ ہم کو قند دینگے - تو ہم آپ کی ولایت تسلیم کرینگے - آپنے باطنی فروغ سے آنے والوں کا ضمیر پہونچنے سے پہلے معلوم کر لیا - فرمایا حسام الدین ابھی اِسی دم چند سادہ دل لوگ - درویش کے امتحان کے واسطے آنے والے ہین - اور اُن کے دل میں قند کی خواہش ہے - تھوڑا سا قند لے آؤ - تاکہ دل کی طرح اُن کا دہن بھی شیرین کر دیا جاوے - اور اس اُمت کے درویشوں کی طرف اعتقاد پیدا ہو جب قاضی جی آپکی ملازمت مین پہونچے - تو وہان پر قند رکھا ہوا دیکھکر تبسم کیا - اور خجالت سے سر نیچے کر لیا - رخصت کے وقت مہمانی کے لیے التماس کیا - فرمایا چالیس سال سے کچھ زیادہ عرصہ ہوتا ہے - کہ مینے مقلدان قضا کے خوان سے کھانا نہین کھایا ہے - کتابت قرآن کی اُجرت سے لقمہ کھاتا ہون اور کبھی بے وضو قلم سیاہی مین تر کرکے صفحہ کاغذ پر نہین چلایا ہے مصرع دلش آئینہ نور ازل باد

یاد مولانا خواجہ

آپ شیخ جلال الدین کے بیٹے - اور مولانا حسام الدین مانک پوری کے باپ ہین - عالم - فقیہ نفس - درویش خو - اور فاقہ کش تھے - ایک روز تین فاقون کے بعد ایک شخص فتوی لکھنے کے واسطے کچھ نقد آپ کے پاس لایا - آپنے قبول نہین فرمایا - گھر والون نے لعن طعن کیا - آپنے کچھ جواب نہین دیا - یہان تک کہ شام ہونے کو آئی - ایک امیر آدمی ملک عین الدین نام مانک پور مین اُترا ہوا تھا - وہ ایک دعا پڑہا کرتا تھا جس مین ایک لفظ پر اُس کے دل کے اندر الجھن پیدا ہوئی شہر والون سے دریافت کیا - یہان عالم کون ہین جن کی خدمت مین جا کر علمی مشکلات پیش کی جائین لوگون نے کہا - مولانا خواجہ ہین - امیر نے کمال عزت اور حرمت کے ساتھ بلا کر جو مشکل تھی - آپ کی خدمت مین ظاہر کی - آپنے فی البدیہ حل کر دی - امیر کی اُلجھن رفع ہوئی جس قدر نقد دوپہر کے وقت نہین لیا تھا - اُسی قدر نقد - ایک جوڑہ کپڑہ - اور کھانا پیش کرکے گھر کو روانہ کیا - اُس وقت لعن طعن کرنے والون سے ازراہ مذاق کہا

اورمتبہ کیا۔ کہ جو کوئی میری طرح ہمت کو کام فرما کر ناجائز چیز نہین لیتا ہے۔ جس طرح مجکو آج مشکوک چیز کے عوض مین اُس کے نہ لینے کے بدولت۔ حلال طیب مال عطا ہوا ہے۔ اسی طرح اُسکو بھی عطا ہوتا ہے۔ خلاصہ اس تقریر کا یہ ہے۔ کہ اگر انسان دنیا سے گزر جاوے۔ تو آخرت اُسکو ملتی ہے۔ اور اگر آخرت سے بھی اپنے تئین گزار دیوے۔ تو اِسکے عوض حق سبحانہ ملتا ہے۔ دیکھو بشیوہ گزشتگی۔ تمہارے حصول کا درجہ کہان سے کہان پہونچتا ہے

یاد مولانا حسام الدین مانکپوری رحمہ اللہ

آپ دنیا اور آخرت مین مقبول تھے شیخ نور قطب عالم سے خرقہ خلافت ملا تھا شیخ شہاب الدین مانک پوری آپکے بزرگ خلفامین سے ہین۔ اُنھون نے اپنے پیر کے تمام مکتوبات کو فراہم کرکے ایک جلد بنالی تھی۔ جو پیر نے اپنے فرزندون اور خلفا کے نام لکھے تھے۔ تعداد مکتوبات ایکسو اکیس ہے۔ ان مکتوبات مین زیادہ حصہ اُن مکتوبات کا ہے۔ جو موصوف نے اپنے بڑے۔ اور عزیز ترین فرزند شیخ فیض اللہ کے نام لکھے تھے شیخ فیض اللہ قاضی شاہ کے نام سے نامزد ہین۔ چند خط اپنے دوسرے بیٹے شیخ احمد کے نام بھیجے تھے۔ شیخ احمد کو آپ شیخ بدہا۔ نور دیدہ۔ اور دیدہ نور کہا کرتے تھے۔ بعض خطوط شیخ نعمۃ اللہ کے نام ہین۔ شیخ نعمۃ اللہ لوگون مین شیخ نتھو کے نام سے مشہور ہین۔ اور کچھ حصہ خطون کا ایسا ہے۔ جو شیخ زاہد شیخ اکمل شیخ راجا۔ اور شیخ خواند عالم مشہور بعاشق کے نام بھی لکھے گئے ہین یہ سب شیخ نور قطب عالم کے نواسے ہین۔ ان سب کو خطون اور پیغامون کے ذریعہ سے تلقین فرمائی۔ سلوک طریقت مین عالی مقامات پر پہونچایا۔ خلافت کا خلعت پہنایا۔ ہدایت پائی اور ہدایت دہی کا مرتبہ عطا کیا لیکن سجادہ نشینی بڑے بیٹے شیخ فیض اللہ کو ہی عطا ہوئی۔ علی ہذا القیاس آج تک شیخ فیض اللہ کے فرزند درجہ بدرجہ اپنے دادا کی جگہ سجادہ نشین ہوتے چلے آئے ہین۔ تمام بنگالہ والے متفق اللفظ کہتے ہین۔ کہ مخدوم حسام کے ایکسو بیس خلیفہ تھے جو صاحب کمال و اکمال تھے۔ ان مین سے (۱) سید مسعود ابن سید ظہیر الدین فتحپوری۔ جو شیخ سیدن کے نام مشہور ہین۔ (۲) سید حامد شاہ ابن سید راجہ شاہ مانک پوری (۳) سید محمد امیر بدہا جن کا لقب سید صوفی ہے۔ (۴) مولانا کمال الدین ۰۶ اللہ (۵) مولانا شہر اللہ ابوالقاسم ملتانی لکھنوری (۶) شیخ نصیر الدین محمود ابن شہر اللہ لکھنوری۔ (۷) مولانا فرید الدین سالار عراقی (۸) شیخ احمد قنوجی (۹) معین الاسلام اودھی۔ (۱۰) مولانا منہاج الدین بہاری (۱۱) مولانا جمال الدین حسن۔ فخر (۱۲) شیخ ضیاء الدین یوسف بن داود کروی (۱۳) مولانا سوندھو کروی (۱۴) مولانا محمد علا کروی۔ اور (۱۵) شیخ تاج شہاب مانک پوری جن کا لقب ازرانی شاہ ہے۔ یہ تمام صدر الذکر اصحاب اکابر زمانہ کے پیشوا تھے۔ بعض اہل باطن تھے اور بعض اہل ظاہر اور اہل بیان تھے۔ قدس اللہ اسرارہم ایک سالہ

سے رفیق العارفین نام جس مین ایک مرید نے آپ کی عجیب باتین فراہم کی ہین - ان باتون مین سے ایک فقرہ یہ بھی ہے کہ مرید کی نسبت پیر کے ساتھ بعینہٖ ایسی ہے - جیسی پیوند کی نسبت جامہ کے ساتھ ہوتی ہے - اگر پیوند سفید ہے - تو جس وقت جامہ دھویا جاوے گا پیوند بھی صاف ہوجاویگا - اور اگر پیوند سیاہ ہے - تو اُس کی سیاہی کم ہوکر پیوند مائل بہ سفیدی ہوجاوے گا - یہ بھی انھین باتون مین سے ہے - اگر مرید نیک ہین تو پیر انھین کی نیکی سمجھین گے - اور اگر بد ہین - تو اُن کی بدی معاف کر دینگے - بہرحال بیعت بے فیض نہین رہتی ہے بیعت

بے خدمت است خواجہ مگر بے ارادت است
خدمت نصیب بندۂ صاحب سعادت است

یاد شیخ کالو

آپ کا نام کمال ہے - اور شیخ حسام الدین مانک پوری کے مرید و خلیفہ ہین - آپ کی عمدہ ریاضت تھی - کرہ مین قبر ہے - بس اتنی باتون کے سوا آپ کے کسی قسم کے حالات راقم کو معلوم نہین ہوئے - جو حوالۂ قلم کیے جاوین

یاد شیخ شمس الدین محمد

آپ نہایت بوڑھے آدمی تھے - بیعت تو تھی شیخ نور قطب عالم بنگالہ سے - مگر خرقۂ خلافت شیخ رفیع الدین بایزید سے ملا تھا - اور قیام آپ کا اجمیر مین تھا شیخ جمال دہلوی کے پیر شیخ سماء الدین کا دوستی اور یاری کا رابطہ آپ کے ساتھ بہت ہوا تھا شیخ سماء الدین کہتے تھے - کہ آپ کی زبان سے بارہا سنا ہے - مرشد خواجہ معین الاولیا کی نسل مین سے ہین قدس سرہم

یاد مولانا شیخن مانک پوری

آپ کو ربانی کلام حفظ تھا گوشہ نشینی اور تنہائی سے خوش دل رہتے تھے - اس پر بھی اہل جہان آپ کے ہی آستانہ کی طرف متوجہ تھے - کھانا کھانے سے ہاتھ بالکل کھینچ لیا تھا - احیاناً اگر اجاتا تھا - تو ایک لقمہ سے زیادہ نہ کھاتے تھے - جو شخص آپ کی ملازمت مین جاتا تھا - اُس سے گفت وگو اُسی کے حال کے موافق کیا کرتے تھے - یعنی اگر دہقان ہوتا تھا - تو اُس سے دریافت کیا کرتے تھے - تمہارے بیل تو فربہ ہین - کھیتی سرسبز ہے - شقہ دار منصف ہے یا ظالم ہے - جب کوئی شخص آپ سے کہتا تھا - اس قسم کی باتین کرنا درویش کے مناسب حال نہین ہے - تو جواب دیا کرتے تھے - حقائق اور معرفت کی باتین کیونکر دریافت کرون - جن کو یہ لوگ سمجھ ہی نہین سکتے ہین - اور اگر خاموش بیٹھا رہتا ہون - تو پاس آنے والے کو وحشت ہوتی ہے - ناچار کلام لغو ۱ے کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ کرنا پڑتا ہے - تاکہ باہم جدا ہو وین - تو خوشی وخورمی کے ساتھ ہو وین - اور جب یہ شخص اپنے گھر جاویگا - تو گھر والون کے سامنے فخر کے ساتھ کہے گا - آج شیخ نے مجھ سے ایسا کہا - اور ایسا دریافت کیا -

۱ے ترجمہ لوگون سے اُن کی عقلون کے موافق باتین کیا کرو - ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

مناسبتون کے سمجھنے والے اہل سخن اچھی طرح جانتے ہین - کہ ہم جنس گفت وگو کی تقریب سے برمحل اکثر باتین یاد آجایا کرتی ہین - چنانچہ اس مقام پر ایک حکایت یاد آئی ہے - دسوین صدی کے اخیر مین جو تھے حصہ کا آغاز تھا - اُس وقت کا ذکر ہے - شہر بڑودہ* مین عماد الملک رومی کا بیٹا چنگیز خان نامی گجرات کے امیران اعظم مین سے تھا جب وہ کسی سے بات کیا کرتا تھا تو پانسو درم چاندی اُسکو دیا کرتا تھا - اور کہتا تھا کہ اس قاعدہ کی پابندی اس غرض سے ہے - کہ جب یہ شخص اپنے گھر پہونچے گا - اور اپنے اہل وعیال سے کہے گا - کہ آج چنگیز خان میرے ساتھ ہم کلام ہوا ہے - اگر یہ نقد اس کے پاس نہوگا - تو اس کی راست گفتاری کا کوئی گواہ نہین ہے - القصہ شیخ کے اندر اور بہت سے تصرفات اور خوبیان تھین - اُن کا قیاس اُسی نمونہ پر کر لیا جاوے -

یاد مولانا برہان الدین صوفی پور جمال الاولیا ہانسوی قدس سرہما

آپ صاحب حال وقال تھے - اور علم حجت وبرہان بھی جانتے تھے - آپ فرمایا کرتے تھے - کہ جب پدر بزرگوار کو ناسوتی جہان سے کوچ فرمانے کا وقت پیش آیا - تو اُن کی کنیز جو اپنے وقت کی عارفہ اور عابدہ تھین اور جن کو حضرت گنجشکر مادر مومنان فرمایا کرتے تھے - جو خرقہ اور عصا پدر بزرگوار کو حضرت گنجشکر نے عطا فرمایا تھا سامنے لے آئین - ارشاد ہوا - برہان الدین کو دیدیا - جواب مین عرض کیا - ابھی خورد سال ہے - ارشاد ہوا - کچھہ مضائقہ نہین - ماہ نو ہے - جلد بدر ہو جاوے گا - اور فرمایا - کہ جب اس کا زمانۂ ہوش آجاوے - تو اس کو چاہیے کہ سلطان نظام الاولیا کی خدمت مین کوشش کرے - کہ اُن کی خدمت سے دوجہانی کمالات حاصل ہو جاوینگے

یاد مولانا شمس الدین یحییٰ

اکثر علمی کتب آپ کے مطالعہ سے نکلی ہوئی تھین - بالخصوص اصول فقہ کی کتابین - کہتے ہین - ایک روز آپ مع اپنے بھائی مولانا صدر الدین کے جو آپ کے ہم سبق تھے - مولانا ظہیر الدین کی ملازمت سے اُٹھکر سلطان نظام الاولیا کی خدمت مین حاضر ہوئے - سلطان الاولیا نے سبق کا سوال کیا جواب دیا کشف عنقریب ختم ہونے والی ہے اور آج کے سلسلے مین ایک مشکل جو اُس روز کے سبق مین تھی - عرض کی - سلطان الاولیا نے ادنی توجہ سے وہ دشواری آپکے روبرو حل کر دی - جو بہت سے لم ولانسلم کے ساتھہ بھی مدرسے مین حل نہین ہوئی تھی - آپ وہان سے عبرت حاصل کرکے اُستاد کی خدمت مین حاضر ہوئے - اور گزری ہوئی حقیقت حال ظاہر کی - اور پھر دوسرے روز اُستاد کے ہمراہ خانقاہ نظامیہ مین آکر بیعت ہوئے - اور خرقۂ خلافت اور اجازت نامہ پایا - القصہ ایک عرس کا ہنگامہ تھا قوالی ہو رہی تھی - ایک غزل سنکر آپ کا حال دگرگون ہوا - نالہ وفغان کر رہے تھے - کہ آپ کا نفس ناطقہ روح

* شہر بڑودہ گائکواڑ ریاست کا دارالحکومت ہے - زبان قدیم مین شاید بردودہ کہتے تھے ۱۲

رحمانی سے جاملا۔ مصرع ؏ آفتاب ذات او را مشرق و مغرب یکیست۔

یاد مولانا فخرالدین زرادی

آپ سنجیدہ عالموں اور اُستاد ناموروں میں سے ہیں۔ کہتے ہیں۔ ایک روز آپ پر سلطان نظام الاولیا کی نگاہ پڑ گئی تھی۔ کہ رسمی علوم کا خزانہ اور درسی قیل وقال کا کروفر تمام تباہ و برباد ہو گیا۔ ناچار مرید ہوئے۔ تمام کتب خانہ مدرسہ والوں کو تقسیم کر دیا۔ اور وحدت کے مسئلہ کو اپنی نماز و نیاز کا قبلہ گاہ بنایا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ پیر کی اجازت سے حجاز کے سفر کو گیے۔ جب واپس آتے تھے۔ کشتی ٹوٹ گئی۔ دریا میں ڈوب گیے۔ غیب سے ایک شخص نے آواز دی ہذا بحر عمیق غریق فی البحر شیخ نجم الدین ابوالبرکات مالکی عربستان سے دہلی میں آئے تھے۔ بیان کرتے تھے۔ میں نے ایک زیبا شکل جوان کو انوار الٰہی کا بھرا ہوا طبق ہاتھ میں لیے ہوئے دیکھا۔ پوچھا تم کون ہو۔ کہاں جاتے ہو۔ اور کیا لیے جاتے ہو۔ جواب دیا۔ میں فرشتہ ہوں۔ لدنی علم زرادی کے ارواح کے واسطے لیے جاتا ہوں جس نے گزشتہ شب کو اکتسابی علوم۔ خدا کی محبت میں چھوڑ دیے ہیں۔

یاد شیخ شمس اوتاولہ

اوتاولہ ہندی زبان میں جلد باز کو کہتے ہیں۔ ہدایت دہی میں آپ کی شعاع۔ اپنے نام کی طرح یعنی آفتاب عالم فائدہ رسانی میں آپ کی رفتار اپنے لقب کی طرح مثل ماہ تھی۔ کہتے ہیں آپ سلطان نظام الاولیا کے حضور میں اس قسم کی باتیں بہت کیا کرتے تھے۔ کہ ایسی صورت کی آرائش۔ اور طینت کی زیبائی۔ جو اندرونی افسردگی کا نشان اور دبستگی کا گواہ ہے۔ کیونکر درویش کے واسطے موزوں ہو سکتی ہے۔ سلطان نظام الاولیا جواب نہیں دیا کرتے تھے۔ اسی اثنا میں ایک رات خواب میں دیکھا۔ کہ سلطان نظام الاولیا اپنا سر پیغمبر علیہ السلام کے مبارک زانو پر رکھے ہوئے سو رہے ہیں۔ اُس وقت سے گویا زبان طعن کاٹ کر پھینک دی۔ اور ہمیشہ ادب و اعتقاد ملحوظ رکھا۔ سلطان الاولیا بھی فرمایا کرتے تھے جس کسی کو اپنی مراد پر خواہ وہ انجہانی ہو۔ یا اینجہانی۔ جلد پہنچنا منظور ہو۔ وہ ہمارے شمس کی ملازمت کرے۔ اس بنیاد پر آپ کو اوتاولہ کہتے ہیں۔ خوابگاہ دہلی۔

مصرع ؏ باد خرم جانِ او از فیضِ حق۔

یاد شیخ حیدر

آپ نے خاموشی کو اپنے حُسنِ حال کا نقاب بنا رکھا تھا۔ اور ہمیشہ اہل جہان کے ساتھ ملے جلے رہتے تھے۔ آپ سلطان المشائخ نظام الاولیا کے خلفا میں سے ہیں۔ خوابگاہ لاڈو کی سرائے میں ہے۔

یاد خواجہ تقی الدین نوح

آپ خواجہ ہارون کے بھائی ہین - درویشون کی سی عادت - عالمون کی سی طبیعت - اور عابدون کی سی روش تھی - بے انتہا عبادت اور ریاضت کرنے سے دن رات مین آپ کو کہانے پینے کی بھی فرصت نہین ہوا کرتی تھی ایک روز سلطان نظام الاولیا نے دریافت کیا - اِس قدر عبادت کرنے سے تمہاری آرزو کیا ہے - جواب دیا - پیر بزرگوار کی عمر کی درازی - سلطان نظام الاولیا بہت خوش ہوئے کہتے ہین - بالآخر - اپنی صحت - بیماری دق کے ہاتھہ فروخت کر کے شیخ سے پیشتر ہی کوچ کر گئے -

یاد خواجہ ابو بکر مصلی بردار

آپ گویا عزت و کرم کا خزانہ - اور ذوق و شوق کی کان تھے - آپکے سماع کے وقت خانقاہ کے در و دیوار جنبش مین آجایا کرتے تھے - اور حاضرین مجلس مین یہانتک جوش ہوتا تھا - کہ فریاد آسمان تک جاتی تھی توکل اور استغنا کے دائرہ سے پانون کبھی باہر نہین نکالا - اہل دولت کے آستانہ پر کبھی احتیاج لیکر نہین گئے اور با اینہمہ سب سے بہتر ایام گزاری کی -

یاد خواجہ رفیع الدین ہارون

آپ سلطان نظام الاولیا کے مرید اور (بہن کے لڑکے) بھانجے ہین - پیر کی نظر مین تمام عزیزون اور مریدون سے زیادہ عزیز تھے - پیر آپکے بغیر کہانا نہین کہایا کرتے تھے - کلام ربانی حفظ تہا - تیر اندازی مین ہاتھہ بہت ہلکا اور شست بہت درست تھی - سلطان الاولیا نے اپنی زندگی مین آپ کو اپنی اوقاف کا متولی کر دیا تہا -

یاد شیخ بابو چشتی

آپ کی خوابگاہ کنبایت مین ہے جو ایک بندر ہے احمد آباد سے دو منزل دور - شیخ شیدا آپ کے مرید تھے - پیر بدون مرید (شیخ شیدا) کے کہانا نہین کہایا کرتے تھے - ایک روز ایک خادم نے کمینہ پن اور نیز زیادہ بھوکا ہونے کی وجہ سے کہا - ایک جولاہو کب اس قابل ہو سکتا ہے - کہ اُس کا انتظار کیا جاوے - پیر نے فرمایا - کہانا لاؤ - جب دیگ سے سرپوش اٹھایا تو دیگ مین کیڑے کلبلانے لگے - فرمایا - پھر ڈہک دو - اور ڈھکا رکہو - جب تک شیدا نہ آوے - شیدا آئے - اور کہانا نکالا گیا - بالکل پاک صاف نکلا -

غوثی طلسمی عالم کو ایک ہنگامہ سمجھنا چاہیئے - جس کے اعراض اور جواہر ہر ایک شخص کی نظر مین اُسکے اندیشہ اور توہم کے تابع ہوتے ہین - لیکن تغیر اکثر معانی مین ہوا کرتا ہے - اور اُس کو ظاہر شریعت مین بھی جائز جانتے

ہین اور صورت کی تبدیلی از قسم خرق عادت ہے۔ اولیاء اللہ کی کرامات کے ذریعہ سے اُسکو بھی ممکنات سے سمجھنے ہین۔ اور اشیاکے باطنون پر جوحکم ہے وہ جمال اور جلال کا ہی ہے۔ جو گوناگون اسما اور صفات کے پردہ مین ظہور کر رہا ہے۔ جیسے کہ مذکورہ بالا خادم کی نظر مین کھانا کیرٹے ہوگیا جس کا دل تجلی جلالی اور حقیقت پوشی کے ساتھ تام زدہ تھا۔ اور رشید اکی نظر مین کھانا اپنی اصلی صورت مین معلوم ہوا جس کا دل جمال اور عقیدت کی صفت سے آراستہ تہا۔ حدیث لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ [۵] اسی مقام کا بیان ہے۔ مصرع۔

یاد اجہان صورت ومعنی مسخرش

یاد خواجہ شمس الدین دہلوی

آپ امیر خسرو کے (بہن کے بیٹے) بہانجہ ہین۔ قافیہ کا علم۔ نظم کا ذوق۔ اور طبیعت کی موزونی یہ صفات آپ کی ذات مین کمال درجہ موجود تھین۔ سلطان نظام الاولیا کے جمال باکمال پر عاشق تے۔ یہانتک کہ نماز پڑہتے وقت جب تک کہ سلطان الاولیا کے چہرہ منور پر نظر نہین کر لیتے تہے۔ تکبیر تحریمہ نہین کہتے تہے۔ فرمان بردارن نظامیہ مین سے بعض کا یہ قول ہے۔ کہ عشق کی ہی بیماری مین جان دیدی۔ اِس بیماری کے سوا کوئی اور علت آپ کے مزاج مین واپسین دم تک نہین تہی۔ اور جو قبر بزرگوار مامون کے مزار کے تحت مین ہے۔ کہتے ہین۔ کہ وہ آپ کی ہی قبر ہے۔ شاید ہوگی۔

یاد خواجہ عزیز الدین ابن خواجہ ابوبکر

آپ خانہ شریعت کے ستون۔ اور دربار طریقت کے وزیر تہے۔ کہتے ہین۔ آغاز جوانی سے ختم زندگانی تک کبھی تکبیر اولی ہاتہ سے نہین جانے دی۔ مقدس روضہ نظامیہ مین اکثر اوقات نماز کی امامت کیا کرتے تہے۔ اور وہان سے باہر نہین جاتے تہے۔ ہر شب جمعہ مین ختم قرآن کرنا آپ کا وظیفہ تہا۔

یاد مولانا مغیث الدین دہلوی

آپ سلطان نظام الاولیا کے مقبول اور بزرگ خلفا مین سے ہین۔ ہجری سنہ سات سو بیس مین پیر بزرگوار کی اجازت سے مالوہ کی طرف گئے۔ اور شہر اُجین مین دریاے شپرا کے کنارہ گوشہ گزین ہوگئے۔ جب عالم علوی کو کوچ فرمایا تو اُسی جگہہ قبر بنائی گئی۔ جہان گوشہ گزین تہے عجیب جگہہ ہے۔ ہوا اور فضا کے اعتبار سے بہشت کا نمونہ ہے ہر شب جمعہ کو اکثر لوگ نذر ونیاز آپکے مزار کے پاس درویشون کو تقسیم کیا کرتے ہین۔ سرود وسماع کی مجلس ہوتی ہے۔ اور نیز حسن وعشق کا بازار گرم ہوتا ہے۔

---

[۵] جو ادن کا صدقہ ہے۔ وہ ہمارے واسطے ہدیہ ہے ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

یاد سید شمس الدین خاموش

آپ سید محمد کرہانی کے فرزند ہین۔ آپ کا چہرہ حسین تہا۔ اور عادات دلکش تہین۔ اکثر خلفاے نظامیہ سرود و سماع کی مجلس آپکے مکان مین کیا کرتے تہے۔ کہتے ہین۔ ایک کم فہم آدمی تہا۔ اُس نے آپ کی سیادت اور ولایت پر اعتراض کیا تہا اُسی دم کیا دیکہتا ہے۔ غصہ مین بہری ہوئی ایک جماعت اُس شخص کے ہاتہہ باندہکر سولی کے نیچے لیے جاتی ہے۔ یہ حالت دیکہکر وہ شخص دل مین اپنے خیال سے باز آیا۔ پس خوف دلانے والی صورت مع اپنے اثرات کے نظر سے غائب ہوگئی۔ شخص معترض نے یہ عجائبات دیکہکر آپ کے قدمون مین سر رکہا۔ عذر و معذرت سے پیش آیا۔ اور جو کچہہ اُسپر واقعہ گذرا تہا۔ بیان کیا۔ کہتے ہین۔ آپنے ہجری سنہ سات سو بتیس مین ہستی موہوم کو چہوڑ دیا۔ مصرع داشت روشن دردل و در دیدہ حکم آفتاب۔

یاد مخدوم جہانیان قدس سرہ

آپ کا نام سید جلال تہا۔ آپ بخارا کے سادات عظام مین سے ہین۔ ظاہری علم اور باطنی معلومات سب کچہہ آپ کو حاصل تہی۔ عالم غیب سے عالم دنیا مین آپ کے تشریف لانے کی تاریخ پندرہوین شعبان کی رات ہے اور ہجری سنہ سات سو سات تہا۔ اور امکانی سراے سے وجوب کے محل کو بازگشت کا سال اور مہینا عید قربان کا روز اور ہجری سنہ سات سو پچاسی لوگ بیان کرتے ہین۔ آپ شیخ رکن الدین ابو الفتح قرشی کے مرید اور نصیر الاولیا چراغ دہلی کے خلیفہ ہین۔ چند روز آپ کو امام عبد اللہ یافعی صاحب تاریخ کے ساتہہ بہی اتفاق صحبت رہا ہے۔ ایک کتاب خزانہ جلالی آپ کی ملفوظات مین سے ہے۔ اُس مین آپنے بہت سی فائدہ مند باتین امام سے لکہی ہین۔ اور آپ کے ایک مرید تہے شیخ جمال نام تہا۔ اپنے وقت کے عالم تہے۔ اُنہون نے جو آپ کی پراثر باتین بواسطہ یا بیواسطہ سنی تہین۔ اُن سب کو اپنے قلم سے فراہم کیا ہے بڑی کتاب ہوگئی ہے۔ جامع العلوم جلالی اُس کا نام بتلاتے ہین۔

آپ کے دلچسپ کلمات مین سے یہ بات بہی ہے۔ کہ آپنے فرمایا ہے۔ **شریعت** اعضاے بدن کا پاک کرنا ہے تعمیل اوامر اور اجتناب نواہی کے ذریعہ سے۔ **طریقت** دل کو منور کرنا ہے۔ تہذیب اخلاق کی مدد سے اور **حقیقت** نفس ناطقہ کو پاک و صاف کرنا ہے آئینہ روح سے ماسوا کی زنگ دور کرکے۔ اس بنیاد پر شریعت کے پہاڑون مین کا ایک ذرہ بہی طریقت اور حقیقت کے آفتاب کی شعاعون سے بہتر اور بزرگ تر ہوتا ہے۔ حال آنکہ شریعت سے مخلوقات کے صرف جسم کی اور ظاہری افعال و اقوال کی آراستگی ہوتی ہے

اور طریقت وحقیقت کا تعلق اندرونی آزادی سے ہوتا ہے - اور نیز طریقت وحقیقت اللہ عزاسمہ کی نظرگاہ ہین - کیونکہ شریعت کے ساتھ گناہ گاری - ظاہری تباہی خیالات - اندرونی کفر - اور نہانی شرک - یہ تمام چیزین ایک شخص کے اندر جمع ہوسکتی ہین - برخلاف طریقت اور حقیقت کے - کہ یہ دونون چیزین روح کی روشن ضمیری پر مبنی ہین - اور روشن ضمیری کا پیدا ہونا راستی - درستی - یگانگی - یک رنگی - گرشتگی - پرہیزگاری - ایک کو دیکھنا - اور ایک ہی سوچنا - اِن صفات کے ساتھ متصف ہونے کے بدون ممکن نہین - اور مذکورہ بالا تین طریقون کا نام اصطلاح تصوف مین تزکیہ - تصفیہ - اور تجلیہ ہے - ان طریقون کا مفصل اور صحیح بیان اکثر کتب تصوف مین لکھا ہوا ہے - وہ دیکھنے کے قابل ہے -

عید قربان کے روز ملک الموت - مخدوم کے پاس ادائے امانت کا پیغام لائے آپنے فرمایا - لوٹ جاؤ - اور تیسرے پہر تک صبر کرو - تاکہ جلال کے لڑکون کو خوشی کی صبح - ماتم کی شام نہ ہوجاوے - جب لوگ عید کی چہل پہل سے فارغ ہوئے - تو آپنے معنوی سفر کیا - مصرع ع باد عید جانِ او دیدارِ حق -

سید شرف الدین مشہدی نے اپنے رسالہ مین لکھا ہے - کہ مخدوم کو کچھ اوپر چارسو چالیس اصحاب سے خلافت تھی منجملہ ان کے جس قدر بیان صحت کو پہونچا ہے - اور شجرہ مین لکھا ہوا دیکھا ہے - یادداشت مین لکھ لیا ہے -

فہرست خلافت مخدوم قدس سرہ جو صحیح بیانات سے معلوم ہوئی ہے

اولاً - پدر بزرگوار سید کبیر بخاری سے خلافت تھی	یہ سلسلہ آبا و اجداد کے ذریعہ سے حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ تک پہونچتا ہے -
دوسرے - اپنے عم سید محمد بخاری سے تھی -	یہ دونون خانوادے شیخ بہاء الدین زکریا تک منتہی ہوتے ہین -
تیسرے - شیخ رکن الدین ابوالفتح سے	
چوتھے - شیخ الاسلام محمود شاہ زادہ بوم تستر - مسکن سورکاہ علاقہ فارس سے	مخدوم نے ہجری سنہ سات سو اڑتالیس مین جب کہ محمود شاہ کی عمر ایک سو تیئیس سال کی تھی - ملازمت مین پہونچکر خرقہ خلافت حاصل کیا تھا - اور کتاب عوارف خطبہ سے خاتمہ تک پیر سے پڑہی تھی - پیر نے عوارف کو مصنف کی خدمت مین پڑہا تھا - دوتین چار ان تینون خانوادون کا سلسلہ شیخ الشیوخ سہروردی تک پہونچتا ہے

پانچوین - امام عبداللہ یافعی سے خلافت تھی -	یہ شجرہ ابومدین مغربی تک پہونچتا ہے -
چھٹے - شیخ ابوصبید عینی سے - - ساتوین - شیخ نورالدین علی ابن عبیداللہ طرابلس سے	یہ دونون سلسلے سید محی الدین عبدالقادر جیلانی سے جا ملتی ہین -
آٹھوین - شیخ فریدالدین گنجشکر سے - عالم روحانی مین - نوین - شیخ قطب الدین منور سے - - دسوین - مولانا شمس الدین یحیی اودہی سے - گیارہوین - نصیرالاولیا چراغ دہلی سے - - -	ان چارون چمنون مین شگفتگی خواجہ معین الاولیا چشتی اجمیری کی نوبہار ہدایت سے ہے -
بارہوین - شیخ رکن الدین منجی سے - - - -	یہ سلسلہ شیخ ابوعبداللہ خفیف شیرازی کے توسط سے سلطان ابراہیم ادہم کو پہونچکر خواجہ اُویس قرنی تک منتہی ہوتا ہے -
تیرہوین - سید جلال اوچھوی سے - - - -	یہ ہدایت کا خاندان شیخ نجم الدین کبریٰ سے جا ملتا ہے -
چودہوین - سید حمیدالدین محمود چشتی سمرقندی سے -	یہ خانوادہ خواجہ مودود چشتی تک پہونچتا ہے -
پندرہوین - شیخ نجم الدین اصفہانی سے - - -	یہ خاندان شیخ ابوبکر نساج پر تمام ہوتا ہے - قدس اللہ اسرارہم اجمعین -

ان کے سوا اور خلافتین جو صحت کے درجہ کو نہین پہونچی ہین - بہت سی ہین - ایک بیان ہے - کہ سو سے متجاوز ہین - ابھی اوپر بیان ہو چکا ہے کہ سید شرف الدین مشہدی نے اپنے تذکرہ مین لکھا ہے - کہ کچھ اوپر چار سو چالیس خدا شناس رہنما اور عالمون سے مخدوم نے ملازمت حاصل کر کے خلعت خلافت - اور فیض پایا تھا جس قدر کوشش کے ذریعہ سے تحقیق ہوا ہے - لکھا گیا - اگرچہ دیگر رسالے ایسے موجود ہین - جن کے اندر مخدوم کی خلافتون کا سلسلہ بعض مین مذکورہ بالا تعداد سے کم اور بعض مین زیادہ لکھا ہے - مگر صحیح طور پر یہ معلوم نہین ہوا ہے - کہ لکھا ہوا حال گمان تک قابل اطمینان ہے - العلم عند اللہ -

یاد امیر سید احمد ابن سید محمد کرمانی

آپ کی کرامتین زبردست تھین - اور حالات قوی تھے - سلطان محمد تغلق شاہ نے بزعم سلطنت ایک روز

آپ کے پاؤن مین بیڑیان ڈال دی تہین - مگر وہ بدون ہاتہہ لگانے کے فوراً کہل پڑین - جب یہ ماجرا سلطان نے سنا - تو آپ کی محبت اُس کے دل مین پیدا ہوئی - اور استحکام کے ساتہہ پیدا ہوئی - اور از سرنو مصاحبت کا سلسلہ قایم ہو گیا - عِلمی کمالات سلطان نظام الاولیا سے حاصل ہوئے تہے - خلافت کا خرقہ بہی سلطان الاولیا سے ہی تہا - سلطان الاولیا کے خلفا کے اجازت نامے آپ لکہا کرتے تہے - روز پنجشنبہ تاریخ اکیسوین شعبان ہجری سنہ سات سو باون کو آپنے اپنی زندگی کا پاؤن تعینات کی زنجیر سے نکال لیا - بیت

گر نیار د بست پائے ہوشمند	حلقہ حلقہ بگسل آن زنجیر را

یاد شیخ نصیر الدین محمود اودہی

گنج معانی اور چراغ دہلی آپ کا لقب ہے - نفس جو بظاہر دوست اور عادۃً دشمن ہے - اِس کی لڑائی مین آپ کو فتح مندی کے ساتہہ کامیابی ہوئی تہی - وجدان - کشف - اور اشراف یہ مدارج بہی آپ کو حاصل تہے - شیخ جمال دہلوی نے سیر العارفین مین لکہا ہے - سلطان نظام الاولیا کا سال زندگانی جب نوے اور چار چورانوے کو پہونچا - تو بروز چہار شنبہ اٹہارہوین ربیع الثانی ہجری سنہ سات سو چبیس کو خلفا کی انجمن فراہم کی اور ہر ایک کو خرقہ خلافت عطا فرما کر جدا جدا سمتون مین مقرر کیا - اخیر مین چراغ دہلی رہ گئے - آپ کو اپنے پیر کا خرقہ - مصلی - تسبیح - اور کاسہ عنایت فرما کر اپنا جانشین کیا - اور دہلی والون کی رہنمائی - آپ کے سپرد کر کے وصیت فرمائی - کہ اغیار کے آزار اور سرزنش پر صبر کرنا - اپنی عادت رکہنا - اُسی روز پچہلے وقت آنکہین بند کر کے عالم قدس کو روانہ ہو گئے - بعد ین جملہ خلفا نے بہی آپ کی جانشینی پر خوشی کے ساتہہ رضامندی ظاہر کی -

کہتے ہین - سلطان محمد تغلق شاہ کا مزاج کج واقع ہوا تہا - بے وقت آرزو دین اور کام پیش کر کے آپ کو ناحق خفت پہونچایا کرتا تہا - رازدارون نے چراغ دہلی کی خدمت مین عرض کیا - جس دعا سے کیفر کردار ملے - ایسی دعا سے بدکردار کو کیون گوشمالی نہین دیجاتی ہے - فرمایا - نصیر کا معاملہ اپنے علیم بصیر کے ساتہہ ایسا ہے - کہ وہ بدون کسی لغزش کے ایسی آزمایش پر گوشمالی نہین دیتا ہے - اِس بنیاد پر سلطان سے دل مین کدورت پیدا کرنا - درویش کے واسطے زیبا نہین ہے - بلکہ احسان مند ہونا مناسب ہے -

القصہ - آپ کے دامن ارشاد سے بہت سے خدا شناس لوگون کو ولایت حاصل ہوئی اور وہ قطب بہی ہوئے - بعض کے صحیح حالات اُن اصحاب کے حالات کی یادداشت سے ظاہر ہونگے - جو آپ سے

Presented by www.ziaraat.com

بیعت ہین - اور جنہون نے خرقہ خلافت پایا ہے - آپنے پیر کے بعد چھتیس سال تک لوگون کی ہدایت کی - پہر واپسین نفس رحلت

چراغ دہلی از بہر مسیحا آسمانی شد	اگر تا خورشید را باخویشتن ہمسایہ گرداند

یاد شیخ ابراہیم

آپ شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کے امام تھے - کہتے ہین - ہنگام نماز تکبیر اولی مین آپ کی نظر - جمال کعبہ پر پڑا کرتی تھی - اس سبب سے ناچار آپ الی عین الکعبۃ کہا کرتے تھے - نہ الی جہتہ الکعبۃ - آپ کی قبر کالپی مین ایک قبہ کے اندر ہے جو مولانا خواجگی قدس سرہ کے گنبد کی برابر مین ہے -

مولانا خواجگی کے تین بہائی اور تھے - مولانا مغیث الدین اور مولانا وجیہ الدین یہ دونون ایک ہی جگہہ اُجین مین پانی کے کنارہ سوئے ہوئے ہین - اکثر لوگ شب جمعہ کو نذرین لیجاتے ہین اور مولانا غیاث الدین نے قصبہ دہار کی حدود مین آرام فرمایا ہے - اور یہ دونون شہر - ملک مالوہ مین ہین -

یاد سید حسین نہروالہ خلیفہ نظام الاولیا

خرقہ علوات کا لباس - اور توفیق عبادت کا خلعت - جو معرفت اور حقیقت کی سنجاف سے آراستہ تہا آپنے زیب بدن کر رکہا تہا - آپ ہجری سنہ چہ سو اڑسٹہ مین عالم غیب کے خلوتخانہ سے عالم ظہور مین تشریف لائے - اور سترہ سال کی عمر کے بعد - خداطلبی کے راستہ مین قدم رکہا - ایک سو تیرہ سال طریقت کی سیر فرماکر ہجری سنہ سات سو اٹہانوے مین عالم صورت سے ملک معنی کو کوچ فرما گئے - آپ کی خوابگاہ نہروالہ شہر مین تالاب سہلنگ کے کنارہ ہے

کہتے ہین حسن وتجمل کے آغاز مین ایک روز آپ اثنائے راہ مین بہلول مجنون کے پاس جا پہونچے - بہلول کی نظا مین آنکہہ آپ کے جمال اور حال پر پڑی - ایسے فریفتہ ہوئے - کہ دل محبت کے جال مین پہنس گیا - اور خود ہمراہ ہوگئے - ہر چند پرستاران ہمراہی نے دورباش کی - مگر وہ تو دل دادہ تہے - دورباش کارگر نہ ہوئی - اسواسطے صاحب حسن نے تنگ ہوکر بہلول کی پشت پر ایک تازیانہ رسید کیا - بہلول نے نعرہ مارا - اور رقص کرنے لگے تازیانہ مارنیوالہ جمالہ کی آواز سنکر بیہوش بلکہ دیوانہ ہوگیا - بارہ سال برابر ایک درخت کے نیچے گزار دئے - اور جو پتے اُسکے گرتے تہے - وہ انہی قوت کے کام مین لاتے تہے - ناگاہ ایک رات عالم خواب مین حضور خاتم الانبیا علیہ السلام نے آپ کو اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ[1] کے حلقہ مین لیکر اپنی خاص کلاہ سے سرفرازی بخشی اور فرمایا - ہر ایک دور مین ایک شخص اولیا اللہ کا مدار ہوتا ہے - اس زمانہ مین سلطان نظام الدین بدایونی مدار ہین - اُن کی ملازمت مین جلد جاؤ - ہم بہی سفارش کیے دیتے ہین حکم کی تعمیل کی گئی جب آپ خانقاہ کی دہلیز پر پہونچے

[1] اے پیغمبر! جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہین - وہ لوگ بیشک اللہ سے بیعت کرتے ہین ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

سلطان نظام الاولیا بذریعہ اپنے باطنی فروغ کے آپ کے آنے سے آگاہ ہوئے ایک نوکر کو ارشاد کیا۔ سید حسین کو اندر بلالو۔ جب نوکر باہر آیا۔ تو اس نام کے بہت لوگون کو کھڑا پایا۔ واپس چلا گیا۔ ارشاد ہوا۔ سید حسین دہلوی کو بلاؤ دہلوی بھی اس نام کے چند اشخاص تھے۔ یہ واپس گیا۔ اور جا کر خاموش کھڑا ہو گیا۔ حکم ہوا۔ کہ دہلوی غیاث پوری کو ہم بلانا چاہتے ہین۔ اس تخصیص سے امتیاز ہوا۔ اور آپ اندر گئے۔ سلطان نظام الاولیا نے؟ اسی دم اپنے سر سے کلاہ اُتار کر آپ کو دی۔ آپ نے عرض کیا۔ فقیر خواب مین فاتح وحدت، اور خاتم نبوت علیہ السلام سے بیعت ہو چکا ہے۔ جواب دیا۔ یہ محبت کی کلاہ ہے۔ نہ کہ بیعت کی۔ اس بات پر آپنے کمال عجز و انکسار سے کلاہ قبول کی۔ چند روز بعد درسی علوم کی تحصیل کے واسطے اجازت ملی۔ اور تھوڑے عرصہ مین علم کے دروازے آپ کے روبرو کھل گئے۔ یہان تک کہ ہدایہ فقہ پر مشکل کشا حاشیہ آپنے لکھا ہے۔

خلاصہ کلام یہ۔ کہ جب دونون عالم کے کمالات سے آپ کامل و مکمل ہو گئے۔ تو آپ کو خرقہ خلافت عطا فرما کر گجراتیون کی ہدایت کے واسطے رخصت کیا جب آپ حسب ارشاد پیر اپنی ہمشیرہ بی بی آرام نام کے ہمراہ گجرات کی طرف آئے۔ تو ایک موضع ہے کہ دری نام مضافات دیوہ مین وہان پر آپ ایک مدت تک خدا پرستی کرتے رہے۔ اور پھر وہان سے نہروالہ مین جا کر حجرہ بنا لیا۔ دونون آدمی حصور تھے۔ جس حیثیت سے کہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے۔ اُسی حیثیت سے خاک کے پیٹ مین جا آرام کیا۔ ایک دفعہ دو مرد سپاہی صورت آپ کے پاس آئے۔ آپنے فرمایا۔ سر دوستی کا شوق دل سے جوش کرتا ہے۔ اُن دونون شخصون نے اپنی تلوار گرو رکھکر قوال کا اور کھچڑی کا خرچہ بہم پہونچایا۔ اور پھر آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے آپ سماع سنکر خوش ہوئے اور دونون کو دعائے خیر سے دونون جہان کی نعمتین دیکر مالا مال کیا۔ اُنھون نے بہت جلد تن گدازی اور جان نوازی کی توفیق اور داد و دہش کی دستگاہ حاصل کر لی۔

کہتے ہین سلطان وقت رعایا کے اوپر ظلم کیا کرتا تھا۔ آپنے بہت کچھ پند و نصیحت فرمائی۔ سلطان کے کان خوشامد کی باتین سننے کے عادی تھے۔ لہذا یہ بات اُسکو پسند نہین آئی۔ آپنے غصہ ہو کر پیغام بھیجا۔ کہ تو بس شحنہ سے زیادہ نہین ہے۔ عزل و نصب ہمارے اختیار مین ہے۔ ظلم کرنے سے باز آ۔ یا واپسین سفر کے واسطے کمر باندھ لے۔ اُس نے بد مستی سے اس تنبیہ کو بھی باد ہوائی سمجھا۔ اُسی روز غول کے غول سانپ اور بچھو آٹھوں طرف سے اُسکے گرد فراہم ہوئے۔ جب سلطان نے یہ صورت خراب دیکھی۔ تو ظلم سے باز آ کر توبہ کی۔ اور چندہ معاش کے لیے سید کی آل و عیال کے نام پر مقرر کر دیے۔ اور مریدانہ سلوک کے ساتھ پیش آیا۔

مصرع حسب و نسب نبی داشت حسین

یاد بی بی آرام حضور

آپ سید حسین نہروالہ کی ہمشیرہ ہین شریعت اور طریقت کی راہ چلنے مین اپنے عارف بہائی کی برابر تہین جب ان دونون کو بزرگوار پیر سلطان المشائخ نظام الاولیا کی خدمت سے گجرات جانے اور رہنے کی اجازت ملی۔ تو آلہی توفیق کو رفیق بناکر دونون اُس ملک مین جا پہونچے۔ موضع کدوری علاقہ دیوہی مین عبادت اور قیام کے واسطے گوشہ اختیار کیا۔ اور خداے تعالیٰ عزاسمہ کی عبادت مین زندگانی کا ماحصل یعنی بے بہا انفاس صرف کرکے دربار آلہی سے سعادت قبول حاصل کی۔ ایک شخص محض بیہودہ اور بے عقل تھا۔ اتفاقاً وہان آنکلا اور ایسے طریقے سے سوال کیا۔ جو ادب سے بالکل بعید تہا۔ یعنی یہ کہ تم دونون شخصون کے درمیان مین کیا نسبت ہے جواب پایا۔ باہم برادری اور خواہری کی نسبت ہے + اُسنے اس جواب کو لغو سمجھا۔ اور ایسی نامناسب گفتگو سے پیش آیا جس سے آزار پہونچا۔ پہر سید کی پشت پر گستاخانہ لکڑی ماری۔ روایت ہے کہ۔ اُس لکڑی کا نشان اُسی ظالم کی پشت پر پڑا کہتے ہین۔ اس وقت تک اُس موضع مین شخص مذکور کی نسل سے جو بچہ ہوتا ہے۔ اُس کی پشت پر وہ نشان ضرور ہوتا ہے۔ پہر آپنے چند روز بعد پیر بزرگوار کی اجازت سے اپنے بہائی کے ہمراہ شہر نہروالہ مین جاکر حبو بیڑہ بنالیا۔ اور ہجری سنہ سات سو لوے مین کوچ کیا خوابگاہ تالاب سہسلنگ کے کنارہ ہے جس کے پانی سے نہروالہ کے لوگ سیراب ہوتے ہین مصرع باد سیرابی ز حوض کوثرش۔

یاد سید نورالدین مبارک

آپ سید محمد کرمانی کے سب سے بڑے بیٹے ہین۔ حضرت گنجشکر کی طرف سے کنیت ابوالقاسم ملی تہی۔ اور نیز بہت کچہ عنایتین دیکھی تہین۔ خرقہ خلافت خواجہ قطب الدین ابو محمد چشتی سے حاصل تھا۔ جو اپنے جد اعلیٰ خواجہ سودود چشتی کے سجادہ نشین ہین قدس سرہم فرماتے تہے۔ کہ جس زمانہ مین خواجہ ابو محمد کے پدر بزرگوار نے رحلت فرمائی تہی۔ اُس زمانہ مین خواجہ ابو محمد۔ کم عمر تہے۔ اس سبب سے چچازاد بہائیون نے سجادہ نشینی کے قابل نہ سمجھکر توقف کیا شیخ نظام الدین علی چشتی خواجہ ابو محمد کے چچا تہے۔ سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد مین خراسان سے آکر دہلی مین اقامت فرمائی تہی۔ عمائد شہر نے خواجہ زور اور خواجہ غور کو شیخ نظام الدین علی چشتی کی خدمت مین بہیجا۔ اور سجادہ نشینی کی تجویز اُن کی رائے پر منحصر کہی شیخ نظام الدین علی چشتی نے جواب مین لکہہ بہیجا۔ کہ سجادہ نشینی کا خلعت خواجہ ابو محمد کو ہی ملنا چاہیے۔ چونکہ اس تکرار داد مین صورت لغزش پیدا ہوئی۔ لہذا

والیِ خراسان ملک شمس الدین نے مودودیہ عصا اور خرقہ ایک مکان مین مقفل کیا اور مدعیان منصب کو ایک ایک کرکے بھیجا - اور کہا - کہ دروازہ مکان کا بدون کنجی کے جس کسی کے واسطے کھل جاویگا - وہی سجادہ نشینی کے قابل سمجھا جاوے گا - بالآخر خواجہ ابو محمد کے واسطے دروازہ کھل گیا - پس آپنے صاحب سجادہ ہو کر یوسفی ولایت فتح کی مصرع بادا کشادہ بر رخ او باب معرفت -

یاد شیخ محمد نہروالہ

آپ ان اطراف مین شیخ حاجی کرکے مشہور ہین - آغاز شباب مین آپ روم کے ایک حصہ زمین مین صاحب خطبہ و سکہ تھے - ازلی جذبہ نے آپ کا گریبان پکڑ کر خطہ سلطنت ظاہری سے نکال لیا - اور معنوی سرداری کے بلغ کی ہوا سر مین بھر دی - آپ قطب یزدانی سید احمد کبیر رفاعی کی خدمت مین پہونچے - اور بیعت ہوگئے - کسی معین خدمت کے واسطے التماس کیا - طعام خاصہ پکانے کا منصب عطا ہوا - اور مرشد کی توجہ سے آپ کی ظاہری و باطنی پرورش ہوئی - حالات مین ترقی ہونا شروع ہوا - یہان تک کہ اپنے کمال مین کامیاب ہوئے - ایک روز مطبخ مین کفگیر غائب ہوگیا تھا - اور کھانا نکالنے کا وقت آ پہونچا - تلاش کی گنجایش نہین رہی - آپ نے آیہ قُلْنَا یٰنَارُ کُونِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ پڑھی - اور ہاتھ سے کفگیر کا کام بیکر گرم کھانا نکالا - اور پیر بزرگوار کے سامنے رکھ دئے - چونکہ پیر کو ماجرا پر آگاہی تھی - فرمایا شیخ محمد اب وہ وقت آگیا ہے - کہ تمہاری ابراہیمی ولایت کی برکت سے لوگ فیض یاب ہون - اور ہدایت سے راہ راست پر آدین - پس خلعت خلافت عطا فرما کر منتخب صوفیون کی ایک جماعت ساتھ کی - اور سفر ہندوستان کی اجازت فرمائی - دو خرما کی گٹھلیان رخصت کے وقت آپ کے سپرد کین - اور فرمایا - ہر ایک منزل مین شام کے وقت ان گٹھلیون کو مٹی مین داب دیا کرنا - جہان کہین یہ گٹھلیان صبح تک اُگ آوین - پس اُسی زمین کو اپنی حیات اور ممات کا مقام سمجھنا چاہیئے القصہ مرشد کے شہر سے لیکر گجرات تک اُن گٹھلیون کے اُگنے کی اجازت نہین ہوئی - جب نہروالہ شہر کی حدود مین پہونچے - اور گٹھلیان مٹی مین داہین - تو صبح کے وقت اُن کو اگا ہوا پایا - وہان پر ایک پرستش گاہ تھی جس مین شہر کے لوگ چھوٹے بڑے - سب پیکر پرستی - (مورتی پوجن) کے لیے صبح و شام آیا کرتے تھے - حاکم گجرات ایک پیکر پرست تھا - نہروالہ مین اُس کا پایہ تخت تھا اس پرستش گاہ کے نزدیک صوفیون کی جماعت کے ساتھ درویش کے اُترنے کی کیفیت حاکم کے گوش گزار ہوئی حکم دیا - کہ ایک جماعت کثیر جاوے - اور آنے والون کو بت خانہ (مندر) کے آس پاس سے بہ تشدد علیحدہ کردیوے - اس حکم کی تعمیل مین لوگ غول کے غول کیا

۵۷ یعنے (آگ کو حکم دیا - کہ اے آگ ابراہیم کے حق مین ٹھنڈک اور سلامتی کی اموجب)

سوار اور کیا پیادہ چارون طرف سے بڑے جماکر مندر کی طرف روانہ ہوئے صوفیون نے فوج کے مامور ہونے
کی کیفیت شیخ کی خدمت مین عرض کی - فرمایا - استقامت اور صبر کرکر اپنے تئین خدا کے سپرد کردو - اُس
حقیقی حفیظ کی نگہبانی کے ثمرے خود ظاہر ہونگے - کیونکہ آسمان اور زمین کے اندر اور جو کچھہ ان دونون کے درمیان
مین ہے وہ سب بزمانہ نبوت اصالۃً انبیا علیہم السلام کے مسخر تھے - اور خاتمہ نبوت کے بعد بحکم عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ
کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وہی تسخیر ازروے اتباع و وراثت اولیاے اُمت محمدیہ کے حوالہ ہوئی ہے عَلَیْہِ
التَّحِیَّۃُ وَالصَّلٰوۃُ تھوڑی دیر سر جھکائے رکہا - اور پہر ایک خادم کو حکم دیا - کہ آنے والے لشکر کی طرف چند
قدم جاؤ - اور جب لشکر نظر آجاوے - اس وقت زمین کو حکم دو - کہ آدمیون کے پانون اور گھوڑون کے سم اس طرح
محکم پکڑ لیوے - کہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھا سکین - خادم نے حسب الحکم تعمیل کی - اور زمین نے حکم قبول کیا - لشکر
والے جس قدر نکلنے کی کوشش کام مین لائے - اُسی قدر اندر دھنستے گئے آخر کار بمجبوری کمال عجز و انکسار کے ساتھہ
پیش آئے - اور اس مضمون کا عہد کیا - کہ اگر زمین ہم کو چھوڑ دیوےگی - تو واپس چلے جاوینگے - خادم کے فرمانے سے
زمین نے اُس جماعت کو چھوڑا - انہون نے راجہ کے نزدیک جاکر حقیقت حال عرض کی - راجہ متعجب اور حیران ہوا
تمام رات نگرانی مین گزاری - علی الصباح چند آدمیون کو ساتھہ لیکر شیخ کی خدمت مین آیا - اور ایک نظر
دیکھتے ہی فریفتہ ہوگیا - فرمایا - درویش کی ملاقات کو پرستش بت کے فرع نہ بناؤ - جب راجہ پلٹ کر اپنے
مکان کو چلا گیا - اور شروع سے ہی ملازمت کا عزم کرکے سعادت حضوری سے سرفراز ہوا - تو آپنے فرمایا - راجہ -
جو چیزین اپنی بنائی ہوئی ہین - اُن کو معبود قرار دینا اہل عقل کو زیبا نہین ہے - اب ازروئے انصاف تعصب کو
دور کرکے بتاؤ - کہ کیا یہ سنگین مورتین کام پڑنے پر دعا قبول کرنے کی طاقت رکھتی ہین - فَبُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ
راجہ نے کچھہ جواب نہین دیا - پہر آپنے فرمایا اگر یہ تمہارے جھوٹے معبود خداے برحق کے حکم سے میری اطاعت
کرین - تو کیا تم اسلام قبول کرلوگے - اُس نے جواب دیا - کہ نہ تنہا مین بلکہ مع تمام خاندان کے ایمان لے آؤن گا
آپنے بڑے بت سے کہا - اُٹھہ اور اس کوزہ کو حوض کے پانی سے بھر لا - بت فوراً جنبش اور چالاکی کے ساتھہ اُٹھا اور کوزہ
مین حوض کا تمام پانی بھر لایا - تھوڑی دیر بعد مرغ و ماہی حیوان و انسان غرض کہ تمام جاندار پانی نہ ہونے سے شور و
فغان کرنے لگے شیخ نے فرمایا - اے بت - تمام پانی تالاب مین ڈال آ - اور کوزہ کے معتاد کے موافق اس مین رہنے
دے بت پرست نے بموجب حکم تعمیل کی - یہ حال دیکھکر راجہ - سپاہ - اور رعیت - تمام اسلام لاکر ابدی دولت سے سرفراز ہوئے
کہتے ہین - اُس روز سے پہر از سرنو ہندوستان مین اسلام اور مسلمانی کی بنیاد جمی ہے - عام ہنود اور بالخصوص برہمنون

کی پرانی تاریخ مین یہ کرامت لکھی ہوئی ہے - محرم کے سوا کسی اور کو نہین بتلاتے ہین - بالآخر جب اخروی سفر پیش آیا تو جسجگہہ آپکی عباوت کی تہی - اُسی جگہہ آپ کی ابدی خوابگاہ بنائی گئی ۵۱ اَلْیَوْمَ یُتَبَرَّکُ وَیُزَارُ بِهٖ -

آگاہ دل اور بصیر ناظرین کو عیاں گزرے گا - کہ اسی قسم کی کرامت کی ایک حکایت بت کی اطاعت اور شہر والون کے متعلق حضرت معین الاولیا چشتی اجمیری کے نام سے بہی تحریر ہو چکی ہے - اور وہ زمانہ مین زبان زد ہے نیز تاریخ فیروز شاہی مین لکہی ہوئی ہے - لیکن نہروالہ کے علما - اور پُرانے آدمی شیخ حاجی کی طرف منسوب کرتے ہین - وجہ مطابقت کچہہ دشوار معلوم نہین ہوتی ہے - کیونکہ عمل کا توارد ممکن اور اتفاقی بات ہے شاید دونون بزرگون سے یکسان عمل صادر ہوا ہو ۵۲ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْحَالِ مصرع خسرو و فرہاد ہر دو عاشق شیرین ماست

یاد خواجہ یعقوب ابن خواجہ ابن خواجگی شہرت بہ بردہ یعقوب

آپ شاہان خُراسان کی نسل مین سے ہین - آپ تصوف اور تحقیق کی بزم کے صدر نشین تہے - آپ کی ذات مین احمدی معشوقی کی جہلک نمایان تہی - اور آپ کو آسمان حُسن کا خورشید کہنا بے محل نہین ہے - حسبی کمالات نسبی خوبیان - عملی سعادتین - اور علمی مراتب یہ اوصاف آپ کو حاصل تہے - یکایک خداطلبی کی خواہش آپکے دل مین پیدا ہوئی - جو شاخین آپ کے ہستی کے باغچہ مین تہین - اُن سب مین آلہی جذبات کی تاثیر سے پہل لگ گئے - اِس وقت توت جاذبہ گریبان پکڑکر آپ کو فقر کی بارگاہ مین کہینچ لائی - یہان تک کہ آپ اپنا مسکن ترک کرکے سیاحی کے واسطے نکل کہڑے ہوئے اور راہ مسافرت اختیار کی - بالآخر تقدیری کرشمہ نے آپ کو نہروالہ شہر مین قیام پذیر کیا جو پٹن کے نام سے مشہور ہے - آپکے گرامی اوصاف اور عالی حالات کی کوئی انتہا نہین ہے - جب جب راقم کے قلم نے آپ کی صفات لکہنے کی ہمت باندہی - بیان وعبارت - ہمراہی سے اور زبان قلم - سیاہی سے دور رہی - کہتے ہین - فصوص الحکم کے درس کے وقت آپ کا مبارک جسم ایندہن کی طرح جل کر راکہہ ہو گیا تہا - یہ قضیہ اِس طرح پر ہے - کہ قاضی کمال الدین نے خواجہ کی خدمت مین فصوص الحکم کے درس کی درخواست کی تہی - فرمایا - اِس درس کے واسطے لازم ہے - کہ مدرس - خوانندہ اور والی ملک اِن تین شخصون مین سے ایک شخص کو اپنے تئین فدا کرنا چاہیئے - چونکہ تمہارے واسطے پڑہنے کا باعث اپنی برخورداری اور دوسرون کی تعلیم ہے - اور والی ملک کی عالی صفات ذات کے ساتھ ناطق اور غیر ناطق بہت سے جاندارون کی زندگانی وابستہ ہے - اس لیے تم دونون کی سلامتی ضرور درکار ہے - پس لازم آیا - کہ خود مدرس اپنے تئین اِس قربانی پروقف کردیوے - کہتے ہین جب تاریخ تیرہوین جمادی الاُخری ہجری سنہ سات سو اٹہانوین کو فصوص الحکم تمام

۲۵۱ ... مدت تک زیارت گاہ عوام ہے ۵۲ اصل حقیقت ... [illegible]

ہوئی - آپنے کشادہ پیشانی کے ساتھ خدائی درگاہ کو کوچ فرمایا - واپسین سفر کے بعد - آپکے بارہ مین چھوٹے سے بڑے تک نہروالہ کے لوگ یہ ترانہ گاتے ہین وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ[۵۱] اور یہ بھی کہتے ہین - کہ آپ کا روحی تصرف رحلت کے بعد بھی مثل ظاہری زندگانی کے ہے جس کسی کے دل مین آپ کی تلقین وبیعت کا ارادہ مصمم ہوتا ہے وہ آپ کی قبر پر جاکر اپنا اندرونی خیال ظاہر کرتا ہے - اور آپ ظاہر ظہور موجود ہوکر ہدایت کے مراسم بجالاتے ہین - چنانچہ آپ کی وفات کے بعد کے مریدون مین سے شیخ داود - شاہ محمد - اور سلیمان تین اشخاص تو یہ اور نیز ان کے سوا دیگر اصحاب بھی تذکرہ ہذا کے سال تصنیف مین بقید حیات ہین شیخ یعقوب صدیقی - احمد آبادی - غوث الرحمٰن کے بزرگ خلفا مین سے تھے - بیان کرتے ہین - کہ ایک سال مین احمد آباد سے شیخ عبد اللہ صوفی کی فیض بخش ملازمت کا بالجزم عزم کرکے آگرہ کو گیا تھا - واپسی کے وقت پٹن ہوکر آنا ہوا - حوض سہسلنگ کے کنارہ سید خدا بخش کے متبرک روضہ مین اُترا ضروری آرام پانے کے بعد - کمال شوق اور بے انتہا عشق سے خواجہ یعقوب کی زیارت کے واسطے چلا - جنکا مرقد منور اس حوض سے دو تیر کے فاصلہ پر ہے - جب آپ کی مسجد شریف مین پہونچا - تمام شوق اور وجد کی آگ سرد ہوگئی - پکار اوٹھا - کہ ترقی کے امیدوار کو لوٹ لینا کب مناسب ہے - اتنے مین ایک بیت ہندی زبان مین مسجد کی دیوار پر لکھی ہوئی دیکھی - پڑھتے ہی معرفت اور وجد کی لہرین آنے لگین - اور اُسی دم وہ بیت بھی دیوار پر سے اور نیز صفحہ خاطر سے محو ہوگئی - بس معلوم ہوا - کہ یہ کرامت يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ[۵۲] کے قلم سے لکھی گئی تھی جو خواجہ کے دست تصرف مین دیا ہوا ہے

محو و اثبات ہست در ہمہ حال	نشئہ از مئی جلال و جمال

یاد قاضی علم الدین

آپ پر حقائق علوم کا چہرہ - اور دقیق اسرار کا پردہ کھلا ہوا تھا - مشائخ وقت کے قطب - اہل زمانہ کے شیخ اور خداشناسانِ عہد کے پیشوا تھے - قاضی معین الدین ابن نجم الدین صدیقی کے بیٹے تھے - سلطان السادات صدر الدین سید راجو کے خلیفہ تھے - جو مخدوم جہانیان کے بھائی ہین - صورۃً اور معنیً دونون طرح سے خواجہ مودود کا شکر کے مصاحب تھے جو شیخ عزیز اللہ متوکل مندوی کے پیر ہین - علم قراءۃ آپ کا موروثی تھا - تمام علوم سے زیادہ بہتر جانتے تھے - آپ کے علمی باغچہ کو افعال کے چشمہ سے بہت کچھ سیرابی تھی - اور نامتناہی فیضون سے

[۵۱] - جو لوگ اللہ کی راہ مین مارے جائین - اُنکو مردہ نہ کہنا ۱۲ [۵۲] خدا جس کو چاہتا ہے - منسوخ کردیتا ہے - اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے - اور اُسکے پاس اصل کتاب (یعنی لوح محفوظ) موجود ہے ۱۲ منہ

Presented by www.ziaraat.com

آپ کو اِس قدر کامیابی حاصل ہوئی تھی - کہ احباب آپ کی ملازمت کے باغ سے معرفتون کے بے شمار پہل صرف ایک دفعہ کے دیکھنے اور جانے مین لیجاتے تھے - خلاصہ کلام یہ - کہ آپ کی بزرگی کی شرح عبارت سنجی کی طاقت سے باہر ہے - عمر اٹھاسی سال کی پائی تھی - آپنے یہ تمام زمانہ آغاز ہوش سے اُس وقت تک کہ روح بدن سے جدا ہوئی - خدا طلبی کے راستہ مین صرف کیا تھا - اور عرفان کا گوہر خریدا تھا - تاریخ بیسوین رمضان ہجری سنہ سات سو ساٹھہ کو اعلیٰ دار الحکومۃ کی طرف کوچ فرما گئے -

آپ کے بعد آپ کے فرزند شاہ مودود جانشین ہوئے - اور اپنے پدر بزرگوار کی خانقاہ کو از سر نو رونق دی - کیا تصوف کے شیوہ مین - کیا مشیخت کے طریقہ مین - کیا قرأۃ کے علم مین - اور کیا دیگر علوم مین - کمال یکتائی حاصل تہا - ہمیشہ طالبون کے درس اور تلقین مین مشغول رہتے تھے - ہمسرون مین سے کوئی شخص آپ کی جامعیت کی برابری نہین کرسکتا تہا - پچاسی ۸۵ سال کی عمر پائی تہی - یہ تمام عمر الہٰی صفات اور الہٰی اخلاق کے ساتھہ متصف ہونے کی کوشش مین گزاری تہی - بآلاخر ساتوین رجب ہجری سنہ آٹھہ سو تیرہ مین عاریتی عالم کو رخصت کیا - اور قدسی مکان اختیار فرمایا - خوابگاہ نہروالہ جو اس زمانہ مین پٹن نام کے ساتھہ مشہور ہے - صوبہ گجرات کے مضافات مین ہے مصرع بنامش باد رفع رایتِ دین -

یاد شیخ برہان الدین نہروالہ

آپ شیخ قاضن کے خلیفہ تہے - کشف و کرامات کے خزانہ - اور عقلی و نقلی علوم کے مالک تھے طبیعت کا میلان موزون کلام کی طرف تمام باتون سے زیادہ تہا - فارسی غزل اور عربی قصیدہ عاشقانہ اور شاعرانہ کہا کرتے تہے - کہتے ہین - ایک روز پیر بزرگوار کی خدمت مین عرض کیا - المخ المتکلمین شیخ سعدی شیرازی کو خواجہ خضر علی نبینا و علیہ السلام کے خوان مرحمت سے چاشنی ملی تہی - اس سبب سے اُن کا کلام ایسا شیرین اور نمکین ہوا - اور علی ہذا امیر خسرو دہلوی نے مالک ولایت سلطان المشائخ نظام الاولیا کی عنایت سے اپنی نثر و نظم کا رنگ اعلیٰ درجہ کی پختگی کو پہونچا کر تمام جہان کے ذی مذاق اہل سخن کو بے انتہا لذت بخشی تہی - اسی طرح اب یہ مرید بہی اپنے پیر سے امیدوار ہے - فرمایا - ربانی کلام کے خزانہ سے کچھہ نقد تمہارے اعتقاد کے موافق تم کو بہی دیا گیا - اُس وقت سے آپکے کلام مین - اور آپ کی گفتار مین ایک اور ہی رنگ سا پیدا ہوگیا تہا - اسی جلد کتابین تصنیف اور تالیف کی ہین - اور ہر ایک علم مین باریک باریک اعتراضات اور عمدہ عمدہ بحثین لکھی ہین - جو مالیعرف بالذوق ہین - اُن کا اصلی بیان جیسا کہ آپ کے خیال مین تہا -

قلم کی زبان سے ادا نہین ہوسکتا ہے۔ چونکہ اس کتاب کے اوراق نظم سے کمتر تعلق رکھتے ہین۔ لہذا آپ کے کلام کا کوئی حصّہ آپ کے ذکر کے ضمن مین نہین لکھا گیا۔ مصرع ع حدیث دوست نظم و نثر او باد۔

یاد شیخ شہاب الدین عاشق

آپ کا مولد اور قبر دونون دہلی مین ہین حقیقی عشق اور مجازی محبت دونون ساتھ ساتھ رکھتے تھے شیخ نجم الدین غزنوی کی ملازمت سے بہت کچھ فیض پایا تھا ہمیشہ کسی نمکین منظر کے جمال سے وابستگی پیدا کر کے اُسکو حقیقی حالات کا پردہ بنائے رکھتے تھے اور ظاہری معنوی دونون خوبیان آمیز کر کے مُشَاھَدَۃُ الْکُلِّ فِی الْکُلِّ کی استغراقی کیفیت بہم پہونچاتے تھے آپ شیخ امام الدین ابدال کے مرید اور خلیفہ ہین قدس سرہم۔ بیت

از قفس زار مقید بلبلا باش	جست دسوی گلشن مطلق برید

یاد شیخ عماد الدین دہلوی

آپ خانوادہ چشتیہ کے بزرگون مین سے ہین۔ بہت سے صوفی مشائخ کی خدمت سے استفادہ کیا تھا۔ خرقہ خلافت شیخ شہاب الدین عاشق سے تھا۔ بعض کہتے ہین۔ کہ آپ شیخ امام الدین ابدال کے مرید ہین۔ اور شیخ تاج الدین امام۔ آپ کے مریدان خاص مین سے ہین۔ قدس سرہم مصرع ع گنج عرفان زیر مشت خاک داشت

یاد شیخ جلال الدین مجرد

آپ ترکستانی تھے۔ مگر پیدائش بنگالہ کی ہے۔ سلطان سید احمد کے خلیفہ ہین۔ کہتے ہین۔ ایک روز روشن ضمیر پیر کی خدمت مین عرض کیا۔ میری آرزو یہ ہے۔ کہ جس طرح حضور کی رہنمائی کی بدولت جہاد اکبر مین کسی قدر فتح مندی حاصل ہوئی ہے۔ اسی طرح حضور کی کام بخش ہمت کے طفیل مین جہاد اصغر سے بھی دل کی تمنا پوری کردن۔ اور جو مقام دار الحرب ہو۔ اُس کے فتح کرنے مین کوشش کر کے غازی یا شہید ہون۔ پیر بزرگوار نے التماس قبول فرما کر اپنے بزرگ خلفا مین سے سات سو آدمی آپ کے ہمراہ کئے۔ الغرض للہ جہان کہین مخالفین سے لڑائی ہوئی۔ فتح حاصل کی۔ زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے۔ کہ اس دور و دراز بہاگ دوڑ مین۔ روزی کا دارو مدار صرف غنیمت کے مال پر تھا۔ اور تونگرانہ زندگانی کرتے تھے جو گہاٹیان اور مویشی فتح ہوتی تہین ہمراہیون مین سے کسی ایک کو دیکر وہان کے اسلام کی اشاعت اور رہنمائی اُس کے سپرد کردیتے تھے۔ القصۃ للہ صوبہ بنگالہ کے پرگنات مین ایک قصبہ ہے۔ سرہٹہ۔ اُس قصبہ پر جب آپ پہونچے ہین تو تین سو تیرہ آدمی ہمراہی مین باقی رہے تھے۔ ایک لاکھ پیادہ اور کئی ہزار سوار کا مالک راجہ گرگوند قصبہ مذکور کا حاکم تھا۔ وہ اس کم تعداد گروہ کے مقابلہ مین بہت زیادہ تھا۔

کیونکہ یہ گروہ اُس بے انتہا لشکر کے مقابلہ مین وہ نسبت بھی نہین رکھتا تھا۔ جو نمک کو کھانے کے ساتھہ ہوتی ہے جب لڑائی آن تلی۔ تو تقدیر کے پردہ سے کَم مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ کی کراستظاہر ہوئی۔ اور وہ پیکر پرست بھاگ کر ملک عدم کی طرف سوائے تنہا جان کے نہ لیجا سکا۔ اور تمام زمین غازیون کے ہاتھہ آئی۔ شیخ مجرد نے تمام مفتوحہ زمین کا حصہ کرکے اپنے ہمراہیون کو تنخواہ مین دیدی۔ اور ہر ایک کو کتخدا ہونے کی بھی اجازت دی۔ اس تقسیم مین ایک قصبہ شیخ نور الہدیٰ ابو الکرامات سعیدی حسنی کے حصہ مین بھی آیا۔ وہان پر آپ عیال مند ہوگئے۔ اور فرزند بھی ہوئے۔ شیخ علی شیر انہین کی نسل سے ہین۔ شیخ علی شیر نے یہ بیان شرح نزہتہ الارواح کے مقدمہ مین لکھا ہے۔ یہ حال کسی قدر شیخ علی شیر کے ذکر کے ضمن مین بھی لکھا جاویگا۔

یاد سید معین الدین ایرجی

کہتے ہین۔ آپ نے دہلی جاکر سلطان نظام الاولیا کی ملازمت حاصل کی تھی۔ سلطان الاولیا نے اولین ملاقات مین ہی دریافت فرمایا۔ سید کو کس سلسلہ کے اندر بیعت ہے۔ آپنے عرض کیا۔ اپنے دادا خاتم الانبیا علیہ السلام سے مرید ہون۔ سلطان الاولیا کو آپ کے جواب سے حیرت ہوئی۔ رات کو معاملہ مین رسول خدا علیہ السلام کو دیکھا۔ کہ آپنے ایک ٹوپی سلطان الاولیا کے ہاتھہ مین دی ہے۔ اور سید کے نام زد کردی ہے آپنے بھی عالم خواب مین یہی واقعہ دیکھا۔ صبح کو جب باہم ملاقات ہوئی تعمیل ارشاد عمل مین آئی۔ اس بنیاد پر لوگ سید کو سلطان الاولیا کا خلیفہ سمجھتے ہین۔ آپ کی قبر ایرج مین ہے مصرع بادا معین روحش روح ریاض رضوان

یاد سید احسن

آپ سید معین الدین ایرجی کے پوتون مین سے ہین۔ آپ کو کمال شریعت اور جمال تقوی حاصل تھا۔ کہتے ہین۔ اثنائے سیاحی مین اہل ولایت بدیع الدین شاہ مدار کا گزر کالپی مین ہوا۔ جو ایرج سے بئیس کوس کے فاصلہ پر ہے اس خیال سے کہ شاہ مدار کا گزر اس قصبہ مین نہو۔ اکابر ایرج نے ایسا قرارداد کیا۔ کہ سید کالپی مین جاوین۔ اور شاہ کے ساتھہ اولین ملاقات مین ہی۔ ایسا نقش جماوین کہ ایرج آنے کا خیال شاہ کی خاطر مین آوے ہی نہین۔ جب سید کالپی مین آئے۔ تو اتفاق سے شاہ مدار کے دروازہ پر سید۔ اور علی خان لودہی ایک ہی وقت مین پہونچے۔ شاہ نے خان کو اندر بلالیا۔ اور سید باہر رہ گئے۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ یہ عمل دونون کے اندرونی خیالات کا ظہور تھا۔ اِنَّهُمْ جَوَاسِيسُ الْقُلُوبِ شاہ کو سید کے تکدر خاطر پر آگاہی ہوئی۔ فرمایا۔

---

۵۱ اکثر (ایسا ہوا ہے کہ) اللہ کے حکم سے تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر غالب آگئی ہے ۱۲ ۵۲ کیونکہ یہ لوگ دلون کے جاسوس ہین ۱۲۔

Presented by www.ziaraat.com

سید کو غصّہ مین جوش آرہا ہے - نہایت جلد اور عزت کے ساتھ اندر آؤ - جب سید اندر پہونچے - تو شاہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی طرف کھینچ کر آغوش مین دبایا - اور اپنا حسب و نسب بیان کر کے کہا - جو کوئی ایسے شخص کے ساتھ ہم آغوش ہوجاوے گا وہ انجہانی شکنجون سے فارغ البال ہوجاویگا - دوسری بات یہ کہی - کہ ملاقات سے غرض ایک دوسرے کی باہمی شناخت ہوتی ہے - اور نیز یہ کہ طرفین کے چہرہ کا حسن و قبح ظاہر ہوجاتا ہے اور چہرہ پر برقع رکھنے سے یہ غرض حاصل نہین ہوتی - شاہ نے فرمایا - درویشون کے دیدار کے واسطے خدا بین آنکھ چاہیئے جو تاب لا سکے اور یہ کہکر برقع اٹھایا - سید کا بیان ہے - نظر کے سامنے بجلی جیسے کوندگئی - اور شعاع زیادہ ہونے سے آنکھین کیفیت چہرہ معلوم نہ کر سکین - اس کے بعد سید رخصتی سلام عرض کر کے ایرج کو روانہ ہوگئے قاضی شہاب الدین نے جو پرکالۂ آتش کر کے مشہور ہین - پیر سے پوچھا یہ شخص جو اتنی دلیری کر کے سلامت رہا - کون تھا - شاہ نے جواب دیا - فلان سید ہین - اور میرے بھی دل مین آیا تھا - کہ اِن کو تیر کا نشانہ بناؤن لیکن شریعت کے ہتیارون نے اِن کے جسم کو پاؤن کے ناخن سے لیکر پیشانی کے بالون تک اس طرح محفوظ کر رکھا تھا - کہ کسی حکم انداز کا تیر کارگر نہین ہوسکتا تھا - اور نیز حضور خاتم النبوۃ علیہ السلام کی مقدس روح میری آنکھون کے سامنے آگئی - اور فرمایا - کہ یہ ہمارا حقیقی فرزند ہے - کہین ایسا نہ ہو - کہ درویش کے غضب جس کو حقیقی قہر کا شعلہ کہنا چاہیئے کوئی نقصان پہونچ جاوے - اِس سبب سے اِن کا تمام ناز اٹھانا گیا - اور مین اپنا تمام غصہ پی گیا - آپ کی قبر ایرج مین ہے - مصرع شرع حفظ نبی حصارش بود -

یاد مخدوم قاضی برھان الدین

آپ کو سیادت - ولایت - فضیلت - اور مقبولیت مین والا نسبی اور عالی حسبی کا بڑا درجہ حاصل تھا - جب فیروز شاہ دہلوی کی وفات کے بعد طوائف الملوکی ہوئی - تو دلاور خان کے بیٹے ہوشنگ نے جس کا نام خانی خطاب ملنے سے پہلے الپ شاہ تھا - شاہان غور کی نسل مین سے ہے - صوبہ مالوہ مین خطبہ اور سکہ اپنے نام سے جاری کر دیا - اسی کے عہد مین - مخدوم مشرقی ملک سے آکر منڈو (مانڈو) مین آباد ہوئے تھے - اور سلطان ہوشنگ آپ کا مرید ہوگیا تھا کہتے ہین - گونڈوانہ کے اطراف مین ایک قلعہ ہے - جاج نگر - اور یہ قلعہ دکن کی سرحد بھی ہے - ایک سال سلطان نے اِس قلعہ پر لشکر کشی کی - مقصود یہ تھا - کہ قلعہ مذکور فتح کیا جاوے - اور نیز گونڈوانہ سے ہاتھی بہم پہونچائے جاوین - وہان پر ایک رات خواب مین دیکھا - کہ منبر کا ایک پایہ گر گیا ہے - اس کی تعبیر ملی - کہ پیر کی یا مرید کی دونون مین سے ایک کی رحلت قریب ہے - جب سلطان منڈو (مانڈو) مین واپس آیا - تو خبر ملی - کہ پیر عالم دنیا سے عالم علوی کو

کوچ فرما گیے - دریافت کیا - قبر کہان ہے - جواب دیا گیا - اُس زمین مین ہے - جو آپنے خریدی تھی - سلطان نے کہا - وفات کے بعد مین اپنے سے پیر بزرگوار کی دوری پسند نہین کرتا ہون - بہتر یہ ہے - کہ مخدوم کی نعش اُس قبر مین سے نکال کر سلطانی مقبرہ مین دفن کی جاوے - تاکہ آپ کی ہمسائگی کی بدولت عالم علوی کی کسی قدر خوشبو ہو خنک کی خوابگاہ مین بھی آتی رہے - خادمان مخدوم نے ہرچند عذر کیا - لیکن پذیرا نہین ہوا - مجبوراً لوح قبر اُٹھائی گئی مگر قبر کے اندر کفن کے سوا بدن کا کچھہ پتہ نہین ملا - سلطان یہ کرامت مشاہدہ کرکے حیران ہوا - تربت پر پتھر پھر ڈھک دیا گیا - اور سلطانی حکم کے بموجب وہین آپکی قبر پر قبہ بنا دیا گیا - روایت ہے مخدوم نے مرید کی خواب مین آکر فرمایا - کہ درویش کے اسرار کا پردہ تو نے اٹھایا - تو تیری سلطنت کی بنیاد بھی دست تقدیر نے اُکھاڑ پھینکی لیعنی تیرے بعد حکومت تیرے فرزندون کو نہین پہونچیگی - آخر کار ایسا ہی ہوا - اور سلطنت مالوہ سلاطین خلج کے قبضہ مین پہونچی - غوریون کی نسل مین سے کسی کو تخت و تاج میسر نہین ہوا - اس واقعہ کی کیفیت مورخین نے سلاطین مالوہ کی تاریخون مین عمدہ تفصیل سے لکھی ہے - جو شخص اِس معاملہ کو دیکھنا چاہے - اُس کو اوراق تواریخ پر نظر ڈالنی چاہیئے -

یاد مخدوم قاضی اسحٰق

آپ حقائق ربانی کے عالم - اور پرانے زمانہ کے پیرون کی یادگار تھے - آپ کے خرقہ تصوف مین خلافت کا پیوند اور بیعت کی بخیہ - چشتیہ سلسلہ سے تھی - شاہ مالوہ سلطان علاء الدین محمود منڈوی آپ کا مرید ہے - ایک روز حضور پیر مین حاضر ہوا - ایک تقریب کے سلسلہ مین پیر کی زبان سے یہ بات نکلی - کہ خدا کے دوست - حقیقی معنے سے زندگی پائے ہوئے ہین - اُن کو موت سے کسی قسم کا نقصان نہین پہونچتا - اور جب صورت جسمیہ حس و حرکت سے بیکار ہو جاتی ہے - اور یہ گویا ایک مکان سے دوسرے مکان کو انتقال کرنا ہے - تب بھی مثل زندون کے رہتے ہین - مرید یہ بیان سنکر سخت متعجب ہوا - اتفاق سے چند روز بعد پیر کا وصال ہو گیا - سلطان تجہیز و تکفین کے بعد حاضر ہوا - اِس سبب سے نماز جنازہ مین شرکت کا موقع نہین ملا - فرمایا - روی تربت کھولو - تاکہ ہم اپنے پیر بزرگوار کا آخری دیدار افسوس کی آنکھہ سے دیکھہ لین - مزار کے پاس جو لوگ کھڑے ہوئے تھے - وہ اِس بات کو سنی ان سنی کر گئے - لیکن سلطان کا شوق حد سے زیادہ بڑھا ہوا تھا - اسواسطے اُن لوگون کو قبول کرنا پڑا مجبوراً قبر کھولی گئی چونکہ رات تھی - شمع آگے کی گئی - اس درمیان مین شمع کا گل ٹوٹ کر جدا ہوا - قریب تھا کہ کفن کے اوپر جا پڑے - اتنے مین ایک ہاتھہ نکلا - اور گل کو اپنے سے دور پھینک دیا - یہ واقعہ دیکھکر سلطان کو سابقہ پڑا اپنے

رازکی بات یاد آئی - حسرت سے اپنے دیر بہت رویا - کہ مجکو کچھ نہ ملا - اور بیر کے جس بیان سے متعجب تہا - وہ حاضرین کو بتا کر عبرت دلائی - آپ کی قبر منڈو (مانڈو) مین ہے -

یاد خواجہ موید مہنہ

آپ سلطان ابوسعید ابوالخیر کی نسل سے ہین - صاحب کرامات - اور صاحب حمیدہ صفات تہے درسی علم مین اُستاد وقت - افعال کے اعتبار سے زاہد زمانہ - ریاضت اور تزکیہ نفس مین حد درجہ کے مرتاض - رہنمائی اور مشکل کشائی مین سب کے پیشوا اور مجلس کی گرمی اور سخن کی شیرینی مین اُنکی رونق دہی مین نادر عصر تھے

یاد مولانا محمد امین

آپ کا دل حقیقت مین بیدار - اور طریقت مین ہوشیار تہا شیخ زین الدین خوافی کے مرید ہین جنہون نے مشکوٰۃ حدیث مولانا جلال الدین قاآنی کے درس مین پڑہی تہی - اور مولانا جلال الدین نے کتاب مذکور عالم خواب مین شاہ مردان شیر یزدان امیرالمومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے صحیح کی تہی - اور اس کتاب مین ایک جگہہ اصلاح کے لیے چھیلا ہی تہا - کہتے ہین - کہ مولانا جلال الدین روزمرہ اُسی ورق اور اُسی سطر مین خاص چھیلنے کا نشان دیکھ لیا کرتے تہے - بعض کہتے ہین شیخ زین الدین نے وہ نسخہ مولانا محمد امین کو عنایت فرمایا تہا چند روز آپ کے پاس رہا - بعدہٗ چوری جاتا رہا - اس عظیم نقصان سے آپ نہایت غمگین رہا کرتے تہے - القصہ امیر مردان نے ملک روم مین ایک شخص کو خواب مین فرمایا - کہ محمد امین کے پاس سے کتاب مشکوٰۃ گم ہوگئی ہے - تم اپنی مشکوٰۃ بہیجکر اُن کی افسردہ خاطر مسرور کرو اُس شخص نے بلا کسی توقف کے صورت خواب لکھکر تحریر مذکور کتاب کے ہمراہ بہیج دی - جب وہ آپ کی نظر سے گزری - تب خوش ہوئے -

یاد شیخ محمد

آپ شیخ ابراہیم ملتانی کے بیٹے ہین - جو شیخ بہاء الدین ملتانی کے مرید اور خلیفہ تہے - شیخ بہاء الدین کا سلسلہ خلافت اسوۃ العرفا سید محی الدین جیلانی قدس سرہ سے جاملتا ہے شیخ ابراہیم اپنے وقت مین بڑا بزرگ تہے - آپ کی خدا پرستی اور کرامتین بہت کچھ لوگون کے زبان زد ہین - غیاث الدین خلجی کا عہد تہا - کہ ابراہیم منڈو (مانڈو) مین آئے تہے - یہان پر بہت برسون تک خداطلبی - حق پرستی - فیض رسانی - اور رہنمائی مین آپ نے عمر گزاری پہر یہان سے گردش زمانہ نے آپ کو شہاب الدین کے عہد مین جنبش دیکر شہر بیدر مین جا پہونچایا اور وہان پر آپ بے شمار لوگون کو گمراہی سے نکال کر طریقت کے سیدہے راستہ پر لائے - جب شیخ ابراہیم نے عالم دنیا سے کوچ فرمایا - اور بجائے

آپ کے۔ آپ کی قبر سے دولت آباد دکن کے معتقدین کو فیض پہونچنے لگا۔ تو مندو (مانڈو) میں شیخ محمد آپ کے جانشین ہوئے۔ ایزدی مشیت مندو (مانڈو) سے شیخ محمد کو بھی شہر بیدر میں کھینچ لے گئی۔ ان اطراف میں شیخ محمد کی بزرگی اور خداشناسی کا شہرہ مشرق۔ خراسان۔ اور نواحی قندہار تک پہونچا۔ وہان کے باشندون کے دل میں سنکر شوق پیدا ہوا۔ ہر سمت سے حق پرست اور خداطلب لوگ شیخ محمد کے آستانہ پر ہجوم کر کے آئے۔ اور فیض صحبت سے تحقیق کے بلند مرتبہ کو پہونچے۔

کہتے ہین جن ایام مین آپ مان کے پیٹ مین تھے۔ ایک لڑاکا عورت آپ کی مان سے لڑی۔ اور اُن کے پیٹ پر پتھر مارا فوراً اُس عورت کے ہاتھ میں ایسا درد پیدا ہوا۔ کہ برداشت اور صبر کا نشان کوسون تک نہ تھا۔ اور مرنے کی نوبت پہونچی۔ آپ کے پدر بزرگوار کو اُس بدذات کا حال معلوم ہوا۔ فرمایا۔ کہ اس پیٹ مین قطب زمانہ کامل ہے۔ اس درد کا علاج سوا اسکے نہین ہے۔ کہ دردمند عورت۔ حاملہ کے پیٹ پر سے پانی اُتار کر پیوے اور ہاتھ پر بھی لگا دے۔ تعمیل حکم کی گئی۔ فوراً تکلیف سے نجات ملی۔

لوگ۔ ایسا ہی بیان کرتے ہین حاکم صوبہ ظالم اور ناخداترس تھا۔ اُس کے ملک کی رعایا کا۔ اُس کے ظلم سے ہمیشہ یہ حال تھا دعا کے واسطے ہاتھ اُٹھائے رکھتی تھی۔ آنکھون سے آنسو کی ندیان جاری رہتی تھین۔ اور صبح وشام ایسی آہین کرتی تھی کہ آسمان تک پہونچتی تھین۔ رعایا مجبور ہو کر ظالم کی شکایت آپ کے پدر بزرگوار کے پاس لے گئی۔ فرمایا۔ اس نوزاد بچہ کے سامنے عرض کرو اُنہون نے کہا کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا [۱] آپنے گہوارہ سے فصیح البیانی کے ساتھ جواب دیا عنقریب ظالم کو وہ دن پیش آویگا۔ جو آج ستم رسیدہ رعایا کو پیش آرہا ہے۔ اور تین روز بعد ایک عورت نہایت ذلت کے ساتھ اُس کو بجانب۔ عدم روانہ کریگی۔ چنانچہ جیسا کہا تھا۔ ویسا ہی ہوا عیسوی کرامت آپ سے ظاہر ہوئی۔ اور بانی۔ یوسفی ولایت کے نور سے روشنی حاصل کی مصرع روضہ خلد برین جای تو باد

یاد شیخ سالار

آپ حالی مقامات مین سب کے پیشوا۔ اور عجیب وغریب کرامتون کا مجمع تھے۔ آپ کے بزرگوار باپ کا نام نتھو ہے جو شیخ بہاء الدین کے خلیفہ تھے۔ آپ کی زاد بوم اور قبر سرکار کالپی کے ایک قصبہ مین ہے۔ شیخ مبارک جن کا مولد اور مرقد سندیلہ ہے۔ اور سید عبد الغنی جن کی حیات اور ممات کا مقام فتح پور ہنسوہ ہے۔ شیخ سالار کے مرید اور خلیفہ ہین شیخ سالار دونون جہان کے علم۔ اور حلم کی رمزون سے آگاہ تھے۔ سید صفی۔ شیخ بدرالدین سرہندی۔ اور

---

[۱] ہم گود کے بچہ سے کیسے کلام کرین۔ ۱۲

شیخ اوہن بلگرامی شیخ مبارک سندیلہ والہ کے خلفامین سے ہین۔ بہت اچھی شان اور حالت تھی۔ اہل زمانہ دینی اور خداشناسی کے کامون مین ہمیشہ ان بزرگوارون کے آستانہ پر توجہ اور نیاز کے ساتھ حاضر آیا کرتے تھے اور نیز ان بزرگوارون کی پراسرار گفت وگو سے دوجہانی مشکلات حل کیا کرتے تھے۔

یاد مولانا علم الدین شرف جہان

آپ کو سبھی علوم مین کمال تبحر تھا۔ یقین پر دل بناد ہوکر حرمین شریفین کی زیارت کا ارادہ کیا۔ اور چندسال اسی سرزمین مین قیام فرماکر مشائخ حدیث سے بڑی بڑی سندین حاصل کین۔ بزمانہ سلطان غیاث الدین ابن محمود خلجی منڈو (مانڈو) مین آکر درس کی بنیاد ڈالی۔ یہان کے بزرگون کو آپ کی ملازمت سے تمام فنون کی مشکلین آسان ہوگیئن۔ سید بہاء الدین دکنی کی خدمت سے آپنے طریقت کی تلقین پائی تھی معرفت اور حقایق مین مرشد کامل کے درجہ کو پہونچ گئے تھے۔ کیمیا اور طلسمی علم اسیمیا۔ اور دعوات کے قواعد عمدہ عمدہ اور صحیح صحیح اختیار کر رکھے تھے۔ تصوف دانی مین تحقیق کے درجہ کو پہونچکر فصوص الحکم پر محققانہ تعلیقین لگائی تھین۔ اور جیل شرح کا خلاصہ فصوص کے کنارہ پر چڑھایا تھا۔ آپ سید ابراہیم ایرجی قادری کے استاد ہین۔

یاد شیخ بہتان

آپ شیخ لال کے مرید ہین۔ آپ کی طرز زندگی بالکل قلندرانہ تھی۔ برہان پور خاندیس کے بازار مین حجرہ بنا رکھا تھا۔ ممکنات کی منڈی کی اور تعینات کے راستہ کی سیر کیا کرتے تھے۔ زندگی کے اندر جس کو گدڑی اور حجرہ کہتے تھے رحلت کے بعد وہی کفن اور گور بنائی گئی۔ بیت

دی روز اسد جامہ زہجران توز چاک	امروز زغم مردو ہمان جامہ کفن شد

یہ بیت مرزا اسد بیگ کی ہے۔ جو شیخ ابو الفضل مبارک کے ملازم مصاحب تھے۔ جس قدر درستی۔ موزونی۔ اور نازکی آپ کی بلند طبیعت مین ہے۔ دوسرے لوگون کی طبیعت مین بہت کم پائی جاتی ہے۔ مصرع:

یادش بخیر باد۔ کہ باہمت آشناست

یاد شیخ شہر اللہ

آپ شیخ عزیز اللہ المتوکل علی اللہ کے پانچوین فرزند ہین۔ اور پدر بزرگوار کے ہی مرید اور جانشین بھی ہین۔ آپکے پوتے شیخ نعمۃ اللہ بیان کرتے ہین۔ سکندر خان نامی ایک مرید تھا۔ وہ شیخ کو کمال آرزو اور عجز وانکسار کے ساتھ اپنی جاگیر مین لے گیا تھا۔ معاودت کے وقت ایک گاؤن مین اترنا ہوا۔ جس کے باشندے قبل ازین

ایک دیگر شخص شہر اللہ نام کے ساتھ دشمنی رکھتے تھے - جب گانون والون نے شہر اللہ کے آنے کی خبر سنی تو موقع کی تلاش مین رہے - جب آپ کو تنہا نماز مین پایا - ننگی تلوارین لیکر آگرے - اور آپ کو شہید کیا - قصہ کوتاہ آپ کا جنازہ لوگ وہان سے لے آئے - اور منڈو (مانڈو) مین پدر بزرگوار کے مقبرہ کے اندر دفن کردیا - اُس زمانہ مین لوگ قرآن پڑہنے کی آواز اندر سے اور باہر سے سنا کرتے تھے - آپ کے بعد آپکے قرۃ العین شیخ احمد عطاءاللہ کے سر پر دستار رہنمائی باندہی گئی - جب شیخ عطاءاللہ کی باری ہی پوری ہوئی - تو اُن کے نور چشم شیخ نوراللہ نے خانقاہ کو رونق دی - جب آپ ہی آنجہانی ہوئے - تو آپ کے لخت جگر شیخ نعمۃ اللہ اپنے آباؤ اجداد کے وطن مین صبر و سکون اختیار کرکے ہدایت کے واسطے کہڑے ہوگئے - شیخ نعمۃ اللہ کو عمر کا حصہ فرزندون - بیویون - اور دیگر عزیزون سے بہت زیادہ ملا ہے - یہان تک کہ تنہا رہ گئے ہین اور ان نورانی شکل پیر کی غمگساری کی نوبت راقم تک ہی پہونچی ہے - اُمید ہے - کہ آپ اس عمدہ شغل کے ذریعے راقم کو توفیق سعادت بخشین گے - **مصرع** توفیق کارہائے نکو از سعادت است -

یاد شیخ جلال ابن شیخ عبداللہ

آپ عالم اور شیخ یوسف انصاری کے چھوٹے بہائی ہین - درس دیتے وقت اپنی زبردست باتون سے تہوڑی سمجھ والے طلبا کی استعداد بڑہایا کرتے تھے - ہمیشہ شریعت کی رعایت کرکے سلوک طریقت مین اُس کا کوئی دقیقہ نہین چہوڑتے تھے پینتس سال کی عمر مین عالم دنیا سے عالم قدس کو رحلت فرماگئے -

یاد شیخ عبدالملک قاری

آپ کلام ربانی کو سات قراۃ اور چودہ روایت سے پڑہتے تھے - اور ہمیشہ سب کو خواہ درویش ہو یا تونگر حسبۃ للہ قرآن اور قراۃ سکہایا کرتے تہے - اسی پسندیدہ طریقہ کے ساتھ ایام عمر پوری کرکے - اور دارالخلافہ آگرہ مین خوابگاہ اختیار کی آپکے بعد آپکے فرزند شیخ محمد قرآن کے شوقین لوگون کے ساتھ - باپ کا طریقہ اختیار کرکے جانشین ہوئے - ان کو بہی معرفت پوری حاصل تہی - قبر آگرہ مین ہی ہے -

خاتمہ چمن دوم

وہ شخص بہت ہی اچہا سعادت مند ہے - جس نے ہستی موہوم کا شہر - ہوا و ہوس کے تصرف سے نکال لیا جس نے خیالات باطلہ کے مکانات اور طول امل کے محلات بیخ و بنیاد سے اکہاڑ کر عالیہا سافلہا کردیئے جس نے تمتعات حیوانی کی تمناؤن کو - اور لذات جسمانی کی شہوتون کو جو مذکورہ بالا مکانات

اور محلات مین بود و باش اختیار کرکے اپنے تئین ان مقامات کا مالک سمجھ رہی تھین ذلت اور خواری کے ساتھ باہر نکال پھینکا - اور جن اصحاب نے جہاد اکبر کا میدان فتح کیا ہے - اور نیز جنھون نے سب بڑے دشمن کی لڑائی کا معرکہ جیتا ہے - اُن اصحاب کی راہ وروش اور گفت وگو جس نے یاد کرکے امداد حاصل کی - نیز اُس نے اس جنگ کی طرح - حرز - بند او رتابو کے موقع معلوم کئے - صدر الذکر فتح یاب بزرگون کے نیک اعمال اور کامل اعتقادات کے ہتیار زیب بدن کئے - اور لا الٰہ کی تلوار الا اللہ شناسی کے ہاتھ سے اُٹھاکر نفس کی سپاہ - وسواس کے لشکر - اور شیطانی خطرات کی فوج کو - جو انسانی ملک کو اپنی جاگیر سمجھتے تھے - ملک مذکور سے بھگا دیا - کہ جس کی وجہ سے دل کا تخت - جس پر نفس امارہ نے قابو پار کھا تھا - پھر روح قدسی کے قبضہ مین آگیا - جو نائب مطلق ہے -

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا کہ عالم تجرید وتفرید کے آزاد اشخاص - اور تحقیق وتوحید کے راستہ پر چلنے والے اصحاب کے ذکر خیر کی بدولت - انواع واقسام کی معرفتین - راقم کو نصیب ہوئین - اور اُن کو راقم بحکم اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ تحریر مین بھی لایا - کسی قدر ان معرفتون کو جو مینے اشیا کے پردہ مین آلٰہی اسما کے آثار کا - اور آثار کی قوت اور نفع کا تماشا کرکے ازراہ تحقیق بہم پہونچائی ہین - بیان کرتا ہون ازلی حکمت - اور سابقہ رحمت اس طرح پر مصروف ہے - کہ تمام آلٰہی اسما - اور آلٰہی صفات کے - احکام و آثار کو نہایت مناسبت اور مطابقت دیکھکر جداگانہ منافع کے ساتھ خصوصیت دیتی ہے - اور اُن خاص منافع کو انسان کے عنصری جسم پر فائز کرتی ہے - اس بنیاد پر ازلی حکمت نے بہت سے الٰہی اسما کے آثار - انواع واقسام کی موجودات مین - اندرونی طور پر امانت رکھے ہین - تاکہ وہ موجودات ہر ایک درجہ بدرجہ اپنے اپنے تعینی مصرف پر پہونچکر خاص انسانی تصرف کے قابل ہین - اور تاکہ وہ موجودات طرح طرح سے اور نیز اپنی مختلف تصرفات سے انسان کے عنصری جسم کو اُس اسم وصفت کا مظہر قرار دین - کہ جو اسم وصفت انسانی استعداد کے پردہ مین چھپی ہوئی ہین مثلاً وصف بینائی کو اسم البصیر نے سرمہ - سنگ سرمہ اور کحل الجواہر مین اس طرح قایم کیا ہے - کہ اُس کا اثر آدمیون کی آنکھون مین لگائے کے بغیر محسوس نہین ہوتا ہے - پس مغز کلام یہ ہے - کہ تمام ممکنات اور تمام کائنات - خدائی اسما کے آثار واحکام کی امداد سے

---

۱۵ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا بے انتہا شکر اور احسان ہے - اول بھی اور آخر بھی ۱۲ ۱۵ اپنے پروردگار کے احسانات کا تذکرہ کرتے رہنا ۱۲ -

Presented by www.ziaraat.com

کے واسطے شاہراہ بنی ہے۔ تب کیمین امن شمار نے اسکانی زنگ کو استحکام دیا۔ اور اس غرض سے کہ تعین جامع (یعنی حضرت انسان کی ذات) کے لیے فیض پہونچانے کی مناسبت پیدا ہو۔ استعداد بہم پہونچائی ہے اسواسطے ہر ایک شے اس بات کی آرزومند ہے کہ وہ بنی آدم کے تصرف مین آکر جو آثار اُس کے اندر مخفی ہین وہ جسم انسانی کے اندر ظاہر کرے۔ اور اپنے تیئن اَلْاِنْسَانُ مُطِیْعِیْ وَکُلُّ الْاَکْوَانِ مُطِیْعَۃٌ کی معراج پر پہونچاکر بعدہٗ نجات حقیقی سے فیض یاب ہو۔ کیونکہ موالید ثلثہ کا کمال فنافی الانسان مین ہے جس طرح انسان کا کمال فنافی اللہ کے مرتبہ مین ہے۔

القصہ واضح ہو۔ کہ صفی الاصفیا کی جامعیت اور خاتم الانبیا علیہ وعلیہم السلام اجمعین کے ختمیۃ کے مقام پر آخرکار۔ طبقات۔ انام مین سے نزول صعودی اُس باصفا گروہ کو نصیب ہوتا ہے۔ جو سنت نبوی پر چلنے کا قدم۔ ریا اور نمود کی گرد آلائش سے خشوع وخضوع کے آنسو۔ اور ریاضت کے خون جگر سے اچھی طرح دھوکر ایجابی صراط مستقیم پر سلوک اختیار کرتا ہے۔ نیز وہ گروہ۔ راہ طریقت مین چلنے والا پاؤن دی ہدایت مرشدون کی پیروی مین غبار آلودہ اور فرسودہ کرکے سائرین الی اللہ کی منزلین طے کرتا ہے۔ نیز وہ گروہ اسکے بعد اپنے ظاہری ومعنوی کمالات کے تمام سرمایہ کو فنافی اللہ کی کشتی مین بھر دیتا ہے نیز وہ گروہ سامکان ووجوب کے دونون دریاؤن کی موجون سے سلامت رہکر بقا باللہ کے کنارہ پر سرمایہ مذکور پہونچا دیتا ہے۔ نیز وہ گروہ۔ اسما وصفات کی تجلیات کے مقام پر پہونچکر۔ رسوم اور تعینات کا لباس جس قدر بھی اس تنہاروی مین جسم پر باقی رہجاتا ہے۔ اُس سے بھی حقیقت وجود کو پاک صاف کرلیتا ہے۔ نیز وہ گروہ۔ توحید کا احرام باندہ کر سیر فی اللہ کے کعبہ کا طواف کرتا ہے۔ اور نیز وہ گروہ یک جہتی اور بیخودی کے ارکان حقیقی نجات اور دائمی آزادی کا حج ادا کرنے کے واسطے بجالاتا ہے۔

اس صدر الذکر گروہ کے علاوہ۔ عام اشخاص دو فریق ہین۔

ایک فریق۔ وہ ہے۔ کہ جس کا صراط ایجادی کا سلوک۔ صراط ایجابی کے ساتھہ متحد ہو۔ اور یہ فریق دو قسم پر منقسم ہے۔

ایک قسم۔ وہ ہے۔ کہ آتش دوزخ کا عذاب وہ نہین دیکھے گا۔ اور چونکہ آلہی بخشش اُس کی طرف سبقت کرے گی۔ اس واسطے وہ گلزار فردوس مین خرامان خرامان پہرے گا جس کا وصف یہ

ط ۵ ۔ انسان میرا مرکب ہے۔ اور کل کائنات انسان کا مرکب ہے۔

presented by www.ziaraat.com

ہے فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ ط

دوسری قسم - وہ ہے - کہ مغفرت نہ ہونے کے سبب سے وہ چندروز عذاب نار مین گرفتار رہیگا

اس قصور کے پاداش مین کہ صورت افعال سے گزر کر معنی افعال کی منزل مین اُس کا گزر نہین ہوا۔

دوسرا فریق - وہ ہے - جو رہنماے فطرت وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا؟

کے پیچھے پیچھے - ایجادی صراط مستقیم پر بیار پاؤن کی طرح چلتا ہے - اور ایک قدم بھی شاہراہ توحید پر

(جو ایجابی صراط مستقیم کا پہلا قدم ہے) نہین ڈالتا - یہ گروہ اہل بعد اور ارباب فرق ہین - اور ان کا ماویٰ

دوزخ کے طبقون مین ہوگا - اعوذ بک منک -

۵۱ جس چیز کو اُن کا جی چاہے - اور جو اُن کی نظر مین بھلی معلوم ہو - بہشت مین موجود ہوگی ۱۲-

۵۲ جتنے جاندار ہین - سب ہی کی توچوٹی اُس کے ہاتھ مین ہے ۱۲

شروع سومی چمن

اس چمن مین نوین دور (نوین صدی) کے حسب تفصیل ذیل اصحاب کی سرگزشت - اور ماند بود کے حالات مذکور ہین -

اولاً - اہل حقیقت اور ذی معرفت درویشون کے حالات -

ثانیاً - عقلی ونقلی علوم کے علما کے حالات -

ثالثاً - سلوک اور ریاضت کا راستہ چلنے والے اصحاب کے حالات -

رابعاً - جو لوگ خودی سے اور نیز خرد سے آزاد ہین - اُن کے حالات -

اے حوصلہ ایدھر آ - اور کان لگا - دیکھ - ہر ایک حکایت بجائے خود - گلزار معرفت کی ایک ہزار داستان بلبل ہے - جو عام لوگون کو خواہ وہ بہرے ہون - یا صحیح کان والے ہون - اُس جہان آفرین لاشریک لہ کی تسبیح اور رضا جوئی کا ترانہ سناتی ہے - جس نے عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا کا سرود - حضرت صفی اللہ کو تعلیم فرمایا تہا - تاکہ حضرت صفی اللہ کے ترانہ سے سرزنش کرنے والون کے چہرہ پر خجالت کا پردہ پڑے - اور تاکہ حضرت صفی اللہ اپنی ہمدمانی کا ترانہ عیب جو ہنر فروش جماعت کو سناوین جس کو سنکر جماعت مذکور خودستائی کی بلند پروازی سے نادانی کی پستی مین منہ کے بل آگرے - اور حضرت صفی اللہ علمی استعداد کی بدولت آفریدگار بیچون کی مسند خلافت پر متمکن ہون - اور وہ سلطان لامکان کے خلیفہ اور جانشین ہین - یہ بالکل سچ ہے بیت -

آن بادشاہ اعظم در بستہ بود محکم	ناگاہ دلق آدم پوشید و بر در آمد

یاد بابا اسحٰق مغربی

آپ شیخ حاجی محمد کیمی مغربی کے مرید ہین - جن کی عمر ایک سو بیس سال کی تہی اور چالیس[۱] حج کئے تہے - کہتے ہین آپکے پیر نے آپکے حالات سے صدق وسعادت کے آثار دیکہکر - بیعت کے روز ہی خرقہ خلافت بخش دیا تہا - اور تمام خلفا اور مریدون کو فرمایا تہا - کہ اسحٰق ہمارا بڑا خلیفہ ہے اِس کی تعظیم روز افزون زیادہ کرتے رہنا - اسی طریق

ملہ - آدم کو سب (چیزون کے) نام بتادئے - ۱۲

پر پیر کی خدمت مین رہکر چند سال تک آپنے فائدہ حاصل کیا - بعدہٗ اجازت لیکر دہلی مین آئے - سلطان محمد تغلق شاہ
نے آپ کی تعظیم اور خدمت مین بے انتہا کوشش کی - مگر آپ لوگون کے ہجوم سے تنگ دل ہو کر اجمیر کے
کوہستان مین چلے آئے - ایک رات کا ذکر ہے - کہ آپ عالم شال مین خواجہ معین الاولیا اجمیری کی خدمت مین پہونچے
وہان سے اجازت ہونے کے بعد موضع کہٹو مین[۵۱] آکر مکان تجویز کیا - آپکے خلیفہ شیخ احمد کہٹو والہ کا بیان ہے ۔ ایک سال
مین اپنے مکان سے چل کر بابا کی ملازمت مین دہلی پہونچا - بابا نے اپنے سابقہ مکانات مجکو دکہائے - اور فرمایا -
کہ بارہ سال کی عمر تہی - اُس وقت مین والدین کی خدمت سے پیر طریقت کی جست وجو مین حیران و پریشان
نکل کہڑا ہوا تہا - مختلف طبقون کے چوالیس پیرون کی مینے ملازمت کی - جس کسی کو جہان کہین سنا - سر کے
بل گیا - اور اُن کے دیدار سے آنکہون کو منور کیا - اور ہر ایک پیر کی فرمان برداری اور پیروی کر کے - دل کی
اور عادات کی دونون کی اصلاح عمل مین لایا - اور خلافت نامے لیے - اسی بہاگ دوڑ کے درمیان مین ایک شہر
مین گزر ہوا - جہان کا حاکم پیکر پرست تہا - وہ میرا معتقد ہو گیا - مگر وہان کے قلندر مجپر رشک کرنے لگے - ایک
بڑی اونچی آگ جلائی - اور کوئلون کا ڈہیر فراہم کیا - مجکو دعوت دی - کہ ہمنے حلوائے بے دود کا پکایا ہے - مجکو
اِن لوگون کے قانون وقاعدہ کی خبر نہین تہی - لہذا مینے قبول کرلیا - اتنے مین مجکو آگ کے نزدیک لے گئے
جہنے ایک بارگی اللہ وحدہ لاشریک لہ کا نام لیکر اُن کی مشتعل کی ہوئی آگ کو پاؤن سے روند ڈالا - ابراہیمی
ہمت نے اظہار ولایت کر کے آگ مین ارغوانی پہول کی خاصیت پیدا کی مصرع آتش نمرودیان گلزار اوست

یاد مولانا سید احمد ابن محمد[۲] تہانیسری

آپ ظاہری علوم - کامل طور پر جانتے تہے - سلطان بہلول لودہی کے عہد مین اپنے وطن سے دہلی مین آکر مکان
بنا لیا تہا - شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے مرید - اور مولانا خواجگی نحوی کے بہائی ہین - کہتے ہین جب بہائی کی
خواب مولانا کے گوش گزار ہوئی جس کی تعبیر دہلی کی بربادی تہی - تو آپنے فرمایا - یہ خواب وخیال حجت و اعتبار
کے قابل نہین ہین - اور اس بنیاد پر وہان سے نقل وحرکت کا خیال دل مین نہین آنے دیا - آپکے بہائی انہین
ایام مین دہلی سے سامان اقامت اُٹہا کر کالپی مین چلے گئے - چند روز بعد صاحب قرآن امیر تیمور نے دہلی فتح
کرلی - اور دوسرے باشندگان شہر کی طرح - مولانا بہی گرفتار ہوئے - مگر ایسے شخص کی حراست مین آئے - جو
طالب علمی کا شوق رکہتا تہا - ایک روز وہ شخص اپنے ہم مذاق لوگون کے ساتہ مطول معانی پر مباحثہ کر رہا تہا مولانا نے

[۵۱] کہٹو - اجمیر سے تقریباً تین کوس کے فاصلہ پر شمال اور مغرب کے درمیان مین ایک قصبہ ہے - ناگور ضلع میں ہے ۱۲

اُس کے نادرست پڑھنے پر مطلع ہوکر قیدیون کے درمیان سے سر اونچا کیا - اور کہا - اِس عبارت کے واسطے یہ
معنی موزون نہین ہین - اُس شخص نے متحیر ہوکر مولانا سے عذر و معذرت کی - اور کیفیت حال صاحب قران
کے حضور مین جا کر بیان کی - اِس پر نہایت تعظیم کے ساتھ - مولانا کو بارگاہ سلطانی مین لے گئے اور
صدر مقام پر بٹھایا - صاحب قرآن نے بہی معذرت کے طور پر کہا - دہلی پر یورش - ہواے نفسانی سے نہین
کی گئی ہے - بلکہ علماے بخارا کے فتوی سے ہے - فتوی لاؤ - تاکہ ہم دکھائین - مولانا نے فرمایا - اب فتوے کا دکہانا
اور دیکہنا کوئی مفید بات نہین ہے - کاش - اِس یورش سے پہلے مین دیکھتا - تاکہ علمی معاملہ پر مباحثہ کیا جاتا -
اور جائز ناجائز کی تمیز ہوتی اِس اثنا مین مولانا برہان الدین ملتانی مرغینانی صاحب ہدایہ فقہ کے پوتے آ گئے - اور
مولانا احمد کے بالاے دست بیٹھے - دریافت فرمایا - یہ کون ہین - لوگون نے کہا - فلان کے پوتے ہین - آپ نے ہنسی کی راہ
سے کہا - جس شخص کے دادا نے فقہ مین چودہ جگہہ خطا کی ہے - ممکن ہے - کہ اُس کا پوتا ادب کے بارہ مین ایک جگہہ
پر غلط ہو - یہ سنکر وہ برہم ہوے - اور مولانا کے دامن سے اُلجھ گئے - کہ اس اجمال کی تفصیل کرنی چاہیے - مولانا نے
فرمایا - کہ وہ خاص خاص مقام اس وقت میرے ذہن مین نہین آتے ہین - میرا لڑکا محمد اُن کا جانتا ہے - حسب حکم صاحب
قرآن - نقیبون نے شیخ محمد کو لشکر مین سے تلاش کر کے نکالا - دوسرے روز لشکر اور شہر کے علما کی مجلس منعقد ہوئی
اور علمی گفت و گو بحث کی گئی الغرض شیخ محمد نے باپ کے فرمانے کے بموجب - ہدایہ کی وہ چودہ جگہہ جن پر اعتراض
وارد ہے - شمار کرادین - اور مناظرہ کے ساتھ ثابت کردین - اسپر چارون طرف سے آفرین آفرین کی آواز آنے لگی
صاحبقران نے فرمایا - اس شہر مین درس پانے والون کے واسطے خانقاہ اور مولانا کے واسطے محل تعمیر کیا
جائے - مولانا نے کہا - مولانا خواجگی - اور نیز دیگر اہل ولایت جو میرے ہم نشین تھے - یہان سے کالپی کو چلے گئے
ہین - اور وہین بود و باش اختیار کرلی ہے - لہذا اب یہی بہتر معلوم ہوتا ہے - کہ مین بہی اُنہین کے ساتھ رہون اور
اُنہین کے پاس مرون - کیونکہ اب عمر کا آفتاب زرد ہوگیا ہے - بالآخر آپ قلعہ کالپی مین آئے - اور بقیۃ العمر درس دیتے
رہے - عربی زبان کا ایک قصیدہ آپ کا نعت مین ہے - جس کو قصیدہ بردہ کے ہم پلہ کہہ سکتے ہین - مولانا
عبدالحق دہلوی نے اپنے تذکرہ مین اُس کی بہت سی ابیات لکھی ہین مصرع بادا کشادہ غرفۂ علم ازل برو -

یاد خواجہ ضیاء الدین برنی

آپ نامور اہل سخن - اور مصنفین مین سے تھے - بہت سی تصنیفات اور تالیفات آپ کی یادگار ہین جیسی
ثناے محمد علیہ السلام - عنایت نامہ الہی - ماثر السادات - تاریخ فیروز شاہی - وغیرہ وغیرہ آپ اپنی سخن آرائی سے مجلس

کامین۔ عجیب عجیب مضامین سے محفل کی نشاط۔ اور شیرین بیانات سے ہم نشینون کی خوشی بڑہاتے تہے سلطان نظام الاولیا کے مرید۔ خسرو اور خواجہ حسن سنجری کے باخلاص دوست۔ اور سلطان محمد تغلق کے ندیم خاص تہے۔ سلطان آپ کو بہت کچہہ تکلف کے ساتھ اپنے ہمراہ رکہتا تہا۔ جب سلطنت کی نوبت فیروزشاہ کو پہنچی۔ آپنے بہی پیر سے گوشہ نشینی کی درخواست کی۔ پیرنے قبول فرمایا۔ اکثر کتابین۔ اُس فرصت مین تصنیف فرمائی ہین کہتے ہین اخیر زندگی مین دنیوی سامان جو کچہہ پاس تہا۔ پیر بزرگوار کی نذر کرکے درویشون کو دیدیا تہا۔ جب آپ کا زمانۂ زندگی پورا ہوا۔ تو آپ کے حجرہ مین چادر اور بوریے کے سوا۔ کچہہ نہ تہا۔ بعض کہتے ہین۔ کہ سلطان نظام الاولیا کے زمانہ مین تین شخص ضیا نام کے تہے۔ برنی نخشبی۔ اور سنامی۔ اولین مرید کامیاب۔ آخرین منکر ناکام۔ اور متوسط دونون سے علیحدہ۔ اس حالت مین تینون زندگی گزارتے تہے۔ قطعہ

برنی و نخشبی و سنامی	نام این ہر سہ تن ضیا بودہ
اولین معتقد سپین منکر	ثانی از ہر دو بے نوا بودہ

اور بعض کہتے ہین۔ کہ صرف موضع برن سے ہی۔ تین کس ضیا نام کے آئے تہے۔ تینون اہل علم۔ اہل سخن مشائخ دوست۔ مرید اور متمتعات ہر دو عالم سے مستفید تہے۔ رحمہم اللہ۔

یاد شیخ رکن الدین مودود کان شکر نہرواله

آپ۔ نسب کے اعتبار سے خواجہ علم الدین محمد کے بیٹے ہین۔ خواجہ علم الدین محمد۔ خواجہ علاء الدین یوسف کے بیٹے تہے خواجہ علاء الدین یوسف۔ خواجہ بدرالدین سلیمان کے بیٹے تہے۔ خواجہ بدرالدین سلیمان۔ اسوۂ اولیائے کرام مخدوم شیخ فریدالدین مسعود گنجشکر کے بیٹے ہین۔ قدس ارواحہم اور بیعت وخلافت کے اعتبار سے آپ شیخ محمد زاہد کے خلیفہ ہین۔ شیخ محمد زاہد یوسف کے بیٹے۔ یوسف۔ احمد کے احمد محمد کے۔ محمد۔ خواجہ علی کے۔ خواجہ علی۔ ابی احمد کے۔ اور ابی احمد۔ قطب مشائخ عظام۔ خواجہ مودود چشتی کے بیٹے ہین۔ نور مرقدہم۔ اور نیز آپ شیخ عزیز اللہ المتوکل علی اللہ مندوی کے پیر ومرشد ہین۔ نزہ سرہٗ تجرید و تفرید کی ریاضت۔ اس حد تک پہونچی ہوئی تہی۔ کہ اکثر راتون کو ایک وضو کا بہی پانی باقی نہین رکہتے تہے۔ فرماتے تہے۔ تہجد کے وقت غیب سے ہم کو پانی پہونچ جاوے گا۔ آپ کی قبر شریف گجرات مین ہے۔ جس کا نام پرانی کتابون مین نہرواله ہے۔ کہتے ہین۔ ایک روز سلطان عشاق۔ یگانۂ آفاق۔ سید محمد گیسودراز۔ آپ کی ملاقات کے واسطے آپ کے پاس آئے۔ باہم معرفت کی گفت وگو ہوئی۔ اس ضمن مین سیدؒ نے دریافت کیا۔ کہ جو کشف اور فتوحات سلطان عارفان بایزید بسطامی

Presented by www.ziaraat.com

اور سید طائفہ جنید بغدادی قدس سرہما کو ہوتی تہین - وہ اس زمانہ مین نہین ہوتی ہین - اس کی کیا وجہ ہے - فرمایا اُس زمانہ کے لوگ کمر مین ہمیانی نہین باندہتے تہے - کہتے ہین - سید کی کمر مین ہمیانی بندہی ہوئی تہی - اُسی وقت کہول پہینکی - ہجری سنہ سات سو پانچ مین آپ عالم ارواح سے عالم اجسام مین آئے تہے - جب پچیس سال کی عمر ہوئی - تو خداشناسی کی طلب مین قدم رکہا - اور بائیسوین شوال ہجری سنہ آٹہہ سو گیارہ کو عالم قدس کی تیاری فرماکر عالم اجسام کی چار دیواری کو رخصت کیا -

مصرع رکن دین را استواری باد از اسرار او

یاد سید محمد گیسودراز

آپ شیخ نصیر الاولیا چراغ دہلی کے خلیفہ ہین - قبر قصبہ گلبرگہ مین ہے - جو گول کنڈہ صوبہ دکن کی سرکار مین واقع ہے - جب آپ دہلی سے باجازت پیر بزرگوار دکن کی طرف روانہ ہوئے - تو اثنائے راہ مین گوالیار پر بہی گزر ہوا - اُن ایام مین شیخ علاءالدین متوطن کالپی جاگیر دار تہا - اُس نے مع تمام علما اور عقلا کے آگے بڑہکر استقبال کیا - اور بکمال عزت واکرام کے ساتہہ آپ کو شہر مین لایا - اُس کے چار بیٹے تہے - اور ہر ایک بیٹا - علم کا گویا ایک رکن تہا - ان مین سے شیخ ابوالفضل - ابوسعید - اور ابوالبرکات کو سید کا مرید کرادیا اور اسباب سفر کی تیاری ضرورت سے زیادہ کرکے - رخصت کیا - آپ جب دکن مین پہونچے ہین - اُس وقت سلطان احمد بہمن شاہی کا زمانہ تہا جب سلطان نے بہت کچہہ تعظیم کرکے مسند سلطنت پر بٹہایا - تاج - تخت - چتر - اور علم پیش کش کئے - اور اپنے پرگنہ مین سے متعدد موضعے اور باغ خانقاہ کے نام سے وقف کئے - چنانچہ مسافر و مقیم - اور تونگر و درویش ملاکر ہزار آدمی صبح وشام آپ کے خوان سے کہانا کہایا کرتے تہے - چراغ دہلی کے سلسلہ کو آفتاب کی طرح فروغ آپ کی ذات سے ہے - آپ کی عمدہ عمدہ تصنیفین بہت سی ہین - منجملہ اِن کے ایک کتاب شرح تمہیدات ہے سلوک اور تصوف مین - اس کتاب کی عبارت تمام وکمال معما اور تاویل کے طور پر واقع ہے - دوسری معدن المعانی اور تیسری شرح سوانح امام احمد غزالی رح - سوانح کے بارہ مین آپ فرمایا کرتے تہے - یہ ایک دوشیزہ دختر ہے جس کو ہنوز معنی آفرین اہل سخن کے اندیشہ کا ہاتہہ تک نہین لگا ہے - اور الفاظ کا نقاب اس کے مقاصد کے چہرہ پر بدستور پڑا ہوا ہے - کہتے ہین - شرح لکہنے کے بعد پیٹ سے خون آنے لگا تہا - ہجری سنہ آٹہہ سو پچیس مین عالم قدس کو کوچ فرماگئے - آج کل آپ کے فرزند مذکورہ بالا قصبہ مین اُسی سلطنت کی صورت پر سلسلہ کو ظاہر مین جاری رکہتے ہین - باطن کی پیروی بہی خدا کرے - روزی ہو -

یاد سید محمود

آپ سید سماء خورد کے بیٹے ہین - سید سماء خورد - سید سماء بزرگ کے - اور سید سماء بزرگ ناصر مصری کے فرزند تہے - آپ کی زاد بوم اور خوابگاہ دونون منڈو (مانڈو) ہین ہین - سید محمد جن کا لقب جوانی مین سیفخان تہا - دولت اور سپاہگری ترک کر کے تمام عمر درویشی اور ریاضت مین گزاری - ان کا بیان ہی - کہ سید ناصر مصری کے یہان اپنے شہر مین ہزار آدمی ذی ہنر اور پیشہ ور ملازم تہے - پیشہ ورون کی محنت کے حصہ مین سے جو کچہ ہر روز ہاتہ لگتا تہا - وہ سب سید ناصر خانقاہ کے صوفیون اور مہمان سرا کے آنیوالون کے خرچ مین صرف کر دیا کرتے تہے - ایک روز ایک غلام اپنے ہمرازون سے کہہ رہا تہا - کہ ہمارے سید - اپنے غلامون کے کسب کی آمدنی پر خانقاہ داری کرتے ہین - اور ہم سب عیال دار ہو گئے ہین - اب آمدنی اُجرت کا یہ حال ہے - کہ بال بچون کے روزانہ خرچ خوراک کو بہی مکتفی نہین ہوتی ہے - اِس غلام کی یہ شکایت ایک دم خواجہ کے دل مین چبہ گئی - سید ناصر مصری نے اِس طرح سے قلندرانہ صورت بنائی کہ کسی نے نہین پہچانا - اور ہند کی طرف چلے آئے - سیر کنان حصار فیروزہ مین پہونچے - اِس جگہہ ایک درویش سے ملاقات ہوئی - جو کیمیا کا علم و عمل جانتا تھا - ناصر مصری نے درویش کی مصاحبت اختیار کی - بالآخر مقیم درویش - آنے والے کی سرگزشت پر آگاہ ہوا - چونکہ مقیم نے نووارد کو سنجیدہ آدمی پایا - لہذا اپنا داماد کر لیا - اور علم اکسیر سکہا کر فرمایا - اپنے وطن کو چلے جاؤ - اور تمام غلامون کو آزاد کر کے اس عمل کے ذریعہ سے عمدہ طور پر خانقاہ کو رونق دو - القصہ سید ناصر مصری نے حکم اُستاد کی تعمیل کی اور چند سال بعد اپنے بیٹے سید سماء کو کیمیا بنانا سکہا کر ہندوستان کی طرف روانہ کیا - اور فرمایا حصار مین جا کر بزرگ اُستاد کا حال معلوم کرنا - سید سماء جب حصار مین آئے - تو اُس مہربان اُستاد کو زندہ نہ پایا - آخر کار کیمیا کے ذریعہ سے ایک جماعت کو اپنے ہمراہ لیا - جو سپاہیانہ صورت اور درویشانہ سیرت رکہتے تہے - اور مع اِن سب کے منڈو (مانڈو) مین آئے - اُس زمانہ مین رام دیو رای - اِس صوبہ کا حاکم تہا - وہ مشیت ایزدی سے مقابلہ نکر سکا - منڈو (مانڈو) کا قلعہ خالی چہوڑ کر جنوبی سمت مین چلا گیا - اور یہ بزرگ مقام اہل اسلام کے ہاتہ آیا - اور اس وقت سے یہان سنگ بنیاد اسلام قایم ہوئی - اِس کے بعد سلطان ہوشنگ پسر دلاور خان غوری نے نوین صدی کے آغاز مین زیادہ آباد کیا - اور دین محمدی کو بہت کچہ قوت حاصل ہوئی - اور سید محمود کی درویشی کی رونق کمال کو پہونچی - آپ صاحب فضیلت و کرامت بہی ہوئے ہین -

یاد شیخ یوسف بدھایرجی

مقتول العشق آپ کا خطاب ہے - اتفاق زمانہ نے آپکے بزرگون کو خوارزم سے ہندمین لاکر قصبہ ایرج مین آباد کیا تھا - قصہ کوتاہ جب آپ کا زمانہ ہوش آیا - تو خواجہ اختیارالدین عمر کی خدمت سے آپنے کتابی علوم - اور قلبی کمالات کی تکمیل کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا - پھر سید جلال الدین بخاری او شیخ راجو قتال کی ملازمت مین پہونچکر وہان سے بھی بہت کچھہ فائدہ اُٹھایا امام محمد غزالی کے منہاج العابدین کا ترجمہ - آپ ہی کی تالیفات سے ہے - فارسی شعر کا بھی ذوق تھا - تاریخ محمدی کے مصنف نے جو آپ کا مرید ہے - لکھا ہے - کہ آپ کی خانقاہ مین قوالی کی مجلس ہجری سنہ آٹھہ سو چونتیس مین ہوئی تھی - صوفیون کی جماعت پر حالت طاری تھی - آپ بھی شورش کر رہے تھے یکایک آپ کی روح کالبد سے عالم لاہوت کو پرواز کر گئی - آپ کی قبر وہین خانقاہ کے صحن مین بنائی گئی - اور سلطان علاءالدین محمود دسپر خان جہان خلجی منڈوی نے آپ کی قبر پر ایک عالیشان گنبد تعمیر کرادیا **مصرع** خدایش خیر دہاد آنکہ این عمارت ساخت

یاد شیخ علی پرؔو

پرؔو ایک موضع ہے مہائم کے اطراف مین - جو گجرات کے زیرین حصہ مین ایک بندر ہے - آپکے پدر بزرگوار کا نام احمد مہائمی ہے - دونون جہان کے حقائق اور اسرار کے آپ عارف تھے - صوفیون کی اصطلاحات مین آپ شیخ محی الدین عربی اور شیخ صدرالدین قونیوی کے پیرو ہین - اوران دونون بزرگوارون کی تصنیفات پر آپ نے عمدہ شرحین - لکھی ہین - اور سنجیدہ حاشیے لگائے ہین زوارف شرح عوارف آپ کی ہی ہے - اور تفسیر تبصور رحمانی مین جس مین عبارت ترجمہ کے ساتھہ قرآنی ترتیب کو ملایا ہے - اور آیات کو تکرار سے علیحدہ کیا ہے - یہ پسندیدہ طریقہ تمام آپ کی اختراع ہے -

ایک رسالہ مین لکھا ہے - امام جمال الدین محمد نام ہمن مین ایک عالم تھے - اُن کا خط ایک خادم میرے پاس لایا - اور اُس نے یہ بیان کیا - کہ شرف الدین علم قرآن بینی کی فہم اور بصیرت اس قدر تو ہے نہین - جس کی شعاعین شیخ محی الدین عربی کے کلام پر پڑسکین - باانیہمہ اُس کو شیخ سے انکار ہے - گو انکار کا باعث اس کی کوتاہی اور نارسائی ہی ہے شیخ کی اور پیروان شیخ کی تکفیر کرتا ہے - یہ ناصواب بیان سنکر خیال پیدا ہوا کہ حق بات ضرور ظاہر کرنی چاہیے - اور پھر اس خیال نے مجکو گھر مین بیٹھنے نہین دیا - ناچار سفر کے واسطے کمر باندہ کر ہمن کے راستہ پر ہولیا - اور وہان پہونچکر الزامی حجتین اور قطعی دلیلین پیش کین - بالآخر مینے شبہات کا کوڑہ کرکٹ - اور طعن و تشنیع کا گرد و غبار معلم کے عقائد سے دور کردیا - کیونکہ گروہ صوفیہ جنہون نے ماسوائے طریقت کو ترک کر کے حقیقت اور شریعت مین

باہم تطبیق دی ہے - اور اپنے تئین نیست شمار کر کے درمیان مین ہنین لاتے ہین - اِن کی امداد تمام خداشناس عالمون پر لازم ہے - آپ شیخ صدرالدین قونیوی کی نصوص کی شرح لکھنے کے بعد کچھ کم دس سال امکانی لباس مین زندہ رہے - اور شرح مذکور کی تالیف ہجری سنہ آٹھ سو تیس مین ہوئی ہے - اور بعض کے نزدیک آپ کی رحلت کا سال اور مہینا جمادی الاخری ہجری سنہ آٹھ سو بتیس ہے - خوابگاہ مہائم -

یاد مولانا نظام الدین خاموش

آپ گویا وجوب و امکان کے دو دریاؤن کے درمیان مین برزخ تھے - جمالی اور جلالی نمائشین آپ کی ذات مین نمایان تہین - اصول حقائق کی مسند کو آپ سے زینت تھی - اور فروع طریقت مین روایتون کا آپ ماخذ تھے - تصوف کے میخانہ مین آپ کے بیان کی برابر جو سراپا جوہر ہے - کوئی کیف نہین ہے - سماع کی مجلس مین آپ کو جوش اور خروش نہین ہوتا تہا ہمیشہ اپنے باطن کو دیکھنے مین ظاہر مین آنکھہ باہر کی طرف سے بند کر کے اندرونی اور باطنی آرائش کے سامان مین رہتے تھے - جس زمانہ مین بخارا کے مدرسہ مین آپ تحصیل علم کر رہے تھے - اُس زمانہ مین خواجہ بزرگ کی ملازمت سے توفیق رفیق ہوئی تہی - اور اس خانوادہ کی محبت کا نقش آپ کے دل پر بیٹھ گیا تہا - اُسی روز سے آپ نفس کے مجاہدہ اور اصلاح مین سلسلہ جنبانی کرتے تھے - یہانتک کہ خواجہ علاءالدین عطار کی خدمت مین پہونچکر آپ کو روشن ضمیری کی قوت حاصل ہو گئی اور دوئی نما زہد خشک سے رہائی پا کر یکتائی سے بہری ہوئی توحید کا گھونٹ پی لیا - اور درست ہو گئے - قدس اللہ اسرارہم

یاد خواجہ عبداللہ امامی اصفہانی

آپ معرفت و کمالات کے دریا - توحید کی کان - اور خواجہ علاءالدین عطار کے مریدون اور دوستون کے سرگروہ تھے - آپ نے خواجہ علاءالدین عطار کے دلچسپ بیانات اور کرامات کو قلم بند فرما کر اہل زمانہ کے واسطے سامان استفادہ بہم پہونچایا ہے - اُس مین آپ لکھتے ہین - تلقین معرفت کے آغاز مین ہمارے خواجہ کا یہ طریقہ تہا - کہ طالبون کو یہ تعلیم ہوتی تہی - کہ اپنا عنصری خزانہ - اور قوی و ادراکات کے تمام و کمال جواہر - عنصری جسم مرشد کے ہاتھ فروخت کرنے چاہئین - جو الٰہی ہستی کی آمد و رفت کا دریچہ ہے - زبان تصوف مین ہدایت کی اس شکل کو - فنافی الشیخ کہتے ہین - تاکہ جو شخص ہستی کو فروخت کرے - اُس کی عوض مین نیستی کا خریدار ہے - اُس شخص کو اگر سلوک کی گھاٹیون مین انقباض پیدا ہو تو اُس خدائی آئینہ (مرشد) کے تصور سے مقصد کا راستہ مل جاوے - کہتے ہین پہلی ہی ملازمت مین پیر نے یہ زمزمہ آپ کو سنا کر آپ کے ہوش و حواس کہو دئے تھے بیت

Presented by www.ziaraat.com

توز خود گم شو وصال این ست بس	اگم شدن گم کن کمال این است و بس

مشیخ لحمہ یاد مخدوم شیخ جمال الدین کھٹو سرحنیر احمد آبادی

کھٹو نام ایک موضع ہے ناگور اور اجمیر کے کوہستان مین۔ یہان آپ رہتے تے۔ لیکن آپکے آبا و اجداد دہلوی ہین۔ آپ کی پیدائش بہی دہلی ہی کی ہے۔ صاحب دانش و بنیش تے ہجری سنہ سات سو اڑتیس مین آپنے اپنے وجود سے عالم خاک کو شرف بخشا۔ کہتے ہین ایک روز دہلی مین ایسی سخت آندہی آئی تہی۔ کہ بہاری بہاری چیزین ہوا مین اڑکر اپنے مقامات سے منزلون دور جا پڑی تہین۔ اُس زمانہ مین آپ خورد سال تے۔ ملک نصیرالدین نام تہا۔ گلی کوچہ مین اپنے ہم عمرون کے ساتھہ کہیل رہے تہے۔ بگولہ کے ساتہہ آپ کا دامن بہی لپیٹ گیا۔ اور بگولہ آپ کو پتنگ کی طرح ہوا مین اڑا لے گیا۔ موضع کھٹو کی سرحد مین۔ جو دہلی سے کوسون دور ہے آپ نیچے اُترے اُس زمانہ مین بابا اسحٰق مغربی نے اُس موضع مین حجرہ عبادت بنا رکہا تہا۔ بابا اسحٰق حاجی محمد کیمی کے خلیفہ ہین۔ جنہون نے چالیس حج کئے تہے۔ اور نیز حاجی جی اسوۃ العرفا ابو مدین مغربی کے سلسلہ مین سرگروہ تے۔ قدس سرہم اور اسوۃ العرفا ابو مدین مغربی۔ سید عبدالقادر جیلانی کے ہم عصر ہوئے ہین۔ **القصہ** ازلی سعادت نے اُس طفل کی پرورش کا حکم بابا کے نام جاری کیا۔ بابا نے جمال الدین احمد نام رکہا۔ آپ جب کمال ہوش کو پہونچے حقیقی بیعت کی رسم ادا ہوئی۔ اور تہوڑی سی خدمت اور ریاضت سے عالم ارواح اور عالم اجسام کے کمالی مرتبہ پر فائز ہو گئے۔ آٹھوین صدی کے آخرین حصہ مین سلطان احمد ابن مظفر کا عہد تہا۔ کہ پیر کے ارشاد کے بموجب آپ گجرات تشریف لے گئے۔ اور سابرمتی کے کنارہ جواب قلعہ احمد آباد کے نیچے رواں ہے گوشہ گزین ہوئے۔ سلطان وقت نے بہی آپ کی محبت اور اتفاق کی وجہ سے اُس مقام پر ایک بڑے شہر کی بنیاد ڈال کر احمد آباد نام رکہا۔ ندیمانِ خاص کو اس بنیاد کی تاریخ کلمہ **بخیر** ملی اس باعث سلطان نے شہر چانپانیر کو جو سابقہ حکمران بادشاہون کا دارالسلطنہ تہا۔ چہوڑ کر۔ اس نو آباد شہر کو اپنا پایۂ تخت بنایا۔ یہ شہر آپکے قدوم کی برکت سے ایسا اسلامی شہر بنا۔ کہ تمام ہندوستان مین اس کی مثال نہین ہے۔

لکہا ہے۔ مشائخ زمان قدس سرہم کی ملازمت کی آرزو آپ کو بہت کچہہ رہتی تہی۔ اور وہ ہمیشہ آپ کو سفر مین رکہتی تہی۔ چنانچہ آپنے ایک خط مین جو شیخ کمال الدین احمد آبادی کے نام سمرقند سے بہیجا تہا۔ لکہا ہے۔ مینے ہجری سنہ سات سو تراسی مین بحر اعظم کا سفر اختیار کیا تہا۔ جزیرہ عدن مین پہونچکر شیخ عبداللہ یافعی کے خلیفہ شیخ عبداللطیف یمنی سے ملاقات کی۔ بعد مکہ معظمہ کی زیارت سے مشرف ہو کر ارکان حج و عمرہ ادا کئے۔ اور نیز بزرگانِ مکہ کی ملاقات

سے فائدہ اُٹھایا۔ پھر صاحب مدینہ علیہ افضل التحیات کی زیارت سے شرف حاصل کرکے اپنے خاکی چہرہ کو آپکے آستانہ کی خاک سے منور کیا۔ اِس کے بعد ہجری سنہ آٹھ سو آٹھ مین ہری کو گیا۔ اُس وقت شیخ شہاب الدین جنیابانی شیخ خراسان تھے۔ وہان اُن سے ملاقات کی۔ پھر سمرقند مین پہونچکر وہان کے مشائخ سے ملازمت حاصل کی۔ کہتے ہین گجرات مین بازگشت ہوکر بہت جلد یہ سفر انجام کو پہونچ گیا۔ اور اِس بے مثل شہر مین چند سال طالبان ہدایت کو فیض پہونچایا۔ جب چودھوین ماہ شوال ہجری سنہ آٹھ سو اونچاس کو فرمان طلب صادر ہوا۔ تو خوشی کے ساتھ عالم ظلمانی سے جہان نورانی کو رحلت فرمائی۔ آپ کی قبر سیر گنج مین ہے۔ جو اُس شہر کا ایک بازار ہے۔ آپ کی قبر پر ایک عالی شان گنبد اور بلند عمارت بنی ہوئی ہے۔ بعض کہتے ہین۔ کہ آندھی کے حادثہ کے بعد آپ خواجہ نجیب نساج کے ہاتھ لگے تھے۔ یہان سے بابا کے ہاتھ آئے اس طرح پر۔ کہ مولانا صدرالدین حافد مولانا شہاب الدین عالم ہمدانی ڈیڈوانہ کو جاتے تھے۔ جو دہلی کا پرگنہ ہے۔ اسواسطے بابا اسحٰق کے پاس رخصت ہونے کو گیے۔ بابا نے فرمایا۔ اگر کوئی ذی شعور لڑکا ہاتھ آجاوے۔ تو میرے واسطے لیتے آنا۔ جب مولانا صدرالدین ڈیڈوانہ مین پہونچے تو خبر ملی۔ کہ ایک لڑکا نساج کے ہاتھ آیا ہے۔ مولانا کو بابا کا پیغام یاد آیا۔ لڑکے کے دیکھنے کے واسطے گئے۔ اور نساج سے مانگ کر بابا کے واسطے لیتے آئے۔

یاد قاضی شہاب الدین عمر

آپ زابلی۔ دولت آبادی۔ جونپوری ہین۔ زمانہ کے تمام عالمون سے زیادہ عالم۔ اور جملہ ارباب فنون کے اُستاد تھے۔ نظم کا شوق تھا۔ فارسی زبان مین شعر کہا کرتے تھے۔ آپ کے آبائے بزرگوار کو شیخ الشیوخ سہروردی سے بیعت اور نیز عقیدت تھی۔ اسواسطے آپ کو تیمناً پیر سہروردکا رسمی مرید کرا دیا تھا۔ ظاہری علوم مین آپ مولانا خواجگی نحوی کے شاگرد ہین۔ جو مولانا معین الدین عمرانی دہلوی کے شاگردون مین سے تھے۔ آپنے ہر ایک علم مین برجستہ۔ متن۔ شرح۔ اور حاشیے لکھے ہین۔ منجملہ اِن کے آپ کی ایک تفسیر بحر مواج بھی ہے۔ چونکہ یہ فارسی زبان مین ہے۔ لہذا درسی کتب مین۔ اس کا شمار نہین ہوا۔ یہی معانی اگر عربی عبارت مین ہوتے تو عالمون کے نزدیک یہ کتاب کشاف کے ہم پہلو ہوتی۔

کہتے ہین۔ اِس زمانہ مین ایک سید تھے اجمل نام۔ جن کے نسب کا جمال حسب کے زیور سے آراستہ نہین تہا۔ سید کے سر مین یہ ہوا ہری۔ کہ ارباب دول کے محفل مین قاضی صاحب کے بالادست بیٹھنا چاہیے۔ قاضی صاحب نے ایک رسالہ لکھا۔ کہ جس مین عالم بے سیادت کو سید بے علم پر فوقیت دی۔ پھر اِس کے بعد دونون کے مساوی درجہ

ہونے کا اقرار کرکے۔ اس بارہ مین دوسرا رسالہ مرتب کیا۔ اور اُس مین تصریح کی۔ کہ میری عالمیت درست اور ظاہر ہے۔ اور تمہاری علویت احتمالی اور مخفی ہے۔ لہذا بالادست بیٹھنے کا حق مجکو حاصل ہے۔ جب یہ مناظرہ سولانا خواجگی کے سامنے پیش ہوا۔ تو مولانا شاگرد پر غصہ ہوئے۔ اور سخت ناراضی ظاہر کی جس سے آپ کو ندامت ہوئی مجبوراً سادات کی تعریف مین تیسرا رسالہ لکھا۔ اور مناقب السادات نام رکھا۔ اس رسالہ پر آپ کی تمام تصنیفات کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ بعض کہتے ہین۔ کہ مناظرہ مذکورہ کے بعد خاتم النبوۃ علیہ السلام نے عالم خواب مین قاضی صاحب کو فرمایا۔ جاؤ۔ جہانتک ممکن ہو۔ سید اجمل کی خوش دلی مین کوشش کرو۔ اس بنیاد پر آپنے سید کی خدمت مین حاضر ہوکر معذرت کی۔ اور یہ رسالہ تالیف فرمایا۔ ہجری سنہ آٹھ سو اڑتالیس مین محفل وجود سے خلوت عدم کو تشریف لے گئے۔ خوابگاہ جونپور۔

یاد میر سید اشرف جہانگیر

آپ کی پیدائش سمنان کی۔ اور قبر کچھوچھہ مین ہے۔ کچھوچھہ ایک موضع ہے جونپور کے علاقہ مین۔ کشف وکرامات۔ اور منازل ومقامات کے آپ مالک تھے۔ آپ کے بیان سے عرفان کا آب حیات بہتا تھا۔ اور آپ کے دل سے شوق ومحبت کی آگ کے شعلے اُٹھتے تھے۔ سیاحی مین میر سید علی ہمدانی کے رفیق تھے قدس سرہما اتفاقات زمانہ سے آپ کا گزر ہندوستان مین بھی ہوا۔ یہان آکر آپ شیخ علاء الحق بنگالی کے مرید ہوئے۔ اگرچہ طریقت کے تمام مرحلے آپ بیعت سے پہلے ہی طے کرچکے تھے۔ آپکے مکتوبات بھی ہین۔ جن مین درویشی مسلک کی حقیقتین اور دقیقے کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہین۔ عرفان کی کونسی ایسی گفت وگوئین ہین۔ اور ولولہ پیدا کرنے والی کونسی ایسی باتین ہین۔ جو ہر ایک مکتوب کی سطر سطر مین نہین ہین۔ خدا کرے۔ یہ مکتوبات دوستون کے مطالعہ سے گزرین۔ آپ کے کلام کا زیادہ تر حصہ آپ کے فرزند نے فراہم کرکے۔ ایک بڑی کتاب بنائی ہے۔ اُس مین لکھتے ہین۔ ایک قلندر تھا۔ گانون والے تمام اُس کی خدمت مین حاضر رہا کرتے تھے۔ وہ ہر کسی سے کہا کرتا تھا۔ کہ اشرف اپنے تئین جہانگیر کہتا ہے۔ اور صوفیون کی اصطلاح مین یہ لقب خاص قطب کا ہے۔ اور قطب کی علامت یہ ہے کہ اُس کے جسم کے تمام اعضا ایک دوسرے کا کام کرین۔ ایک روز ایک جگہہ محفل کی گئی۔ اور وہ جگہہ امتحان کے لیے قرار دیکر سید کو مہمان کیا۔ کہانا کہانا شروع ہوا۔ تو آپ نے صرف ہاتھ سے منہ۔ دانت۔ اور حلق کا کام لیا۔ یہ دیکھکر امتحان کرنے والے کو سخت حیرت ہوئی۔ آپ حاجی قاضی شہاب الدین عمر دولت آبادی کے ہم عصر ہین۔ آپنے قاضی صاحب کے خط کے جواب مین عجب ایک خط لکھا ہے جس مین مبحث فرعون کو حل کیا ہے جو فصوص الحکم مین ہے۔ چونکہ کہا

کتاب کو بزرگون کے احوال کے سوا- دوسرے بیانات سے کم تر تعلق ہے- لہذا بہ لوگوں کے اہل مضامین سے یہ کتاب خالی رہی-

یاد مولانا رکن الدین خوافی

آپ شریعت دوست- روشن ضمیر- تلاش کے ساتھہ کامیاب- اورعالم باعمل تھے- کہتے ہین- ایک سال کلونجی کی کاشت کی تہی- جب وہ خرمن مین فراہم ہوئی- تو اُس مین سے ایک پیمانہ بھر کلونجی دہقان نے آپ کی اجازت بدون ایک آشنا کو دیدی- اور باقی کے واسطے مولانا سے عرض کیا کہ اُٹھوالی جاوے- آپنے فرمایا- خرمن ابہی ناتمام ہے جب تمام ہوجاوے گا- اُٹھالی جاویگی- اسی طرح پر مولانا کے اور دہقان کے درمیان مین یہ قصہ چلتا رہا- یہان تک کہ کہیت کا کوئی کام باقی نہین رہا- دہقان نے بہت کچھہ غور و فکر کیا- لیکن سوا اُس ایک پیمانہ کے خرمن ناتمام ہونے کا کوئی سبب معلوم نہین ہوا- مجبوراً اُس دی ہوئی کلونجی کو پہر لاکر خرمن مین شامل کردیا- اُس وقت اجازت ہوئی- کہ خرمن اُٹھاؤ- اور واپس لائی ہوئی مقدار کا سے چند اُس شخص کو پہنچا دو جس سے واپس لائی گئی ہے- اور نیز فرمایا- چونکہ خیانت اور برکت دونون ایک جگہہ جمع نہین ہوتی ہین- اور صورت معاملہ مین خیانت کے معنی پائے جاتے تہے- اِس واسطے اتنے اہتمام کی ضرورت ہوئی-

یاد شیخ سراج سوختہ

آپ کی قبر کالپی مین ہے- کلام ربانی حفظ تہا- مخدوم جہانیان سید جلال بخاری کی امامت کیا کرتے تہے- سید صاحب کی ملازمت سے بہت کچھہ فیض ملتا تہا- اور اپنے خرق عادت کی قابلیت چہپائے رکہتے تہے- سمندر کی طرح محبت کی آگ آپ کی راحت کا باعث تہی- اور ذرہ کی طرح- آفتاب احدیت کے سامنے سرگشتہ رہتے تہے دنیا کی عمر کو ایک روز کی برابر سمجہکر- تمام سال روزہ گرسنگی کے ساتہہ گزارتے- اور تیسری شام کو پرانے سرکہ سے افطار کرتے- ہمیشہ اسی طرح ناہموار نفس کے ساتھہ لڑائی رہتی تہی- آپ رسمی علوم کی تحصیل مین مولانا خواجگی نحوی کے شاگرد ہین- ایک روز پڑہنے کے واسطے حاضر ہوئے- تو مولانا کو کان کے درد سے معذور پایا مولانا نے فرمایا- اگر مانع سبق رفع ہوجاوے تو تم سبق پڑہ سکوگے- آپنے کہا- بہت اچہا- مولانا کے کان کے پاس اپنا سر لے گئے اور آہستہ سے کہا- اے درد گوش- چلا جا- اِس کہنے سے سوزش درد موقوف نہین ہوئی- دوسری بار پہر کہا- اے درد گوش تجکو سراج سوختہ کہتا ہے- چلا جا- یہ کہتے ہی- اُسی دم فوراً بالکل درد جاتا رہا- اور صحت ہوگئی- اور درس حسب معمول شروع ہوگیا مصرع فراوان باد از ہر سوز سازش-

یاد قطب عالم بٹوہ

آپ کا نام سید برہان الدین ہے - اور آپ مخدوم جہانیان سید جلال بخاری کے پوتے ہین - ہجری سنہ سات سو نوے مین چودہوین رجب کی صبح کو علم کے وحدت خانہ سے وجود کی محفل مین آپ تشریف لائے - سلطان محمد ابن احمد ابن محمد ابن مظفر کا عہد تھا کہ آپ اوچہ خردسالی مین اپنے بزرگوار دادا کے ارشاد کے بموجب گجرات مین آئے - اور بٹوہ ایک کوچہ ہے احمدآباد کا - اُس مین آپنے قیام فرمایا - ایک مدت تک سرکش نفس کے ساتھ مخالفت رکھی - اور اس لڑائی مین اُسپر فتح پائی - آپ - گروہ کے گروہ آدمیون کے پشت پناہ بنے - اور آپکے مسیحا کے دم سے ظاہری و معنوی بیمار شفا پانے لگے - کہتے ہین - جو کچھہ آپ کی زبان سے نکل جاتا تھا - چونکہ آپ کا باطنی ارادہ راستی کے ساتھہ ہوتا تھا - وہی وقوع مین آجاتا تھا - اِسی قبیل سے تحت الذکر واقعہ بھی ہے - ایک روز علی الصباح گھر سے چلے - تو آپ کا پانون ایک پتھر سے لگا - فوراً بے ساختہ آپ کی زبان سے نکلا - لکڑی ہے - یا پتھر ہے - یا لوہا ہے - روشنی ہونے کے بعد جو دیکھا - تو اُس شے مین تینون طرح کا حصہ اور رنگ نظر آیا - ہجری سنہ ایک ہزار مین تک جب کہ راقم گلزار خاندیس سے گجرات کو جاتا تھا سنگ مذکور اُسی جگہہ موجود تھا اور لوگ دیکھنے کے واسطے جابجا سے آتے تھے - آپ اپنے پدر بزرگوار کے مرید ہین - اور قطب الاولیا شیخ احمد کھٹو سے بھی خرقہ خلافت پایا تھا - اور نیز شیخ احمد کی بہت کچھہ نظر پرورش آپ پر تھی - آپ کے گیارہ بیٹے تھے - سب مین بڑے - نیک منش - اور پسندیدہ اطوار سید محمد ہین - جو شاہ عالم کر کے مشہور عالم ہین - سید محمد کے کسی قدر گرامی حالات جداگانہ لکھی جاوینگے - دوسرے بیٹے سید داؤد - سلطان بہادر ابن سلطان مظفر گجراتی کے وزیر اعظم ہین - اور اختیار خان کے لقب سے نامور ہین - ان دونون کے سوا اور بیٹے جو تھے یہ دین کے بارہ مین پہلے بیٹے سے - اور دنیاوی مرتبہ مین - دوسرے بیٹے سے کمتر تھے -

مصرع مدار قرب حق را قطب این بود

یاد سید تاج الدین سوہی نہروالہ

آپ سراج مشائخ شیخ حسام ملتانی نہروالہ کے روضہ مین مدرس تھے - کسبی اور لدنی علوم آپ کو حاصل تھے خرقہ رہنمائی سید برہان الدین کی عنایت سے زیب بدن کیا تھا جن کا لقب خاص قطب عالم بخاری گجراتی ہے - اور نیز مخدوم بہا سے بھی خرقہ خلافت ملا تھا - جن کا نام مولانا یوسف ابن احمد سوہی ہے - مولانا یوسف شیخ سوہی کے خلیفہ تھے اور سوہی کو اپنے پدر بزرگوار مولانا شمس الدین بیرنگہ سے خرقہ خلافت ملا تھا -

یاد خواجہ علاء الدین غجدوانی

آپ کے بیان جاودانی بزم ہمیشہ ہوا کرتی تھی - اسواسطے گویا آپ اِس بزم کے میزبان ہین - اور ایزدی تجلیات مین مدہوش رہتے تے - خواجہ بزرگ کے برگزیدہ یار تے - الٰہی اسرار کی آگاہی - اور خدائی اطوار کے بیان کرنے مین آپ یگانۂ وقت اور صحیح البیان تے - کہتے ہین - جب معرفتون کے بیان کا جلسہ گرمی پر آتا تہا - تو بیخودی مع رفتگی آپ پر ہجوم کرکے آتی تہی - اور اِس کے ہجوم سے آپ کا سمی شعور اور مجازی اور اک بالکل غارت ہوجاتا تہا لیکن گفت وگو کا تار آغاز سے انجام تک نہین ٹوٹتا تھا - غالباً ظاہری عقل کے رخصت ہوجانے سے معنوی ہوش کا چہرہ نمایان ہوجاتا تہا - محققون کا قول ہے - اِس قسم کا نشہ - طریقت کے سلسلہ مین راستہ چلتے چلتے اُس وقت کیف لاتا ہے - کہ جب لوازم تعینات اور مراتب وجود - جو مطلق ذاتی صفات کے ساتہہ متقید ہین - تبدیل ہوجاتے ہین آپ نے خواجہ بزرگ کی اجازت سے - خواجہ پارسا کی خدمت اختیار کرلی تہی - پیر پارسائے اولیا کا ربط آپ کے ساتہہ یہان تک بڑہا - کہ خواجہ پارسا کو آپ سے ملنے اور ہمراز ہونے کے بدون صبر نہین آتا تھا - نیز خواجہ پارسا نے اپنے مین ایک لحظہ بہی دوری کی طاقت نہ پاکر واپسین سفر تک آپ سے جدائی پسند نہین کی - اور ہمیشہ فرمایا کرتے تے - کہ آپکے دیدار سے خواجہ بزرگ کی گرامی نسبت ہمیشہ دل مین تازہ ہوتی ہے قدس اللہ اسرارہم

یاد سید علاء الدین راٹھی

آپ سید معین ایرجی کے بھائی کے بیٹے (بھتیجہ) اور نیز داماد ہین - آپ کی ذات مین تمام حقیقی کمالات جمع تے اور الٰہی تجلیات آپ کے اوپر وارد ہوا کرتی تہین - آپنے شب قدر بار ہا دیکہی تہی - آپ کی خانقاہ مین ایک درخت تہا - ایک روز صبح کے وقت دفعتہً شہر والون نے درخت کی سب سے اونچی شاخ پر ایک رومال بندہا ہوا دیکھا متعجب ہوکر کیفیت حال آپ سے دریافت کی - آپنے فرمایا - گذشتہ شب کو شب قدر تہی - جس وقت یہ درخت جہک کر سربسجدہ ہوا تھا - اُس وقت مینے یہ رومال شاخ مین باندہ دیا تہا - غرض یہ ہے - کہ تمام سال کی راتون مین شب قدر کے دائر رہنے کا مسئلہ مختلف فیہ ہے - ہمارے زمانہ کے عالمون کو قائلین شب قدر کی طرف مائل ہونا چاہیئے - آپ کی ابدی آرامگاہ راٹھ ہے - اور راٹھ ایک قصبہ ہے - سرکار کالپی کا مصرع عرش علی مقام روحش باد -

یاد شیخ الاسلام

آپ کی زاد بوم اچھہ اور خوابگاہ منڈو (مانڈو) ہے - نام آپ کا چاپلدہ - اور شاہ - راجو قتال کے خلیفہ مین جن سے خاندان سہروردیہ کا چراغ روشن ہے - اور مخدوم جہانیان قدس سرہ تک سلسلہ بے واسطہ پہونچتا

کہتے ہین- آپ عمارت اور آبادی مین کم بیٹھتے تھے - ویرانہ اور جنگل مین مقام رکہا کرتے تھے - دن کے اولین حصہ مین
چار گھڑی دن چڑہے تک درندے اور حشرات الارض- سلام کے واسطے حاضر ہوا کرتے تھے - ہجری سنہ آٹھ سو دس
مین سلطان ہوشنگ پسر دلاور خان غوری کا عہد تہا اُس زمانہ مین سفر حجاز کو آپ جاتے تہے - کہ منڈو (مانڈو) پر
بہی گزر ہوا محمود خان ابن خان جہان خلجی جس کے سر مین بادشاہ ہونے کی ہوا بہری ہوئی تہی - آپ کی ملازمت
مین حاضر ہوا کہانا سامنے رکہا گیا- آپ نے متواتر چار لقمے محمود خان کے منہ مین دئے - اور فرمایا - صوبہ مالوہ
کی شاہنشاہی تیرے یہان تیرے دیگر تین فرزندون تک رہے گی - محمود خان نے شکریہ ادا کر کے عرض کیا - یہ
آرزو اور ہے - کہ معاودت اسی راستہ سے فرمائی جاوے - آپنے التماس قبول فرما کر کہا - اس راستہ سے معاودت
اگر خدا چاہے گا - تو ہوگی - اور رخصت فرمایا - قصہ کوتاہ جس وقت محمود خان کو فرمانروائی کے عین شباب مین
خط استوا کے آفتاب کی طرح کمال فروغ حاصل تھا - اُس وقت پہر شیخ کی تشریف آوری کی خبر ملی استقبال
کرکے کمال تعظیم سے لایا - اور جشن شادی کر کے - اپنا داماد بنا لیا - اور عبادت کی سہولیت کے واسطے آرام و
آسائش کے بہشت نما مکانات تیار کرا کر دنیاوی اسباب جس قدر مناسب تہا - جہیز کے طور پر - خدمت مین
پیش کیا - آپنے ازراہ استغنا دل لگا دینا ہو کر پیش شدہ ہدیہ - ہمراہیون کو جو صاحب احتیاج تہے - اور نیز
دیگر باشندگان شہر کو عام طور پر تقسیم کر دیا - اور بقیۃ العمر ظاہری اور باطنی علم کا درس اور تلقین دیتے رہے بہت سے
طلبا کامیاب ہوئے - ایک روز سلطان نے عرض کیا جس طرح زندگی مین ہمیشہ ملازمت میسر آتی رہتی ہی
اگر رحلت فرمائی کے بعد بہی ایک ہی جگہہ قبر بنائی جاوے - تو دونون جہانکے کام بن جاوین - جب آپنے کوچ
فرمایا - تو بموجب قرارداد آپ سلطانی مقبرہ مین دفن کیے گئے - پہر چند روز بعد سلطان کو بہی واپسین سفر پیش
آیا - سرداران ملک نے بالاتفاق گور شیخ سے اوپر کی طرف سلطان کے مزار کا تعویذ بنایا - سلطان مرحوم نے
اپنے بیٹے سلطان غیاث الدین کو خواب مین ہدایت کی - کہ محمود کا کالبد زمین مین سے نکال کر شیخ کی تربت کے
تحت مین دفن کرنا چاہیے عقلانے غور اور فکر کے بعد کہا - بہتر یہ ہے - کہ شیخ کی قبر سلطان کی قبر کی برابر مین
بنا دی جاوے - اُس وقت شیخ الاسلام کے فرزند شیخ بدہا نے جو اعتقاقاً سجادہ نشین تہے - بیان کیا - آج
کی رات کی مہلت دیجاوے - کل کے روز جس طرح مصلحت معلوم ہو عمل کیاجاوے - چنانچہ اُس روز کام ملتوی
رہا - رات کو شیخ کی قبر پہر کی طرف چلی گئی - آدہی رات کے وقت قبر کے سرکنے کی آواز مقبرہ کے مجاورون نے
اور نیز دوسرے لوگون نے بہی سنی صبح کے وقت جب یہ خرق عادت دیکہی گئی - تو سلطان غیاث الدین کو اطلاع کے

ساتھہ شہر کے سب چھوٹے بڑون کو سخت حیرت ہوئی - اور حیرت کے ساتھہ عقیدت بڑہی مصرع خوا بگاہش نسخۂ فردوس باد

یاد شیخ محمد پور عیسیٰ

آپ کو محمدی ولایت کے کمالات حاصل تھے - زیادہ عمر پانے مین نوح علیہ السلام کے شریک تھے - اور دونون عالم حق دانش کی بیعت اور تلقین مین پیر ہونے کا مرتبہ پایا تھا - ظاہری علم اور اندرونی بصیرت کا سرمایہ آپ کو شیخ فتح اللہ اودہی کی تعلیم اور رہنمائی سے ملا تھا - جن کو بعض لوگ بدایونی بھی کہتے ہین - ہمیشہ زانوی مراقبہ پر سر رکھنے کے سبب کمان کی طرح آپ کی کمر خم ہوگئی تھی تمام زندگی کا زمانہ تنہائی اور تجرید مین گزارا - اس خوف سے کہ نگاہ عورت پر نہ پڑے - آسمان اور زمین کی طرف کبھی آنکھہ بھر کر نظر نہین ڈالی - ہجری سنہ آٹھہ سو ستر تاریخ چوبیسوین ربیع الاول کو امکان کے طلسمی کارخانہ (دنیا سے) وجوب کی حقیقی فضا (عالم ارواح) کی طرف کوچ فرمایا - آپکے مریدین اور خلفا مین اُنیس اشخاص زیادہ بزرگ ہین - ان مین سے (ایک) شیخ بدھا حقانی تھے - جن کی رہنمائی کا شہرہ سلطان حسین شرقی کے زمانہ مین عام تھا - او دوسرے) بہاءالدین نانہو (تیسرے) شیخ سوندھو بنارسی (او چوتھے) شیخ احمد عیسیٰ بھی تھے بظاہر کی طرح - معنیٔ آپکے ساتھہ نسبت برادری رکھتے تھے -

یاد مولانا نظام الدین نہر والہ قدس سرہٗ

آپ رسمی علم کے عالم متبحر - اور مستجاب الدعوات تھے - اکثر آپ کی دعاؤن کا تیر - نشانہ پر لگتا تھا - کہتے ہین کہ آپ ہمیشہ شاہ احمد آباد سے اُس قدر وجہ معاش کی درخواست کیا کرتے تھے - جو مدت زندگانی کے واسطے کافی ہو لیکن - قبولیت کا جواب سننے مین نہین آتا تھا - اس سبب سے شکستہ دل رہتے تھے - قصہ کوتاہ ایک روز شاہ احمد آباد ایسے سخت درد شکم مین گرفتار ہوا - کہ کسی درویش کی دعا - اور کسی طبیب کی دوا کارگر نہین ہوئی - شاہ کے خیر طلب لوگ شیخ احمد کہتو قدس سرہٗ کی خدمت مین گئے - اور احتیاج پیش کی - فرمایا - اس بیماری کا سبب برادرم نظام الدین کی ناخوشی ہے - اُن کی دعا کے علاوہ کوئی علاج نہین ہے - ناچار مولانا کے نزدیک حاضر ہو کر گزری ہوئی حقیقت نیازمندانہ عرض کی - فرمایا - مین اس شرط سے دعا کرونگا کہ بیمار اپنی قلمرو کے تمام علما اور محتاجون کے حقوق - فرمان شریعت کے مطابق - ہر سال بیت المال مین سے نکالتا رہے - جواب مین عرض کیا گیا - کہ مستحقین کو اُن کے حقوق سے دہ چند زیادہ ہم پہونچا دینگے - فرمایا - ہماری عادت تمہاری جیسی عادت نہین ہے - ہم حق واجب سے زیادہ نہین لیوینگے - القصہ شرط قبول کر کے تعمیل حکم عمل مین آئی - اسکے بعد فوراً شاہ کا درد دور ہو کر صحت حاصل ہوگئی - کہتے ہین - اس کے بعد بیت المال مین سے جو کچھہ آپ کے پاس

پہنچتا تھا۔ اس مین سے جس سال خرچ سے زائد جس قدر بچ جاتا تھا۔ وہ دفعہ خزانہ کو آپ واپس فرمادیتے تھے خدا کرے۔ یہ ناصحانہ ذکر۔ والیان ملک کے لئے۔ جو مستحق درویشون کے حقوق پہونچانے مین کوتاہی کیا کرتے ہین۔ باعث عبرت ہو **مصرع** وارستہ بود از دو جہان آن عاشق صادق۔

یاد ملک فشہ الدین شاہ شہباز

آپ احمد آباد گجرات کے فرزند ہین۔ جب آپ کی عمر پانچ سال کی تھی۔ تو آپ کے پدر بزرگوار ملک عبدالقدوس اپنے والی عہد سے ناراض ہوگئے تھے۔ اور عہدہ سپاہ داری ترک کرکے بترک سکونت خاندیس مین چلے گئے۔ اس صوبہ کے حاکم نے بھی والی احمد آباد کی طرح آپ کے باپ کا اعزاز کیا۔ آپ اس وقت مکتب مین پڑھا کرتے تھے۔ لیکن جس قدر عقل اور عمر بڑہتی جاتی تھی۔ اسی قدر رسمی علوم سے دلچسپی زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ جب پدر بزرگوار نے اس جہان کو رخصت کیا۔ تو حاکم نے آپ کو باپ کے منصب پر بلایا۔ مگر آپنے قبول نہین کیا۔ اور عقلی علوم کی تحصیل مین کوشش کرنی شروع کی۔ ایکبارگی خداطلبی کا درد اور خداشناسی کا شوق دل کا دامن پکڑ بیٹھا۔ اب ہمت کے بازون سے پیر طریقت کی تلاش شروع کی۔ ان ایام مین مخدوم شیخ احمد کھٹو[۵۱]۔ اور قطب زمان شاہ علی خطیب قدس سرہما احمد آباد مین تھے۔ اور طالبان درست اعتقاد کی رہنمائی مین کامل طور پر شہرت رکھتے تھے۔ آپنے چاہا۔ کہ اپنے درد کی دوا۔ ان دونون صاحبون مین سے کسی ایک کی خدمت مین حاضر ہوکر طلب کرین۔ اسی کشاکش مین تھے کہ ایک رات خواب مین کیا دیکھتے ہین۔ شاہ علی خطیب نے اپنا مرید کرکے تلقین کی چاشنی سے شیرین کام کیا ہے۔ اور خرقہ خلافت پہنا کر فرمایا کہ جو خرقہ بے صحبت ہوتا ہے۔ وہ بے پھل کا درخت ہوتا ہے۔ اس شب کی صبح ہوتے ہی۔ جو کچھ نقد وجنس پاس تھا سب محتاجون کو تقسیم کردیا۔ اور خالی ہاتھ احمد آباد کا راستہ لیا۔ جب پیر نے آپ کو دور سے دیکھا تو تبسم کنان فرمایا۔ عالم مثال کا ملاقاتی آگیا۔ چند سال بعد جب کہ خدمت کی بدولت۔ معرفت کے عالی مرتبہ پر سرفرازی ہوگئی تو رخصت ملی مگر تین شرط پر (اول) وطن کو جانا۔ (دوسرے) کدخدا ہونا۔ (تیسرے) لوگون کی رہنمائی کرنا۔ مجبوراً آپ خاندیس آئے۔ لیکن ایک پہاڑ کے دامن مین سکونت اختیار کی۔ اور مکار نفس کی جنگ مین طرح طرح کی ریاضت کرکے خداپرستی کا معرکہ جیت لیا۔ اس عرصہ مین باطن پیر کے خواب مین آگاہی ملی۔ کہ حضور حقیقت سے لوگون کی رہنمائی کے واسطے شہر مین سکونت اختیار

۵۱۔ نام موضع ہے۔ اجمیر اور ناگور کے درمیان ہے ۱۲!

کرنے کا فرمان تمھارے نام صادر ہوا تھا۔ تم اس کے برخلاف صحرانشین ہوگئے ہو۔ آپ اس کو خواب دخیال سمجھکر پیر کی ملازمت مین روانہ ہوئے۔ ملازمت مین پہونچے۔ تو پیر کی زبان سے بھی وہی عالم شال کا اشارہ پایا گیا۔ اور پہلے ہی رات کو خواب مین دیکھا۔ قیامت کا شور اٹھا ہوا ہے۔ اور لوگ ہر طرف پریشان دوڑے دوڑے پھرتے ہین۔ آپکے پیر حضور خاتم النبوۃ علیہ السلام کی کمر مین ہاتھ ڈالے ہوئے۔ اور آپ پیر کی کمر کو ہاتھ سے مضبوط تھامے ہوئے ہین۔ اور اسی شکل کے ساتھ ایک پہاڑ پر چڑھ رہے ہین۔ اور علی ہذا القیاس آپکے پیچھے بے شمار جماعت ایک دوسرے کی کمر مین ہاتھ ڈالے ہوئے۔ آپکے نزدیک آرہی ہے۔ پیر نے یہ خواب سنکر فرمایا۔ کہ یہ جماعت تمام تمھاری پیروی اور رہنمائی سے کرامت اور ولایت کے درجہ کو پہونچیگی۔ لہذا آیندہ لوگون کے ملنے سے کنارہ کشی نہ کیا کرو۔ نیز پیر نے دو بیٹون کی بھی خوشخبری سنائی۔ اور فرمایا۔ کہ یہ دونون بیٹے عالم دنیا اور عالم غیب مین مشہور ہونگے۔ اور نفس اور شیطان رجیم پر فتح پاوینگے۔ ایک کا نام عبدالرحیم اور دوسرے کا نام عبدالکریم ہوگا۔ ناچار آپنے برہانپور مین آکر شادی کی اور پھر تھوڑے عرصہ کے بعد پیر کے فرمانے کے بموجب نہال زندگانی مین پھل آیا۔ چھیاسٹھ سال ہدایت کی مسند پر بیٹھکر رہنمائی کرتے رہے۔ اور اُن دونون لڑکون نے بھی عالم غیب سے آکر دنیا کی رنگین بسلاط پر سلف صالحین کی رفتار رکھی۔ اور نیز ان لڑکون کے علاوہ دیگر بہت سے لوگ آپ کی ملازمت سے اس درجہ کو پہونچے۔ کہ خود بھی خلیفہ ہوئے۔ اور اورون کو بھی اپنا خلیفہ بنایا۔ منجملہ ان کے بعض کے حالات جداگانہ لکھے جاوینگے۔ جن کی ملازمت راقم کو حاصل ہوئی ہے۔ یا جن کے حالات ثقہ لوگون کے زبانی راقم کے سننے مین آئے ہین۔

مسند نشینی کے بعد آپکے بعض گرامی طریقے بیان کرتا ہون (۱) دنیادارون کے دروازہ پر کبھی نہین گئے اور کسی کے کھانے مین سے لقمہ نہین اٹھایا (۲) جب کوئی مشکل پیش آیا کرتی تھی جنگل کو چلے جایا کرتے تھے۔ اور دو رکعت نماز پڑھکر مراقبہ مین بیٹھ جایا کرتے تھے۔ اُس وقت حضرت غوث الثقلین سید محی الدین جیلانی قدس سرہ شکی گھوڑے پر سوار آپ کو نظر آیا کرتے تھے۔ اور نہایت آسان شکل کے ساتھ مشکل کو حل فرمادیا کرتے تھے (۳) ایک روز نماز ظہر کا وقت تھا پانی تلاش کیا۔ تو نہین ملا۔ اس خوف سے کہ وقت نہ نکل جاوے۔ ایک دیگ آگ پر رکھی ہوئی تھی جس مین پانی کھول رہا تھا۔ اُس مین سے آپنے پانی لیکر وضو کیا۔ اور لوگون کو ابراہیمی معجزہ دکھایا۔ (۴) شب قدر کو دیکھا تھا (۵) خواجہ خضر سے ملاقات تھی۔ (۶) اپنے آخری سفر کی آگاہی۔ دوستون کو نو روز پیشتر دیدی تھی اور اس عرصہ مین سب کو رخصت کردیا تھا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ میرے پاس سے اپنا مقصد بہت سے لوگ حاصل کیا کرتے تھے

اب بھی جو شخص یکدل اور یکرو ہو کر میری قبر کی طرف متوجہ ہو گا۔ تو جو مہم اُس کی ہو گی۔ وہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے پوری کرے گا۔ آج تک آپ کا فرمانا باثر ہے جب نویں روز شام اور شام کے بعد رات ہوئی۔ تو آپنے آدھی رات کے وقت ایک خادم سے پوچھا کتنی رات گئی ہے۔ ازراہ سہو اُس کی زبان سے نکل گیا۔ کہ اشراق کا وقت آگیا۔ آپنے تبسم کرکے فرمایا۔ ہان درست ہے۔ اور اُسی دم آپ کی روح واصل حق ہوئی۔ اُس وقت شیخ پیر نام ایک شخص باہر نماز پڑھ رہے تھے۔ اُنھون نے نور کی ایک مشعل کو دیکھا۔ کہ حجرہ کی چھت توڑکر باہر نکل گئی۔ اس چمک دمک کے ساتھ کہ اُن کو طلوع آفتاب کا شبہ ہوا۔ اور بے اختیار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہکر زمین پر سر رکھ دیا

مصرع مطلع خورشید وحدت باد اوج جان او

یادشیخ حسن محمد اساولی

آپ کا اصلی نام ادہن ہے۔ اور اساول احمد آباد مین ایک شاہراہ ہے۔ آپ عالم ارواح اور عالم اجسام دونون کی رموز سے آگاہ اور عقلی نقلی کتب کے عالم تھے۔ تجرید اور تفرید کے ساتھ آپ کو دلبستگی تھی۔ ہجری سنہ آٹھ سو چودہ مین آپ کی مثالی صورت عنصری لباس پہنکر۔ عالم اجسام مین جلوہ گر ہوئی۔ اور ہجری سنہ آٹھ سو ستر تاریخ تیرہویں شوال کو اصلی وطن کی طرف جو علم آلہی ہے۔ خاکی مکان سے معاودت فرما گئے۔ بہت سے مشائخ سے ملاقات کی۔ اور فائدہ اُٹھایا لیکن۔ خلافت دو جگہ سے ہے۔ اولاً خرقہ رہنمائی سید برہان الدین قطب عالم بخاری گجراتی سے ملا اِس کے بعد کلاہ اجازت شیخ نصیر جمال نوساری کی ملازمت سے سر پر رکھی۔ خوابگاہ اساول۔

یادشاہ نجم الدین منڈوی

آپ ہمیشہ دل خوش۔ اور ہمت بلند رکھا کرتے تھے۔ سید نظام الدین ابن سید مبارک غزنوی کے بیٹے ہین آغاز جوانی مین خدا شناسی کی ہوا سر مین بھری۔ لہذا اولاً نظام العرفا کی خدمت مین مرید ہوئے۔ اور ایک عمر تک امیدوار رہے کہ معنوی کشف معرفت حاصل ہو۔ لیکن۔ اِس آرزو کا قفل نظام العرفا کی کنجی سے نہین کھلا ناچار پیر کی اجازت سے روم کا سفر اختیار کیا۔ اُس ملک کی دارالسلطنة مین پہونچے۔ اور وہان پر شیخ خضر رومی کی ملازمت حاصل کی جو قطب الاولیا کاکی کے خرقہ پوشون مین سے ہین۔ فرماتے تھے۔ آلہی معرفت کے بارہ مین نجم الدین کا ادراک بالکل پژمردہ اور افسردہ تھا۔ مگر ایزدی مشیت اور پیر بزرگوار کی بشارت کی بدولت شیخ خضر رومی کے عیسوی دیدار نے اولین نوبت مین ہی۔ نجم الدین کی آرزو مین طراوت حیات پیدا کی۔ آخرکار آپ قلندرون کے حلقہ مین شامل ہو گئے۔ اور ایک مدت تک اُس ملک کی سیر و سیاحت کرتے رہے۔ پھر تقدیر آلہی

Presented by www.ziaraat.com

آپ کو ملک ہند مین کہینچ لائی - جب آپ منڈو (مانڈو) مین آئے - تو یہان کی آب وہوا آپکے پائون کی زنجیر بنکر سفر سے مانع ہوئی - ہر ایک گروہ کے بزرگ اصحاب آپسے محبت کرنے لگے - جس کی وجہ سے مسافرت کا خیال آپکے دل سے جاتا رہا منصف بادشاہ کی درویش پرستی اور نیازمندی بہی آپ کی دلجمعی کا باعث ہوئی - اور جو اصحاب کنج تنہائی مین گوشہ گزین تہے - اُن کی صحبت کچھ ایسی پسند آئی جس کی چاشنی کے مقابلہ مین - سیاحی کی حلاوت - آپ کو تلخ معلوم ہونے لگی - **القصہ** جو انواع واقسام کی رعنائی اور دلربائی اس اسلامی شہر مین تمام اطراف سے اُس زمانہ مین جوش کنان پائی جاتی تہی - یہ آپ کی خاطر کے لیے کمند اور آپ کے قلب کے لیے جال بنی - چنانچہ اس فریفتگی کے سبب سے آپ قلعہ کے دامن مین قصبہ نعلچہ کے کنارہ چندلاد تالاب کے متصل جو جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ [۵۱] کے ہم پہلو ہے - گوشہ نشین ہوئے - اور تجرد کی آزادی سے نکل کر تاہل کی بہی زنجیر پائون مین پہن لی - کم وبیش دوسو برس کی عمر پائی - ہجری سنہ آٹھہ سو باون مین عالم روحانی کا عزم فرمایا - یہ ایام وہ تہے - کہ سلطان ہوشنگ غوری ابن دلاور خان کی عروج زمانہ کے لئے صوبہ مالوہ مین نماز ظہر کا وقت ہوگیا تھا -

آپ کی بڑی بڑی کرامتین لوگون کے زبان زد ہین - کہتے ہین - ایک رات چراغ مین تیل نہین رہا تہا - خادم نے تیل کی جگہہ تہوڑا سا پانی فتیل سوز مین ڈالکر بتی جلادی - تیل کی طرح روشنی ہوئی - بعدہ ایک مدت تک تیل کی جگہہ پانی جلا کرتا تہا - چونکہ خادم کا حوصلہ - اس راز کی حفاظت نہ کرسکا - اور یہ راز اُس کے منہ سے نکلکر - کانون مین پہونچا - تو پانی تیل کی نیابت سے معزول ہوگیا - یہ بالکل سچ ہے - کہ اولیا اور اتقیا کے اکثر تصرفات ظاہر اور ثابت ہونے کے واسطے لازمی شرط یہ ہے - کہ تصرفات کا بیان منہ سے نہ کیا جاوے اور وہ کانون تک نہ پہنچین بس جب کبھی اہل کرامت شرطون کے ادا کرنے مین کوتاہی کرتے ہین - تو اللہ پاک بہی خرق عادت کا شرف اُن اصحاب سے لے لیتا ہے - آیۂ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ [۵۲] اسی بات کی دلیل ہے -

واضح ہو - کہ جو جزا تکالیف عذاب کو - اور جو پاداش محنت ومشقت کو شامل ہوتی ہے - یہ بدن کے ناہموار افعال کا عکس ہے - جو آفریدگار عالم کی عدالت اور حکمت کے آئینہ سے منعکس ہوتا ہے -

[۵۳] فَلَا وُجُوْدَ لِلْعَکْسِ دُوْنَ الْاَصْلِ -

---

[۵۱] ایسے باغ ہین جن کے تلے نہرین بہ رہی ہین ۱۲ [۵۲] جب تک کوئی قوم اپنی ذاتی صلاحیت کو نہ بدلے - خدا اُس مین کسی طرح کا تغیر وتبدل نہین کیا کرتا ۱۲ [۵۳] عکس کا کوئی وجود نہین ہوتا ہے - سوائے اصل کے ۱۲

شاہ قطب الدین بصیر جونپوری نے جن کو طریقت مین اعلی مرتبہ اور حقیقت مین قطبی درجہ حاصل تھا نجم السادات منڈوی سے فیض بصیرت پایا تھا۔ اور آپ کی ہی بدولت شاہ قطب الدین کا سلوک حد کمال کو پہونچا تھا۔ شاہ قطب الدین کی خوابگاہ جونپور مین ہے۔

دوسرے شاہ نصیر الدین جونپوری تھے۔ جو اطراف جونپور کے نامور مشائخ مین شمار ہوتے تھے۔ شاہ قطب الدین بصیر کے مرید ہین۔ آغاز سلوک مین اپنے پیرون کی پیروی کر کے قلندرانہ لباس مین رہتے تھے۔ مگر آخر میں یہ لباس موقوف کر دیا تھا۔ اور خرقہ صوفیہ پہن لیا تھا۔ تقوی کے حدود سے کبھی سر مو تجاوز نہین کیا۔ لیکن شاہ نصیر الدین کے مرید اکثر قلندری لباس مین رہتے ہین منجملہ مریدون کے ایک سید عالم جونپوری ہین۔ جو چندے تک عالم کون و فساد کے انتظام مین قطب رہے تھے۔ ہمیشہ اپنی گدائی کا حاصل۔ دوسرے حاجتمندون پر صرف کیا کرتے تھے۔ کہتے ہین شیخ امان پانی پتی۔ ابتداے طلب مین سید عالم جونپوری سے ہی بیعت تھے چونکہ سید عالم کی ہدایت سے شیخ امان کا کمال نوشتہ تقدیر نہین تھا۔ اسواسطے کوئی مقصد حاصل نہین ہوا۔ ناچار دوسری جگہہ دل نہاد ہوئے۔ اور شیخ مودود لاری کی ملازمت سے کامیاب ہوئے۔ یہ سرگزشت مفصل طور پر ذکر امانی مین لکھی جاویگی۔ بِعَونِ اللّٰہِ وَ تَوفِیقِہٖ

جب آپنے رحلت فرمائی تو چند سال بعد سلطان غیاث الدین احمد خلجی نے آپ کی قبر پر۔ اسی تالاب کے کنارہ ایک گنبد تعمیر کرا دیا تھا۔ آج کے دن تک کہ ہجری سنہ ایک ہزار اکیس ہے۔ عمارت مذکورہ مین رونق تازگی موجود ہے زمین و آسمان کا خالق۔ اُس کو آفات سے محفوظ رکھے۔

یاد سید احمد رحمۃ اللہ علیہ

آپ محمود کے بیٹے۔ اور اپنے بزرگوار چچا سید حسین خنگ سوار نہروالہ کے مرید اور نیز خلیفہ ہین۔ تجرید و تفرید۔ اور تحقیق و توحید کا راستہ چلنے والون کے پیشوا عشق و شیفتگی کے دریا مین غریق۔ اور شوق و آلام کی آگ میں بالکل جُھلسے ہوئے تھے۔ نہروالہ کے صحیح البیان راویون کے مکتوبات سے نقل ہے جب آپ کے دل کو کمالات کے سرمایہ سے تونگری حاصل ہوئی۔ تو آپ کے عم بزرگوار نے عالم جسمانی سے دار القرب روحانی کو انتقال فرمانے کے وقت آپ کو اپنا جانشین کیا۔ خرقہ خلافت اور سند اجازت آپ کے سپرد کر کے۔ کلاہ رہنمائی آپکے سر پر رکھی۔ اور فرمایا۔ احمد۔ درد مند کے واسطے بہتر یہ ہے۔ کہ اپنے حجرہ سے ہر ایک ضرورت کے لئے۔ باہر نہ نکلے۔ اور اپنا پانون کسی شخص کے گھر کی آمد و رفت مین راستہ سے آشنا نہ کرے۔ مگر یہ۔ کہ گاہے ماہے۔ کسی خاص ضرورت سے صحرا اور بیابان کو اپنا جانا جائز سمجھے

مرشد کی نصیحت اور موثر انفاس کی برکت ہے۔ چلنے پہرنے کی خواہش کبھی آپ کی خاطر عاطر مین نہین آئی۔ اور صرف حجرہ کی چار دیوار۔ یا ردوست کی صفائی سے آپ کی تماشا گاہ بنی رہی۔

اتفاقاً اُن ایام مین المتوکل علی اللہ شیخ عزیز اللہ متوکل منڈوی۔ شہر نہروالہ مین تشریف رکھتے تہے۔ اپنے پیر خواجہ رکن الدین کان شکر کی خدمت مین آلہی معرفت کے حصول کے لیے۔ کوشش کر رہے تہے ایک سال خواجہ رکن الدین پیر کی اجازت سے شیخ عزیز اللہ نے حضرت فرید الحق گنجشکر کے عرس کا ارادہ کیا۔ اور اسواسطے بزرگانِ شہر کی خدمت مین دعوت کے رقعے بہیجے۔ تمام اکابر نے قبول کیا۔ مگر آپنے قبول نہین فرمایا۔ قبول نہ کرنے کی وجہ مین اپنے چچا کی وصیت کا عذر کیا۔ کان شکر نے فرمایا عزیز اللہ مجلس کا انعقاد کسی فرحت افزا صحرا مین کرنا چاہیئے۔ تاکہ آپ کو گنجایش عذر باقی نہ رہے۔ اور نقض وصیت بہی نہ ہونے پاوے۔ آپنے اِس قرارداد پر دعوت قبول کرلی۔ اور جب مجلس عرس مین جانے کا عزم کیا۔ تو سجادہ اپنے چہوٹے بہائی سید یعقوب کے حوالہ فرمایا۔ جو ظاہری اور باطنی کمالات سے آراستہ تہے۔ اِسی سلسلہ مین پاس والون کو یہ بہی فرمایا۔ کہ ہمارے واپسین سفر کا وقت قریب آگیا ہے۔ جب آپ مقام عرس مین پہونچے۔ اور ہر طرح کی معرفت کی باتین۔ دل کو الجہانے لگین۔ تو آپنے حاضرین کو فرمایا عشق ومحبت کی کوئی حکایت اگر یاد ہو تو بیان کرو۔ کیونکہ درویش کے کان دوستی کا قصہ سننے کے مشتاق ہین۔ ادب کے لحاظ سے ہر ایک نے عذر کیا۔ آپنے فرمایا نوع ادب مین وہ کامل تعمیل حکم ہے۔ مجبوراً ایک شخص نے قصہ آغاز کیا۔

ایک کلال تہا۔ جس کو اپنی محبوبہ کے ساتہہ کمال محبت اور عشق تہا۔ چونکہ وہ عقیمہ تہی۔ اسواسطے اُسنے ایک روز اپنے شوہر سے کہا کہ اگر آپ کسی دوسری عورت سے عقد کرلیوین۔ تو ناموزون نہین ہے۔ کیونکہ آپ کا کوئی جانشین نہین ہے۔ شاید دوسری عورت سے آپکے کوئی لڑکا پیدا ہوجاوے۔ اور میرے عقر کی وجہ سے آپ کی نسل ضائع نہ ہو۔ کلال نے جواب دیا۔ کہ محبت کی غیرت مجکو اجازت نہین دیتی ہے۔ کہ تمہارے موجود ہوتے ہوئے مین کسی اور سے عقد کرون۔ عورت نے پہر کہا۔ جب محبت حد کمال کو پہونچ جاتی ہے۔ تو اُس مین رشک اور نقصان کا کوئی خوف باقی نہین رہتا ہے۔ خدا کا شکر اور احسان ہے۔ کہ میری اور آپ کی محبت کمال کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہے اور اِس عمدہ کام کی اجازت مین اپنی خوشی سے دیتی ہون۔ یقین کرکے ماننا۔ کہ بنیاد محبت مین سے ایک اینٹ کا بہی نقصان نہین ہونے پائے گا۔ جب عورت کا اصرار حد سے گزر گیا۔ تو مرد مجبور ہوا۔ ایک نئی عورت بہم پہونچائی۔ جو جمال اور جوانی مین تقویم پارینہ سے احسن تہی۔ خلاصہ کلام یہ۔ کہ خوشخوئی۔ اور دلربائی کے اعتبار سے اس حد بند

کے ربط و رسم نے اُس قدیمہ کی یاد آہستہ آہستہ بالکل دل سے بہلادی - اور اس کے شربت وصال نے اُس کے خیال کا نقش - مرد کے صفحہ خاطر سے قطعی دہو ڈالا - یہانتک کہ ایک عمر کے بعد بہی قدیمہ کا نام شوہر کی زبان پر نہین آتا تہا - اور وہ بیچاری بہ مجبوری صبر اختیار کر کے - جس گہر مین سواری کا جانور بند رہتا تہا - گوشہ گزین ہوگئی تہی - اور فراق کا زمانہ یاد دوست مین گزارتی تہی - ایک رات ایسا اتفاق ہوا - کہ اُس مکان مین - آگ لگی - کلال کو بہی خبر پہونچی - کہ فلان گہر مین آگ لگی ہے - نوکرون کو پکار کر کہا - جلد دوڑ دو اور جو چیز اور اسباب اس مکان مین ہو نکال لو - اور اُس عورت کا نام لیکر کہا - کہ اُس کو بہی اس ناگہانی آفت سے بچاؤ - جب اُس ناامید نے یہ خوش خبری سنی - کہ اِس تقریب سے میرا نام شوہر کی زبان پر آیا ہے - تو اپنے دل مین خیال کیا - کہ میرا نام سالہا سال کے بعد آگ لگنے کے طفیل مین دوست کی زبان پر آیا ہے لہذا یہ مناسب نہین ہے - کہ مین اِس آگ سے جدائی اختیار کرون - بلکہ بہتر یہ ہے - کہ اپنے تئین پروانہ کی طرح جلا دون ہر چند چارون طرف سے کوشش کی گئی - وہ آتش فراق کی جلی ہوئی تہی - اُس نے مشتعل آگ سے قدم باہر نہ نکالا - اور اپنے تئین خدا کے سپرد کر دیا"

جب حکایت ختم ہوئی - تو جوش و خروش شروع ہوا - آپنے قوالون کو فرمایا - کہ وہ غزل گاؤ - جس کو سنکر قطب الاولیا خواجہ قطب الدین بختیار اوشی اس عالم آب و گل سے - جان و دل کی معراج کو کوچ فرما گئے تہے - چنانچہ غزل گائی گئی جب غزل کے اشعار الاپ مین آئے - اور اس شعر پر نوبت پہونچی **بیت**

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را	ہر زمان از غیب جانے دیگرست

سید کے اشتیاق کا شعلہ بھڑک اُٹہا - اور طلب کی آگ زیادہ مشتعل ہوئی - اسی حالت مین موذن نے تکبیر کہدی آپ بحضور تمام نماز کی طرف متوجہ ہوے - اور آخرین سجدہ مین جان بسپردِ جانان کر دی - اور ابدی وصال حاصل ہوگیا - **بیت**

اگر آرزو بقدر گرفتاری دل ست	وصل ابد نمی شکند آرزوے ما

لہ
کان ذلک فی السابع من المحرم الحرام من شہور سنہ ثمان مائۃ ونیف[۵۲] ومرقدہ فی روضۃ عمہ الشریف السید حسین قدس سرہما -

یاد مولانا فتح اللہ

آپ حقائق پناہی مولانا عبدالرحمٰن جامی کے ہم عصر تہے - طریقت اور حقیقت مین آپ کا قدم استحکام کے

---

۵۱ یہ واقعہ ہجری سنہ کچہ اُپر آٹہ سَو کے محرم مہینے مین ہوا ہے - اور آپ کا مرقد - آپ کے بزرگوار چچا سید حسین کے روضہ مین ہے - قدس سرہما ۱۲ - ۵۲ عقد پہ جس قدر بہی زیادہ ہو - وہ نیّف ہے ۱۲ قاموس -

سلسلہ جما ہوا تھا مولانا غیاث الدین احمد کی خدمت میں ہمیشہ دوستی اور نیازمندی کی راہ سے آمد و رفت رہتی تھی۔ ایک روز بسلسلہ اظہار خیالات آپنے بیان فرمایا۔ کہ ظاہری علوم کی تحصیل پر دل کو قناعت نہیں ہے۔ اگر اجازت ہو۔ تو یہ کتابی تحصیل ترک کر کے اپنا زمانہ عمر یاد الٰہی میں گزاروں۔ اور درویشانہ رفت و روب اور جاروب (یعنی پنکھا) سے دل کا ویران مکان پاک صاف کر کے عرفانی شمع اُس میں روشن کروں۔ فرمایا۔ یہ مبارک خیال مولانا جامی کے حضور میں عرض کرنا چاہیئے۔ چنانچہ تعمیل کی گئی۔ جواب ملا۔ جو کتاب تم پڑھ رہے ہو۔ پریشان حالی اور آشفتگی کے ساتھ جیسے ہو سکے۔ تمام کر کے نفتین سے بقدر ضرورت یاد کر لو۔ اس کے بعد خدا کے ہو جاؤ اور خودی کا گھر بیخ و بنیاد سے اُکھاڑ پھینکو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ تھوڑا عرصہ گزرنے نہیں پایا تھا۔ کہ اپنے وقت کے ارباب طریقت میں آپ سرگروہ ہو گئے۔ مصرع بہرہ مند از علوم ربی گشت۔

یاد شیخ عزیز اللہ

آپ شیخ یحییٰ ابن شیخ لطیف الدین کے بیٹے۔ اور فاروقی نسل ہیں۔ فرخ شاہ کابلی سے سلسلہ جا ملتا ہے خواجہ رکن الدین چشتی کے مرید اور خلیفہ ہیں جن کی قبر نہر والہ میں ہے۔ کہتے ہیں۔ آپ اور آپکے بھائی شیخ احمد دونوں خردسال تھے۔ کہ باپ کا سایہ سر پر سے اُٹھ گیا۔ ماں کی ہمت اور اجازت سے نہر والہ میں خواجہ رکن الدین چشتی کے پاس آئے۔ ماں نے اپنے سر کی چادر بیٹوں کو دیدی تھی۔ کہ میری نشانی ساتھ لیتے جاؤ۔ جب دونوں بھائی خواجہ کے آستانہ پر پہونچے۔ تو خواجہ کی ضمیر میں عکس پڑا۔ کہ شیخ یحییٰ دہلوی کے دو لڑکے دروازہ پر کھڑے ہیں۔ خواجہ نے خادم کو فرمایا۔ اجازت دو۔ تاکہ اندر آجاویں۔ وہ دونوں نوجوان ہاتھ پر چادر رکھے ہوئے اندر آئے۔ خواجہ نے بے نہایت نوازش اور مہربانی فرمائی۔ چند روز بعد شیخ احمد کو انتظام راہ کر کے دہلی کو واپس کر دیا۔ اور فرمایا کہ شیخ احمد کی ظاہری و باطنی گرہ کشائی۔ ماں کی خدمت اور فرمان برداری میں ہے۔ اور شیخ عزیز اللہ کی کشود کار نہر والہ درویش کے نام لکھی ہوئی ہے۔ چنانچہ عزیز اللہ کو پاس رکھکر پان کی خدمت سپرد فرمائی۔ آپ کو بھی اس خدمت میں دل چسپی ہو گئی۔ ایک روز رات کو پان نہیں رہے تھے اور رات آدھی سے بھی متجاوز ہو گئی تھی۔ قلعہ کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔ اس خوف سے کہ خواجہ پان مانگیں گے۔ اور نہ پاوینگے۔ تو بد خدمتی کے ساتھ نامزد ہو جاؤں گا۔ موری کی راہ سے باہر گئے۔ اور تنبولی کے گھر پہونچکر پان لے آئے۔ جب وقت ضرورت پان مل گیا۔ اور خواجہ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ پان نہیں تھے۔ اور فلاں شکل سے بہم پہونچائے گئے ہیں۔ تو کمال عنایت سے فرمایا۔ کہ الٰہی فیض سے جو کچھ آج کی رات میں رکن الدین کو پہونچے گا۔ وہ تمہارے نام کر دیا جاوے گا۔ آپ ہی کے حوالہ سے لوگ کہتے ہیں

کر بیان کرتے تھے - اُسی شب مین صفاتی اور افعالی توحید کا وجدان ہوا - اور دل مین یہان تک فروغ پیدا ہوا -
کہ خود بینی سے نجات مل گئی چند روز بعد آپ پیر کی اجازت سے احمد آباد مین آئے - یہان شیخ احمد کھٹو[۵] سے ملاقات ہوئی
ایک روز آپنے شیخ احمد سے پوچھا - اِس صوبہ کا پیر کون ہے شیخ احمد نے کہا - جو شخص جسم کے بار سے جلد سبک دوش
ہوجاوے - انہین ایام مین شیخ احمد بیمار ہوئے - اُنہون نے ایک درویش کو دو پارچہ - اور ایک شیشہ گلاب کا
دیکر آپ کے پاس بھیجا - آپنے قبول نہ فرمایا - اور کہا - درویشون کو دعا ہی کافی ہے - درویش جو کچھ لایا تھا - پھیر گیا -
شیخ نے فرمایا - آپ اس پردہ مین ایسا کہتے ہین - کہ احمد کا کفن اسی پارچہ سے ہوگا - اچھا اس کو حفاظت سے
رکھو - یہان تک کہ نتیجہ ظاہر ہو - خلاصہ کلام یہ - کہ جب خیال کے موافق ظہور ہو گیا تو آپنے شیخ احمد کو قبر مین
دفن کر کے - دولت آباد دکن کا راستہ لیا - چونکہ وہان پر پیکر پرستی کا رواج تھا - اور لوگون کے کاروبار کا بست وکشاد
برہمنون کے ہاتھہ نظر آیا - لہذا آپنے ارادہ مالوہ کا کیا - جب آپ دریائے نربدا کے کنارہ پہونچے تو وہان سے سلطان محمود
ابن خان جہان کے پاس یہ پیغام بھیجا - مین اس شرط سے شہر مین آتا ہون کہ سلطان استقبال نہ کرے - اور
میرے ملنے کے واسطے نہ آوے - اور نہ کچھہ ہدیہ بھیجے - سلطان نے یہ حکم سر آنکھون پر لیا - اور آپ کے قدم سے شہر
مین رونق حاصل ہوئی - چند روز بعد محمود نے اپنی بیتابی اور محرومی کا گلہ - محرمان شیخ کے نزدیک کرنا شروع کیا -
آپنے فرمایا اگر صرف ایک دفعہ کے دیکھنے پر سلطان راضی ہو - تو دریغ نہین ہے - اور قسم کا کفارہ سہل ہے - اِس کے
بعد فرزندون کو گجرات بھیج دیا - اور خود منڈو (مانڈو) مین گوشہ نشین ہو گئے - شیخ صالح ابن رفیع الملک نے
مُعنعن (اباً عن جدٍ) اپنے آباو اجداد سے بیان کیا ہے - ایک رات شیخ عزیز اللہ کی طبیعت مین انقباض
پیدا ہوا حجرہ سے گھر مین چلے آئے - اور اندر والون سے پوچھا - کیا تم لوگون کے پاس دنیاوی چیزون مین سے کچھہ
ہے - دایہ نے جواب دیا - کہ آج کل بی بی دُر ملکہ کا دودھ چھوڑایا ہوا ہے - اسواسطے اُس کے لیے - روٹی کا ٹکڑہ بار یک
کر کے ایک پیالہ دودھ مین بھگو رکھا ہے - فرمایا - باہر لیجاؤ - اگر کوئی درویش نہ ملے - تو کسی جانور کو دیدینا - یہ کہکر پھر
حجرہ مین چلے آئے - جب شیرخوار بچی نے بھوک سے رونا شروع کیا - تو دایہ اُس کو آپ کے پاس لے آئی - اور مصلے
کے پایئن مین لٹا دیا - آپنے اپنے پاؤن کا انگوٹھا بچی کے مُنہ کی طرف بڑہایا - بچی انگوٹھا چوسنے لگی - اور رونے
سے چپ ہو گئی - اِس رات کو بحکم خدا الہام غیبی کی طرف سے سترہ بار عزیز اللہ المتوکل علی اللہ کی ندا سنے مین
آئی - اُس وقت سے لوگون نے بھی آپ کو اسی خطاب کے ساتھہ نامزد کر دیا مصرع چون نام خویش ہست عزیز خدا و خلق

---

[۵] - ایک موضع کا نام ہے جو اجمیر اور ناگور کے درمیان مین واقع ہے ۱۲-

یادشاہ عالم گجراتی

آپ کا نام سید محمد ہے۔ اور آپ قطب عالم کے بیٹے ہین۔ چونکہ منجھلے بیٹے تھے۔ لہذا منجھن بہی نام تہا جس کے معنی متوسط ہین۔ آپ تمام تصوف کے مقامات اور طریقت کی منزلون پر پہونچے ہوئے تھے۔ آپ کے استاد شیخ سراج الدین علی چشتی احمد آبادی سے لوگ روایت کرتے ہین کہ فرماتے تھے۔ عنصری جسم مین آپ کے نفس ناطقہ کا نزول تاریخ نوین ذی قعدہ ہجری سنہ آٹھ سو سترہ کی رات مین ہوا۔ اور آغاز زمانہ ہوش سے امیرون اور سردارون کے میل جول سے دور۔ اور دانش و بنیش کی تحصیل مین مصروف رہے۔ عہد کر لیا تہا کہ نوکری نہین کرون گا۔ گو بادشاہ ملک اپنی تمام قلم رو وجہ معاش مین مقرر کر دیوے۔ چونکہ آپنے اِس میدان مین قدم استحکام کے ساتھ جمایا تہا۔ لہذا۔ چندروز بعد اُس سرزمین کے تمام امرا اور سلاطین آپ کی آستانہ بوسی کو وجہ پشت پناہ سمجھنے لگے نیز اپنے مکانون مین، آپ کی تشریف آوری کو باعث افتخار جانتے تھے۔ لکہا ہے۔ کہ جب صادق اور با اعتقاد مریدون کی نظر آپ کے نورانی چہرہ پر پڑتی تہی۔ تو وہ بالکل بے قابو ہو کر سجدہ مین سر رکہ دیا کرتے تھے۔ جب یہ بات اکثر لوگون کی زبانی سننے مین آئی۔ تو مولانا سراج الدین عالم ملتانی شہزادہ جن کا عمل علم کے مطابق تھا۔ شاہ کی ملازمت مین آئے۔ تاکہ سجدہ کرانے سے روکین۔ کیونکہ شریعت مین یہ امر بالکل ناجائز ہے۔ زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے۔ کہ جب مولانا سراج الدین کی نظر۔ شاہ کے جمال پر پڑی۔ تو مولانا نے بے ارادہ سر زمین پر رکہ دیا۔ اور رسم سجدہ بجالائے۔ شاہ نے فرمایا۔ مخلوق کے سامنے سجدہ کرنا نادرست ہے۔ مولانا نے جواب دیا۔ بیشک یہ ہی ہے۔ لیکن مین کیا کرون۔ مجہہ مین ضبط کی طاقت ہی نہ رہی۔ اسکے بعد حقائق بیانی کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور بہت کچہہ اسرار کے معاملے طے کئے گئے۔ ترسٹھہ سال کی عمر پائی۔ اور بیسوین جمادی الثانی ہجری سنہ آٹھ سو اسی کو روحانی عالم کی طرف کوچ فرما گئے۔ آپ کی قبر رسول آباد مین ہے۔ جو احمد آباد گجرات کا ایک محلہ ہے۔

یاد قاضی عطاءاللہ چشتی قدس سرہ

بعض روایت سے آپ کی ولادت دہلی کی ہے۔ بیعت طریقت کے آپ کے پیر کون تھے۔ یہ حال کہین لکہا ہوا نہیں دیکہا گیا۔ آپ اپنے زمانہ مین عالمون اور کامیاب ارباب سعادت کا مرجع تھے۔ کہتے ہین۔ جب آپ سفر حجاز سے ہندمین لوٹ کر آئے۔ تو جو مومنہ آپکے نکاح مین تہی۔ وہ دختر کو چہوڑ کر اِس جہان سے کوچ کر گئی۔ جب وہ لڑکی باپ کی پرورش سے بڑی ہوئی۔ اور اُس کی عمر دس برس سے متجاوز ہو گئی۔ تو حضور خاتم النبوۃ علیہ السلام نے خواب مین ارشاد فرمایا عطاءاللہ تمہاری لڑکی شیخ بہاءالدین صدیقی کے نام سے بروز ازل نامزد ہو چکی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

جو منڈو (المنڈو) مین گوشہ گزین ہین منڈا منڈو مین جاؤ۔ اور تعمیل کرو۔ ناچار آپ گجرات سے منڈو مین آئے۔ اور شیخ بہاء الدین کو تلاش کیا۔ جب پتہ لگ گیا تو حسب الارشاد نسبت مذکورہ عمل مین لائی گئی۔ خود بھی آپنے اسی شہر کی اخیر سرحد کے کنارہ ایک گوشہ اختیار کر لیا تھا۔ اور وہین رہے یہان تک کہ اخروی سفر کا وقت آگیا۔ آپ کی قبر پر سلاطین خلج نے ایک گنبد تعمیر کرادیا ہے۔ شیخ نجم الدین ابن بہاء الدین جو شاہ میانجی چشتی منڈوی کے باپ ہین۔ آپ ہی کی لڑکی سے مین

یاد مولانا سعد الدین کاشغری

آپ **فنا فی اللہ** کے جنگل کی گھاٹیان طے کر چکے تھے۔ اور **بقا باللہ** کے دریا مین تیرا کرتے تھے حقائق آگاہ مولانا عبد الرحمٰن جامی نے لکھا ہے۔ آپ کے جذبات اور حالات کا یہان تک جوش تھا۔ کہ جن ایام مین آپ کی توجہ عالم اسرار کی طرف ہوئی تھی۔ اُن ایام مین بےخودی اور بیہوشی آپ کو غنودگی کے طور پر ہوا کرتی تھی۔ ایک روز مینے ناواقفیت سے عرض کیا۔ کہ آپ اگر ایک لحظہ کے واسطے تکیہ پر سر رکھکر آرام لے لین۔ تو نا وقت نہین ہے۔ فرمایا۔ جامی یہ گمان نکرنا کہ اس گروہ کو خواب شیرین کے سوا کوئی اور نشہ بھی سرور پیدا کر سکتا ہے۔ یہ ارشاد سرزنش سنکر مین خجالت سے عرق عرق ہو گیا۔

غوثی اس مین شک نہین۔ کہ تمام آدمی صورت و شکل مین باہم مشترک ہین۔ مگر اس اشتراک سے نتیجہ نہین نکالنا چاہیئے۔ کہ معنی مین بھی باہم شامل ہین۔ بلکہ ایسا حال ہے۔ کہ ایک شخص تو آنکھین بند کر کے الٰہی باغ کی سیر کرتا ہے اور اسی طرح کا دوسرا آدمی اُن غافلون مین سے ہوتا ہے جو بیہوشی کی بساط پر بیٹھے ہوئے اونگھا کرتے ہین **بیت**

پوشیدہ چشم با تو نشستن بہ بزم فکر
قانون ہم نشینی اہل دیار ماست

یاد شاہ عبد اللہ شطاری

حضرت اعلیٰ آپ کا لقب ہے۔ آپ حسام الدین کے بیٹے ہین۔ جن کا سلسلہ اس طرح پر ہے۔ حسام الدین ابن رشید الدین ابن ضیاء الدین ابن نجم الدین ابن جمال الدین ابن شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی۔ اور شیخ محمد عارف کے خلیفہ ہین۔ جن کو شیخ محمد عاشق سے خلافت تھی۔ ان کو اپنے باپ شیخ خدا قلی ماوراء النہری سے ان کو شیخ ابو الحسن عشقی سے۔ ان کو مولانا ابو المظفر ترک سے۔ ان کو شیخ ابو یزید اعرابی سے۔ ان کو شیخ محمد مغربی سے۔ اور ان کو سلطان العرفا شیخ ابو یزید بسطامی سے تھی۔ **قدس اسرارہم**۔ اس سبب سے اس سلسلہ کو ایران اور توران مین عشقیہ۔ اور دار الملک روم مین بسطامیہ کہتے ہین۔ لکھا ہے۔ دعوت کا علم۔ ذکرون کا طریقہ۔ اور شغلون کی روش۔ کہ انہین پر مشہور سلسلون مین سلوک و ہدایت کا دار و مدار ہے۔ یہ سب کچھ آپ عمل مین لائے۔ اور بزرگان طریقت سے حاصل کئے تھے

Presented by www.ziaraat.com

ایک رسالہ لطائف غیبیہ آپ کی تصنیفات سے ہے۔ سلطان غیاث الدین خلجی شاہ مالوہ کے نام ترتیب دیا تھا۔ اس رسالہ مین آپ لکھتے ہین۔ توحید کے اسرار۔ وجد کے اطوار۔ الہی حقائق۔ اور طریقت وحقیقت کے دقیقے جو صفحۂ خاطر کی لوح پر محفوظ تھے۔ یہ یا تو وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا[1] کی رہنمائی کی بدولت۔ مبدء فیاض سے بے واسطہ پہونچے تھے یا فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ[2] کے حکم کے بموجب مشائخ طریقت سے بالواسطہ معلوم ہوئے تھے۔ ان سب باتون کو قلم کے ذریعے سے اوراق مین ثبت کیا ہے تاکہ اہل ظاہر اور اہل باطن دونون کو فیض پہونچے۔ اور رحمۃ للعالمین ہونے کا اطلاق خلافت صغیر اور بہی صادق آوے نیز لکھا ہے۔ کہ نفی و اثبات کے ذکر کی تلقین بہت سے ہادی اور مقبول اصحاب سے مجکو پہونچی ہے۔ مین جن ایام مین بخارا مین تھا اُس وقت مینے سنا تھا۔ کہ شیخ مظفر کتانی خلوتی۔ جو نیشاپور مین ہین۔ صوفی کو تین روز کی خلوت مین خدا تک پہونچا دیتے ہین۔ فوراً مین شیخ مظفر کی خدمت مین دوڑا گیا جس قدر کانون سے سنا تھا۔ اُس سے ہزار حصہ زیادہ آنکھون سے دیکھا۔ ایک عرصہ تک شیخ مظفر کی ملازمت کرکے نفی و اثبات کا ذکر۔ اور اُس کا تصور یاد کر لیا۔ یہ طریقہ شیخ مظفر کو شیخ ابراہیم عشق آبادی سے۔ ان کو سید نظام الدین حسین سے ان کو شیخ محمد خلوتی سے۔ اور ان کو شیخ نجم الدین کبریٰ سے حاصل ہوا تھا۔ اسی سلسلہ مین خراسان اور عراق کی سیاحی کرتا ہوا۔ آذربیجان کے ملک مین پہونچا۔ یہان پر سید علی موحد کی ملازمت حاصل کی۔ سید علی موحد کو۔ شریعت۔ طریقت۔ اور حقیقت مین زیور کمالات سے آراستہ پایا اور ان کی صحبت سے مجکو بہت کچھ فائدہ پہونچا۔ سید علی موحد کو شیخ زین الدین خوافی سے اجازت تھی۔ جو چار واسطہ سے شیخ الشیوخ سہروردی کو پہونچتے ہین۔

آپ ہجری سنہ آٹھ سو نوے مین ترک تعین کرکے خلوتخانہ لاتعین کی طرف کوچ فرما گئے۔ آپ کی خوابگاہ منڈو (مانڈو) مین ہے سلاطین خلجی کے مقبرہ کی جنوبی سمت مین۔

شاہ کے جسم پر سلطانی لباس اور ہمراہی صوفیون کے جسم پر فوجی وردی ہوتی تھی۔ اس شان کے ساتھ علم اُٹھاتے تھے۔ اور نقارہ بجاتے تھے۔ اسی طمطراق کے ساتھ سیاحی کرتے تھے اہل جہان کا تماشا کرکے فیض پہونچاتے تھے اور فائدہ بہی اٹھاتے تھے۔ اثنائے راہ مین جس زمین اور مکان پر پہونچتے تھے۔ اُس سرزمین کے مشائخ کو پیغام بھیجتے تھے۔ کہ ایک درویش نے اس خیال سے سیاحی اختیار کی ہے۔ کہ اگر کلمۂ توحید کے معنی کوئی شخص اُس سے بہتر جانتا ہو۔ تو وہ مسافر کو تعلیم کر دیوے۔ اور اگر ایسا نہو۔ تو مقیم لوگون کا بے منت فائدہ

[1] اور ہمنے اپنی طرف سے اس کو ایک خاص علم سکھا دیا تھا۔ [2] لوگو اگر تم کو معلوم نہین ہے۔ تو اہل کتاب سے پوچھ دیکھو۔

اس مین ہے کہ وہ گنج توحید مسافر سے حاصل کرلیوین ۔ کیونکہ ایسی فرصت جس مین اسباب سعادت بھی بہم بہونچین ۔ دشواری سے ہاتھ آتی ہے ۔ **القصہ** ۔ جب آپ بنگالہ مین پہونچے ۔ تو حسب معمول ہی پیغام شیخ محمد علا کے پاس بھی بھیجا ۔ جو آج کے روز شیخ قاضن شطاری کے نام سے نامزد ہین شیخ محمد علا نے جواب دیا ۔ کہ ایسے فضول گو اشخاص ۔ خراسان اور پارس سے بہت آتے ہین ۔ پیغام دینے والے شاہ صاحب نے جواب سنکر فرمایا ۔ شیخ محمد علا کے کمالات کا ظہور مجھ ہی فضول گو کی تلقین پر منحصر ہے ۔ ان ایام مین سلطان غیاث الدین خلجی نے چیتور کے قلعہ کا محاصرہ کر رکھا تھا ۔ آپ نے بنگالہ سے معاودت فرمائی ۔ تو اُسی راہ سے آکر قلعہ مذکور کے نیچے آٹھیرے سلطان نے حاضر ہوکر آستانہ بوسی کی ۔ اُسی مورچہ سے جو آپ کی خیمگاہ کی برابر مین تھا ۔ آپ کی توجہ کی بدولت اتنے تھوڑے روز کے اندر قلعہ فتح ہوگیا ۔ کہ گمان مین بھی نہین آسکتا ہے ۔ سلطان نے نہایت تعظیم اور اعزاز کے ساتھ آپ کو اپنی روانگی سے پیشتر دارالاسلام منڈو (مانڈو) مین روانہ کیا ۔ کہتے ہین ۔ اسی کے قریب قریب شیخ محمد علا نے چلہ کیا تھا ۔ ایک رات شیخ محمد علا کے پدر بزرگوار نے خواب مین فرمایا ۔ علا ۔ تمہاری گرہ کشائی اس قسم کی ریاضت سے تعلق نہین رکھتی ہے ۔ بلکہ اُسی خراسانی فضول گو کے حوالہ ہے ۔ جس سے تم کو انکار ہوچکا ہے مجبوراً دشواری کے ساتھ اور تن تنہا وطن سے سفر کرنا پڑا ۔ اور منڈو مین حاضر آئے ۔ شاہ کے دروازہ پر تین روز تک کھڑے رہے ۔ اور انتظار کیا ۔ چوتھے روز کی صبح کو شاہ صاحب باہر تشریف لائے ۔ امتحان لیا ۔ اور بہت کچھ سرزنش کی اور موثر نصیحتین فرماکر معلومات سے گران بار کیا چندروز بعد خلعت خلافت سے سرفراز کرکے وطن کو روانہ فرمایا

اس سلسلہ کے پیرون کو شطاری اس سبب سے کہتے ہین ۔ کہ شطاری مشائخ شاہراہ طریقت کے سلوک مین ۔ دوسرے خانوادون کے مشائخ سے زیادہ تیز ۔ اور تیز رفتار رہوتے ہین ۔ چنانچہ کہتے ہین ۔ جوان کا اول قدم ہوتا ہے ۔ وہ دوسرے درویشون کا اخیر قدم ہوتا ہے ۔ ایک مدت تک اس معما کے حل کرنے مین اندیشہ جولانی کرتا رہا ۔ اور پریشان رہا ۔ جب اس سلسلہ کے اشغال اور اذکار کے اصول پر آگاہی ہوئی ۔ اور دوسرے گروہ کے گروہ صوفیون کا سلوک ۔ ان کے برابر مین لاکر مقابلہ کیا ۔ تو سوائے اسکے کوئی تفاوت نظر نہین آیا ۔ کہ شطاری مشرب مین صوفی اپنے تئین عین ذات جان کر بڑھی درسیدہی ۔ عالم التعینات مین مرکز خاک تک نزول کرتا ہے ۔ اور اسکے بعد جیسے نزول کیا تھا ۔ ویسے ہی عروج مین ۔ ہر منزل کی آئین چھوڑتا ہوا ۔ پھر عالم الا کو پہونچ جاتا ہے ۔ اور جمہور مشائخ کے طریقہ مین یہ بات ہے ۔ کہ طالب اولاً درجہ بدرجہ عالم ناسوت سے صعودی سیر فرماتا ہوا ۔ وحدت وجود کے مرتبہ تک ترقی کرتا ہے ۔ اور پھر اس مقام سے تعینات کو قبول کرتا ہوا ۔ اور ہر ایک تعین مین اُس کا

رنگ لیتا ہوا - عالم شہادت کی طرف چلا آتا ہے - ان دو طریقون کے مقابلہ سے یہ بات سمجھہ مین آئی - کہ اول قدم سے عبارت وہی سلوک کا آغاز ہے حضرت ذات سے - اور اخیر قدم سے مراد سیر کا انجام ہے اُسی مرتبہ احدیت کو - اور سوا اسکے دوسرے معنی جسمین شکل خوبی پیدا ہوتی ہو - غالبًا ہرگز مراد نہ ہونگے - بیت

برق صفت غوشیا گام زدی سال ہا	لیک نہ رفتی ہنوز نیم قدم سوے او

جواہراین گزارش گوشوارہ سامع جویندگان معانی القاب باد

جو اصحاب اسرار خانہ تحقیق کے پردہ دار ہین - اور جو ارباب اسرار پردہ توحید کے محرم ہین - ان کا دستور ہے - کہ آواز اور الفاظ کے ذریعہ سے اپنی واردات کا اظہار - اصطلاحات مین کیا کرتے ہین - ان کے اصول اور اوضاع پر نظر اور قیاس کر کے لقب احرار کی وجہ تسمیہ اس طرح بیان ہوسکتی ہے - کہ سلوک مین ایک مقام ہوتا ہے حفظ العہد کا جس سے مراد صوفیون کی اصطلاح مین یہ ہے - ۵۱ هُوَ الْوُقُوْفُ عِنْدَ مَا حَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِعِبَادِهٖ اور حفظ کی دو قسمین ہین (ایک) حِفْظُ عَهْدِ الرُّبُوْبِيَّةِ (دوسرے) حِفْظُ عَهْدِ الْعُبُوْدِيَّةِ حفظ عہد الربوبیۃ یہ ہے - کہ جمیع کمالات کی نسبت - رب کی طرف کی جاے - اور حفظ عہد العبودیۃ یہ ہے - کہ تمام نقصانات عبد کی طرف منسوب کئے جائین - ۵۲ علے ما نطق بہ القراٰن مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَ مَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ پس جس وقت موحد اور باصفا صوفی کو اذکار اور اشغال کی بدولت رعایت حفظ العہد کا حوصلہ پیدا ہوجاتا ہے - اور اس حفظ کے آثار - صوفی مذکور کے تمام اوقات اور حالات کو پکڑ لیتے ہین - تو اُس وقت حکمت اجمالی کا جمال اُس کی چشم بصیرت کو نظر آنے لگتا ہے - اور اجمالی حکمت سے مراد یہ ہے ۵۳ هِيَ الْعِلْمُ بِحَقَائِقِ الْاَشْيَاءِ وَ اَوْصَافِهَا وَ اَحْكَامِهَا عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ وَ ارْتِبَاطِ الْاَسْبَابِ بِالْمُسَبَّبِ وَ اَسْرَارِ انْضِبَاطِ نِظَامِ الْمَوْجُوْدَاتِ وَ الْعَمَلِ بِمُقْتَضَاهُ -

اور بحکم ۵۴ مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا حکمت مذکور کی مفصلہ ذیل چارون قسمون پر بھی صوفی کو اطلاع دیدی جاتی ہے یہ چارون قسمین ترتیب وار خیر کثیر مین داخل ہین -

۵۱ اُس مقام پر - ٹہیرنا جس کو اللہ جل شانہ نے اپنے بندون کے لئے محدود کر دیا ہے ۱۲ ۵۲ جیسا کہ قراٰن پاک تعلیم فرماتا ہے - اے بندے اگر تجھہ کو کوئی نعمت پہونچے تو سمجھہ کہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر تجھہ کو کوئی نقصان پہونچے - تو سمجھہ کہ تیرے نفس کی طرف سے ہے ۱۲ ۵۳ اجمالی حکمت کے مفہوم مین چار چیزین داخل ہین (۱) اشیا کی حقیقت اور اُس کے اوصاف و احکام جیسے اور جو کچھہ ہین - اُنپر علم حاصل ہونا (۲) اسباب کا رابطہ مسبب کے ساتھ جو کچھہ ہے - اُسپر علم حاصل ہونا (۳) نظام موجودات کس طرح پر منضبط ہے - اِس کے اسرار پر علم حاصل ہونا - (۴) اقتضاے علم کے بموجب عمل کرنا ۱۲

۵۴ جس شخص کو بات کی سمجھہ دی گئی - اُس نے بیشک بڑی دولت پائی ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

(اول) الحکمۃ المنطوق بہا وھی علوم الشریعۃ والطریقۃ۔

جس حکمت کی نسبت کلام کیا جا سکتا ہے۔ وہ شریعت اور طریقت کے علوم ہین۔

(دوسری) الحکمۃ المسکوت عنہا وھی اسرار الحقیقۃ

جس حکمت کی نسبت کلام سے سکوت اولی ہے وہ اسرار حقیقت ہین۔

جس کو وہ لوگ علی ما ینبغی نہین سمجھ سکتے ہین۔ جو استدلال اور تقلید مین گرفتار ہین

کما روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان مجتازا فی بعض سکک المدینۃ ویتبعہ اصحابہ رضی اللہ عنہم فاقسمت علیہ امراۃ ان یدخلوا منزلہا فدخلوا فراوا نارا مضطرمۃ واولاد المراۃ حولہا فقالت یا رسول اللہ اللہ ارحم بعبادہ ام انا باولادی فقال بل اللہ ارحم فانہ ھو ارحم الراحمین فقالت اترانی یا رسول اللہ احب ان القی ولدی فی النار فکیف یلقی اللہ عبیدہ وھو ارحم الراحمین قال الراوی فبکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ھکذا اوحی الیّ

جیسے کہ روایت کی گئی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک راستہ مین چلے جا رہے تھے۔ اور آپکے ساتھ آپکے بعض اصحاب بھی تھے رضی اللہ عنہم۔ آپ کو ایک عورت نے قسم دی۔ کہ میرے مکان مین آپ جملہ اصحاب تشریف لے چلین چنانچہ وہان گئے وہان جا کر دیکھا۔ کہ ایک آگ مشتعل ہے۔ اور اس عورت کی اولاد آگ کے گرد جمع ہے۔ عورت نے عرض کی یا رسول اللہ۔ اللہ جل شانہ اپنے بندون پر زیادہ رحیم ہے۔ یا اپنی اولاد پر مین۔ آپنے فرمایا نہین اللہ ہی زیادہ رحیم ہے۔ کہ وہ ارحم الراحمین ہے پھر اس عورت نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا آپ یہ کہہ سکتے ہین کہ مین اپنے کسی بچہ کو آگ مین ڈال دینا گوارا کرون گی (اگر مین گوارا نہین کرونگی) تو اللہ جل شانہ اپنی غلامون کو کیسے آگ مین ڈالے گا کہ وہ تو ارحم الراحمین ہے راوی کہتا ہے۔ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روئے اور فرمایا۔ میرے پاس بھی وحی اسی مضمون کی آئی ہے۔

(تیسری) الحکمۃ المجہولۃ وھی ما خفی علینا وجہ الحکمۃ کایلام بعض العباد وموت الاطفال والخلود فی النار فیجب الایمان بہا والرضا بوقوعہ واعتقاد کونہ عدلا وحقا۔

حکمت مجہولہ وہ حکمت ہے جس کی وجہ ہم لوگون سے مخفی ہے جیسے بعض بندون کی تکلیفات اطفال کی موت۔ اور دوزخ مین ہمیشہ رہنا اس حکمت پر ایمان لانا۔ اس کے وقوع پر راضی ہونا اور اس کو عدل اور حق کر کے ماننا اور عقیدہ رکھنا واجب ہے

(چوتھی) الحکمۃ الجامعۃ وھی معرفۃ

حکمت جامعہ مین یہ باتین داخل ہین (۱) حق کی

Presented by www.ziaraat.com

الحق والعمل بہ ومعرفۃ الباطل والاجتناب عنہ کما قال علیہ السلام اللهم ارنا الحق وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل وارزقنا اجتنابہ انک مجیب الدعوات

معرفت اور اوس پر عمل کرنا - (۲) باطل کی معرفت اور اُس سے اجتناب کرنا - جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے اے میرے اللہ ہم کو حق دکھا اور اُس کا اتباع نصیب کر اور ہمکو باطل پر علم اور اُس سے اجتناب روزی کر بیشک تو دعاؤن کا قبول فرمانے والا ہے

اب سنئیے مطلب اصلی اس تمہید کا یہ ہے - کہ ہر دو مرتبہ کے حفظ کا ملکہ - اور چارون حکمتین حاصل ہونے کی بدولت - صوفی مذکور[۵۱] حجۃ الحق علی الخلق ہوجاتا ہے - جو عبارت انسان کامل سے ہے - اور خلافت کے مرتبہ کو پہونچکر **حریت** کا خلعت پہن لیتا ہے - حریۃ - اصطلاح صوفیہ مین یہ ہے[۵۲] ھی الانطلاق عن رق الاغیار اور یہ تین قسم پر ہے - (اولاً) حریۃ عامۃ - یہ رہائی پانا ہے زندان شہوت سے (ثانیاً) حریۃ خاصہ - یہ مرادات کی قید سے آزاد ہونا ہے[۵۳] بفناء ارادۃ العبد فی ارادۃ الحق (ثالثاً) حریۃ خاصۃ الخاصۃ - سالک کو جو نور الانوار کی تجلی مین اپنے تئین ہلاک کردینے کی آرزو - اور آرزو کی رسوم اور آثار کے ساتھ دلبستگی رہتی ہے - اس دلبستگی سے نجات پانا - یہ تیسری قسم حریۃ کی ہے - اسکے بعد جس شخص کو یہ مراتب حاصل ہین - اُس شخص کو جب ان حالات مین دوام اور قیام نصیب ہو - تو اُس کو احرار کہتے ہین -

الحال فی اصطلاحهم ما یرد علی القلب بمحض الموهبۃ من غیر تعمل واجتلاب کالرق والعتق والحزن والطرب والبسط والقبض ویزول بظهور صفات النفس سواء یعقبہ المثل اولا فاذا دام صار ملکۃ فیسمی مقاما -

اب اصطلاح صوفیہ مین یہ بات ہے کہ جو شے محض آلہی بخشش سے بدون عمل اور کوشش کے قلب پر وارد ہوتی ہے جیسے غلامی - آزادی - غم - خوشی - بسط اور قبض اور وہ شے - نفسانی صفات کے ظہور سے زائل ہوجاتی ہے - خواہ اُس کے عقب مین میلان ہو - یا نہین یہ شے اگر دوام کے ساتھ قایم رہے - تو اُسکو مقام کہتے ہین

بیان سے معلوم ہوسکتا ہے - کہ اصحاب ولایت کے القاب اُن مقامات کے اعتبار سے ہوا کرتے ہین - کیونکہ معین القاب کی وجوہ مین سے یہ گزشتہ بیان ایک وجہ ہے -

یاد برہان المحققین خواجہ ناصر الدین عبید اللہ

آپ بلفظ خواجہ احرار کے ساتھ نامزد تھے - خواجہ محمود ابن خواجہ شہاب الدین شاشی کے فرزند ہین - خواجہ

[۵۱] خلقت کے اوپر حق کی حجت ۱۲ [۵۲] حریۃ - اغیار کی غلامی سے آزاد ہونا ہے - [۵۳] عبد کا ارادہ حق کے ارادہ مین فانی ہوجانے سے ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

شہاب الدین خواجہ محمد نامی کے پوتے تھے۔ جو عالم متبحر ابو بکر محمد ابن اسمعیل قفال شافعی کے بزرگ دوستون مین سے ابن شیخ ابو بکر کشفی اور کسبی علم مین اپنا مثل نہین رکھتے تھے۔ احرار الاولیا کی والدہ ماجدہ۔ خواجہ داؤد ابن خواجہ خاوند ظہور ابن شیخ عمر باغستانی کی بیٹی ہین۔ جن کا سلسلہ سولہ واسطون کے بعد امام عبداللہ ابن عمر ابن خطاب تک پہونچتا ہے رضی اللہ عنہم۔ آپ کے پیر ارادت مخدوم العرفا مولانا یعقوب چرخی سنزی تھے جو حضرت خواجہ بزرگ خواجہ بہاء الحق والدین نقشبند کے بزرگ ترین خلفا مین سے ہین۔

ایہا السامعون آپ کے حالات کے بیان مین بہت سے ابواب ہین۔ کتاب رشحات مین آپ کے حالات تھوڑے سے ہی لکھے گئے تھے۔ کہ کتاب مذکور کے تمام صفحے آپ ہی کے حالات سے بھر گئے۔ پھر اس صورت مین کتاب راقم جو محض نمونہ کے طور پر حامل الاختصار ہے سوائے اجمالی دو تین حرفون اور عنوانی چند کلمون کے کب گنجایش رکھ سکتی ہے۔ لہذا ہر ایک باب کا ایک نکتہ حوالۂ قلم کرتا ہون۔

آپ کی ولادت ماہ رمضان ہجری سنہ آٹھ سو چھ مین ہوئی۔ اور آپ نے عمر اسی اور نواسی سال کی پائی چوتھے سال کے آغاز مین تعلیم کا تعلق قدس آلہی کے جناب مین تھا۔ آپ فرماتے تھے۔ بارہ سال کی عمر مین اپنی حالت پر قیاس کرکے مین یہ عقیدہ رکھتا تھا۔ کہ اللہ جل شانہ نے کسی آدم زاد کو اس طور پر پیدا نہین کیا ہے۔ کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے سے غافل ہو سکے۔ آخر الامر معلوم ہوا۔ کہ یہ میرا عقیدہ ازلی عنایت تھی۔ نیز آپ فرماتے تھے۔ جب مین مرزا شاہرخ کے زمانہ مین ہرات مین تھا۔ تو مجھکو ایک کوڑی کے بھی صرف کرنے کی استطاعت نہین تھی ایک روز بازار مین ایک گدا نے گدائی کے طور پر سوال کیا۔ اُس وقت میرے پاس ایک پرانی دستار تھی جس مین بخیہ (ٹانکے) آویزان تھے وہ دستار مینے ایک طباخ کو دی۔ اور کہا۔ یہ پاک ہے۔ اور دیگ دھونے کے واسطے موزون ہے طباخ نے گدا کو ایک پیٹ کے لائق کھانا کھلا کر صبر کیا۔ اور دستار مجھکو واپس دیتا تھا میںنے نہین لی۔ اور راستہ مین چل نکلا۔

کہتے ہین آپ کی خاطر عاطر کو حمام کی طرف قطعی میلان نہین تھا۔ وجہ دریافت کی گئی۔ تو جواب دیا۔ کہ مین آغاز سلوک مین عوام کی خدمت کیا کرتا تھا۔ حمام کے اندر ایک روز مین پندرہ سولہ آدمیون کی کیسہ ملی اور مالش جسم کر لیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ حمام کی حرارت سے طبیعت بیمار ہو گئی تھی۔ اس سبب سے دل حمام سے گریز کرتا ہے۔

ایک دفعہ آپ فرماتے تھے۔ طریقہ خواجگان مین قدس اللہ ارواحہم۔ ہمت اور عادت مقتضائے وقت کے تابع اور اسی مین مصروف ہوتی ہے۔ پس اگر کسی وقت مین کسی خدمت گزاری کے ذریعہ سے کسی مسلمان بھائی کو کوئی راحت پہونچانا ممکن ہو۔ تو اس وقت مین ذکر اور مراقبہ کو۔ کسی دوسرے وقت پر منحصر رکھنا چاہیے۔ کیونکہ

خدمت کا ثمرہ - دلون کے اندر مقبولیت پیدا ہونا ہے - اور یہ مقبولیت ذکر و مراقبہ کے نتیجہ پر مقدم ہوتی ہے - اور وہ جو بعض اصحاب نے نفل عبادتون کو اخوان الصفا کی خدمات سے بہتر سمجھا ہے - یہ محض گمان ہی گمان ہے - ثمرات مذکورہ کے تفاوت کی نسبت آپکا فرمانا تھا - کہ مینے اس طریق کو کسی کی تلقین یا تحریر سے اخذ نہین کیا ہی بلکہ خدمات کے آثار سے تعلیم پائی ہے - کہ خدمت کی خاصیت کیا ہے - ہر ایک شخص کو بارگاہ قرب مین جداگانہ دروازہ سے لیجاتے ہین - اور مجکو جو اس بارگاہ مین پہونچنا نصیب ہوا ہے تو خدمت کے دروازہ سے ہوا ہے - اِس سبب سے محبوب کی خدمت مجھے محبوب ہے -

مصنف رشحات نے لکہا ہے - کہ آپ کا مال - منال - دیہات - اراضی - زراعت - گلہ مویشی - اسب اور املاک یہ سب سامان شمار کے اندازہ سے باہر تھا - چنانچہ ایک روز آپ خود اپنی زبان صادق البیان سے فرماتے تے - سمرقند کے خاص مزرعون کی پیداوار سے سمرقندی سیر کے حساب سے اسّی ہزار من غلہ میرے حاصلات کے عُشر (دسوین حصہ) کا سلطان احمد میرزا کی کچہری مین میرے کارندے داخل کرتے ہین - نیز فرماتے تھے - کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ازلی عنایت سے میرے نقد اور جنس مین ایسی برکت اور افزونی دی ہے - کبھی ایسا ہی ہوتا ہے - کہ خرچ غلہ کی میزان جمع کی میزان سے زیادہ آتی ہے - اور غلہ کے کوٹہون مین ابہی بہت سا غلہ ایسا ہے - کہ ترازو کے پلہ پر پہونچا ہی نہین ہے نیز فرماتے تے - کہ مین ایک زمانہ مین شہر ہری مین تھا - ایک روز شیخ بہاء الدین عمر کے مکان پر گیا - آپنے حسب عادت دریافت کیا - کہ شہر مین کیا خبر ہے - مینے کہا - دو خبرین ہین شیخ زین الدین اور اُنکے یار دوست کہتے ہین ہمہ از دست اور سید قاسم اور اُن کے پیرو کہتے ہین - ہمہ اوست - فرمایا - اولین بات دوستی کی کسوٹی پر چڑہی ہوئی ہے - تہوڑی دیر بعد چند دلیلین اس راست گفتار کی تائید مین - اِس طرح بیان فرمائین - کہ اگر اُن کے مقدمات مین غور و تامل سے کام لیا جاوے - تو ہر ایک دلیل سے ثانی قول کے مدعا کا ثبوت پیدا ہو جاوے - آپنے مضامین دلائل کی حقیقت بہی ظاہر فرمائی - کہ اس طرح پر ہے - پہر دوسری چند دلیلین بیان کین - اُن کا بہی ایسا ہی حال تہا - یہ سب باتین سنکر بے تامل یہ بات ذہن مین آئی - کہ اولین قول کا اقرار - اور پچھلے قول کا حقیقۃً اعتقاد بہتر ہے -

نیز فرماتے تے - جب مولانا یعقوب کے دیدار سے میری آنکھین منور ہوئین - تو مولانا کے سلوک سے مجکو اپنی نسبت ایسا کوئی خاص التفات معلوم نہین ہوا - جس کی وجہ سے دل کے اندر صورت شگفتگی پیدا ہو - بلکہ مولانا ترش روئی سے پیش آئے اور اپنا ہاتھ نہین بڑہایا - فرمایا - ہم سے بیعت نہ کرو - اتنے مین مولانا کی

پیشانی پر میری نظر جا پڑی - تو ایک سفید داغ نظر آیا جس سے طبیعت کو خلقۃً تنفر ہوتا ہے - یہ دیکھکر مینے لوازم بیعت ادا کرنے مین توقف کیا - مولانا نے جب میری صورت حال سے یہ معلوم کیا - کہ مجکو بیعت ہونے مین تامل ہے - تو فوراً خلع لبس کے ذریعہ سے اپنے تئین ایک جمیل صورت مین ظاہر فرمایا - جس کے دیکھنے سے بے قابو ہوگیا - اور اپنا ہاتھ آستین کے اندر سے نکال کر مراسم بیعت ادا کئے -

قرآن پاک کی ایک تفسیر ہے (رشحات) نام اُس کے ایک رشحہ مین لکھا ہے - ایک روز آیۃ کریمہ ٥٠ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ کی تاویل مین آپنے (خواجہ سے) فرمایا - مراد یہ ہے - کہ صوفی ہمیشہ ذات مطلق کو واحد تصور کرتا رہے - اور انواع و اقسام کی صفات جو بکثرت دیکھتا ہے - اُن سے گزر جاوے - ثم کلامہ حرف ثم جو تراخی کے واسطے موضوع ہے - اس آیۃ کریمہ مین دیکھکر راقم گلزار کے ذہن مین یہ بات آتی ہے - کہ صوفی تخلق اور تبدیل کے بعد ایک مدت پیچھے - اِس توحید کے مرتبہ کو پہونچتا ہے - اور ایسی تدریج سے مرتبہ توحید کو پہونچنا محقق سالکون کا طریقہ ہے - اور بلا توقف فوراً مرتبہ توحید کو پہونچنا - جذبہ کی علامت - اور مجذوبون کی عادت ہے - ٥١ لَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَهٗ اِلَّا اللّٰہُ -

احرار الاولیا کی بیماری کا آغاز یکم محرم ہجری سنہ آٹھ سو پچانوے کو ہوا - اور آپ کی رحلت اسی سال کی یکم ربیع الاول کو ہوئی - یہ عجیب لطیفہ اور لطیف نکتہ ہے - کہ جس قدر آپ کی حیات کے سال تھے - یعنی اِنثی اور نو اسی - شمار مین اُسی قدر آپ کے ایام مرض بھی آئے - یہ جو حدیث شریف سے ٥٣ حُمّٰی یَوْمٍ کَفَّارَۃُ سَنَۃٍ اس سعادت سے آپ کو شرف حاصل ہوا - آپنے دو خلف اپنے قائم مقام چھوڑے - جو آثار سلف سے آراستہ - خلافت و ہدایت کے واسطے شائستہ - اجازت و خدائی تقرب کے لائق تھے - سب سے بڑے خواجہ محمد عبد اللہ تھے - جو خواجہ کلان - اور خواجگان خواجہ کے نام سے مشہور ہین - دوسرے خواجہ محمد یحییٰ ہین - آپ اپنے پدر بزرگوار کے جانشین ہوئے - حضرت حقائق پناہی مولوی سے منقول ہے - کہ فرماتے تھے - جو بڑے ہین - وہ علم و فضیلت مین بہت بڑے ہین - اور جو سجادہ نشین ہین - وہ جذب و حالت - اور ولایت کے جلال مین سب سے آگے ہین -

راقم رشحات لکھتے ہین - جس زمانہ مین خواجہ محمد یحییٰ ہرات مین تشریف لائے تھے - اُس زمانہ کا ذکر ہے - ایک

---

٥٠ - اے پیغمبر کہدو - کہ (وہ کتاب اسی اللہ ہی نے اُتاری تھی) پھر اُن کو پڑے جھک مارنے دو ۱۲ ٥٢ اللہ کے سوا اس کا اصلی مطلب کسی کو معلوم نہین ۱۲ ٥٣ ایک یوم کی تپ ایک سال کا کفارہ ہوتی ہے ۱۲ -

خواجہ باتفاق حضرت حقائق پناہی - مولانا محمد روجی کی ملاقات کے واسطے گئے تھے - مین بھی ہمرکاب تھا - صاحب مکان (مولانا محمد روجی) نے نہایت ادب اکابر تلو مہمان عزیز کے ساتھ کیا - اور تواضع وتعظیم سے بہت کچھہ گرماگرمی ظاہر فرمائی - لیکن ہم نشینی کا تمام وقت - طرفین کی خاموشی مین گزرا - بعد دوسرے روز تنہا مولانا کی خدمت مین گیا - تو ظاہر و باطن کی آراستگی کے متعلق حضرت خواجہ کی تعریف حد سے زیادہ فرمائی - جب لوٹ کر خواجہ کی خدمت مین آیا - تو سنی ہوئی باتین مجمل طور پر مینے ظاہر کین - خواجہ نے فرمایا کل کے روز مین آپ کی صحبت مین اپنی فنا اور مولانا کے اثبات مین مشغول تھا - میری تعریف جو مولانا فرماتے ہین - یہ درحقیقت مولانا کی ہی تعریف ہے - کیونکہ اُس وقت مجھہ مین مولانا کی ہی حقیقت جلوہ گر تھی -

سجادہ نشین احراریہ کے جملہ واقعات اور حالات کتاب رشحات مین مصنف نے جیسا جیسا موقع اور وقت پایا ہے - تفصیل کے ساتھہ لکھے ہین - یہان پر مین صرف آپ کی شہادت کے متعلق مجملاً لکھتا ہون - احرار الاولیا اکثر خلوتون مین خواجہ محمد یحیٰی سے امیر المومنین ابی عبداللہ الحسین رضی اللہ عنہ کے وقایع کا ذکر کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے - کہ تمہاری روح کو شہید دشت کربلا کی ولایت اور شہادت کے ساتھہ کامل نسبت ہے - کہتے ہین جب آپ کے پدر بزرگوار حقیقی محبوب کے باغ کو چلے گئے - تو چند روز بعد شاہ بیگ خان نے پرگنہ سمرقند ضبط کرلیا اور ہجری سنہ نوسو چھ کے اولین عشرہ محرم مین جمعہ کے روز حضرت خواجہ محمد یحیٰی سے مواخذہ اور مطالبہ کرکے جو کچھہ نقد و جنس مکانات مین تھا - سب سرکار مین خالصہ کیا - اور دیہات - اراضی - اور تمام مزرعے سرکاری نوکرون کے سپرد کئے - اور اُن کا قبضہ ہوگیا - خواجہ کو انتظار تھا - کہ شاید عاشورہ کے روز شہادت کا واقعہ بھی وقوع مین آکر دائمی آرام مل جاویگا - مگر ایسا نہین ہوا - اس درمیان مین خان نے حکم دیا - کہ آپ مع فرزندون - مریدون - اور متعلقین کے خراسان کو چلے جاوین - خلاصہ یہ ہے - کہ آپ اکرمینہ کے راستہ سے خراسان کو روانہ ہوکے - جب آپ تاشقند سے نکل گئے - اور محرم کی تاریخ بھی دس سے آگے بڑھ گئی - تو خواجہ کو حیرت ہوئی - اور حیرت سے انقباض خاطر پیدا ہوا کہ حضرت والد ماجد کا کلام صادق، تو یحیٰی کی شہادت پر دلالت کیا کرتا تھا - اور یہان تعویق نظر آرہی ہے - نہ معلوم - اِس مین کیا حکمت ہے - اللہ اعلم[۵۱] اسی خیال مین تاشقند سے دو تین منزل آگے گئے - ناگاہ صحرا مین اوزبک کی ایک فوج نے آکر ظلم و زیادتی شروع کی تیغ و تبر چارون طرف سے پڑنے لگے - بالآخر فوج مذکور نے خواجہ محمد یحیٰی کو اور اُن کے دونون فرزندون خواجہ محمد زکریا - اور خواجہ عبدالباقی کو اُس صحرا مین شہادت اور مظلومی

۵۱ - اللہ جل شانہ خوب جانتا ہے ۱۲

کے درجہ کو ہونچایا - تینون نسبی اور حسبی بزرگون کی نعش - خواجہ کفشیر کے محلہ مین لاکر ملاّیون کے احاطہ کے اندر خواجہ احرار الاولیا کے جوار مین دفن کی گئی - - اور قبر بنادی گئی - خواجہ شہید کا ایک لڑکا رہا ہے - خواجہ محمد امین نام ہے خدا کرے - اُس کی بزرگ اولاد جہان مین بہت سی ہو -

انجمن خلفائے کامگار احراریہ قدست اسرارہم

مولانا سید حسن - آپ خلفائے احراریہ مین سب سے زیادہ نیک - سب سے زیادہ عالم - اور سب سے زیادہ پیش رو ہین - کہتے ہین - ایک روز زمانہ طفولیت مین - آپ کے پدر بزرگوار - آپ کو - قدم بوسی کے لیے - خواجہ احرار الاولیا کی ملازمت مین لے گئے تھے - اتفاقاً مجلس اقدس مین شہد کا پیالہ رکھا ہوا تھا - مولانا از روے خواہش جو زمانہ طفولیت کو لازم ہے - شہد کی طرف دیکھنے لگے - اِس درمیان مین حضرت خواجہ نے دریافت فرمایا - صاحب زادہ - تمہارا کیا نام ہے - جواب دیا - شہد - خواجہ نے تبسم فرما کر کہا - چھوٹے سے عنصر مین کامل قابلیت اور صحیح قبولیت عطا کی گئی ہے - صرف اتنی سی بات پر - کہ اُس کے دہن نے شہد کا مزہ حاصل کیا ہے - ایسا شہد کے خیال مین مشغول ہے - کہ اپنا نام شہد مین گم کر کے - شہد کے سوا کوئی نام زبان پر نہین لاتا ہے - اگر اِس کی جان مین شہد سے زیادہ شیرین چیز کی چاشنی ہونچائی جاوے - تو ضرور اس کی توجہ اور استغراقی کیفیت اُس مین زیادہ ہوگی - لاریب فیہ[۱] - خواجہ احرار الاولیا نے اُس وقت آپ کو آپ کے پدر بزرگوار سے لیکر اپنی تربیت اور ہمت سے فیض بخشا - اور درسی علوم اور معنوی نور کی تحصیل کے واسطے باعث ہوے مصنف رشحات نے لکھا ہے - خواجہ احرار الاولیا - سلاطین زمانہ کے ساتھ اختلاط رکھا کرتے تھے - اور اس اختلاط کی وجہ سے درویش لوگ آپ کے فیض صحبت سے محروم رہتے تھے - ایک روز اِس اختلاط کے بارہ مین اس درویش کے دل پر گرانی کا اثر پیدا ہوا - اور قریب انہین ایام مین مولانا کی خدمت مین جانے کا اتفاق پیش آیا - آپ چند بزرگون کے ساتھ بیٹھے ہوئے - احیاء العلوم کی تصحیح کر رہے تھے اُس کو چھوڑ کر درویش کی طرف متوجہ ہوئے - اور تبسم پیدا کر کے فرمایا -

"ایک دفعہ ایک عالم خواجہ احرار الاولیا کے حضور مین حاضر تھے - خواجہ نے اُن کا اندرونی خدشہ معلوم کر کے "دریافت کیا - بادشاہون اور حاکمون سے جس شخص کے ملنے مین بہت سے بیکس غریبون کی آرزوئین پوری ہون اور بہت سے "گرفتار مظلوم رہائی پاوین - اُس شخص کا کسی پہاڑ کے گوشہ مین بیٹھنا اور نفل عبادت مین اور طالبان علم کی "تربیت مین مشغول ہونا کیسا ہے - اور اُس کی حقیقت اور حالات کے اعتبار سے مذکورہ بالا دونون طریقون مین سے"

[۱] اس مین کوئی شک نہین ہے ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

کونسے طریقہ کا اختیار کرنا اولی اور اہم ہے۔ جواب دیا۔ ارباب دولت سے ملنا۔ اور عاجز غریبون کی حمایت کرنا"

"اسپر خواجہ نے تبسم کرکے فرمایا۔ اگر آپ ظاہر مین ایسا فتوی دیتے ہین۔ تو اس حکم کے عامل کی نسبت باطن مین اعتراض نہین کرنا چاہیئے"۔

حضرت مولانا نے درویش کے مرکوز خاطر پر اطلاع پاکر صدر الذکر سرگزشت بیان فرمائی۔ اور پیدا شدہ گرانی دل سے دور کردی۔

دیگر مولانا قاسم آپ کو سایہ احرار الاولیا کہا کرتے تھے۔ چونکہ پیر کی پیروی مین اور **فنا فی الشیخ** ہونے مین آپ نے کوشش بہت کچھ کی تھی۔ اسواسطے آپ کی ذات مین مثل سایہ خود داری تھی ہی نہین سلوک کے مقابلہ مین آپ کا توحیدی استغراق غالب تھا۔ جناب حقائق پناہی۔ خواجہ احرار الاولیا کے جملہ اصحاب مین سے مولانا قاسم کی برابر کسی کے بھی معتقد نہ تھے۔ اور آپ کی تعریف خلا اور ملا مین بہت کچھ فرمایا کرتے تھے۔ تاریخ چھٹی ذی حجہ ہجری سنہ آٹھ سو اکیانوین کو۔ غروب آفتاب کے وقت۔ آپ کے عنصری برج کا آفتاب وصال کے افق مین غروب ہو گیا۔ لفظ **فیاض** تاریخ رحلت ہے۔

دیگر میر عبد الاول۔ آپ نیشاپور سے آکر ماوراء النہر مین خواجہ احرار الاولیا کی خدمت سے مشرف ہوئے تھے۔ اور خواجہ کی ملازمت مین رہکر رابطہ اور طریقت ان دونون کو استوار کیا تھا۔ مولانا حسین واعظ کاشفی تخلص۔ جن ایام مین کہ درسی فنون کی تحصیل نیشاپور مین کر رہے تھے۔ میر کے ساتھ ہم سبق اور ہم حجرہ تھے۔ مولانا حسین کے بیٹے مولانا فخر الدین علی صفی۔ لکھتے ہین۔ کہ آپ سابقہ پدری شناسائی کا خیال کرکے میرے ساتھ کمال توجہ فرمایا کرتے تھے۔ نیز مولانا فخر الدین۔ میر سے نقل کرتے ہین کہ فرماتے تھے۔ جب مین حضرت خواجہ کی ملازمت سے سرفراز ہوا۔ تو مینے سات برس کامل ریاضت طریقت مین صرف کیئے۔ اس مدت مین خواجہ بظاہر مطلق میرے حال پر متوجہ نہین ہوئے۔ بلکہ دکھہ درد جو صادق دردمندون کا حصہ ہے۔ مین برداشت کیا کرتا تھا۔ اور صبر تحمل۔ اور توکل اختیار کرکے معتقدانہ اپنا اعتقاد درست رکھتا تھا۔ جب برداشت کی طاقت نہین رہی۔ تو ایک روز حجرہ مین پاؤن پھیلا کر جا پڑا۔ سر اور منہ لنگی کے اندر ڈھک لیا۔ اپنے تیئن لعنت ملامت کرنے لگا۔ اور ناصحانہ اپنے تیئن تسلی دیکر کہا۔ عبد الاول۔ اس دنیا کے اندر بہت سے آدمی ایسے ہین۔ جو ولایت اور قرب کی دولت سے بے بہرہ ہین۔ تو بھی انہین مین شامل ہو جا۔ جفا اور محنت کے برداشت کرنے مین جس قدر انسانی طاقت تھی وہ تو کام مین لا چکا۔ مگر کوئی کشود کار نہین

Presented by www.ziaraat.com

ہوئی - اسی قسم کی پشیمانی کی باتین کرتے ہوئے - ایک لحظہ نہین گزرا تھا - کہ حجرہ مین پانون کی آہٹ معلوم ہوئی چونکہ مین دریائے غم کے اندر ڈوبا ہوا تھا آہٹ کی طرف ملتفت نہ ہوکر بدستور پڑا رہا - اتنے مین یکایک پیر بزرگوار کی یہ آواز آئی - عبدالاول آرام کے ساتھ سوؤ - تمہارے تمام کام کامل طور پر درست ہو گئے ہین - یہ سنکر مین مضطربانہ اٹھہ کھڑا ہوا - کیا دیکھتا ہون حضرت خواجہ حجرہ سے باہر تشریف لئے جاتے ہین - مین محرم عاشقون کی طرح بیتاب ہونے لگا - اس کے بعد مجکو راہ طلب مین دوبارہ استقامت اور رسوخ حد سے زیادہ نصیب ہوا - یہانتک کہ ماہ ذی حجہ ہجری سنہ نوسو بانچ آگیا - اسی مہینے مین آپنے عالم شہادت سے کوچ فرمایا ہے - عالم شہادت سے کوچ - سفر وجود کی آخرین منزل - اور وحدت کے لامکان کا اولین مقام ہے - اور یہی اصلی وطن ہے - اسی کی طرف جانا ہوتا ہے -

دیگر مولانا جعفر - آپ عالم - عامل - عارف - عاشق - اور کامل تھے - بیخودی اور محویت - افاقہ وہوش پر - اور خاموشی - گویائی پر غالب تھی - ایک روز آپ کہتے تھے مین شروع شروع مین - رسمی علم کی تحصیل سے افسردہ خاطر تھا - اور طریقہ فقرا کی طرف - طبیعت کی کشش تھی - ایک رات خواب مین خواجہ احرار الاولیا کی ملازمت حاصل ہوئی - مینے دریافت کیا - کہ بندہ کب خدا کو پہونچتا ہے - فرمایا - جب اپنے تئین فنا کردیوے - جب مین خواب سے جاگا - تو دل پر کمال اثر تھا - علی الصباح حجرہ سے نکلکر آپ کی ملازمت کے ارادہ پر روانہ ہوا - جب قدم بوسی حاصل کی - تو فرمایا مولانا جعفر - بندہ خدا کو کب پہونچتا ہے - جب وہ بندگی مین اپنے تئین فنا کردیوے - اور آپنے مولوی معنوی کی یہ بیت پڑہی - بیت -

چون تو بودی کہ بود - جملہ خدا بود و بس		چون تو نماندی کہ ماند جملہ خدا اے گدا	

القصہ آپ کا آخرین سفر ہجری سنہ آٹھہ سو ترانوین کے کسی مہینے مین ہوا ہے - اُس وقت تک طریقت کے سلوک مین آپنے کوئی دقیقہ نامرعی نہین چھوڑا - بالآخر فقر وفنا کے عنصری خرقہ کو خلد اور بقا کی خلعت سے تبدیل کرکے عالم علوی کو رحلت فرما گئے -

دیگر مولانا برھان الدین ختلانی آپ عالم متبحر تھے - آغاز جوانی مین مختلف علوم کی تحصیل کمال کو پہونچائی تھی - لوگ سمرقند مین دو شخصون کو مادرزاد عالم کہا کرتے تھے - ایک مولانا زادہ مولانا عثمان - دوسرے برہان الفضلا ختلانی - کہتے ہین - آپ علی الاتصال چالیس سال تک خواجہ احرار الاولیا کی ملازمت سے خداشناسی کی تحصیل کرتے رہے - اور آپ کو ایک لحظہ بہی جدائی کی طاقت نہین تھی - ہجری سنہ آٹھہ سو ترانوے مین مولانا جعفر کی رحلت سے

آٹھ روز پیشتر - آپ کے آخرین سفر کا سامان ہو گیا تھا -

دیگر مولانا لطف اللہ ختلانی - آپ مولانا برہان الملۃ ختلانی کی بہن کے بیٹے ہین - علوم شریعت اور طریقت کے گویا آپ مالک تھے - اور بسط و بشاشت کی اعلیٰ درجہ کی صفات آپ کی ذات مین پائی جاتی تھین آپکے دہان مبارک سے کلام لازمی طور پر تبسم آمیز نکلا کرتا تھا - آپ کہا کرتے تھے - خواجہ احرار الاولیا کی خدمت مین میری بیعت ہونے کا قوی ترین سبب یہ ہے - کہ مینے اپنے وطن مین ایک ذات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دل ربا صورت اور جان بخش ہیئت کے ساتھ عالم مثال مین مشاہدہ کیا تھا - فوراً دل و جان سے اُس نورانی شکل کے جمال پر فریفتہ ہو گیا - چند روز جب مین نے ایزدی مشیت کے بموجب حضرت خواجہ کی ملازمت حاصل کی - تو ایک روز فرمایا - جو سعادت مند لوگ ہین - وہ حضرت سید المرسلین علیہ و علیہم السلام کو خواب مین مختلف لطیف لطیف صورتون کے ساتھ دیکھتے ہین - اثنائے کلام مین نگاہ میری طرف فرمائی جناب سرور عالم علیہ السلام کی اُسی مثالی صورت کا جلوہ میری نظر مین آگیا - جو مجکو عالم خواب مین نظر آیا تھا اور یہ تماشا میری گرفتاری کے لئے زنجیر بنا - اور خواجہ کی دوام حضوری کی بدولت علمی صورتون کے کمال کو پہونچا۔

دیگر مولانا شیخ - تزکیہ - تہذیب - تصفیہ - اور ترتیب یہ جملہ صفات آپ کی ذات مین موجود تھین پیر بزرگوار کی سرکار مین ملکی اور مالی کامون کے انتظام کا بہت کچھ تعلق آپ کی رائے پر منحصر تھا - ایک روز سلسلہ احراریہ کے بہت سے با اعتقاد مرید - خواجہ کفشیر کے محلہ مین جمع تھے - اور باہم راز و نیاز کی باتین کر رہے تھے - شدہ شدہ سلسلہ کلام کا خواجہ احرار الاولیا کے عجیب و غریب تصرفات اور کرامات کے بیان مین جا پہونچا - چنانچہ ہر ایک مرید اس بارہ مین کوئی نقل یا کوئی روایت پیش کرتا تھا - مولانا شیخ - اس جلسہ مین خاموش - اور سب کی باتین سننے مین سراپا گوش تھے - جب حاضرین کے دل مین مولانا کے کلام سننے کی بے انتہا آرزو ہوئی - تو آپنے فرمایا - کہ آپ لوگ خواجہ کے عالم اجسام کے تصرفات کا ماجرا بیان کرتے ہین - لیکن عالم ارواح کے تصرفات مین سے ایک حرف بھی زبان پر نہین لائے - جملہ حاضرین نے کہا - ہم لوگون کے کان - اس قسم کا کلام - مولانا کی فصیح البیان زبان سے ہی سننا چاہتے ہین - مولانا نے فرمایا جب شروع شروع مین کمال کوشش سے کسی قدر مجھ پر ثمرات کوشش کا ظہور ہونے لگا - اور خواجہ کی پرورش سے روز بروز خیر و خوبی اپنا رنگ جمانے لگی - تو خواجہ نے مجکو زراعت کے کامون کا انصرام کرنے کے واسطے مقرر فرمادیا تھا اور یہ ظاہری کامون کی مصروفیت باطنی عمل مین فتور آنے کا باعث ہوئی - اس سبب سے مینے موقع تلاش کر کے - خلوت مین شرف حضوری حاصل کیا - اور حال

ہی تہا۔ کہ اپنی پریشانی اوقات کا حال کچہہ عرض کرون۔ کہ حضور نے میرے ضمیر پر علم پاکر ارشاد فرمایا۔ کہ اس خانوادہ کے کاروبار کی بنیاد اور اصل کلی خلوت در انجمن ہے۔ اور نیز غیرون سے طریقہ کو مخفی رکہنا۔ کیونکہ غیرت دار محب اپنے محبوب کا حجاب پسند کیا کرتا ہے۔ اور ظاہر کامون مین مشغول ہونے کے سوا۔ اخفائے طریقہ کے واسطے کوئی اور برقع نہین ہے۔ پہر مینے چاہا۔ کہ یہ عرض کرون۔ ان دونون عظیم الشان باتون کے جمع کرنے کا میرا حوصلہ نہین ہے۔ فرمایا۔ مردانہ قدم رکہو۔ حق تعالیٰ امیدون کا پورا کرنے والا ہے۔ اس اثنا مین حضور نے میری کمزوری اور نایابی پر نظر عنایت فرمائی۔ ایسی توجہ ڈالی۔ کہ جو شے عمر بہر تکلف کے ساتہہ گاہے ماہے میسر ہوتی تہی۔ وہ باطن پر حملہ کرکے آئی۔ اور ہمیشہ بنی رہی۔ چنانچہ اس کے بعد وہ شے کسی مکانی ضروری حالت مین بہی دل سے زائل نہین ہوئی۔

دیگر مولانا ابو سعید اوبہی۔ آپنے اولیاء اللہ کی طرح۔ علم کی عروس کا عمل کے نوشہ کے ساتہہ عقد کیا تہا۔ اور اس سبب سے آپ بہت ثوابون کے امیدوار تہے۔ پینتیس سال کی عمر مین خواجہ احرار الاولیا کے حضور مین آمدو شد رکہتے تہے۔ کہتے تہے۔ حضور کی باعظمت خدمت مین تعلق پیدا ہونے کا سبب یہ ہوا۔ کہ مین مرزا الغ بیگ کے مدرسہ مین رسمی علوم کی تحصیل کمال کوشش سے کررہا تہا۔ یکایک بلا سبب ظاہر۔ رسمی علوم کی طرف سے میرے دل پر ایک کدورت پیدا ہوئی۔ مینے بے اختیار ہوکر مدرسہ چہوڑنے کا عزم کرلیا۔ اتنے مین ایک آشنا ملا۔ مینے پوچہا۔ کہان سے آتے ہو۔ اُس نے جواب دیا۔ شیخ الیاس عشقی کی خدمت سے آتا ہون۔ جو کوہ نور مین رہتے ہین۔ مین اُسی وقت کوہ نور کی طرف سیدہا ہولیا۔ راستہ مین خواجہ احرار الاولیا کے مدرسہ پر سے گذر ہوا۔ یہ وہ وقت تہا۔ کہ حضور سواری سے اُترکر اپنے مدرسہ کے دروازہ پر کہڑے ہوئے تہے میرے دل مین آیا۔ کہ ان بزرگوار کی ملازمت حاصل کرکے کوہ نور کو چلنا چاہیئے۔ جب مین حضور کی خدمت مین حاضر ہوا۔ تو خواجہ نے فی الفور یہ بیت پڑہی بیت

در کوہ چہ میروی بمن باش	امروز معاذ در جبل نیست

مضمون بیت سننے سے مجکو حیرت پر حیرت ہوئی۔ اپنے دل مین کہا۔ اگر اس بیت مین خواجہ نے میرے حسب حال خیال فرمایا ہے۔ تو ضرور ہے کہ خواجہ یہ بیت بار دیگر بہی پڑہینگے۔ ہنوز میرے دل مین یہ بات پوری آئی بہی نہین تہی۔ کہ خواجہ کی زبان مبارک پر میرا نام آیا۔ باوصفیکہ خواجہ کو پیشتر معلوم نہ تہا۔ اور فرمایا۔ تمنے یہ بیت جو سنی شیخ کمال کے اشعار مین سے ہے۔ اور پہر پڑہی۔ پس یہ کرامت میری گرفتاری کا اولین سبب ہے۔

دیگر مولانا سلطان آپ خواجہ احرار الاولیا کے خاص خلیفہ ہین - اور عالم متبحر تھے - اہل ظاہر کے علوم اور اہل باطن کی بصیرت پر آپ کو کمال عبور حاصل تھا۔ خواجہ احرار الاولیا کی اجازت سے سفر حجاز کا ارادہ فرمایا - اور حرمین شریفین زادھما اللہ تکریمًا کے طواف سے آپ مشرف ہوکر پھر اپنے مرشد کی خدمت مین لوٹ آئے - اور فیض حاصل کیا آپ کہتے تھے - ایک روز پیر کی خدمت مین حاضر ہونے کا ارادہ کر رہا تھا - اس واسطے - مینے یہ چاہا کہ توجہ - یا مراقبہ کے ذریعہ سے جمعیت خاطر حاصل کر کے پیر کے حضور مین حاضر ہون - مگر جمعیت میسر نہین ہوئی - بالآخر نفی واثبات کے ذریعہ سے کسی قدر حضوری بہم ہوپہنچائی - اُس کو محفوظ کر کے حاضر ملازمت ہوا تو تھوڑی دیر کے بعد حضور نے فرمایا - سلطان کبھی نفی واثبات کا طریقہ بھی عمل مین لایا کرتے ہو - مینے عرض کیا جی ہان - فرمایا اسی وقت ایک نسبت پیدا ہوئی - جو نفی واثبات کا نتیجہ ہے - اور پھر فرمایا - کہ اگرچہ حضور مع اللہ ایک ہی شے ہے لیکن جو نسبتین توجہ یا مراقبہ - یا نفی واثبات کے ذریعے سے پیدا ہوتی ہن - اُن کا ہر ایک کا رنگ جدا جدا ہوتا ہے البتہ اس فرق کا پہچاننا اُن بزرگون کا کام ہے - جو علم لدنی کے عالم ہوتے ہین -

دیگر مولانا محمد قاضی قدس روحہ - آپ علوم شریعت کے عالم - اور سلوک طریقت کے واقف تھے چونکہ آپ کی طبیعت بلند فہم ارجمند عقیدت دل پسند - اور دل خورسند تھا - اسواسطے معرفت اور حقیقت بیان کرنے کے وقت خواجہ احرار الاولیا کے مخاطب آپ ہی ہوا کرتے تھے - گو مستعد عالمین کی جماعت کی جماعت اُس محفل مین حاضر ہوا کرتی تھی - آپنے ایک کتاب سلسلۃ العارفین نام تالیف فرمائی ہے جس مین خواجہ احرار کے اوصاف حمیدہ - عادات پسندیدہ - فضیلتین اور خصوصیتین جمع کی ہین خواجہ احرار الاولیا کی عقیدت اور محبت کے مجال مین آپ کس طرح سے پہنچے تھے - جو سرگزشت بھی تفصیل کے ساتھ اس کتاب مین لکھی ہے - اور مصنف رشحات نے بھی یہین سے اپنی کتاب مین نقل کیا ہے - اب اس بیان کے تکرار کی ضرورت معلوم نہین ہوتی سلسلہ احراریہ کے بعض اصحاب حقیقت سے منقول ہے کہ کمان گردن کے موضع مین جس روز خواجہ احرار الاولیا نے آخرین سفر فرمایا ہے اُس روز عمومًا اور خصوصًا فرزندون کی اور نیز دیگر لوگون کی جماعت کی جماعت سرہانے حاضر تھی - اُس وقت خواجہ نے ارشاد فرمایا کہ حاضرین مین سے جس شخص کے مناسب مزاج فقر یا غنا جو کچھ بھی ہو - اُس کو چاہیئے - کہ آج مجھسے مانگ لیوے منجملہ حاضرین کے اولًا مولانا محمد قاضی سے ہی پوچھا - تم کو کیا پسند ہے - عرض کیا - جو کچھ حضور کو پسند ہے - جواب ملا میری پسند تو فقر ہے - مولانا نے کہا بشریٰ لنا - اِس کے بعد خواجہ نے ایک کام والہ کو حکم دیا - کہ چار ہزار تنکہ (سکہ رائج الوقت) زر شاہرخی مولانا محمد قاضی کو دیدو - جنہون نے فقر اختیار کیا ہے - تاکہ مولانا اس رقم سے اُن درویشون کی معاش کا انتظام کر دیوین

جو آپ کے پاس رہتے ہین۔ مولانا نے بنا بر تعمیل حکم۔ اُس نقد کو لیکر اپنے اصحاب کی وجہ معاش کے انتظام مین خرچ کیا۔

دیگر مولانا خواجہ علی تاشقندی آپ درگاہ احراریہ کے خادمان قدیم اور کار پردازون مین سے ہین۔ جب سلوک کا آغاز ہوا۔ تو قبول و اقبال کا خلعت تاشقند مین ملا۔ آپ کہتے تھے جس زمانہ مین پیر بزرگوار نے خراسان سے اپنے وطن مالوف مین آکر زراعت کا کام شروع کیا تھا۔ اُس وقت میری عمر بیس سال کی تھی۔ کہ مین حاضر ملازمت ہوا۔ خواجہ احرار الاولیا میرے حال پر بہت کچھ عنایت اور التفات فرماتے تھے۔ اُن ایام مین طالبان علم نے جو ہوس مین ڈوبے ہوے تھے۔ یہ کہکر مجکو فریفتہ کیا۔ کہ تحصیل علوم کے اسباب سب مہیا ہین۔ مناسب علوم حاصل کرنا چاہیے۔ اور اُن کی ترغیب مین سمرقند کی طرف روانہ ہوگیا۔ مگر چونکہ آستانہ پیر سے صریح اجازت لیکر روانہ نہین ہوا تھا۔ پہلی ہی منزل مین ایسا مرض پیش آیا جو مانع سفر ہوا۔ ایک قدم بھی آگے چلنے کی طاقت میرے پانون مین نہین رہی۔ بالآخر بازگشت کی نیت کی اور نیت بازگشت کے ساتھ عافیت نے بھی بازگشت کی۔ مین تاشقند سے جس قدر نزدیک ہوتا جاتا تھا اُسی قدر ضعف مجھسے دور بھاگتا جاتا تھا۔ **القصہ** اپنے معمولی حجرہ مین جب پہونچا ہون تو کمال تندرستی کی حالت مین تھا۔ نہایت انفعال کے ساتھ قدم بوس ہوا۔ پیر نے اول اول تو غصہ ہوکر چلے جانے اور لوٹ آنے کے تمام واقعات میرے سامنے بیان فرمائے۔ اور اظہار عتاب کیا۔ مگر آخر کار مرحمت اور عاطفت کے سایہ مین دونون جہان کے رنج و غم سے مجکو نجات بخشی۔

دیگر شیخ حبیب تاجر تاشقندی۔ معرفت اور حقیقت بالکل آپ کا شعار تھی اور آپ سر تا پا شائستہ خدمت۔ اور پسندیدہ کار تھے۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ[1] کے گروہ کے ساتھ آپ کو نسبت تھی۔ شہر تاشقند کے لنگر کا کہانا۔ اور نیز یہان کے مخلصون اور متعلقون کے خوان کی ترتیب ان خدمات کا انصرام۔ آپ کے سپرد تھا۔ آپ کی کوشش اور تجربہ سے یہ مہمات انجام پاتے تھے۔ آخرین دم تک خواجہ احرار الاولیا کے خوان فیض سے معرفت اور قرب کا وظیفہ جاری رہا۔

دیگر مولانا نور الدین تاشقندی۔ آپ آغاز شباب سے۔ بلکہ خرد سالی سے ہی۔ خواجہ احرار الاولیا کی محبت کا تصور اپنے دل مین رکہا کرتے تھے **شعر**

اتانی هواها قبل ان اعرف الهوی[2]	فصادف قلبی خالیا فتمکنا

[1] ایسے لوگ جن کو سوداگری اور خرید و فروخت خدا کے ذکر سے غافل نہین کرنے پاتی ۱۲۔

[2] میرے پاس اسکی محبت آئی قبل اسکے کہ مین محبت کو پہچانون اور چونکہ میرا قلب خالی تھا۔ اُس مین گُہس گئی۔ اور قیام اختیار کر لیا ۱۲۔

بالکل آپ کے حسب حال ہے۔ وبا کے اولین سال میں کہ ہجری سنہ آٹھ سو چالیس تہا۔ نیلے رنگ کا دانہ جو علامت طاعون تہی۔ خواجہ احرار الاولیا کے بائین پہلو پر برآمد ہوا۔ مولانا نورالدین نے اس دانہ کو اپنے اوپر لے لیا۔ اور اپنے تئین خواجہ پر فدا کیا۔ اُسی وقت وہ دانہ مولانا کے پہلو پر منتقل ہوگیا۔ اور خواجہ کی صحت لوٹ آئی۔ تین روز بعد مولانا کوچ فرما گئے۔

دیگر مولانازادہ اترازی نامی۔ آپ کا نام محمد عبداللہ ہے۔ آپ بیان کرتے تہے۔ بہت مدت تک ملازمت کرنے کے بعد میرے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ خواجہ دیگر لوگون کی طرح مجکو تلقین نہین فرماتے ہین۔ میری نیت پر خواجہ کو اشراف (علم) حاصل ہوگیا۔ تو فرمایا۔ ذکر کا سبق دوسرون کے مناسب ہے۔ اور تمہاری استعداد تو کمال لطافت مین اور نہایت بلندی پر ہے۔ تم تعلیم ذکر کے محتاج نہین ہو۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ آپنے خواجہ کی خدمت مین ظاہری اور باطنی کمالات حاصل کرکے سفر حجاز کی اجازت لی۔ اور حرمین شریفین **زادھما اللہ شرفاً** کی زیارت کرکے سعادت دارین پائی۔ وہان سے آپ صوبہ شام مین تشریف لائے۔ اور ان اطراف کی سیر کرکے۔ شہر دمشق مین اقامت فرمائی۔ اس ملک مین آپکے پاس جویندگان طریقت اور سالکان سلوک الی اللہ رجوعات رکہتے تہے۔ اور آپ اسی شہر مین عالم علوی کو رخصت ہوئے۔

دیگر مولانا ناصرالدین اترازی۔ آپ مولانازادہ کے چہوٹے بہائی ہین۔ ولایت احراریہ کا ستارہ طلوع ہوا ہی تہا۔ اور ہنوز اس ستارہ کی عالمگیر شعاعین سمرقند والون کی آنکھون مین پہونچی نہین تہین۔ کہ خواجہ کی عجیب وغریب خبرین اور کرامتین سنکر مین کمال اشتیاق دل کے ساتہہ خواجہ کی طرف متوجہ ہوا۔ باوجودیکہ وطن مین ایک حسین منظر کے ساتہہ میری آنکہہ لڑی ہوئی تہی۔ اور دل تعلق عشق رکہتا تہا۔ مگر اسپر بہی تاشقند کو روانہ ہو ہی گیا ان ایام مین خواجہ احرار الاولیا باغستان مین تہے۔ جو تاشقند کا پہاڑ ہے۔ چند روز بعد موسم بہار آیا جو عشق ومحبت کے سلسلہ کا محرک ہوتا ہے۔ ادہر جوان محبت کے شورش وولولہ اور ادہر کہپہاڑ کی شادابی۔ ان باتون نے دل کو پریشان کردیا۔ مینے چاہا۔ کہ رخصت مانگون۔ مگر میسر نہین آئی۔ نہایت تنگ دل ہوا۔ ایک روز خواجہ کے ہم رکاب باوصفیکہ دل ٹہکانے نہ تہا۔ ایک صحرا کی سیر کو چلا گیا۔ وہان پر ہم سب ایک کہیت مین پہونچے۔ جہان لالۂ زار کہلا ہوا تہا۔ حضرت نے ایک شاخ سے لالہ کا پہول توڑکر میرے ہاتہہ میں دیا۔ اور جو باتین میرے دل مین مخفی تہین۔ تمام و کمال اپنی زبان مبارک سے میرے سامنے ظاہر فرمادین۔ مین مذکورہ بالا نہانی راز سنکر سر سے پائون تک عرق خجالت مین غرق ہوگیا اُسی وقت حضرت نے بنظر التفات میرے اوپر ایسی نوازش فرمائی۔ کہ اسی طرفۃ العین مین جوان منظر کا عشق پیر کی محبت سے تبدیل ہوا۔ اور بہ اطمینان خاطر خواجہ کی خدمت مین حاضر رہ کر دنیوی اور اخروی سعادت حاصل کی۔

غرض جب خواجگان سلسلہ نقشبندیہ بالخصوص احراریہ کے وجد - معرفت - مقامات - اور کرامات کے حالات قدس اللہ اسرارہم مصنف رشحات تفصیل کے ساتھ لکھ چکے ہین - تو پھر اجمالی قلم سے تہارا دوبارہ لکھنا بالکل بیکار ہے چونکہ اس اعتراض کا رفع کرنا مجھ مجمل نویس کی طاقت سے باہر ہے - لہذا عذر و معذرت کے طور پر اپنی حقیقت حال کے دو تین حرف سامعین کی خدمت مین عرض کرتا ہون اس لکھنے سے مقصود ان اصحاب کے اسرا کا بیان کرنا نہین ہے - بلکہ اُن کے ذکر شریف کو اپنی کتاب کی مقبولیت کا ذریعہ سمجھکر جرأت کی ہے بیت

شکر وصال و شکوہ ہجران نہ کار ماست	جان را بہ نام دوست سپردن شعار ماست

اس بنیاد پر مینے ان حضرات کے اسماے گرامی کو کتاب کا عنوان - اور اپنے تذکرہ کا طغرا - اور کتاب کو بجاے فہرست قرار دیا ہے - تاکہ شوقین اصحاب اس جماعت کے مبارک حالات - کتاب رشحات سے جو تفصیل کا سرچشمہ ہے - دیکھکر سیراب ہون - للہ الحمد دائما -

یاد مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی

آپ امام وقت محمد ابن حسن کے فرزند ہین - جو ہرفر شیبانی کی نسل سے ہین - اور ہرفر شیبانی زمانہ جاہلیت مین فرمان رواے وقت تھے - اور امیرالمومنین عمر ابن الخطاب کے ہاتھ پر اسلام اور اعتقاد لاے تھے - بنی شیبان - بہت سے قبائل عرب مین شرافت اور اصالت نسل کے اندر مشہور ہین - بالخصوص مولانا کے دادا - پردادا - جو متقی اور عالم بھی تھے - ازلی تقدیر نے آپ کی حقیقت ذاتی کو ہجری سنہ آٹھ سو اٹھارہ مین پردہ علم سے نکال کر عنصری ترکیب مین ظاہر فرمایا - اور حاضرین بزم ولادت کو خوشی اور شادکامی کی شراب سے سرمست کیا - ذیل کا دل آویز قصیدہ اس روایت کی تائید کرتا ہے - قصیدہ -

منم چو گوے بمیدان فسحت سہ و سال	بہ صولجان قضا منتقل ز حال بحال
ز اوج قلہ پرواز گاہ لاہوتی	بدین حضیض ہوا است کردہ ام پر و بال
میان ہشصد و ہژدہ ز ہجرت نبوی	کہ زد زمکہ بہ یثرب سرادقات جلال
چو ہشصد و نود و سہ کشیدہ ام امروز	تمام عزم درین تنگناے وہم و خیال

جام مین ایک مقام ہے زندہ فیل شیخ احمد - یہان کی زمین آپ کی زاد وبوم ہے -
آپ کے حالات لکھنے والے اس طرح بیان کرتے ہین - ایک روز آپ کی خدمت مین آپ کے اُستادون کی تحقیق کا ذکر تھا - تو آپنے فرمایا -

"جب تک مجکو عقل و ہوش نہین آیا تھا۔ تب تک اپنے وطن مین ہی پدر بزرگوار کی شاگردی سے زباندانی کا قاعدہ و قانون سیکھتا رہا۔ پھر چند روز بعد وہین کے دوسرے مدرسون سے تحصیل علم کی۔ جب مینے وطن مین کوئی ایسا عالم نپایا جس کے سامنے تعلیم کے واسطے کتاب کھول سکون۔ تب ہرات مین آکر نظامیہ مدرسے مین اُس حجرہ کے اندر ٹہیرا جس مین مولانا زین الدین تائبادی۔ اور مولانا سعد الدین انصاری رہتے تھے باوجودیکہ تمام عقلی و نقلی علوم۔ اور کل یقینی و کشفی معرفتین وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا[۱] کے چشمہ سے دل پر فائز ہوتی تہین۔ تاہم فنون عربیہ کی کتابین تہوڑے عرصہ مین مولانا جنید کے درس سے نکال لین۔ جو فن معانی مین اُستاد وقت تھے۔ نیز جامع العلوم مولانا خواجہ سمرقندی کے درس سے چالیس روز مین فارغ ہوکر اُنکے تمام علمی جواہر حاصل کر لئے۔ نیز مولانا محمد جاجرمی کی خدمت مین رہکر علم مناظرہ کے آداب اور طریقہ یاد کئے۔ اور نیز سمرقند مین قاضی زادہ رومی کی صحبت مین پہونچکر علم معقول تحصیل کیا"

خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ تہوڑی سی مدت مین اُس ملک کے تمام علما اور سالکون پر آپ کو اور آپ کے علم کو بڑا درجہ اور اونچا پایہ حاصل ہوگیا تھا۔

کہتے ہین۔ اُس زمانہ مین اور اُس وقت مین شیخ بہاء الدین عمر۔ مولانا بایزید پورانی۔ مولانا محمد اسد۔ اور نیز دیگر بزرگ اصحاب ایسے جمع ہوئے تھے۔ جن کی صحبت سے فقر و درویشی۔ اور تلقین و ارشاد کی خوشبو طالبون کے دماغ مین پہونچا کرتی تہی۔ ان اصحاب کی مصاحبت سے بہی آپ کو فیض و فائدہ پہونچا تھا۔ لیکن آغاز زبان دانی سے انجام زندگانی تک نظم اور غزل گوئی کا ذوق آپ کی درویشی اور فقر کے چہرہ پر بدستور نقاب بنا رہا۔ البتہ جیسے جیسے عمر مین تفاوت ہوتا جاتا تھا۔ جیسے جیسے دل ربا مظاہر کا جمال دیکھنے سے نگاہ کی گرمی مین تفاوت ہوتا جاتا تھا۔ اور جیسے جیسے حسینون کے آئینہ صورت سے اسمائی کمالات نظر آنے مین تفاوت ہوتا جاتا تھا۔ ویسے ویسے نظم اور غزل گوئی کے ذوق مین بہی۔ تفاوت ضرور نمایان ہوتا جاتا تھا۔ یعنی آپ شعر، علم۔ خوش باشی۔ اور مردم آمیزی کے لباس مین حق شناسی کے اسرار کو دو وجہ سے پوشیدہ رکھتے تھے۔ ایک یہ کہ وہ بہیہ بہائیہ سلسلہ مین تلقین کی بسم اللہ۔ اخفاء طریقہ ہے دوسرے یہ۔ کہ سید فیاض سے انوار قدسی کا فیضان۔ ابتدائے سلوک مین آپ پر عشق مجازی کی صورت مین ہوا کرتا تھا۔ تاکہ یہ ظاہری عشق آپ کی حقیقت کے چہرہ پر نقاب بنا رہے اور اغیار کی آنکھ سے آپ کے تصوف کے چہرہ کو نظر نہ لگے۔ غالبًا عالم علوی سے آپ کی کامیابی اسی شکل مین معین کی گئی تہی۔

---

[۱] اور ہمنے اپنی طرف سے اُسکو ایک (خاص) علم سکھایا تھا ۱۲

تکملہ کے بیان سے اس مدعا کی تائید ہوتی ہے - کہ ایک روز مولانا فرماتے تھے - مین ایک انسانی منظہر کے جمال پر عاشق تھا - ایک دفعہ وضو کرنے مین اپنا ہاتھ مینے بلا کسی تفاوت کے بالکل محبوب کا ہاتھ پایا - فوراً اُسی وقت اصلی حقیقت کے طرف رجوع کیا اور دل مین یہ خیال آیا - کہ یہ حالت بالکل حضرت خاتم النبوۃ **علیہ السلام** کی جیسی ہی - کہ ایک وقت آپنے فرمایا تھا **ہٰذہ یداللہ** اور مشار الیہ آپ کا دست مبارک تھا مذکورہ بالا حالت اس پردہ مین درویش پر ظہور کرنی ہے **القصہ** چونکہ کسی باکمال زندہ دل کے ساتھ مراسم بیعت کا ادا کرنا - خداشناسون کی سنت ہے - لہذا باوجود صدرالذکر کمالات کے مراسم بیعت کا ادا کرنا ضروری سمجھکر قطب طریقت اور غوث حقیقت مولانا سعدالدین کاشغری کی خدمت مین - دلی خواہش سے حاضر ہوا - جو نقشبندیہ خانوادہ مین اُس وقت مسند ہدایت پر صدرنشین تھے - اور علی الاعلان مراسم بیعت ادا کئے -

مصنف تکملہ مولانا عبدالغفور آپکے مرید ہونے کی بنیاد اس طرح پر لکھتے ہین - ایک رات مجازی معشوق کی جدائی مین آپکے اوپر رنج وغم کا کثرت سے ہجوم ہوا - یہان تک - کہ ہوش - خرد - صبر - آرام - معرفت - ادراک - اور تمیز - بلکہ انسانی سرکار کے تمام نفیس نفیس مکانات تاخت وتاراج ہوگئے - ناگاہ غنودگی کی صورت مین بیہوشی پیدا ہوئی - اور بیہوشی نے دل ودماغ پر قبضہ کیا - عالم مثال مین کیا دیکھتے ہین - کہ مولانا سعدالملۃ والدین کے جمال باکمال سے آنکھین روشن ہین - اور مولانا نے اپنی زبان حقائق بیان سے یہ نصیحت فرمائی ہے جامی اپنا رخ ایسے یار کی طرف کر جس کی تم کو لازمی طور پر ضرورت ہے - **بیت**

زد سحر طائر قدسم ز سر سدرہ صفیر	کہ درین دامگہ حادثہ آرام مگیر

یہ بالکل سچ ہے - جب باری تعالیٰ کی پاک ذات چاہتی ہے - کہ کسی منظہر کو اس مبدء کی طرف کھینچ لیوے - تو صرف ایک بہانہ سے علائق اور موانع کے تمام حجاب اُس شخص کے رخسارہ پر سے اٹھا دیتی ہے - اور جو کمال اس کے حصہ کا ہوتا ہے - اُس کمال تک پہونچا دیتی ہے - جب آپنے سلوک اختیار کیا - اور ظاہری اصحاب کی روش چھوڑی اور ایک عمر گوشہ نشینی مین بسر کی - تو اس درجہ پر آپکا حال پہونچ گیا تھا - کہ کیا گفتار - کیا رفتار - اور کیا کردار - یہ جملہ امور جو طبیعت کو مانوس تھے - ایک دم آپ کی عقل وشعور سے پریشان ہوکر نکل گئے تھے - اور بیگانہ وار معلوم ہوتے تھے فرماتے تھے - جب ابتداے سلوک مین انوار کا ظہور ہوا کرتا تھا جس سے ستارہ ہستی چھپ جاتا تھا - اُس وقت بارہا یہ فرمایا کرتے تھے - کہ کشف اور کرامات پر کوئی اعتماد نہین کرنا چاہیے - اس سے بہتر کوئی کرامت نہین ہے - کہ کسی صاحب تاثیر کی صحبت مین کسی سعادتمند کو کوئی اثر اور کوئی وجہ حاصل ہو - اور وہ خودی سے تھوڑی دیر کے واسطے رہائی پالیوے

رباعی

یارے کہ بدیدار وے از دست شوی	آن بہ کہ بزیر پائے او پست شوی
اگر مے نہ خوری زجام وصالش یارے	از شیوۂ چشم مست او مست شوی

بیت

زیادہ ہیچت اگر نیست این نہ بس کہ ترا	دمے ز وسوسۂ عقل بے خبر دارد

مرزا سلطان حسین وزیر تھے۔ مولانا جامی نے عشقیہ مثنوی یوسف زلیخا۔ انہین کے روشن نام پر مرصع کی ہے۔ اس مین لکھتے ہین۔ ۵

جہان یکسر چہ ارواح و چہ اجسام	بود شخص معین عالمش نام
بود انسان دران شخص معین	چو عین باصرہ بشناس روشن
وان عین آن کہ چون انسان عین ست	جہان مردمی سلطان حسین ست

اس بے نظیر تعریف کے بارہ مین راقم کا خیال یہ ہے۔ کہ آج تاریخ سترہوین رجب ہجری سنہ ایک ہزار اکیس ہے ہرچند اکثر علم والون نے اپنے اپنے فرمان رواکی مدح مین ترکی اور تازی سخن آفرینی زبانی ہی لیکن آجتک اس طرز کی رعنائی کے کوچہ مین کسی شاعر طبع فاضل اور کسی بافضیلت شاعر کا گذر نہین ہوا ہے۔ امیر علیشیر نوائی تخلص نے ایک ترکی رسالہ مولانا کے حالات مین لکھا ہے۔ اس مین لکھتے ہین کہ مولانا نے نفحات الانس۔ شواہد النبوۃ۔ اور لمعات شیخ فخرالدین ابراہیم عراقی کی شرح یہ کتابین مخلص کی التماس سے تصنیف فرمائی ہین۔

مصنف تکملہ نے لکھا ہے۔ مولانا فرماتے تھے۔ یہ جو بعض اکابر کہتے ہین۔ کہ باطنی شغل کے ساتھ تکلم جمع نہین ہوتا ہے یہ بات بالکل بعید معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ نفحات کی تصنیف کے وقت مین کبھی ایک منو کبھی زیادہ دو صفحہ تک لکھ لیا کرتا تھا۔ اور دل کو اُس کے لکھنے کی خبر ہی نہین ہوا کرتی تھی۔ اور تعلم عادت کے موافق بدستور جاری رہتا تھا۔

آپ کی تصنیفات کا شمار اس طرح پر ہے۔ نثر۔ فارسی مین شواہد النبوۃ۔ نفحات الانس۔ جو مشائخ طبقات وغیرہم کا تذکرہ ہے۔ لوائح جو مولانا کی ہی رباعیات کی شرح ہے۔ بہارستان جو بلبل شیراز (سعدی) کی گلستان کے رنگ مین ہے۔ دیگر سوا رسالے بعض مین چند رسالے تو آیات قرآنی کی تفسیر۔ اور حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ کے ترجمہ مین ہین۔ بعض تصوف اور سلوک کے علم مین۔ اور بعض شعرا۔ عروض

انشا کے علم مین ہین ستیرہ نسخہ عربی اور فارسی جو اکابر کی کتب اور ابیات کی شرح مین ہین - نظم کلام آپ کا وہ نامہ ہے جس مین سات تو مثنوی ہین ہفت اورنگ نام ہے - اور تین دیوان غزل اور قصائد مین - جملہ تینتالیس کتابین مشہور ہین - ان کے سوا آپ کے قلم تصنیف کے لکھے ہوئے حاشیئے - تعلیقات - رقعات - اور دیگر متفرق ابیات ہر فن کے اندر موجود زمانہ ہین -

کہتے ہین - جب آپ کی عمر عزیز کا شمار عدد کاس کے برابر ہوا تو تاریخ پندرہوین محرم الحرام ہجری سنہ آٹھ سو اٹھانوین کو جب کہ رات اور دن برابر ہونے کا موسم تہا - آپ بزم وصال مین پہونچ گئے - اور محبوب حقیقی کے جمال کا شربت نوش فرمایا - اور اوپر سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ[۵] کا نقل تناول کیا - یہ دردناک واقعہ تجہیز وتکفین نعش - اور نماز کی کیفیت - اور عمارت قبر کا حال مفصل طور پر مولانا عبد الغفور کے تکملہ مین اور امیر علیشیر کے رسالہ تزکیہ مین لکہا ہوا ہے - شوقین صاحب چاہین - تو اُسکو مطالعہ کرکے صدر الذکر حالات پر مطلع ہو سکتے ہین -

صاحب تکملہ لکھتے ہین - کہ آخر زمانہ مین جب کہ یوسف زلیخا کی نظم کا شغل آپنے کر رکہا تہا - فرماتے تہے - کہ دل کی عظیم کشش ایسی خیالی صورت کی طرف ہے - کہ خارج مین اُسکے وجود کا گمان ہی نہین ہوتا ہے - اور تصنیف کے وقت مین باطنی شورش - اور حرارت کے آثار - آپ سے ظاہر ہوا کرتے تہے - چنانچہ کئی کئی دفعہ حرکت دوریہ کے طور پر آپ سماع فرمانے لگتے تہے - اور اس مین مبالغہ کرتے تہے - یہان تک طول کو نوبت پہونچ جاتی تہی - کہ سازندہ اور مغنی بے طاقت ہو جاتے تہے - اور آپ اُس حال سے باز نہین آتے تہے - بالآخر جب پانون مین درد ہونے لگتا تہا - تو ضرورۃً بیٹہہ جاتے تہے - حال آنکہ اس سے پہلے سماع کے بارہ مین آپ کو تردد تہا - اور فرمایا کرتے تہے کہ جب تک کوئی شخص اپنے تیئن چہوڑ نہین - اور جو حال اُس کو حاصل ہے - اُس حال سے خالی نہ ہو - تب تک کیونکر سماع کرسکتا ہے - نیز یہ بھی فرمایا کرتے تہے - بیشک اولاً چراغ جلانا چاہیئے - پہر بعد مین مطالعہ کرنا چاہیئے - یہ اشارہ اس طرف ہے کہ انسانی روح بنی آدم کے عنصری محل کا چراغ ہے - اس چراغ کو نفسانی پریشان خیالات اور آرزوؤن کی آندہی سے ریاضت کے فانوس مین محفوظ رکہنا چاہیئے - تاکہ وہ چراغ شمع کی طرح ہدایت کے نور سے روشن رہے - اور دلون کے اندر چھپے ہوئے جن معانی اور جن امور کے چہرہ پر موجودات کے الفاظ کا سیاہ پردہ پڑا ہوا ہے - وہ معانی اور امور - اعتباری نظر مین ظاہر ہوجاوین -

یہ گزارش بہی اسی قبیل سے ہے - کہ مولانا عبد الغفور فرماتے ہین - جب مولانا جامی کی خاطر مین یہ خلش

[۵] ہم تو اللہ ہی کے ہین (اُس کو جس حال مین چاہے رکہے) اور ہم اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہین ۱۲ -

Presented by www.ziaraat.com

پیدا ہوتی تھی کہ معانی مقصودہ کے ادا سے عبارت قاصر ہے - تو لکھنے سے پہلے آپ کی لطیف طبیعت اس خلجان کا اثر مانتی تھی - اس کی منشا پر غور کرتے تھے - مخاطب کی نورفراست سے بھی کچھہ مفہوم معلوم کرتے تھے اور نیز توجہات کے ذریعہ سے دفعتاً اپنے متردد ذہن کا دور فرمایا کرتے تھے نیز اکثر راست کردار اور راست گفتار لوگون کی زبانی سنا ہوا ہے - کہ ہم نشینان بزم کے مافی الضمیر پر آپ کو اطلاع ہو جایا کرتی تھی - اور بہت سی تصوف کی کتابین جو گزشتہ زمانہ کے مصنفین کی لکھی ہوئی تہین - جن کے معانی اور مضامین - دقیقہ شناس علم والون کی فہم وفکر مین نہین آتے تھے اُن کتابون کے مقاصد کو آپنے اپنے فارسی رسالون مین اس طرز سے لکھا ہے - کہ اُن کتابون کی تمام تعقیدات اور مشکلات حل ہو گئی ہین - اب تمام اشخاص متقدمین کی اُن کتابون سے فائدہ اُٹھا سکتے ہین - مرزا شاہرخ کا اوسط زمانہ تھا - کہ آپ جام سے آئے - اور اخیر زمانہ تک شہر ہی مین مقیم رہے جب زمانہ نے دولت اور سلطنت کا پیمانہ سلطان ابوسعید مرزا کے ہاتھہ مین دیا - تو آپ شہر مذکور سے خیابان کی زمین مین اُٹھہ آئے - جہان پیر بزرگوار کی خوابگاہ ہے - اور وہین قیام فرمایا - چند روز بعد ہین آپ کے آستانہ پر ان اطراف کے فاضل - فقیر - شاعر - اور ظریف گروہ کے گروہ جمع ہونے لگے - اور قاضی صدر - شاہ اور وزیر تمام آپ کی خدمت مین حاضر ہونے کو اپنی سعادت کا عمدہ ذریعہ سمجھتے تھے - اور آپ کو اپنے راز و نیاز کا قبلہ بنا لیا تھا - امیر علی شیر نے اپنی نسبت آپکے التفات اور اتفاق کی بابت اپنے رسالہ مین جس قدر لکھا ہے - بہت کچھہ ہے - مگر چونکہ درویشون کے اس خلوت خانہ (کتاب گلزار) مین بوالہوسون کے ہجوم کی گنجایش نہین ہے - لہذا صرف نمونہ کے طور پر کچھہ عرض کرکے اسی پر اکتفا کرتا ہون ایک روز منظر نامی ایک خوش گلو عود نواز نے جو گانا بھی بہت اچھا جانتا تھا - خواجہ حسن دہلوی کی ایک غزل گائی - جب اس بیت پر نوبت پہونچی **بیت** -

مثال قطرہ باران سرشک من ہمہ دُر شد

چنین اثر زہد آری طلوع چون تو سہیلے

تو حاضرین محفل سب غزل شناس اور اہل سخن تھے - سب نے جن مین صاحب مجلس امیر بھی شامل تھے مضمون بیت پر غور کرکے اعتراض کیا - اور قوال کو کہا "سرشک من ہمہ دُر شد" بے معنی ہے - یہ نہ کہو بجائے "ہمہ در شد کے" "دریا شد" کہو - چونکہ فقیر کو اس بیت کی نسبت کوئی تردد نہین تھا اسواسطے اعتراض سے باز رکہا خاموش تھا معترضین نے کہا - آپ کیون کلام نہین کرتے ہین مینے عرض کیا - تقریر اعتراض درست نہین ہے

اور حسن دہلوی کا کہنا احسن ہے۔ حاضرین نے یہ بات سنکر نکتہ چینی اُس طرف سے توچھوڑدی۔ بجائے اس کے میرے اوپر حملہ کر بیٹھے۔ اور تشنیع کے تیرون کی بوچھار کرنے لگے۔ مینے التماس کیا جب حال اس طرح سے ہوگا۔ تو گفت وگو کا راستہ بند ہوجاویگا۔ البتہ اگر بیغرضی سے گفت وگو کی جاویگی۔ تو بات کی تحقیق ہوسکتی ہے۔ اور مناظرہ خوبصورتی کے ساتھہ ختم ہوگا۔ جملہ معترضین نے بالاتفاق حضرت مخدومی حقائق پناہی کو حکم قرار دیا۔ فقیر نے اہل مجلس کے ساتھہ مناقشہ ہونے کی کیفیت ادب کے ساتھہ لکھکر خدمت مولانا مین بھیجی۔ جو شخص فرستادہ تہا۔ وہ اس کے جواب مین مولانا کا دستخطی رقعہ لایا۔ جس مین اس مصرع کے سوا کوئی حرف نہین تہا۔

مصرع "سخن درست وتعلق بگوش شہ دارد"

اعتراض والون نے اپنی معترض زبانون پر مہر سکوت لگاکر خجالت سے سر جھکالیا۔ اور خود (امیر علی شیر) جواب کے نشہ مین مست ہوکر لکھتے ہین۔ جس روز سے سوال وجواب کی آمد ورفت تحریر وتقریر کے ذریعہ سے شروع ہوئی ہے۔ آج تک کوئی سوال یا کوئی جواب ایسا دل ربا پیش نہین آیا۔ اس دل آویز گفتار کی ہی قسم ہے۔ کہ تعریف نہایت ہی برمحل ہے۔

جو خطوط مولانا حقائق پناہی نے امیر علی شیر کے جواب مین لکھے ہین۔ اُن کا نمونہ یہ ہے رباعی

زان دم کہ ترا و اتفاق سفر ست	تا بو کہ کنم گہے بخاطر گذرت
گر مرغ پر و سوے تو یابا و و زد	خواہم کہ وہم بنامۂ در دست

جب مینے قلم اُٹھایا اور غور وفکر سے کام لیا۔ تو ایک کے پیچھے دوسرا رقعہ جو ان چند روزون مین بھیجنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اِس کے عذر کے سوا۔ کوئی اور بات ذہن مین نہین آئی۔ نہ کوئی اور صورت معلوم ہوئی۔ اگرچہ یہ ہی تکلیف دہی کے دغدغہ سے اور اوقات شریف کی تضیع سے خالی نہین ہے۔ بیت

گر بنالم پیش تو آن نالہ درد سر بود	ور بنجواہم عذر این زرد سر دیگر بود

تحقیق احوال حلاوت بخش مولانا جامی

حضرت کا شبانہ روزی سلوک اس طرح پر تہا۔ جب آپ نماز عشا پڑہ لیتے تہے۔ تو ایک گہنٹہ بہر مجلس ہوا کرتی تہی۔ جس مین حقائق کا بیان ہوتا تہا۔ اس کے بعد آٹھہ گہڑے ہوتے تہے۔ اور پہر خلوت کے اندر ایک گہنٹہ

طریقہ مشائخ مین مشغول رہتے تھے ۔ اور فرمایا کرتے تھے ۔ کہ آرام کرنے سے پہلے اس طریق پر شغل کرنا لازم اور اہم بات ہے تاکہ اس کا فیضان تمام شب پہونچتا رہے ۔ ابتدا ابتدا مین آپ کا زمانہ خواب بہت تھوڑا ہوتا تھا ۔ لیکن اخیر مین رات کا صرف پچھلا تیسرا حصہ بیداری کے واسطے خاص کر دیا تھا ۔ اور یہ حصہ نماز اور مراقبہ مین گزرتا تھا ۔ اور فرماتے تھے سحر کے شغل کی برکت تمام دن بہرہتی ہے ۔ پھر نماز صبح کے واسطے جدید وضو کرتے تھے ۔ اور جب فرض پڑھ چکتے تھے تو مراقبہ مین بیٹھ جایا کرتے تھے ۔ یہان تک کہ آفتاب اشراق کے درجہ پر پہونچ جاتا تھا اُس وقت نماز اشراق ادا کرکے ۔ تصنیف اور مطالعہ مین مشغول ہوجاتے تھے ۔ اس عرصہ مین کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ آیندگان بزم کی تفریح خاطر کے لئے تھوڑی دیر کو متوجہ ہوجاتے تھے ۔ اور بیٹھنے کا طریقہ یہ تھا ۔ کہ قبلہ کی برابر مین جلسہ تشہد کے طور پر بیٹھتے تھے **تعظیماً للحق ولخلقہ** اور جو قبا آپ پہنتے تھے وہ اکثر آستین کشادہ ہوتی تھی ۔ اور بیشتر زمین پر بیٹھتے تھے ۔ کبھی قبا کو جسم پر سے اُتار کر پاؤن کے نیچے ڈال لیا کرتے تھے اور مسکرا کر فرمایا کرتے تھے کہ فقیرون کا جامہ بچھانے کا ٹاٹ بھی ہوتا ہے ۔ اور پہننے کا لباس بھی ہوتا ہے ۔ لباس کی زیب و زینت سے گریزان رہتے تھے جیسا بھی مل جاتا تھا ۔ اُس کو اچھا جانتے تھے ۔ کبھی قبا ہوتی تھی ۔ اور کبھی جبہ ہوتا تھا خلاصہ کلام یہ ہے ۔ کہ اس ذات شریف کی جمیع حرکات ۔ اور سکنات کمال خوشنما اور پسندیدہ تھین ۔ کلام کی لطافت ۔ آپ کی فصیح البیان زبان کا خاصہ ۔ شورش انگیزی آپ کے سخن کا خمیر اور شوق افزائی آپ کے بیان کا سرمایہ تھی ۔ جو کوئی شخص شریف یا غیر شریف ۔ آپ کی ملازمت مین پہونچ جاتا تھا ۔ آپ اُس کے ساتھ کمال مہربانی سے پیش آکر بیٹھتے تھے ۔ آنے والا کو جو کچھ تکدر یا غم ہوتا تھا ۔ وہ رفع ہوجاتا تھا ۔ اُس کے بدلہ مین فیض اور خوشی ہمراہ لیجاتا تھا ۔ اور پاس بیٹھنے مین از روے مروت اپنے اوپر جبر یہان تک گوارا کرتے تھے ۔ کہ جب تک آنے والا اُٹھ نہین جاتا تھا ۔ خود نہین اُٹھتے تھے ۔ چنانچہ اس التزام سے آپ کو بعض امراض بھی پیدا ہوگیے تھے ۔ مجلسون مین اس بات کی تلاش رہتی تھی ۔ کہ نیچے بیٹھنے کا موقع ملے ۔ اور چھوٹے درجہ کے آدمیون کے ساتھ کھانا کھانے مین ہم پیالہ ہونے کی صورت پیش آوے ۔ کھانے کی چیزون مین نہایت بے تکلف تھے ۔ اور درویشانہ کھانون کی طرف میلان خاطر زیادہ ہوتا تھا آپ کے افعال مین کوئی ایسا عمل داخل نہین ہوتا تھا ۔ جس مین ریا کا شائبہ پایا جاوے ۔ اگر کسی شخص کی نسبت یہ معلوم ہوجاتا تھا کہ کسی دنیاوی مال کا حاجت مند ہے ۔ تو آپ خفیہ طور پر اُس کو پہونچاتے تھے ۔ لوگون کے اعتقاد اور انکار سے آپ کی خاطر بالکل فارغ البال تھی ۔ دنیاوی چیزین اصل حاجت سے جس قدر زیادہ بچ جاتی تھین ۔ خیر کے کامون اور خیر کی جگہ مین صرف کیا کرتے تھے ۔ شہر ہرات مین مدرسہ تعمیر کرا کر بنا کیا ۔ خیابان

Presented ... www.ziaraat.com

مین مدرسہ اور خانقاہ دونون چیزون کا آغاز کیا - اور انہین اتمام کو پہونچایا - اور شہر جام مین جامع مسجد کی بنیاد ڈالی اور اُس کو مکمل کیا - اکثر ملکین مدرسہ مذکور کے نام سے وقف کین - جو آپ کی درگاہ کی اطراف مین ہین -

صاحب تکملہ نے آپ کے خط مبارک مین سے چند سطرین - اور آپکی دلکش باتون مین سے چند باتین نقل کی ہین - اور وہ یہ ہین -

کوئی شخص ایسا نہین ہے - جس کی خاطر کبھی حضرت حق سبحانہ کی طرف رجوع نہ ہوتی ہو حضور قلب حضرت باری تعالیٰ کے ساتھ ہونا - ذکر کی حقیقت اور نیز اُس کا مغز ہے - اگر کسی دولتمند شخص کو یہ سعادت حاصل ہو - کہ حضور قلب دائم رہے - اور نیز حضور قلب کا ملکہ دل مین راسخ ہوجاوے - تو اس کو اصطلاح صوفیہ مین "مشاہدہ" کہتے ہین - اور خواجگان ماورارالنہر کے عرف مین اس کو "یادداشت" کے نام سے تعبیر کرتے ہین - اور "یاد کرد" جو اسم مبارک یا کلمہ طیبہ کی تکرار سے عبارت ہے اور "نگاہداشت" جو مراقبہ سے مراد ہے (اور یہ اسواسطے ہوتا ہے - کہ پراگندگی خاطر بہ نہ پاوے) یہ تمام یادداشت کے حصول کے واسطے ہے - وفقنا اللہ بما یحب ویرضاہ[لہ]

واضح ہو - کہ تمام اشخاص کی پیدائش اصل فطرت کے اعتبار سے چار مقدمات پر مبنی ہے

اوّل - یہ کہ انسان کی حقیقت عدم سے وجود مین آئی ہے -

دوم - یہ کہ بقا کا وجود انسان کی قدرت اور اختیار مین نہین ہے - کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا - تو انسان اپنے تئین باقی رکھہ سکتا - اور فانی ہونے دیتا -

سوم - یہ کہ تمام موجودات ممکنہ کا حال ایسا ہی ہے -

چہارم - یہ کہ جو کچھہ عدم سے وجود مین آتا ہے - اُس کے واسطے موجد کا ہونا ضروری بات ہے

یہ چارون مقدمات ایسے صانع کے وجود کا اعتقاد پیدا کرنے کی بنیاد ہین جو بالذات موجود ہو - اُسکے موجود ہونے مین کسی غیر کو دخل نہ ہو -

علاوہ ان مقدمات کے انسان جانتا ہے - بلکہ مشاہدہ کرتا ہے - کہ اللہ پاک کے انعام سے اُس کو عمدہ عمدہ نعمتین ملتی ہین - جیسے خود انسان کا وجود نعمت ہاے الٰہی مین سے ہے - نیز عقلی قوتین - اور ظاہری و باطنی حُسن وغیرہ وغیرہ اللہ جل شانہ کی غیر متناہی نعمتین - نعمت وجود

لہ - اللہ تعالیٰ ہم کو اُس شے کی توفیق دیوے - جو اُس کو محبوب ہو - اور جس سے وہ راضی ہو ۱۲

کے تابع۔ اور اُس کے علاوہ ہین۔ اِس مرتبہ مین خاطر انسان کو بحکم الانسان عبید الاحسان اپنے مسبدر کی طرف طبعًا جذب ہوتا ہے۔ اور یہ جذب کی ابتدا ہے۔ بعدہ اگر انسان خیال کرے کہ نفع یا ضرر جو کچھ واقع ہوتا ہے۔ بحکم لافاعل فی الوجود الا اللہ تمام صانع کی ہی طرف منسوب ہوتا ہے۔ تعالیٰ شانہ اور ہمیشہ اس خیال مین رہے۔ تو اُس کا انجذاب وقتًا فوقتًا بڑہتا۔ اور لحظہ بلحظہ قوی ہوتا جاتا ہے۔ اور ممکنات کے ساتھہ جس قدر اُس کا تعلق ہوتا ہے اُس مین فتور پڑتا جاتا ہے۔ پہر پورا انقطاع ہو جاتا ہے۔

ایک وجہ تو انجذاب خاطر کی یہ ہوئی۔ دوسری یہ۔ کہ انسان جب خیال کرتا ہے۔ کہ وہ انسانیت اور آدمیت کے اعتبار سے بے لذت نہین ہو سکتا ہے۔ اور لذت میلان خاطر کے تابع ہوتی ہے۔ اور میلان جس کی طرف ہو۔ وہ ایک امر کامل اور باقی ہونا چاہیے۔ کیونکہ ناقص یا فانی کی طرف میلان خاطر ہوگا۔ تو چونکہ اُسمین نقصان یا فنا کا عیب لگا ہوا ہے لہٰذا نتیجہ میلان غم ہوگا۔ اور ادہر انسان یہ بہی خیال کرتا ہے۔ کہ کامل مطلق لم یزل اور لایزال ذوالجلال والافضال کی ذات اقدس ہے۔ کیونکہ حسن وجمال اور احسان وکمال جو کچھ ہے۔ یہ سب فی الحقیقۃ حق کے ہی واسطے ثابت ہے۔ اور جو حسن وجمال اور احسان وکمال ممکنات مین پایا جاتا ہے۔ یہ فی الحقیقۃ حضرت ذوالجلال کے حسن وجمال اور احسان وکمال کا پرتو ہے جل وعلا۔ اور ممکنات کے پاس مستعار ہے۔ کیونکہ ممکن خود اپنی ذات سے معدوم ہے۔ اور معدوم شے کا وصف کمال نہین ہو سکتا اور ممکن مین جو کچھ نظر آتا ہے یہ معتد بہ نہین ہے۔ اسیواسطے معرض فنا اور محل زوال مین ہے۔ جب انسان کا علم ان مقدمات پر حاوی ہوگا۔ تو شک نہین ہے۔ کہ اُس کا انجذاب ایک مرتبہ اور قوت پکڑے گا۔ کیونکہ محبت پیدا ہونے کا باعث حسن ہوتا ہے یا احسان اور یہ دونون خوبیان اللہ جل شانہ کو ہی حاصل ہین۔ اور جب انسان حق کے کمال وبقا کا۔ اور خلق کے نقصان وفنا کا خیال مداومت کے ساتھہ کرے گا۔ اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا (ترجمہ۔ مطلوبی اور محبوبی کے لائق کوئی نہین ہے مگر خدا جو ان مذکورہ بالا دونون خیالون کو لازم کرتا ہے) ورد کریگا۔ تو حضرت حق سبحانہ کی طرف اُس کی کشش اور غیر حق سے اُس کی بے تعلقی اس درجہ کو پہونچ جاویگی۔ کہ ممکنات سے

تعلق بالکل منقطع ہوجاوے گا بلکہ جو کچھ غیر خدا ہے۔ سب کو بھول جاوے گا۔

اگر کسی کو یہ حال حاصل نہ ہو۔ تو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ مذکورہ بالا عقائد مین سے کوئی عقیدہ اُسکو حاصل نہین ہے۔ یا خواہشات طبیعت مین انہماک اس درجہ بڑھا ہوا ہے۔ کہ اُس مین متاثر ہونے کی قابلیت ہی نہین رہی۔ اور وہ شخص گروہ انعام مین شامل ہو گیا اُولٰئِکَ کَالاَنعَامِ بَل ھُم اَضَلُّ یہ گروہ باوجودیکہ اہل ایمان ہین۔ مگر اُن حیوانات کی صورتون مین ہین جو اخلاق کے اعتبار سے اس گروہ سے ملتے جلتے ہین۔ جیسے کہ حدیث نبوی علیٰ مصدرہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ مین ناطق ہے۔ ایک شخص مولانا کی مجلس مین علیہ الرحمۃ والرضوان آیا۔ اور کہا۔ مین ہر چند ذکر کرتا ہون۔ متاثر نہین ہوتا ہون۔ فرمایا۔ عقیدہ کو درست کرنا چاہیئے۔ فرماتے تھے۔ بعض مشائخ ذکر مین صرف اسم مبارک اللہ پر اکتفا کرتے ہین۔ لقولہ تعالیٰ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرھُم اگرچہ اسم مبارک حق سبحانہ کے کمال پر مشتمل ہے۔ اور اسواسطے یہ حق کے ساتھ بیوستگی۔ اور خلق کے ساتھ بے تعلقی کا نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ جو اصل مقصود ہے لیکن کلمہ متبرکہ کو اس بارہ مین دخل زیادہ ہے اس لیے اکثر مشائخ نے اسی کلمہ کو اختیار کیا ہے۔ اور نص نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ذکر کی افضلیت مین شاہد موجود ہے۔ افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ اور نیز دیگر بہت سی احادیث اس کے افضل اور ارفع ہونے کے بارہ مین واقع ہین۔ اور مرتبہ کے اعتبار سے بھی اسکو تہلیل کہتے ہین۔ کیونکہ تہلیل کے معنی آواز کا بلند کرنا ہین۔ اللہ جل شانہ کے ساتھ حضور قلب اُس صفت سے اور اُس طرح پر پیدا کرنا۔ کہ جس صفت سے اور جس طرح پر یہ انسان اللہ جل شانہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہو۔ مثل اس کے ہے۔ کہ جیسے یہ انسان حقیقت ذکر اور اس کی اصلیت کا موجد اور مظہر ہے۔ ذکر کی ایک صورت ہے ایک معنی ہے۔ اور ایک حقیقت ہے۔ صورت ذکر تو عبارت اس سے ہے۔ کہ ذاکر لفظ خاص کو جو حروف سے مرکب ہے تکلم کے طریق پر آہستہ یا بلند ادا کرے۔ یا تخیل کے طریق پر ذہن مین حاضر لاوے۔ معنی ذکر عبارت اس سے ہے۔ کہ ذاکر لفظ مذکور کے معنی اور مفہوم مین بھی فکر کرے۔ اور حقیقت ذکر عبارت اس سے ہے۔ کہ ذاکر صرف اس تصوری مفہوم کو شعور مین لاوے۔ جو ذکر کی توجہ کا قبلہ اور تیر کا نشانہ ہے۔ آہستہ طور پر تکلم بعض

---

۵ - یہ لوگ چارپایون کی مثل ہین۔ بلکہ اُن سے بھی گئے گذرے ہوئے۔ ۱۲

مشائخ کا طریقہ ہے - انہیں میں شیخ کبیر محی الدین عربی قدس سرہ العزیز اللہ ذکر کرنے میں اکثر

مشائخ کا طریق تکلم بالجہر ہے - اور تخیل - ذکر خفی ہے - اور یہ طریق خواجگان ہے قدس اللہ اسرارہم

۱۵۱ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً ط

یاد مولانا علاء الدین محمد مکتب دار

آپ اُس نبی کے علماے اُمت میں سے ہیں جنہوں نے انت منی کے ارشاد کو عام کر دیا ہے - مولانا سعد الدین کاشغری کے مرید تھے - لیکن راہ سلوک آپ کو طے ہوئی ہے شیخ عبد الکبیر یمنی کے فیض ملازمت سے جو ایک واسطے سے شیخ عبد الرحمن مصری کے خلیفہ ہیں - نیز شیخ عبد الکبیر کے فیض ملازمت سے ہی - آپ کی ہمت علو مرتبہ کو پہونچی ہے کہتے ہیں - ایک روز آپ فرماتے تھے شیخ یمنی نے حدیث قدسی کی تعریف دریافت فرمائی میں نے عرض کیا - جو خداوی کلام بے توسل فرشتہ پیغمبر کے نفس ناطقہ پر نزول فرماوے - وہ حدیث قدسی ہے شیخ نے فرمایا - اس بنیاد پر تو اس گروہ کے ولادیز اقوال بھی حدیث قدسی ہیں - اسپر سامعین میں سے ایک شخص نے کہا - اگر آپ ایسا فرماوینگے - تو گروہ صوفیہ کی طبقہ انبیا کے ساتھ مساوات لازم آجاویگی - جواب دیا - مساوات اس سبب سے لازم نہیں آویگی - کہ نسبت مذکورہ انبیا میں بالاصالتہ - اور اولیا میں بالاتباع ہے راقم کی خاطر فاتر میں یہ بات آتی ہے - کہ جس حالت میں نفس الامر ایک جنس سے ہو - اور دو مختلف الکیفتہ افراد سے ظہور پذیر ہو - ایسی حالت میں اُس کو ایک نام سے نامزد کرنا بھی - دلیری کے میدان میں قدم رکھنا - اور ادب کے آباد شہر سے نکل کر گستاخی کے ویران صحرا میں جانا ہے - اور نام رکھنے میں - درجہ کا لحاظ بھی ضروری بات ہے - جیسے خرق عادت کی نمود و نمائش کہ جس شخص کے ذریعہ سے ظاہر ہوتی ہے - اُس کے اعتبار سے - اُس کا نام بھی جداگانہ ہوتا ہے - نبی سے معجزہ - ولی سے کرامت - مومن سے معونت - اور غیر مومن سے استدراج مصرع حفظ مراتب ست ہمیں شیوہ و خطاب

یاد مولانا عبد اللہ فرنخووی

آپ عالم - عارف - کامل - عامل - اور اندر باہر سے یک رو تھے - فرماتے تھے - مولانا عبد الرحمن احمد جامی - باطنی محل کے کنگرہ پر چڑھتے وقت پرزن کو کھول کر جاتے - اور آتے ہیں - لیکن مولانا علاء الدین محمد مکتب دار جانے اور آنے میں پر کھولتے ہی نہیں - کہتے ہیں اس بیان سے مراد یہ ہے - کہ مولانا عبد الرحمن سلوک طریقت میں اضطراب اور عجلت رکھتے ہیں - اور مولانا علاء الدین آرام اور آسائش کے ساتھ چلتے ہیں - راقم کے ذہن میں لکھتے وقت

۱۵۱ اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا ہی (لوگو) اپنے پروردگار سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعا کرتے رہو ۱۲

ایسا آیا۔ کہ پر کھول کر پرواز کرنا عبارت تعرج کے ظاہر کرنے سے ہے۔ اور بغیر پر کھلے ہوئے اڑنا سرا وتعرج کے مخفی رکھنے سے ہے۔ بیشک جامی قدس سرہ کے آثار کا ظاہر ہونا۔ اور مکتب دار رحمہ اللہ کی برکات کا مخفی رہنا۔ اِس توجیہ کے صحیح ہونے پر ایک روشن دلیل ہے۔

یاد درویش منصور سبزواری

آپ اندر اور باہر سے اس درجہ دُھلے اور منجھے تھے۔ کہ بیان میں نہیں آسکتا ہے۔ مولانا عبدالرحمن جامی کے ہم عصر ہیں۔ میر علیشیر نوائی کمال عقیدت رکھتے تھے۔ اور آپ کے ساتھ نہایت دلبستگی اور محبت تھی۔ اکثر آپ کی عمر روزہ وصال میں ہی گزرتی تھی۔

یاد مولانا محمد روحی

آپ کا لقب شمس الدین۔ اور کنیت ابو المکارم ہے۔ ہرات کے پرگنوں میں سے کسی پرگنہ کے رہنے والے ہیں استقامت اور کرامت میں آپ کو کمال تھا۔ مولانا سعدالدین کاشغری کے مرید ہیں۔ کہتے ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ۔ نہایت پرہیز گار اور صالحہ تھیں۔ ان کا رتبہ ریاضت اور بلند ہمتی میں بہت بڑا تھا۔ یہ فرماتی ہیں۔ مجکو امید تھی۔ ایک رات مینے عالم مثال میں نبی مصطفیٰ علیہ السلام کی زبان ۵ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی سے نوید پسر سنی۔ اِس کے بعد اُسی حمل سے یہ لڑکا پیدا ہوا۔ اس واقعہ کی بنیاد پر محمد نام رکھا گیا۔ کہتے ہیں آغاز زمانہ ہوش سے لیکر واپسین نفس تک آپ کے سلوک میں کسی قسم کی لغزش نہیں آئی۔ آپنے اپنی تمام عمر راست روی اور اتباع شریعت میں گزاری۔ اور صاحب کرامات و مقامات تھے۔

یاد شیخ چھجو اساولی

آپ شیخ نظام عمر اکرم کے مرید ہیں۔ جو خلافت میں گیارہ واسطہ کے بعد سید احمد کبیر رفاعی قدس سرہ کو پہونچتے ہیں۔ مستقیم الطریق اور مستوی الحال تھے۔ پچیسویں ذی قعدہ کو عالم روحانی کی طرف کوچ فرما گئے۔ شیخ جمال نوساری کو ذکر کی سند شغل کی تلقین۔ ارشاد کی اجازت۔ اور خلافت کا خرقہ۔ یہ چیزیں آپ کی ہی ملازمت سے ملی ہیں مصرع جمالِ حق نسرد بچشم اوباد۔

یاد شیخ فخرالدین گنج اسرار جونپوری

آپ پیر گنجشکر کی نسل سے ہیں۔ قدس اللہ سرہما۔ ایزدی اسرار اور آلہی انوار کا آپ خزانہ تھے۔ اور بزرگان

---

۵ ۔ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں نہیں بناتے ہیں ۱۲

زمانہ کو آپ سے فخر تھا - آپ کا دلکش قول ہے - جو کمال مجکو حاصل ہوا - اُس کو مینے دوربین عقل کی بدولت سمجھا کیونکہ کسی شخص کی ہدایت کا احسان - اللہ احسان کا بار - راہ سلوک مین میرے اوپر نہین ہے - اور شیخ نظامی گنجوی قدس سرہ کے یہ اشعار پڑہا کرتے تے - مثنوی

خرد شیخ الشیوخ راہِ تو بس	از و پرس انچہ می پرسی نہ از کس
بپرس از عقل دور اندیش گستاخ	کہ چون شاید شدن بربام این کاخ
بپاے جان توانی شد برافلاک	رہا کن شہر بند خاک باخاک
مگو بربام گردون چون توان رفت	توان رفت از زنام خود توان رفت
برین زرین حصار آن شد برومند	کہ از خود برگرفت این آہنین بند
کہ ملک و مال و فرزند و زر و زور	ہمہ ہستند با تو تا لبِ گور
ازین مشتِ خیال کاروان زن	عنان بستان علم بر آسمان زن

یہ مثنوی خبر دیتی ہے - کہ نظم کرنے والا اور پڑہنے والا دونون اویسیہ گروہ مین سے ہین - القصہ بہت سے خداشناس لوگ آپ کے صادق مرید تے - اور اُن اطراف کے حکام اعلی بہی نہایت نیازمندی اور اعتقاد کے ساتھہ آپ کی ملازمت کی آرزو رکہا کرتے تے - اور ادب و اہتمام کے ساتھہ آپ کے آستانہ پر حاضر ہوا کرتے تے - آپ کی قبر جونپور مین زیارت گاہ ہے - اور مشہور ہے - مصرع گنج اسرار ست خاکِ پاکِ او -

یاد شیخ بہاء الدین گنج روان

آپ اپنے پدر بزرگوار شیخ فخر الدین ثانی کے خلیفہ ہین - کہتے ہین - قادر شاہی عہد تہا - زمین کالپی کی تلائی مین ایک بہیانک جنگل تہا - اُس تلائی مین شیخ نے اور شیخ کے ساتھہ - دہلی کے چند خدا پرستون نے مخدوم جہانیان کی اجازت سے رہنے کو مکان بنالیا تھا - اور وہان پر خدائی پرستش کیا کرتے تے - اور اس مین خوشوقتی کے ساتھہ زندگی بسر ہوتی تہی - خوراک کا طریقہ یہ تہا - کہ دیگون کو پانی سے بہر کر چولہے پر رکہہ دیا کرتے تے - اور ایک معتدبہ عرصہ کے بعد اُتار لیا کرتے تے - گہی سے تر بتر کہچڑی اس قدر تیار ملتی تہی - کہ وہ کہانے والون کو مکتفی ہوا کرتی تہی - اس عجیب و غریب خرق عادت کے ذریعہ سے گنج روان آپ کا نام پڑگیا - کہتے ہین ایک روز شکار کرنے کرتے - حاکم وقت کا گزر شیخ کی عبادت گاہ کی طرف ہوا - وہان پہاڑی بکرہ کو شیر کے پیچھے پیچھے پہرتا ہوا دیکہا - اُسی وقت دل مین ٹہان لی - کہ یہان پر ایک شہر آباد اور قلعہ تعمیر ہونا چاہیے - لیکن جب قلعہ کی

دیوار پوری ہونے کو آتی تھی۔ کالپ نام ایک جن اُس کو گرا دیتا تھا۔ اس کام کے انتظام کے واسطے حاکم مذکور نے شیخ کے دیدار کے لئے نیازمندانہ رجوع کیا۔ آپ اندرونی سبب سمجھ گئے۔ ایک اینٹ اپنے ہاتھ سے دیوار مین لگادی۔ اور محمد آباد نام رکھا۔ اور ہندیون کے نزدیک یہ بات ہے۔ چونکہ مذکورہ بالا بیابان کالپ جن کی رہنے کی جگہ ہے۔ لفظ کالپی کے ساتھ مشہور ہوگیا ہے۔ کہتے ہین۔ بادشاہ وقت یا دوسرے ذی استطاعت لوگ نقد۔ جنس۔ دیہ ملیاغ غرض جو کچھ بھی شیخ کے حضور مین پیش کرتے تھے۔ قبول نہین ہوتا تھا۔ اس سبب سے متعلقین تکلیف پاتے تھے۔ ایک روز آپنے متعلقین کو غیر صابر دیکھکر فرمایا۔ کہ تم لوگون کی قوت کے واسطے آب جمنا سے ہم کسی قدر زمین لیتے ہین۔ جو لوگون کا احسان نہ ہوتے ہوئے خاص روزی رسان کے خزانہ سے ملے گی۔ پس جمنا کو ایک دفعہ اور ایک دفعہ کے بعد دوسری دفعہ فرمایا۔ اس کنارہ سے چند جریب زمین ہمارے فرمان برداروں کے لئے چھوڑدے۔ اور پانی کا راستہ اوپر سے کرے۔ اِن دونون دفعہ حکم کی تعمیل نہین ہوئی۔ تیسری دفعہ عصا ہاتھ مین لیکر غصہ سے پانی پر مارا۔ فوراً پانی نے ہٹ کر موضع بھلا سے کجی کے ساتھ بہنا شروع کیا۔ اور کم وبیش تین سو جریب زمین پانی مین سے نکل آئی۔ کہتے ہین۔ اُسی زمین مین شیخ کی۔ اور شیخ کی تمام نسل والون کی کھیتی۔ گھر۔ باغ۔ اور خوابگاہ آج تک ہے۔ مصرع بادا نثار دُر سلامت ردی برو۔

یاد شیخ کمال الدین حسین

آپ خالد کے فرزند ہین۔ جو اجمیری ناگوری تھے قدس سرھما کمال دانش وبینش تھی۔ آپنے شیخ ابراہیم قدس سرہ کی خدمت سے ظاہری اور باطنی کمالات تحصیل کرکے۔ خرقہ خلافت لیا تھا شیخ ابراہیم شیخ عبدالعزیز ناگوری کے خلیفہ ہین شیخ عبدالعزیز شیخ فریدالدین ناگوری کے خلیفہ ہین۔ اور شیخ فریدالدین ناگوری شیخ حمیدالدین سوالی کی بزرگ اولاد اور خلفا مین سے ہین۔ قدس اسرارہم بعض کا کہنا یہ ہے۔ کہ خالد۔ خواجہ بزرگ معین الدین کی نسل سے ہین قدس سرہ۔ تفسیر نور النبی جو بہت سے نکات اور وجوہ تفاسیر کو جامع ہے۔ اور اصول الانوار درباب تذکرہ ابرار یہ دونون کتابین آپ کی ہی تصنیف ہین۔ اصول الانوار مین خانوادہ چشت کے مشائخ کے حالات اور نسبون کا حال اصول کے طور پر لکھا گیا ہے۔ لیکن آپنے اپنے حالات کے بارہ مین صرف اتنا لکھا ہے کہ خالد کا بیٹا۔ مریدان معینیہ مین کمترین مرید ہے۔ اور اپنی نسب کے متعلق قطعی کوئی بات نہین لکھی۔ مولانا عالم کابلی نے اپنے تذکرہ مین لکھا ہے۔ مینے اجمیر مین شیخ عبدالقادر ابن شیخ ابوالفتح کی ملازمت حاصل کی تھی۔ جو خواجہ معروف ابن شیخ حسین خالد کے پوتے ہین۔ اور نیز مینے آپ سے تحقیق نسب بھی کی تھی۔ فرمایا۔ کہ ہمارے بڑے پانچ پلے پر واسطہ

سے شیخ حمید الدین سوالی کو پہونچتے ہیں قدس اسرارہم مصرع ہم نسب وہم حسب ہر دو حجاب دل ست۔

یاد سید حامد حسنی چشتی

آپ سید حسین شہوالہ کے برادر زادہ (بھتیجہ) ہیں محبت۔ معرفت۔ عشق اور آگاہی کے دریا تھے۔ نو عمر انکے آپ کی خدمت میں رہا کرتے تھے۔ اور انہیں سے ایک لڑکے کی طرف میلان خاطر بھی تھا۔ آپنے کبوتر اُس لڑکے کے سپرد کردیا تھا۔ کہ وہ ہمیشہ ہاتھ میں رکھے۔ غرض اس سے یہ تھی کہ کبوتر کا بظاہر دیکھنا۔ مطلوب کا جمال دیکھنے کے واسطے بہانہ ہو۔ اور نظر بازی کو علی الاعلان شہرت نہ ہو۔ ایک روز کسی عرس میں آپ تشریف لے جاتے تھے منظور نظر کو کہا۔ اگر مجکو ایسی بے ہوشی لاحق ہو جس سے نماز غارت ہوتی ہو۔ تو آگاہ کردینا۔ جب مجلس سماع میں پہونچے۔ تو ایک گانون والہ کو فرمایا۔ کہ کوئی قصہ عشق کا بیان کر۔ مجبوراً اُس نے بیان کرنا شروع کیا۔

ہمارے گانون میں ایک کمہار تھا جس کو اپنی عورت کے ساتھ عشق تھا۔ اُس کے بدون کسی وقت نہیں رہتا تھا۔ اور نہ بدون اُس کے کہیں جاتا تھا۔ اتفاقاً وہ عورت ایسی بیمار ہوئی۔ کہ بہت عرصہ تک بیمار ہی چلی گئی۔ اُس عورت نے ایک روز از راہ مہربانی اپنے شوہر سے کہا۔ میری خوشی یہ ہے۔ کہ آپ دوسرا عقد کرلیوین۔ مرد نے انکار کیا۔ اسی قسم کی گفت وشنید اس درجہ تک بڑھی۔ کہ آخر کار مرد نے دوسری عورت کرلی۔ اور شہوت پرستی سے اُسپر عاشق ہوگیا۔ پھر یہان تک نوبت پہونچی۔ کہ پہلی عورت سے کبھی ہم بستر نہیں ہوتا تھا۔ اس عرصہ میں گھر میں آگ لگی مرد اپنی نئی عورت کا ہاتھ پکڑکر باہر نکل آیا۔ اور قدیمہ عورت کو بدستور حالت بیماری میں زمین پر پڑا ہوا چھوڑا اور پکار کر کہا۔ گدہا جو گہر میں بندہا ہے۔ اس کی رسی کھول دے۔ اور باہر چلی آ۔ وہ عورت جفائے شوہر کا بہانہ تلاش کرتی ہی تھی۔ فوراً فرمان شوہر سنتے ہی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور افتان خیزان گدہے کے پاس گئی۔ کہ اُس کی رسی کھولے۔ یکایک وہان آگ کی لپٹ لگی۔ اور اُس نے جلاکر راکھ کردیا۔

یہ قصہ گانون والہ سے سنکر سید کے دل میں سخت شورش اور سوزش پیدا ہوئی۔ فرمایا۔ انسان کو فرمان برداری میں کمہار کی عورت سے کم نہیں ہونا چاہیے۔ اسکے بعد یہ بیت پڑھی۔ بیت

جہان در چشم مجنون بود از ویرانہ ست	درین ویرانہ نتوان بود از دیوانہ یکسرا

وجد کی حالت طاری ہوئی - ملک شیر مشائخ کا بیان ہے - کہ اندرونی حرارت سے سید کے بدن مین ہڈیان پانی ہوگئی تہین - نماز عصر کا وقت ہوا تو اُس منظور نظر نے عرض کیا - کہ نماز کا وقت جاتا ہے - آپ ہوش مین آئے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑہی - اور سلام کے ہمراہ زندگی کا سرمایہ بہی - الٰہی وصال کی بارگاہ مین بہیج دیا -

مصرع جان او مسند نشین پیشگاہ وصل باد -

یاد شیخ نور الدین احمد منڈوی

آپ حضرت گنجشکر کے پوتون مین سے ہین قدس سرہما سلاطین خلجی کے عہد مین پٹن ملتان سے مالوہ کی طرف آئے تہے - شہر منڈو (مانڈو) کے کوہستان مین ریاضت اور مجاہدہ مین مشغول ہوئے - اور نا ہنجار نفس کے ساتھ لڑائی ٹہان کر فتح حاصل کی - یہان تک آپ کا استغراق بڑہ گیا تھا - کہ سُکر کی حالت سے ہوش کی حالت مین کمتر آیا کرتے تہے - حتی کہ وحشی اور پرند جانور ہمیشہ آپ کے گرداگرد جمع رہتے تہے - اور آپ کو ان بیابانی جانورون کے ہونے یا نہونے سے قطعی خبر نہین ہوتی تہی - چونکہ ایزدی نگہبانی آپ کی حافظ تہی - اسواسطے آپ کو درندون سے کچھ آزار نہین پہونچتا تھا - آپ کے زمانہ ہوش کی باتون مین سے یہ باتین بہی ہین - جس کسی کو حق کے ساتھ آرام ملتا ہے - تمام وحشی اُس کے رام ہوجاتے ہین - مصرع جان او با مہرجانان رام باد - آپ کی خوابگاہ منڈو (مانڈو) مین ہے -

یاد شیخ داؤد اساولی

آپ سید برہان الدین قطب عالم بخاری سے مرید ہین - اللہ جل شانہ کی ہستی - اور مخلوق کی نیستی سے ہمیشہ باخبر تہے - کہتے ہین - ذکر کرنے کے وقت جب آپ لا الٰہ کہتے تہے - تو دیکہنے والون کو جاسوسی نگاہ کرنے پر بہی آپکے عنصری جسم سے سوا پیراہن کے کچھ معلوم نہین ہوتا تھا - پہر جب الا اللہ کا نعرہ مارتے تہے تو مکان کا اندرونی حصہ آپ کے عنصری کالبد اور اُسکے اقطار ثلثہ پر تنگ نظر آیا کرتا تھا - آٹھوین ذی حجہ کو دنیا سے کوچ کر کے حقیقی دیدار کا احرام باندہا - اور اپنے پیر بزرگوار کے مرقد کی برابر مین آرام فرمایا بیت -

اے خوش آن یادت کہ از خویشم فراموشی دہد	دل بدانش بسپر و لب را بہ خاموشی دہد

یاد شاہ ابدال

آپ عرب کے ملک سے دریائے اعظم کی سیر کرتے ہوئے - آچہے بندر کے راستہ سے صوبہ کو بنگالہ مین آئے تہے - وہان کے حاکم حسین شاہ نے اپنی لڑکی کا آپ کے ساتھ عقد کردیا - اُس لڑکی کے ساتھ ایک

Presented by www.ziaraat.com

کنیز بھی تھی - جو حُسن خدمت کی وجہ سے آپ کے دل مین گھر رکھتی تھی - ملکہ کنیز کے ساتھ اس قسم کی یک جہتی دیکھکر ہمیشہ غیرت کیا کرتی تھی - اور فرصت کی تلاش مین تھی - ایک روز شاہ ابدال بغرض تفریح - اپنے دوستون کے ساتھ گھر سے صحرا کو گئے تھے - ملکہ نے اس موقع کو غنیمت جان کر کنیز کو مار ڈالا - اور اُس کی لاش ایک گھڑے مین بھرکر دریا مین بہادی اتفاق سے آپ سیر کنان دریا کے کنارہ جا پہونچے - وہان آپ کی زبان پر یہ بات آئی کہ دریا سے میری ریحانہ کی خوشبو آتی ہے - چارون طرف نگاہ دوڑائی - ایک گھڑا نظر آیا - تیراک لوگ وہ گھڑا نکال لائے دیکھا - تو اُس مین آپ کی منظورہ کا جسم تھا - یہ دل آشوب واقعہ دیکھکر آپ کے دل مین بہت کچھ شورش اور وجد پیدا ہوا - ناچار مقتولہ کو سپرد خاک کیا - اور خانہ خدا کا عزم مصمم کر کے صحرا کا راستہ لیا - سرگردان اور پریشان رنتھنبور[له] کی زمین مین پہونچے - یہان پر ایک مستحکم قلعہ اور ایک بلند پہاڑ ہے - دار الخلافۃ آگرہ سے مالوہ کی طرف پانچ منزل کے فاصلہ پر واقع ہے - آپنے زمانہ جدائی اسی جگہہ بسر کیا - جب فرمان وصال پہونچا - تو مین خوابگاہ اختیار کی مصرع خدا دارد بہ مطلوبش ہم آغوش -

بادشاہ نعمان

آپ کی قبر قلعہ آسیر کے تحت مین ہے جو خاندیسی سلاطین کا تخت گاہ ہے - آپ حافظ کے بیٹے - حافظ نور الدین کے بیٹے نور الدین شرف الدین کے بیٹے - اور شرف الدین شیخ محمد زاہد کے بیٹے تھے - جنکی قبر دہلی مین ہے - اور زمانہ سابق دشت قبچاق سے ہند مین آئے تھے - شاہ نعمان نے رحلت غرہ ربیع الاول کو فرمائی ہے - لہذا پہلی تاریخ سے لیکر پانچوین تاریخ تک عرس ہوتا ہے اور ملک کے چارون طرف سے ہر ایک قسم کے آدمی اپنے کنبہ و قبیلہ کو ہمراہ لیکر عرس مین آتے ہین - اور برہان پور ایک بڑا شہر یہان سے پانچ کوس پر ہے - برہان پور کے باشندے چھوٹے بڑے - عورت مرد - نیک و بد - بوڑھے اور جوان - مومن اور کافر - غرض کہ سب اپنے گھرون کے دروازون پر قفل لگا دیتے ہین - اور اس مقام مین پہونچکر یہ پانچ روز سیر و سرور مین گزارتے ہین - انواع و اقسام کی نندین اور رینازین جڑ ہتی ہین - ہزارون مشتاق باہم اپنی دیرینہ آرزوؤن مین کامیاب ہوتے ہین - بہت سے آزاد مزاج - عنبرین جال کے پیچ در پیچ پھندے مین پھنس جاتے ہین - بہت سے لوگ سامان کی خرید و فروخت کر کے اصل سے کئی حصہ زیادہ نفع اُٹھاتے ہین راقم نے دو دفعہ اس تماشا گاہ مین جا کر ہر قسم کے آدمیون مین گھس

[له] اس نام کے دو مواضع ہین - ایک بضلع شاہجہانپور مالوہ ہے - مگر اس موضع مین قلعہ اور پہاڑ نہین ہے - اور آگرہ سے تقریبا ڈیڑہ سو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے - دوسرا موضع آگرہ او جیپور کے درمیان مین ہے - یہان البتہ دیکھنے والے قلعہ اور پہاڑ ضرور بیان کرتے ہین - اور یہ موضع آگرہ سے تقریبا پانچ ہی منزل دور ہی ہے ۱۲ -

Presented by www.ziaraat.com

پوشہ کرکے حظ اٹھایا ہے۔ بیت

ہم ہمان عاشق و معشوق ہمکار	ز ہے سو صد متاع و صد خریدار

کہتے ہین شیخ نعمان شیخ محمد ضیا کے مرید ہین۔ اور شیخ محمد ضیا کو رہنمائے طریقت۔ سید نظام الدین ہین۔ جو شیخ نظام الاولیا کے خلیفہ تھے۔ اور سید نظام الدین کا مرقد مونگی پٹن دکن مین ہے۔ یہ ایک شہر ہے دریاے بان گنگا کے کنارہ پر۔ جہان مورتی پوجن والون کی بڑی پرستش گاہ (مندر) ہے اور یہان کے کپڑا بننے والے مندیل اور کمربند ایسے عمدہ بنتے ہین۔ جو دوسرے اچھے اچھے شہرون مین بھی یہان کے سوا نایاب ہین۔

یاد شاہ عبد اللہ

آپ شاہ یوسف بہائی قریشی کے بیٹے تھے۔ قدس سرھما۔ سلطان بہلول اور سلطان سکندر لودھی کے عہد مین ملتان سے آکر دہلی مین سکونت اختیار کی تھی۔ سلطان بہلول نے آپ کو اپنا داماد بنالیا۔ بزرگی کے آثار اور ولایت کی علامتین۔ بہت سی آپ کے افعال سے اور آپ کی پیشانی سے عیان تھین۔ بائیسوین صفر کے روز جہان مجازی کو رخصت کیا۔ آپ کے بیٹے شیخ رکن الدین جو تھے یہ سلطان کی لڑکی سے تھے اور اخیر مین دہلی کے شیخ الاسلام ہو گئے تھے شیخ ابوالفتح جو بمقام دہلی دسوین صدی کے آخرین نصف حصہ مین مرجع صغیر و کبیر ہو گئے ہین شیخ الاسلام ابن عبد اللہ کے فرزند تھے۔

یاد شاہ نعمت اللہ چشتی

سلطان سکندر لودھی کی اکثر فوج آپ کی معتقد تھی۔ اور سردار فوج بھی آپ کے ساتھ مریدانہ سلوک کیا کرتا تھا۔ القصہ آپ کی پیری اور بزرگی کا یہان تک شہرہ ہوا تھا۔ کہ سنتے سنتے اہل زمانہ کے کان بھر گئے تھے آپ کی قبر دار السلطنت آگرہ مین ہے۔

یاد شیخ تاج الدین محمد دہلوی

آپ حضرت گنجشکر کی اولاد کبار مین سے ہین۔ باطن مین مخدوم۔ ظاہر مین خادم۔ دل سے آزاد۔ اور تن سے بندہ ہونا۔ یہ آپ کی عادت تھی شیخ نظام الاولیا کے روضہ مین اکثر خانقاہ نشین رہتے ہین۔ اُن کی خدمات اور اُن کے کامون کی دیکھ بھال۔ دہلی مین آپکے آباو اجداد کے تعلق تھی۔ آج کل آپکے فرزندون سے ان خدمات کا تعلق ہے۔ اُن کے نام شیخ زکریا۔ اور شیخ علاء الدین ہین۔

یاد میر ابوالنجیب شاہ طیب

آپ کو ظاہری و باطنی روشنی - اور کشف و عرفان کی سعادت حاصل تھی - اور ان امور مین آپ کافی طور پر کامیاب تھے - ایک ہفتہ کے بعد روزہ افطار کیا کرتے تھے - دنیا جمع کرنے والون کے سامنے احتیاج نہین لیجاتے تھے - آپکے اقوال اور افعال سے عجیب عجیب چیزین اہل زمانہ دیکھتے تھے - آپ کی طرز معاشرت سے کرامات کی خوشبو لوگون کو آیا کرتی تھی - آپ کے فرزند سلطان موحد نے پدر بزرگوار کی راہ و روش مین - اپنی پسندیدہ رفتار سے اور زیادہ رونق دیدی تھی - اور اہل طریقت کی شاہراہ پر چلتے تھے - کہتے ہین - ایک روز مولانا غیاث الدین احمد سلطان کی ملاقات کو آئے - جب آپ کی صحبت سے باہر نکلے تو فرمایا - لوگو - دیکھو تو سہی - اس خداشناس نے بظاہر اس جہان مین - اور ازروے معنی اُس عالم مین کیسا تماشہ کا بازار گرم کر رکھا ہی مصرع تن بصحبت دل بخلوت کارساست

یاد مولانا شمس الدین رحمہ اللہ

آپ اپنے زمانہ کے بزرگون مین سے تھے - روز بلوغ سے لب گور تک اپنی ہمت سے غیر کار آمد وقت کو ہاتھ تک نہین لگایا - اور افعال کے اعتبار سے بیہودگی کے ساتھہ آدھا قدم بھی نہین اُٹھایا - ایک روز کا ذکر ہے آپنے ایک مرید کو نصیحت کے طور پر فرمایا تھا - جو دعوت اور جو مجلس تمہارے بدون فراہم ہو سکے - اور شائستگی کے ساتھہ انجام کو پہونچ جاوے - وہان تم نہ جانا - کیونکہ ایسے موقع پر جانا بیہودہ بات اور لوگون کے واسطے جگہہ تنگ کرنا ہے مصرع انگشت آز در نمک ہیچ خوان مزن -

یاد مولانا زین الدین تائبادی

آپ نے ابواب سلوک کی کشائش - سنت اور کتاب کی پیروی سے کی تھی - اور نیز اس ذریعہ سے طریقت کی گھاٹیان بھی طے فرمائی تہین - آپ بزرگان عہد کے سرگروہ - اور سالکان تحقیق کے سردار تھے - ظاہری بیعت اور عرفی نسبت ذریعہ خلافت کسی سلسلہ کے پیرون سے نہ تھی - خواجہ بزرگ کے روحانی فیض سے اویسی شان آپ کے حالات سے نمایان تھی - جب آپنے سفر حجاز کیا تھا - تو بارسا ے اولیا کا ساتھہ ہو گیا تھا - جب تقلید پرستون کو نصیحت کرنا منظور ہوتا تھا - تو اس طرح پر رازدار بنایا کرتے تھے - کہ زبان حال سے بیان کیا جاوے - اور خاموشی کا فائدہ اور لسانی کا نقصان جتایا کرتے تھے - قطعہ

سر حق آن را سزد آموختن — کو زگفتن لب تواند دوختن
ہر کرا اسرار کار آموختند — مہر کردند و دہانش دوختند

Presented by www.ziaraat.com

یاد حاجی شیخ سلیمان بنی اسرائیل

آپ کو با حقیقت درویشون کے مقامات حاصل تھے - اور طریقت شناس سالکون کے حالات سے پوری واقفیت تھی - آپ کے زمانہ مین اُس شہر کے اندر کوئی شخص آپ کا مقابل نہ تہا - آپ کی زاد بوم لاہور ہے - خانہ کعبہ (خدا کرے خداشناس دلون کی طرح آباد رہے -) سات بار اس کے طواف کا عزم کرکے لاہور سے کبھی پیادہ اور کبھی سوار روانہ ہوئے - اور ارکان حج بجا لائے - گروہ گکھر جس کے آدمی شمار کے اعتبار سے ایک جہان کی برابر ہین آپ کے باعقیدت مرید اور دوست تھے - اور اپنے مال مین سے ہر سال ایک معین حصہ آپ کی نذر کرتے رہتے تھے - آج تک بھی کہ ہجری سنہ ایک ہزار آٹھ ہے - اپنے پیر کے فرزندون کو وہ حصہ پہونچاتے رہتے ہین - آپ کو خرقہ خلافت شیخ صدرالدین حلیم کی خدمت سے تہا شیخ صدرالدین کو اپنے پدر بزرگوار شیخ عمادالدین اسمعیل سے شیخ عمادالدین اسمعیل کو - اپنے والد ماجد شیخ رکن الدین الشہید یہ کلا نور سے شیخ رکن الدین کو اپنے عم مکرم شیخ صدرالدین حاجی سے شیخ صدرالدین حاجی کو - اپنے عم مکرم شیخ رکن الدین ابو الفتح فیض اللہ سے شیخ رکن الدین ابو الفتح کو - اپنے پدر بزرگوار شیخ صدرالدین ابو المعالم محمد سے - اور شیخ صدرالدین ابو المعالم کو - اپنے والد عزیز شیخ بہاء الدین زکریا سے تہا - **قدس اللہ ارواحہم وتتمۃ السلسلۃ مذکورۃ فی الکتاب**[۵۱] خلاصہ کلام یہ ہے - جب آپ ظاہری زندگانی چھوڑ کر اُس جہانی ملک کو کوچ فرما گئے - تو آپ کے لائق فرزند شیخ عبدالشکور - آپ کی جگہہ مسند نشین ہوئے - شیخ عبدالشکور خداشناسون کی متعدد نیک خصلتون سے آراستہ تھے - جب شیخ عبدالشکور نے بھی عالم خاک سے جان پاک کی ولایت کو معاودت فرمائی تو ان کے فرزند ارجمند شیخ عبدالمجید نے علم درویشی کہڑا کیا - اور سجادہ ولایت بچھایا - شیخ منور عالم انہین کے بیٹے ہین - باقی حال اِن کا جداگانہ لکہا جاوے گا -

آخرین ساغر دور نہم صدا زراح روح مزاج این فوائد لب ریز باد

سخن کی عروس - جو انسانی حقیقت کی محو ابہے - مناسب نہین ہے - کہ خاموشی کی کہڑکی کا قفل توڑ کر نفس ناطقہ کے پردہ سے باہر نکل آوے - اور لا یعنی بوالہوسون کی صحبت کا ارادہ کرکے - بہائم کی کریہ آواز کی ہمشیرہ بنے **بیت**

منطق آدمی بہتر ست از دواب	دواب از تو بہ گر نہ گوئی صواب

[۵۱] باقی سلسلہ کتابون مین مذکور ہے ۱۲

پس سب سے زیادہ بہتر یہ ہے - کہ بیان کی پردہ نشین جمیلہ - ہمیشہ کے واسطے - آفریدگار ذوالجلال - اور منعم متعال کی یاد اور سپاس مین ہمدم اور محرم بن جاوے - اگر اسقدر پردہ نشینی اور گوشہ گزینی اُس کو میسر نہ ہو - تو اُس وقت بہتر یہ ہے - کہ اصحاب ولایت - اور ارباب ہدایت کے حالات اور اوصاف کا لباس - عبرت کا زیور - اور حکمت کے جواہرات پہنکر معارف کے بیان کرنے مین - اپنے جمال باکمال کی آرائش دکھاوے - ان دو امرون کو چھوڑ کر مذکورہ بالا جمیلہ کے لیے کوئی مہربان محرم - اور حُسن افزا خلعت نہین ہے -

وہ بندہ کمال سعادت مند ہے (۱) جس کی زبان اور لب کو کسی مسخرہ کا پنجہ - اور کسی بیہودہ کا ہاتھ کوئی مضرت نہ پہونچاوے - (۲) نیز جو اپنے قیمتی انفاس کے جواہرات کا پاس کرکے - حق کے ذکر مین - اور اہل حق کی یاد مین - زبان ولب کو مصروف رکھے (۳) نیز جو قوت واہمہ اور قوت متخیلہ کی نگہبانی عقلی اور نقلی دلائل کے ذریعے سے اس طرح کرے کہ ناجی مذہب اسلامیہ کے بزرگون پر - اور اُن کے کسی حال پر وسوسہ اور انکار کے لیے - ان دونون محل (واہمہ اور متخیلہ) مین راہ نہ ملے (۴) اور نیز جو اہل باطن کے معاملات کی اور دید مین ظاہر پرست عقل کے آلات سے نہ کرے - کیونکہ یہ مسلک عقول اور نفوس کے مدارج سے پرے ہے -

صحیح بے لوث بات یہ ہے - خدا ے تعالی ایسا کرے - کہ ظاہر بینی اور نکتہ چینی کا خان ومان ہی تباہ ہوجاوے - جو کوتہ نظر خرد کا آباد کیا ہوا ہے - تاکہ ہر آئندہ ہر خرق عادت کے نقد کو - اپنی مالوفات اور عادات کی کسوٹی پر نہ پرکھنے پاوے - کیونکہ دشوار نما کرامت کی صحت کو عقل کی ترازو سے تولنا - گویا ایسا ہے کہ شباب کو پہونچے ہوے بالغ کے حال کا قیاس - کوئی نارسا لڑکا - اپنی حالت پر کرے - هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۱ اور نیز خداوند تعالی ایسا کرے - کہ اعتقاد کا ساز وسامان اور تسلیم کے محلات - خرابی اور تباہی سے محفوظ رہین - جو ایمان بالغیب کے آباد کئے ہوئے ہین - (۱) کہ جس سے حق شناسون کی عجیب وغریب باتون کی تمیز کرنے مین تامل پاس تک نہ آنے پاوے - تاکہ جو چیز عقل کی تیلسی ترازو پر کامل الوزن اُترے - اُس کو اعتقاد اور تسلیم - تصدیق کرکے اپنی جیب مین ڈال لیوین (۲) نیز جس سے اولیاء اللہ کی کرامات اور اُن کے تشخیص کرنے مین فکر پاس پھٹکنے نہ پاوے - تاکہ جو شے قوای مدرکہ کے سانچے مین نہ ڈھل سکے - اُس شے سے اعتقاد اور تسلیم قطعی منکر ہو جاوین أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۲ بلکہ اُس سعادت مند بندہ کو چاہیے - کہ جو اصحاب ہوشیاری کے

۱ نہین جاننے والے اور نہ جاننے والے بھی برابر ہو سکتے ہین ۱۲ ۲ مین اس بات سے تیری ہی پناہ مانگتا ہون - کہ نادانون کی سی ۳

۳ باتین کرون - ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

سالتہ بلاغ توحید کی گلگشت کر رہے ہیں جن کا قدم شریعت کی صراط مستقیم پر مضبوطی کے ساتھ جما ہوا ہے۔ اور نیز جو لوگ شکنجہ ہوس سے نکل کر فوق القلم ہو گئے ہیں۔ جن کے حالات کا صفحہ۔ شرعی تکلیفات کی رقم سے بالکل سادہ ہے ان لوگوں سے جو عجیب و غریب بات دیکھے یا سنے۔ سب کو راست سمجھکر۔ ایزد مطلق کی قدرتی ترازو میں وزن کرے۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ[۱] کو اپنے عقیدت کے نگینہ پر کندہ کر رہے۔ فَالْقَلِيْلُ الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ[۲] ان الله على كل شيء قدير يعترفون بانه قادر على خلق العجائب التي هي خلاف العادة الجارية ويسلمون ما اظهره على ايدي عباده من الخوارق ويقولون انه الحق من ربك فلا تكونن من الممترين۔

الله جل شانہ کا شکر اور احسان ہے۔ اگرچہ میں کوئی کام نہیں بنا سکا۔ اور نیز کسی جگہ نہیں پہونچ سکا ہوں مگر

از چہ کیشم کس نمی داند مرا	آنکہ من	ہر چہ ہستم آشکارم ہیچ پنہان نیستم	

بلکہ وہم اس درجہ بڑھ گیا ہے۔ کہ اپنے تئیں اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا[۳] کے گروہ میں شمار کرتا ہوں۔ لیکن شصت سالہ زندگی اس طرح سے گذری ہے۔ اولین پانچ برس نادانی میں نکلے۔ اس کے بعد سات برس مکتب کے اندر قرآن خوانی میں بسر ہوئے۔ اس کے بعد کچھ اوپر تیس سال ظاہری و رسمی علوم کی تحصیل میں۔ اور نیز شطاریہ مشرب وغیرہ کے ذی ہمت اصحاب کی ملازمت سے فیض پانے میں صرف ہوئے قدس الله باسرارہم۔ جب دل مشائخ علیہم الرحمۃ کے اسرار حقائق۔ اطوار۔ اور حالات اچھی طرح سے بھر گئے۔ تو زبان کو میدان جستجو کر جو خیالات۔ اندرونی خطیوں میں سوئے ہوئے تھے۔ سب کو بیدار کیا۔ اس وقت کم و بیش سات سال اس طرح گذرے۔ کہ ہر ایک ملک کے مشائخ کے کمالات سفر و سیاحت کے ذریعہ سے فراہم کیے۔ اور نیز اہل اسلام با دیانت ثقہ لوگوں سے حفظ و کتابت کر کے بہم پہونچائے۔ تین سال کے اندر عبارت لکھی گئی۔ اور اس کی ترتیب دی۔ اور ایک سال مسودہ کے صاف

[۱] اور الله اپنے ارادہ پر قادر ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں ۲۔ [۲] جو تھوڑے سے لوگ یہ جانتے ہیں۔ کہ الله ہر شے پر قادر ہے۔ وہ اعتراف کرتے ہیں۔ کہ الله ان عجائبات کے پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ جو عادت جاریہ کے بخلاف ہیں۔ اور وہ لوگ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس نے خرق عادت کی قوت اپنے بندوں کے ہاتھوں میں رکھی ہے۔ اور وہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اے مخاطب یہ خرق عادت تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے۔ بس تم شک کرنے والوں میں شامل نہ ہو جانا ۱۲۔ [۳] جن لوگوں کی دنیاوی زندگی کی کوشش گم گشتہ ہوئی۔ اور وہ یہی خیال کرتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

کرنے مین صرف ہوا - اور اسی ایکسال کی اندر دو گوہر صدف برخورداری - نیرین آسمان سخن گزاری عبدالاول اور حسن محمد کی امداد سے زادھما اللہ علماً و عمراً مذکورہ بالا حالات صحت اور ترتیب سے مکمل ہو گئے ہے - کہ اللہ تعالیٰ حضور مشائخ کی برکات سے جنہون نے فقیر کی استدعا قبول فرماکر قیل وقال کے دستارخوان پران ادوار اربعہ (چار صدی) کے دائرون مین تشریف ارزانی فرمائی ہے - اِن دونون امیدوارون کو اپنے اسم الحفیظ کے سایۂ عنایت مین محفوظ رکھکر دونون جہان کے تمتعات سے کامیاب فرماوے - آمین اور اس گمنام سرگردان کی باقی ماندہ عمر بھی اپنی یاد مین گزارے - بحرمت[1] المذکورین فی ھذہ النسخۃ المترصدۃ للقبول -

[1] جن اصحاب کے حالات اِس کتاب مین مذکور ہین جو امیدوار قبول ہے - اُن کے طفیل مین ۱۲

ابتدائے چھارمی چمن

اِس چمن مین دسوین صدی کے مفصلۂ ذیل اصحاب کا طریقہ رفتار اور اُن کے حالات کی کیفیت مذکور ہے

(۱) مراتب وجود کی راہ و روش پہچاننے والے (۲) آلٰہی احکام کے پڑہنے والے۔

(۳)۔ رسمی علوم کے عالم۔ (۴) دریائے توحید کے تلاطم مین غوطہ لگانے والے

اے خرد۔ تو یہان سے جا۔ اور غور و خوض کو دریوزہ کرلا۔ دیکھ۔ ہر ایک فرد کی حقیقت حال چشمہ حیات کی بدولت ایسے ثمر کی مانند ہے جس کے اطراف کے نوخیز سبزے ہر ایک کامیاب اور ناکام کی فطرتی نظر مین خدائی اسرار کے ایسے خطوط۔ اور موٹے موٹے حروف نمودار کرتے ہین۔ جن کے ہر ایک صفحہ کے نیچے سے ایک قرآن[۱] لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ٭ کے وصف کو ہمراہ لیئے ہوئے نکلتا ہے۔ اور جس کی ہر ایک سطر کے ضمن مین اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ کی باریک حقیقتون سے بہرا ہوا ایک دفتر مخفی ہے۔

یاد شیخ محمد[۲] علا بنگالی

آپ شیخ قاضن شطاری کر کے مشہور ہین۔ اور شاہ عبداللہ شطاری کے خلیفہ ہین۔ ریاضت و مجاہدہ اور مراقبہ و مشاہدہ مین آپ کو کمال حاصل تہا۔ انسانی کمالات اور وجدانی حالات آپ کی ذات مین عیان تہے علمائے باللہ مین سرگروہ۔ اور سالکان سیر فی اللہ مین آپ سردار تہے۔ نوین صدی کے اولین نصف حصہ مین جب شاہ عبداللہ شطاری ہندوستان مین آئے۔ تو گزر بنگالہ کی طرف بہی ہوا۔ اور مشائخ بنگالہ کے پاس

---

[۱] کوئی رطب اور کوئی یابس ایسا نہین ہے۔ جو واضح کتاب مین نہو [۲] مجکو جامع کلمہ عطا کیے گئے ہین ۱۲

کہلا بھیجا - کہ ایران و توران سے ایک درویش آیا ہے - وہ کہتا ہے - خواہ خلوت میں خواہ انجمن میں - جس کسی کو جس صورت میں آسان معلوم ہو ملاقات کرے - اور کلمۂ توحید کی معلومات باہم بیان کی جائے - جس جانب میں کمی ہو - وہ جانب زیادہ والی جانب سے فائدہ اُٹھا کر کمال حاصل کرے - شاید اس طریقہ سے آہستہ آہستہ اُس کمال کے میدان میں پہونچنا نصیب ہو - جو اُس کے نام زد ہے - جب یہ خبر شیخ محمد عُلا کو پہونچی - تو اعتراض آمیز جواب دیا - اور مخلصانہ پیش نہین آئے - شاہ نے فرمایا - اخیر میں شیخ محمد علا کی بازگشت اسی فقیر کی طرف ہوگی - یہ بیان کسی قدر شطار الاولیا کے ذکر کے سلسلہ مین بھی تحریر ہو چکا ہے -

کہتے ہین - جب شیخ منڈو (مانڈو) مین بارادہ ملازمت شاہ آئے - تو شاہ نے التفات نہ فرمایا - ایک تو غربت تھی ہی - یہ شکستہ دل اور اُس پر زیادہ ہوئی - عرض کیا - ہر گاہ کہ پیری - ناتوانی - خواہش - اور غربت اتنی تمام چیزین یکسو ہو کر زبان حال سے رحمت و نوازش کے واسطے گدائی کرین - تو پھر عنایت عامہ کو یہ مناسب نہین ہے - کہ جزا اُس قسم کی دیجاوے - جو جنس عمل مین داخل ہے - بلکہ بہتر یہ ہے - کہ میری گوشۂ تقصیر پر عفو فرمائی جاوے - یہ شکستہ دل کی تقریر سنکر شاہ کے دل سے مہربانی نے جوش کیا - فرمایا - اگر اپنے آبا و اجداد کی رسم - اسم اور سلسلہ چھوڑ کر خانوادہ درویش کی آئین اور نام پر اپنے تئین نام زد کرو - تو تمہاری التماس کے ساتھ ساتھ تلقین عمل مین آویگی - بالآخر شیخ نے آپ کا فرمانا قبول کیا - اور بہت تھوڑے عرصہ مین خلعت خلافت پا کر کمال اور تکمیل کے اونچی سیڑھی پر پہونچ گئے - اور باجازت مرشد اپنے وطن کو بازگشت کی -

یاد شیخ رحمت اللہ

آپ شیخ عزیز اللہ متوکل قدس سرہٗ کے فرزند - مرید - اور نیز خلیفہ ہین - آپ نہایت عالی مقام پسندیدہ افعال سنجیدہ اقوال ضمیر شناس - اور باطن سے آگاہ تھے - جب بدر بزرگوار سے گجرات کی اجازت ملی - تو احمد آباد مین جا کر اُس کے ایک کنارہ قیام کیا تھا اور دست دانشمندون نے ہر طرف سے بہ ترک سکونت آکر آپ کی ہمسائگی مین حجرہ بنائے - اور صوف پوشون سے خانقاہ آباد ہوئی - اور اس سبب سے وہ کوچہ شیخ پور کے نام سے مشہور ہوا کہتے ہین - جس زمانہ مین فرمان روائی گجرات کی نوبت - سلطان محمد کو پہونچی - تو خطبہ اور سکہ اُس کے نام سے تازہ جاری ہوا - اُسنے بھائیون کا جسم دفتر ہستی سے مٹانا شروع کیا - زمانہ دگا تھا کہ محمود بیچارہ کو دیہہ سیجوالی[۵] مین

---

[۵] سیجوالی زمانہ قدیم مین سیجوالی نام اُس گاؤن کا ہو جس کو زمانہ حال مین سیج گاملی کہتے ہین ۱۲ - مترجم -

مین ڈالکر دربار سے باہر لے چلے - جلنے کا راستہ شیخ کے ہی کوچہ مین ہو کر تھا - ناگاہ شیخ کی نظر سیجوالی پر پڑی - ہنس کر فرمایا - آفتاب مٹی سے آلودہ اور آسمان ابر سے پوشیدہ نہین کیا جا سکتا ہے - یہ آواز جو دایہ کے کان مین پڑی - تو اُس کو خوشی ہوئی - دل مین مضبوطی سے ٹھان لیا - کہ اگر اس شاہزادہ کو تاج شاہنشاہی مل جاویگا - تو ان بشارت دینے والے درویش کا مرید کر دونگی - آخر کار سلطان محمد کو اجل نے - سلطانی مرتبہ سے اتار کر نیستی کے غار مین دھکیل دیا - تو کوس دولت محمود کے نام سے بجنے لگا - اور دایہ نے جو دل مین قرار دیا تھا - وہ بھی ظہور پذیر ہوا - اب کیا تھا شیخ کی خانقاہ کو رونق ہی کچھ اور ہو گئی - یہانتک کہ اس رونق پر بھائی کو رشک آیا آپنے فرمایا غیرت چھوڑ دو - کیونکہ مین فرو ہونے والا ہون - اور تم مزدوری لینے والے ہو - چند روز بعد آپنے عنصری صورت ترک کر کے جہان معنی کو سیر گاہ بنلیا - اور کوئی فرزند آپ کا نہین تھا - لہٰذا ظاہری قبضہ تمام شیخ سعد اللہ - اور شیخ سعد اللہ کے فرزندون کی طرف منتقل ہوا - اور اس عمل نے آپ کی راست بیانی پر گواہی دی مصرع روح پاکش غریق رحمت باد -

یاد فرزندان شیخ عزیز اللہ المتوکل علی اللہ

آپکے پانچ بیٹے اور ایک دختر تھی - شیخ سعد اللہ - شیخ رحمۃ اللہ - شیخ حسن سرست - شیخ نصر اللہ - شیخ شہر اللہ - بی بی نور ملکہ اولین چار لڑکے پدر بزرگوار کی اجازت سے گجرات کو چلے گئے - پانچوین لڑکے آپ کی ملازمت مین رہے اولین لڑکے شیخ سعد اللہ کا طریق مشل ولیا تھا جب انہوں نے اس جہان سے رخصت ہو کر احمد آباد کے شیخ واڑہ مین ہمیشہ کے واسطے آرام فرمایا - تو ان کے بیٹے شیخ نعمۃ اللہ نے خرقہ خلافت زیب بدن کیا - اور شیخ نعمۃ اللہ کے بعد - ان کے بیٹے شیخ بدیع اللہ سجادہ نشین ہوئے - جب شیخ بدیع اللہ عالم علوی کو کوچ فرمانے لگے - تو انہوں نے اپنے بیٹے شیخ فرید کو اپنا جانشین کیا - شیخ فرید - نوشتہ تقدیر کے موافق گو ظاہری دولت کے اعتبار رفیع الملکی رتبہ پر پہونچے - لیکن باطنی تجرید یہان تک بڑھی ہوئی تھی - کہ دنیاوی تعلق کو دل مین قطعی راہ نہین ملی اور دونون جہان کی سعادت حاصل ہوئی - جب شیخ فرید گزر گئے - تو ایسا کوئی لڑکا نہین تھا - جو کہ باپ کے کام کی پیروی ظاہر مین اور باطن مین دونون طرح سے کر سکتا جو تھے وہ دنیاوی روش تلاش کرنے لگے - پس وہ رونق وہ تیغی جاتی رہی - دوسرے لڑکے شیخ رحمۃ اللہ کا حال جداگانہ لکھا جا چکا ہے - تیسرے لڑکے شیخ حسن سرست دریائے وحدت مین ڈوبے ہوئے - مجذوب اور حصور تھے - پانچون وقت صرف ہنگام نماز ہوش مین آتے تھے - سلام کے ہمراہ دوبارہ بیہوش ہی رہا کرتا تھا - آپ کی قبر بھڑوچ مین ہے - اور بھڑوچ ایک شہر گجرات کا ہے دریا کے کنارہ پر تھے لڑکے شیخ نصر اللہ کا سامان قیام گجرات سے خاندیس مین چلا گیا تھا - جب شیخ نصر اللہ کو آخرین

سفر پیش آیا۔ تو قلعہ آسیر کے تحت مین۔ ان کا جسم گرامی سپرد خاک کر دیا گیا۔ قلعہ آسیر۔ اس صوبہ کے سلاطین کا دار السلطنۃ ہے۔ شیخ نصر اللہ کے بعد اِن کے بیٹے شیخ عزیز اللہ نے جو ہمنام جد تھے۔ بار خرقہ اپنے کندھے پر اٹھایا۔ جب شیخ عزیز اللہ نے بھی رحلت فرمائی۔ تو اِن کے بیٹے شیخ بدیع اللہ ثانی دنیاوی طلسم مین منہمک ہو گئے تھے۔ لہذا اس ملک مین میر اعظم ہوئے۔ شیخ بدیع اللہ ثانی کے بعد شیخ کریم اللہ نے بدی دولت کو قائم رکھا۔ شیخ کریم اللہ کے دو بیٹے تھے۔ شیخ رفیع اور شیخ خواجہ۔ دونون کے دونون جوان باپ کی زندگی مین ہی کوچ کر گئے۔ اور ہجری سنہ نو سو ستانوے مین باپ نے بھی عالم بقا کو رحلت فرمائی۔ اور اپنے سلسلہ کے واسطے آخرین حلقہ یہی ہوئے۔

یاد مولانا محمدؒ تاباد کانی

آپ خوان اَدَّبَنِی رَبِّی [۵۱] کے راتبہ خوار۔ اور خرمن وَعَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا [۵۲] کے خوشہ چین تھے۔ شیخ زین الدین محمد خوافی سے بیعت تھے۔ شیخ الاسلام زندہ پیل احمد جام کی تربت سے۔ حقائق پناہی مولانا عبدالرحمن جامی کی خدمت سے۔ اور نیز دیگر مشائخ سلسلہ کی صحبت سے نہایت کامیابی حاصل کی تھی۔ اور بزرگی کے اسباب جس قدر باکمال سالکون کے واسطے درکار ہین۔ یہ سب فراہم کر لئے تھے۔ آپ کے ہی حوالہ سے لوگ کہتے ہین۔ کہ آپ فرماتے تھے۔ پیر کی نسبت ادب ملحوظ رکھتے ہین۔ مجھسے دو دفعہ کوتاہی ہوئی ہے۔ اول یہ۔ کہ نماز پڑھنے کے وقت امام کے پانون کے نیچے جانماز نہ تھی۔ اور میرے پانون کے نیچے تھی۔ پیر نے فرمایا۔ اِس جانماز کو ہٹا دو۔ مینے عرض کیا۔ میرے مذہب مین کچھ ہرج نہین ہے مین شافعی المذہب ہون۔ دوسرے یہ۔ کہ ایک روز پیر نے مجکو ایک کام کے واسطے ارشاد فرمایا۔ میرا وضو تھوڑا سا باقی رہا تھا۔ مین اُس کو پورا کر کے تعمیل حکم مین مشغول ہوا۔ اب اس شرمندگی کا علاج مین نہین جانتا۔ کس دروازہ سے تلاش کرون۔ کس سے پوچھون۔ اور کہان پاؤن۔ اس قسم کی حیرت افزا باتین کہہ کر پریشانی اور سرگردانی کے ساتھ زندہ تھے۔ کہتے ہین۔ ایک بار حقائق پناہی (مولانا جامی) آپ کی ملاقات کو گئے۔ حجرہ کے ایک طاق مین دو جلدین رکھی تھین۔ مولانا نے دریافت فرمایا۔ کون کون سی کتابین ہین۔ جواب دیا۔ ایک تو قرآن مجید ہے دوسرا میرا دیوان ہے۔ جو اہل زمانہ کی دست اندازی کے خوف سے بھاگ کر قرآن پاک کی پناہ مین جا گزین ہوا ہے۔ مولانا کی طبیعت یہ دل خوش کن بات سنکر بہت خوش ہوئی۔

---

۵۱ مجکو میرے ربنے ادب سکھایا ہے ۱۲ ۵۲ ہمنے اُس کو اپنی طرف سے ایک خاص علم سکھایا ۱۲

یاد شیخ داؤد ابن فیض اللہ قدس سرہما

آپ کی پیدائش شیر گڈھ کی ہے اور شیر گڈھ صوبہ لاہور کا ایک قلعہ ہے۔ آپ نے علمی اور عیانی جملہ کمالات کی تحصیل سید حامد ابن شیخ عبدالرزاق ابن شیخ عبدالقادر حسنی جیلانی سے کی تھی۔ بعض کہتے ہین ظاہری بیعت سے قبل عمر کا بہت سا حصہ ریاضت مین گزرا تھا۔ جب مشائخ طریقت کی پیروی پختہ ہوگئی۔ تو الہام غیبی کے بموجب آپ سید حامد قادری کے مرید ہوئے قدس سرہ اور جب فضیلتین حاصل ہوگئین تو خرقہ خلافت مل گیا۔ آپ خانوادہ قادریہ کے بزرگ خلفا مین سے ہین۔ آپ کا دم موثر تھا۔ اور نفس مین قوت آمندہ تھی بہت سے قسی القلب سیاہ باطن لوگ آپ کی رہنمائی کی بدولت نفسانیت کے تیرہ و تاریک مکان سے نکل کر روحانی نور آباد مین پہونچ گئے۔ اور بہت سے سعید استعداد والے اصحاب آپ کی ملازمت مین رہ کر سفلی منازل سے علوی مقامات کو ترقی کر گئے۔

ان مین سے ایک آپ کے بھتیجے شیخ ابو المعالی محمدؒ ابن شیخ رحمۃ اللہ بھی تھے جن کا دل صاف طبیعت موزون۔ اور فہم رسا تھی شیخ ابو المعالی کے بہت سے قصیدے اور غزلین سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی تعریف مین ہین۔ رسالہ محمدیہ قادریہ بھی انہین کی تصنیف سے ہے شمائل قادریہ۔ بہجۃ الاسرار۔ خلاصۃ المفاخر۔ اور مفتاح الاخلاص گیلانی۔ ان کتب سے اقتباس اور انتخاب کرکے یہ رسالہ ترتیب دیا ہے۔ اور اس مین اپنے حسن بیان سے سوز و محبت کی چاشنی ملائی ہے جس سے تشنہ کامان صحرائے سلوک مستفید ہوتے ہین۔

دوسرے شیخ سیف الدین عبدالوہاب تھے۔ ان کی عادتین اور ان کے کام جملہ آراستہ اور پیراستہ تھے۔ واجب اور ممکن کا معاملہ جو مطلق وجود سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے خیال کے بدون ایک سانس بھی نہین لیتے تھے۔ اور عدم و وجود سے جس کا سلسلہ ندی کے پانی کی طرح ممکنات پر متواتر پہونچ رہا ہے۔ ایک لحظہ بھی غفلت نہین کرتے تھے۔ اور بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ[۵۱] کے گروہ مین سے نہین تھے۔

شیخ داؤد ہجری سنہ نوسو بیاسی مین عنصری خلعت اپنے جسم سے اتار کر عالم یکتائی کو کوچ فرما گئے۔ آپ کی قبر آپ کی زاد بوم مین ہے۔

---

۵۱ بلکہ یہ جدید پیدائش کے نئے لباس مین ہین ۱۲۔

یاد شیخ بدہن شطاری جونپوری

آپ شیخ عبداللہ شطاری کی نسل مین سے ہین شیخ حافظ جونپوری کی خدمت سے جو شیخ عبداللہ شطاری کے خلیفہ ہین۔ دونون طرح کے علم حاصل کئے تہے۔ اور دونون جہان کی سعادت کا سرمایہ تحصیل کر کے بہت کمالات فراہم کئے تہے۔ سلطان سکندر لودہی کے عہد مین رہنمونی۔ حقائق نمائی۔ اور خداشناسی کو فروغ دیا تہا۔ بہت سے طالبون کو شطاریہ طریقہ تعلیم کیا۔ شیخ عبدالحق دہلوی جو اخبار الاخیار کے مولف۔ اور راقم گلزار کے دوست ہین۔ ان کے عم مکرم شیخ رزق اللہ نے ذکر کی تلقین آپ سے ہی پائی تہی۔

مصرع حق رزق اوز مشرب شطار نیز داد

یاد مولانا عبدالرحمن کاردگر

آپ کشف۔ معرفت۔ اور کرامات کے عالم تہے۔ تصوف نامون کی نکتہ سنجی۔ اور مدارج توحید کی دقیقہ شناسی کو رونق صومیون کی محفل مین آپ کے ہی شمول سے ہوا کرتی تہی۔ نیستی کی چہری سے آپ تمام علاقون کو کاٹ کر حق کے ساتہہ مل گئے تہے۔ اور مشائخ وقت کے دریافت سے اور نیز درویشون کی مصاحبت سے اسباب معرفت اور سرمایہ کمالات بہت کچہہ فراہم کر لیا تہا۔

یاد مولانا محمد صراؔنی

آپ ایک لاابالی درویش۔ اور سرمست فقیر تہے۔ ازلی توفیق کی رہنمائی سے آپ مولانا محمد تاباد کانی کی خدمت مین پہونچے اور مولانا کو اپنا پیر سلوک بنایا۔ جس طرح پر کہ تلقین ہوئی۔ چند چلے کہینچ کر کامیابی حاصل کی اور وطن سے حجاز تک پیادہ پا اور روزہ رکہتے ہوئے جاکر حرمین محترمین کے طواف سے مشرف ہوئے۔

یاد امیر سید علی قوام

آپ۔ سوانہ کے ساوات مین سے ہین۔ خداطلبی کی شورش کا ثمرہ یہ ہوا۔ کہ گہربار سے آوارہ ہوگئے جب شہر جونپور مین پہونچے تو شیخ بہاءالدین جونپوری سے بیعت ہوئے۔ اور ظاہری و باطنی کمالات حاصل کئے۔ آپ کی ہمہ شغد جذبہ اور سلوک کے درمیان مین تہی۔ بعض تذکرہ نویس لکہتے ہین۔ کہ آپ شطاریہ سلسلہ مین شیخ قاضن شطاری کے مرید ہین۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ آپ کو تمام مشہور خانوادون سے نسبت صحیح ہے۔ اور تمام رہ نوازون سے اپنی استعداد کی بدولت گوناگون دانش و فیض حاصل کی ہے۔ آپ کسی مین

ف حران بجائے صحرا۔ جیسا شہد حالات الصوفیون ہو تو کیک تصحیح کا علم ہے محاسن

لباس کے پابند نہین تھے کبھی خرقہ پہنتے تھے اور کبھی قبا زیب بدن کرتے تھے - آپ کا جذبہ سلوک پر غالب تھا - زیادہ تر زمانہ سکر مین گذرتا تھا - اور کمتر ہوشیاری مین - مگر ہوشیاری مین بھی عجیب حال ہوتا تھا - جب آپ تجلی کا تماشا کر کے خوش وقت ہوتے تھے - تو اس حالت کے جاتے رہنے سے ندامت ہوتی تھی - اور ندامت سے نالۂ حیرت آسمان تک پہونچاتے تھے - **القصہ** رونے اور سوز و گداز سے ایک لحظہ بھی رہائی نہین ملتی تھی ہجری نو سو پانچ مین آپ کی جان پاک جسمانی غار سے پانون نکال کر - اعلیٰ عالم ارواح کو کوچ کر گئی - خوابگاہ جونپور -

یاد شیخ سماء الدین دھلوی

آپ شیخ فخر الدین کے بیٹے ہین - بڑے بلند ہمت تھے اور ایثار کا درجہ روز افزون ترقی پر تھا - کم کھانے اور کم بولنے کی - اور سونا قطعی ترک کر دینے کی ہمیشہ کوشش کرتے تھے آپ کے پدر بزرگوار آپ سے بہت خوش تھے - اور روزمرہ علی الصباح آپ کے واسطے برخورداری اور سعادت مندی کی دعا - جناب باری مین کیا کرتے تھے - انہین کی دعا کی برکتون سے شروع آگاہی کے وقت آپ سید راجو کی خدمت مین جا پہونچے - اور سید راجو کی اندرونی و بیرونی توجہ سے اہل دانش و بینش ہو گئے - جب کاملین ولایت کے کمالات سے آپ سرفراز ہوئے - تو خرقہ خلافت شیخ کبیر الدین اسمعیل سے ملا - اور جب سفر حجاز کیا - تو احمد آباد مین شیخ احمد کھٹو مغربی کی ملازمت سے بہت کچھ فیض پایا - شیخ جمالی دہلوی لکھتے ہین جس زمانہ مین شیخ نے رنت ہنور کے قلعہ کے نیچے گوشہ نشینی اختیار کی تھی - مین آپ کی خدمت مین کسب سعادت کیا کرتا تھا - ایک روز آپ عین القضاۃ ہمدانی قدس سرہ کی مکتوبات پڑھتے تھے - اس درمیان مین فرمایا عین القضاۃ - ایک دفعہ آٹھ جگہ مدعو کئے گئے تھے - چنانچہ ایک ہی وقت مین آپ آٹھون جگہ پہونچ گئے - اور اپنے خلوتخانہ کے لوگون کے ساتھ بھی بدستور حضوری رہی - اس بیان کو دل کے اندر میری عقل نے بعید سمجھا - اسی روز جب مین اپنے گھر پہونچا - تو شیخ کو اپنی آنکھون سے گھر کے ہر ایک گوشہ مین کھڑا ہوا دیکھا سمجھ گیا کہ یہ نمایش شبہ مذکور دور کرنے کے واسطے ہے - فوراً اپنے خیال سے باز آیا - اور دل مین مضبوطی کے ساتھ یقین کر لیا کہ درویشون کو یہ طاقت ہے کہ ایک ہی وقت مین اکتسابی اور مثالی جسمون کے ساتھ متعدد مکانون مین نمایان ہو سکتے ہین علمائے زمانہ آپ کو تمام علوم مین استاد وقت شمار کر کے زانوے استفادہ آپ کے سامنے تہ کرتے تھے - اور فرمانروایان عہد جیسے بہلول لودی - اور اس کے نزدیک والے کیا خویش و بیگانے - اور کیا امیران اعظم تمام آپ کی آستانہ بوسی کو مریدانہ حاضر آیا کرتے تھے - اور جو مال نذر کے واسطے لاتے تھے - قبول نہین ہوتا تھا - اور ایسی بے نیازی کے ساتھ زندگانی آپ کی - خدائی ستایش

Presented by www.ziaraat.com

اور پرستش مین بسر ہوتی تھی - ہجری سنہ نوسونوین کوچ فرمایا - قبر دہلی مین ہے -

یاد شیخ جار اللہ مکی

شیخ قطب الدین پنواری[۵] کا بیان ہے - آپ کا حلیہ یہ تھا - ایک پیر تھے نورانی شکل کمر جھکی ہوئی - عمر اسّی سے متجاوز اور ریاضت کی وجہ سے لاغر اور نحیف ہو گئے تھے - حنفی المذہب تھے - اکثر آپ کے درس مین حنفی فقہ پڑہائی جاتی تھی - ایک روز آپ عمرہ لانے کے واسطے پیادہ پا جا رہے تھے - اور رمضان کا مہینا تھا مینے راستہ مین دیکھا - تو کہا - یا شیخ لو تروحت راجلا قال یا اخی ما سمعت ان اجرک علی قدر تعبک دراح زاد بوم اور خوابگاہ دونون مکہ معظمہ مین ہین - مصرع اجراو باد القاے ذوالجلال -

یاد خواجہ مرتضیٰ تائبادی

آپ ایسے بلند ہمّت اور عالی فطرت تھے - کہ نیستی اور بے نوائی مین بھی خوش دل رہتے تھے - مولانا زین الدین تائبادی کی خدمت مین خوشی کا تعلق تھا - کہتے ہین - ایک سال جب کہ آپ کے سلوک کا آغاز ہی تھا - آپنے ملک عراق سے چالیس غلام ترک لیکر مسافرت اختیار کی تھی - تمام غلام خوبی اور عمر کے اعتبار سے زمانہ مین ایک دوسرے کا عکس تھے - جب آپ کی ہمّت کو اور زیادہ صعود ہوا - تو تمام کو راہ خدا مین آزاد فرما دیا - اور غلامون کے سوا اور بھی جو کچھہ مال تھا - درویشون کے سامنے رکھکر لوٹ کرا دی - پھر ایک مدت دراز کے بعد جب تنگی اور سختی نے آگیرا - تو ایک واقفکار شخص نے آپ سے کہا - آپ کا فلان غلام بڑا مالدار ہے - پھر یہ تمام تنگی اور سختی کیون ہے - آپنے اس طور پر جواب دیا - **بیت**

اگرچہ گرد آلودِ فقرم شرم باد از ہمّتم	اگر بآب چشمۂ خورشید دامن تر کنم

ہمّت کا ہاتھہ - قناعت کے دامن سے کبھی پیچھے نہین ہٹایا - اور لالچ کا پنجہ کسی دولتمند کی جیب مین کبھی نہین ڈالا -

یاد بابا حیدر ابدال

آپ تجرید کے میدان مین سبک رفتار - اور تفرید کے گوشہ مین گران بار تھے - یہ چند کلمات - آپ کے متقیانہ اور ناصحانہ بیانات مین سے ہین - یہ کلمات مولانا محمد کمانگر ہیدائی نے آپ کے حوالہ سے بیان کئے ہین (۱) اپنا ذہن فرزندار کمانون کا پابند کر دنیا خواری اور خواہش بڑہاتا ہے - (۲) دل دنیا کی محبت مین پھنسا

[۵] پنواری بیاے فارسی ونون ساکن وواو مفتوح والف وراے مہملہ مکسورہ ویاے مثناۃ تحتانی ایک قصبہ کا نام ہے سرکار کالپی مین ۲۲ [illegible] تاریخ

Presented by www.ziaraat.com

کیونکہ یہ دنیا ایک عروس نما ظرہیا ہے - اُسپر صرف ایک نگاہ کے سوا - دوسری نگاہ ڈالنا مباح نہین ہے - (۳)
جن ضروریات کے سوا چارہ نہین ہے - صرف اُنہین پر اکتفا کرو - کیونکہ جو چیز ایسی ہے - وہ دنیا نہین ہے
(۴) غافل کے سایہ مین مت سوؤ - کیونکہ ایسی خواب دل مین تیرگی پیدا کرتی ہے - (۵) بیہودہ گوئی سے زبان
اپنے دہن کو قفس بناؤ تاکہ حق کی یاد مین تم اُس کو گلستان بنا سکو - آپ کی باتین اکثر اسی قسم کی ہین - میر فروغی
اشرف نے اپنے تذکرہ کے مسودہ مین لکھی تہین - جب میر فروغی کی ہجری سنہ ایک ہزار اٹھارہ مین عالم علوی سے
فرمان طلب پہونچا - تو بتعمیل فرمان دنیا کے وحشت آباد سے نہایت اشتیاق کیساتہہ عالم جاوید کو کوچ
کر گئے - اسواسطے مسودہ مذکور بیاض مین نہ آسکا - مین اُس مسودہ کی تلاش مین کوتاہی نہین کرونگا - اور
حاصل ہونا - ثمرہ جستجو ہی امیدوار ہون کہ بہم پہونچ جاوے گا - اور اصلاح سے درست ہو کر سنے والون
کے واسطے عبرت کا باعث ہوگا -

یاد مولانا روح اللہ

آپ ایسے شیفتہ اور سوختۂ عشق تہے - کہ عرفان اور سنجیدہ اعتقاد آپ کے خمیر مین داخل تہا - آپکے
پیر بیعت اور شیخ ارشاد کا نام کسی بیان کرنے والہ کی زبان سے - اور کسی لکھنے والہ کے قلم کے ذریعہ سے راقم
گلزار کے گوش گزار نہین ہوا ہے - لیکن اِس مین شک نہین - کہ آپ کے طبقہ مین جو اصحاب بزرگ نفس
تہے - آپ اُن اصحاب کے بڑے دوستون مین سے تہے - جیسا کہ مولانا زین الدین محمود کمانگر نے فرمایا ہے
ایک روز مینے آپ کی خدمت مین اپنی سیاہی باطن کی شکایت پیش کی - تو آپنے میری دلدہی کے
واسطے دریافت فرمایا محمود - اِس آزاد گروہ کی صحبت مین تم کو ایک تاگہ کی برابر بہی وابستگی ہوتی ہے
یا نہین - مینے کہا جس قدر عبارت مین آسکتا ہے اس سے بہت زیادہ ہے - جواب دیا - تمہاری دائمی
سعادت مندی کا نشان بس اسی قدر کافی ہے - اور اِن دو بیتون پر ناصحانہ بیان ختم کیا قطعہ -

مہر پاکان درمیان جان نشان	دل مدہ الا بمہر دل خوشان
کوی نومیدی مرو امیدہاست	سوے تاریکی مشو خورشیدہاست

یاد مولانا معین الدین واعظ ہروی

آپ تصوف اور توحید مین - شاہ قاسم انوار کے قدم بقدم مارتے تہے - آپ کی پاک طینت مین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱۰ - آپ پیادہ پا کیون جاتے ہین - جواب دیا - بہائی - کیا آپنے یہ نہین سنا - کہ تمہارا اجر تمہاری تکالیف کی مقدار
سے ملے گا - اور چلے گئے ۱۲

حقیقت کی آبدار باتین ضمیر تہین - اور آپ کا باز فروغ باطن معلومات کی تجلیات سے منور رہتا - آپ کی نصیحت کی مجلس بیماران شریعت کے واسطے دار الشفا اور آپ کی موحدانہ تقریر طریقت کے مجروح باطنون کے لئے باعث صحت تہی - اولاً آپنے رسمی علم کامل طور پر تحصیل کیا - پہر بہت کچہہ تصنیف اور تالیف بہی فرمایا منجملہ اِن کے سیر النبی تفسیر کامل - اور حدائق الحقائق - سورہ یوسف کی تفسیر - تاویلات کے رنگ مین علمائے زمانہ کے نزدیک مشہور اور معتبر ہے - اور ہر آیة کے بیان مین توجیہ اور تاویل کے طور پر - رنگین الفاظ کے ذریعہ سے بہت کچہہ عجیب وغریب معانی ادا کئے ہین - تلک جو ذی نگاہ لوگ اہل دل ہین - اُنکا ہوش اور بڑہے - لکہتے ہین - جب مین تفسیر پر لکہہ رہا تہا - تو بسم اللہ کی بے سے والناس کے سین تک نبی علیہ السلام کا حلیہ اقدس طرفۃ العین کے واسطے بہی ظاہری نگاہ سے دور نہین ہوا - اِس بارہ مین بعض نو آموزانِ علم کا کہنا ہے - کہ ایسا لکہنے سے مراد یہ ہے - کہ لکہنے والے نے سنت نبوی علیہ السلام کی پیروی اور اُسکے قائم رکہنے مین کمال رعایت مدنظر رکہی ہے - اس تحریر کے بارہ مین راقم کی خاطر فاتر مین - یہ آیا - جس کسی کو یہ بات (اس درجہ پیروی نبوی) حاصل ہوگی - اُس کو وہ حالت فی الحقیقۃ کیون نہ ہو گی - کیونکہ اس کا ثمرہ وہ ہو سکتا ہے -

یادِ شیخ بہاء الدین شاہ باجن

آپ ابن حاجی معز الدین ابن علاء الدین - ابن شہاب الدین ابن شیخ ملک - ابن مولانا احمد خطابی مدنی ہین - سہل بن خطاب کی نسل سے - جو امیر المومنین عمر کے بہائی تہے رضی اللہ عنہ آپ کی زاد بوم احمدآباد گجرات اور خوابگاہ برہان پور خاندیس ہے - شیخ رحمۃ اللہ ابن شیخ عزیز اللہ متوکل مندوی کے مرید تہے - آپکے جد حادا مولانا احمد مدنی کے حالات لوگ اس طرح بیان کرتے ہین - کہ ابو مدین کے مریدون مین سے تہے - رسمی علوم مین تبحر کامل تہا - علم حدیث کی اکثر مشکلات معاملہ مین صاحب حدیث علیہ السلام سے حل کر لیا کرتے تہے - ہمیشہ آدہی رات کے وقت جب روضہ منورہ کی آستانہ بوسی کے واسطے حاضر ہوا کرتے تہے - تو آپکے واسطے حرم محترم کے دروازے - کشادہ ہو جایا کرتے تہے - یکایک دل مین سیر و سیاحت کی آرزو پیدا ہوئی - تو اپنے فرزند شیخ ملک کو ہمراہ لیا کچہہ سفر دوست طلبا بہی ساتہہ ہو گئے - اور چل نکلے - عراقین - خراسان - ماوراء النہر - اور سندہ کی سیر کرتے ہوئے - دہلی مین پہونچے - یہان پر آپسے بڑے بڑے لوگ محبت کرنے لگے - نیز نوشتہ تقدیر دامنگیر ہوا لہذا والی ملک نے کمال عجز و دلداری اور نہایت خواہش کے ساتہہ عروسی جشن ترتیب دیکر شیخ ملک کو اپنا داماد بنایا

چندروز اس شہر مین افادہ و استفادہ کا ہنگامہ - روزافزون ترقی پر رہا - بعدہ بموجب التماس ہمراہیان آپ شیخ ملک کو یہان چھوڑ کر خود مدینہ منورہ کو معاودت فرما گئے - اور وہین کی خاک پاک مین آرام کیا -

اب مین حاجی معز الدین کے کسی قدر حالات بیان کرتاہون شاہ باجن کے پدر بزرگوار حاجی معزالدین مخدوم جہانیان سید جلال بخاری کے برگزیدہ خلیفہ ہین - ایک سو چالیس سال کی عمر پائی تھی - سات دفعہ حرمین شریفین کی زیارت سے زادھما اللہ شرفاً مشرف ہوئے تھے زاد بوم دہلی ہے - کہتے ہین - آپ کو اپنے بزرگون کا وطن اور دیدار دیکھنے کی تمنا - اور قوم سے ملنے کا شوق بیحد تھا جس نے سفر حجاز پر برانگیختہ کیا چنانچہ انتظام راہ کرکے - جو باتین ضمیر کے اندر مخفی تھین - وہ ظاہر کر دکھائین - سیاحی کے ذریعہ سے خوشی اور فرحت حاصل کرکے پھر اپنے دارالاقامۃ مین چلے آئے - جب گجرات مین پہونچے - تو اس ملک کی خاک نے آپ کے پانون کے ساتھ وَلدَل کا کام کیا - اُس کے ساتھ عیال داری جو ہوگئی - تو یہ کیچ مین پھنسے ہوئے پانون کے واسطے زنجیر بنی -

القصہ ہجری سنہ سات سو نوے مین شاہ باجن کی روح پاک - عنصری مظہر کے ساتھ پیوند پاکر عالم طلسم کی سیر کے واسطے آئی - اور وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا ہوش بڑہتا رہا - بالآخر ادراک کامل ہوگیا جب آپ کی عمر چار برس کی ہوئی - تو آپ کے پدر بزرگوار شہید ہوئے - اور جب آپ چودہ سال کی عمر کو پہونچے - تو عقل آئی - دست ارادت سے شیخ رحمۃ اللہ کا دامن پکڑا - اکیس برس تک شیخ کی گرامی صحبت سے فیض حاصل کیا - اور درجہ ولایت کو پہونچے - پھر اجازت لیکر سفر حجاز کو خشکی کے راستہ سے چل نکلے - جب خراسان مین پہونچے تو عالم مثال مین دیکھا - کہ حضور خاتم النبوۃ علیہ السلام آپ کے پیر کو ارشاد فرماتے ہین - کہ اپنے مرید سے کہہ دو عنیان حج جو کیا تھا قبول ہوا - اب لوٹ جاوے - اور برہان پور خاندیس مین قیام کرکے - وہان کے طالبون کی رہنمائی کرے - اس کی تعبیر آپنے رحلت پیر سے کی چنانچہ نفس الامر مین بھی ایسا ہی ہوا چونکہ پیر کے کوئی فرزند نہ تھا - لہذا پیر نے اپنے بھتیجے شیخ احمد عطاء اللہ ابن شہر اللہ کو جانشین کیا - اور ایک خاص خرقہ سپرد کرکے فرمایا شیخ بہاء الدین باجن کو پہونچا دینا - جو خراسان سے لوٹ کر آوینگے - جب آپ اکیس برس بعد سفر سے لوٹ کر گجرات مین آئے - تو بتعمیل ارشاد پیر - امانتی خرقہ لیا - اور دوسرے روز مرقد پیر کی آستانہ بوسی کے واسطے گئے - خوش لہجہ گانے والون کو فرمایا - کہ گاؤ چنانچہ گانا سنکر خوش ہوئے - خلافت کی مبارکباد غیب کی طرف سے آپ کے کانون مین آئی - اطمینان خاطر روز بروز بڑہنے لگا - چند سال شیخ احمد عطاء اللہ کی

خدمت مین گزرے - پہر باطنی اشارہ کے بموجب دکن کی طرف روانہ ہوئے - دولت آباد مین پہونچکر برہان معرفت سلطان برہان الدین غریب کے مرقد مبارک کا طواف کیا - اور علو ہمت کی درخواست کی - یہان سے شہر بیدر مین پہونچے - بیدر مین شیخ منجھلے تھے - جو منصور زمان مسعود بک کے خلیفہ تھے - ان کی ملازمت مین آپنے چلہ کشی کی - ایسی مقبولیت پیدا ہوئی - کہ مسعود بکی خرقہ عنایت ہوگیا - پہر آپ گجرات کو لوٹے - اور یہان پر آٹھہ سال تک ہر حجرہ کے اندر خلوت اور ریاضت مین نفس کے ساتھہ لڑائی ٹھانے رکھی - اس کے بعد دیرینہ فرمان کی تعمیل عمل مین آئی - جو برہان پور مین رہنے کی نسبت تھا - اور اس وقت پر منحصر تہا - خاناپور ایک موضع سواد برہان پور مین ہے - اِس موضع مین آکر ایک مسجد مین چند مدت تک بسر کی - حاکم صوبہ کو اطلاع ہوئی - تو نہایت عذر و معذرت کے ساتھہ آپ کو شہر مین لے آیا - آپ کے واسطے گہر - خانقاہ - جامع مسجد - اور خوابگاہ تعمیر کرائی - راقم گلزار اس عمارت مین چند بار گیا ہے - صاحب عمارت کے مرقد کا طواف کیا ہے - اور نماز جمعہ بہی پڑھی ہے - القصہ شاہ باجن نے اس عمارت مین رہکر بقیہ عمر تعمیر باطن مین گزاری - ہجری سنہ نوسو بارہ تہا - ایک رات آپنے شیخ افصح الدین کو جو آپ کے دل سوز دوستون مین سے تھے - اپنے کوچ کی خبر دی - کہ علی الصباح باجن کے غسل اور نماز جنازہ کے لئے - آنے سے دریغ نہ کیجئے گا - چنانچہ آپ حسب فرمان ایزدی صبح کے وقت کوچ فرما گئے - اور تعمیل وصیت بہی عمل مین آئی - ایک سو دس سال کی عمر ہوئی مصرع زندگی بامعرفت ہمدوش دانشست

یاد مولانا نظام الدین حسین

آپ مولانا علاء الدین محمد مکتب دار کے بیٹے ہین - جوانی مین پیرون کی سی معرفت - اور پیری مین جوانون کی سی ریاضت تہی - آغاز ہوش سے واپسین نفس تک روز افزون معرفت اور خداشناسی کے نشہ مین مست رہے - کہتے ہین - جہان گردی - اور بادیہ پیمائی کا شوق آپ کے دل مین حد سے زیادہ تہا - ایک بار روم کے راستہ مین ایک سید کے گہر مہمان ہوئے - میزبان سید کی لڑکی دائمی صداع مین مبتلا تہی - مگر اُس رات دیرینہ الم سے تسکین رہی علی الصباح جب مہمان نے سفر کے واسطے کوچ کیا - تو روزمرہ کی تکلیف اور گریہ وزاری پہر پلٹ آئی - مالک مکان نے راہرو کو ایک بہانہ سے واپس بلوایا - اور اسی طرح دو تین بار رحلت اور معاودت عمل مین لائی گئی - آخر کار جو پردہ روی راز پر پڑا ہوا تھا - وہ اُٹھہ گیا - اور معلوم ہوا - کہ اس دختر کی صحت اس جوان کے قدوم کی برکت سے ہے - لہذا بے علاج یون ہی اُس لڑکی کا آپ کے ساتھہ عقد کردیا - میر علائی آبنیری اُسی لڑکی کے پیٹ سے ہین -

Presented by www.ziaraat.com

یاد مولانا غیاث الدین احمد

آپ تمام عمر بیرونی نشست و شو- اور اندرونی جھاڑ پونچھہ مین مصروف رہے - مولانا محمد مکتب دار کے فرزند اور نیز مرید ہین - اپنے کلام مین آپنے لکھا ہے - مینے مولانا جامی کی خدمت سے چند معرفتین اور الٰہی حقیقتین حاصل کی ہین - مولانا محمد روجی از روے محبت چاہتے تھے - کہ مین اپنی طرف سے آپ کے نام اجازت نامہ لکھہ دون - مگر آپنے باظہار شرمندگی یہ کہا - کہ مین اپنے پدر بزرگوار کا خلیفہ ہون - اور مولانا محمد روجی کے خلافت نامہ کے لئے اپنے تئین لائق نہ جانکر عذر کے ساتھہ پیش آئے - مولانا نور اللہ فرماتے تہے - مکتب دار کے صاحب زادہ شیخ روجی سے زیادہ چالاک اور پیش رو ہین - بلکہ سلوک کے راستہ مین اِن کا قدم اپنے باپ سے بہی زیادہ استحکام کے ساتھہ بڑہا ہوا ہے -

یاد میر علائی آبیزی

آپ مولانا نظام الدین حسین کے فرزند ہین - جو مکتب دار کے بیٹے تہے - آپکے دل پسند اقوال اور عجائب افعال - ربانی جلال وجمال کا نسخہ تہے - کہتے ہین جس زمانہ مین ترکمانون کا غلبہ ہوگیا تہا - تو قاضی محسن کے خدمت گزارون مین سے دو سیاہ باطن اشخاص میر کے گہر کا دروازہ کہول کر اندر گہسے - اُس وقت میر گہر پر موجود نہ تہے - میر کے لڑکے بچے - مارے خوف کے پریشان ہوکر بہاگ گئے - یہ دونون ظالم لوٹ پر اُتر پڑے - اور جو کچھہ ملا - لوٹ کر واپس چلے گئے - جب صاحب خانہ آئے - اور چہوٹے چہوٹے بچون کو ہراسان دیکہا - تو جس جانب وہ دونون نابکار گئے تہے - اُس جانب خشم آلود نگاہ سے نظر کی - اُسی دم جس نے دروازہ کہولا تہا - گر پڑا - اور اُس کا ہاتہہ ٹوٹ گیا - جس کے کئی چہوٹے چہوٹے ٹکڑے ہوئے - اور دوسرا شخص دیوانگی کے ساتہہ ایسا رسوا ہوا - کہ پہر ہوش آیا ہی نہین - قاضی محسن نے جب یہ عجیب کرامات دیکہی - تو سخت تعجب کیا - اور اُسی وقت شرمندگی اور عذر خواہی کے ساتھہ میر کے مکان کی طرف دوڑے - خانہ نشین لوگ پہر آنے والون کا ہجوم دیکہکر مارے ڈر کے کانپنے لگے میر نے فرمایا مت ڈرو - اور مت کانپو - یہ لوگ تمہاری دلجوئی اور عذر خواہی کے واسطے آتے ہین -

یاد شیخ غیاث الدین انکور

آپ بعض روایت کی روسے ہروی ہین - جذبہ اور سلوک دونون ساتہہ ساتہہ رکہتے تہے - بزرگان وقت کی ملازمت سے فیض کے آثار آپ کے حالات مین پائے جاتے تہے - مولانا نظام الدین حسین کی خدمت

مین رازداری کی باتین گرماگرمی کے ساتھ ہوا کرتی تھین - جلو نشین دشمن (نفس) پر جو آپ کو فتح حاصل ہوئی تھی - تو مولانا کی ہی امداد سے ہوئی تھی - آرزو مندان طریقت کے حق مین آپ ایسی نصیحت اور تلقین فرمایا کرتے تھے - جو بالکل آئینہ کی طرح صاف - روشن - اور سراسر فائدہ مند ہوتی تھی - مغاک کی مسجد مین جب آپ مثنوی پڑھا کرتے تھے - تو اپنی زبان مبارک سے عمدہ عمدہ دلچسپ نکتے اور توجیہات لوگون کے سامنے بیان فرمایا کرتے تھے جن کو بعض لوگ لکھ ہی رکھتے تھے - جب جذبہ کا جوش سر سے اونچا نکل جاتا تھا - تو ایک شخص آپکے مرید تھے **حافظ اشتر** اُن کا نام تھا - اُن کے کندھون پر آپ سوار ہو کر چکر لگایا کرتے تھے - آپ کی دعا کا انجام - آغاز اجابت کے ساتھ ہمیشہ دوش بدوش ہوتا تھا - آپ کے لڑکے میر عبداللہ تھے - ان کو سالک بالجذبہ - یا مجذوب باسلوک کہنا چاہئیے - دارالاسلام بلخ مین تلقین فیض کیا کرتے تھے - اور آدمیون کو آدمیون کی عادت - اور رائیزدی اخلاق کے ساتھ موصوف ہونا تعلیم دیتے تھے - جس وقت جذبات کو تموج ہوتا تھا - اُس وقت **العیاذ باللہ** اگر کوئی شخص گستاخی کا خیال ہی دل مین لے آتا تھا - تو بے تامل ایسے سخت رنج و تکلیف مین مبتلا ہوتا تھا - کہ گویا اوپر پہاڑ ٹوٹ پڑا -

یاد مولانا محمود کمانگر ہمدانی

آپ کا لقب زین الدین ہے - مولانا نظام الدین حسین ابن مکتب دار کے فرزند ہین - آپ عالم - عامل عارف - عاشق - عالی ہمت - اور والا فطرت تھے - بہت برس خراسان مین رہکر گزارے - جب بدعت کی اشاعت اور امور زائد از اسلام کا ظہور اندازہ سے اتنا زیادہ ہوا - کہ لوگون کو برداشت کی طاقت نہین رہی تو تمواس کا ناخوشی ہوا - آپ بے تاب ہو کر قندہار کی طرف چلے آئے - کہتے ہین - جب آپ کا آغاز جوانی تھا تب رسمی علوم تحصیل کرنے کا خیال آپ کو پیدا ہوا - ایک روز مولانا نوراللہ کی خدمت مین سبق کی اجازت چاہی - مولانا نے فرمایا - کیا تمہاری یہ آرزو ہے - کہ صدر - مفتی - قاضی - محتسب - مدرس - خطیب - امام - یقری یا متولی بنو - اور اس گروہ والون کے افعال - رفتار - احکام - اور آثار جیسے کچھ ہین - وہ کوئی ایسا شخص نہین ہے - جس پر مخفی ہون - پس بہتر یہ ہے - کہ ان عالی منصبون کے اسباب فراہم نہ کرو - اور اس جماعت کے کارنامہ سے عبرت حاصل کر کے خدائے پاک کی یاد سے اپنے دل کو منور کرو - مینے عرض کیا - نہین - بلکہ میری یہ آرزو ہے - کہ صرف - نحو - منطق - اور معانی کے ذریعہ سے قرآن پاک کے لطیف اور عجیب و غریب رموز - اور حدیث نبوی **علیہ السلام** کے عمدہ عمدہ نکات - اور اشارات اپنی فطرت کے لائق معلوم کرون - اور پوچھنے

والون کے ادراک - اور حال کے موافق اُن کے معانی جواب مین بیان کیا کرون - مولانا نے فرمایا - تم جس قدر ہی زیادہ پڑہوگے - تم کو مبارک ہوگا - مقاصد کے ادراک مین ہمتارا درجہ اونچا رہے گا - مین نے عرض کیا - کن کے درس مین کتاب کہولون - فرمایا - مولانا غیاث الدین احمد کی خدمت مین - کہتے ہین - تہوڑے ہی عرصہ کے اندر تمام فنون کی تمام کتابون مین دستگاہ پیدا ہوگئی - اور آپ مقاصد اور مبادی کے بیان کرنے مین گویا زبان وقت ہوئے - آپ کی مجلس مین بزرگان سلف کے سودمند اقوال بیان ہوا کرتے تہے - جس کے سبب سے آپ کی مجلس کیا تہی - ایک عجیب پندنامہ تہی - اور جو شخص آپ کے حلقہ مین داخل ہوگیا - وہ مستفید ہی ہوکر نکلا - مابعد کا فقرہ آپ کے پسندیدہ اقوال مین سے ہے - جس شخص کی مراد - خدا کے سوا ہوگی - وہ کبہی درویشون کی خدمت سے فائدہ نہین اُٹہاوے گا - رباعی

عاشق کہ زہجر دوست دادے خواہد	یا بر در وصلش ایستادے خواہد
ناکس تر از وکس نبود در عالم	گر دوست بجز دوست مرادے خواہد

یاد مولانا نوراللہ

آپ مولانا حسین واعظ کے فرزند اور مولانا سعدالدین کاشغری کے مرید ہین - آپ کا دل اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ[۱] وَالْاَرْضِ کے فروغ سے روشن - اور وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ[۲] کے خزانہ سے تونگر تہا وہبی اور کسبی علوم مین - اور الٰہی اور دنیاوی مراتب کے شناخت مین آپ یکتا تہے - زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ آغاز جوانی مین جب آپ داخل درس ہوئے ہین - تو نحو کا ایک رسالہ ہی نہین پڑہنے پائے تہے - کہ خدا طلبی کا شوق پیدا ہوا - جس کی بدولت کتابی نقوش کی تحصیل سے دل افسردہ ہوگیا - آپ لکہتے ہین - شیخ عبدالکریم یمنی میرے بارہ مین فرمایا کرتے تہے - کہ بہت جلد اس نوجوان کے علم اور صوفی گری کا شہرہ ایک جہان مین ہوجاویگا نیز بہت جلد تمام عقلا اس جوان کی پسندیدہ تقریر سے معلومات حاصل کرکے خوشیان مناوینگے - بالآخر جیسا شیخ نے فرمایا تہا - ویسا ہی وقوع مین بہی آیا - مجکو ایسا معلوم ہوتا تہا کہ میرے سر پر علوم کا مینہ چارون طرف سے پانی کی طرح برستا ہے - اور مجکو نصف قرآن نظماً اور معنیً ایک رات مین یاد ہوگیا تہا - اس کے بعد تحصیل علم اور حقائق شناسی کی استعداد دم بدم ترقی کرتی جاتی تہی - یہ بالکل سچ ہے - کہ شیخ یمنی کی موثر دعا - جو نور الٰہی راست روی کے ساتہہ ہم آغوش ہوئی - تو اس خیر و خوبی کے ساتہہ - الٰہی معرفت کا نتیجہ ظہور پذیر ہوا -

[۱] اللہ (ہی کے نور سے) آسمان اور زمین کی روشنی ہے ۱۲ [۲] اور جتنی چیزین ہین - ہمارے ہان سب کے خزانے (کے خزانے) بہرے پڑے ہین ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

یادِ شیخ میر جان

آپ زینبیہ خانوادہ مین شیخ علی صوفی کے مرید ہین - دار الاسلام بخارا مین آپ واعظ باعرفان باعلم باموا عظ تے جب آپ پند و نصیحت شروع کرتے تے - تو حسب تقاضاے وقت زبان سے ایسی باتین فرمایا کرتے تھے - جو دلپسند اور خرد آفرین ہوا کرتی ہتین فنا اور آزادی کا نشہ شیخی اور بزرگی کی شان - ضرورت سے زیادہ آپ مین پائی جاتی تہی - ناموری کی خوشی کو پوچ اور ہیچ سمجھکر اس شعر کے ساتہ ترنم فرمایا کرتے تہے بیت

نام مشہورم کہ بیزارم ازان	در میانِ خلق آمد میر جان

یادِ شیخ جلال متو

آپ شاہ شہباز کے خلیفہ ہین - اور خوابگاہ برہان پور مین ہے - تصوف و تحقیق اور تمکین و توحید کی آپ میزان تے - بہت سے سالکان طریقت - آپ کی ملازمت سے الہی معرفت اور بیدار دلی کے اعلیٰ درجہ کو پہونچ گئے - منجملہ ان کے

ایک سراپا محبت و درد اور مجسم سوز و گداز سید ابراہیم بہکری تے - جن کی رفتار مین عرفانی جھلک نظر آیا کرتی تہی - اور اقوال سے حقیقت تراوش کیا کرتی تہی - آپ کی رہنمائی سے بہت سے لوگ - سلوک کے راستہ پر بڑہکر اصلی مقصد کو پہونچ گئے -

دوسرے شیخ زین الدین شیشہ گر تے - عرفانی مقامات اور منازل کے گلزار مین بہار آپ ہی سے تہی استغراق اور توحید کی کیفیت بے انتہا بڑہی ہوئی تہی - عالم علوی اور مکان بہشت کو کہلی انکہیون سے دیکہا کرتے تے - صرف حقیقی جمال کو دل کا قبلہ گاہ بنا رکہا تہا - جس وقت آپ کو یاد حق مین گرمی آجاتی تہی تو آپ کی زبان سے آگ کے شعلے نکلا کرتے تہے - یہان تک کہ ہمسایون کو خیال ہوتا تہا - کہ آپ کے گہر مین آگ لگ گئی ہے - اور گہبرا کر بجہانے کے واسطے دوڑے آتے تے - یہان آکر آگ کا نام و نشان بہی نہین ملتا تہا - اور اصلی حقیقت پر بہی آگاہی نہین ہوتی تہی - اس سبب سے حیران رہ جاتے تے -

تیسرے میان پیارجی تے - آپ حقیقی وصال کی مجلس کے محرم - اور دریاے شہود و کشف کے تیراک تے - آپکے رونے مین یہ اثر تہا - کہ جس سے دوزخ کی آگ بہی بجہ جاوے - اور آپکے تبسم سے باغ ارم مین شگفتگی پیدا ہوتی تہی - تمام عمر درود و سلام بہیجنے مین گزار دی اور حضور اقدس سرور انبیا علیہ و علیہم السلام کا حلیہ مبارک آپنے انہین جسمانی آنکہون سے مشاہدہ کیا تہا - اور سلام اور جواب سلام کے

شرف سے بھی مشرف ہوئے تھے مصرع چشم اور روشن ز نور احمد مختار باد۔

یاد شیخ کبیر

آپ شاہ شہباز کے خلیفہ ہیں۔ تحقیق۔ توحید۔ مشاہدہ۔ اور معائنہ یہ تمام چیزیں آپ کو حاصل تھیں۔ عرفان اور وجدان کا فروغ آپ کی پیشانی سے عیاں تھا۔ مرشد کے کل اسرار اور حالات۔ آپ کے علم میں تھے۔ خوابگاہ برہان پور ہے۔

یاد شاہ میان جی چشتی

آپ شیخ نجم الدین ابن شیخ بہار الدین صدیقی کے صاحبزادہ ہیں۔ زاد بوم اور خوابگاہ دونوں منڈو میں ہیں آپ چھوٹے ہی تھے۔ کہ آپ کی ماں نے آپ کا عقد کر دیا تھا۔ آغاز شباب تک آپ سالک رہے۔ ایک لڑکی بھی ہوئی تھی۔ مگر خردسالی میں ہی مر گئی۔ پھر آلہی جذبات پیدا ہوئے۔ اور شرعی تکلیفات دور ہو گئیں۔ جو کچھ آپ کی زبان سے نکل جاتا تھا۔ یا آپکے دل میں آتا تھا۔ وہ ایزدی مشیت کے موافق ہی ہوا کرتا تھا۔ ایک روز کا ذکر ہے۔ ایک دہی بیچنے والی عورت آپ کے سامنے سے نکلی۔ دہی کا گھڑا اُس کے سر پر تھا آپنے اُس کو پاس بلا کر فرمایا۔ اپنے گھڑے کو اوندھا کر دے اور اس میں جو کچھ ہے۔ گرا دے۔ اُسنے ایسا ہی کیا ایک مرا ہوا سانپ دہی میں سے نکلا۔ سلطان غیاث الدین۔ اور غیاث الدین کے بیٹے نصیر الدین خلجی کا زمانہ تھا۔ کہ آپ عنصری جسم میں رہکر حاجتمندوں کو کامیابی کی خوش خبری سنایا کرتے تھے۔ سلطان محمود خرد کے عہد میں تیرہویں ذی حجہ اور ہجری سنہ تخمیناً نوسو اٹھارہ تھا۔ کہ آپنے جسمانی مکان سے رخصت ہو کر عالم ربانی کو کوچ فرمایا مصرع نثار روح او نور ازل باد۔

آپ کے ایک بھائی تھے شیخ جمن نام۔ صاحب حالات و مقامات تھے۔ اعتبار اور مقبولیت بھی اچھی تھی شیخ جمن کی قبر۔ ان کے بھائی کے برابر میں ہے شیخ جمن کے ایک لڑکے تھے شیخ نور اللہ نام تھا۔ اپنے عم کرم اور پدر بزرگوار کی جگہہ سجادہ نشین تھے۔ ہجری سنہ نوسو اکتالیس میں جسمانی جہان سے روحانی عالم کو کوچ فرما گئے۔ وارث۔ سوائے ایک چار ماہہ دختر کے کوئی نہیں چھوڑا۔ دختر کا نام خدیجہ بی بی تھا خدیجہ بی بی کی حقیقت حال بڑی لمبی چوڑی ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ ہجری سنہ ایک ہزار دو میں جب خدیجہ بی بی کے لڑکے شیخ قطب الدین نے عالم فنا سے گلزار بقا کو کوچ کیا۔ تو یہ رابعہ وقت اپنے آبا و اجداد کے روضہ کی یادگار کے شہر منڈو (مانڈو) میں چلی آئیں۔ اور روضہ مذکورہ کی خبرگیری بقدر استطاعت کرنے لگیں

آپ نے اُس تاریخ سے اس تاریخ تک کہ ہجری سنہ ایک ہزار اکیس ہے - اپنی اقامت اور عبادت کی برکات سے راقم کے مکان کو سعادت دارین سے مشرف کر رکھا ہے - اِس مین شک نہین - کہ عارفات کے گروہ مین اس طرح کی ثابت قدمی - جوانمردی - ایثار اور قناعت کے ساتھ مثل خدیجہ بی بی کی دسوین صدی مین کوئی نہین ہے -

یاد شیخ ظہور حاجی حمید حضور گوالیاری

آپ مولانا ظہیر غزنوی کے بیٹے ہین - آپ کے عنصری جسم کی اقلیم - جو جسمانی اور روحانی حصون کو شامل ہے - شہنشاہ عشق کا تخت گاہ تھی - اور آپکے امکانی بدن کی کشور - جو ظاہری اور باطنی اجزا پر مشتمل ہے محمدی شریعت اور طریقت سے علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام پر رونق تھی - کہتے ہین - آپکے پدر بزرگوار غزنین سے سوداگری سلسلہ مین ہند کی طرف آمد و رفت رکھا کرتے تھے - ہجری سنہ آٹھ سو ننانویں مین آپ علم الٰہی کے باطنی شہر سے - عالم وجود کے صحرا مین نزول فرمایا - ایک سال بعد نوزاد بچہ کے کرشمے ایسے دل ربا ہوگئے - کہ ہم خوابہ کو ہمراہ لانے کا باعث ہوئے - اتفاق کی بات ہے - کہ اُس صالحہ کے ایام زندگانی پورے ہوئے - بمجبوری دودھ نہ پہونچنے کے سبب سے نوزاد کے نازک ہونٹھ خشک شہد کی مانند ہوگئے - اور اُس کا ناز کے ساتھ جو ہنسنا تھا - وہ اب گریہ نیاز کی تلخی سے تبدیل ہوا - باپنے اُس کی پرورش کے واسطے بہت جلد دودھ پلانے والی دایہ مقرر کر دی - دوش عاطفت پر اُٹھا کر سب جگہہ اور سب حال مین ہمراہ لئے پھرتا تھا - اور اُس کی جدائی کسی بہانہ سے بھی گوارا نہین کرتا تھا - اِس اثنا مین ایک رات قافلہ والون پر ڈاکوؤن کا گروہ آپڑا - اور مولانا ظہیر کو شمشیر کے جان گداز زخم سے شہید کر کے اُس لخت جگر کے دل کو داغ یتیمی دیا - ایسا سمجھنا چاہیئے - کہ مان کی وفات کا رنج - باپ کے مقتول ہونے کے درد سے حاملہ تھا -

القصہ - جس قصبہ کے متصل اور اُس کی حدود مین قافلہ اُترا ہوا تھا - علی الصباح اُس قصبہ کا مقدم اُس آفت رسیدہ زمین پر پہونچا - تاکہ قافلہ سالار کی حقیقت حال معلوم کرے - اور مُٹے ہوؤن کے واقعات کی تفتیش و تحقیق عمل مین لاوے - وہان جا کر دیکھا - ایک بچہ زمین پر پڑا ہوا - رو رہا ہے - کمال مہربانی اور آرزو کے ساتھ گود مین اُٹھا لیا - اسی درمیان مین ایک گمنامی کے گوشہ سے ایک عورت نکل آئی - اُس سے پوچھا - تو کون ہے - جواب دیا مین اس یتیم کی دایہ ہون - مقدم کے دل کو جو یہ فکر تھی - کہ اس شیر خوار بچہ کی غمخواری مین کیسے کرون گا - اِس سے اُسکو نجات ملی - اور خوشی پر خوشی ہوئی - بچہ اُسی دایہ کے سپرد کر کے اپنے گھر لے گیا

پیدا نہ پرورش اور روز افزون التفات کرنے لگا۔

اب غوثی تفصیل کا طومار۔ اجمال کے ہاتھ سے تہ کرکے مغز قضیہ لکھتا ہے۔ جب اُس خرد سال بچہ کو ہوش آنے لگا۔ تو رسمی علم اور درسی فضیلت کی تحصیل شروع کی۔ مقدم کے دل مین بھی آپ کا یہ عمدہ طریقہ کھب گیا۔ اور تحصیل کا بہت سا ضروری سامان ذمہ داری اور اہتمام سے بہم پہونچایا۔ جب تحصیل علم کے ذریعہ سے آپ کے دل مین پوری فراست پیدا ہوگئی۔ اور نیز آپ ماجراے گزشتہ سے آگاہ ہوئے۔ تو اُس قصبہ کو چھوڑ کر گوالیار مین قیام فرمایا۔ تاکہ جو علوم اور فنون فراہم کیے ہین۔ اُن کا داد وستد شروع کردین۔ اور علم کے بازار مین صرافی کی دوکان کھولین۔ یہ کاروبار جاری ہی تھا۔ کہ اس درمیان مین ازلی حکم سے آپ کے سینہ مین خدا شناسی کا ولولہ اور طلب کا شعلہ پیدا ہوا۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے آپ کو شاہ قاضن شطاری کی خدمت مین راہ ملی۔ اور یہان پر اپنے تئین آپنے سلسلۂ بیعت مین سلسل کیا۔ تھوڑے عرصہ مین کامگار مرشد کی با معرفت تلقین سے مرید کو دولت مراد حاصل ہو کر کمال خوشی ہوئی۔ جب پیر بزرگوار نے رحلت فرمائی۔ تو مخدوم زادہ حقیقی شاہ ابوالفتح ہدیۃ اللہ سرمست کی خدمت مین رہ کر توفیق ازلی کا جس قدر فیض شاہ قاضن کی خدمت باقی رہا تھا۔ وہ شاہ سرمست کی خدمت گزاری سے حاصل کیا۔ جب آپ کی عمر مین سے چالیس برس کا چلہ پورا ہو گیا۔ اور ادھر توفیق کی شراب کا دور ختم ہوا۔ تو آپنے سفر حجاز کی اجازت چاہی شاہ ابوالفتح نے نامدار خانوادون کی خلافت کا خرقہ عطا فرماکر سفر مبارک کی اجازت دی۔ یہ واقعہ شاہ ابوالفتح کے ذکر مین کسی قدر تفصیل کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ وہان پر دیکھ لینا چاہیے۔ جب رخصت حاصل ہوئی۔ اور ارادہ بھی مصمم ہو گیا تو آپنے سیاحی کی چادر کندھے پر ڈالی اور ہر سمت اور ہر شہر کے بزرگون اور عارفون سے راہ تصوف مین معنوی سلوک اور منزل شناسی کا توشہ حاصل کیا منجملہ ان سب کے۔

آپ کا اعلی درجہ کا ذخیرہ وہ ہے۔ جو اویسیہ سلسلہ مین شیخ علی شیرازی کی خدمت سے ملا تھا شیخ علی شیرازی کا لقب علی ثانی ہے اور شیخ عزیز الدین عبد اللہ مصری کے خاص مریدین۔ جو ایک روایت سے امام زمان ابوالوقت خواجہ اویس قرنی یمنی کے بے واسطہ مرید ہین۔ انواع واقسام کی اثر بخش دعائین اور طریقہ صوفیہ کے اشغال۔ یہ چیزین امام زمان کی نسبت محکوم کا حکم رکھتی تھین۔ اور علی ثانی کو سلسلہ کے معین طریقہ سے تھوڑی تھوڑی کرکے عنایت ہوئی تھین۔ یہ سب علی ثانی کے ارشاد کی برکت سے حاجی حمید حضور کو بھی پہونچین۔

Presented by www.ziaraat.com

دوسرے چشتیہ سلسلہ مین شیخ محمد غیاث چشتی کی ملازمت سے سپردگی نامہ- اور اجازت کا خرقہ حاصل ہوا شیخ محمد غیاث چشتی- خواجہ معین الاسلام کے بزرگ خلیفہ ہین- اور خواجہ معین الاسلام- شیخ حسام الدین مانک پوری کے خلیفہ تھے-

خلاصہ اس تمام گزارش کا یہ ہے- کہ آپنے حج اور عمرہ کے تمام ارکان اداکر کے مدینہ معظمہ کے طواف کا عزم فرمایا- اور وہان پر چالیس برس کا ایک چلہ نبی علیہ السلام کے روضہ اقدس کی جاروب کشی مین بے انتہا شوق کے ساتھہ پورا کیا جب عمارت بدن مین پیری کی سستی پیدا ہوئی- تو ایک روز مواجہہ مین ادب کے ساتھہ کھڑے ہو کر عرض کیا- حاجی حمید حضور کو پیری کی ناتوانی نے آدبایا- اور ظاہری فرزند کوئی ہے نہین- پس یہ ابن احمدیہ اور احدیہ اسرار کو کیا کرے- جو اس کی قوت ملکہ مین محفوظ ہین- اور نیز جو مکاشفہ مین بزرگان اُمت حضور کی پیروی سے فراہم ہوئے ہین- اور یہ اسرار کس کو سپرد کرے- جس طرح ارشاد ہو تعمیل کی جاوے کہتے ہین خواب کے پردہ مین دو خرد سال باکمال سعادت مندون کی دو مثالی اور خیالی صورتین آپ کی چشم بصیرت کے سامنے کردی گئین- اور ارشاد ہوا- یہ فرشتہ نما صورتین جن اطفال کی ہین- وہ تمہارے باطنی خزانون کی خزانچی گری کے واسطے ازل سے نامزد ہین- اور ان کا دیدار ہند مین تم کو فکر تلاش سے رہائی بخشے گا- اس ارشاد کے مضمون سے آپنے یہ اخذ کیا- کہ زمین ہند کو بازگشت کی اجازت ہے- جب دریائے اعظم سے گزر کر اپنے مکان مالوف گوالیار مین واپس آئے- تو چند روز بعد جو حلیہ خواب مین دیکھا تھا- وہ شیخ بہول اور شیخ محمد کی صورتون مین بحالت بیداری جلوہ گر پایا- یہ دیکھکر بہت کچھہ شکر الٰہی بجالائے اس وقت مین شیخ محمد کی عمر سات برس سے متجاوز تھی- اور خداشناسی کے کوچہ مین ابھی یہ طفل نوخرام تھے- آپنے دونون کو موثر نفس کی امداد سے اپنی طرف کھینچ کر خدمت مین متوجہ کیا- اور ناسوہ خانوادون کے مشائخ جو کمالات اور حالات رکھتے ہین- اُن کے اطوار اور اسرار بالخصوص شطاریہ مشرب کی رفتار- دعوت کا فن اذکار کی طرز- اور اشغال و تصورات کی سندین- غرض کہ کل چیزین دو سال کے اندر تعلیم و تلقین فرمادین شیخ بہول کو ہمراہ لیکر صوبہ بہار کی طرف سیر کو چلے- اور شیخ محمد کو چنار کے کوہستان مین حجرہ ریاضت کے اندر حصول معرفت کے واسطے مشغول فرمایا- پہر چند روز بعد شیخ بہول کی سفارش شیخ محمد سے کر کے حصول فیضان کے واسطے اُن کے پاس روانہ کیا- شیخ محمد نے تنہائی کی گرہ کشائی- پیر کی خدمت سے سمجھکر لوٹا دیا- اور اس بات کے حضور مین ایک عریضہ لکھا انشاء اللہ تعالیٰ یہ ماجرا ان دونون بزرگون کے ذکر مین ایک متوسط تفصیل

کے ساتھہ لکہا جاوے گا۔

کہتے ہین۔ تیرہ سال اور چند مہینے بعد جناب حاجی صاحب نے معاودت فرمائی۔ مرید کو مراد کے ساتھہ کامیاب پایا۔ اور مرید کی مشتاق آنکھین اپنے دیدار سے منور فرمائین۔ مرید نے بھی ایام ریاضت مین یہ کام کیا کہ اپنے اعمال کو پانچ طریقون پر ترتیب دیکر۔ ایک کتاب تصنیف فرمائی تھی۔ جس کا نام جواہر خمسہ رکھا تھا۔ یہ کتاب شریعت و سلوک کے اطوار۔ اور طریقت و تصوف کے اسرار پر مشتمل ہے۔ اور جمیع خداشناس سالکون کے واسطے دستور العمل کا حکم رکھتی ہے۔ جب یہ کتاب مرید نے پیر کی خدمت مین پیش کی۔ جو حالات عرفان کو شامل ہے۔ اور اس کا انجام بھی عرفان ہے۔ تو پیر نے خوش ہوکر فرمایا۔ اسرار اور اعمال کے جواہرات۔ جو میرے تصرف اور قدرت مین تھے۔ وہ قبل ازین تم کو حوالہ کرچکا ہون۔ اور مینے اپنے پاس نام کے سوا کچھہ نہین رکھا تھا۔ اب نام کو بھی کتاب کے صلہ مین جو معلم افعال ہے۔ تمہارے اوپر تصدق کرتا ہون۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ **جل شانہ** کا شکر بجالاکر فرمایا۔ خدا کا احسان ہے۔ کہ اس تنگ کوچہ (دنیا) مین آتے وقت جو رنگ رکہتا تہا۔ یہان سے جاتے وقت اُس وقت کے ہم رنگ ہون اس کے چند روز بعد فارغ البالی اور دل آسودگی کے ساتھہ تاریخ بائیسوین ذی حجہ ہجری سنہ نوسوتیس کو فرق کی تفرقہ سرا (عالم دنیا) سے مجمع الجمع کی جمعیت آباد (عالم علوی) کو کوچ فرماگئے۔ آپ کی خوابگاہ بہار اور سارن کی زمین پاک مین ہے۔ جس کا طواف چھوٹے بڑے اب بھی کرتے ہین۔

مصرع طواف مرقد مردان نصیب بینان باد

یاد شیخ ابوالفتح ہدیۃ اللہ سرمست

آپ شیخ قاضن شطاری کے بیٹے ہین۔ **قدس سرہما** آپ کی کرامتین ظاہر اور مقامات عالی تھے بزرگان زمانہ کے تلقین محل مین دانش و بینش کا چراغ جلا رکہا تہا۔ کہتے ہین۔ آغاز جوانی مین آپ پدر بزرگوار کی تلقین سے رہ گئے تھے۔ شیخ ظہور حاجی حضور آپ کے باپ کے خلیفہ ہین۔ اُنہون نے آپ کی رہنمائی مین پرستانہ ہمت اور عزم کو کام فرماکر دو جہانی کمالات سے مستفید کیا۔ اور تصوف کی منزلین اور مقامات طے کرادئے یہان تک کہ آپ مسند پر رونق بخش ہوئے۔ بالآخر جو خلافت کا خرقہ آپکے پدر بزرگوار سے حاجی حضور کو ملا تہا۔ وہ حاجی حضور نے آپ کو دیا۔ اور کہا شیخ **قدس سرہ** نے یہ خرقہ آپکے لیے میرے سپرد فرمایا تہا۔ اے آپ اس کو پہنین۔ اور طالبان خدا کی رہنمائی کرین۔ اس کے بعد چند روز اور حاجی حضور نے آپ کی خدمت مین

Presented by www.ziaraat.com

کوشش کی۔ خرقہ خلافت آپ سے لیا۔ اور اپنے تئین شیخ ابو الفتح کی خلافت سے مشہور کیا۔ کہتے ہین ہجری سنہ نوسو چھیالیس مین جنت آشیانی نصیر الدین ہمایون شاہ نے جب صوبہ بنگالہ فتح کیا تہا۔ تو شاہ آپ کی ملازمت مین حاضر ہوا۔ اور جب دار السلطنۃ آگرہ کو واپس آنے لگا۔ تو نہایت ادب اور آرزو کے ساتھہ آپ کو اپنے ہمراہ لیا۔ اثناے راہ مین شاہ کو دشمنون کی نظر لگ گئی۔ اور فشکر مین تشویش اور پراگندگی پیدا ہوئی مجبوراً شیخ ابو الفتح نے حاجی پور مین قیام فرمایا۔ اور واپسین نفس تک یہین رہے۔ جب زمانہ زندگی پورا ہوا تو اُسی جگہہ آپ کی قبر بھی بنی۔ آپ کے بیٹے شیخ رکن الدین تہے۔ صورت و سیرت۔ علم و عمل۔ اور حال و قال مین پدر بزرگوار کی مثل تہے۔ باپ کی جگہہ سجادہ نشین ہوکے۔ شیخ کمال الدین سلیمان قریشی جو۔ راقم کے معلم ہین شیخ رکن الدین کے بڑے خلیفہ ہین۔

یاد مولانا شمس الدین محمد زیرک

شیراز کے بزرگ علما مین آپ کا شمار ہے۔ عبارت آرائی۔ اور استعارات پیدا کرنے مین کمال کا درجہ حاصل تھا۔ سلطان محمود کلان کے عہد مین آپ نے وطن ترک کرکے۔ اپنے قدوم مبارک سے صوبہ گجرات کو رونق بخشی تہی۔ اور آپ کے التفات سے سلطان محمود العاقبتہ نے بہت کچہہ فائدہ اٹھائے **ماثر محمود شاہی** آپ ہی کی تصنیف ہے۔ تشبیہ۔ توجیہ۔ تمثیل۔ اور استعارہ کے ذریعہ سے حکایت لکھنے مین شور انگیز شیرینی عبارت کے اندر بہت کچہہ پیدا کی ہے۔ اس کتاب کے واقعات پڑہنے سے تاریخ پڑہنے والون کا دل خوش۔ اور عبرت و تجربہ اور حیرت و آگاہی سے مالامال ہوتا ہے۔

یاد شیخ بخشو

آپ خدادوست ہین **فرق من اللہ** (ولادت) اور **وصل الی اللہ** (بعد وفات) کا آپ کا مکان دشور (مندسور) مین تھا۔ کہجور کے درخت سے ایک شیرہ (دودہ) نکلتا ہے جس کو ہندی زبان مین تاڑی کہتے ہین اکثر لوگ نشہ اور کیف کے واسطے پیتے ہین۔ چونکہ آپ کا قدم۔ شریعت کے راستہ پر استوار تہا۔ اسواسطے آپنے ایک روز جاگیردار کی امداد سے تاڑی کے گہڑون کو توڑ کر پینے والون کو پینے سے روکا۔ اس عداوت سے یہ لوگ ایک رات اس بات پر آمادہ ہوئے۔ کہ شیخ کو عالم ہستی سے ہی نیست و نابود کر دینا چاہئے۔ جب فراہم ہو کر آپ کے حجرہ کے پاس پہونچے۔ یکایک اندہے ہوگئے۔ یہ کرامت دیکھکر ناچار تمام لوگ عذر و معذرت کے واسطے روتے جہینکتے شیخ کے آستانہ پر حاضر ہوئے۔ اور سر زمین پر رکہدیا۔ آپنے ازراہ مہربانی اندہون کی طرف نگاہ کی۔ جو ز [illegible]

جاتی رہی تھی - وہ پھر پلٹ آئی - قصہ کوتاہ یہ ہے - کہ ہجری سنہ نو سو سولہ مین - آپ نے مکان ہستی سے کوچ فرمایا - تین بیٹے چھوڑے - شیخ بدھن - شیخ حسن اللہ شیخ معین الدین - ان مین اولین صاحب زادہ - علوم متداولہ سے آراستہ اور حسن افعال کے ساتھ پیراستہ باطن مین فارغ - اور ظاہر مین پاکیزہ تھے -

یاد شیخ عطن

آپ ترکی النسل سے ہین - آپ کے رسمی اور لدنی علوم کمال کے درجہ کو پہونچے ہوئے تھے - سلطان سکندر لودہی کا زمانہ تھا - جب آپ ترکستان سے ہند کی طرف آئے - اور ناگور کو اپنا وطن اور ابدی آرام کی جگہہ قرار دیا - ایک سو بیس ۱۲۰ سال زندگی اور زندہ دلی کے ساتھ گزارے بہت سے لوگون نے آپ کی ملازمت سے نور معرفت حاصل کیا - بالخصوص حقائق آگاہ شیخ مبارک ابن جعفر نے آپ کے موثر اور فیض بخش دم سے تلقین پائی تھی - یہ حال کچھہ تھوڑا سا شیخ مبارک کی مبارک یادداشت مین بھی انشاء اللہ لکھا جاوے گا -

مصرع عطاہائے الٰہی روز بیش باد -

یاد شیخ عبداللہ بیابانی

آپ شیخ سماء الدین دہلوی کے بیٹے ہین - علم اور معرفت مین کمال رکھتے تھے - آبادی سے بھاگ کر بیابان مین بسر کرتے تھے جب بھوک کی آگ بھڑکتی تھی - تو خودرو گھاس کھالیا کرتے تھے - چارون فصلین آسمان کے نیچے گزارتے تھے - ربانی کلام حفظ تھا - ایک بار روزمرہ ختم کیا کرتے تھے ہر روز صبح کے وقت صحرائی وحوش اور پرند آپ کے دیدار کے واسطے آکر چارون طرف گرد جمع ہوا کرتے تھے - جب آپ اشارہ فرماتے تھے - تب اپنا اپنا راستہ لیتے تھے - فرمان روایان خلجی کا زمانہ تھا - کہ منڈو (مانڈو) مین آئے - قلعہ کے نیچے کا جنگل آپ کو بھلا معلوم ہوا - ایک مدت تک آپ نے وہین بسر کی - لوگون کی صحبت کم رکھتے تھے - جب فرمان طلب پہونچا - تو کشادہ پیشانی کے ساتھہ نشیمگاہ قرب کو روانہ ہوئے - خوابگاہ موضع چتری مین ہے قلعہ منڈو سے تین کوس کے فاصلہ پر جنوب اور مغرب کے گوشہ مین - آپ کے کوئی لڑکا نہ تھا - البتہ آپ کے چچازاد بھائیون مین ایک ضعیف العمر شخص تھے شیخ حسین نام تھا شیخ حسین کو سوختگی اور افروختگی غایت درجہ تھی - راقم گلزار کے ساتھہ ملاسم یکجہتی رکھتے تھے - شیخ جمالی کنبو مصنف سیر العارفین کے اشعار جو شیخ سماء الدین کی مدح مین ہین - وہ شیخ حسین کو یاد تھے - موقع اور محل پر پڑہا کرتے تھے - ہجری سنہ ایک ہزار سات مین کوچ فرمایا - ایک لڑکا چھوڑا نام بنیا شیخ گھوڑن نام - بنیا سے علی الاطلاق اُس کو باطنی نور عطا فرماوے -

یاد شیخ چندن قریشی

آپ کی خوابگاہ آگرہ مین ہے - دینی علوم - پرہیزگاری - بلند ہمتی - ایثار - توکل - شان بزرگ - اور اعمال پسندیدہ یہ صفات آپ کو حاصل تھین - آپ افضل زمان شیخ ابوالفضل مبارک ابن خضر کے جد مادری ہوتے ہین - ایک روایت سے شیخ سماء الدین دہلوی کے مرید ہین - جو شیخ جمالی دہلوی کے پیر تھے - آپ فرمایا کرتے تھے مرد کے واسطے عین عنایت الٰہی سے کہ صور علمیہ اُسی سے مراد ہے - چار چیزین کافی ہین - علم و عمل - عمر - اور عافیت - اور یہ چارون چیزین - طینت بشری کے خمیر مین داخل ہین - ان کے حصول کے لئے دعا کے ذریعے سے خواہش کرنی چاہیئے - جب عبودیت کا رتبہ کمال کو پہونچے گا -

یاد شیخ ابوبکر قریشی

آپنے سلطان سکندر لودہی کے زمانہ مین - اصلی وطن سے آکر دارالسلطنۃ آگرہ مین اقامت اختیار کر لی تھی - رسمی علوم مین آپ کو تبحر حاصل تھا - اپنے وقت کے پرہیزگار تھے - وصایاے امام محمد رحمۃ اللہ پر - اور اصول بزدوی پر ایک شرح لکھی ہے جو مشکلون کو حل کرنے والی - اور نکتہ آرا ہے - کہتے ہین - ایک رات عالم مثال مین - خاتم النبوۃ علیہ السلام کی ملازمت حاصل ہوئی - حضور سے ارشاد ہوا - جاؤ - وہ زمین - جس مین عصا گاڑا گیا ہے - اُس مین ایک کنوان کہدواؤ - علی الصباح اُس زمین کو جاکر جو دیکھا - تو ایک گڈھا نمناک پایا - جو گاڑے ہوئے عصا کے نوک کی مقدار سے تھا - آپنے حکم کی تعمیل نہایت کوشش کے ساتھ کی اب اُس جگہ ایک کنوان ہے - جو ہمیشہ شیرین پانی سے مالامال رہتا ہے - آخرین سفر کے بعد جوگی پورہ مین دفن کیئے گئے جو آگرہ کی اطراف مین ہے -

یاد شیخ جلال محمد قادری

آپ کی پیدائش دہلی کی ہے - ظاہری علم کی تحصیل کے واسطے گجرات کی طرف چلے گئے تھے - تمام فنون متداولہ - اور علوم درسیہ تحصیل کیئے - اس کے بعد خداشناسی کا ولولہ دل سے جوش کرتا تھا - رہنما رشد کی تلاش ہوئی - اُن ایام مین شیخ بہاءالدین انصاری ملتانی شہر منڈو (مانڈو) مین تھے اُن کی - فیض بخشی کا شہرہ آپنے سنا - کان کھڑے ہوئے - ناچار گجرات سے منڈو مین آکر بہائیہ مریدون کے زمرہ مین داخل ہو گئے - اور چند سال شیخ انصاری کی خدمت مین رہکر دانش و بینش کا حصہ لیا - جب آپکے پیر - حاکم مالوہ سلطان محمود خلجی سے رنجیدہ ہوئے - تو آپ نے بھی پیر کے ساتھہ دولت آباد دکن کا عزم کیا - یہان پر نالکار نفس کی

کی لڑائی مین کمال کوشش کر کے فتح حاصل کی - بعدہ لوگون کی ہدایت کے واسطے برہان پور مین رہنے کی اجازت مانگی - اور ملی - جب سفر حجاز کو گئے - تو دل مین یہ ٹھانی - کہ اگر زندہ واپس آؤن گا - تو جس شہر مین رہنے کا حکم ہوا ہے - اُسی شہر مین قیام کے واسطے بستر جما دون گا - اتفاقاً اثنائے راہ مین دستون کی بیماری لاحق ہوئی - جس نے آپ کو ہمراہیون کے ساتھ چلنے سے باز رکہا - بے علاج قافلہ سے تنہا - اور آبادی سے دور ایک جنگل بیابان مین رہ گئے - اتنے مین کیا دیکھتے ہین - ایک شتر سوار - اوگہٹ راستہ سے آنکلا - اور بیمار کا مقصد پوچھنے لگا - کیفیت عرض کی گئی - پہر آپ نے شتر سوار کے کہنے کے بموجب آنکھین بند کر لین - شتر سوار نے ہاتھ پکڑ کر اونٹ پر سوار کرا لیا - اور جلدی سے اُتار دیا جب آنکھ کھولی - تو آپ نے اپنے تئین منا کے بازار مین پایا - نہایت خوشی ہوئی - اور کمال عجز و نیاز کا اظہار کیا چند روز بعد جو لوگ ہمراہی ہین تہے - وہ بہی پہونچ گئے اور آپ کے پہونچنے کی سرگزشت سنکر کمال حیرت ہوئی - القصّہ حج اور عمرہ کے ارکان ادا کر کے ہند کی طرف معاودت فرمائی - اور برہان پور مین آکر گہر ہی بنایا - اور خانقاہ بہی تعمیر کی بہت سے لوگون کو ہدایت کر کے الٰہی معرفت کے درجہ کو پہونچایا -

کہتے ہین - ایک رات پیر نے خواب مین فرمایا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ کا خرقہ جو مجکو پہونچا تہا اور وہ اب تمہارے پاس امانت ہے - اُس خرقہ کو بیدر مین فلان روز شیخ محمد ملتانی کو پہونچا دو - جو ہمارے خاص خلیفہ ہین - چونکہ تین شبانہ روز کی مدت مین تین سو کوس کی مسافت طے کرنے کی گنجایش نہین تہی - لہذا بجائے پالون کے بازوئے ہمت پر مدار مین ڈالا اور غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ[1] کی طاقت ظاہر فرمائی - پالکی والے کہار کہتے تہے - کندہون پر پالکی کو - اور زمین پر پاؤن کو مس نہین ہوتا تہا سلیمانی تخت کی طرح ہوا مین نہایت سبک چلی جاتی تہی - وقت معینہ سے پہلے جہان پہونچنا تہا - جا پہونچے - اور تہوڑے عرصہ مین برہان پور کو لوٹ آئے -

شاہ شہباز کے خلیفہ شیخ جلال متہو کو ایک رات ایسا معلوم ہوا - جوق جوق فرشتے آسمان سے زمین پر آرہے ہین - دریافت کیا - کس کام کے واسطے مامور ہوئی ہے - فرمایا شیخ جلال کی روح مقدس کے استقبال کے واسطے ہم بہیجے گئے ہین - شیخ جلال متہو نے اپنے تئین مطلوب سمجھکر علی الصباح واپسین سفر کی تیاریان شروع کر دین - اِس اثنا مین ایک دوست آئے - اور بیان کیا - آج رات کو عالم قدس کے باشندون نے مجھے

[1] اُس کی صبح کی منزل ایک مہینے بہر کی (راہ ہوتی اور اسی طرح) اُس کی شام کی منزل مہینے بہر کی (راہ ہوتی) ۱۲

شیخ جلال محمد قادری کی رحلت کی اطلاع بخشی ہے۔ ہنوز کلام انجام کو نہین پہنچا تہا کہ ایک شخص مجلس مین ایا۔ اور شیخ جلال محمد قادری کے واصل حق ہونے کی خبر بیان کی۔ تاریخ تیئسوین ربیع الاول ماہ ہجری سنہ نوسو اٹہائیس تہا آپ کی قبر برہان پور کے بازار مین مقدر تہی۔ کہ بنائی گئی۔

یاد شیخ احمد نارنولی

آپ شاگرد اور نیز مرید شیخ حسین ناگوری کے۔ اور فرزند قاضی مجد الدین کے ہین۔ جو قاضی شمس الدین کے پوتے تہے۔ نسل مین امام محمد شیبانی کو پہونچتے ہین۔ جو امام اعظم ابی حنیفہ رحمۃ اللہ کے دوست تہے۔ کہتے ہین شیخ احمد سات بہائی تہے۔ جو تمام۔ علم۔ اور پرہیزگاری کا لباس رکہتے تہے۔ لیکن علم عمل۔ عمر۔ اور عبادت کے اعتبار سے سب مین زیادہ بزرگ آپ ہی ہین۔ سولہ برس کی آپ کی عمر تہی۔ کہ زمانہ کے تمام علماء علمی بحث مین آپ غالب تہے اور دولت مندون کی محفل مین بالانشین تہے۔ اٹہارہوین سال مین رسمی طور پر بیعت کر کے مجلسون مین بیٹہنا۔ اور سیاحت کرنا ترک کر دیا۔ اور گوشہ نشینی کے ارادہ پر اجمیر مین آ پہونچے۔ روزمرہ آدہی رات کے وقت خواجہ معین الاولیا کے روضہ پر جایا کرتے تہے۔ یوسفی اعجاز سے دروازے کہل جاتے تہے۔ اور اُس وقت سے لیکر چاشت کے وقت تک سوائے ورد۔ دعا۔ نماز نفل۔ اور نماز فرض کے کوئی کام نہین کرتے تہے۔ نہ کوئی حرف زبان سے نکالتے تہے۔ اِس کے بعد سونے کے وقت تک درس۔ قیلولہ۔ نماز فرض۔ اور مستحب۔ دعا خوانی۔ وعظ گوئی۔ اور تفسیر مین مشغول رہکر ایک پلک مارنے کی فرصت بہی اپنے اوپر جائز نہین سمجہتے تہے۔

القصہ۔ اسی طرح پر ستر برس اُس جگہہ گزارے۔ ہجری سنہ نوسو بائیس مین جب کہ آپ کی عمر نوے کو پہونچی تو خواجہ معین الاولیا کی طرف سے اطلاع ملی۔ کہ اِس شہر پر ایک عظیم آفت آنے والی ہے۔ لہذا آپ اپنے مریدون کا گروہ ساتہہ لیکر رانا سانگا کے حادثہ سے سات روز پیشتر بہ ترک سکونت نارنول مین جا پہونچے۔ تین برس بعد الہ دین مجذوب سر راہ آپ سے مقابل ہوئے۔ اور کہا۔ احمد۔ دوڑو۔ عنقریب پیغام طلب آتا ہے۔ ناچار آپ سرگردان اور پریشان ناگور پہونچے۔ دوسرے سال چہبیسوین صفر ہجری سنہ نوسو تائیس مین عالم علوی کو کوچ فرما گئے۔

غوث الاولیا کی تصنیفات سے کچہہ اوراد ہین۔ اُن مین صاحب ممدوح تحریر فرماتے ہین۔ جس زمانہ مین کوہستان چنار مین رہکر نفس کے ساتہہ مین بہاری لڑائی کر رہا تہا۔ اُس زمانہ کا ذکر ہے۔ مینے خواب مین دیکہا۔ شیخ شرف احمد یحیی منیری۔ بہار اور بنگالہ کے مشایخ کبار کا گروہ ساتہہ لیے ہوئے۔ دریاے گنگا کے کنارہ کہڑے ہوئے ہین۔ اور اِس درویش کو بلاتے ہین۔ جب خواب سے بیدار ہوا۔ تو ملازمت مین حاضر ہوا۔ ارشاد ہوا۔

ناگور تک تمہاری ساتھ چلو مینے بہانہ کیا۔ تو قبول نہین ہوا۔ فرمایا۔ آج قطب زمان شیخ احمد مجد خلیفہ شیخ حسین ناگوری نے عالم علوی کو توجہ فرمایا ہے۔ اور حضرت خاتم النبوۃ علیہ السلام نماز جنازہ کے واسطے تشریف لائے ہین۔ مشایخ کے پہونچنے کا انتظار دیکھ رہے ہین۔ یہ تقریر سنکر مزید انکار کی گنجایش نہین رہی۔ شرف الاولیا نے میرا ہاتھ پکڑا۔ اور ھو کہا۔ ہم فوراً دہلی مین پہونچ گئے۔ اس صوبہ کے مشائخ وہان منتظر تھے سب نے فراہم ہو کر ایک ساتھ ھُو جو کہا۔ تو اپنے تئین ناگور کی حدود مین پایا۔ ناگاہ حوض بر تلے کے کنارہ ایک تابوت نظر آیا۔ جس کے نزدیک سرور انبیا علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے۔ اور بزرگان مشرق و مغرب گروہ کے گروہ کھڑے ہوئے تھے۔ اِس درویش کو اولین صف مین بلایا۔ اور شیخ فریدالدین عطار کی طرف ارشاد ہوا۔ کہ اپنے فرزند سے کہو۔ کہ امام بنے۔ کمال ادب اور ڈر سے بدن پر رعشہ پیدا ہو گیا۔ عرض کیا گیا۔ یہ ڈرتا ہے اور اس کے سوا کوئی اور ذی جسم اِس جگہہ ہے بھی نہین۔ فرمایا۔ کہو۔ امامت کرے۔ مینے عرض کیا۔ نماز جنازہ کی نیت اور دعا مجکو اچھی طرح معلوم نہین ہے۔ یہ ناواقفیت کا عذر بھی حضور مین پیش کیا گیا۔ فرمایا۔ جنازہ کی نماز مین کسی خاص نیت اور دعا کی شرط نہین ہے۔ بس توجہ اور تکبیر کافی ہے۔ اس پر درویش نے ترکیب کی تعلیم کے لئے التماس کیا۔ فرمایا۔ کہو الصلوٰۃ للہ والثواب للمیت اللہ اکبر۔ اور ہر بار آنکھہ بندکرو۔ اور کھولو۔ اور اللہ اکبر کہو۔ یہان تک کہ چار تکبیرین پوری ہو جاوین۔ مینے حکم کی تعمیل کی۔ جب آپ کو سپرد گور کر دیا تو رسول خدا نے تحفہ سلام درویشان حاضر و غائب کو پہونچا کر۔ کوچ فرمایا شرف الاولیا نے میرا ہاتھہ پکڑا۔ اور اپنے تکیہ مین لے آئے۔ جب آنکھہ کھلی تو اپنے تئین معمولی جگہہ پر پایا۔

خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ آپ کی بزرگی مین کسی شخص کو کلام نہین ہے۔ آپ اپنے پیر کی طرح خاندان نبوی علیہ السلام کی محبت مین گویا بہن تھے۔ ربیع الاول مہینے کے اولین بارہ روز مین۔ اور محرم مہینے کے اولین دس روز مین ماتمین کی طرح نیا اور دُھلا ہوا کپڑا نہین پہنا کرتے تھے۔ اور سوگوارون کی طرح زانو پر سر۔ اور سر پر ہاتھہ رکھے ہوئے۔ نوحہ اور نالہ کرتے رہتے تھے۔ اور کھانا اور شربت جو کچھ ہاتھہ سے بن پڑتا تھا۔ درویشون کو اور یتیمون کو دیا کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص کسی سید کے مقابلہ مین شرعی دعوی پیش کرتا تھا۔ تو آپ منت اور سماجت کے ساتھہ ایسی صورت پیدا کرتے تھے جس مین سید کی جانب داری نکلتی ہوتی تھی۔ اور کہا کرتے تھے۔ سادات کے ساتھہ ازروئے مروت پیش آنا چاہیئے۔ نہ از راہ شریعت۔ آپ کی خوابگاہ سلطان التارکین حمیدالاولیا کے روضہ مین اپنے پیر بزرگوار کے مزار کے تحت مین ہے۔

یادِ شیخ عبد الوہاب

آپ بخاری - ملتانی - اور سید جلال سُرخ کی نسل سے ہین - جو مخدوم جہانیان کے جد امجد تھے - کہتے ہین - سید جلال بزرگ کے دو بیٹے تھے - سید احمد - اور سید محمود - مخدوم جہانیان سید محمود کے بیٹے ہین - اور آپ اولین بیٹے (سید احمد) کے پوتون مین سے ہین آپ کو دوبار سفر حجاز کے ذریعہ سے ارکان حج ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا - اولاً ملتان سے - اور دوسری دفعہ دہلی سے - سلطان سکندر لودہی کے زمانہ مین اپنے وطن سے دہلی مین آکر - گھر بنلیا - اور گھروالی بہی بہم پہونچائی - آپ کے ایک لڑکا تہا مجذوب **ابو الغیث** نام - جو کچھ اُس کی زبان سے نکل جاتا تہا - فرمان روائے تقدیر اُسکو راستی کے قالب مین ڈہال دیتا تہا - پدر بزرگوار لودہی کی ترقی اور سلامتی کی خواہش رکہتے تہے - اور اس مین کوشش کیا کرتے تہے - ایک روز مجذوب لڑکے نے باپ سے کہا - بابا بے فائدہ کوشش - اور ناشکور سعی نہ کیجئے - کیونکہ امسال کیا سلطان - اور کیا مین اور آپ غرض کوئی بہی اس جگہہ رہنے والا نہین ہے - کہتے ہین - اسی سال ظہیر الدین بابر بادشاہ نے دہلی کی طرف چڑہائی کی - لودہی کے لشکر اور چغتائی سپاہ کے درمیان مین بڑی بہاری لڑائی ہوئی - اس مین سلطان سکندر مع بہت سی فوج کے میدان لڑائی مین مارا گیا - اور یہ دونون شخص بہی ایزدی حکم کے بموجب اسی سال مین - کہ ہجری سنہ نو سو تیس تہا - عالم صورت سے رخصت ہوئے اور مجذوب کا قول سچا ہوا - خوابگاہ شیخ عبد اللہ قریشی کے مزار کے برابر مین ہے پرانی دہلی کی حدود مین -

یادِ شیخ سالار ناگوری

آپنے بامداد توفیق - تحقیق کے واسطے جہان پیمائی کی - اور اِس ذریعہ سے عبرت اور تجربہ حاصل کیا تھا ایران اور توران مین پہونچکر کتابی فنون - اور ضروری علوم - بزرگان وقت سے تحصیل کئے - لوگون کو بہت کچھ فیض پہونچایا - بالخصوص مخزن جواہر علوم و اسرار شیخ مبارک خفہ نے آپ کی خدمت سے آلہی معرفت مین اعلیٰ درجہ حاصل کیا تھا **مصرع** مقام روح قدسی جان اوباد ؛ شیخ مبارک نے اپنی بعض تصنیفات مین آپکے حالات موقع موقع سے لکہے ہین - اِن تمام حالات کے واسطے یہ مختصر رسالہ گنجائش نہین رکہتا ہے -

یادِ شیخ جمال بتہری

بتہری ایک موضع ہے احمد نگر دکن کا - آپ سید حسین حسینی قادری کے فرزند ہین - آپ کے بزرگانِ سلف غوث العرفا شیخ محی الدین جیلانی قدس سرہ کو پہونچتے ہین - آپ کے پدر بزرگوار ہرمز کے راستہ سے دکن مین آئے

تھے۔ اور بتھری کے اندر بیرن کر قیام کیا یہان تک کہ رحلت فرما گئے۔ اُس وقت شیخ جمال خرد سال تھے۔ چونکہ اس موضع مین آپ چھوٹے سے بڑے ہوئے تھے۔ لہذا نام موضع کے ساتھ نامزد ہوگئے۔ سلطان بہادر گجراتی جس سال دکن مین آیا تھا۔ اُسی سال مین اُسنے شیخ سے ملاقات کا بھی ارادہ کیا تھا۔ مگر یہ چاہا۔ کہ شیخ مجکو تعظیم دین۔ شیخ کا حال یہ تھا۔ کہ دنیا کے ساتھ دلبستگی رکھنے والون کے لئے۔ تعظیم کو جگہہ سے اُٹھا نہین کرتے تھے۔ لہذا آپنے سلطان کے آنے پر تعظیم نہین دی۔ بدستور بیٹھے رہے۔ جب سلطان آپ کی خدمت سے لوٹا۔ تو ندیمون نے دریافت کیا۔ کہ خیال تو یہ تھا شیخ۔ شاہنشاہی تواضع کے واسطے اپنی جگہہ سے اُوٹھین گے۔ اس اندرونی خیال کا ظہور کیون نہین ہوا سلطان نے جواب دیا۔ کہ دائین اور بائین دونون طرف سے دو فقیر میرے اوپر حملہ کے واسطے نظر ڈال رہے تھے۔ اور نیز آپ کا فروغ دیدار میرے شعلہ غضب کو پست کرتا تھا۔ اس سبب سے میرے دل مین ایسا ڈر بیٹھا جس کا بیان نہین ہوسکتا ہے خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ سلطان واپس ہوتے وقت آپ کو کمال عجز و انکسار کے ساتھ گجرات مین لایا۔ اور احمدآباد مین گھر اور خانقاہ بنادی۔ آپکے پانچ بیٹے مشہور تھے۔ **امین اللہ۔ یتیم اللہ۔ صوفی۔ حسین اور بدرالدین**۔ یتیم اللہ کو سید غیاث الدین کی لڑکی کے ساتھ کدخدا کردیا تھا۔ یتیم اللہ ایک عالم آدمی تھے۔ درس دیا کرتے تھے۔ اور باپ کے جانشین بھی ہوئے۔ راقم بھی ہجری سنہ ایک ہزار تین مین بمقام احمدآباد اُن کے ملازمت سے مشرف ہوا تھا۔ کم وبیش پانچ برس بعد سنا۔ کہ وہ عالم علوی کو کوچ فرما گئے

مصرع یاد اجمال دوست ضیا بخش چشم او۔

یاد سید حسینی

آپ عرب زادہ ہین۔ جس زمانہ مین رانا سانکا نے چندیری کی لوٹ مار کی تھی۔ اُس زمانہ مین اہل اسلام کو آفت کا دن دیکھنا اور تکلیفات کی زمین پر بیٹھنا نصیب ہوا تھا۔ اور ہر ایک ملک مین دربدر دیوانہ پھرتے تھے۔ اس زمانہ مین آپ اپنے وطن سے گجرات مین آئے ہوئے تھے۔ چندیری کا حال سنکر شکستہ دلون کی امداد کے واسطے چندیری کی طرف روانہ ہوئے۔ جب دسور (مندسور) مین پہونچے۔ تو ایک مقام پر پانی کے کنارہ ایک راجپوت مسواک کر رہا تھا۔ اس حالت مین راجپوت کی نظر درویش پر پڑی۔ آپ کے ہمراہ دو شخص اور بھی تھے آپ نے راجپوت کی طرف رخ نہ کیا۔ پیکر پرست مذکور برہم ہوکر واہی تباہی الفاظ بکنے لگا۔ آپ کو سننے کی تاب نہین ہوئی اُس راجپوت کے سامنے ایک تلوار رکھی تھی۔ فوراً آپنے وہ تلوار اُٹھالی۔ اور راجپوت کا سر تن سے جدا کردیا۔ جب

یہ کیفیت راے گنگوٹر گوجر کو معلوم ہوئی - جو رانا کا امیر اعظم اور دسور (مندسور) کا جاگیردار تہا - غضبناک ہوا - اور لوگون کو مامور کیا - ملازمین نے آپ کو اور آپ کے ہمراہیون کو سنگسار کرکے شہید کردیا - اسی رات کو مذکورہ بالا گوجر کے ساتہہ یہ واقعہ پیش آیا - کہ کئی دفعہ اپنے تخت سے زمین پر اوندہا گرا - جب صبح ہوئی - تو اُس نے چند اشخاص اس غرض سے روانہ کئے - کہ مسلمانون کے آئین و مذہب کے بموجب مقتولون کو دفن کردین - چنانچہ تعمیل کی گئی - آپ کی خوابگاہ اُسی بہشت نما زمین مین ہے -

یاد شیخ علاء الدین عیسیٰ دہلوی

آپ حضرت گنجشکر کے پوتون مین سے ہین قدس اللہ تعالیٰ سرہما - تمام علوم متداولہ شیخ سماء الدین کنبو کے مدرسہ مین تحصیل کئے تہے - جو علماے وقت مین سب سے زیادہ عالم تہے - اور باطنی علم کی تحصیل شیخ ابو الفتح ہانسوی کی خدمت اور بیعت سے تہی شیخ ابو الفتح ہانسوی شیخ جمال ہانسوی کی نسل سے مشہور ہین - جب آپ بیان فرمایا کرتے تہے - تو مختلف مذاق و مختلف وجوہ کے ساتہہ قرآن پاک کی تفسیر فرمایا کرتے تہے - **القصہ** آپ دو جہانی کمالات کے ساتہہ بغلگیر پایون کیئے - ہمدوش تہے - آپ کے فرزندون مین سے دو شخص درویشی مین مشہور ہین -

ایک **شیخ کمال الدین عجائب** ہین - انہون نے علم کے کئی عمدہ عمدہ متعارف رسالے تغلق خان کی خدمت مین پڑہے تہے - اور نیز علم باطن سے بہی مستفید تہے - شیخ کمال الدین کے بہی دو بیٹے تہے **شیخ رکن الدین** اور **شیخ حاجی شطاری** دونون خداشناس اور باطناً فارغ البال تہے - اپنے عم مکرم شیخ زکریا کے ہمراہ شیخ ولی شطاری کی خدمت مین رہ کر اخروی کمالات حاصل کئے تہے -

دوسرے **شیخ بہاء الدین زکریا** - ہین - سلسلہ شطاریہ کے نامور بزرگون مین سے ہین - راہ تحقیق کے سلوک مین بہت کچھ ریاضت اور مجاہدہ کیا تھا - شیخ عبد القدوس حنفی چشتی کی صحبت سے اور نیز دیگر مشائخ وقت کی صحبت سے فیض و فائدہ حاصل ہوا تھا - شیخ محمد مودود لاری کے درس مین تصوف کی کتابون اور حقائق کے مشہور رسالون کے پڑہنے مین آپ شیخ امان اللہ پانی پتی کے شریک تہے ہجری سنہ نوسوتر مین جہان فانی سے رخصت ہوئے - بیر محمد خان شروانی اُس زمانہ مین بڑے مقرر عالم تہے - عرش آستانی اکبرشاہ کے دربار مین بہی امراے اعظم مین شمار رہتا - باوجودیکہ مولوی شروانی فقرا کے گروہ کو بیکار سمجہتے تہے - مگر شیخ زکریا کے ساتہہ مخلصانہ اعتقاد رکہتا اور ان کے محفلین شیخ زکریا کی تعریف سے خالی نہین ہوا کرتی تہین -

یاد شیخ محمد ابن خواجہ تاج الدین محمد قدس سرہما

آپ علما اور عقلاے زمانہ مین سر برآوردہ تھے۔ طریقت کے سلوک مین بھی ایسا عالی مرتبہ پایا تھا۔ کہ اپنے جد بزرگوار گنجشکر کے زمانہ کی روح رواں شمار کئے جاتے تھے۔ احمدآباد مین سلطان مظفر گجراتی جمیع علوم مین کامل دخل رکھتا تھا۔ اُس کے آپ مصاحب تھے۔ تاج العلما کا لقب ملا تھا۔ ہجری سنہ نوسو اکتیس مین عالم قدس کو کوچ فرما گئے۔ قبر احمدآباد مین ہے۔

یاد شیخ محمد مودود لاری

آپ بابا نظام ابدال کے مرید۔ اور مولانا عبدالغفور لاری کے شاگرد ہین۔ قبر آپ کی شہر پانی پت مین شیخ امان کی قبر کے متصل ہے۔ شیخ امان علم تصوف مین آپ کے شاگرد تھے۔ قدس اسرارہم۔ تجرید اور تفرید کے میدان مین آپ کا پانون استحکام کے ساتھ جما ہوا تھا۔ وحدت اور توحید کے اقسام سے کلی واقفیت تھی۔ وجد اور اسرار وجد کے صحیفے آپ کے مطالعہ سے نکل چکے تھے۔ کہتے ہین۔ باطنی پرورش آپ کو مولانا عبدالرحمن جامی سے تھی۔ ظہیر الدین بابر بادشاہ کے زمانہ مین طاب ثراہ آپ ہند مین آئے۔ اور دارالسلطنۃ آگرہ مین گوشہ نشینی اختیار کرکے خوشی کے ساتھ زندگی گزارتے تھے۔ پھر یہان سے آپ پانی پت چلے گئے تھے۔ اِس جنبش کے دو سبب تھے۔ (ایک) شیخ عبدالغفور پانی پتی کے فرزندون کی خواہش (دوسرا سبب) بالخصوص شیخ امان کی قبر کی محبت مخصوص۔ اور فتوحات کا درس بہت کچھ دیا۔ اور اِن کتب کی مشکلات۔ تعلیقات اور حواشی کے ذریعہ سے حل فرمائین۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ تمام عمر ظاہری اور باطنی علوم کی درس مین گزار دی۔ ہجری سنہ نوسو سینتیس تھا۔ کہ رمضان مہینے مین عالم وحدت کے کوچ کا عزم فرمایا۔ اور کثرت کی کہنہ سرا سے خیمہ اُٹھا کر باہر جا گاڑا۔

یاد خواجہ خاوند علا تاج ناگوری

آپ کی قبر گوالیار مین ہے۔ آپ نے ناگور سے نکل کر اس شہر کو اپنا وطن بنالیا تھا۔ آپ کی مقدس روح عنصری جسم کے ساتھ شامل ہو کر ہجری سنہ آٹھ سو تریپن مین عالم دنیا مین آئی تھی۔ اسی اور سات ستاسی برس صورت خانہ تقدیر کا نظارہ کیا۔ مگر پابندی علاقہ سے آزاد رہے۔ اور ہر ایک کا حفظ مراتب ملحوظ رکھکر۔ دل کو مصور حقیقی کے مشاہدہ سے منور رکھا۔ ہجری سنہ نوسو چالیس مین۔ نقش ہستی۔ چار دیوار عناصر سے مٹا کر سلیم دل اور مطمئن خاطر کے ساتھ حضور قدس کو روانہ ہو گئے۔ آپ شیخ اسمعیل کے خلیفہ ہین۔ جنہون نے طریقت کے تمام مقامات

اور سلوک کی کل منزلین طے کر کے - اپنے پدر بزرگوار خواجہ حسن سرمست سے خلافت پائی تھی - خواجہ حسن سرمست توحید اور تصوف کی مجلس مین پرانے میگسار تھے - اجازت رہنمائی - اپنے والد ماجد شیخ سالار فاروقی سے رکھتے تھے شیخ سالار - کعبۂ تحقیق کے مسافرون مین قافلہ سالار ہین - اجازت ہدایت خواجہ اختیار الدین عمر سے ملی تھی - خواجہ اختیار الدین اپنے زمانہ کے اکثر مشائخ مین برگزیدہ تھے - خرقۂ خلافت - خواجہ محمد سعدی سے پایا تھا - خواجہ محمد سعدی شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کے بزرگ خلیفہ اور نائب اعظم ہین قدس اللہ اسرارہم - شیخ معروف دہاروال نے اپنے شجرہ مین لکھا ہے - کہ خواجہ خانون کو خرقۂ خلافت شیخ حسین ناگوری سے بھی ملا تھا - جو تین واسطہ سے سلطان التارکین شیخ حمید الدین سوالی ناگوری کو پہونچتے ہین -

کہتے ہین ضعیفی نے بہت ہی آدبایا تھا - اسواسطے آنے والون کی تعظیم کے لیئے اٹھا نہین کرتے تھے جب وجہ دریافت کی گئی - تو فرمایا ضعیفی کی سستی تعظیم سے باز رکھتی ہے - اور تکلیف کے ساتھ بعض کے لیئے تعظیم مخصوص کرنا - درویش کے مناسب حال نہین ہے مصرع فیض الشان بجان ما برسان -

یاد شیخ بہول

آپ کا لقب فرید الدین احمد - اور خطاب جہانگیر ہے غوث الاولیا کے بڑے بھائی - اور شیخ ظہور حاجی حمید حضور کے خلیفہ ہین - بے نہایت لوگون کے دل آپ کے پنجہ تصرف مین تھے - شاہ سے درویش تک اور بڑے سے چھوٹے تک ایک زمانہ آپ کی خدمت مین مریدانہ زانو تہ کرتا تھا - اقسام دعوت بہت کچھہ یاد تھین - آپ کی ظاہری خواہشین - اور باطنی قوتین دوئی کے سنگ لاخ سے نکلی ہوئی تھین - اور وحدت کے سبزہ زار پر خرامان خرامان پھرا کرتی تھین - دو جہانی کمالات آپ کو حاصل تھے - اُخروی اعمال اور دنیاوی مآل یہ دونون چیزین آپ کے حصہ مین آئی تھین - جنت آشیانی ہمایون بادشاہ آپ کا مرید تھا - اِن ایام مین مولانا جلال الدین تتوی بڑے صاحب عقل عالم تھے - ہمایون بادشاہ کے اُستاد - اور ہمایونی سلطنت کے صدر الصدور تھے نیز اُن کو سہروردیہ سلسلہ سے کافی حصہ ملا تھا - اور نیز انہین ایام مین ایک بزرگ مولانا محمد فرغلی تھے نقشبندیہ خانوادہ مین بیعت و تلقین کا سلسلہ جاری کر رکھا تھا - اِن دونون اصحاب نے مجبورانہ اتباع ہمایون کے سبب سے اور نیز جہانگیری تصرف کا اثر مان کر از سر نو آپ سے بیعت کی تھی - اُس زمانہ مین بہت سے علما اور فضلا آپکے مرید ہوئے - ہجری سنہ نو سو سینتالیس مین شیر شاہ سور نے فتح پائی - اُس وقت صدر الصدور دونون کامل اور اُستاد وقت نواح قنوج مین گمنام ہو گئے - آپ فرماتے تھے شیخ فضل اللہ بنگالی میرے

بھائی شیخ محمد - اور فقیر بہول - ہم تین آدمی چنار کے کوہستان مین ریاضت کے ارادہ پر آئے تھے - وہان کے باشندون نے بیان کیا - کہ دو سو برس ہوئے - ہم اپنے بزرگون سے مسلسل سنتے چلے آتے ہین - اس غار مین ایک درویش گوشہ گزین ہین - اور مشغول بخدا ہین - ہم مین سے کسی کو اندر جانے کی طاقت نہین ہے - جو اُن کے ہونے یا نہ ہونے کی خبر لاوے - یہ سنکر ہم تینون آدمیون نے تلاش کے واسطے اُس غار مین قدم رکھا - جب ہم دو منزل کی برابر راہ چل لئے - تو وہان پر پہنچے ایک پیر کو مراقب دیکھا - کہ اُسنے اپنی نورانی پیشانی سجادہ پر رکھچھوڑی ہے وہ پیر ہمارے پہونچنے سے آگاہ ہوا - اُٹھا - اور نہایت ترحم کے ساتھ آگے بڑہا - بہت کچھہ مرحبا اور التفات کے ساتھ پیش آیا - اور ہر ایک کو ایک جداگانہ خطاب سے سرفراز کیا - مجکو جہانگیر - بھائی کو غوث اور فضل اللہ کو اہل اللہ کہا - اسرار و حقائق اپنی تقریر مین ظاہر کرکے آنے والون کو آگاہ کیا - اور اصل حقیقت پر اطلاع بخشی - اس کے بعد جلدی سے خلوت مین گمس گیا - تھوڑی دیر بعد ہم لوگون نے واپس آنے کی اجازت مانگی - جواب کہان سے آتا - وہ تو واصل حق ہو چکا تھا - اس سفر کا سامان اُس غار مین مہیا کر رکہا تہا - ہمنے اس سامان کو کام مین لاکر نعش سپرد خاک کی - شیخ بہول کی خوابگاہ - قلعہ بیانہ کی حدود مین ہے - ایک بلند پہاڑ پر - ایک قبر ہے نشاط انگیز اور روح افزا -

یاد سید معظم

آپ ترمذ کے سادات مین سے ہین - اور خوابگاہ کالپی ہے - سلطان سکندر لودہی کا زمانہ تہا - کہ آپ کے بزرگون نے ہند مین آکر کالپی مین بود و باش اختیار کی تہی - آپ کے وقت مین آپ سے زیادہ کوئی بزرگ شہر مین نہ تہا آغاز ہوش سے رسمی علوم پر کبہی دل نہاد نہین ہوئے - البتہ قرآن مجید کی تلاوت سے ضرور دلبستگی رہی - آپ کا ظاہر پرہیزگاری کے ساتھہ آراستہ - اور باطن ایزدی تجلیات کے ساتھہ منور تہا - آپ کا پانون - تلاش روزی کے راستہ مین کبہی نہین چلا - اور درہم کبہی آپ کے ہاتھہ کا ناخن بن کر نہین رہا - اگر احیاناً ہم پہونچ گیا - تو آپنے اُس کو حاجت مندون کے نام زد کر دیا - دل توکل کو - اور تن تسلیم کو حوالہ کرکے - جو کچھہ ضرورت ہوئی - وَاِن مِّن شَیۡءٍ[ف] اِلَّا عِندَنَا خَزَآئِنُہٗ کے خزانہ سے لیا - جو کچھہ کہا - سوچ کر کہا - اور جو کچھہ کہدیا - اُس کے بعد کہنے کے برخلاف بہت کم عمل کیا - باوصف اس قدر بے سببی کے دولتمندانہ خرچ تہا - دو بیٹے چھوڑے سید محمد اور سید احمد آخرین جہان کو کوچ کرگئے - اور اولین باپ کے جانشین ہوئے مصرع سیادت بالولادت ہم قرین داشت

ف اور نہین کوئی چیز مگر ہمارے ہان سب کے خزانے (کے خزانے بہرے پڑے) ہین ۱۲

یاد شیخ ابراہیم ابن عمر سندھی

آپ کی ابدی آسائش گاہ - برہان پور کی حدود مین قطب شمالی کی طرف بنائی گئی ہے - لوگون کے میل جول سے - اور دل لبھانے والی چیزون سے علیحدہ رہکر زندگی گزارتے تھے - بعض کہتے ہین - قاضی قاضن سندھی کے ہم نشینون مین سے ہین - جنہون نے وحدت وجود کے بیان مین بہت سے بیش بہا جواہر اپنی زبان سے نظم کے تاگے مین پروئے ہین - اور نیز اُس کی دلیلین قایم کی ہین - اور بعض کا یہ قول ہے - کہ سید محمد جونپوری کے معتقدین مین سے ہین قدس سرہٗ جن کو اُن کے پیرورن کا ایک طبقہ مہدی کرکے مانتا ہے - اور کہتا ہے - کہ ختم ولایت اور مہدویہ کے دعوی پر سید محمد کافی دلیل رکھتے تھے حاشا کہ اہل شناخت سے ایسا دعوی اور ایسی تصدیق - حالت سُکر کے سوا - صادر ہووے - اس قسم کی باتین کافی طور پر سید محمد صاحب کی یادداشت مین لکھی گئی ہین - اور نیز جہان کہین - تقریب آئی ہے - وہان ہر ایک جگہہ از روے عقل و نقل اُن کی بریت کی نسبت اشارہ کیا گیا ہے

یاد شیخ مبارک بالا دست

آپ کی زاد بوم اور خوابگاہ دونون جھنجانہ مین ہین - میر سید علی قوام سمانہ کے مرید ہین - جو شیخ بہاء الدین جونپوری کے خلیفہ تھے قدس اسرارہم - ظاہری کمالات اور معنوی فضائل - آپ کی استعداد کو لازم تھے - آپکی ملازمت سے بہت سے لوگ فیض یاب ہوئے - جیسے شاہ الہ بخش گڑہ مکتیسری - جو آپ کے بزرگ خلیفہ اور پیشرو ہین - آپ کے خرق عادات کی گرما گرمی کا حال لوگ بہت کچھہ بیان کرتے ہین -

یاد قاضی محمود ابن جا یلدہ دریائی بیرپوری

آپ کا نام شیخ حامد ہے - پیدایش احمد آباد گجرات کی ہے - وجد و عشق - اور سوز و گداز کے آب ملک تھے سماع و سماع گویا آپ کی زندگی تھا - جس وقت اولیاء اللہ کے نزدیک اظہار کرامت مناسب اور ضروری ہوتا ہے - ایسے وقت مین طلسمی آثار کی نمایش آپ کے اقوال اور افعال سے بہت کچھہ وقوع مین آیا کرتی تھی - غلبہ عشق کے سبب سے ہمیشہ آپ کا یہ حال رہتا تھا - کہ اپنے حسب حال عاشقانہ مضمون باندھا کرتے تھے - ہندی عبارت مین اور ہندی مقامات مین دلپسند طرز ہوتی تھی - قوالون کی ایک جماعت آپ کی روش کو کمایچی کہتی ہے - اور یہ لوگ کمایچہ کی علامت سے اور نیز اپنے گانے کی خاص طرز سے ہند کے جملہ ارباب نشاط مین ممتاز ہین -

کسی قدر حالات آپ کے بیان کرتا ہون - بعض کے نزدیک آپ اپنے باپ کے مرید ہین - اور آپ کے پدر بزرگوار کو خرقہ خلافت شاہ عالم بخاری سے حاصل ہوا تھا - اور بعض اصحاب آپ کو بھی شاہ عالم بخاری کا خلیفہ

www.ziaraat.com

سمجھتے ہین - اور کہتے ہین - آغاز ہوش مین آپ کا قیام - شہر احمد آباد مین تہا - ہجری سنہ نوسو بیس مین بہ قصبہ بیرپور آئے - اور سکونت اختیار کرلی - یہ قصبہ مضافات احمد آباد مین ہے - مگر اس مین آدمیون کی بساوت کم ہے - آپ کی عمر گیارہ برس کی تہی - کہ آپکی طلب کا شوق دل مین پیدا ہوا - اپنے پدر بزرگوار سے خلوت نشینی کی اجازت لیکر - ایک جنگل تہا عمارت سے دور - وہان پر عبادت اور ریاضت کے واسطے حجرہ تجویز کیا - ہمیشہ چند روز بعد باپ کی خدمت مین حاضر ہوتے رہتے تہے - اور باپ کی گرامی صحبت سے استفاضہ کرکے پہر اپنے مقررہ حجرہ کو چلے جایا کرتے تہے - اسی طریق پر پچاس اور چہہ چہین برس گزار دئے - جب عمر سرسٹہہ سال کو پہونچی - تو تاریخ تیرہوین ربیع الثانی کو کہ ہجری سنہ کچہہ اوپر نوسو تہے - عالم علوی کا عزم کرکے سامان زندگی اس ملک فانی سے باندہ گئے -

روایت ہے - آپ کے جد امجد کا نام قاضی محمد تہا جب قاضی جی کی صالحہ بی بی کے علی الاتصال چہہ لڑکیان ہوئین - تو قاضی جی کو لڑکے کی خواہش ہوئی - تاکہ نسل محفوظ رہے - قاضی جی کی بی بی نے قبل اس کے - کہ یہ ذکر دوسرے شخص کی زبان سے سنتے خود اپنی دلی خوشی کے ساتہہ بالمشافہ شوہر کو اجازت دی - کہ دوسری عورت کے ساتہہ نکاح کر لیجئے - اور یہ بہی پیغام دیا - کہ دوسری عورت بیٹے کی نیت سے - کرنا آپ کو ضرور ہے اور مین بہی راضی ہون - قاضی جی نے جواب دیا - آج رات کو مین اس بات کا استخارہ کرکے خاتم النبوۃ علیہ السلام کے حضور مین عرض کرون گا - اور پہر حضور کا جیسا حکم ہوگا - عمل مین لاؤن گا - مقصد کوتاہ یہ ہے کہ حضور خاتم النبیئین علیہ الصلوۃ والسلام نے خواب مین فرمایا - محمد - تم کو مبارک ہو - اسی پاک دامن بی بی سے تمہارے تین صاحب کمال لڑکے ہون گے - کسی عورت کرنے کی ضرورت نہین ہے - اور حرف (حا) علیحدہ علیحدہ تین جگہہ قاضی جی کے کف دست پر لکہدیا - اس بنیاد پر اولین لڑکے کا نام حامد دوسرے کا نام حماد - اور تیسرے کا نام حمید رکہا - اولین (حامد) قاضی محمود کے باپ ہین - رحمۃ اللہ علیہم

یاد مولانا عبدالکریم ابن عطاءاللہ نہم دہی

آپ نامی علماے شیراز مین سے تہے - سلطان محمود بزرگ کے زمانہ مین آپنے اپنی تشریف آوری سے احمد آباد مین شیراز کا ڈہنگ پیدا کردیا تہا - طبقات محمود شاہی آپ کی ہی فراہم کی ہوئی ہے - بہت سی عمدہ عمدہ تاریخون کو جیسے خلکانی اور یافعی ہے - نظر مین رکہکر طبقات کو لکہا ہے - آغاز کتاب آدم علیہ السلام کی آفرینش سے کیا ہے - اور سلطان محمود کے واپسین سفر تک کہ ہجری سنہ نوسو پندرہ ہے - انبیا

اولیا - علما - شعرا - سلاطین - وزرا - اومرا ان سب کے حالات عمدہ طرز کے ساتھ لکھے ہین - اُمید ہے
کہ جو اصحاب عقل وفہم کے ساتھ واقعات کی تواریخ پڑھنے کے شائق ہین - اُن اصحاب کو یہ کتاب عبرت
پیدا کریگی - آپ کے ایک لڑکا تھا عطاء اللہ نام - ماجراے گذشتگان سلف کے تتبع مین اپنے پدر بزرگوار
کا پیرو تھا - نام اور نامہ نے آپ کو مشہور کردیا **مصرع** بادا مقام اوشان للہ در قائل -

یاد سید ھبتہ اللہ

آپ از نام شاہ میر مشہور ہین - ان بزرگ سادات مین سے ہین - جو حسنی حسینی ہین خطہ شیراز کے
بڑے علما مین تھے - امیر صدرالدین محمد شیرازی کے ہم نشین اور ہم درس - اور مولانا جلال الدین محمد دوانی
کے ہم عصر تھے - سلطان محمود بزرگ کا زمانہ تھا - کہ شیراز سے صوبہ گجرات مین آئے - اور چانپانیر مین - جو یہان
کے سلاطین کا پُرانا دارالخلافت ہے - قیام کیا - آپ سیادت اور فضیلت کے نیراعظم تھے - اِس نیر اعظم کے
طلوع سے زمین گجرات برج شرف بن گئی - اور طلبا کے ہاتھون مین علم کے خزانون کی کنجیان آئین
آپکے کئی بیٹے تھے - جو فاضل اور اوصاف حمیدہ سے موصوف تھے - آپ نے علم ہیئت کے اندر ایک فارسی
شرح اثناے درس مین بیٹون کے واسطے ہی لکھی تھی - اِس کے سوا آپ کی تصنیفات اور بھی ہین جیسے
(۲) اسنی الکواشف فی شرح المواقف (۳) لوامع البرہان فی قدم القرآن - (۴) محاکمہ شرح شمسیہ (۵)
علم حدیث اور اصول حدیث مین ایک رسالہ سودمند لکھا ہے - جو مشکل کشا اور جمیع اقسام حدیث کو جامع
ہے - آپ کی جملہ تصنیفات کو علماے زمانہ نے پسند کیا ہے - خدا کرے - آپ کی تالیفات کے طفیل مین اِس
گلزار کو بھی مقبولیت کی شادابی نصیب ہو - آپ کے سب لڑکے سعادت مند تھے - اِن سب مین فرزند رشید
شاہ کمال الدین محمد ہین - جن کو دونون جہان کے کمالات حاصل تھے - ان کے بھی بیٹے اور بھتیجے
ہین - سب مین بڑے **شاہ ابوتراب** ہین - شاہ ابوتراب کو ہجری سنہ نوسو بیاسی مین شہنشاہ زمانہ اکبرشاہ
نے میر حاجی کا خلعت عطا فرمایا تھا - اور بہت سا سامان خیرات دیکر حرمین شریفین کو روانہ کیا تھا - شاہ
ابوتراب اِس اعلیٰ سعادت سے مشرف ہوئے - اور بعد زیارت حرمین لوٹ کر ہند مین آئے - ہجری سنہ
ایک ہزار پانچ تک زندہ رہے - خوابگاہ احمد آباد مین ہے - شاہ ابوتراب کے بھی ایک لڑکے ہین - شاہ
گدائی نام - سپاہیانہ لباس مین سادات اور مشائخ کے طریقہ کی رعایت - بقدر امکان کرتے ہین - اور
اس کو غنیمت سمجھتے ہین - باوجودیکہ اِن تمام سادات کے آباواجداد کی سیادت صحیح ہے - لیکن یہ تمام

سادات سلسلہ مغربیہ سے تعلق بیعت کا ضرور رکہتے ہین - اور گجرات مین خانوادہ مغربیہ کو رونق دینے والا مخدوم شیخ احمد کہٹو ہین - قدس سرہم -

یاد شیخ عبدالقدوس حنفی

آپ شیخ صفی الدین کی لڑکی کے فرزندون مین سے ہین - جو تمام علوم کے اصول اور فروع مین یکتائے وقت تہے - بعض کی رائے ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ کوفی صوفی کی نسل سے ہین - اور بعض کا گمان یہ ہے حنفی اس سبب سے کہتے ہین - کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب رکہتے تہے شیخ محمد ابن شیخ عارف - ابن شیخ عبدالحق کے مرید او خلیفہ ہین - آپ کی تصنیفات مین سے ایک کتاب ہے - انوارالعیون جس کی ترتیب کی بنا سات فن پر رکہی ہے - اس کتاب کے اولین فن مین لکہا ہے - کہ ظاہر امیری بیعت مخدومی شیخ محمد سے ہے - لیکن مجکو زیادہ فیض اور ہدایت آپکے جد امجد شیخ احمد قدس سرہ سے پہونچی ہے - ان کی تعریف بہی اس فن مین بہت کچہہ کی ہے نیز شیخ عبدالقدوس کو درویش قاسم اودہی سے بہی خلافت اور اجازت تہی - جو چشتیہ اور سہروردیہ خانوادہ مین بزرگ سلسلہ ہین - لوگون کی صحبت سے اپنا دامن کہینچکر بیابانون مین اکثر بسر کیا کرتے تہے - اور غنودگی کو آنکہون مین آنے نہین دیتے تہے کسبی علوم اور متداولہ فنون - کہ عبارت کتابی تحصیل سے ہے - مدرسہ مین بہت کم پڑہے تہے - لیکن علم لدنی کے دروازہ آپ پر کہل گئے تہے - کتب صوفیہ کو جیسے فصوص الحکم - عوارف - اور اصطلاحات کاشی ہین - مطالعہ کے زور سے حل کرکے ہر ایک کتاب پر ایک عمدہ شرح لکہی ہے -

کہتے ہین - ہجری سنہ نوسو چہیالیس مین سلطان نصیرالدین ہمایون شاہ - خراسان اور ہند کے عالمون اور عارفون کی ایک جماعت ساتہہ لیکر - استفادہ کے ارادہ سے آپ کی ملازمت مین حاضر ہوا کرتا تہا - اس جماعت مین مولانا محمد فرغلی اور مولانا جلال تتہ جیسے بلند لوگ ہوتے تہے - اُس وقت روحانی اور ربانی انجمن گرم ہوا کرتی تہی - اور جو مشکلات کسی فن مین پیش آیا کرتی تہین - یا سلطان کے سوا جس کسی کو بہی تصوف کے حقائق - اور طریقت کے سلوک مین دشواریان ہوا کرتی تہین وہ سب آپ کی تقریر وتلقین سے صاف ہوجاتی تہین - اس اثنا مین بہت سی خرق عادات بہی ظاہر ہوا کرتی تہین -

آپنے ہجری سنہ نوسو پچاس مین عالم خاک سے عالم تقدس کو کوچ فرمایا خوابگاہ گنگوہ مین ہے - جو سرکار دہلی سے متعلق ہے تین لڑکے چہوڑے - سب سے بڑے شیخ حمیدالدین تہے - سب سے چہوٹے شیخ عبدالمجید

عبدالمجید حلم عارف سجادہ نشین - اور رہنما تے - اور منجھلے لڑکے **شیخ رکن الدین محمد** بھی اکابر وقت مین تے - باوجود یکہ عمر ضعیف ہو گئی تھی - مگر سماع کے بغیر صبر نہین کر سکتے تے - مولانا عالم کابلی نے اپنے تذکرہ مین لکھا ہے - مین ایک روز آپ کی ملازمت مین ایسے وقت پہونچا - کہ ہنگامہ سماع گرمی پر تہا جب وجد کا اضطراب ذرا فرو ہوا - تو مینے سماع کے روا اور ناروا ہونے کی نسبت سوال کیا آپنے یہ بیت پڑہکر جواب دیا **بیت**

من گم شدہ ام مرا مجوئید		باگم شدگان سخن مگوئید	

تمام سننے والون مین بالخصوص مجہہ ناتمام مین ایک عظیم تغیر پیدا ہوا - اور مجلس سماع از سر نو تازہ ہو گئی شیخ رکن الدین نے ہجری سنہ نو سو تراسی مین جہان فانی کو ترک کیا - ان کے فرزند **شیخ احمد** تے - ایزد طلب خدا شناس - اور رسمی علوم کے اچہے عالم تے - کہتے ہین - آپ کا قول تہا - ہمارے خانوادہ کا پرانا قاعدہ ہے کہ اولاد لڑکون کو ظاہری کمالات سے آراستہ کرتے ہین - اس کے بعد مجاہدہ اور ریاضت کرا کر قطبیت اور غوثیت کے درجہ کو پہونچاتے ہین - شیخ احمد نے ہجری سنہ نو سو بہتر مین رحلت فرمائی - ان کے بیٹے **شیخ عبدالنبی** رسمی علوم سے آراستہ تے - خاص کر علم حدیث مین اُستادان عرب سے سند صحیح حاصل کی تہی - اور عرش آستانی اکبر شاہ کی تمام قلمرو کے صدر الصدور تے - دوبار سفر حجاز کو گئے - اور آئے - پچہلی دفعہ جو لوٹ کر آئے - تو صدارت کے درجہ سے اُتار دئے گئے تے - اور شاہنشاہی عتاب ہوا تہا - اس سبب سے چند روز ان پر تنگی کے ساتہہ گزرے - بالآخر منگل کی رات تاریخ تیرہوین ربیع الاول ہجری سنہ نو سو اکیانوین کو بہ تعمیل حکم طلب رحلت فرمائی -

یاد شیخ فضل اللہ گجراتی

زمانہ سابق مین ترک وطن کر کے سفر کرتے ہوئے - جب رہتک مین آپ کا گزر ہوا - تو اس مقام سے آگے نہ بڑہ سکے - ناچار بود و باش اختیار کر لی - رہتک ایک قصبہ ہے مثل شہر کے - دہلی سے بیس کوس دور - آپ عالم متوکل - اور فانی فی اللہ تے - کسی شخص سے کچہہ نہین لیتے تے - کہتے ہین - ایک سوداگر - آپ کے خاص مریدون مین سے تہا - ایک روز سوداگر مذکور نے اپنا تمام سرمایہ نذر کے طور پر لا کر پیش کیا - آپنے عذر فرما کر اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا - اور لانے والے کو بدستور واپس فرمایا - آپ کی رحلت - دسوین صدی کے اولین نصف حصہ مین ہوئی ہے - رحلت کے پیچہے چند روز تک کارخانہ جمعہ کی نماز کے بعد آپ کے مزار کے پاس حاضر ہو کر علمی مجلس کیا کرتے تے - اور بہت سے دشوار مسائل آپ کے روحانی فیض سے آسان ہو جاتے تے - اعتقاد صحیح - اس مشکل نما

مسئلہ کا حل کرنے والا ہے۔ مصرع۔ خوابگاہش مخزن اسرار دان۔

یاد شیخ نصیر الدین تمیمی انصاری

آپ کی زاد بوم ملتان ہے۔ آپ سپاہی و درویش - یا درویش سپاہی تھے۔ جب اُس ملک مین شورش ہوئی تو مع اہل و عیال آگرہ مین آکر قلعہ مین گھر لے لیا بہت عرصہ تک سپاہیانہ طور پر رہے۔ لیکن ہمیشہ رات کے وقت نماز تہجد غسل کرکے پڑھا کرتے تھے۔ زیادہ تعجب کی یہ بات ہے۔ کہ کبھی کسی وقت کوئی دربان یا کوتوال آپ کے باہر جانے سے اور قلعہ کے اندر واپس آنے سے آگاہ نہین ہوا۔ اسی اثنا مین خدائی عنایت آپ کو ہم جنسون کی غلامی سے نکال کر خدا پرستی کے شہرستان مین سوکشان لے گئی۔ دنیاوی دولتمندون کی ہم نشینی سے جو نشاط ہوتا تھا۔ وہ جاتا رہا۔ دلگیر ہو گئے۔ اور گوشہ گزینی کا تکدر آپ کے دل پر سیر باغ کی بہار دینے لگا۔ روحانی کمالات تحصیل کرنے کی فرصت حاصل ہوئی۔ طلسمات دکھانے والے نفس کے ساتھ بہت سی لڑائیان کرنے کے بعد۔ ملک معنی مین آنے جانے لگے۔ کہتے ہین۔ ایک روز مراقبہ مین سر جھکا رکھا تھا۔ اُس وقت یہ آواز آپ کے کان مین آئی کہ اپنے چہرہ پر برقع رکھو۔ آپنے جواب دیا۔ برادران زمانہ سے دوکانداری کی تہمت سننے کی طاقت مجھ مین نہین ہے۔ دوسری بار پھر آواز آئی۔ کہ اگر برقع رکھنا منظور نہین ہے۔ تو گردن ٹوٹنے کی تکلیف گوارا کرو۔ مینے عرض کیا۔ مجکو پچھلی بات منظور ہے۔ اُسی وقت مہرہ گردن کی ایک ہڈی اپنی ترتیب سے ہٹ کر اُبھر آئی۔ اور سر سینہ پر جا پڑا۔ جس وقت دیکھنے کی ضرورت ہوتی تھی۔ تو آپ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھکر سر اُٹھایا کرتے تھے۔ تب کہین۔ اُس چیز کو دیکھ سکتے تھے۔ اخیر دم تک یہی حالت رہی جب آپ کی زندگی کا سامان۔ اُس جہان کو روانہ ہوگیا۔ تو آپکے بیٹے **شیخ یعقوب** نے درویشی کے چہرہ پر سپاہیانہ وضع کا پردہ بدستور قایم رکھا۔ اور اُسی روش کے نقاب مین سالکان طریقت کی طرح یہان تک کوشش کی۔ کہ واجب اور ممکن کی شناخت مین ابنا رتبہ اولیاء اللہ کے عالی رتبہ کی برابر کر دیا۔ شیخ یعقوب کے بعد۔ ان کے بیٹے **شیخ عبداللہ** نے جو شیخ یوسف کے باپ تھے اثنائے چاکری مین بہت کچھ تحصیل علم کی۔ کہتے ہین ہمیشہ بیان کیا کرتے تھے۔ چونکہ سپہ گری۔ گوشہ نشینی کے ساتھ ممکن نہین ہے۔ جہان پیمائی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اسواسطے میرے اُستاد سو شخصون سے زیادہ ہون گے۔ جس وقت مین ہمت کرکے تحصیل علم مین استحکام کے ساتھ مشغول ہوا۔ اور عالم جوانی نے کوچ کیا۔ تو لوگون کی خدمت گزاری مجکو تلخ معلوم ہونے کی چار طرفہ سپہ گری چھوڑ کر گوشہ خاموشی مین بیٹھ گیا۔ واپسین دم تک کسی غلام اور کسی آقا کے سامنے حاجتمندانہ آرزو پیش نہین کی۔ اور متعلقین کے

کھانے پینے کا صرفہ کتابت کی مزدوری سے پہنچتا رہا۔ تاریخ چھٹی شوال ہجری سنہ نو سو تینتالیس کو صحرائے وحدت کی طرف چلے گئے۔ خوابگاہ آگرہ۔

یاد ملک چاندوال میاں جیو جی

آپ کی زاد بوم احمد آباد ہے۔ تن شریعت کا مظہر۔ دل طریقت کا منبع۔ جان حقیقت کا آئینہ۔ اور سر معرفت کا معدن تھا۔ آپ نے وطن سے سفر مجاز کے لئے کوچ کیا تھا۔ مکہ معظمہ کی خاک آپ کی دامنگیر ہوئی القصہ۔ جس رات آپ نے جہان فانی کو رخصت کیا ہے۔ اُسی رات۔ احمد آباد کے اندر ایک اور شخص بھی مرا تھا۔ جو ستم اور آزار رسانی کے ساتھ بدنام تھا۔ چند روز بعد بزرگان شہر مین سے ایک شخص نے اُس ستمگار مردم آزار کو مرفہ الحال۔ اور مثل مغفورون کے خواب مین دیکھا متحیر ہو کر سبب دریافت کیا تو جواب ملا۔ جس رات کمترین نافرجام بندہ کے واسطے فرمان طلب پہونچا تھا۔ اتفاق سے وہی رات ملک چاند قدس سرہ کے آخرین سفر کی رات تھی۔ عاملان علوی کو حکم ملا۔ کہ جس کسی کو آج کی رات مین واپسین سفر پیش آوے۔ وہ خواہ فرمان بردار ہو۔ یا نافرمان۔ اُس ناشائستہ افعال کے اعمال نامہ پر۔ اس مقبول بارگاہ کے طفیل مین۔ بخشش کے قلم سے خط نسخ کھینچ دو۔ اس مین شک نہین۔ اس تاریخ کے مرنے والون کو اس سے بہتر نجات کا کوئی ذریعہ نہین تھا۔

صدر الذکر تقریب کے سلسلہ مین ایک اور گزرا ہوا واقعہ حوالہ قلم کرتا ہون۔ ایک روز سلطان محمود بزرگ گجراتی نے بیان کیا۔ ایک شخص داور الملک ہماری فوج مین تھا۔ ایک لڑائی مین وہ شہید ہو گیا۔ بہت سے آدمی اسی طرح دنیا سے چلے جاتے ہین۔ لیکن اہل جہان کی توجہ اور رجوعات چارون طرف سے جس قدر داور الملک کے مزار کی طرف ہے۔ اس قدر کسی شہید کے مزار کی طرف نہین ہے۔ اس کی وجہ سمجھ مین نہین آتی تھی۔ بالآخر سوچتے سوچتے یہ بات خیال مین آئی۔ کہ جس طرح مبارک ساعت مین پیدا ہونا۔ بچہ کے حق مین روز افزون سعادت کا باعث ہوتا ہے۔ اسی طرح ساعت سعید مین مرنا بھی آخرین سفر کے مسافر کو مفید نتیجہ بخشتا ہے۔

یہان پر راقم کی خاطر فاتر مین یہ بات آئی۔ کہ ساعت سعید ہونے کے اسباب کو اس بات پر منحصر نہین سمجھنا چاہیئے۔ کہ زائچہ کسی طالع کا ایسا تھا۔ یا کواکب کسی مقام کے خوب تھے۔ ممکن ہے۔ کہ کسی بزرگ کا آنا کسی شخص کے جانے کے ساتھ۔ یا کسی سعادت مند کا جانا کسی شخص کے آنے کے ساتھ موافق آکر نتیجہ سعادت پیدا کرے

اور اس عالی رتبہ شخص کی برکت سے طفیلی کو بھی اس کی شائستگی کا اثر پہونچے۔

مصرع ع با در رفیتم چو او در سفر و اپسین۔

یاد شیخ سلیمان ابن عفان حاجی

آپ کی زاد بوم دہلی مین ہے۔ آپ کے آبا و اجداد سلطان ابراہیم ادہم کو پہونچتے ہین قدس سرہم آپ شیخ محمد عیسی چشتی جونپوری کے مرید ہین۔ خلع لبس کی قوت آپ کو خوب حاصل تھی۔ ظاہر اور باطن کے مالک تھے۔ نقل روح کا شغل اور ذکر قربان جانتے تھے۔ پچاس سال برابر مسجد اقصیٰ اور بیت الحرام مین اعتکاف کر کے گذارے تھے۔ بڑے بڑے قاریون سے علم تجوید۔ بلکہ معاملہ مین حضرت خاتم النبوۃ علیہ السلام سے اور نیز سرچشمہ ولایت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت سے علم قرأۃ یاد کیا تھا۔ تمام مشائخ زمانہ نے جیسے شیخ عبد القدوس حنفی۔ اور شیخ جلال چشتی ہین۔ آپ کی تعلیم سے قرأۃ کی تصحیح کی ہے۔ اپنے ضرورت کے لائق علوم متداولہ تحصیل کر لئے تھے۔ تمام مشہور خانوادون کے پیرون سے خرقہ خلافت ملا تھا آپ جناب خضر علیہ السلام کی ملازمت مین بھی پہونچے تھے اور ہر ایک کی روش پر۔ اس کثرت سے ریاضت کی تھی۔ کہ ولایت کی جھلک آپ کے افعال سے ظاہر ہوتی تھی۔ ایک بزرگ کا بیان ہے۔ کہ مشائخ کبرویہ مین سے ایک صاحب فرماتے تھے۔ مین ہجری سنہ نو سو چھتیس مین۔ خداوندتاج بدخشان میرزا سلیمان شاہ ابن میرزا لغان۔ کے ہم رکاب شیخ سلیمان کی ملازمت مین پہونچا۔ ایسی رازداری کی باتین ہوئین۔ کہ کان سے لیکر دل تک بلکہ تمام جسم معرفت کے جواہرات سے پُر ہو گیا۔ جب نوبت کلام اپنے گزرے ہوئے واقعات بیان کرنے کو پہونچی۔ تو فرمایا۔

ہجری سنہ آٹھ سو ایک مین صاحب قرانی امیر تیمور گورکانی نے دہلی فتح کی تھی۔ اُس وقت تمام باشندگان شہر ہر ایک سمت کو جلا وطن ہوئے۔ ہم مالوہ کی طرف چلے آئے۔ اور منڈو (ماندو) مین قیام کیا۔ اس سبب سے ہم کو لوگ منڈووالہ کہتے ہین۔ منڈو سے گردش زمانہ ہم کو گجرات کی طرف کھینچ کرلے گئی۔ بالآخر وہان سے حسب فرمان تقدیر ملک عرب کی طرف سفر کا اتفاق ہوا۔ ملک عرب سے پچاس برس بعد ہند کو معاودت ہوئی۔ آہستہ آہستہ اپنی زاد بوم کا رخ کیا۔ مگر آج تک اس گرامی مکان کی دلدل مین آب و دانہ نے پاؤن پھنسا رکھا ہے۔

اس بیان سے سمجھا گیا۔ کہ آپ کی عمر ڈیڑھ سو برس سے زیادہ تھی۔ اور بعض لوگون کے نزدیک چار سو برس کی عمر ہے۔ بعض لوگ اسی بنیاد پر آپ کو ابو الرضا حاجی رتن کی عمر کی مسند پر بیٹھا ہوا سمجھتے ہین۔ کہتے ہین۔ ہجری سنہ نو سو بیناالیس مین جسم کی پرانی سرا سے روح کی نشاۃ آباد کو کوچ فرما گئے۔ آپ کی قبر جہان قطب الاولیا قدس سرہ کا مرقد مبارک ہے۔ اُسی ہمسایہ مین حوض شمسی کے آس پاس بزرگان مسافر و مقیم کی زیارت گاہ بنی ہوئی ہے آپ کے دو بیٹے تھے۔ شیخ داؤد اور شیخ محمود۔ دونون صاحب زادہ کو ظاہری علم کامل طور پر حاصل تھا۔ انہون نے عالم شباب مین ہی دنیا سے سفر کیا۔ پہلے صاحب زادہ پدر بزرگوار کے سجادہ نشین تھے۔ اب اُن کے ایک بیٹے ہین شیخ کمال نام۔ جو ظاہری اور باطنی دونون کمالات سے آراستہ ہین۔ آغاز جوانی مین گوشہ نشینی کی عادت تھی۔ چند روز ہوئے۔ کہ بناچاری سپاہیانہ طریقہ اختیار کر لیا ہے۔ لیکن با انہمہ اندرونی صفائی۔ اور ایثار کی ہمت بدستور اپنی جگہہ قایم ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَا اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ ؕ

مصرع بیرون منہ ز دائرہ بندگی قدم

یاد شیخ احمد مدنی

ایک موضع نانوتہ ہے میان دوآب۔ وہان آپ گوشہ گزین تھے۔ شیخ سلیمان منڈو (مانڈو) والہ کے خاص خلیفہ ہین۔ آپ کو جذبہ و سلوک دونون مرتبہ تھے۔ مشہور سلسلون کے طریقون پر قدم استحکام کے ساتھہ جما ہوا تھا۔ اپنے پیر کو خضر علیہ السلام کی طرح زندہ سمجھتے تھے۔ ہمیشہ اپنے رازدارون سے کہا کرتے تھے۔ اگرچہ ہمارے شیخ کا عنصری بدن خاک مین چھپا دیا گیا ہے۔ لیکن خلاصہ (روح) مثالی بدن مین اُسی حالت زندگی کی طرح۔ طالبون کا رہنما ہے۔ **مصرع** دل زندہ کن۔ کہ مردن تن شادی آورد۔

یاد شیخ نصیر الدین ہنڈونی

آپ کی شہرت کیمیاگری کے ساتھہ ہے۔ شیخ سلیمان منڈو (مانڈو) والہ کے خلیفہ ہین۔ کیمیا بنانے مین اس صنعت کے جاننے والون سے پیش قدم تھے۔ بہت طرح کی اکسیرین بنانا جانتے تھے۔ اور بناتے تھے جنت آشیانی نصیر الدین ہمایون شاہ اس فن مین اپنے تئین آپکا شاگرد سمجھتا تھا۔ شیخ فرماتے تھے۔ ایک روز ایک بوڑھا بیمار ایک بیابان مین مجکو ملا۔ مین اپنے گھر لے آیا اور اُس کے علاج مین اپنے مقدور بھر کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔ یہ ہنر مینے اُس سے حاصل کیا ہے۔ بعض کا کہنا یہ ہے کہ وہ بیمار جناب خضر علیہ السلام تھے کہتے ہین علم کیمیا

۵۱۔ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے۔ (اے شخص) تجھ کو کوئی فائدہ پہونچے۔ تو سمجھ کہ اسکی طرف سے ہے ۱۲۔

آسمانی علم ہے۔ توریت مین تھا جناب موسیٰ علیہ السلام ہی جانتے تھے۔ قارون نے آپسے ہی سیکھ کر عمل اکسیر کے ذریعہ سے کئی گھر خزانہ کے جمع کرلئے تھے۔ **مصرع** کیمیائیست قناعت کہ نظیر بزر از دست۔

یاد شیخ امین الدین

آپ بڑے پرہیزگار عالم تھے۔ سماع سے باز رکھنے۔ اور بدعت کے توڑنے مین ہزارہا آدمیون کی برابر طاقت کام مین لاتے تھے۔ اور سماع و سرود کی ممانعت اور حرمت کے بارہ مین بہت سی روایات فراہم کر رکھی تھین جن کو وہ بیان کیا کرتے تھے۔ جب آپ سلطان سکندر لودھی کی مجلس مین پہونچے۔ تو سلطان کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہا۔ کہ سرود سماع کی رسم دہلی سے قطعی موقوف ہوجاوے۔ سلطان نے فرمایا۔ آپ ایک دفعہ شیخ سلیمان منڈو (مانڈو) والہ کی ملازمت مین جاکر اپنی روایتین بیان کرین۔ اور اُن کو سماع سے توبہ کرائین۔ پھر بلا کوشش کے شہر سے یہ طریقہ موقوف ہوجاوے گا۔ جب آپ شیخ کی خدمت مین پہونچے مجلس سماع گرم تھی۔ آپ بھی درویشون کے نعرہ کی تاثیر سے بیہوش ہو گئے اور ہاتھ پھینکنے لگے۔ جب افاقہ ہوا۔ تو شیخ کے مرید ہوئے۔ اور باطنی حالات غالب آگئے۔ تو ظاہری آئین سے خود بخود فرو گذاشت ہو گئی۔ ایک روز ارادہ کرلیا۔ کہ کتب خانہ مین آگ لگادی جاوے۔ پیر نے فرمایا[۵۱] الحق فی الکتاب والاسلام فی الدفاتر اگر یہ اوراق نہ ہونگے تو نہ ولایت ظہور پذیر ہوگی۔ اور نہ نبوت کا جلوہ ہوگا[۵۲] نعوذ باللہ من ان نکون من الجاھلین۔

مصرع دانش آمد مایہ بخش دین و دولت مرورا

یاد شیخ حسین

آپ ملتان سے خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کی زیارت کے واسطے اجمیر مین آئے تھے۔ یہان پر آپنے صرف ایک حجرہ کے اندر اپنے جسم کے گھلانے۔ اور جان کی پرورش کرنے مین بارہ سال گزار دیے۔ فرمانروائے مالوہ خان جہان کے بیٹے۔ سلطان محمود کو آپ کے اجمیر مین ہونے سے آگاہی ہوئی۔ تو چشت خان کو بھیجکر منڈو (مانڈو) مین تشریف لانے کے لئے التماس کیا۔ جب آپ تشریف لائے۔ تو محمود کو صرف ایک دفعہ اتفاق دیدار پیش آیا۔ پھر اس کے بعد اُس کا عہد پورا ایک برس بھی نہین رہا۔ کہ اُس کے بیٹے غیاث الدین کی نوبت آئی۔ اور غیاث الدین کے نام سے کوس سلطنت بجنے لگا۔ سلطان غیاث الدین نے ایک روز چشت خان سے دریافت کیا۔ کہ شیخ کے رہنے سہنے کی کیا کیفیت ہے۔ اور کس طرح گزرتی ہے چشت خان

---

۵۱ حق کتابون مین ہے۔ اور اسلام دفترون مین ۱۲۔ ۵۲ ہم اسد ہی سے پناہ مانگتے ہین اس امر کی کہ نادانون کی باتین کرین۔

نے جواب مین مضمون شکرگزاری عرض کیا۔ اور شیخ کی لاعلمی مین شیخ کی طرف سے پتھر کی ایک تسبیح سلطان
کے روبرو پیش کی۔ سلطان وقت نے کچھہ مال حشمت خان کے ہاتہہ بہیجا۔ آپنے اس مال مین سے کچھہ تو لانے
والے کو دیا۔ اور جو باقی رہا تہا۔ وہ حاجتمندون کو تقسیم کردیا۔ دوسری بار پہر سلطان نے درمیانی شخص سے پوچہا
کہ آپکے کہانے پینے کے اسباب کیا اور کہان سے ہین۔ عرض کیا گیا۔ روزی تو آسمانی ہے۔ اور اسباب نامعلوم
کیونکہ سلطان محمود تو عدم ہشت جلدی سے زرنگئے۔ اور سلطان وقت نے آج تک شیخ کے حجرہ مین قدم رکہنا نہین
فرمایا ہے جب سلطان کو یہ حال معلوم ہوا۔ تو آپ کے دیدار کے واسطے حاضر ہوا۔ دیدار سے نور باطنی حاصل کیا
اور دو آباد گانون آپ کے فرزندون کے نام سے لکہکر سپرد کردئے۔

کہتے ہین۔ نصیر الدین کے بیٹے شہاب الدین نے بہت سی فوج فراہم کرکے۔ اپنے باپ سے لڑائی شروع
کردی تہی۔ نصیر الدین اپنی فوج کی کمی سے اور بیٹے کی مخالفت سے دور و دراز فکر مین تہا۔ اور ہمیشہ یہ راگ گایا کرتا تہا
گذشتہ زمانہ مین دل کی چہپی ہوئی بات پہچاننے والے درویش بہت تہے۔ جب آسمان کسی کے ساتھہ کج ادائی کرتا تہا
تو وہ بیچارہ درویشون سے استمداد کرکے اپنے نیک و بد کے انجام پر خبر پالیتا تہا۔ لیکن آج کل ایسے روشن ضمیر لوگ
نہایت ہی نایاب ہین۔ یہ سنکر شمشیر خان نے جو شیخ کے عرفان اور وجدان سے باخبر تہا۔ عرض کیا۔ کہ اگر سلطان
شیخ حسین کی گراہی صحبت مین پہونچ جاوین۔ تو غالباً یہ شکایت جو سلطان کو ہے۔ شکر و سپاس کے ساتہہ
تبدیل ہو جاویگی۔

القصہ سلطان دہی کا پیالہ ہاتہہ مین لیکر دیہات کے شحنون کی طرح شیخ کی مجلس مین حاضر ہوا۔ آپ
اندرونی راز سمجہہ گئے۔ اور آیہ کریمہ[۵] کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ
پڑہکر فتح یابی کی خوشخبری سنائی۔ چنانچہ اسی آسمانی خوشخبری کے بموجب ظہور بہی ہوا۔ چند روز بعد نصیر الدین جہان
فانی سے رخصت ہوا۔ اور زمانہ نے ہاتہہ پکڑکر محمود کو شاہی تخت پر بٹہایا۔ سلطان محمود بہی شیخ کی خدمتگذاری مین اچہی
طرح گذارا رہا۔ یہان تک کہ اُس کا عہد پورا ہوا۔ کہتے ہین سلطان بہادر مالوہ گجرات کو بہاگا۔ حضرت آشیانی ہمایون شاہ تعاقب سے آپہونچا
جب ہمایون شاہ نے قلعہ منڈو (مانڈو) فتح کرلیا۔ تو شیخ کے دیدار کے واسطے حاضر ہوا۔ شیخ نے شاہی
ابریق (جہاگل) طلا اور جواہرات مین ملمع کی ہوئی بہیجی۔ تو آبدار کے ہاتہہ سے لیکر اُس سے طہارت کیا۔ اور کہا۔ کہ ایسے
ستی بادشاہ کے واسطے آبخورہ شروع چاہئے۔ ملا محمد فرغلی عذرخواہی کے واسطے اُٹہے اور حسب حکم شاہنشاہی
ابریق شیخ کے سامنے رکہدی۔ شیخ نے کمال آزادی سے اس کے دام کرکے۔ حاجتمندون کو تقسیم کردیے

۵ اکثر اللہ کے حکم سے تہوڑی جماعت بڑی جماعت پر غالب آگئی ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

دوسرے روز علی الصباح جنت آشیانی اور میر فرغلی- امتحانی مضمون دل مین قرار دیکر شیخ کے دیدار کے واسطے حاضر ہوئے شیخ کو ہرایک کے اندرونی قرارداد پر علم ہوگیا- اتفاقاً آدھی رات کے وقت شاہ تاجو مجذوب نے اپنے بیٹے قطب الدین بکاری کے ہاتھ دو سیخ کباب- شیخ کے واسطے بھیجے تھے- اُن کبابون مین سے شیخ نے تین بوٹیان اُٹھا کر میر فرغلی کو کھانے کے واسطے دین چنانچہ واقعہ کا ظہور ضمیر کے موافق ہوا- اس کے بعد شیخ نے جنت آشیانی سے فرمایا- کہ درویشون کو بازیگرون کی مثل قرار دینا- آئین دوستی کے خلاف ہے- اگرچہ آم اس غیر فصل مین پیدا ہوسکتا ہے- لیکن قابل پسند نہین ہوتا-

آپ بارہون مہینے نماز طہارت کبریٰ (غسل) کے ساتھ پڑھا کرتے تھے- ایک روز غسل کے ارادہ پر باہر گئے تھے- چورون کی ایک جماعت ملی- وہ جماعت آپ کو تونگر سمجھکر اپنی مخفی جگہہ مین لے گئی- اور پاون مین زنجیر ڈالکر ایک دروازہ کے گوشہ مین بٹھادیا- آپنے فرمایا گرفتار دل داون کی پابندی زنجیر سے ہوتی ہے اور جو لوگ آزاد ہین- اُن کو پابند صرف محبت اکرسکتی ہے- سارقون نے اس بات کو بادہوائی سے زیادہ وقعت نہین دی- اور زنجیر پر پہرہ سہ کر کے- ہرایک اپنے کام مین لگ گیا- شیخ اُس جگہہ سے ایک پلک مارنے مین سلیمانی رفتار سے اپنے حجرہ کے اندر چلے آئے- کہتے ہین شیخ کی عمر ایک سو اُنیس سال کی تھی- خوابگاہ اوسین مین ہے- یہ ایک دیہہ ہے منڈو (مانڈو) سے بارہ کوس کے فاصلہ پر- ہجری سنہ نوسو بیتالیس مین دنیا کے عدم آباد سے عقبیٰ کے شہرستان کو رحلت فرمائی مصرع آفرین خداے بروے باد-

یاد شیخ علاء الدین دہلوی

آپ شیخ نورالدین المعروف بہ فیل مست کے بیٹے- اور گنجشکر کی نسل سے ہین- قدس اسرارہم اپنے دادا شیخ تاج الدین محمد ابن شیخ عبدالصمد ابن شیخ منور اجودھنی کے مرید تھے شیخ منور اجودھنی کو اہل زمانہ گنجشکر- اور شیخ فرید ثانی کہا کرتے تھے- اور با اعتقاد مریدون کے خواب مین حضرت گنجشکر شیخ منور اجودھنی کی شکل مین نظر آیا کرتے تھے- صاحب کشف علیقلی خان کہتے ہین- جب میرے سلوک کا آغاز تھا- تومین اس ارادہ پر کہ مجکو کلاہ خلافت خواجہ قطب الاولیا سے مل جاوے- خواجہ قطب الاولیا کے روضہ پر معتکف ہوا- خواجہ قطب الاولیا نے مراقبہ مین مجکو شیخ علاء الدین کی خدمت مین حاضر ہونے کی ہدایت فرمائی- مینے گستاخی کی- جو اس امر کو قبول نہین کیا- اسی طرح چند بار مینے اعتکاف کیا- اور چند بار یہی اشارہ ہوا- بالآخر میرے کان مین آواز آئی "علاء الدین قطب الدین ہین" ناچار مجبور رہا- اور بے تامل آپ کے پاس حاضر ہوا

مسکراتے ہوئے کلاہ میرے سر پر رکھی۔ اور فرمایا۔ "یہ کلاہ قطب الاولیا کی طرف سے ہی ہے" خوش وقت رہو۔
پندرھوین ربیع الثانی ہجری سنہ نوسو سینتالیس مین فرمان وصال صادر ہوا۔ خوابگاہ قلعہ دہلی۔

مصرع کلاہ عفو تو جوید سر برہنۂ من۔

یاد شیخ علاء الدین ابن شیخ بدر الدین سلیمان

آپ کے پدر بزرگوار حضرت گنجشکر کے فرزند ہین۔ قدس اسرارہم کہتے ہین۔ آپکے نفس ناطقہ کا کالبد کے ساتھ پیوند ہجری سنہ آٹھ سو ہتر مین ہوا تھا۔ زمانہ طفلی سے ہی۔ ولی ہونے کے آثار۔ آپ کی پیشانی سے عیان تے۔ جب آپ کا دل وحدت کی روشنی سے منور ہوا۔ تو ساٹھہ برس تک آپنے ہدایت فرمائی۔ چونکہ آپ کی ذات مین بخشش اور بخشایش کی صفت بکمال درجہ تھی اسواسطے لوگ آپ کو علاء الدین جوانمرد کہا کرتے تے ہجری سنہ نوسو اڑتالیس مین دامن ہستی گرد علائق سے جھاڑ دیا۔ اور کوچ فرما گئے۔ اجودھن مین اپنے جد بزرگوار کے حظیرہ مین دفن کئے گئے۔ آپ کے دو بیٹے تے۔ جن سے چاند سورج کی طرح۔ نسب وحسب کا زمین وآسمان منور تہا۔ ممکن اور واجب مین انہین دونون صاحب زادون کی خاص روش سے انتظام تہا۔ **القصہ**۔ سلطان محمد تغلق نے بہت سی تدبیرات کر کے دونون صاحب زادون کو اپنے سے مانوس کیا بڑے صاحب زادہ شیخ معز الدین کو معز الملکی کا خطاب دیکر ملکی اور مالی کاروبار اُن سے لیا اور بالآخر اُن کو صوبہ گجرات کا حاکم بنایا۔ ان کی ہستی کی کشتی اسی جگہہ دریائے نیستی مین غرق ہوئی۔ دوسرے شیخ علم الدین تے۔ اِن کو شیخ الاسلامی کا منصب دیا۔ شیخ علم الدین دنیا اور عقبیٰ دونون جہان کا کام بنانے مین مصروف رہتے تھے۔ ان سے بہت سے لوگون کو فیض پہونچا تہا۔ مصرع ساغر اسرار او پُر از مے توحید باد۔

یاد شیخ عبد الرزاق جھنجھانوی

آپ خانوادہ قادریہ کے سر برآوردون مین سے ہین۔ پیر مشائخ حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی کی خدمت کی تہی۔ اور خدمت سے فائدہ بہی اُٹھایا تہا۔ لیکن دوام مشاہدہ کے مقام پر شیخ شاہ محمد حسن قادری کی ملازمت سے پہونچے تے۔ اور محمدی ہدایت کے طریقہ پر ہمت کے ساتھہ قدم رکھکر دانش وبینش حاصل کی تہی آغاز سے انجام تک جسم کے گھلانے۔ اور روحانی جوہر کے بڑہانے مین مصروف رہے۔ آخرکار یہ نتیجہ ہوا۔ کہ عالم ارواح کے چلنے پہرنے والون مین شامل ہو گئے۔ اور ہمیشہ نافرمان نفس کے ساتھہ لڑائی لڑکر بالآخر فتح پائی۔ آپ ہمیشہ آزردہ مندان کے ساتھہ مروت سے پیش آیا کرتے تے۔ اور ناتوانون کی خدمت کیا کرتے تے۔ رسمی علم کی تحصیل کمال کے درجہ کو پہونچائی

Presented by www.ziaraat.com

تہی - یہان تک کہ سخن گوئی کا ملکہ حاصل تھا - کلام پسندیدہ ہوتا تہا سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے مکتوبات پر ایک عمدہ شرح - اور سنجیدہ اور مفید حاشیئے لکھے ہین - ہجری سنہ نو سو اونچاس مین عالم دنیا سے رحلت فرمائی - اکثر سرکار دہلی کے بڑے بڑے لوگ آپ سے حسن عقیدت رکھتے ہین - منجملہ ان کے یہ اصحاب ہوئے ہین شیخ احمد مفتی اسفیدونی - شیخ حسین پانی پتی - شیخ عمر سوانی - میر سید علی لودیانی - اور یہ چار شخص - شیخ احمد - شیخ معین الدین شیخ طیب اور شیخ صابر - قصبات میان دوآب کے باشندہ ہین - شیخ یوسف دہلوی جنہون نے اپنے پیر کے کلام کو فراہم کر کے - ایک مفید جلد بنائی تہی - شیخ حاجی جو شیخ یوسف کے پیرزادہ تہے - اور شیخ چاند مجذوب جو ہفتہ ہفتہ بہر روزہ رکھتے تہے - یہ اصحاب جس قدر شمار کرائے گئے ہین - سب کے سب طریقہ ولایت کے رازدار - اسرار طریقت کے مشکل کشا - خداشناسی کی انجمن کو رونق دینے والے - اور طالبان ہدایت کے رہنما تہے - قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم - مصرع رہنمایان جہان را سند عالی بود -

پادشاہ تاجو ابن شیخ کمال قدس سرہ

آپ قریشی الاصل ہین - آپ کے پدر بزرگوار ملک عرب سے آکر ہند کی سیر سے عبرت حاصل کرتے پہرتے تہے اتفاقاً - قلعہ رنت تہنبور[۱] کے آس پاس کدخدا ہوئے - ہجری سنہ آٹہ سو پچاسی مین شاہ تاجو کی روحانی صورت شکم والدہ سے باہر آئی - اور اُس کے واسطے پشت زمین گہوارہ بنی - جب آپ کی عمر پانچ برس کی ہوئی - تو یتیم ہو گئے - اور آپ کی مان نے آپ کی دیوانگی مادرزاد سمجہکر خبر گیری چہوڑدی - سونے کی جگہہ اور کہانے پینے کے انتظام مین دوسری ہی شکل پیدا ہو گئی - آپ ایک دم - شیشہ فروشون کی ہمراہی مین - تن تنہا منڈو (مانڈو) مین چلے آئے - یہان پر چند روز بعد وَ عَلَّمْنٰاہُ مِنْ لَّدُنّٰا عِلْمًا کے مکتب مین تقدیری تختی یاد کی - اور آپ کے سینہ پر خدائی علم تحریر ہو گیا - سلطان وقت ناصر الدین خلجی تہا - اُسنے آپ کی خدمت اپنے ذمہ لی تہی - ایک روز تنہائی کے متعلق ذری سی شکایت آپ کی زبان پر آئی - اس کا انتظام سلطان نے اس طرح کیا - کہ ایک ضعیفہ تہی جو حرم سلطانی مین پردہ نشینون کو شرعی یجوز و لایجوز تعلیم کیا کرتی تہی - اُس ضعیفہ کی ایک حسین و جمیل لڑکی تہی - راحۃ الحیات نام تہا - سلطان نے اُس لڑکی کے ساتہ آپ کا عقد کردیا - شادی کے مراسم - عروسی لوازم - اور خانہ داری کے سازوسامان کا کافی طور پر انتظام کر دیا گیا - اسی اثنا مین سلطان ناصر الدین خلجی کا زمانہ حیات پورا ہوا - اور اب فرمان روائی کی نوبت سلطان ناصر الدین

[۱] آگرہ اور جیپور کے درمیان مین ایک قصبہ ہے ۱۲ جسے آجکل رنتہنبور کہتے ہین

کے بیٹے - سلطان محمود کو پہونچی - پیکر پرستون کی ایک جماعت تھی - جس کا مذہب راجپوتون کا سا تھا - یہ لوگ پوربیہ کر کے مشہور تھے - اس جماعت نے سلطان کو قید کیا - الغرض خلجی حرم نشینون مین عام پراگندگی پیدا ہونی شروع ہوئی - اسی اثنا مین کہ دسوین صدی کا آغاز تھا - راحتہ الحیات کے بطن سے اس ازلی مجذوب کے گھر مہمان نو کی آمد ہوئی **قطب الدین بہکاری** نام رکھا - اس کے بعد راحتہ الحیات کو مرض الموت ہوا - کہ وہ مر گئی - اور باپ چونکہ **فنافی اللہ** کے دریا مین غرق تھے - ہوش مین آکر بیٹے کی پرورش نہین کر سکتے تھے - دربانانِ شہر آپ کے ہمسایہ تھے - کارکنانِ قضا و قدر نے قطب الدین بہکاری کی تربیت - اُن کے محلہ پر لکھدی - جب زمانہ ہوش آیا - تو خدمت والدین مین مشغول ہوئے - باپ کے خرق عادات - اہل زمانہ کے نزدیک شمار سے زیادہ ہین - ہجری سنہ نوسو پچاس تھا - کہ شاہ تاجو اپنے عنصری لباس سے جو عاریتہً تھا نکل کر شیخ بہکاری کو اپنا جانشین چھوڑ گئے -

شیخ بہکاری - اپنے حسن خدمات اور باپ کی موثر دعاؤن کی بدولت - صاحب ولایت ہوئے آپ کا خلیلی دسترخوان مہمانون کے آگے ہے کسی کسی وقت ایک طلوع سے دوسرے طلوع تک تہ ہوتا ہی نہین تھا - تونگرون کو اور درویشون کو یکسان طرح طرح کے کہانے کہلائے جاتے تھے - اور کہانا چننے کے اندر شاہ اور گدا کے درمیان کچھہ فرق نہین کیا جاتا تھا - بعض لوگ جو اصلی حقیقت سے ناواقف ہین ایسا کہتے ہین کہ شاہ **تاجو قدس سرہٗ** شیشہ فروش کے لڑکے ہین - مجذوب اور حضور تھے - اِن کے کوئی لڑکا نہین ہے - شیخ بہکاری دربان کے لڑکے ہین - جو خوش قسمتی سے ایسے بزرگ کی خدمت مین پہونچکر عالی مرتبہ ہوگئے - یہ کہنا صرف گمان ہے - جو راستی اور درستی سے بعید ہے - **قطعہ**

شیخ بہکاری کہ جہان را یکے ست	نیست درین عصر یکے ہم چو او
نہصد و دو (۹۰۲) آمد و رفت از جہان	سوئے ارم نہصد و ہفتاد و دو (۹۷۲)

شیخ بہکاری نے پانچ لڑکے یادگار چھوڑے - سب سے بڑے **شیخ سعدی** تھے - جن کا ظاہر اور باطن سید ہے اور سچے لوگون کی طرح سنجیدہ افعال کے ساتھہ آراستہ تھا - باپ کی خلافت کا خرقہ زیب بدن کیا تھا - چند روز بزرگوار آبا و اجداد کے طریقہ پر اپنا سلسلۂ رفتار رکہا - بعدہ ہجری سنہ نوسو چہیاسی مین معنوی ملک کا عزم فرمایا -

دوسرے لڑکے **شیخ کمال** تھے - جنہون نے دل کی سلامتی - شکستگی کے ساتھہ جمع کی تھی

اور مولیٰ کے دیدار کا شوق کمال درجہ رکھتے تھے - اُنھون نے ہجری سنہ ایک ہزار دو مین عاریتی سرائے چھوڑدی - جو تھے لڑکے **شیخ جمال** تھے - جو اصحاب حضور الٰہی مین باریاب ہین - وہ آپ کو نظر قبول سے دیکھا کرتے تھے خاصۂ شہسوار میدان وحدت و حقیقت شیخ ضیاء اللہ ابن شیخ محمد غوث **قدس سرھما** سے پیراہن خلافت آپنے ہجری سنہ نوسو پچاسی مین زیب بدن کیا تھا - اور سالک شاہراہ تجرید و تفرید شیخ محمود ابن شیخ جلال شطاری عشقی کی ملازمت مین چند سال رہکر خدمت کی بدولت فیض پایا تھا - اور اجازت نامہ لیا تھا - **راقم گلزار** کے پُرانے یک دل دوستون مین آزاد مزاج کشادہ پیشانی - خلوت پسند - اور تپاک سے ملنے والا - آپ کے مانند کوئی نہین تھا - ہجری سنہ ایک ہزار چودہ کے رمضان مہینے مین آپ نے رحلت فرمائی - ایک لڑکا دوازدہ سالہ چھوڑا ہے - **شیخ شریف** نام ہے - اللہ تعالیٰ جل شانہ اُس کو شرف کمالات عطا فرماوے -

یاد سید نظام منڈوی

آپ سید شرف کے فرزند ہین - جو سید غیاث کے بیٹے تھے - اور سید غیاث - سید محمد گیسو دراز کے پوتون مین سے ہین آپ جسم کو گھلاتے - اور روح کی پرورش کرتے تھے - اور نفس پر فتحیاب تھے - کہتے ہین آپکے پدر بزرگوار بہ ترک سکونت گلبرگہ دکن سے سلطان غیاث الدین خلجی کے عہد مین مالوہ کی طرف آئے تھے - اور قیام کے واسطے یہ مقام پسند کیا تھا جب سید شرف نے عالم علوی کو کوچ فرمایا - تو اُس وقت سید نظام چھوٹے تھے - جب آپ کا زمانہ ہوش آیا - تو شیخ برہان چشتی کے مرید ہوئے - وجہ معاش پیشہ بیلداری سے بہم پہونچاتے تھے - ایک روز زر نقد سے بھرا ہوا ایک برتن - ایک دیوار کی جڑ مین سے نکلا - آپنے اُس کو مٹی مین چھپا کر گھر کے مالک کو آواز دی - کہ مال زمین مین دبا ہوا ہے - اُٹھا لے جائیے - تاکہ کھدائی کا کام جاری کیا جاوے - مالک مکان نے جواب دیا - جو شے نکلی ہے - اُس کا مستحق نکالنے والا ہی ہے - کیونکہ اُسی کی تقدیر سے اور اُسی کی سعی بازو سے نکلی ہے - ایک گھنٹہ بھر اسی طریق سے باہم گفت و گو رہی - آخرکار جب سید نے اس کشاکش سے نجات پائی تو اس اندیشہ سے - کہ مبادا آیندہ پھر ایسا ہی موقع پیش آوے - حرص کو حرکت - اور دل کو میلان ہو - اور ہاتھ اُس کی طرف بڑھے - اس پیشہ سے ہی درگزر کی - اور اس کے بعد اینٹ ڈھونے اور آٹا بیچنے کو اپنی قوت بہم پہونچانے کا ذریعہ بنایا -

اس عرصہ مین ایک رہنما بزرگ آپ کے پاس آ پہونچے - کئی سیر آٹا لیا - اور اُسی اینٹ ہی سے جو دوکان مین تھا روٹی پکا کر صرف اپنی ایک چاشت کی خوراک بنائی - آپ کو ذکر قربان کا طریقہ یاد کرایا - اور فرمایا - زاہدان خشک کی

رفتار جیٹھ ہوا اور عاشقان عارف کے خوان کی چاشنی چکھو۔ کہتے ہین۔ اِس ذکر کی مشق آپنے یہان تک بڑہائی۔ کہ شغل کرتے وقت بدن کے اعضا ایک دوسرے سے جدا ہو جایا کرتے تھے اور جب آپ فارغ ہوتے تھے۔ تو وہ اعضا پہر مل جاتے تھے۔

سلطان بہادر گجراتی نے جب منڈو (مانڈو) کو فتح کیا تہا۔ تو سید کی ملازمت مین بہی گیا تہا۔ اور نذر مین بہت سامان پیش کیا تہا۔ آپنے قبول فرماکر سب کو عمارت کے کام مین لگا دیا۔ اور ایک بہت بڑا گنبد پدر بزرگوار کی قبر پر تعمیر کرایا۔ اور پہر بعد مین جب جنت آشیانی کا ورود منڈو (مانڈو) مین ہوا۔ تو اُس نے بہی عزم دیدار کیا مجلس گرم ہوئی اور رازداری کی باتین ہونے لگین۔ بہت سی عمدہ عمدہ اور دلچسپ باتین ہوئین۔

کہتے ہین۔ آپ کے چوبیس بیٹے تھے۔ اِن سب مین سات بیٹے گویا پیش بہا موتی تھے۔ سید داؤد سید حمید۔ سید حسن۔ سید برہان الدین۔ سید کمال۔ سید سالار۔ اور سید فرید چند فرزندون کو رسمی علم حاصل تہا۔ اور چند الٰہی معرفت کے عالی مرتبہ کو پہونچ کر بہت سے لوگون کے پیشوا ہوگئے تھے۔ اور دامادون مین سے یہ چار شخص ممتاز تھے۔ اولاً آپ کے پیر کے پوتے شیخ نصیر الدین ابن شیخ جلال ابن شیخ برہان چشتی۔ دوسرے شیخ جمال تیسرے شیخ چاند چوتھے شیخ شرف الدین۔ اِن چارون مین سے ہر ایک اہل عرفان۔ اہل ذوق۔ اور اہل وجد تھے۔

سید نظام نے تاریخ انیسوین ذی حجہ ہجری سنہ نوسو پچاس کو جج دیدار کے واسطے کوچ فرمایا۔ خوابگاہ باپ کا گنبد جو سلگرتال سے نزدیک ہے۔ مصرع صفا در مردہ او کوئی حق شناسی بود۔

یاد سید حسین

آپ سید محمد کے بیٹے تھے۔ جو جلال ابن زہ سید کے فرزند تھے۔ آپ اصل مین سادات ترمذ سے ہین۔ آپ کے آٹھوین دادا سید جلال الدین ہند کی طرف ترمذ سے آئے تھے۔ اس وقت آٹھوین صدی کا آغاز تہا اور قصبہ سارن مین جو سرکار جونپور کی مضافات مین سے ہے گوشہ گزین ہوئے۔ اِن کے دو بیٹے تھے۔ سید علما۔ اور سید جلال۔ یہ سید حسین جو ہین۔ دوسرے بیٹے کے پوتون مین سے ہین۔ سید حسین کی زاد بوم گوالیار ہے آپ کے والد ماجد سید محمد۔ سلطان ابراہیم لودہی کے عہد مین قصبہ سارن سے جو آپ کے آبائے کرام کا وطن تہا۔ گوالیار مین آئے تھے۔ انہین ایام مین حاکم قلعہ تتارخان سارنی تہا۔ اُس نے کمال محبت اور تعظیم کے ساتھہ آپ کا استقبال کرکے ضروری منزدیات نہایت عجلت کے ساتھہ بہم پہونچائین۔ اسی عرصہ مین چندروز بعد

قطب الاولیا غوث العرفا شیخ محمد غوث قدس سرہٗ بھی شرقی ملک سے جون کا قیام گاہ تھا۔ گوالیار مین آئے۔ القصہ جب جنت آشیانی ہمایون بادشاہ نے صوبہ بنگالہ کی فتح کے واسطے کوچ فرمایا۔ تو دارالخلافہ آگرہ میرزا ہندال کے سپرد کیا۔ ناتجربہ کار ندیمون نے یہ صدا متواتر میرزا کو سنائی حافظ۔

شہر خالی ست زعشاق بود کز طرفے		مردے از غیب برون آید وکارے بکند

میرزا کو تہ اندیش تھا۔ کہ ہوائے فرمان روائی اُس کے کانون مین بھر گئی۔ اس بارہ مین دولت ودوست نالائقون کے مشورہ سے یہ بات قرار پائی کہ شیخ بہول۔ ہمارے بادشاہ کے پیر ہین۔ اور شیخ محمد غوث پیر کے بھائی ہین۔ جب تک یہ دونون بزرگوار عالم ملکوت کو روانہ نہین کردئے جائینگے۔ میرزا کی آرزو پوری نہین ہوگی۔ شیخ بہول۔ دارالخلافہ آگرہ مین موجود تھے۔ ان کو وہین شہید کردیا۔ اور غوث زمان گوالیار مین تشریف رکھتے تھے۔ اسواسطے گوالیار کے حوالدار سلطان میرک کے نام حکم جاری کیا گیا۔ کہ جس طریق سے ممکن ہو شیخ محمد غوث کو دارالخلافہ مین روانہ کردو۔ اتفاق سے شیخ محمد غوث کو اس معاملہ کی حقیقت معلوم ہوگئی۔ لہذا راتون رات آفتاب کی طرح لوگون سے مخفی اور تن تنہا گوالیار سے نکل گئے۔ اور زمین مشرق مین جا پہونچے جہان ہمایون لشکر تھا۔ لیکن گھر اور مافیہا لٹ گیا۔ اور بال بچون کو نہایت تنگی کی نوبت پہونچی۔ جب ہمایونی علم واپس ہوئے۔ اور وہ شورش فرو ہوئی۔ اور شیخ محمد غوث بھی اپنے وطن مین آپہونچے۔ تو یہ بات ذہن نشین کی گئی۔ کہ جو کچھ آفت اور مصیبت گھر پر اور بال بچون پر پہونچی تھی۔ یہ سب سید محمد سارنی کے کہنے سننے سے پہونچی تھی۔ اور پھر جن لوگون نے یہ چھچوندر چھوڑی تھی۔ اُنہین لوگون نے محض گمان ہی گمان پر سید محمد کے گھر والون سے مکر رسہ کر یہ جا کر جتایا کہ تمہاری اولاد کے واسطے شیخ محمد غوث جلالی نقش جلاتے ہین یہ متوحش خبر سنکر بچون کی مان نے اس طریق کے سوا نجات کی کوئی صورت نہین دیکھی۔ کہ اپنے بڑے بیٹے سید حسین کو جس کی حسین صورت دیکھکر یوسفی حسن یاد آتا ہے خدمت مین بھیجے۔ اور تو بھی تقصیر کی عذر ومعذرت کرکے معافی کے لئے التماس کرے۔

جب یہ نوجوان سعادت مند قدم بوس ہوئے۔ تو شیخ محمد غوث نے نظر مہربانی سے دیکھا جس کی وجہ سے اِن کو کمال خوشی حاصل ہوئی۔ اور روز بروز گنجایش اور رسوخ کا درجہ بڑھتا چلا گیا۔ جب سترہ سال کی عمر ہوئی۔ تو مرید ہوگئے۔ اور سلوک کے طریقہ پر مقامات طے کرکے خداشناسی۔ حق دانی۔ اور حقیقت پرستی سے ممتاز ہوئے۔ اخیر مین وحدت وجود کے آثار زور وشور کے ساتھ غالب آئے۔ یہان تک کہ

سلوک سے باز رکہکر بیس سال کی عمر مین جذبہ کو نوبت پہونچی - جس زمانہ مین قطب الاولیا غوث زمان نے شیر خان سور کی شورش کے سبب سے گجرات کو ہجرت فرمائی ہے - اُس زمانہ مین آپ ہم رکاب تہے - ایک روز ایک جگہہ چند بوالہوسون کی مجلس ہو رہی تہی - چلتے چلتے ان مجذوب صاحب کا بہی گزر وہان سے ہوا سرو ے کر مجلس مین گہس گئے - اور پانی کا ایک برتن اُٹہا لیا - مجلس والون نے مجذوب تو جانا نہین - چور خیال کیا سمجہہ کو کچہہ کام مین نہین لائے - غصہ سے کام لیا - اِس درمیان مین انجمن مین سے ایک ناعاقبت اندیش اُٹہا - اور تلوار کا ہاتہہ مار کر آپ کو شہید کر دیا - خوابگاہ محمود آباد ہے جو احمد آباد سے دس کوس ہے -

مصرع بود سالِ نہصد و پنجاہ و دو

یاد سید علاء الدین مجذوب المشہور بہ علاول بلاول

آپ کے پدر بزرگوار کا نام سید سلیمان ہے - آپ کے جد امجد سید حسن حسینی ایام سابق مین - رسول علیہ السلام کے مدینہ سے ہند مین آئے تہے - جب ہند کی شرقی زمین مین پہونچے - تو قصبہ ردولی مین ایزدی مشیت کے بموجب سیاحی کی مسافت انجام کو پہونچی اور اسی قصبہ کے ایک گوشہ مین قیام کا بستر اِبچہا دیا - اور خدا سے لو لگائی - چند روز بعد آپ کے دادا کی بیویان بہی ہو گئین مکان بہی بن گیا - خاندان بہی ہو گیا - فرزند - خویش متعلقین - درویش بہت سے فراہم ہو گئے - جب سید سلیمان کی زندگانی کا تخت برباد ہوا - تو اُنہون نے اپنا متروکہ نقد - کپڑا - دیہات - اور زراعتی زمین بہت کچہہ چہوڑا تہا - اس سبب سے فرزندون مین باہم جہگڑا تنازعہ پیدا ہوا شیخ علاول سب مین چہوٹے تہے - اور کریم الطرفین تہے - اِس سبب سے چند بہائیون نے اِن کے مار ڈالنے کا قصد کر کے - آپ کے واسطے ولایت یوسفی ثابت کی - ان کی مان ان پر محبت کی نظر رکہتی ہی تہی جب اُس کو یہ حال معلوم ہوا - تو وہ سفر حجاز کا عزم کر کے آپ کو ہمراہ لیکر اُس قصبہ سے مخفی طور پر نکل آئی دن مین گرگ طینت بہائیون کے تعاقب کے خوف سے گوشہ تاریک مین چہپے رہتے تہے - اور رات مین جتنی طاقت کام دیتی تہی - راستہ چلتے تہے - القصہ - جب تک اس خوف سے امن حاصل نہین ہوا - اسی طرح جنگل بیابان قطع کرتے چلے گئے - چونکہ صادق نیت کا درخت - ہمیشہ مرادون کے پہل دیتا ہے اسواسطے حرمین شریفین کی زیارت سے شرف سعادت حاصل ہوا - ہر چند سال کے بعد آپ کی والدہ ماجدہ نے اپنی زندگی کی امانت موکل تقدیر کے سپرد کر دی - ایک تو غربت کی محنت تہی اسپر درد فرقت اور بڑہ گیا بیت

مرہم لو ام نیست میسر علاج چیست	بر درد عشق داغ جدائی فزودہ اند

بلحاظ شغل خاطر کے واسطے آپنے اُن اطراف مین ایک مدت تک رہ کر رسمی علوم تحصیل کیئے۔ اور شاگرد کتاب ہو گئے۔ پرکار کی طرح جہان کا گشت لگایا۔ اور چونکہ سفر کا آغاز نقطہ ہند سے ہوا تھا۔ اخیر مین پہر اُسی نقطہ پر آگر ٹہیر گئے۔ مدت تک دہلی مین افادت دستگاہ شیخ لادن مفتی کے درس مین بیٹھکر تفسیرون کا مطالعہ کیا۔ اور اس درمیان مین ہمیشہ خواجہ بختیار کاکی کے مزار قطب المدار پر حاضر ہوکر آستانہ مین فروغ معنوی کی استدعا کیا کرتے تھے جب وقت آگیا۔ تو آپ کو جذبۂ مطلق نے اُچک لیا۔ جو حقیقی وحدت سے مقید تھا۔ اور دار الخلافہ آگرہ کے قیام کا حکم ہوا۔ آپنے شہر مذکور مین دریاے جمنا کے کنارہ حجرہ تجویز کر لیا تھا۔ اور اُس مین قرآن شریف کی تلاوت اور تفسیر قرآن کے مطالعہ مین مشغول رہتے تھے۔ اِن ایام مین فردوس مکانی بابر بادشاہ کی سلطنت کا زمانہ تھا۔ برد مضجعہ

آپ کے کشف و کرامات کے متعلق کسی قدر حالات ذیل مین بیان کرتا ہون۔

شیخ منور چشتی لکھتے ہین۔ آپ مٹی گارہ کے کام مین پہنسے رہتے تھے۔ اور اس سبب سے مجکو حیرت دامنگیر ہوتی تھی۔ ایک روز آپنے فرمایا۔ منور۔ علاء الدین کا توکل کاری کا شغل چندروزہ ہے۔ اِس سے زیادہ نہین ہے۔ لیکن تم اسی کام مین واپسین دم تک ہمیشہ مقید رہو گے۔ آخرکار جیسا آپنے فرمایا تھا۔ ویسا ہی وقوع مین بہی آیا۔

شیخ حاتم سنبہلی اُس زمانہ کے باعمل علما سے تھے۔ ایک دفعہ ایسا سننے مین آیا۔ کہ ایک درویش شرعی احکام کے دائرہ سے قدم باہر رکھکر کرامات اور مقامات کا دعویٰ کرتا ہے۔ جب مین شہر آگرہ مین آپ کے حضور مین گیا۔ تو تمام شرعی تانے بانے جو آپ کے متنبہ کرنے کے واسطے مینے اپنی قوت متخیلہ مین تن رکہے تھے۔ عقیدت اور اخلاص کے لباس سے تبدیل ہو گئے۔ اور اعتراضی مسائل کو مین عرض نہین کرنے پایا تھا۔ کہ شافی بیان کے ساتھ آپنے جواب دیدیا۔

دانائے وقت شیخ مبارک خضر فرماتے تھے۔ جب مین گجرات سے دار الخلافہ آگرہ مین آیا۔ اور آپ کی ملازمت مین حاضر ہو کر۔ امیدوار بشارت ہوا۔ تو آپنے اس دلکش تقریر سے مجکو خوشخبری سنائی۔ کہ اسی سعید شہر مین تم کو قیام کرنا چاہیئے۔ تمہاری خاندان مین عالی درجہ فرزند۔ وافر علم۔ اور کثیر دولت۔ یہ نعمتین بہت جلد نصیب ہونے والی ہین۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بہی ہے۔ کہ تمہارے سلسلہ مین ایک جان گزا آفت۔ اور مہلک فتنہ پیدا ہوگا۔ جو تہمت اور بدنامی کا باعث ہونے والا ہے۔ اندیشہ نہ کرنا کیونکہ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی[لہ]

لہ تمہارا پروردگار نہ تو تم سے دستبردار ہوا۔ اور نہ ناخوش ہوا اور تمہارا انجام آغاز سے بہتر ہے

Presented by www.ziaraat.com

وَلَلاٰخِرَۃُ خَیْرٌلَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی انجام کار خیر ہے۔ شیخ مبارک نے فرمایا۔ آپکے دل خوش کن فرمانے کے بموجب آخر کار روز افزون آثار نظر آنے لگے۔

کہتے ہین شیخ نظام نارنولی۔ اپنے وقت کے قطب تھے۔ ان کو اِن کے پیر نے ان مجذوب الٰہی کی خدمت مین بھیجا تھا۔ اور فرمایا تھا۔ جس مقام مین قیام کے واسطے آپ اشارہ فرما دین۔ اسی مقام کو اپنا وطن سمجھنا چاہیے جب نظام العالم آپ کی خدمت مین پہونچے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے شاہ نظام تمہارے ظہور کی جگہ نارنول ہی ہے۔ اور تمہارے کام کی رونق۔ اور اُس کا اجرا۔ اُسی مقام کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو اپنے وقت پر وقوع مین آویگا۔ آخر کار وقوع مین بھی۔ اُسی مطابق آیا۔ کہ جس طرح آپنے ظاہر فرمایا تھا۔

شیخ عبد اللہ بخاری آپکے ہم عصر درویش تھے۔ چونکہ آپ دریاے وحدت مین نہایت مستغرق رہتے تھے۔ ربودگی کی موجین آیا کرتی تھین۔ اور حالت سکر بالکل غالب رہتی تھی۔ اسواسطے ایک روز شیخ عبد اللہ بخاری آپ کی ملازمت مین حاضر ہوئے تاکہ آپ کو ان حالات جذب سے ہوش مین لاوین۔ اس عرصہ مین ایک کوزہ قند کا آپ کے سامنے آیا۔ آپ نے بخاری کے ہاتھ مین دیدیا۔ بخاری نے دو ٹکڑے کر کے یہ کہا۔ کہ جو لذت دوئی مین ہے۔ وحدت مین نہین ہے۔ آپنے جواب مین معرفت توحید۔ اور ذوق فنا کے متعلق چند باتین اپنی زبان سے اس طرح بیان کین۔ کہ ناصح کا دل قابو مین نہین رہا۔ دیوانگی اور ربودگی نے بخاری کی حالت مین وحدت کا مزہ پیدا کیا۔ اور جان لیا جو کچھ نہین جانتے تھے۔

ایک شخص شیخ علاء الدین دہلوی کے خلیفہ کے بیٹے تھے۔ اِن کو اِن کے پیر نے دار الخلافہ آگرہ مین اِس غرض سے بھیجا تھا۔ کہ ہمارا سلسلہ جاری کرو۔ اور وہان کے لوگون کو ہدایت دو۔ جب ابن خلیفہ۔ سید علاء الدین مجذوب کی ملازمت مین بمقام آگرہ آئے۔ تو آپنے فرمایا تمہارے پیر نے تم کو اس شہر کی شیخی کے واسطے بھیجا ہے۔ یہ عمّہ کا کوچہ۔ اور خالہ کا گھر نہین ہے۔ اِس جگہہ رہنا شیرون کے ساتھ پنجہ کرنا ہے۔ تم جیسی بکری سے یہ کام کیونکر ہو سکیگا کہتے ہین۔ دو تین روز نہین ہوئے تھے۔ کہ دستون کی بیماری ہو گئی۔ جتنا زیادہ علاج کیا گیا۔ اُتنی ہی زیادہ بیماری بڑھتی گئی۔ بالآخر۔ علاج چھوڑ کر آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ آپنے فرمایا غم نہ کرو صحت ہو جاویگی اور تمہارے اجراے کار کی جگہہ قصبہ امروہہ ہے۔ ایک کمل پر آپ بیٹھے تھے۔ وہ ابن خلیفہ کو دیا۔ ابن خلیفہ نے اپنے سر پر باندہ کر وہی کی اجازت لی۔ وہان پر اُن کو رونق حاصل ہوئی۔

شیخ راجو نام ایک جوان۔ بنی اسرائیل گروہ مین سے تھا۔ اُسنے آپ کی حضوری کو اپنے اوپر لازم کر لیا

تھا۔ رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت پہونچی۔ کہ آپ کے حالات اور عادات پر شیدا ہو گیا۔ آپ کی ایک لحظہ کی جدائی بھی اُس کو دشوار تھی۔ ایک روز آپ اوسپر مہربان ہوئے اُس کے واسطے ایک لقمہ زمین پر ڈال دیا۔ اُسنے کمال تواضع سے اور نہایت ادب کے ساتھ ہونٹوں سے اُٹھالیا۔ اور نگل گیا۔ جو نعمت وہ چاہتا تھا حاصل ہوئی آپنے اُس کو قصبہ آہار میں بھیجا۔ وہاں پر اُس کی شیخوخت رونق پکڑ گئی۔ اُس مقام پر ایک جادوگر جوگی تھا۔ وہ مباحثہ کرنے لگا۔ شیخ راجو نے موسوی ولایت کے ذریعہ سے اُس کا جادو باطل کر کے۔ اپنا گرویدہ بنالیا۔

اس قسم کی عمدہ عمدہ کراماتیں اور خرق عادات آپ کی بہت کچھ بیان کی گئی ہیں۔ لیکن چونکہ یہ مختصر کتاب اس قسم کی گفت وگو کے لئے کم گنجایش رکھتی ہے۔ لہذا حوالۂ قلم نہیں کی گئیں۔ سید زین العابدین نام ایک عالم آپکے معتقدین میں سے ہیں۔ اُنھوں نے ہجری سنہ ایک ہزار نو میں ایک رسالہ لکھا ہے۔ جس میں آپ کے حالات تفصیل کے ساتھ تحریر کئے ہیں۔ خدا کرے۔ وہ شائقین کے مطالعہ میں آوے۔ انہ جوینده یا بنده بنے۔ **بیت**

من طلب کردم وصالش روز و شب	یا فتم اینک بحکم من طلب

علاؤالدین مجذوب آپ کی تاریخ رحلت ہے۔
سنہ ۹۵۹ھ

یاد شیخ کمال الدین قریشی

آپ شاہ عبدالرزاق جھنجھانوی کے مرید ہیں۔ گجرات کے بنادر اعظم میں سے ایک بندر کو کہ نام بھی ہے اس بندر میں آپنے پیر کی اجازت سے قیام اختیار کیا تھا۔ اور طریقت کے اندر اہل حقیقت کے مقامات کو پہونچکر سلسلہ رہنمائی جاری کر رکھا تھا۔ بہت لوگوں نے آپ کی ہدایت کی بدولت کمالات اور حالات کا فرہ پایا ہے

مصرع۔ تا مستی شراب محبت نصیب کیست

یاد شیخ احمد لور نعمت اللہ

آپ کی زاد بوم چندیری ہے۔ قادر شاہ کے عہد میں مالوہ کے شیخ الاسلام تھے۔ آپ کے چوتھے دادا شیخ علاءالدین مقتول ملتان سے آئے تھے۔ اور مشیت ایزدی سے گوالیار میں قیام فرمایا۔ لیکن فرزندوں کو ہمیشہ یہ خوف دلاتے رہتے تھے۔ کہ بیکر پرستوں کا ایک غلبہ ہونے والا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ جب فتنہ مذکور کا آغاز ہوا تو باشندگان گوالیار کے سر آفت آئی۔ شیخ الاسلام کے تیسرے دادا شیخ اسمٰعیل تھے۔ شیخ اسمٰعیل اہل تجرد کی جماعت ساتھ لیکر چندیری کو گئے۔ اور وہیں مکان بھی بنالیا۔ اسی جگہ شیخ نصیرالدین ابن شیخ اسمٰعیل۔ اور شیخ نعمۃ اللہ ابن شیخ نصیرالدین کی علمی صورتیں اُن شرائط کے ساتھ جو وجود خارجی کو لازم ہیں۔ ظاہر وجود میں ظہور پذیر ہوئیں

اور اسی جگہ کمال استعداد کو پہونچکر عین (وجود) سے علم (عدم) کو روانہ ہو گئین - صوفیون کی اصطلاح
مین اولین حالت کا نام وجود ممکن اور پچھلی حالت کا نام عدم اضافی ہے - اِن حالتون کو مبدء اور معاد
بھی کہتے ہین - ان کے بعد شیخ الاسلام اپنے باپ کے جانشین ہوئے جب رانای چیتور نے چندیری کو
شکست دی - تو آپ فرزندون اور عزیزون کو ساتھ لیکر دوسرے لوگون کے ہمراہ چیتھرہ مین چلے آئے چیتھرہ
ایک قصبہ ہے سرکار کالپی کا - یہان کا حاکم احمد خان فیروز یہ نیک شخص تھا - اسنے آنے والون کو عزت اور
تعظیم کے ساتھ لیا - اور حکم دیا - کہ یہان کے باشندون کو چاہیے - چندیری کے آفت زدون کے ساتھ برادرانہ
سلوک کرین - اور اپنا سامان اور سرمایہ آدھون آدھ تقسیم کردین تاکہ اِن لوگون نے جو تکلیف اُٹھائی ہے -
اُس کو بھول جائین القصّہ اہل اسلام کی خرابی جب سلطان بہادر گجراتی کے گوش گزار ہوئی - تو
اُس کو غیرت آئی وہ بہت سی سپاہ لیکر روانہ ہوا - اور قلعہ چیتور کا محاصرہ کیا - جو رانا کا پرانا وطن ہے - اور بڑی
بھاری لڑائی ہوئی - چونکہ لڑائی کے ذریعہ سے قلعہ کی فتح دشوار معلوم ہوئی - لہذا علما نے جمع ہوکر فتویٰ لکھدیا - کہ
اسلام کا بول بالا ہونے کے لئے - سپہ سالار کو عقلاً اور شرعاً جائز ہے - کہ جو غیر مطیع اسلام ہین - اُن کو قسم اور صلح
کے ساتھ قبضہ مین لاکر مار ڈالے - اور فریب بہانہ کے ذریعہ سے اُنپر فتح یاب ہووے - چنانچہ رانا کو صلح کے
بہانہ سے پکڑ کر تلوار سے مار دیا - اِس کے بعد سلطان شکار کھیلتا ہوا - رائسین کے قلعہ مین پہونچا - جو لوگ چندیری
سے جلاوطن ہوکر چیتھرہ مین آئے ہوئے تھے - اُن کے بلانے کے واسطے حکم جاری فرمایا - وہ لوگ بتعمیل حکم
رائسین مین آئے - سلطان اُس وقت میدان چوگان بازی مین تھا - فرمایا جلد پیش کئے جاوین - اور جلد ان
کے اندرونی زخمون کا علاج کیا جاوے - چنانچہ کچھ لوگون کو تو اُن کا گیا ہوا دنیاوی اسباب جس کے مقدر مین
جتنا لکھا تھا - مل گیا - اور کچھ لوگ جہان اُترے ہوئے تھے - وہین پڑے رہے - اور قناعت پر دل بنا دھر - انہین
ایام کے قریب قریب سلطان تو گجرات کو روانہ ہوا - اور ملو خان کو جو قادر شاہ کے نام سے مشہور تھا - خبر پہونچی - کہ
شیخ احمد اور نیز دیگر چند متوکل تنہائی پسند لوگ رائسین مین ہین - جن کی روزی آسمان پر ہے - یہ سنکر محبت اسلام
جوش مین آئی - ایک دلسوز دانشمند کو بھیجا - اور وہ ان لوگون کو نہایت عزت اور حرمت کے ساتھ اُجین مین لے آیا
آپنے بقیۃ العمر شیخ الاسلامی کی مسند پر بیٹھکر ہدایت جاری رکھی - اور جو لوگ سالک تھے اُن کو تیز روی سکھائی
دسوین صدی کا آغاز تھا - کہ قلعہ اُجین مین خوابگاہ اختیار کی - دو لڑکے چھوڑے - شیخ جمال - اور شیخ عبدالقادر

مصرع باد ادل سلیم نصیبش ز کردگار

یاد مخدوم اعظم مولانا خواجگی احمد

آپ جلال الدین کے بیٹے ہین - جو دوست محمد کاشانی قلیچی کے بیٹے تھے - اور دوست محمد کاشانی شیخ برہان الدین قلیچ کے پوتون مین سے ہین - جو عمدہ لقبی نسب حنفی مذہب تھے - اور کاشان فرغانہ سولد تہا - آپ کی تلقین سے عقل کے آئینہ کو صیقل ہوتا تہا - اور نیز تلقین کے آئینہ مین شاہی حقیقتین نظر آتی تہین مولانا محمد قاضی کے مرید تھے - جو خواجہ احرار خواجہ عبید اللہ باغستانی کے بزرگ خلفا مین سے ہین - آپ کے وصال کی تاریخ جس کو عوام وفات کہتے ہین - ہجری سنہ نوسو انچاس تہا - اور ہجران کا زمانہ جسکو لوگ زندگانی سے تعبیر کرتے ہین - اٹہتر سال بتاتے ہین - جن ایام مین والی ملک ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ گرگانی تیموری نے ہندوستان فتح کرنے کا ارادہ کیا تہا - اُن ایام مین سلطان ابراہیم لودہی ملک دہلی کا بادشاہ تہا - اُس کے ساتھہ بڑی بہاری لڑائی ٹہنی - چونکہ گرگانی فوج نے لڑائی کی طاقت اپنے مین نہ دیکھی تو سپہ سالار کا بیان ہے - کہ مینے حلیہ احراریہ کا تصور کیا - ایک سوار نظر آیا - جس کا گھوڑا اور لباس دونون سفید تھے - اور اُس نے فوج دشمن کے ساتھہ تلوار سے مار دہاڑ شروع کردی - تہوڑے عرصہ مین وہ لڑائی فتح ہوگئی اور لودہی کی فوج نے بہاگنے کو غنیمت بلکہ باعث زندگانی سمجہا - سپہ سالار کا بیان ہے - کہ مینے اُس حلیہ کو عبارت مین لکھہ لیا - جب لڑائی کا شور و غوغا فرو ہوا - تو مینے یہ واقعہ دانشمندون کے روبرو بیان کیا - جو میرے پاس تھے - اُس مجلس مین اس خانوادہ کے بزرگون مین سے بہی ایک صاحب تھے - انہون نے فرمایا - کہ یہ حلیہ مولانا خواجگی احمد کا ہے - مینے اُسی روز میر قوزی کو جو میرے امیران اعظم مین سے تھے وہ حلیہ کا ورق اور اُس کے ساتھہ بہت کچہہ تحفے اور ہدیے دیکر آپ کی خدمت مین روانہ کیا - اور یہ چند بیت نیاز نامہ مین لکھکر اپنا ضمیر آپ پر ظاہر کیا - **قطعہ**

در ہوائے نفس گمرہ عمر ضائع کردہ ایم — پیش اہل اللہ از اطوار خود شرمندہ ایم
یک نظر بر مخلصانِ خستہ دل فرما - کہ ما — خواجگی را ماندہ اکنون خواجگی را بندہ ایم

رباعی

درویشان را اگرچہ نز خویشانیم — لیک از دل و جان معتقد ایشانیم
دور است نگوی شاہی از درویشی — شاہیم و لے بندہ درویشانیم

بہت سے بیدار مغز لوگ آپ سے بیعت تھے - کسی قدر آپ کی معرفت اور ہدایت کے حالات آپ کے بزرگوار

خلفا - اور فرزندون کی یادداشتون سے معلوم ہون گے۔ انشاء اللہ العزیز - خدا کرے - یہ حالات شائقین حکایات سے مخفی نہ رہین -

چونکہ راقم تعریف اور پسندیدہ عادات کے لکھنے مین شبدیز قلم کی باگ کہنچی ہوئی رکھتا ہے - لہذا اُس کو جولانی مین سرپٹ نہ کرکے - تمام تعریفات اور پسندیدہ عادات کو نہایت تنگی کے ساتھ ظاہر کرتا ہے - ورنہ اس صاحب ذکر کی سرشت مین بہت کچھ بزرگیان - اور بزرگیون کی استعداد موجود ہے - راقم اِس صاحب ذکر کی تعریف مین نثر اور نظم کے بے انتہا پہول نثار کرتا - بلکہ ہر ایک کی یادداشت مین فصیح البیانی کام مین لا کر تحفہ پذیر آنے والون کے سرمایہ کے واسطے ایک عمدہ یادگار چہوڑتا - لیکن پہر بہی بحکم مصرع

باب ورنگ وخال وخط چہ حاجت روے زیبا را

تحریر سے کام معلومات کی ضروری باتین ضبط مین لانے کے علاوہ نہین لیا ہے مصرع مدح او از شمار بیرون است

یاد مولانا محمد صاحب مجدد

تمام علوم مین آپ کی طبیعت رسا تہی - سلطان محمود ابن مظفر ابن محمود کا زمانہ تہا - کہ آپ حجاز سے گجرات مین آئے تہے - سلطان آپ کا شاگرد ہوا - اور خدا کا شکر ادا کیا - اور آپ کا رتبہ بلند کرنے مین کوشش بیان تک کی - کہ آپ کی ٹال ٹول چہنیاں نہ کرکے - جملۃ الملکی کا منصب اور خداوندخانی کا لقب عطا فرمایا - اسی طرح پر سلطان محمود کے بیٹے سلطان بہادر نے بہی آپ کی تعظیم مین باپ کے مراسم پر کچھ زیادہ ہی کیا - جن ایام مین جنت آشیانی نصیرالدین ہمایون شاہ نے برد مضجعہ صوبہ گجرات فتح کیا - اور سلطان بہادر اپنی قلمرو کو فوج سے خالی چہوڑکر دریاپار کے جزائر مین بہاگ گیا - تو اُس وقت آپ گجرات مین ہی تہے - جنت آشیانی سے ملاقات کی - تعظیم وتکریم کے مدارج ادا ہوئے - شاہی عنایت کی کشش آپ کو لشکر کے ہمراہ دہلی مین لے آئی - یہ دلکش مقام آپ کے دل کا دامن پکڑ بیٹہا - ناچار قیام کرنا پڑا - شیرشاہ سور کا زمانہ تہا - کہ آپ دارالسرور کو روانہ ہو گئے - آپ طبقہ مغربیہ احمدیہ مین بیعت تہے - اور اُسی سلسلہ کے پیرون کی روش پر طریقت کا سلوک بہی رکہتے تہے -

یاد شیخ چندن دِسوری (مندسوری)

آپ شیخ بدہا کے بیٹے تہے - اور شیخ بدہا کے باپ کا نام شیخ جیجو تہا شیخ صدرالدین خاموش چشتی کے مرید مین - موثرِ دم مسیحائی انفاس - اور ظاہر وباطن کی شست وشو کمال درجہ پر رکہتے تہے - ایزدی جذبات اور سلوک کے مقامات بہی آپ کو حاصل تہے - آسمانی خزانون کے دروازے آپ کے ہاتھ پر کہلے ہوئے تہے - ہمیشہ کیا نقد اور

کیا جنس بقدر احتیاج - اور بقدر خواہش - خواستگارون کو بے تامل دیا کرتے تھے - ہر ایک فن کی کتابین فراہم کر کے - غیر ذی استطاعت علما اور طلبا کو پہونچایا کرتے تھے **القصہ** سائل کا محروم رہنا اپنے اوپر حرام جانتے تھے سلطان بہادر گجراتی - آپ کا معتقد با ارادت تھا - اِس سلطان کے زمانہ مین بہوپت راے رائسینی کے ساتھ آپ کے اعزہ اور درویشون کی لڑائی ٹھنی ہوئی تھی - آپنے اعلاے کلمۃ اللہ کی غرض سے اِن لوگون کی امداد مین بڑی بھاری لڑائی کی - آپ کے قبیلہ کے بہت سے لوگ درجہ شہادت کو پہونچے -

کہتے ہین شیخ منجھو اجمیری - سفر حجاز سے ہند کی طرف واپس آئے - تو ایک بھاری زنجیر اپنے پانون مین اس شرط پر ڈال لی تھی کہ مشائخ مین سے جس کسی کے دیدار سے یہ بھاری زنجیر اُن کے پانون سے بآسانی نکل جاویگی اُسی کی بیعت کا طوق اپنی گردن مین پہنونگا - اسی طریق پر منزل در منزل طے کرتے ہوئے - دِسُور (مندسور) مین آئے - شیخ دان - اور شیخ سلطان شیخ چندن کے بزرگ خلفا مین سے تھے - اول شیخ منجھو نے اِن بزرگوان کی ملازمت حاصل کی - اور زنجیر ڈالنے - اور کھولنے کی شرط بھی بیان کی - اِن بزرگون نے فرمایا - بیشک پیر بزرگوار کے مشکل کشا جمال سے یہ عقدہ حل ہو جاوے گا - جب عہد پورا ہوا - اور جیسا کہا تھا - ویسا ہی وقوع مین بھی آیا - تو اُسی دم مرید ہو گئے - **بیت**

زبار ہستی خود گر کسے جریدہ شود	ببارگاہ وصالش سبک رسیدہ شود

اس قسم کی آپ کی باتین جو خوارق عادات ہین - لوگ بہت کچھ بیان کرتے ہین - تیئیسوین رمضان ہجری سنہ نوسو ترسیٹھ مین آپ عالم علوی کو کوچ فرما گئے - خوابگاہ ٹوڑی جو ایک پشتہ ہے دسور (مندسور) کے کنارہ کہتے ہین - آپ کے جد امجد شیخ جھجو - راؤ کے سکندرہ مین قیام رکھتے تھے - تقدیر سے ترک وطن کر کے سیاحی کا ارادہ کیا تھا لیکن آخر کار آب ودانہ کی زنجیر آپ کے سیاح پانون مین پڑی - اور مندسور کے اطراف مین مقیم کیا - شیخ موسی اُجینی - شیخ لال گجراتی - اور شجاعت خان بدر بار بہادر خان افغان - جو چند سال حاکم مالوہ بھی رہ چکے ہین - آپ کے مریدون مین سے تھے - **رحمہم اللہ**

شیخ چندن کے بیٹے شیخ محمد ہین - ہجری سنہ ایک ہزار چودہ مین اسی برس کی عمر ہے - یہی سجادہ نشین ہین - صورت بالکل درویشون کی - تن صوفیون کا - دل سادہ - اور خدا دوست پیر ہین - اللہ تعالی انجام بخیر کرے - جو کچھ لکھا گیا ہے - یہ سب انہین کے بیانات پر سے لکھا گیا ہے -

یاد سید زهید

آپ شاہ بدہا کے بیٹے تھے۔ شاہ بدہا کے باپ کا نام حمزہ ابن قطب ابن عمر ابن جلال تھا۔ قدس اللہ اسرارہم آپ کی زاد بوم اور خوابگاہ دونوں قصبہ سیارن ہیں شیخ محمد عیسیٰ جونپوری کے خلیفہ ہیں۔ جو دو واسطہ سے نصیر الاولیا چراغ دہلی کو پہونچتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ آپ کا سر زانوے مراقبہ کے سوا۔ کچھہ جانتا ہی نہیں تھا۔ اور آپ کی آنکھیں گریہ شوق کی سوا۔ کوئی چیز پسند ہی نہیں کرتی تھیں۔ آپکے سینہ میں شورش عشق کی سوا کسی قسم کا خیال نہیں تھا اور آپکے ضمیر میں یاد مولیٰ کے علاوہ کوئی بات نہیں آتی تھی۔ آپنے زندگی کا تمام زمانہ۔ مراقبہ۔ اور انتظار میں ہی گزار دیا شیخ قاضن شطاری۔ جو شاہ عبداللہ شطاری کے بڑے خلیفہ تھے۔ آپکے داماد ہیں۔ اور شاہ ابوالفتح ہدیۃ اللہ پسر شیخ قاضن شطاری در پیر بابا حاجی حمیدالدین حضور آپ کی دختر سے ہیں **مصرع** و فرزند خلاص بادا نامۂ اعمال او

یاد مولانا قاضی خان

آپ یوسف ناصحی کے بیٹے ہیں۔ جلال الحق آپ کا لقب ہے۔ زاد بوم ظفر آباد جونپور ہے۔ بیعت کا شجرہ اور خلافت کا خرقہ شیخ حسن طاہر کی خدمت سے پایا تھا۔ قدس سرہما کشفی اور لدنی علوم سے کافی طور پر حصہ آپ کو ملا تھا۔ والا فطرت اصحاب جو دوئی سے بالکل علیحدہ ہیں۔ ان کی اصطلاحات سمجھنے میں آپ یکتاے زمانہ تھے۔ آپکے پیر اپنی حیات میں سالکان طریقت کو آپکے حوالہ کر دیا کرتے تھے۔ بلکہ اپنے فرزند شیخ عبدالعزیز کو بھی آپکے سپرد کر دیا تھا۔ تاکہ آپ اُن کو خداشناسوں کے پسندیدہ افعال تعلیم کردیں۔ اس قدر زیبایش جو پیرزادہ کے حالات میں پائی جاتی ہے۔ آپ کی ہی پرورش کی بدولت ہے۔ آپ کی رحلت کا سال دسویں صدی کا دوسرا النصف حصہ ہے۔

یاد شیخ محمد عینی

آپ کے بزرگ اسوۃ الاولیا عین القضاۃ ہمدانی قدس سرہ کو پہونچتے ہیں۔ ہمدان سے آپ ہرمز ہوتے ہوئے گجرات میں آئے۔ اور احمد آباد میں بود و باش اختیار کی۔ یہاں آپ کے فرزند ہوئے۔ جو دانشمند اور خداشناس تھے سب میں بڑے شیخ شہاب الدین تھے۔ جو دینداری۔ طلب علم۔ اور تعلیم علم میں پوری دستگاہ رکھتے تھے۔ یہی باپ کے بعد جانشین بھی ہوئے۔ اور شیخ شہاب الدین کے بھی کئی بیٹے تھے۔ جن میں سے ایک شیخ حسن کو سجادہ نشینی کا درجہ ملا تھا۔ دو جہانی کمالات ان کے گرداگرد گشت کرتے رہتے تھے۔ ان کے بعد ان کے لڑکے شیخ خان نے خاندان کی رونق بڑہائی۔ ان کا جمال اور حال۔ صلاحیت۔ اور پرہیزگاری کے ساتھہ

آراستہ تھا۔ اِن مذکورہ بالا چارون شخصون کی خوابگاہ احمد آباد ہے مصرع بادا البالب ازمی دیدار جام شان

یادشاہ منصور

آپ شاہ بہکاری کے مرید ہین۔ جن کی خوابگاہ برہان پور متعلقہ دار الخلافہ صوبہ خاندیس مین ہے الٰہی جذبات مین بیخود تھے۔ اور دریائے توحید مین ڈوبے ہوئے تھے۔ عالم جوانی مین سپاہیانہ رنگ اختیار کر رکہا تہا۔ اور وجہ معاش راہزنی کے ذریعہ سے تہی۔ ایک روز پیر کی خانقاہ مین عام دعوت تہی۔ آپ کندہے پر تلوار لٹکائے ہوئے پہونچے۔ اور زور کے ساتھہ کہانا مانگا۔ پیر نے فرمایا۔ کیا درویشون کا سکبا کہانے کی تم کو طاقت ہے۔ جواب دیا۔ ہان۔ یہ سنکر پیر نے اپنے ہاتہہ سے ایک لقمہ آپ کے منہ مین دیا۔ لقمہ ہنوز حلق مین اُترنے نہین پایا تہا۔ کہ بیہوش ہو گئے۔ بہت دیر تک یون ہی خاک پر پڑے رہے۔ اِس کے بعد چند روز تک کوچہ و بازار مین مجنونانہ برہنہ پہرتے رہے۔ جب کسی قدر سکون ہوا۔ تو قلعہ کے دربار کے سامنے بیٹھہ گئے۔ صبح سے لیکر شام تک آپ کے گرد آدمیون کا ہجوم بنا رہتا تہا۔ آپ جو کچھہ کہہ دیتے تھے۔ اخیر مین ویسا ہی ہو جاتا تہا گجرات سے معاودت کے وقت جنت آشیانی ہمایون بادشاہ بہی آپ کے دیدار کے واسطے حاضر ہوا تہا۔ اور آپکے ارشاد کے بموجب صوبہ خاندیس سابقہ والی اور حکام کو سپرد کرکے کوچ کر گیا۔ شیخ عثمان ابن لاون جو راقم کے ہمسایہ ہین۔ اُس مجمع مین حاضر تھے۔ فرماتے تھے۔ اولاً آپ نے جنت آشیانی کے ترکش سے ایک تیر نکالا اور اُس کے تین پر اُکہاڑ کر جب ایک پر باقی رہ گیا۔ تو اُس تیر کو پہر ترکش مین رکہہ دیا۔ اور ابریق خاص کو آبدار کے ہاتہہ سے غصہ ہو کر لیا۔ اور اُس کا پانی زمین پر گرا دیا۔ جب اُس مین تہوڑا سا پانی رہا۔ تو ابریق پہر آبدار کے سپرد کر دی۔ اُس وقت چند سوز شناس بزرگ حاضر تھے۔ اُنہون نے فرمایا۔ تیر کا ایک پر باقی رکہنا۔ علامت اِس بات کی ہے۔ کہ فرزندان بادشاہ مین سے ایک فرزند عالمگیر ہو گا۔ اور ابریق مین تہوڑا سا پانی باقی رکہنا۔ خبر دیتا ہے۔ کہ بادشاہ کی عمر کم رہ گئی ہے۔ بالآخر جو تعبیر دی گئی تہی۔ وہی موافق تقدیر ہوئی۔

ملک زین الدین جنبانی فرمان روائے گجرات کے وزیر تھے۔ اِن کے علم کی عروس عمل کے زیور سے آراستہ تہی بیان کرتے تھے۔ کہ بابا منصور ایک روز فرماتے تھے۔ آغاز جوانی مین میرے یہان دنیاوی زر و زیور اور سامان سلطنت بہت کچھہ تہا۔ ایک رات ایک مجذوب کی نظر میرے اوپر پڑی جو تاثیر کر گئی۔ یعنی اُس نظر سے سر مین شورش پیدا ہوئی۔ جب مین اپنے گہر آیا۔ تو مینے اپنی راز دار بیوی سے کہا۔ میرا دل دنیاوی خیالات سے سرد ہو گیا ہے۔ مین چاہتا ہون کہ کل کے روز جو کچھہ میری ملک مین ہے سب حاجتمندون کو اور فقراء سے ہمسایہ کو دیدون۔ اور جس قدر

خوراک اور لباس کے واسطے کفایت کرے۔ صرف اُسی پر قناعت کرون۔ بیوی بڑی بلند ہمت اور رابعہ وقت تھی۔ جواب دیا۔ کہ ایسے عزیز مہمان (خیال نیک) کی ضیافت صبح پر موقوف رکھنا جوانمردی اور مروت کی بات نہین ہے۔ یہ پاک خیال جو دل مین پیدا ہوا ہے۔ اس کو اسی وقت عمل مین لانا چاہیئے۔ اور بے تامل اپنا زیور۔ بدن پر سے اُتار کر اور پتھر سے ٹکڑے ٹکڑے کر کر محتاج ہمسایون کو تقسیم کر دیا۔ سوائے اُس قدر کے جو ستر عورت کو کافی ہو۔ گھر مین کچھہ نہین رکھا۔ رفتہ رفتہ میری دیوانگی بڑہنی شروع ہوئی۔ یہان تک کہ مجکو ننگی کی بھی خبر نہین رہی۔

ملک زین الدین یہ بھی فرماتے تھے۔ کہ ایک روز چند بزرگان دین نماز کے واسطے تیار تھے۔ اتنے مین بابا منصور دور سے آتے ہوئے نظر آئے۔ اور آکر امام کی جگہہ جا کھڑے ہوئے۔ اور الفاظ اِیَّاکَ نَعْبُدُ بتکرار کہنا شروع کئے۔ میری عجیب حالت ہوئی یعنی الاحسان ان تعبد کانک ستراہ[۵۵] کی تجلی مینے مشاہدہ کرلی۔ ایسا اثر ہوا۔ کہ میرے دل کی آنکھین روشن ہوگئین۔ اِس درمیان مین بابا نے پھر کر میری طرف دیکھا۔ اور فرمایا کہ ایسا ہی چاہیئے۔ اور نہایت عجلت کے ساتھہ صف مین سے نکل کر چلے گئے اس وقت تک اُس ایک لحظہ اقتدا کی۔ اور ایک رکعت نماز کی لذت دل سے نہین جاتی ہے۔ اور مینے اپنی عبادت مین ویسی ربودگی پھر کبھی نہین دیکھی۔

یاد شیخ عبدالملک قاری

آپ کے باپ شیخ عبداللہ ابن شیخ صالح ابن محمود غزنوی خالدی تھے۔ آغاز ہوش مین تحصیل علم کا شوق پیدا ہوا جس نے آپ کو مسافر بنایا۔ آپ اپنے شہر سے چل کر ہری مین پہونچے۔ اور جہان اب زیارت گاہ ہے۔ وہان بود و باش اختیار کی۔ سب سے اول یہ کام کیا۔ کہ حافظ محمود تا بادگانی کی خدمت مین کلام ربانی حفظ کیا۔ ایک صاحب حافظ عثمان ہردی صاحب ولایت اور جامع انواع علوم تھے۔ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ مینے عالم مثال مین حضور خاتم النبوۃ علیہ افضل التحیۃ کی تعلیم سے کسبی اور وہبی علوم کی مشکلات حل کی ہین۔ اور چالیس برس کامل خواجہ خضر علیہ السلام کی صحبت سے اکتساب کمالات کیا ہے۔ آپ نے کلام مجید حفظ کرنے کے بعد ان حافظ صاحب کی ملازمت مین شاگردی کی۔ اور عثمانیہ فضیلتون سے مشرف ہوئے۔ آپ شیخ زین الدین خوافی کے مرید و خلیفہ ہین۔ آپکے اِس قسم کے اسباب بزرگی بہت سے ہین۔ جب سلطان سکندر لودھی نے متواتر عریضے بھیجے۔ اور اُن مین آپ کی تشریف آوری کی خواہش ظاہر کی۔ تو چونکہ التماس کا قبول نہ کرنا۔ خانہ مروت کی عمارت

---

۵۵ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین ۵۵ خوبی کی حقیقت یہ ہے کہ اے حق طلب تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے۔ کہ گویا تو اُس کو دیکھتا ہے ۲

دُہا دیتا ہے۔ مثلاً آپنے التماس سلطانی قبول فرماکر دارالخلافۃ آگرہ مین تشریف شریف ارزانی فرمائی۔ اور یہان پر بے شمار لوگون نے آپ کی خدمت سے بے انتہا فیض پایا۔ ایکسو تیس سال کی آپ کی عمر ہوئی۔ اس تمام مدۃ العمر مین رندی آسمانی ہی رہی۔ کسی فرمان روا یا کسی حاکم سے معین طور پر کچھ نہین لیا۔ ماہ رجب ہجری سنہ نوسو چھبین مین ملک معنوی کو رخصت ہو گئے۔ خوابگاہ آگرہ۔

یاد شیخ عبدالحکیم ابن شاہ باجن

آپ اپنے باپ کے مرید بھی ہین۔ اور خلیفہ بھی ہین۔ اور آپکی خوابگاہ بھی اُنہین کے روضہ مین ہے۔ قدس سرہما شیخ احمد رئیس۔ اور ملک شیر خلوتی پسر ملک شائع۔ یہ دونون شخص آپکے بزرگ خلفا مین سے ہین اِن دونون بزرگوارون کا بیان ہے۔ ایک روز آپ کی ملازمت مین اس قسم کی بات نکلی۔ کہ باوجودیکہ ضعیفی۔ لاغری۔ اور ریاضت۔ حد درجہ کی بڑہی ہوئی ہے۔ مگر مخدوم کا جوش و خروش۔ سماع کے وقت اِس قدر دیکھنے مین آتا ہے۔ کہ کسی دوسرے شخص کو آغاز شباب مین بھی میسر نہوگا۔ فرمایا۔ کم و بیش سات برس کی عمر تھی کہ مرض چیچک مین مبتلا ہو گیا تھا۔ اور اُس بیماری مین بدن سے جان نکل گئی تھی۔ پدر بزرگوار کی خدمت مین خبر پہونچی۔ کہ عبدالحکیم گزر گیا۔ فرمایا۔ جس طرح سے ممکن ہو۔ یہان تک لاؤ۔ جب مین حاضر کیا گیا تو آپنے رحمۃ اللہی گودڑی اور مسعودی خرقہ مین مجکو لپیٹ دیا۔ اور یہ بات زبان پر لائے۔ کہ اِس بیمار کی موت اور زندگی دونون مینے اِن دونون بزرگوارون کے باطن کو سپرد کردی ہین۔ اور خود بھی از راہ عجز و نیاز اپنا سر مراقبہ مین جھکا لیا ایک گھنٹہ بعد میرے بدن مین حس و حرکت پیدا ہوئی۔ اور صحت و تندرستی کا چشمہ ابل نکلا۔ آج کے روز جو طاقت آپ لوگ درویش کے سماع مین دیکھتے ہین اس کو بالکل اُسی تفویض کا پرتو جاننا چاہیئے ورنہ مجکو عجز اور کمزوری نے بالکل توڑ مروڑ کر رکھ دیا ہے۔

آپ یہ بھی فرماتے تھے۔ شاہ باجن نے رحلت فرمائی کے روز مسعودی جبہ درویش کو عنایت فرمایا تھا اور تھوڑا سا پرہیزی شوربا مین سے بھی دیا تھا۔ اور انواع و اقسام کی مہربانیان فرماکر یہ خوشخبری سنائی تھی کہ جس قدر فیض و فضیلت بزرگانِ دین سے باجن کو ملی تھی آج کے روز عبدالحکیم کے حوالہ کی گئی۔

مصرع: باد دل گنج آلہی حکمتش

یاد شیخ حسن خطاط

آپ شیخ محمود انصاری شیرازی کے فرزند ہین۔ درسی کتابون کی تحصیل آپنے اپنی زاد بوم مین کرکے خوشنویسی

مین بھی ناموری حاصل کی تھی - کہتے ہین جن ایام مین ملک فارس - شاہ طہماسپ ابن شاہ اسمٰعیل صفوی شاہ خراسان کی قلمرو مین شامل ہوا - اُس نے شاعرون کے گروہ کو قبول شیعی مذہب پر لوگون کو برانگیختہ کرنے کے واسطے مقرر کرنا شروع کیا - آپنے تمام خانہ نشینون سے علیحدہ اپنی والدہ ماجدہ کو ہمراہ لیکر خشکی کے راستہ سے حرمین شریفین کا قصد فرمایا - اور ان دونون مقدس بافیض مقامات مین ایک عمر تک رہ کر حدیث کی سند وہان کے علماے صحت کے ساتھ حاصل کی - اور پھر دریا پار کے راستہ سے گجرات مین آئے - اُس وقت سلطان مظفر گجراتی بزرگ کا عہد تھا - یہان پر چند روز بزرگون کی بلازمت مین رہ کر افاضہ و استفاضہ کا بازار گرم رکھا - جب سلطان سکندر لودھی کا زمانہ شروع ہوا - تو آپ گجرات سے آگرہ کی طرف روانہ ہوئے - لودھی نے آپ کی خدمت گذاری - دلجوئی - اور تعظیم کی - اور قیام آگرہ کے واسطے التماس کیا - چونکہ التماس کا قبول کرنا عمدہ عادات کی خصوصیات مین داخل ہے - لہذا آپنے کندھے سے کمل اُتار کر مکان بنانے کے ارادہ سے زمین پر بچھا دیا - اور سلطان کی خواہش کو قبول فرمایا - اس کے بعد لودھی اور نیز جو کوئی وہان کا فرمان روا ہوا - وہ آپ کی خدمت ضرور کرتا رہا - وہ ہمیشہ آپ کی خلوت اور انجمن کی حاضری کا طالب ہی رہتا تھا - روایت ہے کہ اکثر پرستاران خانہ - خوشخطی صحیفون کے سرورق کی صفائی - اور طلائی رنگ آمیزی کے کام مین کامل مہارت رکھتی تھین - اور لوگ اس پیشہ کا اس درجہ پر ہونا - آپ کی خرق عادات مین سے سمجھتے تھے - شیخ زین نے جو جنت آشیانی ہمایون شاہ کے صدر تھے - اپنے اشعار مین آپ کی فضیلت کی تعریف فرمائی ہے

مصرع ہست شعرمن زعقل ونقل خواہم بشنود ۔ جامع المعقول والمنقول مولانا حسن نے تاریخ جو تھی - جب ہجری سنہ نوسو چھپن کو صفحہ دنیا سے رقم ہستی مٹائی - اور قلم سے آخرین نامہ کا لکھنا شروع کر کے خط نسیخ ختم کیا

مصرع نام او بر لوح دل مرقوم باد ۔ آپ آگرہ مین دفن ہین -

یاد شیخ امان اللہ پانی پتی

آپ کا نام عبدالملک ابن عبدالغفور ہے - قدس سرھما - شیخ محمد حسین قادری سے آپ بیعت بھی ہین - اور خلافت بھی رکھتے ہین - اور رسمی علم بالخصوص علم تصوف کی تحصیل مین شیخ محمود مودود لاری کے شاگرد ہین جنکے کسی قدر حالات لکھے جا چکے ہین - وحدت وجود کے بارہ مین آپ کی تحقیقات سے شیخ محی الدین عربی کا زمانہ یاد آتا تھا - فصوص اور فتوحات وغیرہ کتب صوفیہ کی تمام مشکلات بآسانی بیان فرمایا کرتے تھے - ہمیشہ ہم رازدن سے کہا کرتے تھے - اگر اہل زمانہ - خود داری کی عادت چھوڑ کر انصاف سے کام لیوین - تو وحدت وجود کے

مقدمات عقلی ونقلی دلائل سے ادنیٰ واعلیٰ کے ذہن نشین کردئے جاوین - اور نیز فرمایا کرتے تھے - مینے سلوک کی بدولت رسمی علم کے تنگ وتاریک کوچہ سے نکل کر آلہی معرفت کے میدان مین قدم رکھا ہے - اور کشف وکرامات کے بارہ مین دوتین میدان سب سے آگے ہی بڑھ رہا ہون - وحدت وجود کے مقام کو اہل تصوف طاقت عقل سے باہر سمجھکر کشف صحیح کے حوالہ کردیا کرتے ہین - آپنے عنایت ایزدی کی مدد سے عقل کو اس عالی مقام کی سرحد تک پہونچاکر سولہ معقول دلیلین باسپر قایم کی ہین - مولانا جامی قدس سرہ کی کتاب لوایح پر ایک شرح لکھی ہے - جو علم تصوف کی تمام ضروریات کو حاوی ہے - اور مذکورہ بالا سولہ معقول دلیلون مین سے بعض دلیلین اس شرح مین بھی لکھی ہین - جو شخص تلاش کرے گا - وہ ان کلیات تصوف کے مطالعہ سے اپنے مقصد مین کامیاب ہوگا تاریخ بارہوین ربیع الآخر ہجری سنہ نوسوستاون کو عنصری عالم سے رخصت ہو کر دائمی خوابگاہ اُسی شہر مین اختیار کی جس مین بزمانہ حیات قیام تھا - مصرع باد کشف اہل دل مقبول او -

یاد قاضی مینا

آپ کے پدر بزرگوار کا نام یوسف ابن حامد ابن ابوالمفاخر ابن یسین منڈو (مانڈو) والا تھا - آپ نقلی اور عقلی دونون علمون مین یکتائے زمانہ تھے - آپ کے حالات کسی قدر اس طرح پر ہین - الٰہی مشیت سے بھائیون کی مخالفت نے آپ کو صغر سنی مین ہی - وطن سے نکال کر چندیری کا مسافر بنایا - یہ سرگردانی اور پریشانی آپ کے کسب کمالات کا باعث ہوئی - یہ بالکل سچ ہے - جو یوسف منش ہوتے ہین - وہ قعر چاہ سے ہی مصر جاہ کو پہونچا کرتے ہین - القصہ - جس سال رانا ے چیتور نے فتح پاکر چندیری کو شکست دی - تو چندیری کے باشندے آوارہ ہوئے - آپنے بھی اسی حادثہ مین دوسرے بزرگون کے ساتھ ہجرت کرکے ایک مدت تک جتھرہ مین بسر اوقات کی - جب آپنے ملوخان کی درویش دوستی اور آنے والون کے ساتھ عزت اور حرمت سے پیش آنے کا شہرہ سنا - تو جتھرہ سے دارالاسلام منڈو (مانڈو) مین آئے - ایک مدت تک ملوخان کے وزیر سیف خان نے جس کو آپ کے ساتھ نسبت خویشی بھی تھی - ضروریات وقت مین آپ کی مدد کی - اور آپ کے آنے سے ملوخان کو آگاہی نہین دی - اس سبب سے آپ بہت پریشان خاطر اور غمگین رہا کرتے تھے - اتفاقاً کسی تقریب سے ایک دوسرے وزیر نے ملوخان کے حضور مین آپ کی تشریف آوری کا حال عرض کردیا - کہ ایسا عالم شخص جتھرہ سے آیا ہے - اور سیف خان نے حضور سے چھپا کر اُس کو اپنے واسطے پسند کیا ہے - شاہ نے یہ خبر پاکر دونون کو مجلس خاص مین بلایا - اور آپکی مصاحبت سے بہت خوش ہوا - آپ کے خاندان اور آپ کے بزرگون کے حالات دریافت

scanned by www.ziaraat.com

کرنے شروع کئے۔ معلوم ہوا کہ آپ کے تیسرے دادا شیخ لیسین سلطان محمود خلجی کے زمانہ مین منڈو (مانڈو) کے قاضی تھے۔ یہ سنکر شاہ نے منصب قضا کا خلعت ارث اور استحقاق کے طور پر آپ کو عطا فرمایا۔ اور اپنا ہم نشین کیا۔ مصرع بادروزی اور رضا بہ قضا ؎

یاد شیخ چکن کھندوتی

آپ کا باطن اخلاص و اخلاق کے ساتھ آراستہ۔ اور آپ کا ظاہر زہد اور صلاح کے ساتھ پیراستہ تھا۔ قصبہ کھندوت جلال پور سرکار کالپی مین ہے۔ یہی آپ کا وطن۔ مولد۔ اور مرقد ہے۔ آپ اہل دول کے ساتھ تونگرانہ پیش آیا کرتے تھے۔ ملوک زمانہ کے سامنے اپنی احتیاج ظاہر نہین کرتے تھے۔ یوسفی ولایت بھی رکھتے تھے آنے والے واقعات مثالی صورت مین آپ کو ظاہر ہو جایا کرتے تھے جس سال مین جنت آشیانی ہمایون بادشاہ نے شیر خان سور پر چڑہائی کی ہے۔ چونکہ کتابت کے ذریعہ سے شیخ کی بادشاہ سے ملاقات تھی۔ اسواسطے رقعہ لکھا۔ کہ ان ایام مین درویش کو عالم مثال مین ظاہر ہوا ہے۔ کہ ایک پرند کا بچہ۔ ایک باز کے بازو پر بیٹھا ہوا باز کے سر پر ٹھونگین مار رہا ہے۔ میرے نزدیک یہ بہتر ہے۔ کہ لشکر کشی کسی دوسرے وقت پر منحصر رکھی جاے۔ اس پیغام کو درجہ قبولیت نہین ملا۔ اور جو نامناسب حالت آسمانی کاغذ مین لکھی ہوئی تھی۔ اُس کا ظہور ہو گیا ہجری سنہ نوسو اکسٹھہ مین عنصری جسم چھوڑ کر مثالی عالم کو روانہ ہوئے۔ مصرع بادوحدت سیر گاہِ جان او۔

یاد شیخ جلال

آپ شیخ عبد اللہ کے بیٹے۔ اور شیخ یوسف کے بہائی ہین قدس سرہم۔ عبارت آرائی۔ اداے معانی۔ اور کاغذی حروف کے سمجھنے مین اپنے وقت کے ایک ہی تھے۔ آپنے ہجری سنہ نوسو تیئس مین عالم غیب سے عالم دنیا مین ظہور فرمایا۔ سات برس کی عمر تھی۔ کہ کلام ربانی حفظ کر لیا جب بارہ برس کے ہوئے تو کتب متداولہ کی تحصیل پوری کر کے بیسوین سال مین اپنی درس دینے سے پدر بزرگوار کے مدرسہ مین ایک تازہ رونق پیدا کی اور مختلف خطوط مین خوش نویسان زمانہ کے اندر سرگروہ ہوئے۔ اٹھائیس سال نشاط زندگی حاصل کیا۔ پہر ہجری سنہ نوسو اکسٹھہ مین اسی عمدہ آراستگی و پیراستگی کے ساتھ جیسی بیان کی گئی ہے۔ الٰہی دیدار کی جلوہ گاہ کو چلے گئے۔ اس حیرت افزا واقعہ کا مجمل بیان اس طرح پر ہے۔ کہ صدر الذکر سال مین جب سلیم خان پسر شیر خان سور آنجہانی ہوا۔ جو فرمان رواے وقت تہا۔ تو تاریخ چودہوین ماہ ذی قعدہ کو دولت خان پسر غازی خان بیانہ سے دوش بلا کو دار الخلافہ آگرہ مین آ پہونچا۔ پندرہوین تاریخ گوشہ نشین محلات کی سیر کے واسطے قلعہ مین گیا۔ بن

کوٹھون کے دروازے بند تھے - اُن کو خزانہ کے مکانات سمجھا - قفل توڑے گئے - یہ توپخانہ تھا بارود سے بہرا ہوا - اتفاقاً یا ہمراہی توپچیون مین سے کسی توپچی نے جس کے توڑہ مین تارہ کی طرح آگ چمکتی تھی - ایک چینگاری گرادی - چینگاری کا گرنا تھا کہ وہ بہشت نما عمارتین دوزخ کی طرح بھڑک اُٹھین - یہانتک کہ سنگین دیوارین ہوائی پرندون کی طرح اُڑ گئین - اِن اُڑنے والی چیزون مین سے ایک پتھر کا ریزہ چنے کی برابر آسمان سے شیخ جلال کے سر مین آکر لگا - اِس کے بعد ایک رات دن زندہ رہے - لیکن زبان بات کرنے پر قادر نہ تھی - بعدہ سولہوین تاریخ کو پچھلے دن مین اعلیٰ علیین کو جانے کے واسطے کجاوہ باندہ کر چلے گئے -

یاد مبارک خان ہروی

آپ ہندمین ہرات سے آئے تھے - اور مہوبہ قصبہ مین جو سرکار کالپی مین ہے - بموجب حکم الٰہی - گوشہ گزین ہوئے گہر بنالیا - اور خانقاہ بہی بنالی - ہمیشہ حجرہ مین رہا کرتے تھے - اور قرآن پڑہتے رہتے تھے - لیکن نماز جماعت سے نہین پڑہا کرتے تھے - اور کسی شخص کے آنے پر تعظیم کے واسطے نہین اُٹہا کرتے تھے - اِس سبب سے قاضی ابراہیم ابن محمد منواری آپ کو بدی کے ساتھہ یاد کیا کرتے تے - ایک اور شخص تے آزاد مزاج - قاضی حسین نام تہا - اتفاقاً اِن کے ہمراہ قاضی ابراہیم مہوبہ مین آنکلے - اور ہمراہی کے سبب سے خان کے پاس بہی گئے - آپنے فرمایا بعض لوگ مجکو دو باتون مین معیوب جانتے ہین - اور چونکہ بُرائی اُن کے دل مین ہے - اِس سبب سے خود جواب اپنے دل مین سوچ کر مجکو معذور نہین سمجہتے - پہر فرمایا - درویش مثل میت ہوتا ہے - اُس کا دیکہنا - زیارت گور کی مانند ہے - اور خاکی تودہ کے نہ اُٹہنے سے کوئی عیب پیدا نہین ہوتا - اور نیز جس شخص نے اپنے تمام اوقات قرآن کے پڑہنے مین لگادئے ہون - اُس کو تلاوت کے درمیان مین کسی غیر کی تعظیم روا نہین ہے - اِس کے بعد آپنے فرمایا "

" مینے سنا ہے - کہ خداوند عرفان و وجدان شیخ شرف یحییٰ منیری جماعت مین نہین آیا کرتے تے - ایک روز قاضی شہر کی کوشش سے مسجد مین گئے - امام کے گہر کے صحن مین ایک کنوان تہا - اور ایک گہوڑی کا بچہ بہی پال رکہا تہا - جو کہلا رہتا تہا - اِس خوف سے کہ کہین کنوئین مین نہ جا پڑے - نماز کے اندر دل بچہیرو کے باندہنے کی طرف گیا - یہ حالت دیکہکر شرف اولیا نے نیت نماز توڑدی - اور کہا - امام تو بچہیرہ کے انتظام کے واسطے چلا گیا - مجہہ مین اُس کی ہمراہی کی طاقت نہین ہے - سوائے اس کے جو غائب ہے وہ خود اقتدا کے لائق نہین ہے

Presented by www.ziaraat.com

ناچار نماز ازسر نو پڑہی - امام نے بہی اُن کی اندرونی آگاہی پر اقرار کیا ہے
پہر فرمایا - اگرچہ عروس کا ناز - ماں کے حسن پر زیب نہین دیتا ہے - لیکن پہر بہی اُسی کی لڑکی ہے اور اکثر امام خانۂ خدا (دل) کو توہین اور گدہے کی چراگاہ بناتے ہین - اور روے توجہ خانۂ خلیل (خانۂ مکہ) کی طرف کرتے ہین بیت

دہ بُود نے دل ست آنکہ درو	گاو وخر باشد وضیاع وعقار

کہتے ہین ہر روز آپ کے دروازہ پر نقارہ بغرض اعلان وطلب بجایا جاتا تہا - اور آواز نقارہ سنکر کیا غریب اور کیا مقیم مساکین فراہم ہوا کرتے تہے - اور آپ ہر ایک کو نقدی روزینہ دیا کرتے تہے - اِسی طرح جب کہ واپسین سفر کا وقت آیا - یعنی ہجری سنہ نو سو تریسٹھ تہا - تو ہر دم بیخود ہو جاتے تہے - اور نقارہ بجانے - فقرا کے جمع ہونے - اور معمولی روزینہ تقسیم کرنے کا حال دریافت فرماتے تہے - دریا نام ایک خادم تہا - وہ جواب دیدیا کرتا تہا - جب خادم نے کہا - ہنوز مینے کچہہ نہین دیا ہے - تو فرمایا - اُس ظرف مین سے دیدو جو تخت کے نیچے ہے - چونکہ ظرف مین پیسہ بہت کم - اور حاجتمند بہت زیادہ تہے - تو خادم متحیر ہوا - کہ اب کیا کرون - پہر آپنے دریافت فرمایا - تو خادم نے عرض کیا - ہر ایک شخص کو کتنا کتنا دون - فرمایا پانچ پانچ رایج الوقت قرص دیدو خادم نے دیکہا کہ پیسے اتنے کم ہین کہ چار آدمیون کو بہی کفایت نہین کرینگے - لہذا اس حکم کی تعمیل مین تامل کیا - پہر آپنے فرمایا جلدی کرو - دیدو - خادم نے پہر عرض کیا کتنا دون - فرمایا - ہر ایک شخص کو ایک مٹہی - یہ سنکر اور بہی زیادہ حیران ہوا - فرمایا - سنو دریا - دینے والا معمار کی مثال ہوتا ہے - جو دیوار مین اینٹون سے چنائی کرتا ہے معمار جتنا زیادہ سبک دست ہوگا - صاحب عمارت اہتمام مین اُتنا ہی زیادہ سرگرم ہوگا - اور مزدور بہی گارا اور اینٹین پہونچانے مین اُتنے ہی زیادہ چالاک ہون گے - جب خادم کو یہ تازیانہ لگا - تو دلیر ہوا - اور پیر کے موثر دم کی برکت سے سب کو ایک ایک مٹہی پہونچ گیا - اور ادہر ظرف خالی نہین ہوا - جب آپ کو معلوم ہوا - کہ سبنے پالیا ہے - تب مُنہ کے اوپر چادر کہینچ لی - اور عالم علوی کو روانہ ہوئے - آپ کے بعد دریا جانشین ہوا بتیس برس تک اُسنے پیر کا طریقہ قایم رکہا - اور جب وقت آیا - تو پیر کی خوابگاہ کے تحت مین زیر خاک سو رہا
مصرع مبارک باد وصل دوست اورا -

یاد سید محمد ابن سید معظم

آپ اپنے باپ کے مرید - اور قاضی محمد ابن کدن کے شاگرد تہے - خوابگاہ کالپی ہے - آپ کی عادت ایسی خوب تہی - جیسا آپ کا چہرہ - اور آپ کی طبیعت ایسی زیرک اور عمدہ تہی - جیسی آپ کی حسن تقریر - خط ثلث

عمدہ لکھا کرتے تھے۔ فنا کی چادر کندھے پر تھی اور اُستاد کے ساتھ اعتقاد حلقہ بگوشانہ رکھتے تھے۔ کہتے تھے اگر بالفرض قاضی پیراہن کے نیچے مخفی طور پر زنار باندھ لیوین ۔ تو محمد طاہر ظہور زنار باندھ لیوے گا۔ زنار کے ساتھ پیشانی پر قشقہ بھی لگادے گا۔ اور برہمنانہ ناقوس بھونکے گا۔ اگر ایسا نہ کرے تو معظم کا بیٹا نہ ہوگا باپ اور اُستاد کے طریقہ کی پیروی مین گانٹھ کوڑ تھے۔ **بیت**

نہصد و شصت و سہ ز عالم رفت	عالمے در لباس ماتم رفت

یاد شیخ دانشمند

آپ کا نام بیارہ۔ اور باپ کا نام کبیر ابن محمود چشتی ہے۔ شاہ فخر الدین ابن حامد چشتی کے مرید ہین۔ زاد بوم لکھنؤ اور خوابگاہ منڈو (مانڈو) ہے آپ رسمی علم کا خزانہ۔ اور صلاح وراست کرداری کی کان تھے۔ زمانہ کے لوگون کو آپ کی ذات سے رونق تھی سات بار سفر حجاز سے مشرف ہوئے تھے۔ ساتوین دفعہ اپنی والدہ ماجد کو کندھے پر اُٹھا کر ہمراہ لے گئے تھے۔ پھر مکہ معظمہ سے گجرات ہو کر معاودت فرمائی۔ اگرچہ نہروالہ مین جو آج پٹن کے نام سے نامزد ہے۔ وطن بنانے کی پیر سے اجازت لے لی تھی۔ لیکن منڈو کی خاک دامنگیر ہوئی۔ اور یہان کے لوگون کی محبت اور ربط ضبط نے بھی جنبش نہین کرنے دی۔ لہذا یہان پر گھر بنالیا۔ اور کدخدا بھی ہوئے سلطان ناصر الدین خلجی کے زمانہ سے سجاول خان افغان کے عہد تک تقریباً پچاس سال منڈو مین رہکر ہر ایک قسم کے علوم پڑھائے بہت سے لوگ فیض یاب ہوئے۔ ایک سو بیس سال کی عمر پائی۔ بغیر عصا کے رات مین راستہ چل سکتے تھے۔ اور ہم نشینون مین کہا کرتے تھے مَنْ جَاوَزَ الْاَرْبَعِیْنَ وَلَمْ یَاخُذ عَصَا فَقَدْ عَصٰی اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔ کہ چالیس سے متجاوز ہونے کے ساتھ اکثر ضعف آتا ہے۔ یعنی تجاوز کو ناتوانی لازم ہے۔ اور بیارہ کو ایزدی عنایت طاقتور رکھتی ہے۔ اگر عصا ہاتھ مین نہ لیوے۔ تو تعجب نہین کرنا چاہیے ہجری سنہ نو سو تریسٹھ کے رمضان مہینے مین واپسین دم آگاہی کے ساتھ بسر کردیا۔ اور عنصری چادر جو جان کے کندھے پر پڑی ہوئی تھی۔ خاک پر جھٹکادی۔ آپ کے ایک لڑکا تھا شیخ عثمان نام کسی قدر تحصیل کمالات باپ کے درس سے کی تھی۔ آپ کی رحلت فرمائی کے بعد شیخ عثمان جانشین ہوئے راقم گلزار کے مصاحب یک رنگ اور محرم با اخلاص تھے۔ کہتے تھے۔ کہ شیخ فرمایا کرتے تھے۔ مینے سید محمد جونپوری کو جو بعض کے زعم مین مہدی ہین۔ منڈو مین دیکھا ہے۔ مہدویت کے بارہ مین دریافت کیا تھا۔ تو سید محمد نے جواب دیا۔ کہ یہ بات

۵۴ جس شخص نے چالیس سے متجاوز ہو کر عصا نہین تھاما۔ گویا اُس نے گناہ کیا ۱۲۔

مینے نہین کہی ہے - اور نہ مین کہتا ہون - یہ جاہل معتقدین کا بہتان ہے مصرع از خدا آفرین خطابش باد -

یاد شیخ آدھو حصاری

آپ پیران سہروردی اور چشت کے سلسلہ کا دم بہرتے تھے - ذکر و شغل توکل و تسلیم - ہمت و ایثار - یہ جملہ صفات آپ کی ذات مین موجود تہین - کہتے ہین دعوت اور تسخیر کے بدون ایک جن - آپ کی فرمان برداری اور خدمت گزاری مین رہتا تہا - جب آپ کسی کام کے بنانے کے واسطے اُس کو لاتے تہے - تو دو تین ۲ شخص کا کام دو تین ۳ روز کا وہ جن تنہا تہوڑی دیر مین پورا کر دیتا تہا - لوگ جن کی محنت دیکہکر متعجب ہوا کرتے تہے - اور جن کو دیکہکر شیخ کی سلیمانی ولایت کی قائل ہوتے تہے - آپ کا سال وفات دسوین صدی کا آخرین نصف حصہ ہے - خوابگاہ قلعہ فیروزہ مصرع حصار نفس شکستن بکمال فیروزی ست -

یاد شیخ ابراہیم کلہورا سندہی

آپ حضور تہے - شاہ منصور مجذوب کے ہم عصر ہین - تصرفات اور کرامات بہی رکہتے تہے - ہر روز پانسو مظفری سکہ فتی الله عزیز قبالکر[۵۷] کے خزانہ سے آپ کو پہنچ جایا کرتے تہی اور آپ اُن کو محتاجون پر تقسیم کر دیا کرتے تہے ایک روز فرمان روائے وقت میران شاہ مبارک ایک بڑی بہاری نذر آپ کی خدمت مین لایا - آپنے قبول نہین فرمائی - اور کہا - یہ مال مغلون کا ہے - ہماری تقدیر کا نہین ہے - چندروز بعد جنت آشیانی کے لشکر نے گجرات سے خاندیس کی طرف رخ کیا - کہتے ہین - اُس وقت کا ذکر ہے - کچہہ لوگ اہل زمانہ کی شکایت آپ کے سامنے لیکر آئے - کہ ہمارے زمانہ سے پہلے ایسے بزرگ تہے - جن کا کہنا گویا الٰہی تقدیر کا نوشتہ ہوتا تہا - اُن کا کہنا بے کم و کاست واقعات کے موافق ہو جایا کرتا تھا - آپنے فرمایا - اگر زمانہ سلف کے بزرگ اِس پتہر سے کہدیتے کہ زر ہو جا - تو کیا اُسی وقت یہ پتہر زر ہو جاتا بات ابہی تمام نہین ہوئی تہی کہ پتہر نے طلا کا رنگ بکڑنا شروع کیا - آپنے تبسم فرمایا - اور کہا - اے سنگ مین تجہہ سے طلا ہونے کو نہین کہتا ہون - مین تو نفسی مین ہم نشینون سے بات کہتا ہون - مصرع بادکشا دبروے درہاے آسمانی -

یاد سید ابو سعید ابن سید راجو

آپ متوکل - عالم - عارف - عاشق - اور شاعر تہے - جب رانا کا واقعہ پیش آیا تہا - اُس وقت تین آپکے پدر بزرگوار چندیری سے کالپی کو چلے گئے تہے - اور وہین مکان بنایا تہا - قدما کی غزلون کے دیوان کے دیوان آپ مخمس کیا کرتے تہے - کبہی کبہی قصیدہ بہی کہا کرنے تہے - آپ آزاد تہے مگر ساتہہ ہی عیال داری کا بار بہی

[۵۷] تمہارا رزق آسمان مین ہے ۱۲ -

Presented by www.ziaraat.com

کندھے پر رکھا ہوا تھا - باایں ہمہ کبھی تنگ دل نہیں ہوئے - پچاس برس تک فرمان روائے وقت کی طرف احتیاج نہیں لے گئے اور اپنے دل کو دفع الوقتی کے حوالہ کر رکھا تھا - جب آغاز شباب تھا - تو علاقہ خاطر سید جلال نامی ایک شخص کے یوسفی جمال سے پیدا ہو گیا تھا - مگر محبوب حقیقی کی غیرت نے اُس عنصری آئینہ کو توڑ کر نیست و نابود کر دیا ایک روز ایک نوجوان غلام ہاتھ پر پانی ڈال رہا تھا - کہ بجلی اُس پر گری - حال آنکہ بجلی گرنے کا کوئی سامان نہ تھا - سید بھی بجلی کی چمک سے تین روز تک بیجان جسم کی طرح پڑے رہے - بس ہاتھ کی ایک انگلی میں کسی قدر جنبش تھی - اس کے بعد زندگی از سر نو ہوئی - پھر آپ نے رسمی علم کا درس شروع کر دیا تھا ہجری سنہ نو سو چھیاسٹھ میں حقیقی معشوق کے یہاں حاضر ہونے کے واسطے چلے گئے - آپ کی خوابگاہ اور زاد بوم دونوں کابلی ہیں مصرع بادچشمش روشن از دیدار حق

یاد خطیب ابوالفضل شیرازی

آپ معقول اور منقول علوم بہت طرح کے جانتے تھے - اور فروع و اصول کی بہت سی کتابیں - پڑھی ہوئی تھیں - سلطان محمود کے عہد میں شیراز سے گجرات میں آئے تھے تفسیر بیضاوی پر آپ کا ایک حاشیہ ہے جس میں شان نزول کے متعلق انواع و اقسام کے لطیفے - اور تفسیر کے متعلق بہت سے دقیقے لکھے ہیں جو اصحاب علم دقیقہ شناس ہیں - وہ اسکی خوبی کو پہچانتے ہیں - جب تک زندہ رہے - تب تک دولتمندوں کے ساتھ اس طرح سلوک اور برتاؤ رکھا - کہ دوسرے علم والوں کی عظمت اور آبرو میں افزونی ہی ہوتی رہی - ا د آماد فر ن

مصرع فضل او شیراز معنی ساختہ گجرات را ؏

یاد مولانا لطف اللہ

آپ مولانا خواجگی کاشانی کے مرید ہیں - ریاضت اور مجاہدہ کی منزلیں - اور مراقبہ کے مرحلے اچھے کر چکے تھے - ملا محمد قاضی کی تلقین اور خدمت سے بہت کچھ کمال اور تکمیل کا حصہ آپ کو ملا تھا - کہتے ہیں - جب زمانہ سعید خان کا تھا - تو دار الاسلام سمرقند میں آپ کے اور شیخ حسین خوارزمی کے درمیان میں کچھ عرصہ تک مناظرہ جاری رہا - اور یہ مناظرہ سلسلہ کے تعصب (حمایت) میں تھا - چونکہ مولانا نہایت شیریں زبان اور فصیح البیان تھے - لہذا مناظرہ میں کامیابی آپ کو ہی ہوئی - مگر فرمان روائے وقت کو حسن عقیدت شیخ خوارزمی سے تھی اس سبب سے نہایت غصہ آیا - جس سے اُس کی آنکھیں بند ہو گئیں - اور اندھیرا چھا گیا - اس اشتعال میں آ کر مولانا کی زبان کاٹ لینے کا حکم دیا - اللہ تعالی اُن لوگوں کو جو بظاہر اسباب ناتوں ہیں - ناگہانی آفت سے اور اُن لوگوں کو جو توانا ہیں نشہ دنیا کی لغزش سے محفوظ رکھے -

Presented by www.ziaraat.com

یاد خواجہ بہاء الدین محمدؒ

آپ مولانا خواجگی کاشانی کے بیٹے ہین - چونکہ اعیان ثابتہ (صور علمیہ) کی کچہری مین فہرست ایجاد کی اندر آپ کے نام سے ولایت اور عنایت کا ایک خاص حصہ لکھا ہوا تہا - لہذا جس وقت آپ کو اِس عالم مین آنے کی اجازت ہوئی - اُس وقت اُس تحریر کے بموجب فرمان تقدیرِ آفرینش کی قلم سے پیشانی کی تختی پر لکہا گیا - اور توحید کے طغری اور تحقیق کی مہر سے مزین کیا گیا - اور پہر یہ فرمان آپ کے سپرد ہوا تاکہ اِس فرمان کے مطابق عالم شہادت (دنیا) مین تقدیر کا شحنہ - کرامت کا نقد - اور مقامات کی جنس - آپ کے اقوال اور افعال کے کارخانہ مین جو کارپرداز ہین - اُن کو سپرد کر دیوے - کہتے ہین - آپ اپنے پدر بزرگوار کے مرید تہے - اور ہدایت بہی اُنہین سے پائی تہی - اور نیز اپنے بڑے بہائی - خواجہ کلان سے بہی کچہ حصہ کمالات کا پایا تہا -

یاد مولانا ولی میان کابلی

آپ مولانا خواجگی کاشانی کے مرید ہین - بخارا مین ایک مقام پر کسی قدر زمین نشیب مین واقع ہوئی ہے اور وہان پر ایک مسجد بہی ہے - جو مسجد مغاک کے نام سے نامزد ہے - اُس مسجد کے ایک گوشہ مین آپ کا قیام تہا - پاس انفاس اور شناخت ضمائر مین آپ مستغرق رہتے تہے - جس وقت آپ نفس ناطقہ کو کام مین لاتے تہے اور کلام کا دروازہ کہولتے تہے - تو ہم نشینون سے عقل و ہوش اور خودداری ہوا ہو جاتی تہی - اور مولوی معنوی کی مثنوی مین عارفانہ توجیہات بیان کیا کرتے تہے - کرامت اور تمکین (مقامی از سلوک) کا مقام آپ کو حاصل تہا -

یاد مولانا عماد طارمی

آپ - سماعی - (منقولی) علوم مین اہل زمانہ کے اُستاد اور علماء زمانہ مین سب سے زیادہ عالم تہے - جب سلطان محمود اور سلطان مظفر کا زمانہ تہا - تو گجرات مین آپ کا درس کمال رونق پر تہا شیخ وجیہ الدین علوی اور قاضی علاء الدین عیسیٰ احمد آبادی جیسے باعلم اصحاب نے بہی آپ کے روبرو کتاب کہولی تہی - اور آپ کے درس سے استفادہ کرکے مدرسی اور اعلم العلمائی کے درجہ کو پہونچے تہے قدس اسرارہم

مصرع ع طارم دانش فزائی راستون آمد عماد

یاد مولانا یونس لاکہ

لاکہ ایک قبیلہ کا نام ہے - آپ کو علم کی تعلیم دینے مین اور بصیرت کے حاصل کرنے مین شیخ وجیہ الدین علوی

اورقاضی عیسی احمد آبادی کی برابر دستگاہ تہی - قاضی عبدالغنی - سید ابراہیم بہکری - شیخ نظام الدین ابن پیر ملا طیب سندہی - اورقاضی اسحق آسیری جن کے کسی قدر حالات ہر ایک کی یادداشت مین لکہے گئے ہین آپکے شاگرد ہین - رحمہم اللہ مصرع باد ا انیس جانش شوق خدا شناسی -

یاد قاضی قاضن سندھی رحمہ اللہ

آپ تحصیل سے فراغت پانے کے بعد - رسمی علوم سے برداشتہ خاطر ہو گئے تہے - اور تبدیل اخلاق کے ذریعہ سے عالم اجسام کا (دنیاوی) معما حل کرنے کی تلاش ہوئی - نفس کی لڑائی کے ذریعہ سے اس معما کے حل کرنے مین کامیاب ہوئے - اور اشیا کی حقیقتنین آپ کی چشم شہود مین نظر آگئین یہ چند کلمہ آپ کی باتون کا ماحصل ہین جن کو سندہی زبان مین آپنے اپنے ملک کی طرز پر نظم کیا تہا - (۱) آپنے فرمایا ہے - کہ کنز - اور قدوری پڑہنے سے معرفت کی مہک ذرہ برابر بہی میرے دماغ مین نہین آئی - اور حصول مطلب جو ہوا - تو اس عالم کے پرے ہوا (۲) تمام زبانون مین کلمہ لا سے تیری نفی کی گئی ہے - اور تو ہنوز اپنے اثبات کے درپے ہے (۳) لا کس کی نفی کرتا ہے جب ماسوائے حق ہستی ہی نہین رکہتا ہے (۴) ہم جس کے مشتاق ہین - اگر غور سے دیکہا جاوے - تو وہ ہم ہی ہین - اس قسم کی آپ کی باتین اُس سے زیادہ ہین - کہ لکہنے سے ختم ہون - ان ہر بات کی لطافت - اُسی زبان کی طرز کے ساتہہ مخصوص ہوتی ہے - کہ جس زبان کی وہ بات ہوتی ہے - ترجمہ کے قالب مین وہ لطافت قائم نہین رہ سکتی ہے - شیخ ابراہیم ابن عمر سندہی - جن کی قبر کا قبہ برہانپور سے قطب شمالی کی طرف ہے - آپکے باعقیدت دوستون مین سے تہے مصرع ذات حق باد گلشن روحش

یاد سید عبد الاول دولت آبادی

آپ - بڑے علم والے - اور بڑے باطن والے تہے - تمام فنون مین سب سے زیادہ عالم ہونے کا دعوی تہا - شیخ محی الدین عربی کی فتوحات مین خطبہ سے لیکر خاتمہ تک جو دشواریان تہین - اُن کو مطالعہ کے زور سے حل کیا تہا - اور حاشیے اور تعلیقات لگا کر صاحبان استعداد کے واسطے آسان کر دیا تہا صحیح بخاری پر ایک بسیط شرح لکہکر - فیض الباری نام رکہا ہے - یہ نام گویا آسمان سے نازل ہوا ہے - محقق تفتازانی کی مطول معانی پر ایک بڑا لمبا حاشیہ لکہا ہے - علی ہذا اقتباس منطق اور حکمت کلام کی اکثر کتب متداولہ پر مفید حاشیے تحریر کئے ہین - طریقت مین قادریہ اور مغربیہ سلسلہ کے ساتہہ تعلق رکہتے تہے - بلکہ متعدد طبقات کے اکثر مشائخ کی تلقین سے مستفید اور روشن ضمیر تہے - ہجری

سنہ نو سو سینتالیس تہا کہ غوث الاولیانے گوالیار سے گجرات کو ہجرت فرمائی تہی۔ اُن ایام مین میر جی گجرات مین ہی تشریف رکہتے تہے۔ غوث الاولیا نے کلید مخازن۔ جو اُنہین کی تصنیفات سے ہے۔ میر کی خدمت مین اصلاح کے بہانہ سے پیش کی۔ شیخ صدرالدین ذاکر فرماتے تہے۔ کہ جناب میر نے ایک روز غوث الاولیا کی مجلس اقدس مین ایک تقریب سے ذکر کیا۔ کہ ہیئۃ اور حکمت کے جو مشکل مسائل۔ سلف کے کئی علما اور حکما اپنی تقریرون اور مضمون سے حل نہین کر سکے تہے۔ کلید مخازن کے مطالعہ سے اُن مغلقات کے حل کرنے کے واسطے ایک کنجی ہاتہہ آگئی عجیب ایک نادرہ ہے۔ جس سے حقیقتین نظر آتی ہین خدا کرے۔ اس نادرہ کا سمجہنا۔ دوستون کو روزی ہو۔ کہتے ہین۔ چند سال بعد دکن کی طرف چلے گئے تہے۔ خوابگاہ دولت آباد دکن ہے۔ جس کا پرانا نام دیوگڈہ تہا۔

مصرع خانمان دولت آباد از طفیل دین اوست

یاد شیخ شاہ محمدؒ

آپ حسن طاہر قادری کے بیٹے ہین۔ جو عالی سلسلہ کے بزرگون مین سے ہین۔ صاحب کشف و الہام تہے۔ اور ہر اقسام کے علوم و فنون جانتے تہے۔ آپ کے اشعار کا ایک دیوان بہی ہے۔ بہت برسون تک حرمین شریفین مین مجاور رہے تہے۔ اسی اثنا مین ایک روز سید عبدالوہاب بخاری نے جو حضرت مخدوم جہانیان کی نسل سے ہین قدس سرہما۔ آپ کو خوشخبری سنائی۔ کہ حضرت خاتم النبوۃ صلعم نے مجکو معاملہ مین ایسا فرمایا ہے کہ اس ہندی شیخ زادہ نے مسافرت کی تکلیفات مین بہت کچہہ صبر کیا ہے۔ لہذا اپنے ہمراہ ہند کی طرف لے جاؤ۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ جب تک مین اپنے کان سے یہ پیغام خاص حضور کی زبانی نہین سن لونگا۔ تب تک ملک ہند کو نہین جاؤنگا۔ جب آپ اپنی آرزو مین کامیاب ہوئے۔ تو جو کچہہ آپ نے فرمایا تہا تعمیل کرنی پڑی۔ اور ہند مین ہی آخری سفر بہی اختیار کیا۔ کہتے ہین آپ کے پدر بزرگوار سلسلہ چشتیہ کے مرید تہے۔ جب آپ خانوادہ قادریہ مین گہسے۔ تو امان اللہ بن شیخ عبدالغفور پانی پتی نے اور نیز اس صوبہ کے دیگر بہت سے مشائخ نے آپ کی پیروی کی۔ شیخ امان اللہ ہندوستان کے صوفی عالمون مین پیشوا ہین۔ مصرع سالار کاروان ولایت متاع بود ؒ

یاد پیر باجر منڈو والہ مجذوب

آپ کو الٰہی کشش نے اپنی طرف کہینچ لیا تہا۔ اور عمدہ عمدہ خارق عادات آپ سے صادر ہوا کرتی تہین۔ اکثر برہنہ رہا کرتے تہے۔ ایک روز راقم گلزار کے ماموں صاحب سے ایک راستہ مین اُلجہہ گئے۔ تاکہ کچہہ ماموں صاحب سے لیوین۔ ماموں صاحب نے کہا۔ میرے پاس کچہہ نہین ہے۔ مجذوب نے ماموں صاحب کی کمر مین ہاتہہ ڈالا۔

امر کمین سے ہمیانی کھولی - اور اس مین سے دو مظفری سکے لیئے - پھر ایک مظفری مامون صاحب کو واپس کر دیا کہ ہمیانی مین ڈال دو - مامون صاحب کہتے تھے - کہ دادستد کے وقت مینے اُن کو شمار کیا - تو بے کم و کاست اولین شمار کی برابر ہوئے -

ایک ٹاٹ بیچنے والا ہندو تھا - جو آپ کے ساتھ انس رکھتا تھا - وہ ایسا بیمار ہوا - کہ طبیبون کو علاج سے اور اعزہ کو زندگی سے مایوسی ہوگئی - ناچار کوچ کے ارادہ پر آمادہ ہوا - باجرہ کو خبر گئی - تو آپ چلاتے ہوئے اُس بیمار کے پاس آئے - جو واپسین سفر پر مستعد بیٹھا ہوا تھا - اور کہا - کہ تمھاری بیٹھ مین پانچ فرزند ہین - جو سلامتی کے ساتھ پیدا ہونگے - لہذا ابھی مرنا موقوف رکھو - کہتے ہین - اُسی دم تندرستی کی علامت پیدا ہوگئی - اور وہ شخص نہین مرا - جب تک پانچ بیٹے پیدا نہین ہوئے -

علی ہذا القیاس یہ واقعہ بھی ہے - باز بہادر پسر سجاول خان - شیر خان کے بیٹے سلیم خان کا سپہ سالار تھا - ہجری سنہ کم و بیش نو سو چھیاسٹھ مین اُس کے سر کے اندر سیالیخولیا پیدا ہوا - کہ خطبہ اور سکہ میرے نام سے جاری کیا جاوے - اسی خیال مین پیر باجرہ کے پاس آیا - اور خوشخبری سننے کا منتظر ہوا - آپنے ہاتھ پر ہاتھ مارا - اور کہا تاگا دوہرا نہین ہے - اِس کو ہاتھ مت لگاؤ جلد ٹوٹ جاوے گا - چنانچہ آپ کے فرمانے کے بموجب ہی آسمانی گردش بھی ہوئی -

اس قسم کی عجیب عجیب باتین آپکی بہت کچھ لوگون کی زبان زد ہین - اس مختصر رسالہ مین اُن کی گنجائش نہین ہے - مسندو مین جو شمالی دروازہ ہے - اُس کے بائین مین آپ کی خوابگاہ ہے - نعلچہ کے راستہ پر اُس دالان سے ملی ہوئی جو بزمان حیات آپ کا قرارگاہ تھا - اور قطب رویہ ہے - اس مقام پر زمزم کی طرح ایک گڈھا سردیانی سے بارہ مہینے بھرا رہتا ہے - آپ کی قبر کا مجاور آنے جانے والون کو اس پانی سے سیراب کرتا ہے -

مصرع باد اغریق قلزم وحدت مثال او -

یادِ شیخ حسن بدلہ ؒ

آپ دہلی کے بزرگ زادون مین سے ہین - اور مان کے پیٹ سے ہی مجذوب پیدا ہوئے تھے - ہمیشہ ننگے بدن رہتے تھے - اور اگر کوئی شخص مجبور کر کے کپڑے پہنا دیتا تھا - تو جلدی سے تار تار کر قوالون کو دیدیا کرتے تھے - حسنِ صورت پر - اور حسنِ صوت پر فریفتہ اور ٹکٹکی باندھے رہتے تھے - بعض بزرگون نے آپ کو خواب مین اس طرح پر دیکھا ہے - کہ حضور ختم پیغمبران علیہ السلام کی خدمت مین آپ کھڑے ہوئے دست مبارک

Presented by www.ziaraat.com

پر پانی ڈال رہے ہین - اور بعض نے آپ کو حرم مکہ مین طواف کرتے ہوئے پایا ہے - ایک روز سلیم خان سور نے
یہ آرزو پیش کی - کہ آپ میری خسنہ نشین بساط پر اپنا قدم رکھہ دین - مگر آپنے سر ہلایا - اور پکار کر کہا - بہت جلد یہ
تمہارا قالین نشلاتہ ہوجاوے گا - آخر کار بہت تھوڑے عرصہ مین آپ کا فرمانا ظہور پذیر ہوا - کہتے ہین - آپ جس
طرف جانے کا عزم فرمایا کرتے تھے اُس طرف والون کا دماغ پہلے سے معطر ہوجاتا تھا - اور اسی خوشبو کی علامت
سے آپ کی تشریف آوری کی لوگون کو خبر مل جایا کرتی تھی - زیادہ تر تعجب کی بیابت ہے - کہ آپ کے بول و براز
مین بھی بدبو نہ تھی - ہجری سنہ کچھہ اوپر نوسو ساٹھہ تھے - کہ آپنے عنصری لباس اُتار کر مثالی خلعت زیب بدن
کیا - خوابگاہ دہلی کے بازار مین خواص خان کی قبر کے پاس ہے - خواص خان - شیر خان سور کے پرستارون مین
سے اور اُس زمانہ کے عطیات لینے والون مین تھا - شیر شاہ کے بیٹے سلیم خان نے اُس کو ہجری سنہ نوسو ساٹھ
مین شہید کیا تھا -

یاد شیخ جلال ابن طیب چانپانیری

آپکے اتقا کا پلہ سلوک سے زیادہ وزنی تھا - آپ کے دور مین خدا شناسی کا پیمانہ بھرا ہوا تھا - آپ کی روزی
حریر فروشی پر مقدر تھی - جس سال اور مہینے مین غوث الاولیا نے گوالیار سے گجرات کو ہجرت کی ہے - اُنہین
ایام مین آپ نے اپنے بیٹے شیخ محمود کو آغاز ہوش مین غوث الاولیا کا مرید کرا دیا تھا - خود بھی حاضر باش خدمت
رہے - اور بہت کچھہ سعادت اور عرفان کا حصہ لیا - کہتے ہین - کئی برس آپنے ایک ہی پیراہن مین اس طرح
گذار دیے کہ اگر آستین پھٹ گئی - تو نئی آستین اُس مین لگا دی - اور اگر پیراہن - سینہ یا بغل پر سے بوسیدہ
ہوگیا - تو نئے کپڑے کا پیوند لگا دیا - غرض جو قطعہ بیکار رہا - اُسی جگہہ دوسرا قطعہ لگا کر نیا کر لیا - القصہ جب
تک زندہ رہے - اُسی پروئی دار جامہ مین بسر کی - کوئی ثابت نیا جامہ نہین سلوایا -

یاد شیخ محمود چشتی رنتبھوری

آپ مراتب وجود کے حافظ - اور کشف و شہود کے مالک تھے - اپنے پدر بزرگوار شیخ الہداد چشتی کے
خلیفہ ہین - شیخ الہداد کو خرقہ خلافت اپنے والد ماجد شیخ سدّہ گنج روان سے ملا تھا - شیخ سدّہ معرفت
اور خدا شناسی کے جواہر پر کامل تعرف رکھتے تھے - ان کا سلسلہ شیخ محمد سعدی کو پہونچتا ہے - جو چراغ دہلی کے
بزرگ خلیفہ ہین - آپ حکومت قادر شاہ کے زمانہ مین جس کا نام ملوخان تھا - اپنے وطن سے دار الاسلام
منڈو (مانڈو) مین آئے تھے - اور دریائے نربدا کے کنارہ موضع کہجاون مین قیام فرمایا تھا - موضع کہجاون منڈو سے

Presented by www.ziaraat.com

جنوبی سمت مین تین کوس پر ہے - اور وہان پر زمین خالہ کے وسط مین ایک پشتہ واقع ہے - اُسی پشتہ پر ایک مدت دراز تک آپ ایک حجرہ کے اندر رہے - جو آپنے خلوت اور ریاضت کے واسطے تجویز کیا تھا - اور ہمیشہ ناہنجی نفس کے ساتھ لڑائی رکھی - آخر کار فتح پائی - برسون تک توکل - تسلیم گوشہ نشینی اور خاموشی کے ساتھ اُسی جھونپڑہ مین بسر کی - جہانتک ممکن ہوا روزینہ خرچ کے واسطے وجہ معاش اور اوقاف کے طور پر کچھ قبول نہین کیا جب عیال داری کے تعلقات بڑھ گئے - تو اُس زمانہ کے حکام نے اراضی اور مواضع پیش کش کر دیئے تھے اور اس خدمت پذیری سے اپنے اوپر احسان مانا تھا - اس کے بعد آپنے کجھاون مین گھر بنا لیا مسجد بھی بنائی اور مرقد بھی بنایا مسجد کے صحن مین اپنے ہمراہی فقرا اور آنے جانیوالے درویشون کے ساتھ خدائی صحبت رکھا کرتے تھے - اور درویشانہ خوان بچھا کر - دعوت خلیلی کے مراسم ادا کیا کرتے تھے - اور حاضرین کے ساتھ خود بھی کھایا کرتے تھے - جب آپنے ہجری سنہ کچھ اوپر نو سو ساٹھہ کے بعد عالم دنیا کو رخصت کیا - تو اپنے فرزند رشید شیخ میان کو اپنا جانشین چھوڑا - شیخ میان بھی فقر کے طریقہ پر درویشی کے راستہ مین کھڑے رہے اپنے والد ماجد کی رسمین جاری رکھین - اور ہجری سنہ نو سو پچاسی مین عالم صورت سے جہان معنی کو کوچ فرمایا - خوابگاہ کجھاون مین پدر بزرگوار کی تربت کے پہلو مین ہے - شیخ میان نے تین لڑکے چھوڑے ایک شیخ میران جی - دوسرے شیخ منجھن تیسرے شیخ مبارک - پہلے لڑکے باپ کے مقام سے ترک سکونت کر کے - پرگنہ حاصل پور مین جا رہے ہین یہ پرگنہ سرکار مندڑ مین ہی ہے - فقر و فاقہ کے علاوہ - او رخدا کے ساتھ لو لگائے ہوئے ہین - دوسرے لڑکے اپنے باپ کی عبادت گاہ مین مشغول بحق ہین - القصہ خدا کرے - عبادت کے ثمرے معرفت سب کو نصیب ہون - آمین -

یاد امیر سیدؒ جلال

آپ سید صدرالدین حسنی متوکل کے فرزند ہین - برسون اسباب شکنی - اور حصول فقر کی مشق کر کے یہ بات حاصل کی تھی - کہ تہی دستی مین آرام پاتے تھے - آپ کے بزرگ گرد سے ہند مین آئے تھے - چونکہ قصبہ اودہ کی آب و ہوا موافق آئی - اسواسطے اسی قصبہ کو وطن بھی کر لیا تھا - ہجری سنہ آٹھ سو ستانوین مین جب کہ سلطان سکندر لودہی کا زمانہ تھا - آپ نے عالم غیب سے عالم شہادت مین نزول فرمایا - جس وقت ہوش کا زمانہ آیا تو الٰہی معرفت کی ہوا لگی - شیخ راجے سید نور کے مرید ہوگئے - لیکن پدر بزرگوار کی پیروی مد نظر تھی - اسواسطے سپاہیانہ بسر کیا کرتے تھے اتنے مین وہ وقت آیا - کہ سلطان ابراہیم لودہی - قصبہ پانی پت کی حدود مین - فردوس مکانی بابر بادشاہ

Presented by www.ziaraat.com

کی جنگ مین مارا گیا۔ اسی جنگ مین آپ کے پدر بزرگوار نے بھی ۔ سامان ہستی ۔ عالم ناسوت سے ۔ باندھ کر عالم لاہوت مین جا کھولا ۔ زخم ہائے کاری آپ کے بھی آئے تھے ۔ مگر مرہم پٹی سے اچھے ہو گئے ۔ اس کے بعد آپ قصبہ سرہرپور مین آئے ۔ جو جونپور کی مضافات مین ہے ۔ اور شیخ الہداد احمد شریف جونپوری کی خدمت مین حاضر ہوئے شیخ الہدادو شیخ دوتین کے نام سے مشہور تھے ۔ چار سال تک ایزدی کمالات اور الٰہی معرفت تحصیل کرتے رہے ۔ چونکہ آپ کے بال بچے دارالخلافہ آگرہ مین تھے ۔ لہذا شیخ الہداد نے آپ کو فرمایا ۔ کہ اگرچہ صوبہ آگرہ کی ولایت سید معین الدین کے تصرف مین ہے ۔ جو بیانہ مین خوابگاہ رکھتے ہین ۔ لیکن ہمنے التماس کرکے دسوان حصہ تمہارے نام سے لیا ہے ۔ بہتر ہے ۔ کہ تم اپنے گھر کی طرف چلے جاؤ ۔ آپ نے حکم کی تعمیل کی ۔ چونکہ درویشی اور بھوکا رہنے کی عادت تھی ۔ اسواسطے کسی فرمان روا سے زندگی کی خاطر ۔ وجہ معاش ملکیت کے طور پر قبول نہین کی ۔ اس بنیاد پر آپ نے متوکل خطاب پایا ہے ۔

کہتے ہین ۔ ایک روز خانقاہ کے دروازہ پر دو قلندر آئے ۔ اور زنجیر ہلائی ۔ خادم باہر آیا ۔ قلندرون نے کہا ۔ ہمارا سلام صاحب خانہ سے کہدو ۔ نام پوچھا ۔ تو جواب دیا ۔ خود جانتے ہین ۔ خادم نے جو کچھ گذری ہوئی کیفیت بیان کی ۔ آپنے تھوڑی دیر سر جھکا کر تامل فرمایا ۔ اور پھر کہا ۔ کہ جاؤ جمال ۔ اور حسین کہکر بلالو ۔ قلندر اپنا نام سنکر سخت متحیر ہوئے ۔ جب حاضر ہو کر ہاتھ چوم چکے ۔ تو بیعت کے واسطے التماس کیا ۔ آپنے التماس قبول کرکے فرمایا ۔ درویشون کی آزمائش کا کبھی خیال بھی دل مین نہ آنے دینا ۔ کیونکہ ہر وقت اور ہر جگہ یکسان حال نہین رہتا ہے ۔ لہذا اس گروہ کے ساتھ حسن عقیدت کو آزمائش پر منحصر نہین رکھنا چاہیئے ۔

کہتے ہین ۔ جب آخری سفر کا وقت نزدیک آیا ۔ تو ہجری سنہ نوسو اُنہتر کے ربیع الاول مہینے مین بڑے بیٹے سید بدرالدین کو پیرون کی خلافت کا خلعت عطا فرمایا ۔ اس درمیان مین چند خادمون نے کھڑے ہو کر دوسرے فرزندون کی بھی یاد دلائی ۔ آپنے فرمایا میرے پاس ایک خرقہ تھا ۔ سو ایک کو دیدیا ۔ دوسرون کو اللہ تعالیٰ پہونچاوے گا ۔ اور اُسی سال مین نماز عید الضحیٰ سے پیشتر عیدگاہ وصال کو روانہ ہوئے ۔ ایک فاضل نے آپ کی تاریخ رحلت شیخ جہان پائی ہے ۔ خوابگاہ آگرہ ۔

یاد سید شاہ میر

آپ سید شریف جرجانی کی نسل سے ہین قدس سرہما طریقت کا حصہ آپ کو شیخ امان پانی پتی کی طرف سے ملا تھا ۔ رسمی اور ذوقی علوم کے ساتھ آراستہ تھے ۔ دسوین صدی کے اواخر مین عاریتی جہان کو رخصت

Presented by www.ziaraat.com

کرکے۔ شہر آگرہ مین خوابگاہ اختیار کی۔

یاد شیخ فخر الدین

آپ کے پدر بزرگوار شیخ داؤد ابن شیخ شاہ صدیقی ہین۔ آگرہ خوابگاہ ہے۔ اگرچہ شیخ الہداد صالح سرہندی کے مرید ہین۔ لیکن اکثر علوم متداولہ حسام الاولیا شیخ حسام الدین متقی کے درس سے تحصیل کئے تھے۔ کہتے ہین جس زمانہ مین آپ بشکل سپاہیان رہتے تھے۔ اُس زمانہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک روز آپ ملک پورب مین ایک حوض کے کنارہ وضو کرتے تھے۔ اتنے مین سیاہ نقاب چہرہ پر ڈالے ہوئے ایک سوار دوڑتا ہوا آیا جس کا گھوڑا مشکی تھا۔ اور آپ کی پشت پر ایک تازیانہ مارا۔ اور سامنے اردلی مین رکھ لیا چند قدم چلے تھے۔ کہ سوار تو نظر سے غائب ہو گیا۔ اور آپ کو ایسا جذبہ کا سیلاب آیا جس کے اندر ہوش معاش بہ گیا۔ اور ایسی حیرت پیدا ہوئی جس نے زبان بند کر دی۔ یہان تک کہ کامل بارہ سال آپ کی زبان اداے حروف پر قادر نہین ہوئی۔ ایک روز پھر وہی سوار راستہ مین مل گیا اور تازیانہ دکھا کر ڈرایا۔ کہا۔ بات کیا کرو۔ یہ سنکر اوسی دم بولنے کی طاقت اور بات کرنے کا خیال اپنے جی مین پایا۔ لیکن زبان مین کسی قدر گرفتگی باقی تھی۔ اِس کے بعد آپ قصبہ جند لوس مین جو سرکار بہار مین ہے۔ شیخ الہداد ابن ضیاء الدین کی خدمت مین گئے۔ اِن دونون بزرگوارون کی صحبت گرم ہونے لگی۔ کیونکہ دونون سہروردیہ سلسلہ مین تھے۔ کم و بیش نو سال ایک دوسرے کے رازدار رہے۔ اور آپ درس علوم بھی دیتے رہتے تھے۔

اِس اثنا مین سید آدم پسر سید جمن۔ باجازت پدر بزرگوار بہیلسہ سے فاتحہ کے واسطے شیخ الہداد کے پاس آئے تھے سید آدم ڈاڑھی منڈوایا کرتے تھے۔ جس کے سبب سے ان کا رخسارہ صاف رہتا تھا۔ آپنے سید آدم سے فرمایا۔ سادات کو ترک سنت نہایت نامناسب ہے۔ سید آدم کو غرور جوانی تھا۔ جس کے سبب سے غصہ آیا۔ اور بہیلسہ جاکر پدر بزرگوار کی خدمت مین عرض کیا کہ ایک درویش۔ شیخ الہداد کے ساتھ ہم راز ہے۔ میرے ساتھ اِس طرح سختی سے پیش آیا۔ اور خانوادہ مداریہ کے معتقدین کی نسبت نامناسب اندیشہ ظاہر کیا۔ شیخ جمن نے فرمایا۔ صاحب زادہ۔ اُس درویش کا کہنا صحیح اور سچی نصیحت ہے۔ اور عمل کرنے کے لائق ہے۔ نوجوان سید آدم باپ کے تصدیق کرنے سے۔ آپ کی ہدایت کا گرویدہ ہوا۔ اِس کے بعد سید جمن نے ایک خادم کو چند لونگیں اور کسی قدر تحفہ دیکر آپ کے پاس بھیجا اور آرزوے ملاقات ظاہر کرکے یہ عذر کیا۔ کہ مجھکو آنے سے پیری مانع ہے۔ خادم جس وقت پہونچا۔ درس جاری تھا۔ تبرک اور پیغام دونون پیش کئے۔ آپ نے طرز بیان سے حسن طلب سمجھا۔ اور بے درنگ بارادہ ملازمت اُٹھ کھڑے ہوئے۔ جب سید جمن کو اطلاع ہوئی۔ کہ قصبہ کے

Uploaded by www.ziaraat.com

کنارہ آپ پہونچ گئے ہین۔ تو اُسی اپنے لڑکے کو استقبال کے واسطے بھیجکر اپنی ملازمت مین کھینچ بلایا۔ اولین دیدار کا تصرف یہ تھا۔ کہ کاغذی نقوش آپ کے صفحۂ خاطر سے بالکل صاف ہوگئے۔ پھر سید جمن نے فرمایا خانقاہ کے اندر ایک حجرہ آپ کو دیدو۔ چنانچہ دیدیا گیا۔ چند روز آپ وہان رہے۔ اور پھر التماس کیا۔ مین چاہتا ہون کہ باعقیدت غلامون مین شامل ہوجاؤن۔ سید جمن نے فرمایا۔ فخر عالم جمن جاہل کے مرید ہوجاوین یہ بات زیبا نہین ہے۔ جب آپنے مکرر التماس بہت کچھ عجز و نیاز کے ساتھ پیش کی۔ تو سید جمن نے اپنے منہ مین کا پان آپ کو دیا۔ علمی چراغ جو گل ہوگیا تھا۔ وہ ازسر نو روشن ہوا۔ اس کے بعد فرمایا۔ کہ بہار مین شیخ شرف الدین کے روضہ پر چند روز اعتکاف کرو۔ اور اُن کی روح سے ہدایت چاہو۔ چنانچہ اپنی تعمیل کی۔ خواب مین صاحب روضہ سے سنا۔ کہ تمھاری ہدایت سید جمن کی رہنمائی پر موقوف ہے۔ اُنہین کی خانقاہ مین لوٹ جاؤ۔ چنانچہ آپ لوٹ کر سید جمن کی خدمت مین آئے۔ اور عالم مثال کا گزرا ہوا ماجرا عرض کیا۔ سید جمن نے سنی ہوئی بات تو قبول کی مگر آپ کا رخ آگرہ کی طرف پھیر دیا۔ ساتھ ہی یہ ہدایت بھی دی۔ کہ خواہ کسی قسم کی بات سننے مین آوے۔ راست سے مت لوٹانا۔ اور جب خوابگاہ بدیع الدین شاہ مدار کے آستانہ پر پہونچو۔ تو آگرہ کی اجازت مانگنا۔ سید جمن یہ بات راستہ مین کہکر مقام جونپور چلے گئے۔ شیخ فخر الدین کو خبر لگی۔ کہ سید نے تماشا گاہ دنیا کو جو نمود بے بود ہے رخصت فرمایا۔ چونکہ پیشتر نصیحت آپ کو ہوچکی تھی۔ اسواسطے واپسی کا خیال خاطر مین آنے نہین دیا۔

جب آپ قصبہ بانگرمئو مین حوض کے کنارہ پہونچکر رات کو رہے۔ تو خواب مین مدار الاقطاب نے آگرہ رہنے کی اجازت دی۔ اور فرمایا۔ سیورغال (معین وجہ معاش) کے طریقہ پر کچھ نہ لینا۔ اور جو درویش اُس جگہہ کا بزرگ ہو۔ اُس کی رضامندی لیکر مکان بنانا بالآخر آپ اگرہ مین آئے۔ اور اُس وقت مین شیخ جلیل زاہد زمانہ تھے۔ اُن کے دیدار کے واسطے گئے۔ اِس جگہہ آپ کا دل گرویدہ نہین ہوا۔ اِس کے بعد آپ شیخ علاء الدین مجذوب کی ملازمت مین حاضر ہوئے۔ شیخ مجذوب نے فرمایا۔ تم سلسلہ سے آتے ہو۔ لیکن تمھاری جگہہ تو سرہند ہے آپ نے جواب مین لا یا نعم کچھ نہین کہا۔ پھر شیخ مجذوب نے ایک روٹی کا ٹکڑا۔ کچکول سے نکال کر آپ کو دیا۔ اور فرمایا۔ پنجاب کو چلے جاؤ۔ وہان گیہون ارزان ہین۔ اس دفعہ بھی آپ جواب دینے سے خاموش رہے پھر شیخ مجذوب نے تیسری بار فرمایا۔ ایک سیر ہے آدھا تمھارا اور آدھا میرا۔ اس دفعہ بھی آپنے کچھ نہین کہا۔ پھر شیخ مجذوب نے چوتھی دفعہ خطاب کیا۔ اس وقت تک یہان مین تھا۔ اب تم رہو۔ آپنے جواب دیا۔ اگر آپ کی یہ رائے ہے۔ تو آپ جگہہ میرے واسطے چھوڑ دین۔ اور خود دوسری جگہہ تجویز فرماوین۔ شیخ مجذوب نے ایسا ہی کیا

اور اب جس جگہہ اُن کی قبر ہے - وہان اپنا حجرہ بنالیا -

کہتے ہین شیخ فخرالدین کو جب بیماری پیش آتی تھی - توخوش گلو قوالون کو بلاکر سرود و سماع کی مجلس کیا کرتے تھے - اور اسی سماع کے اندر بدمزگی مزاج کی تندرستی سے بدل جایا کرتی تھی - مگر جب مرض الموت عارض ہوا - تو سماع کی مجلس آپ نے نہین کی - ایک روز شیخ یوسف انصاری سید جلال قادری شیخ عبدالمومن چشتی - اور نیز دیگر چند اصحاب عیادت کے واسطے آئے تھے - سب اس بات پر جمع ہوئے تھے کہ اس بیماری مین سرود نہ سننے کا سبب دریافت کرینگے لیکن قبل اس کے کہ لب ہلاوین - آپ نے رامجی نام مطربہ کو بلوایا - اور فرمایا - یہ غزل گاؤ - **بیت**

ما قصہ نوشتیم بہ سلطان کہ رساند	جان ساختہ کردیم بہ جانان کہ رساند

جب غزل تخلص تک پہونچ گئی تو فرمایا - فرصت کم - اور شرع شریف کی رعایت واجب - گانے والی کو جانے کی اجازت دی - اور تین روز بعد جمعہ تاریخ انیسوین جمادی الثانی ہجری سنہ نوسو ستر کو ایک سو ستائیس سال زندہ رہکر اپنی عمر دائمی خواب کے حوالہ کی - اور اپنا تن خاک قبر کے سپرد کیا - اور جان خلوتگاہ قدس کو چلی گئی قاسم ہندی نے آپ کی تاریخ رحلت الفاظ کو فخر دین مین پائی ہے -

یاد شیخ سعد ابن بدھن خیرآبادی ۹۲۲ھ

آپ صاحب دانش و بینش تھے - طریقت مین شیخ محمد قطب المعروف شیخ مینا لکھنوی کی ملازمت سے عقیدت اور خلافت رکھتے تھے - اور ظاہری علوم مین مولانا اعظم کے شاگرد تھے قدس سرہم کہتے ہین - آپ کے پیر کتاب عوارف آپ کے اُستاد سے پڑھتے تھے - ایک روز آپنے پیر کی خدمت مین عرض کیا - اس کتاب کی عبارت صحیح کرنے کے واسطے تو میری طبیعت کافی ہے - اور اس کے معانی اور لطائف کا ادراک جناب مخدوم کے ضمیر سے ممکن ہے جو ذی کشف ہے - پھر معلوم نہین - کہ دوسرے کسی کے درس کی ملازمت کیون گوارا کی جاتی ہے - پیر نے فرمایا - سعد - تمنے جو کچھہ کہا - بجا ہے - لیکن عالمون کے ہوتے ہوئے - تعلیم کے راستہ سے پانون کھینچ لینا - اور اپنے ادراک اور عرفان پر بھروسہ کرنا ارباب دیانت اور اصحاب ہوش کا شیوہ - اور خوبان معنوی کی عادت نہین ہے - **بیت**

بخیر آباد شد سعد آنجہانی	سعادت خیر باد این جہان کرد

یاد شیخ بدھا

آپ کا نام عبدالوہاب تھا۔ شیخ ابوالفتح کی کے بڑے بیٹے ہین۔ عمدہ صورت اور سیرت سے آراستہ اور دانش و بینش سے پیراستہ تھے درسی فنون کی تحصیل کمال کے درجہ پر پہونچادی تھی۔ بالخصوص حدیث اور تفسیر کامل طور پر یاد تھی۔ وعظ اور تلقین سے اس طرح گریزان رہتے تھے۔ کہ جس طرح ورس سے۔ آپ کی مجلس مین خدا کی یاد۔ اور فرستادگان خدا کے حالات کے سوا صلوات اللہ علیہم دوسری باتین بہت ہی کم ہوا کرتی تھین علم سیر اور تاریخ کے بہت کچھ عبرت افزا واقعات یاد تھے۔ جوانمردی اور سخاوت آپ کے خمیر مین داخل تھی۔ اگرچہ کچھ پاس نہین ہوتا تھا۔ اور ایسے وقت مین اچانک کوئی حاجتمند آجاتا تھا۔ تو گھر کے اسباب مین سے جو کچھ ہاتھ پڑجاتا تھا۔ اہل خانہ سے چھپا کر اُس کو دیدیتے تھے یہ کہتے ہین۔ ایک سال آپ کی ہمت کا امتحان کرنے کے واسطے حاکم شہر نے لوگون کو روک دیا تھا۔ کہ اِس درویش کو کوئی شخص ایک کوڑی بھی قرض نہ دیوے مگر باینہمہ آپ کے مہمان خانہ کا خوان روزمرہ پہلے سے زیادہ اور بہتر بچھایا جاتا تھا۔ اور کوئی سائل اپنے مطلب سے ناکام آپ کی خدمت سے نہین لوٹا۔ شاہ محمد خیالی نے آپ کی دوستی کے سبب سے آپ کے محلہ مین ایک حجرہ بنالیا تھا۔ اور اسی مین واپسین دم تک رہے۔ ہجری سنہ ایک ہزار سولہ تک وہ مکان قایم تھا شیخ عبداللہ کو ذکر و شغل کی تلقین۔ اور حقائق و تصوف کی تعلیم۔ انہین شاہ صاحب سے حاصل ہوئی ہے۔ شعبان کی چاندرات کا دن اور ہجری سنہ کم و بیش نوسوستر تھا۔ کہ دوئی کی سرا سے وحدت کے دارالسرور کو آپ روانہ ہوئے۔ خوابگاہ آگرہ۔

انجمن اصحاب شہود و ارباب حضور سلسلہ عشقیہ شطاریہ

تاریخ نگار بیرون اور ذی معرفت ہادیون نے ایسا لکھا ہے۔ کہ اِس خانوادہ کے سرِ دفتر راس الواصلین رئیس المحققین۔ شیخ محمد۔ قطب عصر۔ مرشد زمان۔ عارف جہان۔ ابویزید طیفور ابن عیسیٰ ابن آدم ابن سروشان بسطامی ہین۔ اور جو اصحاب مشرب عشقیہ رکھتے ہین۔ یہ دوسرے مشہور مشربون کی بہ نسبت فنا اور بقا کے درجات۔ صدق اور صفا کی منازل۔ مبدء اور معاد کے ابتدائی مقامات پر نظر کرکے [۵۱] السَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ کے زمرہ مین داخل ہین چنانچہ تلوین [۵۲] و تمکین۔ حجاب و انکشاف

---

[۵۱] جو آگے ہیں آگے (سامنے بٹھائے گئے) ہین (سو) یہ آگے ہی (بٹھانے کے قابل) ہین (کہ) یہ درگاہ خداوندی کے مقرب ہین ۱۲

[۵۲] تلوین و تمکین وغیرہ تمام الفاظ۔ مقامات سلوک کے اسما ہین ۱۲

قبض وبسط منع وعطا۔ ہست ونیست ۔ تنہائی وہمراہی کنج ومیدان ۔ خموشی وگویائی ۔ غرض کہ تمام حالات اور اوصاف جو باہم متقابل اور ضد یک دیگر ہین ۔ ان کو پہونچنا داخل کمال اسمائی ہے جس کو کمال ذاتی کہنا ناموزون نہین ہے ۔ یہ حالات اور اوصاف اس گروہ کی موحدانہ نظر مین یکسان معلوم ہوتے ہین اور اس طریق کے سالک اور وابستگان حلقہ شمار سے زیادہ ہیں ۔ کسی حال مین اور کسی مقام مین وہ آن بھی علی الاتصال پابند ہوکر نہین رہتے ہین ۔ بلکہ ہر لحظہ اور ہر دم جدید شان کے ساتھ اوقات کا زندہ رکھنا ۔ اور اوس کے ذریعہ سے شہر زندگی کو آرایش دینا ۔ یہ خاصہ اس طریقہ کے پیرون کا ہے ۔ عراق ۔ عرب ۔ عجم ۔ ایران ۔ اور توران مین جو فروغ محمدی پہونچا ہوا ہے ۔ یہ اسی سلسلہ کے مشائخ کی برکات سے پہونچا ہے علی الخصوص ہجری سنہ کچھہ اوپر نوسو تیس مین اس گروہ کے سربرآوردہ ۔ محمد صادق شیخ نے ۔ ماوراءالنہر کے شہرون مین علم ہدایت نصب کیا تھا ۔ اور اس نواح مین تمام مشائخ اور فضلا کے قبلہ گاہ بن گئے تھے ۔ تمام ذی استعداد معتقدین ان کی ملازمت سے ولایت اور کمال حاصل کرتے تھے ۔ ان بزرگوار عزیزون مین سے جس شخص نے اپنی ہدایت سے ہندوستان کے تیرہ وتاریک مکان کو اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا نور آباد بنایا ۔ وہ شاہ عبداللہ شطاری پسر حسام الدین عبداللہ ابن رشید الدین ابن ضیاءالدین ابن نجم الدین ابن جمال الدین عماد ابن عمر المعروف بہ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الحق والدین سہروردی کی ذات خورشید صفات ہے جنہون نوین صدی کے اخیر مین ایران سے ہندوستان کے لوگون کی رہنمائی کے واسطے نزول فرمایا ۔ اور عالم قدس کو روانہ ہونے کے وقت تک ہر ایک طرح کے اذکار اشغال ۔ اعمال ابرار و اخیار ۔ اور ادعیہ ماثورہ وغیرہ کی دعوت کے طریقہ سے عموماً اور نیز خصوصاً طالبون کو اون کی استعداد کے موافق تلقین فرمائی ۔

شطار کی وجہ تسمیہ کے متعلق کسی قلم نے کوئی صریح حرف اور رقم نہین لکھی ہے ۔ لیکن ایک رسالہ ہے لطیفہ غیبیہ نام ۔ جو آپ کے قلم تصنیف کا نتیجہ ہے ۔ اس رسالہ کی فصل ثانی مین کسی قدر وجہ تسمیہ کی نسبت آگاہی دی گئی ہے ۔ خلاصہ اُس کا یہ ہے ۔ کہ خداشناسان اُمت محمدی اور پیروان مذہب احمدی عَلٰی صَاحِبِھَا مِنَ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُھَا سلوک مین تین مشرب پر منقسم ہین ۔ (۱) اخیار (۲) ابرار (۳) اور شطار ۔ اور ان تینون گروہون مین سے ہر ایک گروہ ورد ۔ ذکر ۔ شغل ۔ فکر ۔ کشف

لـه الله زمین کے نور سے آسمان اور زمین کی روشنی ہے ۱۲

اور قرب جدا جدا رکھتا ہے - اور اپنے اپنے خاص طریقہ کے بموجب - صاحب استعداد کامل ہے - لہذا مناسب یہ ہے - کہ [۵۱] عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کے مضمون پر نظر کرکے فرق اور عدم فرق کی رعایت اس گروہ کے بارہ مین بہی اسی موافق کیجاوے کہ جس موافق انبیا علیہم السلام کے بارہ مین فرق وعدم فرق کی نسبت قرآن شریف کے اندر ارشاد ہے یعنی اُن کی نسبت اعتقاد اور ولایت کے اقرار مین تفاوت اور اختلاف کو دخل نہ دیا جاوے - اور جو حکم رسولون کے ایمان کی نسبت [۵۲] لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ہے اس پر قیاس کیا جاوے - تاکہ شریعت کا ایسا ایمان حاصل ہو جو طریقت کے وصف کے ساتھہ موصوف ہو - اور جس طرح کہ انبیا علیہم السلام کے زمرہ مین قرب - وحی کتاب - معجزات نسخ - عدم نسخ - اولوالعزمی - اُمت کی کثرت وقلت اور نیز ان امور کے سوا - دیگر امور کے اعتبار سے فرق سمجھا جاتا ہے - اسی طرح چونکہ یہ گروہ مشابہ بانبیاے بنی اسرائیل ہے - لہذا اسی طرح اس گروہ کے اندر بہی افضلیت - سرعت سیر - بطوء سیر ریاضت اور عبادت کے اعتبار سے سلوک مین عالم آخرت کی طرف سے سمجہی جاوے - اور احوال - درجات - مقامات - اور خطابات کے اعتبار سے اعیان ثابتہ (صور علمیہ) کے بموجب منجانب مبدء سمجہی جاوے - آیہ کریمہ [۵۳] تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ کے اشارہ سے جو معنی ذہن مین آتے ہین - اس موافق اس مقام سے یہ بات خیال مین آتی ہے - کہ اس لقب کی خصوصیت - منازل طریقت کے طے کرنے مین تیزروی کے اعتبار سے ہے اَلْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ

اور اس سلسلہ کے بعض اصحاب اور نیز دوسرے لوگ - نعمت کی ومنح پر نظر کرکے - مذکورہ بالا طریقہ سے جو اس لقب کی وجہ بیدا کرتے ہین - بیا قرب بصواب ہے - نیز اس مشرب کے بعض اکابر یہ بہی فرماتے ہین - کہ جو اولیا اللہ بار جسم سے سبکدوش ہو چکے ہین - ان کی ارواح سے یہ گروہ فیض حاصل کرتا ہے - اور پرورش پاتا ہے بدون اس کے کہ جسمانی ملازمت اور مصاحبت کرے - پس چونکہ یہ گروہ عالم مرکبات کو طے کرکے مجردات کے عالم مین معنوی سرعت کے ساتھہ جاتا ہے - اس سبب سے اس گروہ کو شطار لقب دیا گیا ہے - یہ بہی ایک وجہ ہے -

خلاصہ کلام یہ ہے - کہ تمام مشایخ شطار کو ہند مین شاہ عبداللہ شطاری کی خدمت سے اس مشرب کا

---

[۵۱] میری اُمت کے علما - بنی اسرائیل کے انبیا کی مثل ہین ۱۲ [۵۲] ہم خدا کے پیغمبرون مین سے کسی ایک کو (بہی) جدا نہین سمجہتے (یعنی سب کو مانتے ہین) ۱۲ [۵۳] پیغمبر جو ہمنے بہیجے ہین - ان مین سے بعض کو بعض پر برتری دی ہے ۱۲ -

حصہ ملا ہے منجملہ اِن کے شیخ حافظ جونپوری ہین۔ جو سلوک اور تصوف کے مراتب طے کرنے مین مثل قمر سریع السیر تھے۔ اور اِن کے نامور خلفا ہر ملک مین ہین۔ جونپور مین شیخ بدہن ہین۔ اِن کی قبر پانی پت مین ہے شیخ بدہن کے بہی ایک خلیفہ تھے قصبہ بدولی مین شیخ ولی شطاری۔ ظاہری اور باطنی کل فضیلتین۔ امکانی اور آلہی جملہ معرفتین۔ اِن کی ذات مین جمع تہین۔ انہون نے ہجری سنہ نوسو چہبین مین عالم بقا کو کوچ کیا۔ اور خلفاے کامگار دنیا مین چہوڑے۔ اِن مین سے ایک شیخ فدن تھے۔ بڑے پرہیزگار تھے۔ اور حقائق و معارف بیان کیا کرتے تھے۔ اپنے زمانہ مین اپنا مثل نہین رکہتے تھے۔ امیر سید علی قوام کے بہی پیر ہین۔ شیخ ولی شطاری کے دوسرے خلیفہ شیخ بہاء الدین زکریا تھے۔ جو خواجہ گنجشکر کی نسل سے ہین۔ اور تیسرے خلیفہ شیخ حاجی ابن شیخ علم الدین عجائب برادرزادہ شیخ زکریا تھے یہ سلسلہ شیخ حافظ تک منتہی ہوتا ہے۔

جب شاہ عبداللہ شطاری نے عالم قدس کو کوچ فرمایا۔ تو چند سال اور چند واسطہ کے بعد خرقہ خلافت درجہ بدرجہ شیخ محمد غوث کو پہونچا۔ اگرچہ واسطین کی ترتیب اس خانوادہ کے شجرہ مین بالتفصیل مذکور ہے۔ اور شجرہ کا وصف خاص یہ ہے [51] اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ لیکن مختصر طور پر بیان بہی تحریر کرتا ہون۔ یعنی شاہ عبداللہ شطاری سے اولاً خرقہ خلافت شیخ محمد علا کو عنایت ہوا۔ جو شیخ قاضن کرکے مشہور ہین۔ شیخ محمد علا سے اُن کے بیٹے شیخ ابوالفتح ہدیۃ اللہ سرمست کو پہونچا۔ شیخ ابوالفتح ہدیۃ اللہ سرمست سے شیخ ظہور حاجی حمید حضور کی خدمت مین منتقل ہوکر آیا۔ چنانچہ اس کی تفصیل ہر ایک صاحب کی یادداشت مین حسب مقتضاے وقت لکہی گئی ہے۔ اور نیز لکہی جاویگی۔ اور ملازمان حاجی حضور کی خدمت سے منصب ہدایت و اجازت اور خرقہ قطب الاقطابی۔ وحدت مآب حضرت شیخ محمد غوث کو پہونچا۔ جنہون نے اِس بہشت نما انجمن کو طرح طرح کی معرفتین اور حقیقتین بیان کرکے نئی وضع کی انجمن بنایا۔ شطاری شیرخوار بچون کو نوزادگی کی پستی سے اُبہار کر مشایخ کی باطنی پرورش کے ذریعہ سے نوجوان کیا۔ اور توحید و ایمان کے درخت کو تقلید اور استدلال کی خزان سے بذریعہ نوبہار تحقیق رہائی دیکر دائمی سرسبزی بخشی۔ تاکہ درخت مذکور افراد انسانی کے باغ مین ازلی توفیق کی پانی پیکر باردار ہو۔ اِس مین شک نہین۔ جس نے آپ کی خدمت مین چند روز منافقانہ بہی عمر گزاری۔ وہ بہی محبوب حقیقی کی جلوہ گاہ مین پہونچ گیا پہر مخلص کا تو ذکر ہی کیا ہے

---

[51] ۔ اُس کی جڑ مضبوط ہے۔ اور اُس کی ٹہنیان آسمان مین ہین ۱۲۔

Presented by www.ziaraat.com

یہ مدعا تحت الذکر کرامت کی شہادت سے پایہ ثبوت کو پہونچتا ہے -

چونکہ گجرات کے کوتہ نظر لوگ اپنے اعتبار ہی حسن پر عاشق تھے - اسواسطے حسد اور ناتوان مبینی کی راہ سے غوث الاولیا کے ساتھ دشمنی کرنے لگے - منجملہ اِن کے شیخ عبد المقتدر مہائی نے اپنے چھوٹے بھائی کو - خوشیہ خانقاہ مین معتقدانہ طور پر اس غرض سے بھیجا - کہ ہمیشہ حاضر حضور رہ کر غوث الاولیا کے اقوال اور افعال سے ایسے معاملات اخذ کرے - جن پر انگشت اعتراض رکھی جا سکے - اور وہ معاملات اپنے بزرگون کو پہونچاوے تاکہ اس جماعت کو نکتہ چینی کا سرمایہ فراہم ہو - کہتے ہین - اُس متجسس نے ایک روز عرض کیا - کہ یہ کمترین مریدان چند مدت سے تلقین کا امیدوار ہے - جواب ملا - کہ مقصود سلوک کی ترقی ہے - انشاء اللہ جو سکبا[۱] نقرا کے لنگر سے تم کہاتے ہو - یہی تلقین کا اثر پیدا کرے گا - بالآخر چند روز بعد اُس کو قوی جذبہ پیدا ہوا - اور اس کی آنکھ حقیقت بین ہو گئی - چنانچہ تمام حالات مین اور تمام مقامات مین یہ بات اُس کے ورد زبان تھی - کہ جب منافق کا یہ حال ہے تو اُس شخص کا کیا کہنا ہے جو اخلاص کے ساتھ اپنا سر اُس کامل بزرگوار کے آستانہ پر رکھے بیت

دعوی زہد تو آن رند مسلم دارم	کہ روی برسر آن کوچہ ہشیار آئی

آپ نے جس کسی کو قبول کر لیا - اُس کے سر کی - اور نیز دل کی آنکھون کو مشاہدہ اور معائنہ کا نور حاصل ہو گیا - اور اُن مین حقیقت بینی کی قوت آ گئی - یہان تک آپ کا بے انتہا فیض پہونچا - کہ کیا ہند اور کیا سندھ سب شہرون مین آپ کی عارف اور فاضل اولاد - اور رہنما خلفا جا بجا ہو بیٹھے - اور اُن کے قدم کی برکات سے خلا محال ہو گیا - جن کی فہرست یہ ہے -

گوالیار مین جہان آپ کا مرقد مبارک ہے - جانشینی اور سجادگی کے مراسم آپ کے مسند نشین صاحبزادہ شیخ عبد اللہ المعروف بہ شیخ بدہا - عمدہ طور پر انجام دیتے ہین - نیز شیخ مبارک عالم جو اطراف بانگرمؤ کے باشندہ ہین - یہ بھی یہین تھے - جامع علوم تھے اور ظاہری و باطنی صفائی بھی رکھتے تھے - کم و بیش چالیس سال اصحاب خانقاہ کو کتابی علوم کا درس دیا - نیز شیخ بدیع الدین جیلانی سمرقندی غوث الاولیا کے بزرگ خلفا مین سے ہین - یہ بھی گوالیار مین ہی تھے - انہون نے کلید مخازن - اور کنز الوحدۃ پر جو غوث الرحمن کی مصنفہ کتب ہین عمدہ اور سود مند حاشیے لکھے ہین - اور تعلیقات لگائی ہین -

دار السلطنۃ آگرہ مین شیخ نور الدین ضیاء اللہ زندگی بخش نے اپنے پدر بزرگوار کے رہنے سہنے کی جگہ

[۱] کہانے کی ایک قسم ہے ۱۲

سنبھالی تھی۔ اور شیخ عبداللہ صوفی مرید غوث الاولیا بھی یہین تھے۔ روشن ضمیر پیرسے کامل طور پر عرفانی اور وجدانی مقامات حاصل کئے تھے۔

برھان پور خاندیس مین شیخ اکمل الدین برہان تھے۔ ان کے پدر بزرگوار کے ظاہری اور معنوی فرزند اور بھی تھے۔ لیکن پدر بزرگوار کی ہدایت سے اقتباس نور کرنے مین۔ یہ معنوی فرزند سب مین پیش دست اور مقدم تھے۔ اور اخیر عمر مین بالکل استغراق ہوگیا تھا۔ اور ان کی زبان مین موحدانہ کلام اور تقریر کے سوا۔ کوئی گویائی باقی نہین رہی تھی۔ نیز شیخ لشکر محمد نے بھی یہین برہان پور مین سلسلہ ہدایت جاری کر رکھا تھا۔ نیز اسی شہر مین قاضی سراج محمد بنیانی تھے۔ معرفت کا چراغ۔ اور علمی وعینی جزئیات کی شمع انہین کی ذات سے روشن تھی۔ شیخ نظامی گنجوی کی ایک کتاب مخزن اسرار ہے۔ اُس کی مشکل عبارتین اور مضامین آپنے حل کرکے۔ اہل جہان کو فیض پہونچایا ہے۔

برودرہ (بڑودہ) گجرات مین شیخ صدرالدین محمد شمس ذاکر تھے۔ آفتاب تلقین سمت الراس پر انہین بزرگوار کی بدولت پہونچا تھا۔ اور شیخ حبیب شطاری بھی اسی شہر مین سلوک کے اندر اپنے مریدون کو تیزروی تعلیم کیا کرتے تھے۔

احمد آباد گجرات مین آپ کے فرزندون مین سے شیخ اویس اور شیخ اسمٰعیل ہین **مدظلہما** ان کے نانا۔ سلامی سادات مین سے ہین۔ اور سید ابوتراب کے عم مکرم ہین۔ ان دونون عالی مقدار گوہرون مین سے اولین (شیخ اویس) اوراد۔ دعوات۔ اذکار۔ اشغال۔ اور جواہر خمسہ کے رموز۔ ان علوم کے عامل ہین۔ **کما ھو الحق**۔ اور دوسرے بھی مشائخ طریقت کے عادات اور صفات سے ظاہر اور باطن دونون مین آراستہ۔ اور پیراستہ ہین۔ خدا کرے حال مین۔ کمال مین۔ اور آل مین روز افزون ترقی ہو۔ یہان احمد آباد مین آپ کے خلفا مین سے دو صاحب ہین (ایک) شیخ وجیہ الدین احمد علوی۔ جن کے فیضان سے طالبان علم وعرفان کے دل زندہ۔ اور زبانین گویا ہوئی ہین (دوسرے) شیخ علی شیر بنگالی ہین۔ اُنھون نے جواہر خمسہ کا انتخاب کیا۔ اور عمل مین لائے۔ اکثر علوم مین بڑے صاحب دستگاہ تھے۔ خاصکر علم ہیئت۔ نجوم۔ حکمت۔ اور منتر سا اچھی طرح جانتے تھے۔ اور مسائل علوم کے مغز کو پہونچتے تھے۔ آپنے جام جہان نما کی ایک شرح مفید اور مبسوط لکھکر اُس کو شرب معارف سے لبالب کیا ہے سوانح امام احمد غزالی پر بھی حسب ارشاد غوث الاولیا۔ ایک محققانہ شرح لکھی ہے۔

سنبھل مین شیخ محمد عاشق۔ طالبان حق کا کام انجام دیتے ہین۔

اجمیر مین مولانا عبدالفتاح ناگوری۔ لوگون کی حل مشکلات کیا کرتے تھے۔

سرھند مین شیخ محمد جمالی نے مسند ارشاد کو حسن دے رکھا تھا۔

کالپی مین شیخ جلال واصل۔ سالکان راہ کو منزل مقصود پر پہونچا دیتے تھے۔

بدولی مین شیخ جیو اعبدالحی نام تھے۔ یہ ایک مدت تک گوالیار مین بھی خدا پرستی کا طریقہ عمل مین لاچکے ہین۔

بیجاپور دکن مین شیخ شمس الدین شیرازی نے دانش و بنیش کو رونق دی تھی۔

اجین مالوہ مین شیخ احمد متوکل۔ اور شیخ عالم نے اپنے تئین سپرد خدا کر رکھا تھا۔ اور رضا بہ قضا کا راستہ ہمت اور اخلاص کے قدم سے طے کرتے تھے۔

سارنگپور مالوہ مین شیخ منجھن تھے۔ کتابی علم اور قلبی وجدان کی بنیاد شہر والون کے دل مین اول انہین نے رکھی تھی۔ دوسرے شیخ عمر ہین۔ علوم۔ عرفان۔ طریقت۔ اور توحید کے جواہرات کی آپکو کان سمجھنا چاہیئے۔ اپنے وقت کے اُستاد۔ اور مرشد تھے سلمہ اللہ تعالیٰ

یاد شیخ ابوالمؤید محمد الملقب بمن عنداللہ بالغوث

آپ خطیرالدین کے فرزند ہین۔ جو شیخ فریدالدین عطار نیشاپوری کی نسل سے ہین۔ اس ترتیب کے ساتھ خطیرالدین ابن عبداللطیف ابن معین الدین قتال ابن خطیرالدین ابن بایزید۔ اور بایزید شیخ عطار کے فرزند ارجمند ہین قدسنا اللہ باسرارہم۔ آپ ولایت محمدی کے جانشین تھے۔ انوار صمدی کا نزول اور اسرار ربانی کا ظہور۔ آپ کی بابرکات ذات پر تھا۔ دونون قسم کے یزدانی کمال آپ مین پائے جاتے تھے۔ ظاہری و باطنی ہردو سلسلہ کے پیرون کی خلافت۔ اور شہادت و غیب دونون عالم کے مشایخ کی اجازت آپ کو حاصل تھی۔ ایک رسالہ جواہر خمسہ آپ کی تصنیفات سے ہے۔ اُس کے دیباچہ مین آپ نے اپنے کسی قدر حالات اور گزرے ہوئے واقعات بمضمون ذیل درج کیے ہین۔

زمانہ ہوش کا آغاز ہی تھا۔ کہ مجکو درد خداطلبی پیدا ہوا۔ اور وہ میرے تمام دل پر حاوی ہوگیا۔ اس آیۂ کریمہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کے مفہوم نے اُمید بندھائی۔ بس اسی پر دل نہاد ہو کر مینے ریاضت کرنی شروع کردی۔ اس ریاضت کی بدولت جواہر کائنات کی شناخت اگرچہ ہوئی۔ مگر اُس قدر نہین ہوئی۔ کہ جس قدر خواہش تھی

ف۔ اور جن لوگون نے ہمارے دین (کے کام) مین کوششین کین۔ ہم (بھی) اُن کو ضرور اپنے رستے دکھا دینگے۔

Presented by www.ziaraat.com

سعی کسی کی بیکار نہین جاتی ہے - بحکم آیۂ کریمہ[۵۱] اِنَّ سَعْیَکُمْ سَوْفَ یُرٰی کئی دفعہ عالم خواب مین مجکو آگاہی دی گئی - کہ تم کو سلطان الموحدین شیخ ظہور حاجی حمید حضور کی ملازمت سے اپنی کامیابی چاہنی چاہیئے - کیونکہ تمہارے مقاصد کے دروازے - حاجی حمید کی تعیین کی کنجی سے ہی کھلین گے - اِس غیبی خوشخبری پر بھروسہ کر کے - مینے اپنا تمام ملک وملکوت (جسم وجان) حقیقی رہنما حاجی حمید کی تلاش مین وقف کر دیا - اللہ تعالی **جل شانہ** کا شکر اور احسان ہے - کہ مجکو نگرانی کا رنج نہین اُٹھانا پڑا - اور میری مشکور سعی کا درخت وجدان مطلوب کے ثمر سے بارور ہوا - اور حاجی حمید کے سایۂ تکمیل مین - حرمان اور نقصان کے اثرات سے رہائی مل گئی - اُسی دم خواجہ احمد کی خدمت مین - جو حاجی صاحب کے محرم خاص - اور رفیق با اخلاص تھے - حاجی صاحب نے فرمایا - کہ یہ شخص جو ہشیاری کے بلوغ کا - نیا سیاح - طلب کے باغیچہ کا نونہال - اور شوق کے جنگل کا نیا مسافر ہے - وہ باکمال نوجوان ہے - جس کی نسبت حضرت خاتم النبوۃ **علیہ السلام والصلوٰۃ** نے حسب ارشاد ملک علام اِس حضور کا فرزند بنا کر احسان کیا ہے - اور اس تقریر کے اخیر مین[۵۲] اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ الخ پڑھ کر اپنی بیعت اور عقیدت کے شرف سے مجکو سرفراز فرمایا - چند روز بعد باطنی علوم کے جواہر[۵۳] وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ کے دریا سے میرے منتظر دل مین انڈیل دئے - اور ظاہری عنایات کے موتی[۵۴] وَیُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ کی کان سے میرے حوصلہ پر اِیثار کئے - تیرہ سال اور چند مہینے - کوہستان جنار مین گوشہ گزینی اور چلہ کشی کرنے کے واسطے اجازت دی - مینے قبول کر کے - ازلی توفیق کی مدد سے مقررہ مدت کو اُس طریقہ پر جو جواہر پنجگانہ مین مذکور ہے - عمل کر کے پورا کیا - اکثر باطنی اسرار اور ظاہری اطوار کو تحریر مین لا کر مسودہ سے صاف کر لیا - اور اُس کا نام جواہر خمسہ رکھکر فہرست اور فوائد کے ساتھ سب طرح سے مرتب اور مکمل بنایا - اب اِس وقت مین فقیر کی عمر بائیس سال کی تھی - کہ ظاہری مرشد اور معنوی باپ کا سایہ عاطفت مجھ سوختہ آتش ریاضت پر پڑا - مینے اُسی پانچ گوہر کے کاغذی ڈبہ کو دست آویز

---

۵۱ بیشک تمہاری کوشش آگے چل کر دیکھی جائے گی ۱۲ ۵۲ جو لوگ تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہین - وہ تم سے نہین بلکہ خدا سے بیعت کر رہے ہین ۱۲ ۵۳ اور لوگ اُس کی معلومات مین سے کسی چیز پر دسترس نہین رکھتے مگر جتنی وہ چاہے ۱۲ ۵۴ اور جس نے قدر واجب سے زیادہ کام کیا ہے - اُس کو اُس کا زیادہ ثواب دے گا ۱۲ -

بناکر اپنے زمانہ خلوت کی کیفیت عرض کی۔ پیر نے حد سے زیادہ عنایت اور التفات فرماکر اپنے پیرہن خاص کو درویش کا خلعت خلافت بنایا۔ اور بیان کیا۔ یہ رسالہ ایسا مخزن ہے۔ کہ جس روز لہ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ کی ندا ہوگی۔ اُس روز تک تمام اہل ولایت کو وجدان اور عرفان کا سرمایہ حاصل کرنے کے واسطے دستور العمل بن کر مددگار رہے گا۔

کہتے ہیں۔ ہجری سنہ نو سو سینتالیس میں افغانان سور کا غلبہ ہوگیا تھا۔ جو شیر خان سور کے سرداروں میں سے تھے۔ اور اس سبب سے جنت آشیانی نصیر الدین ہمایون شاہ تیموری نے صوبہ دہلی سے یکسوئی اختیار کرلی تھی۔ اُس وقت میں غوث الاولیا بھی گجرات کی طرف ہجرت فرما گئے تھے۔ یہاں پر بہت کچھ صاحبان استعداد آپ کی خدمت سے انسانی کمالات کو پہونچ گئے۔ جو **فنا فی اللہ** اور **بقا باللہ** ہیں۔ بڑا مکان۔ اور بڑی خانقاہ تیار ہوگئی۔ یہ مقام آج کل دولت خانہ کے نام سے مشہور ہے۔ **بیت**۔

	دولتے راکہ نباشد غم از آسیبِ زوال		بے تکلف لشنو دولت درویشان ست	

مسعود الآثار شیخ محمود جلال فرماتے تھے۔ جب غوث الاولیا گجرات میں آ پہونچے تو جنت آشیانی کی طرف سے اس مضمون کا صحیفہ پہونچا۔

(اصل خط)

بعد از عرض آداب دست بوس معروض آنکہ عنایت قدیر لم یزل از کلفت دشواری تقدیر بہ بدقہ توجہ و دعاے ایشان و جمیع درویشان بآسانی برآوردہ۔ و از سوانح روزگار فتنہ انگیز انچہ پیش آمد۔ بجز محرومی ملازمت باعث آزار خاطر و سبب تیرگی دل نہ گردید۔ و در ہر نفس و ہر گام خیال در گرد این اندیشہ بود۔ کہ آن دیو سرشت مردم بآن ذات ملکوت صفات چہ سلوک کردہ باشند۔ چون شنید۔ کہ در ہمان نزدیکی ایشان نیز ہجرت بدیار گجرات فرمودند۔ دل از آن اندوہ گرفتاری بقدرے رہائی یافت۔ و پیوستہ از صدق عقیدت امیدوار است کہ فیض فضل کردگار ہمچنان کہ از تنگناے آفت بیرون آوردہ

(ترجمہ)

آداب دستبوسی کے بعد عرض یہ ہے۔ کہ قدیر لایزال کی عنایت نے تقدیری دشواریوں سے حضور کی اور جمیع درویشوں کی توجہ اور دعا کی بدولت بآسانی نکال لیا۔ اور فتنہ انگیز زمانہ کے واقعات سے جو کچھ پیش آیا۔ وہ کوئی بھی آزار خاطر کا باعث اور تیرگی دل کا سبب نہیں ہوا۔ بجز محرومی ملازمت کے۔ اور ہر دم اور ہر قدم پر یہ اندیشہ تھا۔ کہ دیکھا چاہیے وہ دیوزاد لوگ حضور کی ذات ملکوت صفات کے ساتھ کس قسم کے برتاؤ سے پیش آئے ہوں گے۔ جب سنا۔ کہ اُسی اثنا میں حضور بھی ملک گجرات کو ہجرت فرما گئے۔ تو اُس فکر سے دل نے کسی قدر رہائی پائی۔ اور ہمیشہ از راہ صدق اعتقاد امیدوار ہوں کہ جس طرح

Presented by www.ziaraat.com

(اصل خط)

از تنہا اندیشی کی مذکور را آزاد ساخت - از محنت مفارقت صوری نیز خلاص بخشد -

سبحان اللہ چہ گونہ سپاس وشکرگزاری تلقین باطن نشین آن رہنماے حقیقی بتقدیم رساند - کہ باکثرت اسباب پریشانی کہ بظاہر قالب فرو پیچیدہ ہست در جمعیت و وحدت سویداے قلب باندازہ یک ذرہ قصورے و فتورے راہ نیافتہ - راہ آمد ورفت قافلہ دعاے خیر پیوستہ مسلوک باد -

(ترجمہ)

خلاق نفس کے فیض نے آفت کے تنگ تاریک کوچے سے نکال کر اندھ ذکر کو سے آزاد کیا ہے - اسی طرح ظاہری مفارقت سے بھی نجات بخشے گا -

سبحان اللہ - اُس حقیقی رہنما کی دلنشین تلقین کا شکر کس طرح ادا کرون - باوجودیکہ اسباب پریشانی بہ کثرت کے ساتھ ہین - کہ ظاہر جسم کو چارون طرف سے جکڑ لیا ہے مگر سویداے قلب کی جمعیت اور وحدت مین - ایک ذرہ برابر قصور اور فتور پیدا نہین ہوا ہے - قافلہ دعاے خیر کی آمد ورفت اور راہ آمد ورفت ہمیشہ جاری رہنی چاہیے -

نیز فرماتے تھے - اس خط خوشی کے آنے سے آپ نے آشناؤن کے غمگین دلون مین ایسا ایک حال پیدا کر دیا کہ ارباب تصوف کسی مشترک اسم کے آثار تجلی ظاہر ہونے سے اس حال کو تعبیر نہین کر سکتے ہین - اور خط کا جواب تلقین اور تسلی کی شان مین تحریر فرما کر حوالہ قاصد کیا - اُس کا مضمون یہ تھا -

(اصل جواب)

وصول نامہ نامی سلطانی ومطالعہ صحیفہ گرامی ہمایونی مبارک باد زندگانی بہ مخلصان این صدود رسانید و نوید سعادت صحت وعافیت ملازمان رکاب دولت بر داد - انچہ بکلک وقائع نگار قلمی بود مطابق نفس الامر ست - ہیچ گونہ تکلفی دران واقع نیست

مصرع سخن کز دل برون آید - نشیند لاجرم در دل ؏

المرام سر خداوند افسر از اندوہناکی سرگذشت خوریدہ باد -

مصرع در طریقت ہر چہ پیش سالک آید خیر اوست ؏ ہر گاہ حق سبحانہ وتعالیٰ بندہ سعادت مند خود را میخواہد بدرجہ کمال رساند - پرورش باسماے جمال وجلال ہر دو میفرماید -

(ترجمہ)

سلطانی نامہ نامی اور ہمایونی صحیفہ گرامی پہونچا - یہان کے مخلصون کو زندگانی کی مبارک باد دی - اور جو اصحاب ملازم رکاب دولت ہین اُن کی خیر وعافیت بھی معلوم ہوئی - جو کچھ اخبار نویس قلم سے لکھا ہے - فی نفسہ ایسا ہی ہے - اس مین کسی طرح کا تکلف نہین -

مصرع سخن کز دل برون آید - نشیند لاجرم در دل ؏ خلاصہ کلام یہی کہ خداوند افسر کو واقعات کے غم واندوہ سے خدا کرے پریشانی نہ ہو مصرع در طریقت ہر چہ پیش سالک آید خیر اوست

جب اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوتا ہے کہ کسی اپنی سعادت مند بندہ کو درجہ کمال پر پہونچا دے - تو جمالی اور جلالی دونون قسم کے اسماے

ایک دور جمالی گزشت - اکنون چند روز نوبت جلالی ست
بحکم ۵؎ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا
بزودی باز نوبت جمال خواہد رسید زیراکہ بقانون عربیہ یک
عسر میان دو یسر واقع شدہ - وزود بجہت آنکہ سطح
محاط بحسب مسافت کمتر از دائرہ محیط ست پس عنقریب ہم
مراد برمنصہ ظہور جلوہ گر خواہد شد انشاء اللہ تعالے

للہ الحمد من قبل و من بعد -

اُس کی پرورش فرماتا ہے - یہ ایک دور جو گزر گیا جمالی تھا - اب
چند روز دور جلالی کی باری ہے بحکم ۵؎ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا
اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا بہت جلد پھر جمال کی
نوبت آ جاتی ہے - کیونکہ قاعدہ عربی سے ایک عسر
دو یسر کے درمیان واقع ہوا ہے - اور چونکہ محاط کا سطح مسافت
کے اعتبار سے محیط کے دائرہ سے کمتر ہوتا ہی - لہذا عنقریب شکل مراد
ظہور پذیر ہوگی انشاء اللہ تعالی - اللہ تعالی کا شکر ہی اول بھی اور آخر بھی

ہجری سنہ نو سو چھپن تھا - چند بحرمت خلفا اور با اخلاص اصحاب نے جواہر خمسہ کے اُن بعض مقامات کے متعلق جو تفصیل اور تنقیح کے محتاج تھے - عرض کیا - اگر اس عبارت کو اجمال سے نکال کر واضح اور بسیط کر دیا جاوے تو ضرور ارباب استفادہ کو - حصول مراد مین سہولت ہو جاوے گی - آپنے التماس کرنے والون کی درخواست قبول فرما کر جس طریقہ سے وہ چاہتے تھے - اُس سے زیادہ واضح اور روشن طور پر عبارت کے لباس مین کر دیا - اس ترتیب سے کہ

پہلا جوہر - اقسام عبادت کے بیان مین ہے - نماز - روزہ - دعائین - نیز سوائے اِس کے اور جو کچھ بھی ہر مہینے - اور ہر سینچر کے روز سے اور اُس کی راتون سے تعلق رکھتا ہے - یہ سب اِس جوہر مین مذکور ہین - ان کا عمل مین لانا - تمام طالبون کو اولیاے کرام کے مرتبہ پر پہونچا کر ظاہر مین آراستگی اور صفائی بخشتا ہے - اور باطن کو فیض طریقت کے واسطے مہیا کرتا ہے - ان چیزون کے عاملون کو ابرار کہتے ہین -

دوسرا جوہر - زہد اور پرہیزگاری کے اطوار کے بیان مین ہے - ان پر عمل کرنے سے عابد کامل کو بیگانہ خطرات کی پہچان اور خطرات کے دور ہونے کی پہچان پیدا ہو جاتی ہے - خطرات کا پہچاننا مرشد کے بتانے سے تعلق رکھتا ہے - نیز اِس جوہر پر عمل کرنے سے بھی خطرات کی پہچان ہو جاتی ہے - لیکن خطرات کے رفع ہونے کی علامت یہ ہے - کہ خطرات

اگر شیطانی ہین - تو کلمہ تمجید بکثرت پڑھنے سے زائل ہو جاتے ہین -

اگر نفسانی ہین - تو بہت استغفار پڑھنے سے دور ہو جاتے ہین -

۵؎ بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے ۱۲

اگر ظلی ہیں - تو تسبیح سبحان ذی الملک والملکوت الخ گیارہ بار بتکرار پڑھنے سے

دفع ہوجاتے ہیں -

اگر وہمی ہیں - تو کلمہ طیب بہت پڑھنے سے دفع ہوجاتے ہیں -

اگر دفع نہ ہوں - تو جاننا چاہیے - کہ خطرات رحمانی ہیں - پس خدا کا فکر بہت زیادہ کرنا چاہیے - تاکہ خطرات

مذکورہ سالک کے دل میں ثابت اور قائم ہوجاویں لہ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت وعندہٗ ام الکتاب

جن صاحب کو یہ حالت پیش آتی ہے - ان کو اختیار کرتے ہیں -

تیسرا جوہر - ہیں - اسمائے اعظم - ادعیہ ماثورہ - اور احزاب مشہورہ کی دعوت کے اعمال اور ان کی

شرطیں لکھی ہیں جب سالک اپنے اعمال کو مذکورہ بالا دو جوہروں سے مزین کرلیتا ہے - تو یہ تیسرا جوہر بھی اس پر

صادر کرتا ہے - تاکہ عالم الٰہی کے - اور نیز دیگر عظیم الشان حالات - سالک پر منکشف ہو کر - اس کے دل کی آنکھ

میں نور بصیرت پیدا کریں - اور تاکہ صوری اور معنوی تصرف کی قوت اور ظاہری و باطنی دولت اس کو حاصل ہو - یہ

جوہر پندرہ فصلوں پر مشتمل ہے -

اولین تیرہ فصلوں میں بتفصیل مابعد - چودہ قسم کی دعوت کا بیان ہے - (۱) دعوت حروف تہجی - (۲)

مقطعات (۳) حرفی (۴) لفظی (۵) کلیات جزئیات - (۶) سفر الادم (۷) صراط مستقیم (۸) حقی (۹) الہیہ

(۱۰) مجموعہ (۱۱) خمسہ (۱۲) کبیرہ (۱۳) صغیرہ (۱۴) دعوت سیفی اور نیز دیگر احزاب

چودھویں فصل میں رد دعوت اور دفع سحر کا بیان ہے - اور

پندرھویں فصل میں چلہ کشی کے آداب اور طریق کا ذکر ہے -

دنیا اور آخرت کے اعتبار سے ان دعوتوں کے فوائد اور ثمرے ہر ایک فصل میں لکھے گئے ہیں - اس فن کا جو

شخص طالب ہو وہ وہاں سے معلوم کرسکتا ہے - خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ جوہر طالب حقیقت صوفی کے حالات

کی تکمیل کے واسطے بہت بڑی بے بہا چیز ہے - اکثر الٰہی حقائق کے اسرار اس جوہر کے ضمن میں اس طرح پنہاں ہیں

کہ جس طرح جرم آفتاب ابر میں پنہاں ہوتا ہے - یعنی دعوت کا شغل رکھنا - کثرت امکانی کے بادل کو ہوا سے

فضائی کے گرد سے بالکل دور کردیتا ہے - اور وحدت وجود کا علم الیقین - عین الیقین کے درجہ کو پہنچا دیتا ہے

چوتھے جوہر میں مشرب شطار کا بیان ہے - جب صوفی ان مذکورہ بالا تین جوہروں کے عمل اور کسب

لہ خدا جس کو چاہتا ہے منسوخ کردیتا ہے - اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے - اور اس کے پاس اصل کتاب (یعنی لوح محفوظ موجود) ۲۴

پر قادر ہوجاتا ہے۔ تو اُس وقت مین اُس کو مشرب شطار کی چاشنی چکھنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور نیز اس سلسلہ خاص کی محرمیت کے واسطے مہیا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ مشرب دوسرے مشربون کی بہ نسبت دو ممتاز وجہون سے اعتبار سے اعلیٰ اور اخص ہے۔ (اولاً) یہ کہ اس طریقہ والون کے واسطے نہ فنا ہے۔ نہ فنا و الفنا۔ بلکہ یہ لوگ ہر ایک مرتبہ مین غیر سے مفقود (گم) اپنی ذات کے ساتھ مشہود۔ اور بقاء البقا کے ساتھ باقی ہوتے ہین (ثانیاً) یہ کہ اس مشرب کی تلقین اولاد نبوی علیہ السلام والصلوۃ کے واسطے خاص ہے۔ جب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی نوبت پہونچی۔ تو جب تک آپ جسمانی ترکیب مین رہے۔ تب تک اپنے عالی شان فرزندون کے سوا۔ اور کسی کو تلقین نہین فرماتے تھے۔ لیکن جب آپ ناسوتی سرا سے انتقال فرما گئے۔ تو سلطان العارفین ابو یزید بسطامی کے ساتھ فرزندی روحانیت کی مناسبت تو تھی ہی۔ اس واسطے اپنے عالم روحانی مین اس مشرب شطار کا افاضہ سلطان العارفین کو فرمایا اس کے بعد پیر بسطام سے اس مشرب کا ارشاد مشائخ طریقت کے سلسلہ مین آیا۔

واضح ہو کہ اس جوہر کا مقدمہ اذکار ہین۔ اور اذکار کی دو جنسین اعلیٰ ہین۔ جہر اور خفی۔ اول مین جنس ذکر جہر کی چند نوعین ہین (۱) نفی اور اثبات کا ذکر ہے اور نفی و اثبات کے افراد جو دو ہین (۲) تنہا اثبات کا ذکر ہے۔ اس کی دس قسمین ہین۔ (۳) اسم ذات کا ذکر ہے۔ اس کے دس افراد ہین (۴) اسم ہو کا ذکر ہے۔ یہ سات افراد مین منحصر ہے (۵) کچھ اذکار ہین۔ جن کے نام مرشدان کامگار نے ان کے آثار اور نتائج کی مناسبت دیکھکر رکھی ہین جیسے ذکر لاہوتی۔ ذکر ملکوتی۔ ذکر جبروتی۔ اور ذکر ناسوتی۔ جس کے قرات اسی عالم کے حقائق کا کشف ہے وقس علی ہذا ما بقی من افراد ہذا النوع کہ وہ بیس ہین۔ اور یہ چار مل کر تیس فرد ہو جاتے ہین (۶) وہ اذکار ہین۔ جن کو مشائخ نے بزور کشف پرندون کی آواز سے معلوم کیا ہے۔ یہ چار فرد ہین۔ اور ان کے اسماء ان پرندون کی طرف منسوب ہین جن کی وہ آوازین ہین۔ ذکر جغد۔ ذکر عنقا۔ ذکر فاختہ۔ اور ذکر شکر خوارہ۔

دوسری جنس ذکر خفی کی تین نوعین ہین (۱) پاس انفاس۔ اس کی سات قسمین ہین۔ (۲) ذکر قلب۔ اس کے تین افراد ہین (۳) ذکر استیلا۔ اس کی دو قسمین ہین۔ اگر یہ ذکر ضرب کے ساتھ ہے۔ تو اس کو استیلاء عشقیہ کہتے ہین۔ اور اگر بے ضرب ہے تو اس کا نام استیلاء نقشبندیہ ہے۔

ذکر کی دو جنسین جو اوپر مذکور ہو چکی ہین۔ جلسہ۔ ضرب۔ کشش۔ کوب۔ تصور۔ الفاظ۔ اور ثمرات کے

Presented by www.ziaraat.com

اعتبار سے اِن جوہروں کی دو نوعین اور ستاسی فردین ہوتی ہین - اِن کو مشرب شطار کے جوہر سے مطالعہ کر کے یاد کر لینا چاہیئے - جہان ایک ایک فرد مین تفصیل کے ساتھ لکھی ہوئی ہین - اِس مختصر رسالہ مین تو صرف ان دونوں کے ظاہری حالات اور اجزا کا بیان نمونہ کے طور پر کیا گیا ہے - دوسرے علوم اور فنون کے مقاصد اور مسائل کا جہان کہین تقریباً ذکر آجاتا ہے - وہان فقط مقدار ضروری پر اکتفا کیا جاتا ہے -

جب تحصیل اذکار کی بدولت صوفی کا قلب کمال کے درجہ کو پہونچ جاتا ہے - نیز صوفی اشغال اور مراقبون کی ریاضت مین کوشش کر کے کمالات اسمائی کا مظہر ہو جاتا ہے - اور تمام کو اپنی ذات مین اور اپنی ذات کو تمام مین مشاہدہ فرماتا ہے - تو پھر پانچوین جوہر کا عمل آغاز کرتا ہے -

پانچوین جوہر مین اشغال ورثۃ الحق کا بیان ہے - واضح ہو کہ سالک کس وقت ارث کو پہونچتا ہے اور کونسی وجوہ ہین - جن کی بنیاد پر سالک وارث حق ہو سکتا ہے - تاکہ ۵۰ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ کی خوش خبری وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۵۱ کی بشارت فرما زبان ہے اُس سالک کے بارہ مین بالخصوص صحیح ہو جاوے اب معلوم کرنا چاہیئے - وارث کی دو نوعین ہین - صوری اور معنوی - صوری وارث کو ارث کا پہونچنا مورث کی موت کے ساتھ شروط اور موقوف ہے - اور معنوی ارث مین یہ صورت محال ہے - پس دونون قسم کی ارثون مین جو مناسبت ہے - وہ یہ ہے - بدون محنت اور بدون کسب کے مشغلہ کا حاصل ہونا اور آثار مین تصرف کرنا - صوری ارث کے واسطے ظاہری قبضہ اور استفادہ ہونا لازم ہے - اور معنوی ارث منجملہ عطیات باطن کے ایک عطیہ ہے جس کا ادراک - سواے ارباب دانش و عرفان کے اور کسی کو نہین ہو سکتا ہے ۵۲ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ اور ۵۳ اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْهِ ایسے ہی وقت مین اور ایسے ہی مقام پر ظہور پذیر ہوتا ہے - اشغال ورثۃ الحق کی شمار اِس طرح پر ہے (۱) صورت بند کے بیان مین (۲) مشاہدہ کے بیان مین (۳) دل کو مدور تصور کرنے کے بیان مین (۴) روحانی تصور کرنے کے بیان مین (۵) حقائق اشیا کی معرفت کے بیان مین (۶) فنائے شہود کے بیان مین (۷) صفات سبعہ کے بیان مین (۸) وحدانیت ذات کے بیان مین (۹) تصور عالم خفی کے بیان مین (۱۰) سبعہ سواد کے بیان مین (۱۱) حضرات خمس کے بیان مین - اشغال کا بیان تمام کرنے کے بعد آپنے اِس جوہر کو ایک موحدانہ - محققانہ - عارفانہ اور عاشقانہ مناجات پر ختم فرمایا ہے اُس کے چند

---

۵۰ یہی لوگ اصلی وارث ہین ۱۲ ۵۱ اور اے پیغمبر ایمان والون کو خوش خبری سنا دو ۱۲ ۵۲ ہر ایک حقدار کو اُس کا حق عطا فرمایا ۵۳ بیٹا اپنے باپ کا راز ہے --

Presented by www.ziaraat.com

چند فقرے بطور نمونہ بیان لکھتا ہون۔

احدا۔ توحید صرف وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ
ما معبورت ما وسن بامنما۔ کہ تجلیات صفات تست
این ہمہ نشو ونما۔

صمدا۔ انچہ ازغفلت بر سر گرشت۔ بہشیاری مگیر
از خود فقد فَهُمُ الْغَافِلُوْنَ بپذیر۔ و بتائید وَلَا تَكُنْ
مِنَ الْغَافِلِيْنَ دست گیر۔

علیما۔ ہشیاری وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ
وا بفراموشی نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ۔
مبدل مساز۔

قدیما۔ انچہ در نہاد ما نہادہ ازان اندیشہ ما باز دار
وانچہ در استعداد ماست کہ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا
اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ بے شگفتہ بشر آر

زلطف انچہ مطلوب است و مقصود؛ مہیا کن بوجہ احسنش زود

احدا۔ صرف ۱؎ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ کی توحید
کو ما اور من کی صورت مین ہم پر ظاہر نہ کر کیونکہ یہ تمام
نشو ونما جو کچھ بھی ہے۔ تیری ہی صفات کی تجلیات ہین۔

صمدا۔ غفلت کے سبب جو کچھ ہمارے سر پر گزر گیا۔ اُس کو
ہوشیاری مین قابو دیگر گرفت نہ کر خود ہی ۲؎ فَهُمُ الْغَافِلُوْنَ کر کے
عفو قبول کر لے اور ۳؎ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ فرما کر ہماری دستگیری کر

علیما۔ جب ہم بھول جاوین تو ہم کو ۴؎ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ
ہوشیاری مین آنے کی توفیق دے۔ اور ہماری ہوشیاری کو ۵؎ نَسُوا اللّٰهَ
فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ فراموشی سے تبدیل کر کے ہم کو بھول نہ جا۔

قدیما۔ تو نے جو چیز ہماری سرشت مین رکھی ہے [illegible] اُس
چیز کو ہمارے اندیشہ کو [illegible] نہ دے اور جو چیز ہماری استعداد مین [illegible]
۶؎ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ [illegible]

زلطف انچہ مطلوب است و مقصود؛ مہیا کن بوجہ احسنش زود

القصہ جب بڑے بڑے لوگون کی التماس کے بموجب دوسرا نسخہ تیار ہو گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ پہلا نسخہ جہان کہین بھی ہو۔ اس نسخہ ثانی سے تصحیح کر کے مطابق کر لیا جاوے۔ کہتے ہین۔ اس کے بعد کم و بیش چھ برس اور گجرات مین قیام فرما کر فیض ہدایت عام طور پر جاری رکھا جب ہجری سنہ نوسو تریسٹھ آیا۔ اور جہانبانی علم ملک ہند مین پھر آ نصب ہوئے۔ اور ہمایون کے فرزند رشید ابو الفتح اکبر شاہ نے شاہی تاج اپنے سر پر رکھ کر تخت سلطنت پر جلوس فرمایا۔ تو غوث الاولیا نے بھی اللہ جل شانہ کا شکر بجا لا کر ملک گجرات سے گوالیار اور گوالیار سے دہلی کی طرف معاودت فرمائی۔ بادشاہ نے بہت کچھ مراسم تعظیم ادا کر کے استقبال کیا۔ اس کے

۱؎ ایک خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ۱۲ ۲؎ یہ لوگ غافل ہین ۱۲ ۳؎ تو غافل نہ ہو ۱۲ ۴؎ اگر کبھی بھول جایا کرو تو اپنے پروردگار کو یاد کر لیا کرو ۱۲ ۵؎ جنہون نے خدا کو بھلایا۔ اُن کی ایسی مت خدا نے ماری۔ کہ اپنے آپ کو بھی بھول گئے ۱۲ ۶؎ کوئی شخص بھی نہین جانتا۔ کہ کیسی کیسی آنکھون کی ٹھنڈک اُن کے لئے پردہ غیب مین موجود ہے ۱۲۔

presented by www.ziaraat.com

بعد آپ نے سات سال اور بھی جسم کے ساتھ تعلق رکھا - پھر ہجری سنہ نو سو ستر میں - حیات کی کشتی - کثرت کی امواج سے اور نفسانی ہوا کے طوفان سے صحیح وسالم لیجا کر وحدت کے جزیرہ میں لنگر کر دیا - اور عالم قیود کی سیر وسیاحت سے فارغ ہو کر عالم اطلاق کی جنت کو روانہ ہوئے -

اور اوغوث الاولیا میں لکھا ہے - جب حضرت شیخ ظہور حاجی حضور نے تلقین اور تعلیم کے واسطے اِس درویش کو قبول فرما کر خلعت خلافت عطا فرمایا - اور کوہستان چنار میں رہ کر چلہ کشی کرنے کی اجازت دی - وگنگا کے کنارہ ایک درہ میں حسب الارشاد مینے ایک سالہ چلہ کی نیت کی - جب سال پورا ہونے کو ہوا - تو ایک شخص میرے پاس آیا - اور اُس نے بہت کچھ منت وسماجت کی کہ مجھکو اپنا مرید فرما لیجے - مینے ہرچند ممانعت کی اور انکار کیا - لیکن میرا انکار اُس کے مستحکم خیال اور اصرار کو روک نہ سکا مجبوراً مرید کیا - اس کا نتیجہ ہوا کہ کامل تین مہینے مہلک بیماری میں مبتلا رہا - جس کی وجہ سے بہت سے اعمال اور اشغال انجام نہ دے سکا اسی طرح تین بار گرفتار بلا ہوا - یہ حال دیکھکر یقین ہو گیا - کہ ابھی میں حقیقی خلافت کے تخت پر بیٹھنے کے لائق نہیں ہوا ہوں لہذا کسی کو مرید نہیں کرنا چاہیے - مگر یہ خلش دل میں ضرور رہتی تھی - کہ دنیا کے اندر بے شمار مشائخ - سلسلہ بیعت جاری رکھتے ہین - مگر کسی قسم کا آزار اُن کو نہیں پہونچتا ہے - مجھ کو جو یہ تمام آزار بیعت کے سبب سے پہونچتا ہے اس کا کیا سبب ہے - جب یہ خلجان حد سے زیادہ بڑھا - تو ایک ہاتف نے مجھکو مطلع کیا - کہ تم رسمی پیر نہیں ہو اس عمل سے چند روز صبر کرو - تاکہ حقیقۃ پیر طریقت ہو جاؤ - بیشک جب میں سب طرح کی ریاضتیں کر چکا - اور عالم باطن میں مشائخ سلف کی ارواح سے قدس اللہ باسرارہم بشیر حقیقی اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ سے خرقہ اجازت پہن چکا - اور مرید کرنے سے جو آزار اور آفت پاتا تھا - اُس سے رہائی مل گئی - تو اب یہ بات سمجھ میں آئی - کہ رسمی اور معمولی اصحاب کے علاوہ جو لوگ اہل حقیقت ہوتے ہین - اُن کو تاوقتیکہ پیران ظاہر وباطن سے اجازت نہیں ملتی ہے - اُس وقت تک وہ حقیقی بیعت لینے کے قابل نہیں ہوتے ہین - اس خلافت کی تفصیل شایقین اُن چند مکاشفوں سے معلوم کر سکتے ہین - جو نسخہ مذکورہ کے خاتمہ میں لکھے گئے ہین -

مذکورہ بالا دو نسخون کے سوا آپ کے حالات اور مقامات کے متعلق چند کتابین اور بھی آپ کے قلم کی لکھی ہوئی ہین - جن کے نام یہ ہین -

(۳) کلید مخازن عجیب وغریب رسالہ ہے مبدء ومعاد کے متعلق - اس میں علوی اور سفلی اشیا کی

Presented by www.ziaraat.com

حقیقتین - توحید صوفیہ کے مشرب اور کشفی تحقیق کے اصول پر بتائی گئی ہین - اور نیز ارباب فنا و بقا کے مذاق کے لئے - عینی اور علمی موجودات کی شناخت - کشف اور معائنہ کے ذریعہ سے ظاہر کی گئی ہے - کہتے ہین احمد آباد گجرات مین یہ کتاب میر عبدالاول کے ہاتھ آگئی تہی - میر عبدالاول بڑے ذی معرفت عالم تہے جب میرنے اس رسالہ کو صفحہ صفحہ کر کے دیکھا - اور رسالہ کے مغز کا اور خلاصہ مافیہا کا مزہ لیا - تو رسالہ کی سنجیدگی کی نسبت اس طرح پر غوث الاولیا کی خدمت مین عرض کیا کہ حکمت اور ہیئت کے چند مسئلے جن کی دشواریان عدم دسترسی ذہن کے سبب سے بآسانی حل نہین ہوتی ہتین - اس مشکل کشا رسالہ کی بدولت آسان ہوگئین -

(۴ و ۵) دو صحیفے ضمائر اور بصائر بہی آپکے قلم تحقیق کے لکھے ہوئے ہین - ان مین علم تصوف کے موضوع مبادی - مسائل - اور مقاصد کا بیان ہے - اور نیز اس علم کے حقائق اور معاملات ظاہر کئے گئے ہین -

(۶) ایک کتاب بحر الحیوۃ - جریدہ دستور العمل طائفہ جوگی و سنیاسی کا ترجمہ - اس مین باطنی اعمال - تصوری اشغال پاس انفاس کا ذکر - اور نیز ان امور کے سوا اور بہی اقسام ریاضت بیان کئے گئے ہین - جن کی بدولت روحی لشکر کو جسمانی سپاہ پر فتح ملتی ہے - جوگیون اور سیناسیون کی دو جماعتین - ہنود کے ریاضت مندون - گوشہ نشینون - اور رہبانون کی سرگروہ ہین - اور انہین اشغال و اذکار کے برکات سے استدراج اور خرق عادات کے درجہ کو پہونچکر - سالکون کے ضمیرون کی چیستان پر اطلاع حاصل کرتی ہین - آپ نے ان تمام معانی کو سنسکرت عبارت سے جو کتب ہنود کی زبان ہے - اخذ کر کے - فارسی لباس پہنایا ہے - اس کتاب کے مفہومات سے زنار توڑ کر بجاے اُس کے توحید اور اسلام کی تسبیح گردن مین ڈال دی ہے - نیز حقیقی ایمان کی قوت سے ان مفہومات کو تقلید کی قید سے نکال کر صاحب تحقیق صوفیون کے اذکار اور اشغال سے تطبیق دی ہے یہ بالکل سچ ہے - کہ بیش بہا شاہوار جواہرات - بڑی بہایم کے تاجون مین لگے ہوئے تہے - جو[1] اولئک کالانعام بل ہم اضل کے مصداق ہین - وہ جواہرات آپنے اُکھاڑ لئے اور اُن کا گہنا بنا کر - اُن خداوندان عزت و تکریم - کے تاجون مین ٹکایا - جو[2] ان الدین عند اللہ الاسلام مین داخل ہین للہ الحمد دائما اُمید ہے کہ اس کتاب کے حالات سننے والون کو جو گمان - اس کا وصف سننے سے پیدا ہوگا - اُس کے شکنجہ سے کتاب مذکور کا دیکھنا - اور غور کرنا - جلد اور خوبی کے ساتھ رہائی دیکر یقین کے

---

[1] یہ لوگ چارپایون کے مثل ہین بلکہ اُن سے بہی گئے گزرے ۱۲ [2] دین (حق) تو خدا کے نزدیک ہی اسلام ہے اور بس ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

درجہ کو پہونچا دیوے گا -

(۷) ایک کتاب کنز الوحدۃ ہے - اور یہ کتاب غوث الاولیا کی آخرین تصنیف ہے اس کتاب کے ضمن مین توحید کشفی اور ایمان حقیقی کا یہ بیان ہے -

قیل اقسام الایمان عند اهل الذوق خمسۃ

کہتے ہین - ایمان کے اقسام اہل ذوق کے نزدیک پانچ ہین -

الاول تکلیفی اعم من الکل ویشتمل کل فرد من نوع الانسان مومنا کان او کافرا

اول - ایمان تکلیفی ہے - جو کل کو عام ہوتا ہے اور جو نوع انسان کے جمیع افراد کو شامل ہے خواہ وہ مومن ہو یا کافر -

والثانی - تقلیدی عام یعم کل مومن مقلدا کان او محققا -

دوسری - ایمان تقلیدی عام ہے - جو ہر مومن کو شامل ہے خواہ وہ مقلد ہو یا محقق -

والثالث - استدلالی خاص تختص بہ العلماء من المومنین -

تیسری - ایمان استدلالی خاص ہے جس کے ساتھ علماے مومنین خصوصیت رکھتے ہین -

والرابع - حقیقی اخص منہ ویتصف بہ الاولیاء منهم -

چوتھی - ایمان حقیقی ہے - جس مین تیسری قسم کے ایمان سے زیادہ خصوصیت ہے - اور اس ایمان کے ساتھ اولیا مومنین متصف ہین -

والخامس عینی ذاتی صاحبہ مختص بالولایۃ المحمدیۃ وجالس علی سریرۃ الخلافۃ الحقیقیۃ ناظر بعین البصیرۃ الی الاحدیۃ المطلقۃ وبعین الباصرۃ الی الکثرۃ بملاحظۃ الوحدانیۃ المختصۃ

پانچوین - ایمان عینی ذاتی ہے اس قسم کا صاحب ایمان ولایت محمدیہ کے ساتھ خاص اور خلافت حقیقیہ کے تخت پر جلیس ہوتا ہے - بصیرت کی آنکھ سے احدیۃ مطلقہ کو اور سر کی آنکھ سے وحدانیۃ خاصہ کا لحاظ رکھکر کثرت کو دیکھتا ہے -

فاعلم ان صاحب هذہ المنزلۃ الجامعۃ کان فی کل قرن علی بسیط الارض واحدا ففی القرون التی صرفت عنا کان سلطان

واضح ہو - کہ یہ جامع مقام جس شخص کو حاصل ہوتا ہے - وہ شخص ہر ایک قرن مین تمام روے زمین پر ایک ہی ہوتا ہے - پس جو قرون ہم سے پہلے گزر گئے اُن

Presented by www.ziaraat.com

المحققين وبرهان العارفين الشيخ محمد
المخاطب بالغوث العطاري نسبًا والشطاري
مشربا قدس الله اسرارهم وهو كان رئيس
المحدثين الشيخ محمد ابن ابي الحسن البكري
الشافعي المصري قدس الله روحهما وافاض
علينا بركات انفاسهما. وفي القرن الذي
كنا فيه هو عين الزمان مسيح العاشقين
الشيخ عيسى ابن قاسم امد الله ظلال
ارشاده على رؤس المشتاقين الى
جمال هذه الولاية المذكورة والى
صاحبها عليه التحية والسلام وعلى
تابعيه بالكشف في ادراك
عالم الجمع والفرق على
حكم الفرقان المجيد المحفوظ المحيط
بما له وعليه.

قرنوں میں سلطان المحققین برہان العارفین شیخ محمد
المخاطب بغوث تھے جو عطاری نسب اور شطاری مشرب تھے
اللہ تعالیٰ آپ کے اسرار میں تقدس عطا فرماوے۔ پھر آپ کے
بعد رئیس المحدثین شیخ محمد ابن ابی الحسن بکری شافعی
مصری ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں باپ بیٹے کی روحوں کو
مقدس فرماوے اور ان دونوں اصحاب کے انفاس کی برکات
کو ہمارے اوپر انڈیل دیوے۔ اور جس قرن میں ہم ہیں۔
اس میں عین الزمان مسیح العاشقین شیخ عیسیٰ ابن قاسم
ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ ان کی ہدایت کا سایہ اُن
اصحاب کے سروں پر مبسوط رکھے۔ جو اس مذکورہ بالا
ولایت جامع اور صاحب ولایت جامع (محمد مصطفیٰ)
کے جمال کے مشتاق ہیں۔ آپ پر۔ اور نیز اُن صاحبان
پر درود و سلام الٰہی نازل ہو جنہوں نے مع متعلقات
قرآن کے حکم کے بموجب عالم جمع اور عالم فرق کے ادراک
میں کشف کے ذریعہ سے آپ کا اتباع کیا ہے۔

یادشیخ عبدالمومن

آپ شیخ محمد ابن شیخ خلیل چشتی کے فرزند ہیں۔ ظاہری اور معنوی دونوں ملکوں کی سیر آپ نے کی تھی۔ خانہ خلیل۔ اور خانہ جلیل دونوں گھروں کے آپ حاجی تھے۔ کہتے ہیں۔ آپ کے جد امجد نے شہر سندھ ٹھٹھہ سے دہلی میں جا کر وطن اختیار کیا تھا۔ شیخ عبدالمومن کو خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار سے ملا تھا۔ آپ کو بارہ سال کی عمر میں خدا شناسی اور خدا پرستوں کے دیدار کی آرزو۔ گھر سے نکال کر اجمیر کی طرف لے گئی تھی یہاں سے آپ مکہ معظمہ کے طواف کا احرام باندھ کر حج کو چلے گئے۔ اور ارکان حج ادا کئے۔ اس کے بعد بارہ سال تک جا بجا ملکوں کی سیر و سیاحت کر کے پھر اجمیر میں لوٹ آئے۔ اور قمری چھ مہینے۔ خواجہ معین الدین کے روضہ کے آستانہ میں اعتکاف کے طریقہ پر گذارے۔ اور اپنی آرزو میں کامیاب ہوئے۔ یہاں سے آگرہ میں

رہنے کی ہدایت ہوئی - چنانچہ اس بنیاد پر آپنے اُسی فرمائی ہوئی جگہہ (آگرہ) میں قیام کی بنیاد قایم کی اس
اس وقت سلطان سکندر لودی کی سلطنت کا زمانہ تھا - آپ کی عمر بھی نوسے سال کی بھر ئی رہے اس نوے
سال میں جس قدر حصہ عمر کا باقی رہا تھا - وہ کل حصہ اگرہ مین رہکر درویشی - نن گدازی - اور ہمدانی پرستش
مین گزارا - دوسری شوال ہجری سنہ نوسو ستر کو عنصری ویران سرا سے نورانی آبادبستی کی طرف
کوچ فرمایا -

یاد شیخ سراج

آپ شیخ عبدالملک کے بڑے بیٹے تھے - علم - عرفان - اور معانی آپ کی ذات مین کوٹ کوٹ کر بھرے
تھے - جوان موت مرے - جب سپرد خاک کیے گئے - تو آپ کے باپ نے فرمایا - آج علمی ہیکر خاک مین مل گئی -

مصرع ازوصل دوست خاطر او بادشاہ مان

یاد قاضی قطب مجذوب

آپ قاضی کسن ابن قاضی سعد اللہ شرف جہانی کے قرشی الفسل بیٹے ہین - آپ کی پیدایش
کی جگہہ چندیری ہے - عیسوی ملک اور اولیسی ولایت پر آپ کا قبضہ تھا - جس سال چتور کے رانا نے چندیری
فتح کی تھی - اُسی سال آپنے کاپی مین آکر مکان بنالیا تھا - آغاز شباب مین تمام اوقات مصروف نماز
رہتے تھے - ہمیشہ نصیحت کرنے - اور حق کہنے مین سخت اور تلخ بات کہا کرتے تھے اور اُن کے منانے
کے واسطے پتھر اور لکڑی سے کام لیا کرتے تھے - آپ کی اس قسم کی روش و رفتار سے لوگون کی طبیعتون
مین نفرت پیدا ہو گئی تھی - ایک روز آپنے کچھہ حلوا باہر سے گھر کے اندر بھیجا - جب گھر مین جاکر اپنا حصہ مانگا -
تو جواب ملا - کہ وہ تو کہا لیا گیا - آپنے فرمایا - جس نے کہایا ہے - وہ مرجاوے - تین روز کے اندر تمام گھر والے
مر گئے - اخر مین آپ کا حال یہ ہو گیا تھا کہ ہوش جذبہ کو - اور شباب پیری کو سپرد کر دیا تھا - اور خاموشی
کے عوض مین گویائی بیچ دی تھی - لیکن - نماز پڑھنے کی آپ کی عادت نہین گئی تھی - اگرچہ وقت کا
اور شمار رکعات کا ہوش نہین رہا تھا - روزمرہ صبح کے وقت گھر سے نکل کر جنگل کو چلے جایا کرتے تھے
اور پانی گرم کرنے کے واسطے لکڑیان لایا کرتے تھے - ایک روز صبح کو دربان نے قفل نہین کھولا - تو
آپنے قلعہ کی دیوار پر چڑھکر - اپنے تئین نیچے گرا دیا - دربان نے خیال کیا - کہ ایسا کمزور بڈھا ایسے
اونچے قلعہ سے ایسی عمیق خندق مین گرے گا - تو کیسے زندہ رہ سکتا ہے - خیر - اوپر چڑھ کر دیکھا

تو آپ آرام کے خیال سے۔ اور روزون سے زیادہ تیز راستہ چل رہے ہین۔ کہتے ہین۔ ایک بار بہت کچھ جستجو سے تین روز بعد ایک جنگل مین ملے۔ کیا دیکھتے ہین۔ آپ ایک پتھر کے بالٹ پر نماز پڑھ رہے ہین دریافت کیا گیا کہ آپ کہان سے کھاتے تھے۔ جواب دیا۔ وہی کنیز کھانا دیا کرتی تھی۔ جو روزانہ دیا کرتی ہے۔ ایک دن مین اگر کئی دفعہ کھانا دیا جاتا تھا۔ تو کھا لیتے تھے۔ اور اگر بہت روز تک کھانا نہین ملتا تھا۔ تو خواہش نہین کرتے تھے۔ صاحب تجرید حقیقی مبارک خان ہردی کے مصاحب تھے۔ ہجری سنہ نو سو ستر مین لوگون کی نظر سے خضر کی طرح مخفی ہو گئے۔ ہر چند تلاش کی گئی۔ پتہ نہین لگا۔ مصرع باد ریقی عیسیٰ ہمنشین باد۔

یاد قاضی قطب مجرد

آپ کو زمان و مکان طے کرنے کی قدرت حاصل تھی۔ قصبہ مہوبہ آپ کی دائمی آرامگاہ ہے۔ قاضی بہلی مجرد چشتی کے مرید۔ اور قاضی سعد الدین شرف جہانی کے پیر ہین۔ ایک روز قاضی قطب کے پیر نے۔ مرید کا لنگی باندھنا دور سے دیکھ لیا۔ فرمایا بہت مضبوط باندھنا چاہیئے۔ آپ نے جواب دیا۔ اگر پیر کا حکم ہو۔ تو دونون جہان کے واسطے باندھ لون۔ پیر نے فرمایا۔ نہین۔ صرف اسی عالم مین جس مین ہم اور تم دونون وصف تجرد کے ساتھ مشہور ہین۔ بہتر یہ ہے کہ عیسوی تجرد کی ردا کو مجرد کے کندھے پر ناز ہو اور احمدی ولایت کا نگینہ اُس کی اونگلی مین درخشان ہو سکتے ہین۔ ہر روز پنجگانہ نماز۔ کعبہ معظمہ کے حرم مین ادا کیا کرتے تھے بہت لوگون کی یہ خواہش رہتی تھی کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھین۔ جب مقام معین کا نام پوچھا جاتا تھا تو فرما دیتے تھے مجکو معذور رکھئے۔ مین بھی دعا دونگا سے جس مسجد مین کچھ جماعت ہوتی ہے۔ پہونچ جاتا ہون۔ ایک بڑھیا قصبہ مہوبہ کی تھی حج کرنے کو گئی تھی۔ مکہ سے قافلہ چلا آیا۔ اور موسم گذر گیا۔ اِس سبب سے مکہ مین رہ گئی۔ ایک روز بہت تنگ دل ہوئی۔ اور چیخنے پکارنے لگی۔ کہ کیونکر اپنے وطن کو پہونچون گی۔ ایک بزرگ نے از راہ مہربانی اُس سے کہا۔ غم نہ کر۔ مہوبہ کے قاضی پانچون وقت حرم محترم مین آتے ہین۔ تم کو تبا دونگا۔ جب بڑھیا کی نظر قاضی جی پر پڑی۔ تو اُس نے قاضی جی کا دامن پکڑ لیا۔ اور طرح طرح سے آنکھون سے آنسو بہانا۔ اور لبون سے فریاد کرنا شروع کیا۔ یہان تک کہ قاضی جی کو انکار اور بہانہ کی گنجائش نہین رہی۔ کہا۔ آنکھ بند کر۔ آنکھ بند کرنا مکہ مین تھا۔ اور کھولنا اپنے گھر مین۔ القصہ۔ یہ گزری ہوئی کیفیت بڑھیا ضبط نہ کر سکی۔ اور لوگون نے زبان زد ہو گئی۔

ایک بزرگ سید مینا تھے۔ رتبہ فنا فی اللہ حاصل تھا۔ اُنھون نے جب جسمانی حرکت روحانی آرام کے سپرد کی۔ تو عام لوگون کی زبانین کچھ کا کچھ کہنے لگین۔ کہ ایسا بزرگ ہو کر اپنا واپسین نفس کلمہ طیبہ پر سپرد نہ کرے۔

Presented by www.ziaraat.com

سید مینا کے بھائی کو لوگوں کا ملامت کرنا سخت ناگوار گذرا لہٰذا دل میں استحکام کے ساتھ ٹھان لیا۔ کہ ایسے بھائی کو جلادونگا۔ لوگوں نے منع بھی کیا۔ مگر اسپر کچھ خیال نہ کرکے۔ جلانے کا سامان فراہم کیا۔ اس اثنا میں سید مینا نے کفن سے سر نکالا۔ اور بلند آواز سے کلمہ پڑھا۔ ملامت کرنے والے حیرت میں رہ گئے اور خجالت میں ڈوب گئے۔ سید مینا نے یہی کہا تھا کہ زمانہ بلوغ سے نماز عصر کی سنتیں پڑھنے کی جس شخص نے مداومت رکھی ہو۔ اُس شخص کو مینا کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہیے۔ مجبوراً قاضی قطب نے اور ایک اور شخص نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد قاضی نے کہا۔ اب کہ راز بازاروں میں اور گھروں میں عام طور پر مشتہر ہوگیا۔ لہٰذا لوگوں کی نظر سے پنہاں ہوجانا ہی اولیٰ ہے۔ ابھی عرصہ میں آپ عالم خاک سے روضہ قدس کو روانہ ہوئے **مصرع** بادو عالم دست در آغوش باد۔

یاد شیخ برہان انصاری

آپ کالپی کے رہنے والے ہیں۔ آغاز شباب میں ہمیشہ شیخ عبد الملک کی شاگردی میں حاضر رہا کرتے تھے۔ اس غرض سے۔ کہ اُستاد دوسروں کی بہ نسبت آپ کو زیادہ پسند کریں۔ ایک روز صبح کو ٹھنکر۔ مدرسہ کی طرف جاتے تھے۔ راستہ میں ایک پیرمرد سامنے سے آتے ہوئے ملے۔ کہا۔ برہان۔ کہاں جاتے ہو۔ تمہارا نہ یہ کام ہے۔ اور نہ یہ راستہ ہے۔ لوٹو۔ گوشہ نشین ہوجاؤ۔ اور زانو پر سر رکھو۔ کیونکہ جو لوگ کشائش چاہتے ہیں۔ وہ گریبان کے راستہ سے جاتے ہیں آپ پیرمرد کے کہنے پر دل شاد نہیں ہوئے۔ اور چلے گئے۔ دوسری بار پھر اسی طرح پیرمرد نے آپ کو روکا۔ یہ بھی کارگر نہیں ہوا۔ تیسری بار جب دہلیز سے قدم باہر رکھا۔ تو اُس پیرمرد نے آپ کا گریبان پکڑکر زمین پر دے پٹکا۔ کہ آپ کا پانوں ٹوٹ گیا۔ اور کہا۔ جب تک اس طرح نہ توڑینگے۔ پانوں جانے سے باز نہیں رہیگا اس کے بعد ہوش پیدا ہوا۔ اور ایسے تنگ حجرہ میں گھس بیٹھے۔ جس میں پانوں پھیلانے کی بھی گنجائش نہیں تھی۔ تن گدازی۔ اور نفس کے ساتھہ لڑائی کرنے میں بہت کچھ کوشش کی۔ پکا ہوا کھانا بالکل ترک کردیا۔ کسی قدر دودھ۔ اور کسی قدر دہی پر گذر تھی۔ آپ کے بدن کی رگیں اور ہڈیاں ایک ایک شمار میں آتی تھیں چونکہ سجدہ میں اسر بہت پڑا رہتا تھا۔ تو آپ کی پیشانی کے داغ کو [۱] سِیمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ کا درجہ حاصل ہوگیا تھا۔ رحلت کے بعد وہی حجرہ آپ کی گور بنا۔ دل آویز تقریر اور شور انگیز کلام کے دوست تھے لیکن اکثر اشعار ہندی زبان میں کہا کرتے تھے۔ آپ کے فراق نامہ میں ایک ایک حرف درد اور سوز سے بھرا ہوا ہے۔ بعض لوگ آپ کو مہدویہ جانتے ہیں۔ لیکن یہ بات تحقیق نہیں ہوئی **مصرع** بادہم فیض تو یک جان تو

---

[۱] اُنکی شناخت یہ ہے۔ کہ سجدے کے گٹے اُن کی پیشانیوں پر ہیں ۱۲

یاد مخدوم عباس

آپ جلال سندھی کے بیٹے ہین- آپنے بلند ہمتی کی طاقت سے شیوہ بیخودی کو کرسی پر- اور سارے سلسلہ خواہشات کو خاک پر بٹھایا تھا- آپ کی ولادت اور نشو و نما دونون موضع پاترمین ہین -جب زمانہ شورش کی پریشانی نے آپکو زادبوم سے دور نکال پھینکا- تو تقدیری فرمان کے بموجب آپنے موضع ہنکو دجہ مین اقامت اختیار کی- جو مضافات بھکر مین سے ہے- بہت برسون تک ہنگامہ درس گرم رکھا- اور آپ کی ہدایت کے خوان پر اذن عام تھا- قاضی عبدالسلام سندھی - دارالاسلام برہان پور مین- فرمان روا سے خاندیس علی عادل شاہ فاروقی کے حکم سے قضا کے عالی منصب پر سرفراز تھے -قاضی صاحب حکیم عثمان بوبکانی کے شاگردون مین سے ہین- جب قاضی جی سند بار مین تھے- تب تحصیل علوم مخدوم کی خدمت سے کیا کرتے تھے -قاضی جی کا بیان ہے دین- دیانت- دانش- بینش- طبیعت مین نرمی- اور اختلاط مین گرمی یہ اوصاف یقیناً مخدوم کی سرشت مین داخل تھے- آغاز ہوش سے واپسین دم تک طلب کے واسطے کسی کے گھر- اور کسی کے سامنے [illegible] مین آپنے قدم کو گردآلود نہین کیا- اب باستحقاق جانشین اُس مسجد مین اور عمال کے مدرسے مین مسیح القلوب شیخ حبیب اللہ ہین جو ظاہری فضیلت مین سب سے زیادہ کامیاب اور سرسبز- اور پرہیزگاری مین وہان کے جملہ فضلا سے زیادہ مشہور اور با استحکام ہین- مصرع دیدہ او منظر دیدار باد-

یاد شیخ شاہ علی احمد آبادی (مانی معنی)

آپ کی زبان سے حرف توحید کے سوا- اور آپکی قلم سے موحدانہ اشعار کے سوا- کوئی حرف نہین نکلتا تھا آپ کا ایک دیوان ہے ہندی زبان مین- روش اور معنی کے اعتبار سے شیخ محمد مغربی کے دیوان کا بھائی ہے آپ سیدی احمد کبیر رفاعی کی نسل سے ہین- قدس سرہما- ملک محمود بیارا- جن کے عرفانی حالات اُن کی یادداشت مین لکھے گئے ہین- اور ملک الشرق گجراتی جنھون نے اس جہان کی دولت کے سرمایہ کو اپنی جزائی اعمال کی کھیتی کا تخم بنایا تھا- ان دونون اصحاب نے عالم علوی کو آپ کے کوچ فرما جانے کے بعد آپ کو قطب عالم بتوہ کے پائین مزار دیکھا ہے- اور نیز احمد آباد اور بتوہ کے دو ایک بزرگون نے بھی اس خرق عادت کے متعلق گواہی دی ہے- ہجری سنہ نو سو ستر مین روحانی گلشن کی سیر کا عزم فرما کر جسمانی مسکن کو رخصت کیا تھا کبیر خامی بڑے بزرگ شخص تھے- شافعی مذہب ہین- ہجری سنہ بانسو اٹھاسی مین آپ کا وصال ہے- اور خوابگاہ معبود یہین ہے- اُن کے کوئی فرزند نہ تھا- اور جو فرزند آپ کی طرف منسوب ہے آپ کے بھائی کی

Presented by www.ziaraat.com

اولاد میں سے ہے۔

یاد شیخ شکر

آپ نائتہ قوم میں سے ہیں۔ نماد بوم اور خوابگاہ دونوں بمبئی میں ہیں۔ دابھول بندر کی طرف احمد نگر دکن سے تین منزل دور۔ جو نظام الملک کا دار السلطنت تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ آپ بہت برسوں تک دوسروں کے درس میں بیٹھے۔ اور تحصیل فضائل کی۔ اسی طرح دوسرے لوگ بھی آپ کے مدرسہ میں آگئے۔ اور آپنے تعلیم دیکر فیض پہونچایا۔ اخیر میں تمام قیل وقال۔ بوجہ طلبی کی عوض۔ رخصت کرکے پیر طریقت کی رہنمائی کی بدولت سلوک میں آگئے۔ چند روز بعد وحدت الٰہی کے جذبہ کی آگ۔ ایسی بھڑک اٹھی۔ کہ جس نے وجد میں عقل کا خرمن جلا کر راکھ کردیا۔ اور اسی سوختگی اور بیخودی کے عالم میں ہجری سنہ کچھ اوپر نوسو ستر تھا۔ کہ اس عالم ہستی کو خیرباد کہا۔

یاد شیخ وہبان سندہی

آپ شیخ ابراہیم کلہوڑا کے مرید ہیں۔ حقیقی وحدت اور ایزدی غیرت کا بہت بڑا جلوہ اور بہت بڑا ظہور۔ آپ کی ذات میں تھا۔ ایک روز چلتے چلتے سر راہ ایک حور سرشت کے چہرہ پر نظر جا پڑی۔ فوراً گوش دل میں ندا آئی۔ ابھی آنکھ غیر کے حسن پر نظر ڈالنے کی طرف مائل ہے۔ اسی دم آنکھوں سے قوت بینائی زائل ہوگئی۔ اسی طرح آپ دل کو محنت و سوز سے۔ اور جان کو شوق و غیرت سے مالا مال لئے ہوئے گھومتے پھرا کرتے تھے یہ عادت ہے۔ کہ چلنے میں ہاتھوں کو آمد و رفت رہتی ہے۔ آپ کا ہاتھ زیادہ ہلتا تھا۔ فرمایا۔ اے ہاتھ۔ تو ہم سے پیشتر پہونچنے کا خیال بھی نہیں کرسکتا ہے یہ کہنا تھا کہ اسی وقت ہاتھ خشک ہوگیا اور جنبش بھی جاتی رہی۔ خوابگاہ برہان پور مصرع سینہ اش مخزن حقائق باد۔

یاد شیخ کمال الدین

آپ سلیمان قریشی کے فرزند تھے۔ اور زاد بوم کالپی تھی۔ تقویٰ۔ توکل۔ تسلیم۔ اور رضا کا مقام آپ کے حالات کی چہل قدمی کا میدان تھا۔ آپ شاہ ارغون صادری کے مرید ہیں۔ آپکو اسماء الٰہی اور اذکار کی اجازت شیخ ابو الفتح ہدیۃ اللہ سرمست کے فرزند اور خلیفہ شیخ رکن الدین شطاری سے تھی بازبہادر افغان پسر سجاول خان کا زمانہ تھا جب آپ منڈو (مانڈو) میں آئے تھے۔ راقم کے پدر بزرگوار سے دوستی ہوگئی۔ دور شہر سے ہوئے تھے ہمسایہ میں لے آئے۔ پانچ سال کی عمر تھی۔ کہ راقم۔ تعلیم قرآن

کے واسطے آپ کی خدمت مین بسر کیا گیا - دو سال کے عرصہ مین آپ کی توجہ سے قرآن مجید ختم کر لیا - خلاصہ کلام یہ ہے - کہ سو برس کی عمر توکل مین گزاری - کسی شخص کے ساتھ اپنا راز و نیاز نہین کہا - کسی آشنا یا بیگانہ کے روبرو حرص اور خواہش پیش نہین کی - ہجری سنہ نوسو تہتر تہا - کہ واپسین سفر اختیار کیا - خوابگاہ منڈو (مانڈو) ہے پدر راقم کے مزار کے آس پاس دونون جہان کے رفیق مل گئے -

یاد شیخ فضل اللہ

آپ شیخ حسین چشتی ملتانی کے صاحب زادہ ہین - باوجودیکہ آپ صاحب تعلقات تھے - آزادوں ہی تھے - اور اپنی ہمت سے - تونگری کو درویشی کے ساتھہ دست بدست رکھتے تھے - تمام چیزون کو وقتی ضرورت کے موافق ہی اپنے قبضہ مین نہ رکھکر اہل احتیاج پر نثار کرنے کے واسطے ہاتھ کے سامنے لے آتے تھے - بقدر ضرورت رسمی علم حاصل کر کے ہوش کے ذریعہ سے عالم ارواح اور عالم اجسام کے درمیان موافقت پیدا کی تھی - جب آپ کے پدر بزرگوار نے ہجری سنہ نوسو پینتالیس مین معنوی سفر اختیار کیا - تو سنہ چہالیس مین آپ کو شوق حج - راہ حجاز کی طرف لے گیا - وہان حج اکبر کیا اور مدینہ نبی صلعم کا طواف کر کے اس شرف سے بہی مشرف ہوئے - پہر مدینہ منورہ سے لوٹ کر مقدس خانہ خلیل کی خاک بوسی - اور اوس کی بدولت بیدار دلی حاصل کی ہجری سنہ نوسو پچاس تہا - کہ ہند مین معاودت ہوئی - اور اپنے مکان پر پہونچکر کم و بیش بیس سال اپنے بزرگون کے طریقہ پر رفتار رکہی - ہجری سنہ نوسو ستر مین الٰہی وصال کا پیغام آپہونچا ظاہری دوری سے رہائی پا کر تعلیہ مین جو منڈو (مانڈو) کے پائین مین ہے - خوابگاہ قبول کی مصرع فضل ہچون قرین جانش باد -

یاد شیخ علی شیر بنگالی

آپ - تمام رسمی علوم سے مستفید - اور کل عقلی فنون سے صاحب سرمایہ تھے - نور الہدی ابو الکرامات کی نسل سے ہین - جو شیخ جلال الدین مجرد کے بزرگ خلیفہ تھے - اور شیخ جلال الدین مجرد وہ ہین - جو حربون کا ملک فتح کرنے کے واسطے ترکستان سے ہند مین آئے تھے - اور جنہون نے راجا گوڑ گونڈ کے مار ڈالنے بعد قصبہ سریہت جو صوبہ بنگالہ مین ہے - نور الہدیٰ کے حوالہ کیا تہا - یہ حالات کسی قدر شیخ مجرد کی یادداشت مین بہی لکہے گئے ہین ایک کتاب شرح نزہۃ الارواح شیخ علی شیر کی تصنیف ہے - راقم شیخ علی شیر کے کسی قدر حالات اس کتاب کے خطبہ سے اخذ کر کے لکہتا ہے -

یہ درویش جب آغاز شباب کو پہونچا - تو خدا طلبی - حق پرستی - اور خدا شناسی کے درونے دل کا

Presented by www.ziaraat.com

گریبان ہاتھ سے پکڑ کر ایسے دانا کی جستجو مین وطن سے آوارہ کیا - جو رہنمائی کے ذریعہ سے علاج کرے - اتفاق کی بات ہے - جس شناسا کے سامنے اندرونی درد بیان کیا - اُس کی تلقین نے کوئی درستی دل کی نہین کی - الغرض - ایک رات قصبہ اوده مین اسی اندیشہ کے اندر غنودگی پیدا ہوئی - اور اس حالت مین غوث الاولیا **قدس سرہ** کی مثالی صورت - مشاہدہ کی - اس مشاہدہ نے مجکو فریفتہ کر دیا - اب اِن آرزوؤن کا ہجوم ہوا - کہ بیداری مین دولت ملازمت حاصل کی جاوے - اسی اثنا مین خبر ملی - کہ غوث الاولیا آسودگانِ دہلی کی زیارت کے واسطے تشریف لائے ہین - مین بے تامل - شہر دہلی کی طرف روانہ ہوا - جب موضع کیلوکہری مین پہونچا - تو یہان بر عالم بیداری مین - وہی صورت نظر آئی - جو مین عالم مثال مین دیکھ چکا تھا - جب مدارج بیعت طے ہوئے - تو مل گیا جس کی تلاش تھی - اور دیکھ لیا جو ملتا نہ تھا - اِس کے بعد مینے چند سال آپکے خدمت گزارون مین کھڑا ہو کر بہت کچھ فیض حاصل کیا - اتنے مین پیر بزرگوار نے - افغانان سور کی بد باطنی دیکھکر گجرات کی طرف ہجرت فرمائی - درویش بھی آپ کے ہمرکاب بھڑوچ تک گیا تھا - چند روز بعد احمد آباد رہنے کی اجازت ہوئی - چنانچہ مین اُس شہر اسلام مین پہونچا - اور ملک عماد الملک رومی کی مسجد مین ایک گوشہ اختیار کیا - چونکہ عالم باطن سے سفر مجاز کا اجازت نامہ نہین ملا - لہذا چند روز بعد پیر بزرگوار بھی بھڑوچ سے واپس ہو کر احمد آباد مین تشریف لے آئے - یہان پر بعض کوتہ اندیش عالم - اور چھوٹی نظروالے خرقہ پوش - آپ کے ساتھ دشمنی کا بہانہ ڈھونڈنے لگے - اور ناشائستہ اور نافہمیدہ باتین آپکی نسبت کہکر اس ذریعہ سے آپ کے صاف اور شفاف دل کو اور زیادہ روشن کیا - اُس جگہ کا رہنا آپ کو ناگوار ہوا - ایکبارگی آسمان سے خوشخبری آئی - کہ ہجرت کا جو سبب تھا - وہ دور ہوا اور سعادت کا باعث پیدا ہو گیا - یہ سنکر آپنے گوالیار کی طرف کوچ فرمایا مگر درویش کو اُسی جگہ چھوڑا اور آپ کے ارشاد کے بموجب شرح نزہتہ کا تتمہ قلم تصنیف سے مرتب کیا گیا"

کہتے ہین - ہجری سنہ کچھ اوپر نو سو ستر مین شیخ علی شیر ناسوتی تنگ و تاریک کوچہ سے لاہوتی نزہت آباد کو روانہ ہوئے - خوابگاہ احمد آباد -

Presented by www.ziaraat.com

یادشیخ حسین پور ملک محمدؒ

جب آپ کا آغاز سلوک تھا۔ تو بہت برسوں تک بیخودی رہی۔ اور پرندون کی طرح ایک درخت پر رات دن چڑھے رہتے تھے۔ اسی جذبہ کی حالت مین خشکی کے راستہ سے حجاز کی طرف گئے۔ ایک رات کا ذکر ہے۔ حرم محترم مین خواب کے اندر خاتم پیغمبرانؐ علیہ الصلوٰۃ نے جانب ہندجانے کی اجازت دی۔ اور فرمایا سرکار قنوج مین جو سائی پور مقام ہے۔ وہان جاکر شیخ زمان صفی الدین چشتی سے بیعت ہوجاؤ۔ آپ کہتے تھے۔ جب مین سائی پور مین پہونچا۔ تو میرے جی مین یہ بات آئی۔ جب مین خانقاہ مین پہونچونگا۔ تو شیخ مجکو خلوت کے اندر بلالین گے۔ اور جو کلاہ آپ کے سر پر ہوگی۔ بغیر میری التماس کے مجکو اوڑھا دینگے۔ اور میری عبادت کے واسطے حجرہ عنایت فرمادینگے۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ جب مین خانقاہ کے دروازہ پر آیا۔ تو شیخ نے خادم کو فرمایا۔ کہ شیخ حسین جو دروازہ پر کھڑا ہے۔ اُس کو اندر آنے کی اجازت ہے۔ خادم چلایا شیخ حسین کون ہین۔ اندر آوین۔ مین نے چونکہ قلندرانہ پوست باندھ رکھا تھا۔ اسواسطے کہا۔ مین شیخ نہین ہون۔ لیکن نام میرا حسین ضرور ہے۔ خادم لوٹ گیا۔ اور جو کچھ دیکھا اور سنا تھا۔ عرض کیا۔ ارشاد ہوا یہی شخص مطلوب ہے۔ اندر آجاوے۔ چنانچہ مین اندر چلا گیا۔ اور جو باتین میرے ضمیر کے اندر تھین۔ وہ سب کی سب ظہور مین آئین۔ مینے اُس خانقاہ مین دو چلے کھینچے۔ اس کے بعد اجازت ہوئی۔ کہ عمادالملک کا سکندرہ دہلی سے دو روز راہ کے فاصلہ پر ہے۔ اُس مین جاکر رہنا چاہیے۔ اور طالبان خدا کی ہدایت کرنا چاہیے چنانچہ تعمیل حکم کی گئی۔

کہتے ہین شیخ عبدالعزیز یحییٰ مندری نے جب ظاہری عالم سے سفر کرکے معنوی ملک کا راستہ اختیار کیا۔ تو آپ شیخ عبدالعزیز کی فاتحہ کے واسطے دہلی گئے۔ اور شیخ علیہ الرحمۃ کے فرزندون کی طرف متوجہ ہوکر صبر کی تلقین فرمائی۔ چونکہ نوحہ اور نالہ کرنا۔ شان درویشی سے بعید ہے۔ اسواسطے آپ کے کلام سے سوائے تسلیم اور سکون کے کوئی بات نظر نہین آئی۔ جو لوگ گرفتاران رسوم تھے۔ وہ بڑھ بڑھ کر باتین مارنے لگے آپنے جواب دیا۔ رونا اُن لوگون کو زیب دیتا ہے۔ جو دور رہین۔ اور مجکو تو بہت جلد شیخ علیہ الرحمۃ سے ملنے کا موقع درپیش ہے۔ دو روز کے اندر آسودگانِ دہلی کی زیارت سے فراغت ہوئی۔ اس کے بعد آپنے سکندرہ کا راستہ لیا۔ جب سکندرہ مین پہونچے۔ تو ایک گلکار کو بلایا۔ اور اپنی مسجد کے صحن مین جگہ تجویز کرکے۔ اُس سے کہا۔ کہ ایک بڑی لمبی چوڑی گور کھود دو اور اُس کے واسطے صندوق

عمارت لازم ہے - وہ بھی تیار کردو - گورکن کو اس کام پر مامور کرکے اپنے دوستون سے اور عزیزون سے آخرین الوداع کرنے لگے - سب کو حیرت ہوئی - جب گور تیار ہو چکی - اور وداع سے بھی فراغت ہوئی - تو فراغ خاطر اور کشادہ پیشانی کے ساتھ ہجری سنہ نوسو چبیس مین وصال دوست کا راستہ لیا - ایک شخص مین آزادون کے عاشق شیخ محمد یوسف کاتب باشندہ کول جو خدا شناس بھی ہین - اور شیخ حسین کی خدمت مین ہونچ چکے ہین - انہون نے صدر الذکر کیفیت - راقم یادگار کے نزدیک لکھکر بھیجی ہے

یاد شیخ عبد الملک بنبانی عباسی

آپ کی زاد بوم اور خوابگاہ دونون احمد آباد ہین - اپنے بڑے بھائی شیخ قطب الدین کے شاگرد ہین جنہون نے حدیث کی سند شیخ سخاوی مصری شاگرد شیخ ابن حجر عسقلانی سے لی تھی - علم حدیث اور تفسیر مین ترقی پاکر عام اہل زمانہ کے اُستاد ہو گئے تھے - صحیح بخاری اور قرآن مجید - لفظاً اور معنیً حفظ تھے - ہمیشہ حجرہ اور مسجد کے اندر درود اور نماز مین مشغول رہتے تھے - گھر مین کمتر جایا کرتے تھے - ضعیفی کے سبب سے آنکھون کی روشنی جاتی رہی تھی - اور بجاے اس کے دل مین روشنی بڑھ گئی تھی - تمام علوم کا درس حفظ دیا کرتے تھے توکل اور تجرید مین آپ کی مثل اُس زمانہ مین کوئی نہ تھا - مولانا کمال محمد عباسی گجراتی جو اُجین مالوہ کے مفتی تھے - حدیث مین آپ کے شاگرد ہین - ہجری سنہ کچھ اوپر نوسو ستر تھا - کہ ملک تقدس کو کوچ فرمایا - **مصرع** مرقدش از نور مالا مال باد -

یاد شیخ عبد العزیز

آپ کا لقب عزیز الحق - اور پدر بزرگوار کا نام شیخ کمال الحق حسن ابن طاہر تھا - آپ جونپوری ہین **قدس سرہم** ہجری سنہ آٹھ سو چھیانوے کا آغاز تھا کہ آپ کا قدسی نفس - عنصری جسم کے ساتھ وابستہ ہوکر - انجام سال مین بعالم ظہور آیا - دوسال بعد آپکے پدر بزرگوار زاد بوم سے بترک سکونت دہلی کو روانہ ہوئے وہان پر چند روز زندہ رہے - پھر اخروی سفر پیش آیا - اسواسطے انہون نے اپنے لڑکے کو مرید رشید مولانا قاضی خان یوسف ناصحی ظفرآبادی کے سپرد کیا - ظاہری اور باطنی پرورش کی بدولت وہ کمالات پیدا ہو گئے - جو آپ کی استعداد مین نہان تھے - ستر اور سات - ستتر سال تخمیناً آپ رہنمائی کی کرسی پر بیٹھے رہے - ذوق - وجد - اخلاق - اور اشراف - یہ صفات آپ مین موجود تھین - فصوص الحکم اور نیز دیگر کتب حقیقت اچھی طرح جانتے تھے - اور عمدہ درس دیتے تھے - ہجری سنہ نوسو پچھتر مین - اور

Presented by www.ziaraat.com

ایک بیان کے بموجب جبکہ میں عالم قدس کو روانہ ہوئے۔ خوابگاہ دہلی میں ہے۔ آپ کے خلیفہ شیخ محمود حمید نے رحلت پیر کی تاریخ میں ایک قطعہ لکھا ہے۔ **قطعہ**

عزیز الحق کہ چون عزم سفر کرد	منازل در مقام لامکان یافت
چو تاریخ وفاتش باز جستند	خرد گفتا حیاتِ جاودان یافت

زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے۔ کہ آپ خطوط میں اپنا نام ذرہ ناچیز عبد العزیز لکھا کرتے تھے۔ تقدیر سے **ذرہ ناچیز** کی اعداد آپ کی تاریخ وصال کے برابر ہوئے۔ ایک روز حسین ابن خانون دہلوی نے جن کی پیشانی سے مقبولیت کے آثار نمایان ہیں۔ بیان فرمایا۔

"ایک بزرگ نے عالم مثال میں شیخ نظام الاولیا **قدس سرہ** کی خدمت میں التماس کیا۔ کہ عرس گاہ میں جو کثرت کے ساتھ ہجوم ہوتا ہے۔ اس سے مخدوم کو کوئی حظ اور حضوری نہیں ہے جواب ملا۔ البتہ جس عرس میں عزیز آتے ہیں۔ ہم بھی آجاتے ہیں۔ اور اُن کی صحبت سے خوش ہوتے ہیں"

یاد مولانا پایندہ قلتی

یہی نا پایندگی کو حقیقی پایندگی سے ہار کر ایسے زندہ ہوئے۔ کہ پایندہ رہے۔ عقیدت میں نسبت مولانا خواجگی کی خدمت سے رکھتے تھے۔ نقشی اور نفسی تمام علوم آپ کے حالات سے عیان تھے۔ بہت طرح کے فن فراہم کئے تھے۔ اور کاغذی نقوش کو نفوس قدسی کے فیض کا پردہ بنایا تھا۔ ظاہری درس دینے کی شان میں۔ آپ باطنی معرفتیں لوگوں کو تعلیم کیا کرتے تھے۔ اور دنیا کے گرداب سے صحیح و سالم نکل کر سلوک کی آفات سے آسودہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اِس شکل کے ساتھ لوگوں کو آپ کی فیض رسانی عام ہوگئی تھی۔ سخاوت اور ایثار کا پسندیدہ شیوہ آپ کے خمیر میں داخل تھا۔ کہتے ہیں۔ آپ کی روح کرامات کی منزل سے نہایت سبکی کے ساتھ اوپر کی طرف خرامان چلی گئی۔

یاد شیخ ادھن

آپ شیخ بہاء الدین جونپوری کے بیٹے ہیں۔ **مِنَ اللہ** آپ کا خطاب ہے۔ اپنے پدر بزرگوار کے مرید اور تلقین یافتہ ہیں۔ بہت سے چشتیہ۔ سہروردیہ۔ اور قادریہ مشائخ کی ملازمت سے فائدہ حاصل کیا تھا۔ آپ کے دل کو انواع و اقسام کے رسمی علوم سے فروغ تھا۔ یکبارگی الٰہی محبت کے جذبات ایسے پیدا ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

کہ علمی گھر بار سب لُٹ گیا - اور اخیر مین ہواے نفسانی کی مخالفت اور دیوِ سرکشِ نفس کی لڑائی کی بدولت بصیرت کے حضور مین باریابی ہوئی - گفتار کی قسم مین سے یادِ مولیٰ کے سوا - اور خاموشی کی قسم مین سے عالم اسرار کے اندر استغراق کے سوا - کچھہ باقی نہین رہا - ضعیفی کے زمانہ مین سماع کا ولولہ پیدا ہوگیا تھا باوجودیکہ ظاہری پیری عارض حال تھی - مگر رقص طاقتور جوانون سے زیادہ طاقت کے ساتھہ کیا کرتے تھے - اور بہت سے لوگون کو رولایا کرتے تھے - ہجری سنہ نوسو چھبیس مین عالم قدس کو کوچ فرمایا - خوابگاہ جونپور -

مصرع سیمیاے عشق پیران را جوانی میدہد

یاد شیخ حسین بغدادی

آپ امام ابو حنیفہ کوفی کی نسل سے ہین رحمہما اللہ بہت طرح کے عقلی اور نقلی علوم مین اجتہاد اور بیجا دہ سخن کا رتبہ حاصل تھا - نیک عادت منکسر المزاج - بردبار - اور ذی مجست تھے - جب آپ کی تحصیل تمام ہوئی تو افضل روزگار میر غیاث الدین منصور کی ملازمت کا خیال پیدا ہوا - اور یہ خیال آپ کو بغداد سے شیراز مین کھینچ لایا - ایک روز شیراز کے حاکم ابراہیم خان نے مقیم اور مسافر جملہ علما کو بلا کر ایک بڑی مجلس کی - میر قوچی کو تجرید کی شرح پر علت و معلول کی بحث مین ایک اعتراض تھا جس کے حل کرنے مین تمام اہل سخن عاجز تھے - اور اس سبب سے سبنے خاموشی اختیار کر رکھی تھی - سوائے شیخ حسین کے جو نووارد تھے آپنے فرمایا - دو روز کے واسطے شرح تجرید مجکو دیدی جائے - تاکہ اس بحث کے اندر تامل کرون - اور پھر جو کچھہ خیال مین آوے - گزارش کرون - خیر خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپنے چند طرح سے اس مسئلہ کی اُلجھنون کو کھولا - صاحب اعتراض کو یہ بات ناگوار گزری - اس سبب سے مشکل کشا نووارد کو خارجیت کے ساتھہ متہم کر کے حاکم سے عرض کیا - کہ ایسی فتنہ روزگار کا اس شہر مین رہنا مناسب نہین ہے - حاکم نے دل مین انصاف کر کے جواب دیا کہ جو شخص حصول سعادت کی نیت ہمارے افادت دستگاہی کی ملازمت مین آیا ہو - اُس کو شہر بدر کرنا - بہتر معلوم نہین ہوتا ہے اور اس مشکل کے حل کرنے کی تعریف تو مخدوم کی ہی ہے - اس طریقہ سے حاکم نے رنج خاطر دور کیا - چند روز بعد دونون بزرگون کی صحبت مین ایسی گرماگرمی پیدا ہوئی - کہ بغدادی کا سینہ - معلومات شیرازی کے جواہر سے لبالب ہوگیا اور سیر و سفر کی باتین موقوف ہوئین - اخیر مین آپ کو سفر حجاز کا سودا ہوا - اور اس شورش نے دوستی کا اور بود و باش شیراز کا پیوند توڑ دیا - جب طواف حرمین شریفین سے فراغت حاصل ہوئی - تو سیاحتِ ہند کا خیال آیا - جب دہلی اور دیگر بلاد ہند کی سیر فرماتے ہوئے آپ احمد آباد مین پہونچے - تو اسادل کی گلی - محلہ

Presented by www.ziaraat.com

شاہ ابوتراب سلامی مین اُترے - اس شہر کی محبت انگیز خاک دامن گیر ہوئی - جس کے سبب سے پیمایش زمین کی ہوس دل سے نکل گئی - نیز یہان کے بزرگون کی خواہش - آپ کے مقید کرنے کے واسطے کمند بنی بمجبوری آپ اقامت فرماکر درس دینے لگے - بہت سے طالبون کا سینہ - آپ کے انفاس کی برکات سے علوم کا گھر بنا - بالخصوص حکیم عثمان بوبکانی سندہی - اور مولانا عبدالقادر بغدادی کو حکمت اور ریاضی کے فنون مین - آپ کی شاگردی سے - استادی کی سند ملی - جب آپ کی عمر حیبتر ۷ کی میزان مین آئی - تو ہجری سنہ نوسوستتر مین آپ کو اسہال کی بیماری ہوئی اور اس بیماری مین زمانہ زندگانی انجام کو پہونچا - رسول آباد مین دفن کیے گئے تقدیر کے طلسمات اور قضا کی گلکاریان عجیب ہین - اولاً سیر حجاز کا خیال ضمیر مین پیدا کیا - بعدہ سیاحی کی شورش سر مین بھری - اس کے بعد جب شہر خوابگاہ مین پہونچایا - تو جہان گردی کی ہوس دل سے دور کردی لہ حتی یاتیہ الیقین ۵ مصرع علم او سباب بزم وصل باد -

یاد شیخ بہاء الدین مفتی

آپ شیخ شمس الدین محبوب ملتانی - قریشی - اسدی - ہاشمی کے بیٹے ہین قدس سرہ آپ رسمی علم سے ظاہر کی آراستگی اور حقیقی وجدان سے باطن کا فروغ بڑہاتے تھے - غوث العرفا شیخ بہاء الدین کی نسل سے ہین - سعادت - عقیدت - اور خلافت اپنے پدر بزرگوار سے پائی تھی - اور امنیین کے جانشین تھے - اپنی بزرگی کا لحاظ نظر انداز کرکے - بیچارون کا کام بنانے کے واسطے اہل دنیا کے دولت خانون پر چلے جایا کرتے تھے - جس زمانہ مین سلطان حسین نے بکر سے ملتان کی زمین مین آکر فتنہ وفساد برپا کیا ہے - تو اُس ملک کے بڑے بڑے لوگون مین جلاوطنی کا خیال پیدا ہوگیا تھا - آپنے بھی اپنا وطن چھوڑدیا - اور ظہیر الدین بابر بادشاہ کا زمانہ تھا - کہ شہر آگرہ مین آکر بود وباش اختیار کی - بہت سی چھپی ہوئی ضمیر کی باتین - آپ کے آئینۂ نما دل کو ظاہر ہوجایا کرتی تہین -

کہتے ہین - اسحٰق نامی ایک حافظ تھا - آپ کا سفارش نامہ سلیمان کرانی کے نام لے گیا - جو شرقی ملک کا فرمان روا تھا - اس سادہ لوح کی زبان پر یہ بات آئی - کہ تورانی اور ایرانی قلمرو کے باشندون کو ہمارے نام رقعہ لکھنے کا کوئی حق نہین ہے حافظ کا دل یہ تقریر سنکر نا امیدی سے مکدر ہوا - رات کے وقت سفارش لکھنے والے شیخ کی مثالی صورت نے عالم خواب مین زبان نصیحت سے اُس طعنہ زن شخص کو

لہ یہان تک کہ آپ کو امر یقینی (یعنی موت) پیش آئی ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

متنبہ کیا - چنانچہ اُس نے صبح کی سفیدی نمودار ہونے سے پہلے ہی اپنے نوکرون کو حکم دیا - کہ جو حافظ رقعہ لایا ہے - اُس کی اچھی طرح سے دل جوئی کی جاوے - اور بے تامل اُس کو دربار مین لاکر کامیاب کیا جاوے چنانچہ تعمیلِ حکم کی گئی -

کہتے ہین - عبدالرزاق نامی ایک سوداگر ملتان کا تہا - اُس کا بیان ہے - شیخ کی رحلت گیارہوین شوال ہجری سنہ نوسو اٹھتر مین ہوئی ہے - آپ کی رحلت کے بعد مین ہندوستان مین بذریعہ خرید و فروخت آتا جاتا تہا - ایک بار ایسا ہوا - کہ تمام سامان فروخت کرکے مینے نقد روپیہ کرلیا تہا - اور سامان سفر باندہ رہا تہا - کہ ایک بدنیت غلام جو خدمت مین تھا - تمام نقد جو سامان کی بکری کا جمع شدہ رکہا تہا - اُٹھا کر فرار ہوگیا - ایک تو دل کے اندر نقصان کا غم تہا - دوسرے ہوشیاری اور احتیاط کام مین نہ لانے سے طعن و تشنیع کے تیر اوپر سے پڑنے لگے - اسواسطے ہمت اور عاطفت فرمانے کی غرض سے شیخ کی روح پاک کی طرف متوجہ ہوا - رات کو خواب مین دیکہا - کہ آپ سجادہ کندہے پر ڈالے ہوئے مسجد کی طرف جارہے ہین مینے جلدی سے دوڑکر اپنا سر گستاخانہ آپ کے پائے مبارک پر رکہہ دیا - فرمایا - اتنی خوشامد نہ کرو - اطمینان رکہو - کہ بہاگے ہوئے شخص اور لے گئی ہوئی شے - دونون کا پانون تمہاری روزی کی زنجیر مین پہنسا ہوا ہے - لہذا جلد پہونچا ہوا سمجہنا - عبدالرزاق کا بیان ہے - کہ دو روز بعد اس خوشخبری کا ظہور ہوگیا - آدہی کوڑی کی برابر بہی اُس مال مین خیانت نہین ہوئی -

آپ کی خوابگاہ آگرہ کی شمالی سمت کے حدود مین ہے -

یاد شیخ مبارک سندہی

آپ کی زاد بوم موضع باتر ہے - جس کی آبادی کی بنیاد قایم کرنے مین آپ کے جد امجد مسیح الاولیاء کے آبائے کرام - اور شیخ طاہر کے پدر بزرگوار کے ساتہہ متفق تہے - آپ رسمی علم مین مخدوم عباس ابن جلال کے شاگرد ہین - نوشتہ تقدیر نے آپ کو وطن سے احمد آباد مین لا ڈالا - اور چند سال آپ اس شہر مین ناصر الملک کی مسجد مین مسند درس پر بیٹہے رہے - اخیر مین سیاحی کا کام پیش آگیا جو سفر کا باعث ہوا - جب برہان پور پہونچے تو اُس صوبہ کے حاکم نے قصبہ جوبرہ کے منصب قضا پر آپ کو مامور کیا - ناچار آپ نے قبول فرماکر قضا کی چادر سے اپنی اندرونی حالت کو چہپایا اُس وقت مین فرمان روائے صوبہ بہار کا وزیر اعظم تفاول خان تہا - اُس کی التماس قبول فرماکر چند روز

Presented by www.ziaraat.com

بعد آپ روانہ ایلچپور ہوئے - وزیر اعظم نے کمال عزت اور حرمت کے ساتھہ استقبال کیا - اور شہر مین لاکر اُسی پایہ تخت کا مدرس کر دیا گیا ہین - آپ کافی گانے پر - اور شیخ لاجی سندہی کی نغمہ پردازی پر بہت خوش ہوا کرتے تھے - ہمیشہ آنکھون مین پانی بھرا رہتا تھا - بیداری آپ کی ایسی عادت ہوگئی تہی کہ رات دن کے ساتھہ ہم رنگ رہتی تہی - بالآخر آپ وہان سے شیخ طاہر یوسف کی دوستی کے خیال سے برہان پور کو پہر لوٹ آئے اور تمام چیزون سے دل ہٹا کر شیخ لشکر محمد عارف کی ملازمت مین لگایا شرح قیصری کا مقدمہ پڑہنا شروع کیا - اور انجام کو پہونچایا اس فرصت کے اندر مسیح القلوب نے چند علوم متداولہ آپ سے حاصل کئے - القصہ روز جمعہ ہجری سنہ نوسو اٹہتر کو ملک تقدس کی طرف روانہ ہوئے - خوابگاہ برہان پور شیخ ابراہیم ابن عمر سندہی کے حظیرہ مقدس مین قدس سرہم -

مصرع مبارک بر مبارک باد دیدار :

یاد سید مرشد الدین ولد میر رفیع الدین محدث صفوی

آپ کو عقلی و نقلی علوم - اور ظاہری و باطنی تصرفات کمال کے درجہ پر حاصل تہے - تمام صوفیانہ اوصاف و اخلاق کے ساتھ بالخصوص ایثار - سخاوت - اور ایثار کے ساتھہ موصوف تہے - ایک روز کا ذکر ہے ایک اہل ضرورت کو اس قدر نقد دیا - کہ ایسے آدمی کو اس قدر مال دینا عقل ہرگز تجویز نہین کرتی تہی - اس سبب سے خزانچی اور دیگر کار پردازون نے اُس بخشش کی رقم کو مکان کے صحن مین سید کی آمدورفت کے راستہ پر لاکر انبار کیا - جب آپ کی نگاہ اُس ڈہیر پر پڑی - دریافت فرمایا - یہ مال کس غرض سے اس طرح ڈال رکہا ہے - عرض کیا گیا - کہ یہ بخشش کا زر ہے جس کی نسبت فلان شخص کے لئے حکم ہوا ہے میان - اس خیال سے فراہم کیا گیا ہے - کہ ملاحظہ سے گزر جاوے - فرمایا - ہم تو سمجہتے تہے - کہ جو کچہہ ہم نے دیا ہہ کافی ہوگا - مگر یہ تو بہت کم ہے - اسی قدر - اور اس پر زیادہ کر دیا جاوے - تاکہ ہمت اور بیخودی کے ناموس ہاتہہ سے نہ جاویں - بیت

زہرچہ رنگ تعلق پذیرد آزاد است	غلام ہمت آنم کہ زیر چرخ کبود

آپ کی خوابگاہ اپنے بزرگوار باپ کے مرقد کی برابر آگرہ مین ہے -

یاد مولانا ناصر مفتی

آپ جمال سادات ہروی مین سے ہین - آپ کا مرتبہ عشق اور عرفان مین اونچا تہا - اور آپ کی سنہ

Presented by www.ziaraat.com

حدیث اور فقہ مین بلند تہی - ایک روز مشکوۃ کے اندر ایک حدیث نظر سے گزری - جس کا حاصل ترجمہ یہ ہے - کہ اللہ تعالی جل شانہ اولاً اپنا بے مثل دیدار - قیامت کے روز اُس شخص کو دکہاوے گا جس کی ظاہری آنکہہ بُری اور ناجائز چیز کے دیکہنے سے آلودہ نہ ہوئی ہوگی - پاک ہوگی - آپ نے اُسی مجلس مین دعا کے لئیے ہاتہہ اُٹہایا - کہ آنکہہ کی ضرورت نہین ہے - فوراً نابینا ہوگئے - اِس کے بعد تیس سال تک درس دینے سے طلبا کو فیض پہونچایا - ہجری سنہ نوسو اسی مین آپ کی تدریس آسمانی ہوئی - آپ کے فرزند رشید مولانا میر آپ کے جانشین ہوئے - میر فروغی اشرف کہتے ہین جس وقت مین ہدایہ فقہ آپ کی خدمت مین پڑہا کرتا تہا - تو آپ نے فرمایا تہا - اگر معاملات فقہ پڑہنے کی غایت فتوی - قضا - نذر ستانی ہے - تو تم کو اِس سے کوئی نتیجہ نہین ملے گا - اور میری تعلیم توکل پر نہین ہوگی - ہجری سنہ کچہہ اوپر نوسو نوے تہا کہ وصال کی نوید آئی - چنانچہ بے تامل حقیقی محبوب کے حضور مین روانہ ہوگئے -

مصرع ناصر میر باد نصرت حق -

یاد شیخ عبد الحکیم گوشہ نشین کالپی

اولاً آپ سپاہیانہ زندگی بسر کیا کرتے تے - جب حاجی عبد الوہاب کی خدمت مین بیعت ہوئے - تو چند روز بعد خلعت خلافت سے بہی سرفرازی ہوئی - شمسی تین دور تک ستارہ کی طرح آپ کی موہوم ہستی - آفتاب احدیت کی تجلیات مین منتشر رہی - اور مجذوبون کا سا حال رہا - اخیر مین ایک گنبد تہا - محمود خان کی مسجد کی برابر تلاہی مین - وہان کے حاکم نے اپنے آباے کرام کے واسطے تعمیر کرایا تہا - مگر اُن کو نصیب نہین ہوا - اِس گنبد مین آپ چالیس برس تک گوشہ نشین رہے - اسی مسجد مین خواجہ خضر **علیہ السلام** کی ملازمت سے فیض پایا - جب آپ نے رحلت فرمائی تو لفظ **حکم خدا شدہ** جس کے اعداد نوسو بیاسی ہوتے ہین - تاریخ ہوئی - آپ کے ایک لڑکا ہے - شیخ عبد الشکور نام - فضیلت اور پرہیزگاری مین مشہور اور گوشہ نشینی مین باپ کی طرح نامور - کسی حاکم اور کسی مال دار سے نذر کے طریقہ پر کبہی کچہہ نہین لیا - اور محض توکل اور آسمانی روزی پر گزر اوقات رکہی - اللہ تعالی **جل شانہ** شیخ عبد الشکور کی توفیق مین دوام اور عمر مین درازی بخشے - **بیت**

ہر چہ بر من میرسد از نیک و بد	حکمت بے علت او باعث است

یاد شیخ قصاب

آپ میرزا شاہ کے باکمال مرید اور صاحب حال خلیفہ ہین۔ شہر بخارا مین صاحب خانقاہ اور صاحب خانوادہ تھے۔ آپ کا اکثر زمانہ جذبہ اور جلال مین گزرتا تھا۔ آپ کی عجیب عجیب خوارق عادات بہت سی تہین۔ رفتار مین اور نیز قیام مین تنہائی کو پسند کیا کرتے تھے۔ اگر چند دوست اور مرید۔ سیر کے واسطے آپ کے جانے کے وقت پیچھے سے ہیونچ جاتے تھے۔ تو دور سے ہی لوٹ کر غصہ سے پکارتے تھے "تم لوگ واہی تباہی آوارہ گرد ہو۔ اس شکل رفتار سے تم یہ بات جتاتے ہو۔ کہ جو کچھہ تمہاری آرزو ہے۔ وہ مجھہ مین نہین ہے۔ اور جو کچھہ تم چاہتے ہو۔ وہ مجکو نہین ملا ہے" کہتے ہین ہجری سنہ نوسواسی مین نمود کا حرف موہوم ہستی کی تختی سے دہوڈالا **بیت**

اگرچہ او در مقصد دہشتا درفت	لیکن از قید جہان آزادرفت

یاد شیخ راجی محمد عینی

آپ شیخ خان کے بیٹے تھے۔ جو دو پشت سے شیخ محمد ہمدانی کو پہونچتے ہین۔ رسمی اور حقیقی دونون طرح کے علوم آپ مین جمع تھے۔ اندرونی فروغ۔ آزادگی۔ بیخودی۔ فیض رسانی۔ سلامت روی۔ بردباری نہان دانی۔ اور مشکل کشائی۔ یہ صفات حد بیان سے زیادہ آپ مین پائی جاتی تہین۔ کہتے ہین۔ گیارہ سال کی آپ کی عمر تہی۔ کہ وطن سے پیر اور اُستاد کی تلاش مین حیران اور سرگردان نکل بہاگے۔ تلاش کرتے کرتے برہان پور خاندیس مین آپہونچے۔ دو سال تک رسمی علم کی تحصیل مین مشغول رہے۔ اندرونی جوش فرو نہین ہوا۔ لہذا وہان سے دکن کی جانب سفر اختیار کرکے شہر بیدر مین پہونچے اور وہان شیخ محمد ملتانی کی خدمت مین شرف یاب اور مرید ہو گئے۔ بارہ سال ایک حجرہ مین اپنے مخدوم زادہ شیخ مخدوم کے ساتھہ۔ اشغال صوفیہ مین گزارے اور پیر کی پرورش اور حضوری سے۔ کسبی دانش۔ اور وہبی بخشش مین کمال اور تکمیل کے درجہ کو پہونچے **مصرع** خوب رو را گر بیارا یند زیبا تر شود۔

آپ فرماتے تھے۔ ایک رات مجکو مکاشفہ مین معلوم ہوا۔ کہ اکمل الاولیا شیخ محی الدین جیلانی قدس سرہ مصلی پر بیٹھے ہوئے ہین اور بے انتہا آدمی اور بے شمار وحوش و طیور آپ کے گرد محو جمال ہین۔ ان سب مین سے آپ نے میرا نام لیکر بلایا۔ اور مصلے کے نیچے جو خس و خاشاک تھا اُس کو اپنے دست مبارک

Presented by www.ziaraat.com

سے جھاڑ دیا - اور فرمایا جو دوئی کی زنگ - عنصری آثار سے تمہارے آئینہ دل پر تھی وہ صاف ہوگئی اب مصلے پر بیٹھو - اور یکتا نے بے نیاز کی نماز پڑھو - اور قطبی ولایت کی خوشخبری بے منت اُس ہجوم مین مجکو دی - اس کے بعد پیر نے بھی خرقہ خلافت عطا فرما کر اُجین مین رہنے - اور لوگون کی رہنمائی اور تعلیم کرنے کی اجازت فرمائی -

ہجری سنہ نوسو تیس تھا - کہ آپ اُجین مین آئے - چندروز چہرہ پر برقع رکھا - اِس خیال سے کہ کسی جگہہ چشم ہوس نہ جا پڑے - اور کسی جال مین نہ پھنسا دیوے - اخیر مین ایک صاحب سید صفی سلاطین خلج کے امراے اعظم مین سے تھے - اور اُن کو شریف خانی خطاب بھی تھا - سید صاحب نے دانشمند لوگون کو درمیان مین ڈال کر اپنی لڑکی کا نکاح شیخ سے کر دیا - اِس کے بعد خانہ داری کے ساز و سامان کی فکر کا آغاز ہوا - خانقاہ - جامع مسجد - اور مقبرہ تینون چیزین تیار ہوگئین - پچاس برس تک درس دیا - اور طریقت کی تلقین کر کے بہت سے درویشون کو - رسیدہ لوگون کے عالی درجہ پر پہونچا دیا اور ستائیسوین رمضان ہجری سنہ نوسو بیاسی کو ملکوتی ملک کی فتح کے واسطے عنصری ملک سے کوچ کا نقارہ بجا دیا - قطعہ -

شیخ رامی از محمد آنکہ بود رفت از کوے ہوا در ملک ہو	شاہد و شہود در چشم شہود در شمار مقصد و شہادت دود ۹۸۲ھ

آپ کے چھ بیٹے تھے - عبدالرحمن - عبدالرحیم - عبدالکریم - یہ تین ایک مان سے - اور عبدالحلیم - عبدالمجید - عبدالمجید - یہ تین دوسری منکوحہ سے تھے -

عبدالرحمن باپ سے پہلے ہی کوچ کر گئے - ان کے دو بیٹے رہے - محمد - اور محمود پچھلے بیٹے محمود کو ہجری سنہ ایکہزار دس مین جذبہ ہوگیا - اور مفقود الخبر ہو گئے - بھائیون کو دھوکہ دیکر ایک روز رات کو نکل گئے مصرع یوسف از برادران گم شدہ آنے والے حجاز مین بتلاتے ہین -

شیخ عبدالکریم پدر بزرگوار کے بعد اُن کی جگہہ سجادہ نشین ہوئے - اپنے صاحب ولایت بزرگون کی روش کو زندہ کیا - اخلاق مین پسندیدگی اور اوصاف مین سنجیدگی بہت تھی - جوان مرد - پرہیزگار حق شناس صفا پرست - پاکیزہ باطن - مہمان دوست - زندہ دل - اور فارغ البال یہ جملہ صفات آپ مین موجود تھین - ہجری سنہ ایکہزار پانچ مین عالم دنیا کو رخصت کیا - پدر بزرگوار کے گنبد کے

باہر جنوبی سمت مین دفن کئے گئے - دو فرزند چھوڑے - ایک شیخ عبدالعزیز - جو علوم متداولہ سے آراستہ ہین - انھون نے اولاً رسمی علوم کا اکتساب شیخ عبدالکریم ہنرجالہ کی خدمت سے کیا تھا - پھر بعد مین وجیہ الملۃ والدین علوی احمد آبادی کے درس مین بالالتزام بیٹھکر کتب مبسوطہ کی تصحیح کی - آپ بحکم لہ کو مِنْ نَبِیٍّ تَحْتَ ذَمِّ الملوک اس غرض سے کہ مستحق بیکسون کی مہمات بآسانی انجام پا دین - بظاہر نواب کامگار سپہ سالار عبدالرحیم خان خانخانان ابن بیرم خان خانخانان کے جاگیری ملک کی صدارت کا منصب - اور نیز نواب کی مجلس کی مصاحبت قبول کرلی ہے - مگر باطن مین سرمو وابستگی خاطر کو پاس پھٹکنے نہین دیا ہے - راقم زمانہ ہوش سے ان کے حالات کا محرم ہے - شیخ عبدالکریم کے دوسرے فرزند عبدالقادر ہین - جو اپنے آباے کرام کے وطن مین خانہ اور خانقاہ کا چراغ جلاتے ہین سلمہما اللہ

یاد حافظ عبدالکریم بصیر

آپ شیخ عبدالملک قاری کے شاگرد ہین - قدس سرہما ساتون قرأۃ مع چودہ روایتون کے از بر تھین اور قصیدہ شاطبیہ مع معنی اور اُس اشکال کے جو اُس پر وارد ہے - بالکل حفظ تھا - آپ کی قرآن خوانی مین بہت کچھ تاثیر اور دل ربائی پائی جاتی تھی - آپ کی بینائی - آنکھون کی سیاہی سے کم کرکے سویداے دل مین زیادہ کردی گئی تھی - آپ کا باطن - قرآنی نور سے ایسا منور تھا کہ ہمیشہ ہم نشینون کے ضمیر کی باتین آیات کے پردہ مین ظاہر کردیا کرتے تھے - آپ کی خوابگاہ آگرہ مین ہے -

حافظ جی کے حالات کا بیان کرتے ہوئے - یہ خرق عادت یاد آگئی - کہ ہجری سنہ ایک ہزار چودہ تھا شاہزادہ شاہ مراد اکبرشاہ نے دکن فتح کرنے کے واسطے چڑھائی کی تھی - راقم کو بھی اس یورش کی سیر کا خیال ہوا - جب قلعہ احمد نگر کا محاصرہ ہوگیا - تو معلوم ہوا - کہ اُس زمین مین شریف نامی ایک مجذوب اس طرح پر مشہور ہین - کہ زائرین کے حالات - آیات قرآن کے مضامین مین ظاہر کرتے ہین - ایک روز فقیر - مولانا محمد رضا شکیبی تخلص - اور فصیح البیان انیسی جن کا نام یوبقلی بیگ تھا - ہم تینون شخص ملکر مجذوب صاحب کی خدمت مین گئے - جواب سلام کے بعد آپنے آیہ اِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا پڑھی - جب آپ کے نزدیک سے ہم لوگ اُٹھ آئے تو یوبقلی بیگ نے فرمایا - کہ مجکو احتیاج غسل تھی آپ لوگون کے مضطربانہ آنے سے فرصت نہ ملی - ورنہ غسل کے واسطے تیار تھا -

لہ اکثر نبی ایسے ہین جو ملوک کی خدمت کرتے ہین ۱۲ ؎ اگر تم ناپاک ہو - تو پاک ہو جاؤ ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

یاد میرزا شاہ نقشبندی

آپ کے پیر بیعت مولانا خواجگی ہین - آپ اپنی بخشش سے مال کی گوشمالی کرتے تھے - اور دل ریش درویش کے ریش پر مرہم رکھتے تھے - سخاوت کو فقر کا سرمایہ کیا تھا - اور الفقر فخری کی سیڑھی سے وحدت کے عالی شان محل پر چڑھ گئے تھے - آپ فرماتے تھے - مین پانچوین پشت مین حضرت خواجہ بزرگ سے جاملتا ہون اور اُن کے باطن سے مینے فیض وکمال پایا ہے - البتہ ظاہر مین ارادت مولانا سے ضرور رکھتا ہون - ہجری سنہ کچھہ اوپر نوسواسی تھا - کہ منزل خاک کے سقیمون کو خیرباد کہکر روحانیون کے پاک مقام کو روانہ ہوگئے -

یاد شیخ حسن محمد

آپ میانجی احمد کے بیٹے ہین - عالم - عارف - عاشق - عابد - اور اپنے عم مکرم شیخ جمال چشتی کے مرید تھے - شیخ نصیرالدین چراغ دہلوی قدس سرہ کی نسل سے ہین - زادبوم اور خوابگاہ دونون احمدآباد ہین - آپ کے حالات کے روزنامچہ کی فہرست اس طور پر ہے - اولاً نماز صبح کے فرض پڑہنے کے بعد سے بلا فصل دوپہر تک تلاوت اور رسمی درس مین مشغول رہتے تھے - اس کے بعد درویشان خانقاہ کے ساتھہ کسی قدر کھانا کھاتے تھے قیلولہ کے بعد نماز ظہر ادا کرتے تھے - اس کے بعد وعظ ونصیحت کی مجلس شروع ہوجاتی تھی - تو وہ عصر تک رہتی تھی - عصر کے بعد ورد اور دعا مین شام تک مشغول رہتے تھے - پہر نماز مغرب پڑہتے تھے - ذکر جہر شروع کرکے وقت عشا تک جاری رکھتے تھے پہر نماز عشا ادا کرکے - حجرہ کے اندر چلے جاتے تھے - نماز کمال نیاز کے ساتھہ ادا کرتے تھے - رات بہن تنہا بیدار رہتے تھے - جب صبح کی سفیدی نمودار ہوجاتی تھی - تو پہر وہی معمولی کام ازسرنو شروع کردیتے تھے - القصہ ایک پلک مارنے کی برابر بھی زندگی کو بیکار نہین جانے دیتے تھے ہجری سنہ نوسوبیاسی کے شوال مہینے مین رحلت کے وقت وصیت کی - کہ عبادت کی زمین درویش کے کالبد سے آشنا ہے - مجکو اسی خاک کے سپرد کردینا - آپ کے بڑے بیٹے شیخ محمد - جن مین زیادہ تر بزرگوار باپ کی خوبو پائی جاتی ہے - آج کے روز آپ کے جانشین ہین مصرع نور ایمان باد شمع تربتش

یاد شیخ جوئباری

خواجہ جوئباری جوئبار وحدت کے سروتھے - اور خضر صورت تشنہ لبون کے واسطے حکم چشمہ کا رکھتے تھے - کان مین حلقہ مولانا خواجگی کی بیعت کا تھا - قاسم شیخ کے ہم عصر ہین - کہتے ہین - جو شخص قاسم شیخ کی ملازمت مین جاتا تھا - تو قاسم شیخ اولاً اُس کی ازلی استعداد پر نظر ڈالتے تھے - اگر وہ شخص سعادتمند

مین ست ہوتا تھا - تو خواجہ جوئباری کی خدمت کی طرف متوجہ کر دیتے تھے - اور فرمایا کرتے تھے - طالبانِ خدا کی کشائش کی کنجی - خواجہ جوئباری کے ہاتھہ مین دیدی گئی ہے - اور اگر طالب ایسا نہین ہوتا تھا - تو دعا دیکر رخصت کر دیتے تھے - ایک ناظم نے یہ بیت لکھی ہے جو آپ کے ہم عہد تھا -

مرید خواجہ جوبار باش و شاہی کن	بر دلت شہر بخارا و ہر چہ خواہی کن

ہجری سنہ نوسو اسی مین ناسوتی سراے سے ملکوتی گلشن آباد کو کوچ فرما گئے -

یاد شیخ لہرہ

آپ کا نام عبد الرزاق تھا - شیخ عبد الفتح مکی کے چھوٹے بیٹے ہین - صاحب کمالات اور بخشائش شعار تھے - نان دہی - آپ کے ہاتھہ مین تھی - کہتے ہین - ایک شخص سے ایک کام مین ایک خیانت ہو گئی تھی - آپنے ازروے نصیحت خائن سے کہا - ایسے نالائق کام کی تہمت تمنے کیون گوارا کی - اُس نے آپ کے بابرکت سر پر جھوٹا ہاتھہ رکھکر قسم کھائی - کہ اگر مینے یہ کام کیا ہو - تو کرنے والہ کی آنکھین کور ہو جاوین دو ہفتہ سے زیادہ عرصہ نہین گزرا تھا - کہ بدون بہانہ کسی تکلیف کے آفت نابینائی اُس کی آنکھون کو پہونچ گئی - شب جمعہ بیسوین جمادی الاخری ہجری سنہ نوسو چوراسی مین منزل فنا سے مقام بقا کو رحلت فرمائی - ایک اہل سخن نے یہ قطعہ آپ کی وفات کی تاریخ مین لکھا ہے **قطعہ**

بزرگ دین و دنیا شیخ لہرہ	کہ سوے جنۃ الماوی گزر کرد
شب جمعہ سفر چون کرد تاریخ	ازان روشد شب جمعہ سفر کرد

سنہ ۹۸۴ھ

یاد شیخ محمد ابن طاہر نہروالہ

آپ کی ذات سے ورع اور تقوی کی محفلون کی مسند کو زینت تھی - اور کتاب و سنت کے نقد کا امتحان ہو جاتا تھا - حدیث مین شیخ علی متقی کے شاگرد ہین - اس فن مین ایک بے نظیر کمال حاصل کیا تھا - مجمع البحار نام ایک مشکل کشا شرح - احادیث کی صحاح ستہ پر جو ہے - وہ آپ ہی کے قلم تالیف کی لکھی ہوئی ہے - کہتے ہین - آپ فرمایا کرتے تھے - میرے اُستاد اپنے وقت کے افضل البشر - اور خداوند ولایت صدیق اکبر تھے - وہ فرماتے تھے - میرے بعد تم ہی اس رفیع الشان درجہ کو پہونچو گے - مہدویہ گروہ جو سید محمد جونپوری کا پیرو ہے - اس گروہ کی شکست دینے مین آپ اپنے اُستاد کی طرح ہمیشہ کوشش کیا کرتے تھے - ہجری سنہ نوسو چھیاسی مین اُجین اور سارنگ پور مالوہ کے درمیان ایک جماعت

Presented by www.ziaraat.com

اثنائے راہ مین آپ پر آ گری - اور شہید کردیا۔

اِس واقعہ کا آغاز اور انجام اِس طور پر ہے - بوہرون کا گروہ آپ کے ہم قوم تھا - آپنے عہد کیا تھا - کہ جب تک بوہرہ قوم کی پیشانی اور دل سے تشیع اور بدعت کی سیاہی - تلقین سنت کے آب زمزم سے دہونہ ڈالون گا - سر پر دستار نہین باندہون گا - جب ہجری سنہ نوسواسی مین بادشاہ زمانہ اکبر شاہ نے ملک گجرات فتح کیا - اور شہر والا مین شیخ سے ملاقات ہوئی - تو بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے آپ کے سر پر پگڑی باندہی - اور کہا - مینے آپکے پگڑی چھوڑ دینے کا سبب سُن لیا ہے - اور اِس ذہنی صورت کا خارج مین ظہور - والی زمانہ کی امداد اور دستگیری پر موقوف ہے - اب اس سراپا خیر نیت پر عمل کرنا - میرے ذمہ لازم ہے - چونکہ صوبہ گجرات اور دار الخلافہ احمد آباد کی حکومت - اُن ایام مین نواب مستطاب خان اعظم میرزا عزیز کوکہ کے نام نامی پر نامزد تہی - اِس سبب سے نواب صاحب کی امداد کی بدولت - اِس قوم کی گمراہی اور کج رفتاری کی بہت سی رسمین بیخ و بنیاد سے اُکھڑ گیئن - لیکن صاحب تاج کو اپنی محفل سے خان اعظم کی جدائی بہت کم پسند تہی - لہذا شہنشاہ نے نواب صاحب کو اپنے حضور مین طلب فرما لیا - اور امرائے اعظم مین سے ایک اور صاحب ایران زمین کے باشندہ تہے صوبہ مذکور ان کی جاگیر مین دیدیا - بس اب کیا تہا - اِس جماعت نے بے تامل - جدید جاگیردار کے ساتھہ مخفی طور پر موافقت پیدا کرکے - سنت کی راہ راست سے انحراف کیا - یہ حالت دیکھکر شیخ نے سر سے دستار کہول دی - اور دار السلطنت آگرہ کو جانے کا عزم کیا - اِس خیال سے کہ پیشگاہ حضور مین جاکر پیش آمدہ واقعات عرض کرون گا - اُستادی شیخ وجیہ الدین احمد آبادی کی ملازمت مین پہونچکر - وداعی مراسم ادا کیئے اُستادی شیخ وجیہ الدین اِس عزم سے مانع تہے اور فسخ عزم کے واسطے تحریک فرماتے تہے - مگر جو شخص سفر کے واسطے بالکل مہیا ہو - چونکہ اس کو صریح طور پر باز رکہنا عوام کے نزدیک مبارک نہین ہوتا ہے - لہذا اِس قاعدہ کے موافق اُنہون نے اس طرح پر یہ بات کان مین ڈالی -

"گرامی برادر کے حقیقت شناس ضمیر کو اچھی طرح معلوم ہے - کہ اِس نظم ونسق کے ساتھہ جو کارخانہ عالم کی آفرینش ہوئی ہے - اِس کا باعث یہ ہے - کہ اسمائی کمالات کہلا رہو - اور یہ اظہار جمالی اور جلالی مظاہر کے ساتھہ وابستہ ہے - اور اپنے غربی کے آثار واحکام کی طرز پر ہر ایک اسم کے مظہر کی جو کچھ رفتار ہے - یہی

Presented by www.ziaraat.com

رفتار اس کے واسطے صراط مستقیم ہے۔ گو اس کے تقابل پر نظر کر کے وہ رفتار مخالف اور منحرف معلوم ہوتی ہو۔ اور اس مقام پر ہر موسیٰ کو اپنے فرعون کے ساتھ آشتی رکھنی چاہیے۔

واضح ہو۔ کہ صراط مستقیم حقیقت شناس مفسرین کے نزدیک دو طرح پر ہے۔ (ایک تو) اجمالی (دوسرے) ایجادی۔ قرآن مجید میں صراط مستقیم کا ذکر جہاں کہیں بہ لفظ نکرہ نازل ہوا ہے۔ وہاں پر اکثر ایجادی ہے۔ اور جس آیۃ میں بہ لفظ معرفہ وارد ہوا ہے۔ وہاں پر زیادہ تر مقصود اجمالی ہے۔ **فافہم۔**

دوسری یہ بات ہے کہ انسان جو عالم کبیر کا نمونہ ہے اس کی عنصری پیکر ہے۔ دقیقہ شناس شخص یہ عبرت کیوں حاصل نہیں کرتا ہے۔ کہ اس کی ہستی۔ اس بند و بست اور ستارت اعتدال کے ساتھ چند لطیف اور کثیف اعضا پر موقوف ہے۔ چنانچہ اگر اصحاب جیسے کثیف عضو کو بھی کوئی تکلیف پہنچ جاوے تو باغچہ بدن کی شگفتگی میں سراسر آشفتگی اور پژمردگی نمایاں ہو جاوے اب برادر من۔ سیاست فراست کی بات نہیں ہے۔ اور مشغول حق کے ساتھ ہی ہونا زیبا ہے نہ خلق کے ساتھ^ه ہٰذِہٖ اٰدَابُ السُّکُوْتِ وَ اِلْتِزَامِ الْبُیُوْتِ"

اُستادی شیخ وجیہ الدین نے گو آپ کو فہمائش کی۔ لیکن بنیاد تعصب بہت استحکام کے ساتھ قائم تھی۔ اسواسطے اس نصیحت کو آپ کے گوش قبول میں جگہ نہیں ملی۔ اور جو سفر دل میں قرار دے رکھا تھا۔ اس کے راستہ پر چل نکلے۔ پھر راستہ میں پیش آیا جو کچھ پیش آیا۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ آپ کی بہن کے بیٹے شیخ نور محمد آپ کے تابوت کو مالوہ سے نہروالہ میں لے گئے۔ اور آباء کرام کے تکیہ میں سپرد زمین کر دیا۔

یاد سید عبد اللہ اندی ملتانی

آپ کو ایزدی توفیق کی بدولت۔ تعلقات کے بار سے سبکدوشی ہو کر آزادی اور فارغ البالی کے حضور میں باریابی حاصل ہوئی تھی۔ آپ کے حالات کا کسی قدر بیان اس طرح پر ہے۔ کہ آپ کو آب و خورش کی کشش سلطان محمود خرد کے زمانہ میں زاد بوم سے گجرات کی طرف کھینچ لائی۔ چند روز بعد آپنے مناسب سمجھکر سید مبارک بخاری کی ملازمت اختیار کرلی۔ اور نوکری کے طور پر بسر کرنے لگے۔ سید مبارک بخاری جلال الاولیا مخدوم جہانیاں کی نسل سے ہیں۔ جو حاکم صوبہ مالوہ کے امراء اعظم میں سے تھے جب آپ کے مخدوم سید مبارک

ه یہ زمانہ سکوت اور مکانوں میں بیٹھنے کا ہے۔

کی عمر کا زمانہ آخر ہوا - تو نوکری اور سپاہگری کا خیال - آپنے خاطر عاطر سے قطعی باہر نکال پھینکا - اور آپ کی چشم اعتبار مین - دوسرے امیرون کی ملازمت پوچ اور بے حقیقت معلوم ہوئی - ایک روز آپ ایک ہمدرد و دمساز غم مین پڑے ہوئے تھے اپنی مزاج دان ہمخوابہ سے بطریق استصواب دریافت کیا - کہ معاش کی ضروریات اب کون سے سبب اور کون سے حیلہ سے بہم پہونچائی جائیں - ہمخوابہ نے یہ رائے دی - کہ سپاہیانہ وضع ترک کرکے - جنیو اور درویشون کے حلقہ مین شامل ہو جانا چاہیے - اس کو دوسرے الفاظ مین اس طرح کہہ سکتے ہین - کہ ہمت کے ہاتھ سے فقر اختیار کرنے کا ٹپکا (دوپٹہ) سید کی کمر مین باندھ دیا - اور آپ کے بیقرار دل کو تسلی دیکر شاد کام کیا - اس کے بعد دونون کی رائے یہ ہوئی - کہ اس ملک سے کسی دوسرے ملک کو چل دینا چاہیے - کہین ایسا نہ ہو - کہ اس جگہ کا رہنا دل مین ننگ و ناموس کا خیال پیدا کرے - اور فقر کی نئی قایم کی ہوئی بنیاد کو جڑ سے کھود پھینکے - پس گجرات سے مالوہ کی طرف روانہ ہوئے - اور ایک موضع بنہریہ نام ہے جس کو مقامات مالوہ کا بہشت کہنا زیبا ہے - اس موضع کے تالاب کے کنارہ بود و باش کے واسطے ایک گوشہ اختیار کیا - اور توکل و تسلیم کا عادی ہو کر بہت برسون تک خوش وقتی کے ساتھ زندگی بسر کی - چونکہ موضع مذکور آنے جانے والون کے عین راستہ پر واقع ہے - اسواسطے آپ کا گھر بے مہمان کے نہین رہتا تھا - راقم حروف جب کبھی منڈو (مانڈو) سے عزیزان اُجین کے دیدار کے واسطے جایا کرتا تھا - تو ایک روز آپ کی بافیض صحبت مین بھی قیام کیا کرتا تھا - بہت کچھ محبت اور مہمان دوستی کے مراسم ادا ہوا کرتے تھے - اور ایزدی معرفت کی مشعل اور وجدان حقیقت کی روشنی سے معنوی ضیافت بھی فرمایا کرتے تھے - **القصہ** جبتک آپ کی زندگی رہی - تب تک جاگیردارون سے وظیفہ کے طور پر کبھی ایک درم بھی قبول نہین کیا - اور آسمانی روزی پر شاکر و قانع رہے آپ کو **آنندی** اس بنیاد پر کہا کرتے تھے کہ ہمیشہ شگفتہ رو - اور خوش دل رہتے تھے **آنند** ہندی زبان مین خوشی کو کہتے ہین - ہجری سنہ نو سو نوے مین عالم قدس کو رحلت فرماکر اسی مقام مین خوابگاہ اختیار کی جہان زندگی مین رہتے تھے -

یاد فقیہ علی

آپ کی زاد بوم - ملہم کیلی - اور خوابگاہ بندر سورت ہے - جو گجرات کے پرگنات مین سے ہے کہتے ہین درسی کتابین کما ینبغی تحصیل کی تھین - اور کما حقہ پڑہاتے تھے - اکثر کنارہ ہائے دریا کے رہنے والے آپ کی شاگردی سے علمی حصہ رکھتے ہین - دسوین صدی کے چوتھے ربع مین عالم صورت سے جہان معنی کو روانہ ہو گئے

Presented by www.ziaraat.com

یاد قاضی عبدالقادر بن علی

آپ میاںجی چشتی منڈوی کے روضہ مین مجاور تھے - رسمی علوم سے کسی قدر آشنا تھے - قرآۃ کو اچھا جانتے تھے - اور تلاوت بہت کیا کرتے تھے چند جریب کی کھیتی - موضع کاتھا مین کر رکھی تھی - جو مضافات دیپال پور مین ہے - اور دیپال پور منڈو (مانڈو) سے اُجین کے عین راستہ پر واقع ہے - مکان بھی اُس موضع مین بنالیا تہا - کھیتی سے جو کچھہ حاصل ہوتا تھا - اُس کو آنے جانے والون کی مہمانی مین صرف کیا کرتے تھے والیسین سفر کے وقت سے چودہ روز پیشتر آگاہ ہو گئے تھے - کوچ کا سامان کرلیا - اور کہا - بس اسی قدر زندگی اب باقی رہی ہے - آٹھوین شعبان ہجری سنہ نوسو چوراسی کو گذر گئے - آپ کے پانچ بیٹے - اور ایک لڑکی رہی - قطب الدین - عزیز اللہ - موسیٰ - حسن - عائشہ - اور شرف جہان - اولین صاحب زادہ اپنا دل لوگون سے توڑکر اور خدا سے جوڑکر درویشی مین پدر بزرگوار کے جانشین تھے - اور دوسرے صاحبزادہ قضا کے کام مین باپ کی طرح مشہور تھے - وہ جوان مرے - اور انہون نے کچھہ اوپر تیس سال منصب قضا کی نگہداشت اچھی کی - تاریخ بیسوین شعبان ہجری سنہ ایک ہزار نو کو اجل کی گہری نیند مین سو رہے - اب موسیٰ ہاتھہ پاؤن مارتے ہین - اور حسن حسرت کرتے ہین - عائشہ جوانی مین بیوہ ہوگئین - بیوہ ہونے کے بعد انہون نے اپنی زندگی مین شوہر کی خدمت کو آفریدگار کی بندگی کے ساتھہ شریک نہین کیا - اور مردانہ زندگانی گزارتی ہین مصرع دلا مردانگی زین زن بیاموز - ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین یہ بہی انجہانی ہو گئے

یاد شیخ نجم الحق

آپ کا نام جایلدہ ہے - عزیز الحق کے بڑے خلیفہ ہین - قصبہ سہنہ مین جو مضافات دہلی مین سے ہے - مکان تہا - آپ - ریاضت کے دریا مین ڈوبے ہوئے - اور مجاہدہ کی آگ مین پکھلے ہوئے تھے - بہت سے ریاضت والون نے آپ کی خدمت سے فائدہ اُٹھایا تھا -

یاد خواجہ محمد عبداللہ

آپ - خواجہ کا خواجہ کرکے مشہور ہین - آپ کے بزرگوار باپ کا نام خواجہ ناصر الدین عبید اللہ ہے جو خواجہ احرار کے لقب سے مشہور ہین - ظاہری علم اور معنوی کشف سے آپ کا ظاہر و باطن دونون آراستہ اور پیراستہ تھے - باوجود کمالات کے جو آپ کو حاصل تھے - اپنی حقیقت شناس نظر سے - آداب شریعت و طریقت کے ہر ایک دقیقہ کا لحاظ منظور رکھتے تھے - اور اپنے جسم و جان کو فروگذاشت کی اجازت

Presented by www.ziaraat.com

نہین دیتے تھے۔ آپ کے دادا چار واسطہ سے حضرت بابا ماچین کو پہونچتے ہین۔ کہتے ہین۔ خواجہ احرار الاولیا کے ساتھہ سلطان ابو سعید مرزا کو حسن عقیدت تھی۔ لہذا اُس نے ان کو نہایت خواہش۔ آداب۔ اور خدمت گذاری کے ساتھہ تاشقند سے باستدعاے اقامت سمرقند طلب کیا تھا۔ خواجہ احرار الاولیا نے قبول التماس کو داخل مروت سمجھکر۔ سنہ عا سمرقند مین آکر بساط اقامت بچھادی۔ اِس قصہ کی تفصیل مع تقریبات کے کتاب رشحات مین لکھی ہوئی ہے۔ خدا کرے۔ شایقین کو دیکھنا نصیب ہو۔

کہتے ہین۔ اس عرصہ مین سیادت و نقابت دستگاہ میر تقی الدین محمد کے ساتھہ خسر اور داماد ہونے کی نسبت طرفین سے ہوگئی۔ یعنی خواجہ احرار الاولیا نے اپنی صبیہ عزیزہ کی نسبت میر کے فرزند کلان امیر عبداللہ امام کے ساتھہ کی۔ اور میر کی صبیہ کا عقد اپنے بڑے بیٹے کے ساتھہ کیا۔ کہتے ہین۔ میر کی لڑکی سے تین لڑکے اور دو لڑکیان ہوئین۔ جن کے نامی نام یہ ہین۔ خواجہ عبدالہادی۔ خواجہ خاوند محمود خواجہ عبدالحق۔ محجوبہ سلطان بیگم۔ زینت سلطان بیگم۔ جب دختر میر کی ہستی کے چہرہ کو فنا کے برقع نے چھپا لیا۔ تو خواجہ احرار الاولیا نے اپنے پسر کلان کا عقد خواجہ نظام الدین کی لڑکی کے ساتھہ کیا۔ خواجہ نظام الدین۔ خواجہ عصام الدین شیخ الاسلام کے بھائی۔ اور صاحب ہدایہ فقہ کی اولاد سے ہین ان کا کرسی نامہ اس طرح پر ہے۔ نظام الدین ابن خواجہ عبدالملک۔ ابن خواجہ عماد الدین۔ ابن خواجہ جلال الدین محمد۔ ابن مولانا زین الدین عبدالرحیم ابن مولانا برہان الدین علی مصنف ہدایہ۔ اس دختر سے بھی تین فرزند اور دو لڑکیان پیدا ہوئین۔ خواجہ عبدالعلیم۔ خواجہ عبدالشہید۔ خواجہ ابو الفیض مہ کلان بیگم۔ خانزادہ بیگم۔ سواے اس کے ایک اور ہمخوابہ تھی۔ جس سے ایک لڑکا تھا خواجہ محمد یوسف۔

چونکہ خواجہ کے خواجہ نے اپنی والدہ ماجدہ کی وفات کے بعد پدر بزرگوار کی اجازت اور خوشی سے محلہ درسین مین عبادت خانہ اور بود و باش کا مکان تجویز کرلیا تھا۔ لہذا خواجہ احرار الاولیا کی خدمت مین وہان سے مقررہ اوقات مین ہی آنا ہوتا تھا۔ خواجہ احرار الاولیا آپ کے ساتھہ کمال مہربانی کے ساتھہ بلکہ اعزاز کے طریقہ پر سلوک فرماتے تھے۔ باپ ہو بیٹے کے برتاؤ کی طرح پیش نہین آتے تھے یعنی بیٹے کی عزت بہت زیادہ کرتے تھے۔ مولانا علی صفی مصنف رشحات لکھتے ہین۔

"ایک روز مین آپ کی خدمت مین بمحلہ درسین بیٹھا تھا۔ ایک تقریب سے آیۃ کریمہ

Presented by www.ziaraat.com

يَا نَارُ كُوْنِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ کی تفسیر کا ذکر نکلا - تو آپ نے علمائے ظاہر و باطن کے بہت سے اقوال عمدہ تقریرین بیان کئے - اور حکما نے جو یہ تاویل کی ہے - کہ نار سے مراد - نمرود کی آتش غضب - اور برد سے مراد شعلہ غضب کا فرو ہونا ہے - اس تاویل کے رد مین معقول اور حکمی دلائل سے ثابت کر دیا - کہ وہ نار عنصری نار تھی - اور برودت اُس کی ماہیت پر عارض ہوئی تھی -

ایک ہدایتی فرمان جس مین پدر بزرگوار نے آپ کو تلقین فرمائی ہے - یہ ہے -

فرزند نور چشم - تم کو ایسی ہمت رکھنی چاہیئے - کہ جن باتون کا جاننا تمہارے اوپر فرض ہے - اور جن کے بدون قطعاً ممکن ہی نہین ہے - جیسے اعتقاد صحیح رکھنا - اور علم کا اور احکام آلہی کا جاننا - ان باتون سے تم جلد اپنے تیئن فارغ کر لو اور ظاہری و باطنی دائمی عبادت مین مشغول ہو جاؤ - اس امید پر - کہ حق سبحانہ وتعالیٰ تمہارے دل سے اپنے غیر کا اعتبار تعظیم اور دید دور کر کے - تم کو ہمہ تن اُنہین تمام امور مین مشغول کر دیوے - جو تم سے مقصود ہین خداوندا جن اصحاب کو تو نے محض اپنی عنایت سے اپنی غیر کے اعتبار تعظیم - اور دید سے نجات دی ہے - اُن اصحاب کے قرب کے طفیل مین - حقیر اور ضعیف بندہ زادہ کو جس کے لیئے تیری عنایت - رافت - اور رحمت کے سوا - کوئی امید کی جگہہ نہین ہے - تمام گرفتاریون سے رہائی عطا فرما - بمنہ وکرمہ - بیت -

غیر حق ہر ذرہ کان مقصود تست		تیغ لا بر کش کہ آن معبود تست	

آپ کے حالات کا بیان مجملاً اس طرح پر ہے - جب شاہ بیگ خان کا تسلط اور ظہور ہو گیا تھا - تو آپ لوگون کے آثار اور اطوار سے زمانہ کی تباہی معلوم کر کے - اپنے وطن سے بحکم ۵۱ الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین اندجان کی طرف ہجرت فرما گئے - اور اُس جگہہ کو بھی آپ کی طبیعت نے پسند نہین کیا - اسواسطے جلدی سے عالم فردوس کو جانے کے لئے - آخرین سفر کا سامان باندھ لیا - آپ کی نعش کو لوگون نے اوس ملک سے شہر تاشقند مین لاکر - آپ کی والدہ ماجدہ کے مرقد کے پہلو مین دفن کیا -

۵۱ - جن تکالیف کی برداشت کی طاقت نہ ہو - اون سے بھاگنا - رسولون کی سنت ہے - ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

انجمن فرزندان خواجہ محمد عبد اللہ

خواجہ عبد الہادی آپ ہمت اور فطرت مین دریا کی طرح فیاض - اور بخشش و بخشا

مین ابر کی طرح باہمت تے - فقر و تجرید مین خزان دیدہ شاخ کی شکل - اور حقائق و معارف کا بیان کرنے مین پر بہار

نوجوان درخت کی صورت رکہتے تے - جد امجد یعنی خواجہ احرار الاولیا کی زندگی مین ہی - آپ کو سفر حجاز کی

توفیق ہوئی تہی - حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً کے ارکان سے فارغ ہونے کے بعد روم اور شام کی زمین

مین بحکم سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ چلے گئے - جو قدم رکہا - آگاہی اور عبرت کے ساتھ رکہا - اور اُن اطراف

کے سلاطین اور حکام کے ساتھ صحبت اور مجالست کا کئی دفعہ اتفاق ہوا - ہمیشہ خواجہ کی طرف سے برتاو مین

اور کلام کرنے مین بہت کچھ بے نیازی اور وقار پایا گیا - اور کسی بڑے دولت والہ کی طرف سے تہوڑا سا نقد و جنس

ہی نذر اور سوغات کے طور پر آپنے قبول نہین کیا - بلکہ جو لوگ ملازمت مین آتے جاتے تہے - ہر ایک کے

ساتھ طرفین کی مناسبت دیکھکر مردمی کا برتاو فرمایا - روم کی قلمرو کا ٹیکس تمام تاجرون پر معاف کرادیا - اور

بزرگانِ دین اور امتیان ملت اسلامیہ سے ملاقات کر کے فیض یابی کے بوجہ سے گران بار ہوئے -

کہتے ہین - حقائق پناہی مولانا نور الدین عبد الرحمن جامی نے آپ کی سیر و سلوک کی روش اور سفر و حضر کا

طریق بہت پسند کیا تہا - اور جب تقریب ہوتی تہی - تو تعریف کیا کرتے تہے - جب آپنے سفر مذکور سے بازگشت

فرما کر اپنے وطن مین خواجہ احرار الاولیا کی قدم بوسی کی - تو خواجہ احرار الاولیا نے کارپردازون کو حکم دیا - کہ دو لاکہ اسی ہزار

مثقال جو مدت سفر مین خواجہ عبد الہادی نے لوگون سے بطور قرض لیکر ضروری اور شرعی مصارف مین صرف کردئے

ہین - قرض خواہون کو فوراً ادا کر دئے جاوین - کیونکہ اس فرزند نے دور و دراز ملکون مین ہماری درویشی اور

خواجگی کی ننگ و ناموس کی نگہبانی کامل طور پر کی ہے - خواجہ عبد الہادی کے دو بیٹے تہے خواجہ عبد الکافی

اور خواجہ قاسم اولین فرزند عالی ہمت - بلند فطرت - صاحب شجاعت - اور اہل کرم تہے - جنت آشیانی

ہمایون شاہ تیموری کی ملازمت مین تہے - جنگ خوشاب مین تیر کہا کر پانی مین ڈوب گئے - دوسرے

فرزند کو زیارت حرمین کی توفیق ہوئی جس قدر عمر باقی رہی تہی - اوسی جگہہ ریاضت اور عبادت مین گزار

دی - اور یمن اور روم کی زمین مین چل پہر کر ان شہرون مین جو اولیا اللہ زندہ یا آسودہ تہے - ان کے قلوب

کی اور قبور کی زیارت سے مشرف ہوئے - مولوی اسمٰعیل شروانی - خواجہ احرار الاولیا کے بزرگ خلیفہ صاحب

کرامات و مقامات - اور اہل علم و معاملات تہے - ان کی خدمت مین آپنے رسم بیعت ادا کر کے طریقہ رابطہ

Presented by www.ziaraat.com

کی تلقین سے اپنے باطن مین صفائی بہم پہونچائی لیکن اپنی نسبت اور نسل کی حقیقت مولانا کی ملازمت مین مخفی رکھی۔ مدت کے بعد اور مبالغہ کرنے سے آپ نے فرمایا۔ مین خواجہ عبدالہادی کا فرزند ہون۔ جب مولانا اسمعیل عالم ارواح کو کوچ فرما گئے۔ اور مخدوم خواجہ محی الدین عبدالحق۔ مکہ معظمہ مین تشریف لائے۔ تو خواجہ قاسم نے اپنے عم مکرم کی خدمت مین تجدید بیعت کی۔ ان کی اولاد کرام مکہ معظمہ مین تھی۔

خواجہ خاوند محمود - آپ خواجہ محمد عبداللہ کے دوسرے صاحبزادہ تھے۔ شہاب الدین آپ کا لقب ہے ظاہری علم اور معنوی بصیرت سے آراستہ اور صاحب منازل و مقامات تھے۔ آپ کا جذبہ سلوک کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ آپ کو طریقت کی تلقین سے۔ اور نیز اپنے جد بزرگوار کی دعا سے بہت کچھ فیض حاصل ہوا تھا۔ سفر حجاز کی سعادت۔ اور حج وعمرہ کی دولت سے دو دفعہ مشرف ہوئے تھے۔ اصحاب حجاز کی قبور کی زیارت سے۔ اور اُن کے قلوب کے قبول سے اپنا باطن منور کیا تھا۔ حقائق پناہی مولانا عبدالرحمن جامی اور جلال دقائق وکشاف حقائق۔ مولانا جلال دوانی کی خدمت سے درسی علوم تحصیل کئے تھے۔ علم طب کے اندر رئیس الاطبا مولانا عمادالدین محمود کے شاگرد ہین۔ اِس باب مین مسیحائی اعجاز۔ آپ کی حذاقت سے نمایان تھا۔ اہل تصوف کے اقوال کی شرح کرنے مین۔ آپ کی زبان۔ اہل زمانہ کے نفس ناطقہ کو حقیقت گوئی سکھاتی تھی۔ ہند کی فتح کے بعد۔ آپ دہلی مین تشریف لائے۔ جنت آشیانی نے لائق وفائق ارادت اور عزت کے ساتھ پیش آکر اظہار اخلاص کیا۔ آپ کے تین فرزند تھے خواجہ نورالدین۔ خواجہ جلال الدین قاسم۔ خواجہ معین الدین۔ اولین فرزند درویش سیرت۔ فقیر دوست۔ غریب پرور۔ اور شکستہ نواز تھے۔ دوسرے فرزند کو جذبہ۔ استغراق۔ خرق عادات اور سنجیدہ حالات حاصل تھے۔ اس گروہ کے باعرفان اقوال کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھتے تھے۔ جب آپ کے بیان سے گوہر فشانی ہوتی تھی۔ تو اہل زمانہ کے کان۔ حقائق اور معارف کے موتیون سے بھر جاتے تھے۔ گو آپنے عالم قدس کو رحلت ہندوستان مین فرمائی تھی۔ مگر آپ کی نعش مبارک آباے کرام کے مزار مین سمرقند کو پہونچائی گئی۔ تیسرے فرزند کو جاہ وجلال۔ مال وحال۔ اور بخشش وبخشائش یہ سب کچھ حاصل تھا۔ باپ اور بیٹے کے درمیان مین یعقوبی اور یوسفی معاملہ رہتا تھا۔ ہمیشہ سفر وحضر مین باہم شریک رہتے تھے۔ آپ کو تلقین طریقت باپ سے ہی تھی۔ میرزا شرف الدین حسین آپ کے ہی بیٹے ہین۔ ہند کے اندر خلافت پناہی اکبر شاہ ابن ہمایون شاہ تیموری کی ملازمت مین میرزا کے طالع کا ستارہ۔ شہنشاہی عنایت کے آفتاب سے شرف

presented by www.ziaraat.com

سعادت کو پہونچا تھا - اِن کے حق مین رعایت کی گئی - کہ دولت کے بڑے درجہ کو پہونچے - ان ایام مین میرزا کے پدر بزرگوار نے کاشغر سے خانۂ مبارک کے طواف کا ارادہ کر کے - عبدالرشید خان والی نواح کاشغر سے رخصت لی تہی - رخصت لیکر ہند مین تشریف لائے - خلافت دستگاہ - خلائق پناہ نوش آستانی نے پدر میرزا کی تشریف آوری کو غنیمت سمجھا - اس عرصہ مین حاسد کوتاہ نظرون کی افترا پردازی سے سلطان کے دل مین میرزا کی طرف سے غبار کدورت پیدا ہو گیا - جب میرزا کو اس کارسازی پر آگاہی ہوئی - تو پانون اُکہڑ گئے - اور راے مین استحکام نہین رہا - اپنی جاگیر کو جانے کے نام سے رخصت لی - اور یہ بہانہ کر کے دارالسلطنۃ سے علیحدگی اختیار کی - میرزا کی جاگیر کا محال گجرات کے آس پاس تہا - لہذا گجرات کی سرحد مین آپہونچے - با اینہمہ خلافت پناہ نے خواجہ کے ادب اور رعایت سے اپنے تئین باز نہین رکہا - خواجہ نے چند روز توخجالت وانفعال کے ساتھ اوقات گذاری کی - لیکن بعد ازین سفر حجاز کے لئے رخصت سے لی جب خواجہ بندر کنبایت کے نزدیک پہونچے - تو فرمان طلب حضرت رب العزۃ سے صادر ہوا - خواجہ قبول کر کے اخروی سفر کا سامان باندہ روانہ ہو گئے - لوگون نے آپ کی نعش کو انواع واقسام کے بیش بہا عطرون سے معطر کر کے ایک صندوق مین رکہا اور صندوق کو کشتی جہاز مین روانہ کیا - جہاز ندکور ہنوز تہوڑا سا راستہ بہی طے کرنے نہین پایا تہا کہ ڈوب گیا لہٗ فَوَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ یہ بالکل سچ ہے - **مصرع** بحر معنی را بود دریاے صورت خوابگاہ -

خواجہ عبدالحق - آپ کا لقب محی الدین ہے - آپ خواجہ محمد عبداللہ کے تیسرے فرزند ہین قدس اللہ اسرارہما - آپ کا ظاہر بہت سے کمالی اطوار اور پسندیدہ آثار کے ساتہ آراستہ - اور آپ کا باطن معرفت اور آتش تجلیات کے انوار سے پیراستہ تہا - آپ نے خواجہ احرار الا ولیا سے بلا توسط احدے باطنی سبق لیا تہا - اور طریقت کی تلقین پائی تہی - اور اس ذریعہ سے کمال وتکمیل کے درجہ کو پہونچے تہے - اس اجمال کی تفصیل یہ ہے ایک روز خواجہ احرار الا ولیا نے سمرقند سے باغ بایزید کی سیر کا عزم فرمایا - آپ سے کہا - تم ہمارے ہمراہ باغ مین چلو - آپ نے عرض کیا کہ مینے ہنوز سبق نہین پڑہا ہے - خواجہ نے فرمایا - آج سبق ہم تم کو پڑہا وینگے - خلاصہ کلام یہ ہے کہ اُس روز سبق کے عوض - اس مضمون کا تفویض نامہ لکہکر حوالہ کر دیا -

فرزند نور چشم - (۱) اپنی تمام ہمت اس طرح پر رکہنا - کہ تمہارے دل مین حق سبحانہ کے سوا دوسری کوئی خواہش نہ ہو - (۲) حق سبحانہ کے سوا جو چیز تمہارے دل کو اپنی طرف متوجہ کرے لا الٰہ الا اللہ کہنے سے اُس چیز کو دل سے دور کر دینا - اور ایسا کرنا - کہ تم اُس چیز کو

Presented by www.ziaraat.com

اپنا دشمن جانو (۳) ہمیشہ حق سبحانہ سے نہایت نیاز اور انکسار کے ساتھ یہ طلب کرنا - کہ وہ اپنے سوا - کسی چیز مین تم کو نہ پھنسا وے (۴) پاکی کے ساتھ طہارت کرنا - اور خلوت مین نماز پڑھنا - زمین پر سر رکھکر حق سبحانہ سے یہ دعا مانگنا - کہ وہ اپنے خاص بندون کے دل مین تمہاری محبت پیدا کرے - اور اس کے سوا کسی اور چیز مین سعادت نہ سمجھنا - کہ حق سبحانہ کے خاص بندے اپنے دل مین تمہاری جگہہ دیکر حق سبحانہ سے یہ چاہین - کہ اُس کی محبت تمہارے دل مین جگہہ کرے **قطعہ** -

نزایک بندہ بس در ہر دو عالم	کہ برناید ز جانت بے خدا دم
اگر تو پاس داری پاسِ انفاس	بسلطانی رسانندت ازین پاس

آپ بھی فتح ہند کے بعد جنت آشیانی کی ملازمت مین تشریف لائے تھے - میرزا کامران آپ کے ہی مریدین - خطوط کے اندر جو سوال و جواب جنت آشیانی سے ہوا ہے - یہ کسی قدر میر عبدالحی کی کتاب جمع مین لکھا ہوا ہے - اکثر آپ کی عمر کا حصہ ضعف - رمد - درد سر اور کمالنسی کے مرض مین گزرا ہے - باوجود اس قدر ناتوانی کے جمیع عبادات نفل کے ادا کرنے مین خواہ سفر ہو - یا حضر ہو - کمال چستی - چالاکی اور توانائی کام مین لاتے تھے حتی کہ آپ کے افعال مین - کسی مستحب کا بھی ترک نظر نہین آیا - کہتے ہین - جس وقت آپ کو واپسین غسل دیاجاتا تھا اُس وقت مولانا اسمعٰیل اردمی فرماتے تھے - کہ اس سے زیادہ بزرگ اور کونسی کرامت ہوگی - کہ جسم کی ایسی لاغری اور کمزوری پر بھی آخرین سفر کے وقت تک اپنی کسی عبادت اور ریاضت مین مسامحت نہین کی - حرمین شریفین کی زیارت کی توفیق ہوئی - اور از راہ مردمی دونون شریف مقامات کے اکابر موالی - اور فقراء کی عمدہ خدمت اور نذر و نیاز کا انتظام کیا - فرماتے تھے - جب مین مکہ کے اندر طواف کے واسطے حرم شریف مین جایا کرتا تھا جس کو آٹھون بہشت کی صورتون کا ہیولیٰ کہنا زیبا ہے - تو وہان کے خادمون کی طرف سے ناہمواریان اور بے ادبیان دیکھنے مین آیا کرتی تھین - یہ دیکھکر دل مین خلش ہوتی تھی - کہ ایسے مقدس مکانون کے اہل - ان خادمون سے زیادہ شائستہ ہونے چاہئین - اور یہ کانٹے کی سی کھٹک ہمیشہ دل کے پاؤن کو زخمی رکھتی تھی - ایک روز رات کے وقت طواف مین کسی قدر خلوت اور فرصت نصیب ہوگئی - تو یکایک کان مین ایک آواز آئی - اور کندھے پر ہاتھ کے رکھے جانے کا احساس ہوا - آواز کا مضمون یہ تھا - کہ اس جماعت کے لوگ ہماری درگاہ کے خاندان مین - اعتراض کرنے سے احتراز کرنا بہتر ہے - یہ مضمون سنتے ہی خاطر فاتر کی تشویش بالکل رفع ہوگئی - اور تمام

Presented by www.ziaraat.com

اعضاء اور حواس - تواضع اور فرمان برداری کی طرف متوجہ ہو گئے۔

غوثی - اس واقعہ سے یہ سند ہاتھ آئی - کہ خوبان روزگار کی بارگاہ مین جو خدام حاضر رہتے ہین - اُن کے ساتھ اپنے معاملات اور حقوق مین - مروت کو کام مین لانا چاہیئے - قاضی کے حکم اور مفتی کے فتوی پر نظر نہین ڈالنی چاہیئے - کیونکہ جرم معاف - اور اپنا حق ساقط کر دینا جائز ہے -

خواجہ عبدالعلیم - آپ خواجہ محمد عبداللہ کے چوتھے فرزند تھے - آپ کی صورت اور سیرت بالکل اپنی بزرگ باپ کی مانند تھی - والدین شریفین اور برادران مکرم کی خدمت گزاری مین اور ذوی الارحام کے حقوق ادا کرنے مین بہت کچھ کوشش اور اہتمام رکھتے تھے - ضرور اپنے کامون کو پس انداز کر کے دوسرون کی مہمات انجام دینے مین مصروف ہو جایا کرتے تھے - بیکسون کی حاجتین پوری کرنے مین جاتا - گرمی سفر - اور حضر کو خیال مین نہ لا کر رات دن مشغول رہتے تھے - خواجہ محی الدین عبدالحق فرمایا کرتے تھے - برادر عبدالعلیم خواجون کے خاندان مین راسخ پہاڑ اور ثابت قطب کی مثل ہین اِن کے کامون مین تردد اور تزلزل کو دخل نہین ہے - اور ان کی صلفات حمیدہ - شمار حساب سے زیادہ ہین - جب شاہ بیگ خان کی لڑائی کے سبب سے اس خانوادہ کے درویشون اور فقراکو فقر اور درماندگی کی تکالیف اُٹھانی پڑین - تو آپ کو آشناؤن کے حالات دیکھنے کی برداشت نہین ہوئی - ناچار سفر کاشغر کا ارادہ کیا - جو دو تین سال عمر کے باقی تھے - وہ وہان بسر کر کے - عالم ملکوت کی منزل کو روانہ ہوئے -

یاد خواجہ عبدالشہید

آپ خواجہ محمد عبداللہ کے بیٹے ہین - جو خواجہ کرکے مشہور تھے - اخلاق آلہی کے ساتھ آراستگی اور حقائق اشیا کی تحقیق جیسی چاہیئے - رکھتے تھے - کسبی اور لدنی علم حقیقی اور ظاہری بصیرت سلوک مین یہ دونون آپ کے رفیق تھے - جب آپ کی ولادت سے محلہ درسین ہین بلکہ تمام سمرقند مین خوشی مانی گئی - تو خواجہ احرار الاولیا نے بھی یہ خوشخبری سنی - اور اُس محلہ مین تشریف لے گئے - پدر بزرگوار نے نوزاد بچہ کو اپنے والد ماجد (خواجہ احرار الاولیا) کی خدمت مین پیش کیا - دین اور دُنیا کی دولت خواجہ احرار الاولیا کی آستین مین تھی اُنھون نے اُس بلند ولایت کے پودہ کو اپنے دونون ہاتھون سے از روئے محبت اُٹھا لیا - اور اُس گوہر عرفان کے کان مین اذان کہی - اور منہ مین شہد چٹایا اور نام رکھا - جب دوسری بار خواجہ کی نظر اُس عالی فطرت لڑکے کے چہرہ پر پڑی - تو فرمایا - اِس فرزند کے گوشہ چشم مین عرفان کا فیض اور حضور آلہی کا نور عیان ہے

لوگون کا بیان ہے - کہ حضرت خواجہ عبد الشہید کے کمالات جب ترقی پر تے - تو یہ فرمایا کرتے تے - کہ جس حضور اور شہود کی خوشخبری جد بزرگوار نے دی تہی - اُس کا کچہہ اثر ابہی تک تو فقیر کے ادراک مین آیا نہین ہے - لیکن چونکہ خواجہ احرار الاولیا کی بشارت ہے - اسواسطے واپسین سفر تک بہی اُس کی امیدواری ضرور باقی رہے گی - لراسمہ

ہر آرزو کہ دلم داشت خیمہ بیرون زد	جز آرزوے وصالت کہ پاے او لنگ ست	

بیشک یہی امیدواری تو ہے - جس سے بہت کچہہ کشایش اور کامگاری ہوتی ہے - کہتے ہین - آپ کے اوقات چار قسمون پر تقسیم تے (ایک حصہ) قرآن مجید کی تلاوت اور احادیث نبوی **علیہ السلام** کے ذکر مین گزرتا تہا (دوسرا حصہ) کتب فنون کے مطالعہ مین (تیسرا حصہ) فوائد اور رسالون کی کتابت مین (اور چوتہا حصہ) شب کی نماز اور شغل باطنی مین - اور باقی وقت اگر کچہہ رہ جاتا تہا - تو وہ مراقبہ مین گزرتا تہا - خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہجری سنہ نو سو چہیاسٹہہ مین تقدیری کرشمہ - اور ہندوالے ارباب سعادت کا جذبہ - آپ کو ہندوستان کی طرف کہینچ لایا - اُن ایام مین فرمان روا ے زمانہ اکبر شاہ دار السلطنت آگرہ مین سلطنت اور کامرانی کا حظ اٹہا رہا تہا - بہت کچہہ عجز و نیاز اور کمال تعظیم و تکریم کا اظہار آپ کے استقبال مین کیا - اور اس طریقہ سے سلوک کے ساتہہ پیش آیا - کہ با اعتقاد مرید بہی اپنے روشن ضمیر پیر کے ساتہہ اس طرح پیش نہین آسکتا ہے - آپنے کم و بیش پندرہ سال تک اپنی ہمت سے اس ملک کے لوگون کو رہنمائی کا فیض بخشا - کہتے ہین - ایک رات آپ کے جد بزرگوار نے معاملہ کی حالت مین ایک جزدان آپ کے سپرد کیا - جو رقعون سے بہرا ہوا تہا - تعبیر اس واقعہ کی اس طرح پر ظاہر ہوئی - کہ اخیر مین صاحب قیاس اور خدا شناس لوگون نے جو تعداد مین دس ہزار سے زیادہ تے - بیعت کے ذریعہ سے آپ کی کلاہ قبول اپنے سرون پر رکہی - اور توبہ و دعا کی توفیق پاکر سلوک مین داخل ہوئے - معلوم ہوا - کہ وہ پرچہاے کاغذ اس جماعت کے نامہاے طریق تے - قصہ کوتاہ چونکہ پیری عالم روحانی کی بازگشت کا مقدمہ ہے - لہذا پیری نے آکر آباے کرام کا اُخروی وطن یاد دلایا ہجری سنہ نو سو بیاسی مین واپسی کا عزم - اور سفر کی تیاری کرکے ہند سے روانہ سمرقند ہوئے - منزلون پر قیام کرنے - اور سامان و اسباب کہولنے مین دیر پر دیر پیدا ہوتی تہی - اور سواری اور سفر کا اہتمام فرمانے مین - آپ رفتار اور گفتار سے نہایت عجلت ظاہر فرماتے تے - خاصکر جب قافلہ دریاے آمو کے کنارہ پہونچا - تو آپ خلاف عادت سب لوگون سے پہلے اُتر گئے - جس سے پایا گیا کہ کوئی اندرونی

سرعت باعث اس کا ہے - جو خادم اور ہمراہی محرم خاص تھے - انہون نے بیتابانہ کئی دفعہ اس صورت کا باعث دریافت کیا - اور اصلی حقیقت معلوم کرنے کے واسطے آپ کا جواب چاہا - لیکن آپنے سواے اس کے کوئی جواب نہین دیا - کہ مجکو ان ایام مین ہر لحظہ شوق کے سبب سے ایسی حالت پیش آتی ہے - جس کا مخاطب کو سمجھانا ناطقہ اور زبان کے امکان مین نہین ہے - اور منجملہ اُس کے جو کچھ بیان کیا جا سکتا ہے - یہ بھی سنکر سننے والون کو حیرت ہوگی - لراقمہ

چہ شد گر آرزو ہا را زبان گفتن نمی داند	زبانِ حال وارو نالۂ من فہم مے باید

اور نیز فرمایا - کہ واپسین سفر کا آغاز اس ظاہری سفر کے انجام کے ساتھ مجکو ملا ہوا معلوم ہوتا ہے - اور غالب گمان یہ ہے کہ ان دونون سفرون کے درمیان مین مدت اقامت سے تخلل پیدا نہین ہوگا - اور با اینہمہ چند روز سے میرے کان مین طلب کا مضمون میرے بزرگون کی طرف سے پہونچ رہا ہے - بلکہ ابھی انہین ایام مین حضرت قطب الواصلین خواجہ بزرگ نے ایک شب عالم مثال مین صریح طور پر فرمایا ہے - صاحب زادہ - اب آیندہ سستی اور درنگ نہ کرو - اور اپنے تیئن نہایت تیزی کے ساتھ ہمارے مقام مین پہونچاؤ - اس سبب سے مین چاہتا ہون - کہ جہان تک ہو سکے - اپنے تیئن بہت ہی جلد اپنے آباے کرام کے بافیض فرار کے قدمون مین پہونچا دون - اور ان اصحاب کی ہمسائگی مین اُخروی آسائش گاہ اختیار کرون کہتے ہین جب سمرقند کی سرحد مین پہونچے - تو فرمایا - اسی جگہہ اپنے سر کے بال دور کر دینے چاہیئن شاید سمرقند مین سر منڈوانے کی بلکہ سر کھجانے کی بھی فرصت نہ ملے - القصہ اپنے وطن مین پہونچنے کے بعد ایک مہینے سے کچھہ کم زندہ رہے - اور یہ وقت کوچ کے انتظام مین گزرا - میر عبد الحی اپنی کتاب جمع مین لکھتے ہین - جمعہ کا دن تاریخ ساتوین رمضان کی تھی جامع مسجد سے لوٹ کر لوگ حضرت خواجہ کی خدمت مین آئے - تمام فرزند - خویش - متعلقین اور اندرونی و بیرونی خدام باری باری سے رخصت ہو کر آپ کی خوشنودی طلب کرتے تھے - یہان تک کہ شام کا وقت آیا - آپنے تیمم فرما کر مغرب کی نماز اشارون سے ادا کی - اور مجکو اپنے نزدیک بلا کر اپنا دست مبارک کمال مہربانی کے ساتھ میرے سر منہ - اور کندھے پر پھیرا - اسی اثنا مین طبیعت شریف پر ضعف غالب ہوا - خواجہ ہاشم سرہانے کی طرف تشریف رکھتے تھے - حافظون کو فرمایا - یٰسین ختم کیجیے - آپ نے آنکھین کھول کر فرمایا - جب وقت آجاوے گا - تو اُس کی طرف اشارہ کر دیا جاوے گا - اس پر ایک لحظہ نہین گزرا تھا - کہ فرمایا - وقت ہو گیا ہے - خواجہ ہاشم سمجھے - کہ نماز عشا کا وقت دریافت فرماتے ہین - جواب دیا - کہ ہنوز شام ہے

Presented by www.ziaraat.com

پہر فرمایا نہین - وقت ہو گیا - اُس وقت ذہن مین آیا - کہ آپ کیا فرماتے ہین - حافظون نے تلاوت لیٰسین شروع کی - اور حاضرین الله الله کے ذکر مین مشغول ہوئے - تہوڑی دیر اس حالت پر گزری تہی - کہ احساس حرکت موقوف ہوا - مینے خواجہ ہاشم سے عرض کیا کہ شاید حضرت نے جہان فانی کو رخصت فرمایا - جب ہمنے تحقیق کیا - تو ایسا ہی تہا - یعنی سنیچر کی رات تاریخ آٹھوین رمضان المبارک ہجری سنہ نوسو تراسی مین آپنے اپنا ظاہری نقش - زمانہ کے نمائشی صفحہ سے مٹا کر - علم الٰہی کے صورت خانہ مین باطنی نقش جا جمایا - کما کان قبل ذٰلک کہتے ہین - جمعہ کے روز صبح کے وقت آپنے خواجہ ہاشم کو فرمایا - قلمدان منگا کر میری چند باتین لکہ لو - جو وصیت کے طور پر ہین -

(اول یہ) کہ جو میرا جانشین میری پیروی کرنا چاہے - اُس کو چاہیے - کہ میرے طریقہ کو اپنا پیشوا بنا دے - اور لوگون کو چاہیے - کہ وہ بہی اُس کے ساتہ اُسی طرح آداب اور خدمت سے پیش آوین - کہ جس طرح بالخصوص میرے ساتہ پیش آتے ہین - (دوسرے یہ) کہ تجہیز و تکفین مین تکلف نہ کیا جاوے - اُس پوست کو جو حرم شریف مین بچہایا جا چکا ہے - تہ مین بچہا دین - اور اگر کسی جگہ سے کہلا رہ جاوے - تو اُس کو کسی ہم رنگ کپڑے سے ڈہک دیوین - اور میزان کے دالان مین مجہکو دفن کرین - تا کہ روضہ احرار الاولیا کے زائرین کا پہلا قدم فقیر کی خاک پر پڑے میری یاد اُن کے دل مین آوے - اور میری روح پر فاتحہ پڑہکر آگے بڑہین - (تیسرے یہ) کہ دل کتابخانہ کے وقف کرنے مین لگا ہوا ہے - مناسب ہے - کہ بلا تامل کتابخانہ وقف کر دین (چوتہے یہ) کہ حفاظ کو تین دفعہ ختم قرآن کرنا چاہیے (پانچوین یہ) کہ فرزندون - دوستون - اور آشناؤن کو چاہیے - کہ صبر اور رضا کو پیشوا بنا کر قطعاً نوحہ اور نالہ نہ کرین - جو ماتم داری کی بنیاد ہے کیونکہ اس سفر مین بہت سے مطالب اور مرادین میری رفیق ہین "

جس وقت آپنے یہ فرمایا - کہ دالان میزان کے پائین مین درویش کی جگہہ ہے - تو فرزندون اور دوستون نے عرض کیا - کہ خواجہ احرار الاولیا کے دالان مین ایک قبر کی جگہہ اور خالی ہے - جس بزرگ کی اس جگہہ قبر بن سکتی ہے - حضور کی بابرکات ذات کے سوا ایسا اور کوئی نہین ہے - چونکہ التماس کا قبول کرنا - مروت کا جزو ہے لہٰذا آپنے قبول کر کے فرمایا - کہ دالان کے اوپر کے حصہ مین قبر اس طریق سے رکہنا - کہ اس خاکسار کا سر بڑے بہائی خواجہ عبدالحق کے قدمون کی برابر مین آجاوے - چنانچہ اس طرز کے ساتہ آپ کی قبر کا صندوق تیار کیا گیا - اس

Presented by www.ziaraat.com

درمیان مین بڑے بھائی کی لحد کی دیوار مین سے ایک اینٹ جدا ہو گئی - حاضرین نے ما ہوالمطلوب کا تماشا کر کے اینٹ کو پھر اپنی جگہہ پر استوار کر دیا -

جناب خواجہ عبد الشہید کے دو فرزند تھے - ایک تو خرد سالی مین ہی رضوانی بارگاہ کو رخصت ہوئے دوسرے فرزند سعید خواجہ عبدالرشید تھے - جنھون نے پدر بزرگوار کی رحلت کے بعد خاندان کا چراغ جلایا تھا - خواجہ عبدالرحمن عرف بادشاہ خواجہ - خواجہ عبدالرشید کے ہی فرزند رشید ہین - بہت کچھہ آرام واطمینان کی علامتین، اور درویشانہ اخلاق آپ کی عادات مین نمایان ہین - امید ہے - کہ اپنے آباواجداد کے درجات پر پہونچکر دونون جہان کی سرفرازی حاصل کرینگے -

یاد شیخ محمد بن شیخ عبد الملک قاری خالدی

کہتے ہین - کتب متداولہ آپ نے عبوراً اپنے بزرگوار باپ کے درس مین کیا تھا - اور علم قرأۃ مین اُستاد زمانہ تھے - آپ فرماتے تھے مین اپنے پدر بزرگوار کے خرقہ خلافت پر دل شاد ہو کر نہین رہا - اور ہمیشہ غوث العرفا جیلانی قدس سرہ کے باطن سے پرورش کی تلاش رکھی - خانوادہ قادریہ کے ساتھہ بہت کچھہ دلبستگی پیدا ہو گئی تھی - اپنے پیر باطن کا نام مینے کبھی بے وضو نہین لیا - جب غوث العرفا کی روح مبارک کی طرف مین نصف توجہ بھی کرتا تھا - تو تمام دشواریان آسان ہو جایا کرتی تھین - ہمیشہ پاس انفاس مین دل پھنسا ہوا رہتا تھا - اپنی تمام عمر مین کسی قسم کی کشود کار - اہل دنیا سے نہین چاہی - مولانا محمد بیان کرتے ہین - جو کوتوال کی مسجد مین گوشہ نشین تھے - مینے ایک روز نماز کے اندر آپ کو شاہباز کی طرح اڑتا ہوا - اور سلام کے بعد بدستور صف مین بیٹھا ہوا پایا - باوجودیکہ تو - نو روز کا علی الاتصال روزہ ہوتا تھا - مگر عبادت گزاری کی طاقت مین کمی نہین آتی تھی - اور تیر اندازی کے بغیر ایک روز بھی نہین گزرتا تھا - چادر اور تہمد کے سوا دوخت کئے ہوئے لباس کی طرف کبھی ہوس نہین ہوتی تھی - کھانا کھانے مین آپ کا ہاتھہ اپنے سامنے سے آگے نہین بڑہتا تھا - گو دستر خوان پر طرح طرح کے کھانے برابر والون کے سامنے ہوتے تھے - اگر گھر والون مین سے کوئی پوچھتا تھا آپنے آج کیا کھایا - تو جواب پاتا تھا جو کچھہ تم لوگون نے دیدیا - ایک روز آپ کی ہمخوابہ نے کہا - وظیفہ بادشاہ سے آپ لیتے نہین ہین - اور جو کچھہ فتوح کے طور پر آتا ہے - وہ تقسیم ہو جاتا ہے - پھر ضرورت کے وقت سوائے تکلیفات کے اور کیا پیش آویگا - آپ نے تبسم کر کے فرمایا - اس وقت مین کیا ضرورت ہے - جواب مین کسی قدر روپیہ کی ضرورت ظاہر کی گئی - ہنوز بات ختم نہین ہونے پائی تھی کہ دستک کی آواز

presented by www.ziaraat.com

کان مین آئی ایک خرد سال لڑکا دروازہ پر گیا - ایک شخص کھڑا ہوا تھا جس مقدار کی ضرورت ظاہر کی تھی - وہی مقدار لڑکے کے ہاتھ مین دیکر خود جلدی سے چلا گیا - جب مطلوبہ شے بی بی کے سامنے آئی تو آپنے فرمایا - تونگری سے درویشی زیادہ نشاط افزا ہے - خدا کی آمرزش کی طرف بازگشت کرنی چاہیئے - جب واپسین سفر کا وقت نزدیک ہوا - تو کہا کہ محمد کو ایک جگہہ مقرر کردیا تھا - لیکن اب کہان جاؤن گا - یہ اطلاع نہین ہے - آٹھہ روز بعد - کہ چودھوین ماہ رجب کی اور ہجری سنہ نوسو چوراسی تھا - رحلت فرمائی - خوابگاہ آگرہ -

یاد شیخ محمد ابن ابی اللطف

آپ - شافعی المذہب - قدس خلیل کے شیخ الاسلام - اور جامع علوم عقلی ونقلی ہین - انوار شافعی پر ایک مبسوط شرح لکھی ہے شیخ قطب الدین بنواری کہتے ہین - مین نے ایک روز شیخ کے نزدیک دردول کی شکایت کی - کہ مین نے ہرچند دعا کی - وظیفہ پڑہا - طومار اور تعویذ لکھے اِس امید پر - کہ صاحب ختم نبوت علیہ السلام کو ایک بار خواب مین دیکھون - مگر نصیب نہین ہوا - جواب ملا کہ یہ سعادت اُس جانب کی عنایت سے وابستہ ہے - نہ اِس جانب کی افسون پردازی سے - **بیت**

چو سر نوشت نباشد وصال دوست چہ سود	اگر دل ہزار دعا خواند وصد نوشتہ بسوخت

پہر مین نے دریافت کیا - کہ یا شیخ کیا آپ اس دولت سے مشرف ہوئے ہین - فرمایا - کئی دفعہ - اور بیان کیا - ایک رات خواب مین مجکو خبر ملی - کہ نورانی شکل پیغمبر علیہ السلام نے مسجد اقصی کو اپنے قدمون سے منور فرمایا ہے - مین دوڑکر حاضر ہوا - تو بیٹھے ہوئے دیکھا - صلوۃ وسلام کا مجکو جواب ملا - فرمایا[۱] یا شیخ محمد طبت قلت الان برویتك جب مین نے حضور کے ہاتھہ کا بوسہ لیا تو حضور نے دعا کی[۲] بارك الله فی علمك واولادك اور دوسری دفعہ جو مینے دیکھا - تو حضور نے شناسا جان کر فرمایا[۳] یا شیخ محمد حَمِّلْنِیْ الی هناك فحملته علیه السلام الی تلك الموضع فقمت بین یدیه فقال سَل ماشئت فتاملت لحظة وقلت

---

[۱] شیخ محمد تم خوش ہو ؟ مینے عرض کیا - ہان اب جو حضور کا دیدار دیکھ لیا - ۱۲ [۲] اللہ تعالی تمہارے علم اور اولاد مین برکت دیوے ۱۲

[۳] اے شیخ محمد ہم کو اُس مقام پر اُٹھا لے چلو - چنانچہ مین آنحضرت صلعم کو اُس مقام پر اُٹھا لیگیا - اور اُن کے سامنے بادب کھڑا ہوا حضور نے ارشاد فرمایا - تم جو چاہو - دریافت کرو - مینے ایک لحظہ تامل کیا - اور کہا یا رسول اللہ - قیامت کب آئیگی - حضور نے فرمایا میرے نزدیک آؤ - چنانچہ مین حضور کے قریب گیا - آنحضرت علیہ السلام نے اپنا دہن مبارک میرے کان کے قریب کیا - اور کہا جو کچھہ کہا ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

یا رسول اللہ متی تقوم الساعۃ فقال تعالیٰ فقربتہ؛ فوضع فمہ علیہ السلام الی اذنی فقال ما قال آپ کی زاد بوم اور خوابگاہ قدس خلیل ہین۔

مصرع خدایش بانبی مشتاق دارد

یاد شیخ ابو النصر طبلاوی مصری

آپ شافعی المذہب۔ اور اپنے وقت کے دانشمند تھے۔ آپ کی ذات سے علما کو جمال حاصل تھا۔ ازلی علم کی جھلک آپ مین پائی جاتی تھی۔ مہذب الاخلاق۔ خندہ رو۔ کشادہ پیشانی تھے۔ اور نیز دیگر بہت سے آثار بزرگی آپ مین موجود تھے شیخ قطب الدین نہرواری کہتے ہین۔ تاریخ ستائیسوین رجب شب معراج کو۔ مصر کی جامع الازہر مین شمالی حصہ کے اندر جہان آپ کی درگاہ ہے۔ آیۃ معراج کا بیان۔ نماز عشا کے بعد سے صبح تک طرح طرح کے معانی۔ اور عمدہ عمدہ تفسیر کے ساتھ کیا۔ اور ہر ایک سننے والے کو اُس کی سمجھ کے موافق تعلیم دی۔ اور بیان مذکور تمام کرنے کا وعدہ دوسرے وقت پر موقوف رکھا۔ عجب علمی تبحر تھا۔ آپ کی خوابگاہ مصر مین ہے۔

مصرع بمعراج معانی جاے اوباد

یاد شیخ علی قدسی

آپ حنفی المذہب تھے۔ مقدس سے مصر مین جا کر وطن کر لیا تھا۔ آپ کا درس کتب متداولہ کا بہت رونق پر تھا۔ علم سیمیا کا قانون بھی جانتے تھے شیخ محمد ابن ابی اللطف مقدسی نے شیخ قطب الدین نہرواری سے روایت کی۔ میرے بھائی ابالبرکات آپ کے درس مین جایا کرتے تھے۔ اُس درمیان مین آپ کی کسی قدر سیمیائی نمایش دیکھی تھی۔ شیخ قطب الدین نے اس قسم کی ایک بات لکھکر شیخ علی کے سامنے پیش کی آپ نے قسم کھائی۔ اور کہا جس روز سیمیا کی مذمت بیں امام ابو یوسف رح کی ایک روایت میری نظر سے گزری۔ اُسی روز اوراق نیرنجات آگ مین جلا دیے۔ اور اُس کی یاد بالکل بھول گیا۔ ورنہ آج اُس کے بتلانے سے کوئی امر مانع نہین ہے۔

اس علم کے جاننے والون کو واضح ہو۔ علم سیمیا دو طرح پر ہوتا ہے۔ (ایک مجازی ہے) یعنی ایک ممکن کی صورت۔ دوسرے ممکن کی شکل مین نمایان کی جاوے۔ اور یہ بات عزیمتون اور افسونون کے ذریعہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔ (دوسرے حقیقی) یعنی ممکنات کی صورت مین ایزدی صفات کا جلوہ دکھایا جاوے۔ اور یہ بات اشغال۔ اذکار۔ اور تصورات کے ذریعہ سے جو علم طریقت کے مبادی ہین۔ ہاتھ آتی ہے۔ القصہ عالم جو

جوہر واحد مین چند فراہم آمدہ اعراض سے عبارت ہے ایک سیمیائی صورت ہے اُس شخص کی نظر مین جو اہل بصیرت ہے۔ مصرع نیش اہل دل نصیبش باد۔

یاد شیخ معروف و شیخ عثمان

یہ دونون اصحاب ذوق و وجدان کے خزانہ اور علوم و عرفان کے جواہر کی کان تھے۔ نیز دونون مسیح القلوب کی مان کے چچا اور شیخ طاہر یوسف کے چچا زاد بھائی ہین۔ اِن کی زاد و بوم موضع باتر ہے۔ لیکن کرشمہ تقدیر ان کو وطن سے نکال لایا۔ اور ایک مقام صیت پور ملتان اور بھکر کی سرحد پر واقع ہے۔ اُس سرزمین کے درویشون کی رہنمائی کے واسطے وہان پر ان دونون کو لے گیا۔ اُس مقام کے باشندون نے ان دونون بزرگ اشخاص کی تشریف آوری کو گنج باد آوردہ سمجھکر بہت غنیمت جانا۔ اور نیک اعتقادی کے ساتھ پیش آئے یہ دونون بزرگ سب چھوٹون بڑون کے پشت پناہ اور مرشد ہوگئے۔ قاضی قاضن سندھی کے مصاحبون مین سے تھے شیخ طاہر یوسف فرمایا کرتے تھے مین ان دونون صاحبون سے سندہ مین وحدت وجود کی باتین سنا کرتا تھا۔ اور مرصاد العباد پڑہا کرتا تھا اور نہین سمجھتا تھا۔ جب تک غوث الاولیا کی ملازمت مین بمقام گجرات نہ پہونچ گیا۔ دونون بزرگون کی خوابگاہ صیت پور مین ہے۔ جہان نیازمند اور صاحب ارادت لوگون کی بازگشت ہے۔

مصرع سواد باغ رضوان خاک شان باد۔

یاد شیخ محمد فقیہ تصغیہ

فقیہ۔ تھرکہ مین ایک قصبہ ہے۔ جو دار الملک یمن مین داخل ہے۔ صلاحیت۔ صدق۔ صفا۔ بذل اور ضیافت یہ جملہ صفات حمیدہ آپ کامل درجہ رکھتے تھے۔ باوجودیکہ تنگی یمن والون سے کبھی جدا نہین ہوتی ہے مگر آپ۔ ہر روز دوپہر کو اور شام کو طرح طرح کے کھانے کھلواتے تھے۔ اور ایک معلم کو کچھ حق دیتے تھے۔ تاکہ وہ لوگون کے لڑکون کو قرآن اور نماز یاد کراوے۔ دیکھنے والون کو یہ حال دیکھکر حیرت ہوا کرتی تھی۔ ایک بزرگ نے دریافت کیا۔ ایسی دستگاہ اس بُرانے گانون مین کس طرح حاصل ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ ایک ہندی النسل آدمی یہان آپہونچا۔ اور مجکو علم تکسیر سکھایا۔ اُس بزرگ نے پھر پوچھا۔ کونسا اسم۔ کس شکل مین۔ اور کس طرح ثبت کرتے ہو۔ بیت

صیاد سیکے مرا بیاموز	دولت بکدام دام گیرند

آپنے فرمایا۔ بیت

لیس تکسیری مثل ما عرفتہ	بل ھو کسر الاشکال ومحو الاشیاء

لے میرا تکسیر ویسا نہین ہے۔ جیسا تم سمجھے ہو۔ بلکہ میرا تکسیر۔ کسر اشکال اور محو اشیا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

مصرع محو با ما نام او در نام حق :

یاد شیخ زائراللہ

آپ شیخ عمر منڈو (مانڈو) والہ کے بیٹے ہین۔ آپکے دادا کے یہان قالین بننے کی کارگاہ تہی۔ سلاطین خلجی کا زمانہ تہا۔ کہ منڈو مین آ لے تہے۔ القصہ شیخ عمر نے بزرگون کا پیشہ ترک کرکے درویشی لباس اختیار کرلیا۔ بہت کچھہ کمالات حاصل کرکے۔ عالم دنیا سے رحلت فرمائی۔ شیخ عمر کے فرزند (آپ) نے بہی باپ کے مراسم باپ سے زیادہ ادا کئے۔ پرہیز۔ توکل۔ خوشنودی۔ کوشش۔ سپاس۔ استغنا۔ یہ صفات آپکے خمیر مین داخل تہین۔ اسی رفتار سے اپنی عمر اسی سال تک پہونچائی۔ ماہ رمضان ہجری سنہ نوسو پچاسی مین رمضان رات کو راقم کی مسجد مین قرآن سننے۔ اور تراویح پڑہنے کے واسطے آیا کرتے تہے۔ چونکہ آپ کا گہر دور فاصلہ پر تہا۔ اسواسطے رات اسی جگہہ بسر کیا کرتے تہے۔ اور فرمایا کرتے تہے۔ کہ یہ ہماری آخرین تراویح ہین۔ اگلے سال ماہ رمضان سے پہلے عید وصال نصیب ہوگئی۔ خوابگاہ منڈو (مانڈو)۔

یاد میان سیانجی بن داؤد

آپ راقم گلزار کے ماموں ہین۔ آپ کی زاد بوم منڈو ہے۔ آپ کے پدر بزرگوار۔ سلطان ناصرالدین خلجی کے زمانہ مین نہروالہ سے منڈو مین آئے تہے۔ جب آپ کی عمر بارہ سال کی ہوئی۔ تو باپ عالم دنیا سے کوچ کرگئے۔ خلاصہ کلام یہ۔ کہ آپ بہت سے مشائخ کے مقبول ہوئے۔ خاص کر کلاہ ارادت سید جلال ابن سید احمد جعفر سے حاصل تہی۔ جو سید احمد کبیر رفاعی کی نسل سے ہین۔ آپ کی قبر احمد آباد مین ہے۔ اور خلعت خلافت شیخ نصیرالدین ذاکر سے ملا تہا۔ جن کی خوابگاہ برودرہ (بڑودہ) مین ہے۔ ہمیشہ تجارت کے ذریعہ سے قوت حاصل کیا کرتے تہے اور ہمسایہ درویشون کو تقسیم کرکے۔ اُس کو مقبولیت کے درجہ پر پہونچاتے تہے۔ اسی سال کی عمر ہوئی منجملہ اس کے تیس سال سے زیادہ آپ کی نیم شبی نماز اور سحری نالہ مین فروگذاشت نہین ہوئی ہجری سنہ نوسو پچاسی مین خاکی کالبد کا بے اعتبار سرمایہ۔ منزل گور کے سپرد کرکے۔ امر ربانی کی لطیف جنس۔ دارالملک علیین مین پہونچائی۔ آپ کے دو فرزند ہین۔ بڑے تاج محمد۔ اُنہون نے تو عروس عدم کے مہر معجل مین اپنے تئین دیدیا تہا۔ اور سپاہگری اختیار کرلی تہی بہت کچھہ ثروت حاصل ہوئی چہوٹے شیخ حسین۔ صاحب حال وقال اہل رضا و تسلیم ہین۔ تصوف اور وحدت کی شان آپ کی ذات سے عیان ہے۔ نیاز و شکستگی۔ اور بردباری و فروتنی یہ اوصاف سرتاپا آپ مین بہرے ہوئے ہین۔ باپ کی

Presented by www.ziaraat.com

طرح رہتے ہین - اور سکان کو ظاہری و باطنی چراغ سے روشن رکھتے ہین - خدا کرے - عمر مین ترقی ہو -

یاد شیخ برہان

آپکی زاد بوم احمد آباد گجرات ہے - ہجری سنہ نوسو بیاسی مین اپنے وطن سے شیخ صدر الدین محمد ذاکر کی ملازمت مین بمقام گوالیار گئے تھے - اور واپسی کے وقت شیخ ذاکر کے ہمراہ منڈو مین آئے - تصوف کا طریقہ اور ذکر و شغل کی سند شیخ ذاکر کی تلقین سے حاصل کی تھی - عقلی اور نقلی علوم مین قوت استعداد روان تھی - راقم کی دوستی کے سبب سے کہ نحو مین آپ کا شاگرد ہے - مرشد کی اجازت سے اور شیخ محمود جلال کی مصاحبت کے خیال سے منڈو مین اقامت اختیار کر لی تھی - جب مالک ملک اکبر شاہ - سیر و شکار کے طریقہ پر رعایا اور سپاہ کے حالات کو مخفی تلاش کرتا ہوا ہجری سنہ نوسو بچاسی مین بطرف مالوہ آیا - تو قطب الاقطاب غوث الاولیا کے فرزند مخدوم زادہ گرامی دانائے رموز آفرینش شیخ ضیاء اللہ بھی شاہی لشکر مین تھے - شیخ محمود جلال - شیخ برہان حافظ صالح - اور فقیر غوثی حسن یہ چار اشخاص مخدوم زادہ کی ملازمت کا ارادہ کر کے منڈو سے دیبالپور کو روانہ ہوئے جہان شاہی خیمے نصب کئے گئے تھے - القصہ جب لشکر بیدار السلطنۃ آگرہ کو لوٹا - تو شیخ برہان اور حافظ صالح - مخدوم زادہ کے ہم رکاب چلے گئے - راستہ اجمیر پر جا نکلا - وہان پر شیخ برہان نے جہان صورت کو رخصت کیا رحمہ اللہ آپ کی خوابگاہ اسی مقام بزرگ مین ہے -

مصرع باد ہم آغوش با برہان وحدت جان او

یاد شیخ الوجیو

آپ مخفر کے بیٹے ہین - قدس سرہما زاد بوم گجرات اور خوابگاہ آسیر جو برہانپور کا قلعہ ہے صاحب توکل اور صاحب ہمت تھے - پسندیدہ اخلاق کے ساتھ آپکی زندگی گزرتی تھی - جو اصحاب گونا گون موجودات مین وحدت وجود کے ماننے والے اور بے شمار مظاہر مین واحد مطلق کے دیکھنے والے ہین - اُن احباب مین آپ بھی داخل تھے - شیخ فضل اللہ گجراتی کے مرید ہین - اور شیخ نعمان آسیری کے ساتھ خویشی کا بھی پیوند تھا - کلام کی بندش مین صوفیون کی طرز پر چلتے تھے - اور غزل قدما کی روش پر کہتے تھے - جیسے پیر ہری شیخ مغربی - اور شاہ انوار ہین - آپ کی نظم اکثر دردمندون کے حق مین حکم علاج رکھتی تھی -

مصرع زیور گوش دل او حلقۂ السلام باد

Presented by www.ziaraat.com

یاد شیخ ناہر بیابانی

آپ کی زاد بوم دھار ہے - جو منڈو (مانڈو) سے سات کوس کے فاصلہ پر ہے - آپ کے بزرگ سہروردی
کے ہین - اس قصبہ مین آکر گوشہ گزین ہو گئے تھے - آپ کی چند کرسیان اُسی جگہہ ہوئین - کہتے ہین -
خردسالی مین آپ کو آلہی جذبہ ہو گیا تھا - لیکن بعینہٖ فرائض اور نوافل کے آپ کے اوقات محفوظ تھے - بالآخر
سترہ سال کی عمر مین آپ وطن سے پیر طریقت کی جستجو مین اجمیر کی طرف روانہ ہوئے - اور وہان جاکر خواجہ
حسین کی خدمت مین مرید ہو گئے - جن کو لوگ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی نسل سے سمجھتے ہین قدس سرہما
پیسمر کی خدمت مین ایک چلہ کھینچا - اور دشور (مندسور) مین رہنے کی اجازت حاصل کی -
قصہ کوتاہ دشور کے کنارہ ایک بہت بڑا درخت ہے - اُس کا تنہ اندر سے خالی کر کے مکان بنالیا - درخت
کا خشک نہ ہونا - آپ کی کرامت ہے -

القصہ گیارہ چلے اُسی حجرہ مین پہلوئے نشین دشمن (نفس) کے ساتھ لڑائی کرنے مین کھینچ کر فتح حاصل
کی متواتر سترہ سال ریاضت مند درویشون کی طرح وہان گزارے - چونتیس سال کی عمر مین ہجری سنہ نوسو پچاسی
تھا - کہ جہان فانی سے بوریا بدہنا باندھ گئے - اور اُسی درخت کے تحت مین خوابگاہ اختیار کی - ہجری سنہ ایکہزار چودہ
کے ختم پر شیخ ابوالخیر مبارک **بارک اللہ فی علمہٖ وعملہٖ** مالک اقلیم خداوندنعمان نورالدین جہانگیر شاہ
ابن اکبر شاہ کے حکم سے سلطان بخشان میرزا شاہرخ کے پاس مالوہ مین آئے تھے - تاکہ میرزا شاہرخ کو
حسب الارشاد چیتور کے قلعہ کی طرف رانا پر سزاول بناکر لیجاوین - جب لشکر تیار ہو کر دشور مین پہونچا - تو ایک روز
شیخ نے بیابانی کی قبر پر بھی جاکر زیارت کی تھی - اور درخت کے مکان مین بھی گھسے تھے - شیخ کے فرمانے
سے اُس مکان کو اندر سے اور باہر سے پیمائش کیا - تو باہر سے تنہ کا دور شرعی چونتیس گز - اور اندر سے اس
مقدار کا نصف ہوا - بیس آدمی اس کے اندر بآسونگی بیٹھ سکتے تھے -

یاد شیخ فتح اللہ راج گڈہی

آپ یگانہ وقت شیخ نظام امیٹھی کے مرید ہین - جب سماع مین آپ گرم ہو جاتے تھے تو
حیرت اس قدر غالب ہوتی تھی - کہ زمین پر گر پڑتے تھے - یہان تک کہ ہاتھ پاؤن مارنے کی بھی طاقت
نہین رہتی تھی - ایک بار راج گڈھ سے سیر کے واسطے فتح پور کو آئے تھے - جو آگرہ سے بارہ کوس فاصلہ پر ہے
اور انہین ایام مین قاضی ابراہیم بھی بنواری سے وہان جا پہونچے - اور آپ کے دیدار کے واسطے بھی

Presented by www.ziaraat.com

گئے مگر اندر گھسنے سے پہلے ہی گانے والوں کو شیخ نے گانے سے روک دیا خود زرنگار جامہ پہنا جس پر بہت سا عطر چھڑکا تھا - اور کہا - اے جمال شریعت اپنی خواہشیں چھوڑ دینا - اور بیخودانہ مشیت آلہی میں رہنا یہ بندگی ہے کبھی خسروانہ لباس سے آراستہ کر کے عزت کے صدر مقام پر بیٹھتا ہے - اور کبھی پرانے بالوں کی میلی کچیلی - بے آستین و گریبان کی کفنی - گردن میں ڈال کر خاک ذلت پر لوٹتا ہے - ہم تماشائی ہونے اور حیرت کرنے کے سوا کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں - اس کے بعد آیہ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ[1] پڑھی - اور آنکھوں سے آنسو نکالے - اسی دفعہ آپ شیخ عبد النبی صدر کی ملاقات کے واسطے بھی گئے تھے شیخ عبد النبی درس حدیث میں مشغول تھے آپ کی طرف متوجہ نہیں ہوئے - فارغ ہونے کے بعد فرمایا - درس نے رسمی تواضع سے مجکو باز رکھا - آپ نے جواب دیا - کہ درویش مخدوم سے باعتبار حالات چھوٹا ہے مخدوم کی طرف سے بس مہربانی ہی کافی ہے - اور یہ حدیث پڑھی - من لم یرحم صغیرنا[2] صدر الصدور یہ سنکر خوش ہوئے - اور دعا کی -

مصرع خدائے مہربانش مہربان باد ؛

یاد شیخ موسیٰ

آپ باشندہ اُجین ہیں شیخ چندن مندسوری کے مرید اور بڑے خلیفہ ہیں - ریاضت - تن گدازی - اور نفس کے ساتھ لڑائی کرنے میں - تمام اہل زمانہ میں فرد تھے - کہ کہاتے کہاتے یہ حال ہو گیا تھا - کہ آپ کے بدن کا پوست رگوں اور ہڈیوں کے شمار کرنے اور دیکھنے سے پردہ داری نہیں کرتا تھا - سانس لیتے وقت آپ کی پسلیوں کی ہڈیاں - دو چھریوں کی رگڑ کی طرح آواز دیتی تھیں - جس سال دار السلطنت آگرہ سے مالک اقلیم اکبر شاہ نے مالوہ کو کوچ فرمایا تھا - اور دیپالپور سے ہی واپسی ہو گئی - اُس وقت میں خدا شناسان لشکر کی ملاقات کا خیال آپ کو سیر و سیاحت میں کھینچ لایا - شیخ ضیاء اللہ غوثی - قاضی صدر الدین لاہوری - قاضی جلال الدین - اور صدر الصدور شیخ عبد النبی ان اصحاب کی ملاقات سے نشاط اخلاص حاصل ہوا - صدر الصدور نے آپکو متوکل اور مستحق سمجھکر - ایک مناسب وظیفہ مقرر کیا - لیکن آپنے اُسکو عذر کر کے قبول نہیں فرمایا - اور واپسیں نفس تک کہ ہجری سنہ نوسو چھیاسی تھا - زمانہ زندگی - مولیٰ کے کام میں گزارا - **بیت**

---

[1] اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے - اُسکی بابت وہ پوچھا نہیں جا سکتا ہے ۱۲

[2] یہ اختصار حدیث ہے - پوری حدیث یہ ہے - من لم یرحم صغیرنا - ولم یوقر کبیرنا - فلیس منا - ترجمہ جس شخص نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کھایا اور ہمارے بڑوں کا وقار نہیں کیا - وہ ہم میں سے نہیں ہے ۱۲ -

Presented by www.ziaraat.com

ہست با محبوب زبان سان نسبت جملا کمن	رب ارنی گر بگوید - لن ترانی بشنود

یاد شیخ ولی محمدؒ

آپ شیخ لشکر محمد عارف کے ماموں تھے - نادبوم قلعہ جانپانیر تھا - جو سابق فرمان روایان گجرات کا دار الخلافہ ہے - وحدت وجود کا جوش بہت کچھ تھا جس کے سبب سے آپ کائنات کے تمام ذرون مین - ذات کا مشاہدہ - صفات کے نقاب مین کیا کرتے تھے - آپ کے اولین پیر طریقت شیخ قطب جہان فاکر نہروالہ مین بعد مین آپنے قطب الاولیا شیخ محمد غوث قدس اسرارہم کی خدمت سے ظاہری و باطنی کمالات کا حصہ لیا تھا - ہجری سنہ نوسو بیاسی تھا - کہ احمد آباد سے برہان پور مین آئے - کم و بیش پانچ برس اجل نے لوگون کی رہنمائی کی فرصت دی - پہر ہجری سنہ ستاسی مین فرمان طلب صادر ہوا - نہایت تازگی چہرہ کے ساتھ قبول فرماکر حضور قرب کو روانہ ہو گئے - سید حسین قدس سرہ کی نزہتا لارواح پر آپنے ایک شرح لکھی ہے جس مین متن کی تمام عبارتون کو توجیہ اور تاویل کے ذریعہ سے وحدت وجود کی طرف پہیر دیا ہے - شرح نہایت دقیق لکھی ہے - حقیقت دان عالم کی نگاہ نہایت غور اور خوض کے ساتھ اس کے مقاصد کی تہ کو شاید دور سے پہونچیگی - شیخ لشکر محمد عارف کہتے ہین - آپنے ایک دفعہ رات کو مجہے اپنے مجازی معشوق کے بلانے کے لئے بہیجا - اُس نے آنے سے انکار کیا - مینے واپس آکر خدمت مین اطلاع کی - آپ رو پڑے - مین اپنی دستار کے کونہ سے آپ کے رخسارہ پر جو آنسو بہ رہے تھے - پونچہنے لگا - یکایک میری نظر جو گوشہ دستار پر جا پڑی - تو کیا دیکھتا ہون - سب جگہہ خون کے داغ لگے ہوئے ہین - شیخ ابراہیم قاری جو غوث الاولیا کے امام تھے - کہتے ہین - آپ کے بارہ مین مجکو کمال حیرت تہی - کہ مظاہر جمیلہ کے ساتھ اس قدر تعلق خاطر ہوتے ہوئے - آپ کا ایک مستحب بہی ضائع نہین ہوتا تھا - مصرع ہمیشہ حفظ ایزد روزیش باد -

یاد شیخ حمید لار

جو شخص بہ زمانہ خرد سالی مکتب مین - بہ زمانہ جوانی مدرسہ مین - اور بہ زمانہ پیری خانقاہ مین عمر گزاری کرکے مالک ہر دو جہان ہو گیا - وہ غوث الاولیا کے خلیفہ ہین - جن کے باپ کا نام لار ہے - جن ایام مین علماے احمد آباد نے غوث الاولیا کی وجدانی باتون پر زبان اعتراض کہولی تہی - تو آپ نے اور شیخ وجیہ الدین علوی احمد آبادی نے - اعتراضون کے رد مین منقولی اور معقولی جوابات دیکر ظاہر بینون کی دراز نفسیان روکی تہین - آپ کی زاد بوم گجرات ہے - لیکن تقدیری کرشمہ گجرات سے آپ کو برہان پور مین

Presented by www.ziaraat.com

کھینچ لایا۔ حاکم برہان پور نے آپ کو عزت و توقیر کے ساتھ لیکر ضروریات کے بہم پہونچانے مین بہت عجلت کی۔ آپ کی عمر اسّی سے متجاوز ہو گئی تھی۔ بے سہارہ عصا کے آپ چلتے پھرتے تھے۔ مسیح القلوب کہتے ہین۔ ایک موسم مین اپنے پیر کے ہمراہ مین شیخ حمید کی ملازمت مین گیا تھا۔ مجلس سماع ختم ہونے کے بعد رخصت کے وقت میرے پیر نے شیخ کے قدمون پر سر رکھکر بہت کچھ عجز و نیاز کا اظہار کیا۔ مریدان ہمراہ نے بھی پیر کی پیروی کی۔ مگر عرض کیا۔ کہ اتنی زیادہ تواضع کا کیا سبب ہے۔ پیر نے فرمایا۔ ایسا درویش جس نے طفولیت سے لیکر زمانہ پیری تک حقیقی محبوب کے خیال مین دل۔ اور اُس کی یاد مین زبان مصروف رکھی ہو۔ اور اُس کے سوا کسی کے طرف متوجہ نہ ہوا ہو۔ آپ کی مانند نایاب ہے جواب سننے والون کو ایک بڑا وجد ہوا۔ اور رقت پیدا ہوئی۔ آپ کی خوابگاہ۔ اسی اسلامی شہر مین ہے۔ **مصرع** ع عاقبۂ محمود باد ش بود چون اول حمید۔

یاد شیخ جمال ابن شیخ الاسلام

آپ کی زاد بوم چندیری ہے۔ باپ کے ہمراہ رائسین سے اُجین آئے تھے۔ تصوف کے فارسی رسالون کا درس محققانہ دیتے تھے بالخصوص سید حسینی کی نزہت الارواح پر شیرین اور تازہ تاویلات سے بہت کچھ لطیفے۔ اور رموز بیان کیا کرتے تھے۔ آپ کا باطن گوناگون الٰہی معرفتون سے آراستہ۔ اور ظاہر بالکلیہ جسمانی کاروبار سے معطل تھا۔ یہان تک کہ سوئی کے مند تاگا۔ بدون کسی بتانے والے کے آپ کے ہاتھ سے پڑ نہین سکتا تھا۔ سائل آپ کے سامنے سے خالی ہاتھ نہین پھرتا تھا۔ اور مہمانون کے ساتھ دوستی کرنے مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی عادت کام مین لاتے تھے۔ ایک روز گھر کی خادمہ کچھ کھانا آپ کے پاس لائی۔ آپنے بھول سے چند لقمہ کھالئے۔ خوش مزہ کھانا تنہا کھایا۔ اس خیال نے آپ کے دل مین تکدر پیدا کیا۔ ناچار باقی ماندہ کھانا۔ ہاتھ پر رکھکر۔ باہر آئے۔ اور باہر والون سے کہا۔ اس کھانے مین ایسی لذت معلوم ہوئی ہے۔ کہ قیامت کے روز اس کی شکر گزاری یا عذر سوا اسکے خیال مین نہین آتا ہے۔ کہ یہ کھانا آپ لوگون کے ساتھ کھایا جاوے۔ **بیت**

حرام گو کہ حرام از حلال نشناسم	شراب با تو حلال ست و آب بے تو حرام

شیخ تقی الدین محمد۔ آپ کی بہن کے بیٹے تھے۔ کہتے تھے۔ کہ ہجری سنہ نو سو چھیاسی مین شہنشاہ زمان کی طرف سے شیخ منور صدر مالوہ تھے۔ ان کی خواہش پر اور نیز ان کی رفاقت مین شیخ جمال مندو (مانڈو) کی سیر کے واسطے گئے تھے۔ وہان پر ایک روز صبح کے وقت آپنے فرمایا۔ تھی۔ انسان کو بیمار کی طرح صحت کا عاشق نہین

Presented by www.ziaraat.com

ہونا چاہیئے۔ تاکہ واپسین نفس کے وقت نارواعلاج اور کام مین لائی ہوئی تلخ دوا۔ بیمار کے حق مین زہر ہلاہل کا حکم نہ رکھے۔ بلکہ تسلیم کی عادت اچھی ہے۔ کہ ایزدی ثنا اور دعا کو توشہ اور تعویذ جانے اور کسی علاج کو صحت کی دست آویز نہ سمجھے۔ اس نصیحت کے ذریعہ سے آپنے اپنے جلد جانے کی خبر دی۔ اور نیز یہ طریقہ بھی تبلایا۔ کہ بیمارداری کس طرح کی جاوے۔

نیز شیخ تقی الدین محمد کہتے تھے۔ کہ جب آپ منڈو سے پر اُجین مین آئے۔ تو غرہ رمضان کی صبح کو خانقاہ کے صحن مین سر زانو پر رکھے ہوئے۔ عالم استغراق مین تھے۔ میرے پانون کی آہٹ پاکر آگاہ ہوئے فرمایا۔ تم کون ہو۔ مینے عرض کیا۔ آپ کا فرزند تقی ارشاد فرمایا۔ باباتقی۔ اس کہنے مین بھی میری جانشینی کی طرف اشارہ کیا۔ اس کے بعد وہان سے اٹھہ کھڑے ہوئے۔ اور ایک پتھر کا پاٹ پڑا ہوا تہا۔ وہ مجکو دکہایا کہ اس پتھر کا نصف حصہ پیشتر چھوٹے بہائی عبدالقادر کی قبر کی لوح ہوچکا ہے۔ یہ دوسرا نصف حصہ منتظر ہے کہ مزارجمال کی لوح بنے۔ اور قبر کی جگہہ بھی تجویز کی۔ اُس جگہہ انار کا ایک درخت تھا۔ اس کے سینچنے مین اہتمام فرمایا۔ اور اُسی روز مزاج مین دوسرا رنگ ہوگیا۔ شیخ منور صدر نے مژدہ سمجھکر پیغام دیا۔ مینے ایک خواب دیکھا ہے۔ کہ شیخ کا مزاج بہت جلد مائل بہ تن درستی ہوجاوے گا۔ آپنے سنا متعجب ہوے۔ اور فرمایا۔ بیشک۔ صدر کی خبر درگاہ کی ہے۔ اور درویش کی بات بازاری ہے۔ یہ بھی فرمایا۔ زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے۔ کہ صوفی۔ اُخروی سفر کے وقت کو نہ پہچانے۔ اور اس سے بھی زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ آگاہ ہوجاوے۔ اور خوشحالی کے ساتھہ آمادہ نہ ہو۔ اور اس کو وصال نہ سمجھے۔ تاریخ ستائیسوین رمضان کی صبح کو ہجری سنہ نوسوستاسی مین یہ مصرع پڑہا۔ مصرع پردہ بردار کہ من عارض زیبا نگرم ۔ اور فرمایا۔ کہ دوسرے مصرع کی گنجایش کیونکر ہوسکتی ہے۔ کہ وقت مین ہی گنجایش باقی نہین رہی جلدی سے دوسرا مصرع بھی پڑہا۔ مصرع ورنہ ازآہ جگر پردۂ عالم بدرم ۔ حسرت کا ہاتہہ زمین پر دے پٹکا۔ اور آنکہہ جہان سے بند کرلی۔

مصرع گوارا باد جام وصل اورا۔

یاد شیخ اولیا

آپ شیخ سراج کے بیٹے ہین۔ دنیا سے محویت۔ آپ کی عادت تہی۔ مال فربہی کو ورم سمجھتے تہے۔ اور سخاوت کے سبب مال ومنال کو لاغر رکھتے تہے۔ اور جو شے ہاتہہ پڑجاتی تہی۔ وہ حاجتمندون کو دیدیا کرتے تہے۔ گردش زمانہ آپ کو کابلی سے اُجین مین لے آئی۔ خاندان اور فرزند پیدا ہوگئے۔ ستر سال کی عمر مین

Presented by www.ziaraat.com

سفرِ حجاز کی توفیق ہوئی - اور آسودگانِ خاکِ مکہ کے ساتھ ہم خواب ہوئے - آپ نے تین لڑکے چھوڑے - شیخ قطب الدین شیخ مودود - اور شیخ نظام - درمیانی صاحبزادہ کو ظاہری فضیلت اور معنوی سعادت حاصل ہے حاجی الحرمین ہین - شیخ علی متقی کے خلیفہ شیخ عبدالوہاب کی خدمت مین التزام کر کے - حدیث کی تصحیح کی - اور تلقین پائی - خدا کرے عمر دراز ہو - مصرع باد اشمار وصف گرامی بنام او - رحمۃ اللہ

ہر وقت یاد شیخ احمد ابن شیخ جلال جانپانیری

آپ شیخ محمود کے بڑے بھائی - اور شیخ صدرالدین ذاکر کے مرید ہین - کلام ربانی مسلسل مع معانی حفظ تھا جب آپ تلاوت کیا کرتے تھے - تو سننے والون کو ہوش نہین رہتا تھا - اور مستانہ سماع کرنے لگتے تھے - آپکے چھوٹے بھائی (شیخ محمود) منڈو (مانڈو) مین تھے - اتفاقاً دونون طرف شوق دیدار کا ہجوم ہوا - اور دونون طرف طاقتِ ضبط نہین رہی - ایکبارگی منڈوی بھائی بعزم گجرات اور گجراتی بھائی بارادہ منڈو سفر کو نکل کھڑے ہوئے چونکہ آنے والا اور جانے والا کا راستہ جدا گانہ واقع ہوا - اس وجہ سے اس جگہہ والا اُس جگہہ جا پہونچے - اور اُس جگہہ والا - اِس جگہہ آ پہنچے - کمال منت اور خدمت کر کے گجراتی بھائی کو جلدی لوٹ جانے سے ایک مہینے تک باز رکھا غوثی اس لطیفہ کو اپنی ازلی سعادت کا تم کرشمہ جانو - اور سمجھو - کہ خداوند تعالیٰ جل شانہ نے تمہارا خالی رہنا پسند نہین کیا - ایک کو یہان سے روانہ کر دیا - تو دوسرے کو یہان بھیج دیا - تا کہ کمالات کی تحصیل مین تم بیکار نہ رہو - القصہ ایک ہلالی دور کے بعد محمود العاقبۃ گجرات سے لوٹ کر آئے - اور دونون بھائیون نے ایک دوسرے کا دیدار دیکھکر - ایزدی شکر ادا کیا - چند روز بعد شیخ احمد کو اسہال کی بیماری ہوئی - حتیٰ کہ زیست کی اُمید کو موت کا ڈر پامال کئے دیتا تھا - اس اثنا مین شیخ شمس الدین زندہ دل شیرازی گوالیار سے مراجعت کر کے منڈو مین آ پہونچے - یہ شیخ شمس الدین غوث الاولیا کے بزرگ خلیفہ ہین - اور بیجاپور دکن مین مکان بنا لیا ہے - اِن کے قدوم کی برکت سے بیمار کو کسی قدر افاقہ ہوا شیخ شمس الدین نے فرمایا - محمود - اب بھائی احمد کو اُن کے فرزندون مین پہونچا دینا چاہیئے - مین بھی اپنی راہ مقصد چھوڑ کر ان کا راہبر - اور تمہارے سفر کا رفیق ہون - چونکہ امسال مینے غوث الاولیا کے باطن سے اجازت لے لی ہے - کہ اب تم اور جاؤ تمہیں مجکو پیری باندھ کتی ہے - یہ زیارت - درویش کی آخرین زیارت ہے - اور بہت روز ہوئے ہین کہ بھائی شیخ صدرالدین ذاکر سے نہین ملا ہون - اور شیخ وجیہ الدین علوی کو بھی نہین دیکھا ہے - عمر پوری ہو کر آئی ہے لہذا اس بہانہ سے گجرات جانا چاہتا ہون - تا کہ ہم ایک دوسرے کو باہم وداع کرین - تینون عزیز بالاتفاق

Presented by www.ziaraat.com

گجرات ہوئے۔ لیکن شیخ احمد کو کامل تندرستی کی صورت پیدا نہین ہوئی۔ دو سال کے اندر کسی قدر بیماری جسم مین باقی رہ ہی گئی۔ یہانتک کہ آپ موت کی خطرناک منزل سے۔ دائمی زندگی کے ایمن آباد شہر کو ہجری سنہ نوسو اٹھاسی مین روانہ ہو گئے۔ خوابگاہ برودرہ (بڑودہ)

یاد شیخ زکریا

آپ شیخ عبدالرزاق جھنجھانوی کے مرید ہین۔ نورانی باطن۔ اور روحانی شکل تھی۔ ہجری سنہ نوسو چوراسی مین دہلی سے صوبہ مالوہ کا عزم کر کے چلے۔ جب قصبہ دہار مین ورود ہوا۔ تو یہان کی ہوا کی لطافت۔ لوگون کی ملنساری۔ اور عارف وقت شیخ معروف سعد اللہ کی صحبت آپ کی دامنگیر ہوئی۔ شیخ صدر جہان کہتے ہین جب آغاز سلوک مین مجکو صرف ایک کرشمہ دکھا کر فیض کا دروازہ بند کر لیا۔ تو مجکو ایک عجب انقباض پیدا ہو گیا۔ جس کے بعد انبساط کی کوئی صورت تھی ہی نہین۔ **القصہ** جمعہ کے روز جامع مسجد مین آپ کی ملازمت مین حاضر ہوا۔ آپنے میری فردبستگی معلوم کر لی۔ ازراہ مہربانی۔ انقباض طبیعت مین کسی قدر کشایش فرمائی۔ اور کہا غمگین نہین ہونا چاہیے۔ کیونکہ معشوق مذہب کا ڈھنگ اس طرح پر ہے۔ کہ اولاً ایک جھلک دکھا کر کسی مبتلا کو مزہ چکھا دیتے ہین۔ اور پھر بے نیازی کر کے اُس کے سینہ مین شوق کی پرورش کرتے ہین۔ اس وقت مین عاشق زبان حال سے یہ گاتا ہے **بیت**۔

بیک کرشمہ دلم را شکار خود کردی	اکنون کنارہ گرفتی چو کار خود کردی

آپ کی اس ہنسانی اور دلدہی پر مین سلوک سے باز نہین رہا۔ اور پہلے سے زیادہ گرم ہو گیا۔ کہتے ہین تمام عمر مجرد رہے۔ البتہ پیری کے زمانہ مین ایک مریدنے ایک کنیز پیش کی تھی۔ اُس کو چند روز خدمت مین رکھا تھا ہجری سنہ نوسو اٹھاسی مین آپ بہشت نشینون کے ہمنشین ہوئے۔ خوابگاہ دہار ہے مولانا غیاث کی تربت کے پہلو مین۔ **مصرع** بہشت جاودان ماوائے او باد۔

یاد شیخ صدرالدین ذاکر

آپ شیخ شمس کے بیٹے ہین۔ اور نام محمد ہے۔ زاد بوم جانپانیر۔ اور خوابگاہ برودرہ (بڑودہ) آپ کے آباے کرام سوداگری کے ذریعے سے گزراوقات کیا کرتے تھے پچیس سال کی عمر تھی۔ کہ آپ کو ترک اور تجرید کی توفیق ہوئی۔ ہجری سنہ نوسو باون تھا۔ کہ قطب الاقطاب غوث الاولیا کی خدمت مین پہنچکر مرید ہو کے اور ہمیشہ ملازمت مین رہنا اختیار کیا۔ جب آپ کے پیر بزرگوار نے گجرات سے گوالیار کو معاودت فرمائی

Presented by www.ziaraat.com

تو آپ ہمراہ گئے - اور وہان پر جو اہر خمسہ کو تمام و کمال عمل مین لائے - نفس کے ساتھ جنگ کر کے - تقویٰ کو لڑائی مین غلبہ دیا - اور نفس نافرجام کو ہموار اور فرمان بردار بنایا - بعدہٗ خلافت کا خرقہ - اور تمام مشہور سلسلون کا اجازت نامہ حاصل کر کے اپنے وطن مین رہنے کی اجازت لی - علیٰ ہذا القیاس تین دفعہ گجرات سے گوالیار کو گئے اور آئے - ایک بار پیر کی حیات مین اور دو بار پیر کی رحلت کے بعد قدس سرہٗ ہر دفعہ کی بازگشت مین منڈو (مانڈو) پر ہو کر گزر ہوا کرتا تھا - پچھلی مرتبہ کم و بیش ایک سال رہکر چلے کھینچے تھے - اور بہت سے صاحب استعداد منڈو والون کو اپنی بیعت اور تلقین کے حلقہ مین لاکر عرفانی اور وجدانی کمالات کو پہونچایا تھا منجملہ اُن کے شیخ امان اللہ ابن شیخ کمال الدین کالپوی ہین - جو پرہیزگاران جہان کے سرگروہ تھے - نیز شیخ عثمان ابن لادن قریشی - نیز سر دفتر متوکلان زمانہ شیخ کمنہ مجرد - جو بہت مدت تک شاہ میان جی مجذوب کے روضہ مین حجرہ کے اندر رہے - نیز شیخ جمال ابن شیخ بہکماری - اور راقم گلزار کی عمر بھی اُس وقت مین پندرہ سال تھی - مینے آپ کی ملازمت مین اہل زمانہ کے اسباب متعارفہ سے ہاتھ دہو کر بالکل بیکارون کا سا طریقہ اختیار کر لیا تھا جب آپ اپنے وطن کو تشریف لے گئے - تو خلفا مین سے شیخ محمود ابن جلال کو یہان والون کی پرورش اور رہنمائی کے واسطے قیام کی اجازت ہوئی - شیخ محمود سلوک اور تصوف کی منزلین طے کرنے مین یگانہ روزگار تھے - تمام گجرات آپ کے خلفا اور مریدون سے بھرا ہوا ہے - چند اشخاص کے حالات یادداشت مین لکھون گا - جو صحیح صحیح معلوم ہوئے ہین - انشاء اللہ العزیز -

القصہ آپ کی نظر مین کیمیائی اثر - اور بات مین مقبولیت کی تاثیر تھی - آپ کا باطن شوق اور ولولہ سے لبریز اور ظاہر اتقا اور پرستش سے آراستہ تھا - آپ کے کرنے کے کام اتنے زیادہ تھے کہ رات دن مین بیکار ایک سانس بھی نہین گزرتا تھا آپ کی ریاضت داخل سلسلہ ہونے کے اولین روز سے واپسین نفس تک دم بدم زیادہ ہی ہوتی جاتی تھی - جسقدر آپ کا حبس قدر زیادہ ہوا - اُسی قدر خاموشی بڑھتی چلی گئی - غوثی خاموش ہو آپ کی تعریف انجام پذیر نہین ہے - آگے چلو - تاکہ بات ختم ہو - بالآخر جانپانیر کے ویران ہونے کے بعد آپنے گھر اور خانقاہ - برودرہ (بڑودہ) مین بنالی - جو جانپانیر سے تین منزل دور ہے - آپ بہت سے ارباب بصیرت کے پیشوا ہوئے ہین - ہجری سنہ نوسو نواسی مین حقیقی وصال کی تماشاگاہ کو رخصت ہو گئے -

مصرع در جہان بے او نماند صدر شیخی ارد نقے -

Presented by www.ziaraat.com

یادِ شیخ چاون ابن عمر چشتی

آپ کی زاد بوم اجمیر ہے۔ ہجری سنہ کچھ اوپر نوسو پچاس مین اپنے وطن سے مالوہ کی سیر کے واسطے آئے تھے۔ چند روز قصبہ بغلیہ مین قلعہ منڈو (مانڈو) کے نیچے بسر اوقات کی۔ پھر منڈو کی بڑی جامع مسجد مین جو ایک طاق ہے۔ اُس مین سکونت اختیار کرلی تھی۔ ایک بورہ بھر ریتی زمین پر بچھائے رکھا کرتے تھے۔ اسی پر دن مین بیٹھتے تھے۔ اور اسی پر رات مین سویا کرتے تھے۔ ایک پرانی کملی پیوندون سے بھری ہوئی ہمراہ رکھا کرتے تھے۔ بموسم سرما کے سوا اُس کو کبھی نہین اوڑھتے تھے۔ نہ کسی کے گھر جایا کرتے تھے۔ نہ کسی سے کچھ مانگا کرتے تھے۔ اسی طریقہ پر تقریباً تیس سال اُس جگہ توکل مین زندگانی گزاری۔ ہجری سنہ نوسو اڑسٹھ مین جب کہ صوبہ مالوہ باز بہادر پسر سجاول خان افغان کے قبضہ سے نکل کر فرمان روائے اقلیم اکبر شاہ کے قبضہ مین آیا۔ اور وہ بدنصیب کوہستان بگلانہ مین بھاگ کر جا چھپا۔ تو بخشیان صوبہ نے سرکار منڈو کو پیر محمد خان کے نام سے جاگیر مین دیدیا۔ اور اُس کے متعلق تین ہزار سوار کی تنخواہ کردی۔ اس کے دوسرے سال صاحب جاگیر شیخ کی ملازمت مین حاضر ہوا اور یہ کہ ملک خاندیس۔ ساتوین صدی کے نصف سے فاروقی طبقہ کے قبضہ مین ہے۔ اس کی فتح کے ارادہ کے متعلق کچھ گزارش حال کیا۔ آپنے اجازت نہین دی۔ بلکہ فسخ ارادہ کے لئے اشارہ فرمایا۔ اُس نے گوشِ قبول سے نہین سنا۔ اور لشکر کشی کا اہتمام کیا۔ خلاصہ کلام یہ کہ شکست کھا کر لوٹا۔ خاندیس کی فوج نے تعاقب کنان اس طرح آملایا۔ کہ اتنی گنجایش اور فرصت بھی نہین رہی۔ کہ کشتی کو طلح لوگ اُس کنارہ سے اس کنارے لے آوین ناچار گھوڑا دریائے نربدا مین ڈال دیا۔ پانی ڈباؤ تھا۔ بہت سے سوارون کے ساتھ ڈوب گیا [۱]

فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ۔

مذکورہ بالا خرق عادت دیکھنے کے بعد۔ اکبر شاہی اولیائے دولت۔ جو ملک مالوہ مین جاگیردار ہوئے آپ کے ساتھ نہایت نیک اعتقادی سے پیش آتے تھے اور آپ کی باتون سے انجام حالات کا تفاول کیا کرتے تھے۔ ہجری سنہ نوسو نواسی تھا۔ کہ آپنے دریدہ اور بوسیدہ ناسوتی چادر جس کو کون ومکان کے نساجون نے [۲] خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ کے عنصری تانے بانے سے بنا تھا جان کے کاندھے پر سے اُتار دی۔ اور بجائے اسکے بیش بہا لاہوتی چادر جس کو اسما وصفات کے ریشم بافون نے [۳] فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ

---

[۱] ۔ پہ بھیا کا جیسا کچھ (ریلا) اُن پر آیا سو آیا [۲] وہ پیدا کیا گیا ہے پانی (یعنی قطرہ منی) سے جو اُچھل کر نکلتا ہے [۳] پھر جب کہ اپنا پروردگار پہاڑ پر جلوہ فرما ہوا ۱۲۔

Presented by www.ziaraat.com

کی تجلیات کے زرین تارون سے بُنا ہے - بغل مین داب لی - اور حضور وحدت کو روانہ ہو گئے - سلطان ہوشنگ غوری کے گنبد کے باہر جو صحن ہے - اس مین آپ کی قبر تیار ہوئی - **مصرع** سیرگاہش گلشن دیدار باد -

یاد مولانا روح الدین

آپ کی زاد بوم لار - اور خوابگاہ برہان پور خاندیس ہے - مولانا عماد طارمی کی بہن کے بیٹے ہین - لار سے براہ ہرمز آئے - اور دکن کے بندرون مین سے کسی ایک بندر مین ظہور فرمایا - احمد نگر کا فرمان روا برہان نظام الملک تھا - اُس نے شائستگی کے ساتھ آپ کو نہین لیا - لہذا آپ نے وہان سے برہان پور کا عزم کیا - یہان کے سپہ سالار نے نہایت دل توجہ سے آپ کی آؤ بھگت کی - اولاً آپ کے واسطے گھر اور مدرسہ قرار دیا - پھر چند روز بعد حاکم صوبہ نے کمال آرزو - اور عاجزی کے ساتھ آپ کو اپنے علاقہ کا قاضی القضاۃ بنایا - آپ کئی برس تک عقلی و نقلی علوم کا درس دیتے رہے - بہت سے لوگون نے آپ کی ملازمت سے فضیلتین حاصل کین -

مصرع اوج روحش ذروۂ اعلیٰ بدان

یاد شیخ حسن محمدؒ

آپ شیخ صدر الدین محمد ذاکر کی بہن کے بیٹے ہین - زاد بوم اور خوابگاہ دونون چانپانیر مین ہین - توکل اور تسلیم نے آپ کے باطن مین گھر بنالیا تھا - گدڑی اور پیراہن کو اپنی درویشی کا نشان نہین سمجھا - آپ قبا وغیرہ لباس پہنا کرتے تھے - جس سے فقر کا چہرہ چھپ جاتا تھا - احوال کے چھپانے مین آپ اس قدر کوشش کرتے تھے کہ برسون تک دوستان محرم کو آپ کی تہی دستی اور فاقہ کشی پر اطلاع نہین ہوتی تھی - جب آپ کے قطع اسباب کی حقیقت ظاہر ہو گئی تو ایک روز آپ کے ماموں نے آپ سے کہا - کہ ظاہری اسباب کو ہاتھ لگانا - کچھ حقیقی توکل کے منافی نہین ہے - آپ نے جواب دیا - کہ اسباب متعارفہ سے جو توسل قطع کیا گیا ہے - یہ توکل کی راہ سے نہین ہے - بلکہ ہمت کے سامنے دنیا اور ما فیہا کی حیثیت دور بین نظر مین ایک رائی کے دانہ سے بھی کم معلوم ہوتی ہے - اور بے شمار شرکا اس مین دل الجھا کر تلاش مین پڑے ہوئے ہین - ناچار غیرت اور شرم نے مجکو اس بات پر مجبور کیا کہ اپنے تئین چند فرمان برداران ہوس کا شریک نہ بناؤن - اور ممتاز حیثیت سے زندگی بسر کرون **بیت**

با لشکرے شریک شدن ہست خردنی	در خردے کہ نیستی و ہمنیش یکے ست

مصرع دوستان را باد روزی شمۂ از ہمتش ؏

یاد مولانا عبد الجلیل جونپوری

آپ عزیز الحق کے خلیفہ ہین - صاحب فضیلت اہل کمال - ریاضت شعار - اور با عرفان تھے - کتب متداولہ کا محققانہ درس دیا کرتے تھے - اکثر گرسنگی کا روزہ رکھا کرتے تھے - جب وجد ہوتا تھا - یا رقت ہوتی تھی تو فرمایا کرتے تھے - کہ اللہ تعالی جل شانہ میرے اوپر غلبہ سائل کی صورت مین تجلی فرماتا ہے - ہجری سنہ نوسو نواسی مین حجاز کے مبارک سفر کا عزم کیا تھا - ناگاہ آپ کے پیر کی خانقاہ مین بے باک بدمعاشون کی ایک جماعت گھس آئی اور آپ کو شہید کر دیا - اُسی جگہ قبر بنائی گئی - مصرع

شہید خنجر تسلیم عبد الجلیل دوران والد

یاد شیخ حسن پور شیخ عبد اللہ قریشی

آپ کی زادبوم اور خوابگاہ دونون کالپی مین ہین - شیخ برہان انصاری کے مرید ہین فارسی شعر کا مذاق اور نظم کا رنگ قدیمانہ تھا - رسمی علوم سنجیدگی کے ساتھ تحصیل کئے تھے - گروہ وحدت کی اصطلاح پر عاقلانہ گفت و گو کیا کرتے تھے - اور سنا کرتے تھے - سماع کی مجلس مین کم تر جایا کرتے تھے - اور جو بملا استفادہ ہوتی تھی اُس مین ہمیشہ بیٹھا کرتے تھے - ملک الشعرا شیخ ابو الفیض فیضی فیاضی نے آپ کی رحلت کا سال کلہ فضائل پناہی سے نکالا ہے - جو ہجری سنہ نوسو نواسی ہے مصرع بادا نزول او بمقام رحمان تو

یاد راجی سید مصطفی

آپ کے پدر بزرگوار کا نام سید مبارک ابن سید محمود ابن سید نور ابن سید حامد شاہ ہے - اور سید حامد شاہ شیخ حسام الدین مانکپوری کے بڑے خلیفہ تھے - آپ کے درویشانہ اخلاق اور صوفیانہ اطوار تھے - آپ کی طبیعت - ناموافق چیزون کی برداشت نہین کر سکتی تھی - زندگی کمال ظریفانہ طور پر بسر کیا کرتے تھے - بیرونی پاکیزگی - اور اندرونی صفائی - آپ کے خمیر مین داخل تھی - سرود اور سماع کو بہت دوست رکھتے تھے - لیکن ہر ایک نغمہ پر آپ کا دل بے قابو نہین ہوتا تھا - جب تک گانے والا - اور بجانے والا - ایسے کامل ہنر سے آراستہ نہین ہوتا تھا - جو علم موسیقی مین درکار ہے - تب تک آپ کو نہ وجد اور رقت کی حالت پیدا ہوتی تھی - اور نہ تقیید کی پستی سے اطلاق کے اوج کو پہونچتے تھے - اس صورت مین آپ کا معنوی سکر طول کھینچ جاتا تھا - غوث الاولیا کی خدمت مین دامادی کی نسبت تھی - اور قطب الاقطاب کی لڑکی سے کئی فرزند ہین - منجملہ اُن کے ایک راجے سید محمد ہین - جو اپنے بزرگوار باپ کے جانشین ہین - اللہ تعالی جل شانہ سب کی

Presented by www.ziaraat.com

اجداد کے کمالات پر پہونچاوے - جب ہجری سنہ نوسو چوراسی مین عرش آستانی اکبر شاہ کا لشکر دارالخلافہ آگرہ سے مالوہ کی طرف کوچ کرکے آیا - تو تمام مشائخ - فقرا - فضلا - قضات - اور شعرا لشکر کے ہمراہ تھے - راقم بزرگون کی ملازمت کا تشنہ ہی ہے - جب یہ خبر سنی - تو بیتاب ہوکر گھر مین نہ بیٹھ سکا - جو بزرگانِ شہر - سیر لشکر کے واسطے روانہ ہوئے تھے - اُن کے ہمراہ مینے بھی عزم کیا - اِس سلسلہ مین راجہ سید مصطفیٰ کے دیدار سے ظاہری اور باطنی آنکھین منور ہوئین - اور الٰہیات والون کی بزرگ انجمن مین - بارہا شامل ہوا یہ انجمنین ایسی بافیض تھین - کہ ایک چلہ ریاضت کا فیضان ہرایک مجلس مین شرکاے مجلس پر نثار ہوتا تھا - بالخصوص اُس مجمع مین جو شیخ ضیاء اللہ ابن غوث الاولیا **قدس اللہ اسرارہم** کے خیمہ مین فراہم ہوتا تھا - ہرایک طرف سے **الحوصلہ الحوصلہ** کی آواز اور **الاستعداد - الاستعداد** کی فریاد - بلند ہوتی تھی - وہ شخص عجب سعادت مند مدہوش ہے - جس کی طلب کا پیالا اس وحدت کی شراب سے مالامال ہوجاوے -

یادِ شیخ شمس الدین

آپ کا لقب اور تخلص زندہ دل تھا - اور آپ خیرازی ہین - مرقد آپ کا بیجاپور دکن مین ہے - کسی قدر حالات آپ کے اس طرح پر ہین - چودہ سال کی عمر تھی - کہ آپنے علوم متداولہ تحصیل کرکے تفسیر بیضاوی شریف پر حاشیہ لکھا تھا - فرمان روایان پارس کی نسل سے ہین - جب سلطنت بنی اعمام (چچازاد بھائیون) کے ہاتھہ مین پہونچی - تو آپ کے ساتھہ بداخلاقی اور کوتہ نظری کا برتاؤ ہوا آپ کی والدہ ماجدہ نے فرزند کی سلامتی کے واسطے یہ رائے قائم کی - کہ تم کو اس ملک سے سفر کرجانے کے سوا - چارہ نہین ہے - جب حکومت زمین ہی نہین رہی - تو دوسرے پیشیون کے ساتھہ توسل اختیار کرنے سے درویشی اچھی ہے - آپ نے مان کا فرمانا قبول کیا - مادر مہربان نے وقت روانگی دو نصیحتون کو آپ کی راہ کا توشہ بنا دیا (اول یہ) کہ اپنے دست بیعت سے ایسے بزرگ کا دامن پکڑنا جو زمانہ کا قطب اور نیز غوث ہو (دوسرے یہ) کہ جب تک زندہ رہو - اِس ملک مین واپس آنے کی خواہش نہ کرنا آپنے والدہ کی رائے کے بموجب قلندری لباس مین آکر - عراق عرب کے راستہ سے ہرایک شہر مین گذر کیا - اِس سیر و سیاحت کے سلسلہ مین جہان کہین پہونچے - پیر کی تلاش نہین چھوڑی - لیکن تقدیر نے آپ کی خاطر مین یہ بات نہین آنے دی - کہ کسی بزرگ کے آمنے سامنے ہوکر بیعت ہوجاوین - یہان سے آپ جزیرہ دیو مین آئے - وہان پر ایک درویش صاحب سے ملاقات ہوئی - جن کا دیدار دیکھکر ایک قسم کا انجذاب پیدا ہوا - لہٰذا

Presented by www.ziaraat.com

آپ چند روز ان کی صحبت مین رہ کر آزمایش دل کے درپے رہے - اس اثنا مین خبر ملی - کہ شیخ محمد غوث قدس سرہ جوان درویش صاحب کے پیر ہین - گوالیار کی طرف سے ہجرت فرما کر احمد آباد مین آئے ہین اور میدان مین سب سے سبقت لے گئے ہین - آپنے یہ الہامی پیام سنکر خوشی کے ساتھ آنکھون سے احمد آباد کا راستہ طے کیا - اور خانقاہ کا پتہ لگا کر حاضر دربار ہوئے - ایک اخروٹ ہاتھ مین لیکر قلندرانہ سامنے گئے عقل اور خواہش جس قدر بھی تھی - تمام و کمال ایک ہی دیدار کے نذر ہو گئی - خیالات اور سوالات جو ضمیر مین بھر رہے تھے سب فراموش ہو گئے - اس عالم بیہوشی مین قطب الاقطاب نے آپ کا ہاتھ مع اخروٹ کے پکڑ لیا - اور فرمایا - تم میرے مرید ہوئے - آپنے جواب دیا - ہان بالآخر - چند سالہ خدمت اور ریاضت کی بدولت اپنے اخلاق اور اوصاف کی تہذیب و تبدیل کرکے مالک ہر دو عالم ہو گئے - باشندگان صوبہ دکن کی رہنمائی کی اجازت ملی - آپ فرمایا کرتے تھے - جب مین مالوہ سے چلا تھا - تو کئی سیر گیہون توشہ مین رہ گئے تھے - جب بیجاپور مین پہونچا - تو آبادی سے پانچ کوس دور ایک خوش ہوا ٹیلہ تھا - وہان پر رہنے کا ٹھکانا کر لیا - اور وہ باقی ماندہ گیہون بلندی کے دامن مین بکھیر دئے - ہر سال اُگ آتے تھے - مین بقدر صرفہ اُٹھا لیا کرتا تھا - اور باقی ماندہ زمین پر گر پڑتے تھے - پھر فصل پر اُگ آتے تھے - اُسی طرح ھلم جرا جب گزر اوقات کے لائق قوت اس طور پر مقرر ہو گئی - تو مین کسی سے کچھ نہین لیتا تھا - اور باوجودیکہ تمام مشہور خانوادون مین مجکو اجازت تھی - لیکن جب تک پیر نے اپنی صورت ظاہر بینون کی آنکھ سے نہین چھپائی - کبھی مرید کرنے کا خیال بھی نہین ہوا - بعد مین شیخ عبد الغفور نام ایک جوان صاحب استعداد تھے - ان کو اپنی خدمت مین قبول کیا - اور نیز ان کی تربیت مین ہمت بھی کام مین لائے - شیخ عبد الغفور کو اپنے مکان مین چھوڑ کر - ایک سال درمیان آپ اپنے پیر کے روضہ کی زیارت کو گوالیار - جایا کرتے تھے - اور جانے مین اور آنے مین دونون دفعہ منڈو (مانڈو) پر سے گزرا کرتے تھے اور راقم کے محلہ مین اُترا کرتے تھے - راقم علم تکسیر اور جفر جامع مین آپ کا شاگرد ہے - خلاصہ کلام یہ - کہ ایزدی اسرار کے ہنگامہ مین عجب رونق آئی تھی - ہجری سنہ نوسو چھیاسی مین زیارت کرنا چھوڑ کر تین سال تک اپنے مکان مین حق پرستی کرتے رہے - پھر ہجری سنہ نوسو نوے مین اخروی سفر پیش آگیا - وہی مرید شیخ عبد الغفور تکیہ مین پیر بزرگوار کا طریقہ جاری رکھتے ہین - خدا اور زیادہ توفیق دیوے - مصرع

زندہ دل رفت و برو زندہ دلی ؎

یاد شیخ عبدالوہاب افغان

آپ شیخ فضل اللہ ابن حسین ملتانی چشتی کے مرید ہین۔ خوابگاہ اور زاد بوم دونون مندو مین ہین جوان سپاہی تھے۔ یکایک الٰہی جذبہ پیدا ہوگیا۔ اور اُس کی جلوہ نے آپ کے باطن کو انانیت کے خس و خاشاک سے جھاڑ بہار کر پاک و صاف کر دیا۔ اپنی وضع اور طرز چھوڑ دی اس خیال سے کہ مجھ مین معنی مردانگی نہین ہے اور بظاہر عورت بھی نہین ہون۔ پس بہتر ہے کہ اپنے تئین عورت اور مرد دونون کی لباس اور زیور مین تقسیم کر دون اس بنیاد پر آپ اپنے نصف حصہ جسم کو زنانہ لباس اور زیور سے آراستہ رکھتے تھے۔ اور دوسرے نصف حصہ کو مردانہ لباس اور روش مین رکھتے تھے۔ مدتون تک اسی طرز کے ساتھ بسر کی۔ بالآخر جب جذبہ کا جوش فرو ہوا۔ گدڑی پہن کر سیر و سلوک مین داخل ہوئے۔ کشود کار کی شعاعین آپ کی پیشانی سے نمایان تھین۔ کسی آدمی سے تمام فقر کے اوقات مین فتوحات کے طور پر کچھ نہین لیا۔ لیکن لکڑیون کا گٹھہ جنگل سے لاکر بازار مین بیچ آیا کرتے تھے۔ اُس کی قیمت کے تین حصہ کرتے تھے۔ ایک حصہ عیال پر صرف کیا کرتے تھے۔ دوسرا حصہ اپنی خوراک کے خرچ مین رکھا کرتے تھے۔ اور تیسرا حصہ بیچارون اور یتیمون کو تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ اس طریقہ سے وجہ معاش بہم پہونچایا کرتے تھے۔ اور کمایا کرتے تھے۔ ہجری سنہ نوسو نوے مین اپنا ظاہری چہرہ عالم خاکی سے چھپا کر روحانیون کی بزم مین جا کھولا۔

یاد شیخ منور

آپ شیخ نور اللہ ابن قاضی معز الدین ابن قاضی اللہ داد۔ ابن قاضی محمد شرعی کے فرزند ہین۔ ترمذ گروہ مین سے ہین۔ آپ کے چوتھے باپ کا وطن زمین توران مین تھا۔ اُن کو حادثات زمانہ سے ویرانی نے آگھیرا۔ ناچار ہند کی طرف آنے کا اتفاق ہوا۔ سرکار میوات مین ایک قصبہ جھراوت نامی ہے۔ صاحب موصوف سیر کنان۔ اس قصبہ مین آپہونچے۔ اور رسمی علم کی تحصیل پر دل نہاد ہوئے۔ بالآخر انہین اطراف کے کوہستان مین کمین گوشہ اختیار کر لیا۔ اور اندرونی آلائش اور بیرونی لوث کی شست و شو مین مصروف ہوئے۔ چند روز نہین گزرنے پائے تھے۔ کہ اُس ملک کے چھوٹون بڑون کی انگلیان قاضی محمدؒ کی طرف اُٹھنے لگین۔ اور نیک کرداری مین نامور ہوئے۔ اتنے مین قاضی قصبہ کی قضا آگئی۔ گاؤن کے مقدم اور نیز دیگر بڑے بڑے لوگون کے ذہن نشین یہ بات ہوئی۔ کہ قصبہ کے قضیون کے تصفیہ کا اختیار قاضی محمد کے قبضہ اقتدار مین دیا جاوے۔ اس تجویز پر سب کا قرارداد ہو کر قاضی محمد کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ اور

Presented by www.ziaraat.com

اس قرارداد کے متعلق گزارش کالنت اور سماجت کے ساتھ شامل کر کے بہت کچھ کوشش کی ۔ مگر قبولیت کا جواب نہیں ملا ۔ باایں ہمہ بہت مدت تک اس گفت وگو کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا ۔ یہان تک کہ ایک رات عالم مثال مین حضور خاتم النبوۃ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ۔ محمد ۔ تمہاری نشست شریعت کی مسند پر ازل مین پسند کی گئی ۔ اور فرعی لقب عنایت ہوا ہے ۔ اس سبب سے قاضی محمد فرعی کر کے شہرت ہوئی ۔ جب ایسا واقعہ پیش آیا ۔ تو مجبور ہو کر اس بزرگ منصب کا بار اٹھانا قبول کیا ۔ وہ فرزندون تک یکے بعد دیگرے اس مبارک مسند پر جانشین ہوتے رہے ۔

جب شیخ منور کی باری آئی ۔ تو منصب قضا اختیار کرنے سے پہلے ۔ الٰہی جذبہ نے آپ کی ہستی کو سر سے پاؤن تک ایسا جکڑ بند کیا ۔ کہ وطن سے نکلکر ۔ رہنما پیر کی جستجو مین پاے تلاش آبلہ ناک ہوا ۔ جہان کہین کسی درویش کا نام سنا ۔ ضرور ملازمت مین پہونچکر فیض حاصل کیا ۔ کہتے ہین ۔ ایک رات عالم خواب مین ایک دلکشا میدان کے اندر ایک مزار نظر آیا ۔ چاہتے تھے ۔ کہ اس عنبرین خاک کو بوسہ دین ۔ یکایک اس قبر کے اندر سے ایک ہاتھ نکلا ۔ آپنے مریدون کے طریقہ پر مصافحہ کیا ۔ اور مجاورون سے دریافت کیا کہ یہ قبر کن خداشناس بزرگ کی ہے ۔ جواب پایا ۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی ۔ یہ خوشخبری پاکر دل باغ باغ ہوا ۔ صبح ہوتے ہی شادان اور فرحان ناگور کی طرف چل نکلے ۔ یہان پر خواجہ خانون کی خدمت مین آپ کو فیض ہدایت حاصل ہوا ۔ پہلا ہی دیدار کرنے پائے تھے ۔ کہ تن تمام و کمال دل ہو کر گرویدہ ۔ اعتقاد ہوا اور ارادہ بیعت خاطر مین استحکام کے ساتھ جما ۔ ہنوز اس مصمم عزم کو خانہ خیال سے میدان گفتار مین نہین لائے تھے ۔ کہ ضمیر شناس خواجہ نے فرمایا ۔ منور ۔ ہمنے تم کو اپنی بیعت کے فروغ سے درجہ سعادت دیا ۔ زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے ۔ کہ صرف اسی قدر بیان پر اکتفا کر کے بیعت کے طور پر خواجہ نے ہاتھ نہین پکڑا ۔ اور فرمایا ۔ تم پیشتر ہی ۔ دست بوسی کی دولت سے کامیاب ہو چکے ہو ۔ عالم خواب کا واقعہ یاد کر کے ۔ اور زیادہ اعتقاد بڑھا ۔ کیا سفر مین اور کیا حضر مین آپنے بہت مدت پیر کی ملازمت مین گذرانی اور ناگور سے ساتھ ہو کر جنیدیری مین ۔ اور جنیدیری سے گوالیار مین آئے ۔ پیر نے چند روز بعد گوالیار مین خرقہ خلافت آپ کو عطا فرمایا ۔ اور اپنے ہمراہ آپ کو آگرہ میز لے گئے ۔ اور جگہہ دکھلائی ۔ کہ اس جگہہ اپنا تکیہ بنالو چنانچہ حسب ارشاد مرشد ۔ واپسین سفر تک کہ تاریخ ستائیسوین ذی قعدہ ہجری سنہ نو سو نوے تھا ۔ اسی قیام کی زمین مین رہے جب تک جیئے ۔ اور اسی مین مر گئے ۔

کہتے ہین شیخ جنید ابن شیخ بہاء الدین مفتی - ایک روز ادہم خان کو شیخ منور کی خدمت مین لے کر آئے - ادہم خان دیر تک کھڑا رہا - جب عرض کیا گیا - کہ فلان خان کھڑا ہے - فرمایا - کیون نہین بیٹھتا ہے - اُسنے نذر پیش کی - آپنے قبول نہین فرمائی - اور فرمایا - شہر مین جو لوگ اس کی خواہش رکھتے ہین - ان کو تقسیم کردو - اس کے بعد ادہم خان نے دعا کے واسطے عرض کیا - تو آپ خاموش ہو رہے - آنے والا پریشان حالی کے ساتھ - خدمت سے اُٹھا - جب ہم نشینون نے دعا نہ کرنے کا سبب دریافت کیا - تو آپنے جواب دیا کہ اس کے سر مین فرمان روائی کی آرزو بھری ہوئی ہے - حالانکہ اس کے تن پر سر نہین ہے - پیر ہمت کیون کر امداد کرے - کہتے ہین انہین ایام مین اتکہ خان نے اُس کو قلعہ آگرہ کے اوپر سے ڈال کر نیستی کے مکان کو روانہ کر دیا -

یاد شیخ یوسف بنگالی رحمہ اللہ

قرطاسی علوم کے واسطے آپ کا دل - کتابون کا صندوق تہا - اور آپ کی زبان مجلد کتابون کی دوکان تہی - آپ نے آغاز جوانی مین عرفی علم کی تحصیل کے واسطے اپنی زاد بوم سے غربت اختیار کی تہی - مہربان تعلیم دہندہ اُستاد کی تلاش مین ایک شہر سے دوسرے شہر کو - اور ایک دیہ سے دوسرے دیہ کو چلے پہرے - بالآخر ازلی ہدایت نے آپ کو احمد آباد گجرات مین خدیو نشاتین قطب مدار علمین شیخ وجیہ الدین احمد علوی کی ملازمت مین پہونچایا - جب تمام نقلی اور عقلی فنون کو تحصیل کر لیا - تو شیخ علوی کی خدمت سے برہان پور کی اجازت ملی - آپنے اُس جگہہ پہونچکر - شیخ سالم کی ہمسائگی مین گوشہ اختیار کیا - علم طب مین شیخ سالم کے بیان کو جالینوسی حکم اور نفس کو مسیحائی حکم حاصل تہا - چند روز بعد شیخ سالم نے اپنی لڑکی آپ کو دیدی - گہر اور سامان دونون ہم پہونچ گئے - بہت مدت تک آپنے درس دیا - لیکن تصوف کی تعلیم سے ہمیشہ احتراز کیا کرتے تہے اور اگر کوئی آرزو مند ضد کر بیٹھتا تہا - تو آپ اُسکو حقیقت آگاہ شیخ طاہر یوسف سندہی کے درس مین بہیج دیا کرتے تہے مسیح القلوب - لبعض علوم مین - اور دریاے فضیلت وکمال شیخ پیر محمد حلیم - اکثر علوم مین آپ کے شاگرد ہین شیخ پیر محمد حلیم - آج کے روز اس درجہ کے آدمی ہین - کہ چہوٹے بڑے - اور مسافر ومقیم ان کے درس سے فیض حاصل کرتے ہین - ایک روز شیخ یوسف کے داماد شیخ سکہجی نے جو حکیم عثمان بولکانی کے شاگرد ہین - مسیح القلوب کی خدمت مین عرض کیا - میرے خسر نے واپسین سفر کے وقت وصیت کی تہی - کہ میرے فرزندون کو حقائق نشار حقیقت آگاہ شیخ طاہر ابن یوسف کے درس مین تبرکاً جاکر دو تین حرف پڑہ لینا چاہئے - اس پڑہنے کی برکت کا اثر اخیر مین ظاہر ہوگا - اب آپ کے دو فرزند عبد اللہ اور عبد الرحمن نے چونکہ پدر بزرگوار کی وصیت پر عمل کیا -

Presented by www.ziaraat.com

اسواسطے اُن کو علم - فضیلت - حق شناسی - اور خدا پرستی یہ جملہ صفات حاصل ہو گئے ہین - یوسفی خوابگاہ مصر برہانپور مین ہے - **مصرع** علومش رہنمائے مین حق باد -

یاد شیخ ابراھیم قاری شطاری

آپ کی زاد بوم سندھ ہی - شیخ لشکر محمد عارف کے مرید ہین - آپ کے افعال کا دامن رعونت کی گرد سے غبار آلودہ نہین ہوا تھا - اور آپ کے مراقبہ کا گریبان خود فروشی کے تکمہ سے خالی تھا - آپ کئی نوع کے خطوط اُستادانہ لکھنا جانتے تھے - علم قرءۃ مین اہل زمانہ کو جو عربی لہجہ سکھایا کرتے تھے - چنانچہ آپ کے پیر - اور مسیح القلوب دونون تجوید قرآنی مین آپ کے شاگرد ہین - آپ کے پیر نے چند روز فتوحات کی آمد اپنے اوپر حرام کرلی تھی - آپ پچیس سال تک لکڑیان جنگل سے لاکر فروخت کرتے رہے - اور اُس کی قیمت جو کچھ آتی تھی وہ خوراک پیر مین صرف ہوا کرتی تھی - **القصہ** جب آپنے اپنے پیر کے ہمراہ احمد آباد مین غوث الاولیا **قدس سرہ** کی ملازمت کی - تو غوث الاولیا نے بہت کچھ توجہ فرماکر آپکو نماز مین اپنا امام بنایا - اس کے بعد آپنے گیارہ سال تک خاص غوث الاولیا کی امامت کی - اور لاہوتی فرع لقب پایا - مسیح القلوب کے بحوالہ بیان پیر روایت ہے - کہ فرماتے تھے - آپ فرض عشا سے فارغ ہونے کے بعد آٹھ رکن کا شغل شروع کردیا کرتے تھے اور صبح کی سفیدی نمودار ہونے تک جاری رکھتے تھے - اور استیلاے عشقیہ کے شغل کو ایک سانس مین چوبیس بار پورا کرتے تھے - لیکن آزادگی اور بیخودی کو زمانہ کی نیرنگیون کے ہاتھ بیچتے نہین تھے - اس قول کی تصدیق اس طرح پر ہے - کہ ایک روز مولانا حافظ صدر سندی نے آپ کی خدمت مین عرض کیا - ہمارے حاکم محمد شاہ فاروقی نے فرمایا ہے - ایک دیرینہ سال ضعیف شخص قرآن پڑھانے والا جو اصول قرءۃ جانتا ہو - پیدا کرو - تاکہ ہم اُس کو پردہ نشینان حرم کی تعلیم پر مقرر کرین - اب بہت کچھ تلاش کے بعد مذکورہ بالا صفات کے ساتھ موصوف آپ کو پایا ہے - اگر اجازت ہو - تو اس کی تجویز عمدگی کے ساتھ کیجاوے - آپنے فرمایا مین نظر باز پیر ہون - میری سال خوردہ صورت پر نگاہ نہین کرنی چاہیئے - لراقمہ

بظاہر من نگہ روا نیست	گاہے بکف پا و گر عذاریم
بگمار نظر اگر توانی	بر باطن ما کہ حسن ساریم

کیونکہ میری آنکھ اور میرا دل ہنوز میرے قابو مین نہین ہین - لہذا بہتر یہی ہے - کہ اس خیال کو ہی چھوڑ دو مجکو اور نیز خود کو خطرناک گرداب مین نہ ڈالو - تاکہ مین ہم عمرون کی خجالت کا باعث نہ بنون - اس طرح کی بے قید

گفت وگو سے اپنی وضع داری کو آپ نے تبدیل نہین فرمایا - اور آزادی کا دامن سبز باغ دکھانے والے کے ہاتھ مین جانے نہین دیا - توکل اور تواضع مین استحکام کے ساتھ قدم جمائے رکھا لباس درویش نما رکھتے تھے - ہر ایک طرح کے ساتھ خواہ سلا ہوا ہوتا - یا بے سلا ہوا ہوتا - برہنگی کا علاج کر لیتے تھے - ایک روز آپ نے سنا کہ ایک شخص ایسا کہتا ہے - کھانا کھانے کے وقت - روزی دینے والے خدا کا نام یاد کرنا چاہیے - اس کا جواب آپ نے دیا - آفرین ہے - تم کو - لیکن ابراہیم کے نزدیک تو صوفی وہ ہے - جو حقیقی رازق کے مشاہدہ کے بدون کھانے پر ہاتھ ہی نہ بڑھاوے - ہجری سنہ نوسو اکیانوین مین آپ کی زندگی کی صبح - کوچ کی شام سے جا ملی - خوابگاہ برہان پور - مصرع صبح وشامش باد زلف وروی حور -

یاد شیخ قطب جہان ذاکر نہروالہ قدس سرہ

آپ نے تجرید کا پانون ہمت کے کاندھے پر رکھ چھوڑا تھا - اور تعلقات کی پابندی اور خواہشات کی دوستی سے انکاری سرہلاتے تھے - ایسی حالت کے ساتھ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی یاد - اور بندگی مین آپ کا ظاہر و باطن آراستہ تھا - آپ کے فرزند شیخ عابد کہتے ہین - میرے بزرگوار باپ کے گھر مین - پرانی چٹائی کے سوا - دیگر اساس البیت مین سے کچھ نہین تھا - مگر ہمیشہ دہلیز کے کواڑون مین زنجیر لگی رہتی تھی - جب کوئی شخص آپ کی ملاقات کے واسطے دروازہ پر آتا تھا - اور آپ چاہتے - کہ اندر بلا لیا جاوے - تو خود باہر نکلکر دروازہ کھول دیا کرتے تھے - اور حجرہ تک ہمراہ آتے تھے - جب وہ شخص لوٹ کر جاتا تھا - تو مشایعت کے واسطے دروازہ تک جاتے تھے اور پھر بدستور زنجیر لگا کر خلوت خانہ مین چلے آتے تھے - الغرض ہمیشہ اسی طرح لوگون کے ساتھ سلوک کیا کرتے تھے شیخ احمد یحییٰ منیری قدس سرہ کے مکتوبات کے مقابلہ مین آپ نے مکتوبات لکھے ہین - جداگانہ ہر ایک مکتوب کے اندر الٰہی اسرار اور معرفتین بہت کچھ بھری ہین اُن کے دیکھنے سے اُن کی حقیقت معلوم ہوتی ہے - ورنہ بیان کے ذریعہ سے کوئی ہاتھ اُن کے کمال کے چہرہ سے نقاب کا ایک کونہ بھی نہین ہٹا سکتا ہے شیخ لشکر محمد عارف - اور اُن کے ماموں شیخ ولی محمد نے اول تلقین ذکر انہین موحد بزرگوار کی ملازمت سے لی تھی - پھر اسکے بعد ان اصحاب نے قطب الاولیا شیخ محمد غوث کی خدمت مین اپنی استعداد کو ترقی دیکر - گروہ کے گروہ لوگون کو ہدایت اور ولایت کے درجہ پر پہونچایا -

مصرع کمل ہمیشہ راحت دیدار باد ۵

Presented by www.ziaraat.com

یاد شیخ بایزید شروانی

آپ سید ولی چرتھا ولی کے مرید ہیں۔ آزادہ ولی کے ساتھ زندگی گزارتے تھے۔ آپ کے شوروفغان سے مجلس سماع میں نمکینی پیدا ہوجاتی تھی۔ اور آپ کے رونے سے ہم نفس اور نظارہ کرنے والے اصحاب رقت لگ بہ میں آکر اس طرح کا نغمہ گایا کرتے تھے۔ بیت۔

کاش غوثی راامی دیدم درین آزردگی	رفتم از آسودگی تا دیدم این ازردہ را

دسوین صدی کے اخیر میں دارالحضور کو روانہ ہوگئے۔ خوابگاہ پایہ تخت آگرہ۔

یاد شیخ لشکر محمد عارف قدس سرہ

آپ ملک راجن۔ ابن ملک بیر۔ ابن ملک رکن قریشی کے فرزندرشید ہیں۔ زمانہ معنی کے اعتبار سے آپ کی نظیرالٰہی علم کے عالم میں بتلاتا تھا۔ اور نظارہ کرنے والا۔ صورت کے اعتبار سے۔ آپ کی شبیہ۔ آئینہ فروش کی دوکان میں ظاہر کرتا تھا۔ چونکہ عبارت کا گھوڑا حقیقت گزاری کے میدان میں بالکل لنگڑا ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہے۔ کہ کسی قدر آپ کے پسندیدہ حالات بیان کرکے سرمایہ سعادت حاصل کرون۔ مضافات گجرات میں ایک قصبہ مہلاسہ نام ہے۔ اس قصبہ میں آپ کا قدسی نفس۔ دسوین صدی کے آغاز میں علم (عدم) سے عیان (وجود) میں بھیجا گیا۔ آپ کی والدہ نے تیرہ روز بعد۔ اور پدر بزرگوار نے چھ برس بعد فرمان طلب قبول کیا۔ لہٰذا آپ کی پرورش کی نوبت آپ کے دادا کو پہونچی۔ آپ کے آباے کرام سپاہی شعار تھے آپ نے ابتداے زمانہ ہوش میں قاضی محمود بیرپوری کا دامن رہنمائی۔ اپنے دست ارادت سے پکڑا تھا۔

ایک روز آپ نے فرمایا۔ قاضی محمود کو پیٹ کی بیماری تھی۔ ایک میدان میں پردہ کی ضرورت پیش آئی اسی اثنا میں میرے دادا کا اونٹ آپہونچا۔ مینے اُس کو بٹھایا۔ اور اسباب میں سے خیمہ نکال کر کھڑا کردیا۔ میرے اس عمل سے پیر بہت خوش ہوئے اور اُن کی خوشی سے میرے حالات کی بہت کچھ درستی ہوئی۔ اور نیز یہی خوشی۔ میری صلاحیت۔ اور راست کرداری کی بنیاد ہوئی۔ شیوہ سپاہ گری۔ آبا و اجداد کا طریقہ تھا یہ طریقہ مینے سولہ برس کی عمر میں توفیق کی بدولت ترک کردیا۔ اور حقیقی رہنمائی کی تلاش کرنے لگا۔ طلب صادق تھی۔ اِس نے مجکو بحرالمعارف شیخ قطب جہان ذاکر نہروالہ کی خدمت میں پہونچایا۔ شیخ نے اولًا مجکو ذکر کا شغل تلقین فرمایا۔ تلقین کے بعد میرے باطن پر وہ ذکر کامل طرح سے غالب ہوگیا۔ یہان تک کہ دوسال تک میرے دل پر تمام اشیا کی آمد و رفت کا راستہ ہی بند رہا۔ مین رسالہ منہاج العابدین

Presented by www.ziaraat.com

پڑھا کرتا تھا۔ جب تک پڑھے ہوئے سبق کے مفہوم کے ساتھ متصف نہین ہوجاتا تھا سبق آگے نہین پڑھتا تھا۔ اس کے بعد ہجری سنہ نوسو اکیاون تھا۔ کہ احمد آباد گجرات مین غوث الاولیا قدس سرہ کی خدمت مین پہونچکر حق شناسی کے پسندیدہ اسباب بہم پہونچائے۔ جب غوث الاولیا نے گوالیار کو معاودت فرمائی تو مینے بھی ہمراہی کا عزم کیا۔ ارشاد ہوا۔ عارف۔ ہم تم کو اپنی جگہہ طالبان معرفت کی ہدایت کے واسطے اسی صوبہ مین چھوڑتے ہین۔ چنانچہ بتعمیل حکم مرشد کم وبیش تیس سال تک احمد آباد مین رہنے کی توفیق ہوئی۔ آخر کار ہجری سنہ نوسو بیاسی مین برہان پور خاندیس کی طرف ارادہ کرکے روانہ ہوگیا۔

ہجری سنہ نوسو ترانوین تک طالبان خدا کے چہرہ پر آپ کی ہدایت کا دروازہ کھلا رہا۔ بہت سے لوگون نے آپ کے موثر انفاس کے فیض سے امکان کے تیرہ وتاریک گھر کو۔ شہود کے فروغ سے الٰہی نور کا محل بنایا۔ اور حقیقت کے ستارہ کو قید کے حضیض سے نکال کر اطلاق کے اوج پر پہونچایا۔ جو اصحاب آپ کے ساتھ نسبت رکھتے ہین۔ اُن کے اذکار سے یہ حالات ناظرین کو معلوم ہونگے۔ **انشاء اللہ العزیز**۔ دوسری شوال سال مذکور کو عالم شہادت کے تنگ کوچہ سے چل کر عالم غیب کی وسیع آبادی مین جا پہونچے۔ آپ کا اسم شریف جو لشکر محمد عارف ہے۔ یہ سال رحلت بتاتا ہے۔
سنہ ٩٩٣ھ

مسیح الاولیا سے روایت ہے۔ ایک روز آپنے فرمایا۔ عیسیٰ۔ اب کثرت اعتباری نے حقیقی لباس پہن لیا ہے اور حقیقی وحدت پردۂ اعتبار مین چھپ گئی ہے۔ کیونکہ عالم (بحیثیت موجودہ) ظاہر ہونے سے پہلے۔ عین حق تھا۔ اور ظاہر ہونے کے بعد حق عین عالم ہوگیا ہے۔ اور جب یہ حالت طاری ہوتی تھی۔ تو یہ جنیدی زمزمہ گایا کرتے تھے ؎

وَغَنّٰى لِي مُنٰى قَلْبِي وَغَنَّيْتُ كَمَا غَنّٰا
وَكُنَّا حَيْثُمَا كَانُوا وَكَانُوا حَيْثُمَا كُنَّا

نیز مسیح الاولیا سے روایت ہے۔ آپ فرماتے تھے۔ خدا کو پہونچنا آسان ہے۔ لیکن حضور خاتم النبوۃ **علیہ السلام** کو پہونچنا دشوار بلکہ سخت دشوار ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ تمام اشیا پر جداگانہ خاص خاص طریقون کے ساتھ متجلّی ہے۔ اور اپنے اپنے خاص طریقہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف ہر ایک کا راستہ لگا ہوا ہے۔ پس اُس خاص طریقہ کے ساتھ وجود مطلق کے تعین اور تشخص کا ادراک یہی خدا کا پالینا ہے۔ اور محمد رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** کی حقیقت جمیع الٰہی اور امکانی کمالات کی جامع ہے۔ اس

حقیقت کی شناخت تمام اسمائی اور صفاتی کمالات کے ساتھ متصف ہونے پر موقوف ہے۔ متفرق تعینات کے ساتھ جو طریقے مخصوص ہین۔ جب تک اُن تمام طریقون کے ساتھ۔ وجود کی معرفت اجمالاً اور تفصیلاً حاصل نہ ہو۔ تب تک طالب ذات با برکات احمدی علیہ السلام کا عارف نہین ہو سکتا ہے۔

نیز مسیح الاولیا سے روایت ہے۔ سید عبد الغفور سندھی نے۔ جب آپ کے حضور مین رسم بیعت ادا کی۔ تو آپنے فرمایا۔ عیسیٰ شیخ ابو العباس قصاب کہتے تھے۔ میرے باپ مجکو بزکشی کے سوا دوسرا کام سکہاتے ہی نہ تھے۔ اور استعداد کی تعلیم نے ولایت کے اس عالی مرتبہ کو پہونچایا۔ اور خود میرے آباؤ اجداد کا شعار مردم کشی و سپاہیانہ نوکری اختیار تھا۔ دیکھو۔ استعداد نے مجکو کس سے کمان لاکر کار برادر سلامات کی رہنمائی کے واسطے مامور کیا ہے۔

نیز مسیح الاولیا سے روایت ہے۔ ایک روز رابعہ وقت بو بو راستی فرماتی تہین۔ ایک روز صبح کے وقت پدر بزرگوار نے مجھسے اور برادرم ملک محمد سے اولاً راز مخفی رکہنے کا عہد لیا۔ اور اس کے بعد یہ الہامی لطیفہ بیان کیا۔ کہ آج کی رات تاریک مکان مین مراقبہ کے واسطے مینے سر جھکا رکہا تہا۔ یا عبد الرحمن کی آواز تین دفعہ مینے سنی۔ تیسری دفعہ مینے لبیک کہا۔ آواز آئی۔ تم تاریکی مین بیٹھے ہوئے ہو۔ مین چراغ بھیجتا ہون ایکایکی ایسی روشنی پہیلی۔ کہ اُس کی کیفیت کے خطا سے سر ہلاتے تھے۔ اور بو بو راستی نے یہ بہی کہا۔ کہ تیس سال بعد آپ کے دریافت کرنے پر مینے اس راز کی مہر کہولی ہے۔ اور نیز آپ فرمایا کرتے تہے۔ اپنی قطبیت کا خطاب مین بہت برسون تک پوشیدہ رکہتا رہا۔ ایک روز قوال آیا۔ اور اُس نے وہ غزل گائی۔ جو درجہ قطبیت کی خبر دیتی تہی۔ مسکراتے ہوئے فرمایا۔ عیسیٰ۔ اس قوال کو میرے راز کی آگاہی کس نے دیدی۔ بیت۔

سِرّ خدا کہ سالک عارف بہ کس نہ گفت		در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید	

نیز مسیح الاولیا سے روایت ہے۔ شعبان کا مہینا اور ہللی سنہ ایک ہزار تیرہ تہا۔ کہ ضدیو نشاء تین۔ خداوند دولت دارین خانخانان سپہ سالار اکبر شاہ۔ والشعر سنجیدہ اطوار۔ پسندیدہ اخلاق شیخ الہداد مبارک۔ رکن نضیلت و عرفان مولانا صالح سندہی۔ اور صدر آرائے شریعت و عدالت قاضی عبد العزیز عیسیٰ قادری اجینی۔ یہ چارون اصحاب اس درویش کے مکان مین راز کی باتین کر رہے تھے۔ اسی اثنا مین بحر العلوم قاضی نصیر ابن شیخ سراج محمد برہانپوری دروازہ کے باہر سے جھومتے ہوئے آپہونچے۔ اور جو چند۔ باتین بیان کین۔ منجملہ اُن کے ایک یہ بہی ہے۔ کہ رابعہ وقت بو بو راستی دختر شیخ لشکر محمد عارف ایک روز فرماتی تہین۔ بابا کے اوپر ایک عجیب حالت طاری تہی۔ جو تعبیر اور تقریر مین نہین آسکتی ہے۔ جب وہ

حالت موقوف ہوئی - تو اُس کی کیفیت دریافت کی گئی - فرمایا - بایزیدی مقام پر مجکو لے گئے تھے - اللہ تعالیٰ جل شانہ کا احسان ہے - کہ میری زبان سبحانی کہنے سے محفوظ رہی - اس کے بعد مسیح الاولیا سے روایت ہے - کہ اس مین شک نہین ایسا ہی ہے - مجکو بھی اُس وقت مین بلایا تھا - اور فرمایا - عیسیٰ **سبحان ربی الاعلیٰ** بہتر ہے یا **سبحانی الاعلیٰ** اور **سبحانہ** کہنا اچھا ہے - یا **سبحانی** کہنا مینے عرض کیا - نہین - سبحانہ ہی کہنا اچھا ہے -

راقم - گلزار کے ذہن مین یہ بات آتی ہے - جب صوفی فنا کی امداد سے - عروجی سیر مین - امکانی خلعت جسم سے اُتار کر الٰہی لباس مین آگیا - اور اُسکی مراد اپنی تنزیہ ہوئی - تو اُس وقت مین **سبحانہ** کی آواز کا منہ سے نکلنا تاویل اور توجیہ کا محتاج ہے - اور **سبحانی** کی آواز اگر نکلے - تو بے محل نہین - کیونکہ یہی اُسکی مراد ہے - اِس بنیاد پر **سبحانہ** کے بہتر ہونے کے واسطے دو توجیہین درکار ہونگی - البتہ اُس وقت مین توجیہ کی ضرورت نہین ہے - جب مراد یہ ہو - کہ بایزیدی مرتبہ کو پہونچنے والا شخص اگر سبحانہ کہے گا - تو ظاہر ہوگا - کہ امکان اور وجوب کے دونون دریاؤن کو جذبات کی موجون نے درہم برہم نہین کردیا ہے - اور شریعت کا برزخ کہ اسی کی رعایت کے اندر حفظ مراتب ہے - درمیان مین حائل ہے اور اس مقام کا کمال ہی اس کے سوا نہین ہے - یعنی بایزیدی مرتبہ کو پہونچکر **سبحانی** نہ کہے - بلکہ سبحانہ کہے - جیسے کہ نزولی سیر مین جب ذات مطلق - انسانی مظہر سے ظہور کرتی ہے - تو سبحانہ کہتی ہے نہ **سبحانی** -

جو اصحاب مبدا اور معاد کا راستہ چلنے والے ہین - اور نیز جن صاحبون پر عروج اور نزول کی منزلون کے حالات منکشف ہین - اُن روشن ضمیر اصحاب کو اچھی طرح معلوم ہے - کہ عنوان سوال یہ ہے - سبحانی کہنا بہتر ہے - یا سبحانہ - اس عنوان سے یہ بات مفہوم ہوتی ہے - کہ جب سالک امکانی مراتب طے کرکے وجوب کے مرتبہ کو پہونچتا ہے - تو اُس وقت اِن دونون صیغون مین سے کون سے صیغہ کا کہنا بہتر ہے - ظاہر مین تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سبحانی کہنا مناسب ہے نہ سبحانہ - پس اس حالت پر نظر کرلے اس اعتراض کو گنجائش ہے - کہ مجیب نے کس اعتبار سے سبحانہ کو اولیٰ کہا - لیکن جب سوال وجواب کی عبارت سے مراد یہ مفہوم نہ ہو جس کا ذکر اوپر کیا گیا - بلکہ مراد یہ ہو - کہ مقام سبحانی مقام سبحانہ سے بہتر ہے - یا سبحانی کہنے والا سبحانہ کہنے والے سے افضل ہے - یا اس کے خلاف ہے - تو اس صورت

ین جواب پر ہرگز اعتراض وارد نہین ہوتا ہے۔ کیونکہ اس تقدیر پر جواب کے معنی یہ ہو جاتے ہین۔ کہ سبحانہ کا مقام۔ اور سبحانہ کہنے والا۔ افضل اور اعلیٰ ہے۔

ولا ریب فیہ خصوصًا لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید لان القائل بقولہ سبحانہ متصف بالکون بعد الاتصاف بالالوھیۃ کما اتصف الحق بہ بعد ما کان واجبًا والقائل بکلمۃ سبحانی ھو المتصف بالوجوب بلا اعتبار اتصافہ بالکون فالاول محقق والثانی مجذوب ومقام التحقیق اسنی من مقام الجذبۃ

اس مین کچھ شک نہین ہے بالخصوص اُس شخص کے واسطے جو صاحب دل ہے یا کان لگا کر حضور قلب سے بات کو سنتا ہے۔ کیونکہ سبحانہ کہنے والا الوہیت کے ساتھ متصف ہونے کے بعد امکان کے ساتھ متصف ہے جیسے کہ حق بعد اسکے کہ واجب تھا اب امکان کے ساتھ متصف ہو گیا۔ اور کلمہ سبحانی کہنے والا۔ وجوب کے ساتھ متصف ہوتا ہے جس کے اندر امکان کے ساتھ متصف ہونے کے اعتبار کو دخل نہین۔ پس سبحانہ کہنے والا محقق ہے۔ اور سبحانی کہنے والا مجذوب ہے اور مقام تحقیق مقام جذبہ سے روشن تر ہوتا ہے۔

اور اسی توجیہ پر شیخ الاولیا کے خط کی بھی نظر ہے۔ جو راقم کے عریضہ کے جواب مین صادر ہوا ہے۔ راقم کے عریضہ مین اسی قسم کا اعتراض تھا۔ حاصل خط یہ ہے۔ کہ جب سلطان العارفین ابو یزید بسطامی نے مقام سبحانی سے ترقی فرمائی۔ اور اپنے تئین۔ جس طرح آلہیات کے ساتھ متجلی پایا تھا اُسی طرح امکانات کے ساتھ متلبس پایا۔ تو بول اُٹھے۔

ان قلت یوما سبحانی ما اعظم شانی فانا مجوسی وانا کافر واقطع زناری واقول اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ

اگر مینے کسی روز سبحانی ما اعظم شانی کہا۔ تو مین مجوسی اور کافر ہو گیا۔ اور اب مین زنار قطع کر کے کہتا ہون۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ

کیونکہ انسان وجود مطلق کا خلیفہ ہے مرتبہ واحدیۃ کے اعتبار سے۔ اسواسطے کہ اُسنے مرتبہ واحدیۃ کے اندر ظاہر وجود مین بھی ظہور کیا ہے۔ جس کا خاص وصف وجوب ہے اور ظاہر علم مین بھی ظہور کیا ہے جس کے لوازم مین امکان داخل ہے۔

ولذلک یقال فی حق ابن منصور لو کان

اسی واسطے ابن منصور کے حق کہا جاتا ہے۔ اگر حلاج کے

فی زماننا لرقلیاه عما کان علیه و ما ذلك الترقی الا الاتصاف بالکائنات بعد الاتصاف بالاعیان کما اتصف الحق بالکون بعد ما کان واجبا۔

زمانہ میں ہوتے تو ہم اُن کو اُس حالت سے ترقی دیدیتے جو اُن کو حاصل تھی۔ اور یہ ترقی سوائے اسکے نہیں ہے کہ کائنات کے ساتھ اتصاف پیدا کیا جاوے۔ بعد اسکے کہ آلہیات کے ساتھ اتصاف پیدا ہو چکا ہے۔ جیسے کہ حق۔ امکان کے ساتھ متصف ہوا ہے۔ بعد اسکے کہ واجب تھا۔

پس سبحانہ۔ عبارت ترقی مراتب سے ہے۔ نہ سبحانی۔ پس اسی کو سمجھ لینا چاہیے۔

واضح ہو۔ کہ اس مقدمہ کا غالب۔ صاحب فصوص الحکم کا کلام ہے۔ جس کو مصنف نے فص نوحی میں وارد فرمایا ہے۔ یعنی یہ کہ قوم کا نوح علیہ السلام سے بھاگنا اسواسطے تھا۔ کہ آپ کی دعوت میں تنزیہ اور تشبیہ کے درمیان میں جامعیت نہیں تھی۔

قال دعوت قومی لیلا من حیث حقایقهم الباطنة الی التنزیه و نهارا من حیث حقایقهم الظاهرة الی التشبیه۔ فلم یزدهم دعائی الا فرارا۔ ای نفورا۔ مما دعوتهم الیه

نوح علیہ السلام نے عرض کیا۔ میں نے اپنی قوم کو بلایا۔ راتوں میں اُن کی باطنی حقیقتوں کے اعتبار سے تنزیہ کی طرف اور دنوں میں اُن کی ظاہری حقیقتوں کے اعتبار سے تشبیہ کی طرف۔ مگر میری دعا نے فرار کے سوا کوئی فرق نہیں کیا یعنی قوم کو جس امر کی طرف میں بلاتا تھا اُس سے نفرت ہوئی۔

ثم قال انهم لم یجیبوا دعوته لما فیه من الفرقان بین التنزیه و التشبیه و فی الامر ای فی نفسه قرآن و جمع بینهما لا فرقان و تمیز بینهما۔

پھر مصنف فصوص لکھتے ہیں۔ قوم نے جو نوح علیہ السلام کی دعوت کو قبول نہیں کیا۔ تو اس کا سبب سوائے اس کے نہیں ہے کہ اس دعوت کے اندر تنزیہ اور تشبیہ کے درمیان میں۔ فرقان (افتراق) ہے اور نفس الامر میں تنزیہ اور تشبیہ کے درمیان قرآن (قرب) اور جمع چاہیے۔ نہ کہ ان دونوں کے درمیان فرقان (افتراق) اور امتیاز۔

ثم قال فان القران يتضمن الفرقان تضمن الكل لاجزائه والفرقان لايتضمن القرآن فان الجزء لايتضمن الكل فالقران اكمل من الفرقان۔

پھر مصنف فصوص لکھتے ہیں۔ کہ قرآن شامل ہے فرقان کو جیسے کہ کل اپنی اجزا کو شامل ہوتا ہے۔ اور فرقان قرآن کو شامل نہیں ہے۔ کیونکہ جزء کل کو شامل نہیں ہوتا ہے لہذا قرآن بہ نسبت فرقان کے زیادہ کامل ہے۔

ثم قال وهذا اى لكون القران اكمل من الفرقان ما اختص بالقران الا محمد صلى الله عليه وسلم بالاصالة وهذه امة التى هى خيرامة اخرجت للناس بالمتابعة والمراد بالقران الذى اختص به النبى صلے الله عليه وسلم وامته انما هو بالحقيقة السوائية الاعتدالية الجامعة بين التنزيه والتشبيه وسائر المتقابلات بحيث لايغلب احد المتقابلين على الأخر فى مرتبة من المراتب فليس كمثله شىء اى فقوله تعالى ليس كمثله شىء فجمع الامرا امرالتنزيه والتشبيه فى امر واحد اى آية واحدة وهى مجموع تلك الاية او كلام واحد وهو كل من نصفيها۔

پھر مصنف فصوص لکھتے ہیں چونکہ قرآن۔ فرقان کی بہ نسبت زیادہ کامل ہے۔ لہذا قرآن کے ساتھ جس کو خصوصیت دی گئی۔ وہ اصالۃً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ اور اتباعاً یا امت ہے جو بہترین امم ہے۔ وہ امم جو لوگوں کی رہنمائی کے لئے پیدا کی گئی ہیں اور جس قرآن کے ساتھ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور آپ کی امت خاص کی گئی ہے۔ اس سے مراد وہ قرآن ہے۔ جو ایسی حقیقت کو شامل ہے۔ جو مساوات اور اعتدال کا درجہ رکھتی ہے۔ اور نیز تنزیہ وتشبیہ اور تمام متقابلات کو اس طور پر جامع ہے۔ کہ دونوں متقابلوں میں سے کوئی کسی پر کسی مرتبہ میں غالب نہ ہو۔ لہذا مثل اس قرآن کے کوئی شے نہیں ہے یعنی خود قول اللہ تعالے جل شانہ کا ہے **لیس کمثله شیء** پس تنزیہ وتشبیہ دونوں آیۃ واحدہ میں جمع ہیں۔ اور آیۃ سے مراد ساری یہ آیۃ ہے۔ یا تنزیہ وتشبیہ دونوں کلام واحد میں جمع ہیں اور کلام سے عبارت منجملہ آیۃ کے دو نصفوں کے کوئی سا بھی ایک نصف ہے۔

ثم قال فلوان نوحا اتى بمثل هذه الاية اجابوه۔

پھر مصنف فصوص لکھتے ہیں۔ اگر نوح علیہ السلام اس آیۃ کی ہدایت کے بموجب تعلیم فرماتے۔ تو قوم اس کو

ضرور قبول کرتی۔

اور اسی طرز پر مسیح الاولیا کا بھی بیان ہے۔ جس کو صاحب موصوف انوار الاسرار کے دیباچہ
مین جہان اقسام تفسیر لکھے ہین۔ لکھتے ہین۔

قولہ ومن فسرہ واولہ علی الباطن ولو یلتفت الی ظاھرہ اصلا کاذھب الی فرعون انہ طغی یراد بھا ان موسیٰ روحہ وفرعون نفسہ من غیر ملاحظہ معنی الاصلی الذی نزل لاجلہ فھو باطنی البطونۃ فی احد معانیہ ومن فسرہ علی الظاھر الصرف من غیر ایمان واقرار بالاشارات والنکت التی ھی عین البلاغۃ الی ربہ ومحض الفصاحۃ من نفسہ فھو حشوی خارجی مار ای من جلال قرائنہ الاس اوقات عزتہ ولم یظفر بدخولہ فی مجلس وقوف علی جمالہ المندرج فیہ والمندمج تحتہ ومن جمع بینھما فھو العارف الکامل الواقف بالکتاب وبمراد نزولہ۔

مسیح الاولیا کا بیان ہے۔ جس شخص نے قرآن کی تفسیر کی اور صرف باطن کی طرف تاویل کرکے کھینچ لے گیا۔ اور ظاہر کی طرف قطعی ملتفت نہین ہوا۔ جیسے اذھب الی فرعون انہ طغی سے یہ ارادہ کیا کہ موسیٰ اُسکی روح ہے اور فرعون اُس کا نفس ہے۔ بغیر اُن اصلی معنی کے لحاظ کے۔ جن کے واسطے خاص کر قرآن نازل ہوا ہے وہ شخص باطنی ہے۔ کیونکہ قرآن کے دونون معانی مین سے ایک کو چھوڑ کر ایک کے اندر گھس گیا ہے۔ اور جس شخص نے قرآن کی تفسیر صرف ظاہر پر کی۔ اور جو اشارات اور نکات اللہ تعالیٰ جل شانہ کی نسبت کرکے عین بلاغت ہین۔ اور تفسیر کنندہ کی نسبت کرکے محض فصاحت ہین ان اشارات اور نکات کا یہ مفسر نہ ایمان رکھتا ہے۔ اور نہ اقرار کرتا ہے۔ وہ شخص حشوی خارجی ہے جس کو جلال قرائۃ مین سے بیرونی پردہای عزت کے سوا۔ کچھہ نظر نہین آیا۔ اور اُسکو محل قیام مین داخل ہوکر اس جمال کا دیکھنا نصیب نہین ہوا جو اس کے اندر مندرج اور پوشیدہ ہے۔ اور جس شخص نے ظاہری اور باطنی دونون معانی کو جمع کیا۔ وہ شخص عارف کامل ہے اور کتاب سے اور مراد نزول سے واقف ہے۔

اور انہین ظاہری باتون کے طور پر وہ تحقیق بھی ہے۔ جو لفظ انفس کے متعلق مسیح الاولیا نے لکھی ہے

یعنی انسان کی عنصری ترکیب مین روح واجب کے مرتبہ مین ہے - کالبد ممکن کے درجہ مین ہے - اور دل اس مقام پر ہے جو دونون کو جامع ہے [لہ] عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُکَ وَاحِدٌ بیت -

یک نکتہ بیش نیست غم عشق وین عجب	از ہر کسے کہ مے شنوم نا مکرر ست

خلاصہ اس طول وطویل منقولات کا سوائے اس کے نہین ہے - کہ جامعیۃ کا مرتبہ افضل ہے سبحانہ تنزیہ جامع ہے - اور سبحانی صرف تنزیہ واجب ہے [لہ] فظہر المراد وزال الاعتراض :

یاد قاضی محمود موربی

مورب ایک موضع ہے مضافات گجرات مین - آپ شیخ لشکر محمد عارف قدس سرہ کے مرید مین - رسمی علوم کی تحصیل نے آپ کو فضیلت کے درجہ پر پہونچایا تھا - حکیم عثمان بوبکانی اور مولانا موسیٰ بوبکانی جو عادل پور برہان پور کے مدرس تھے - بعض علوم مین مثل عربی اور نحو کے آپ کے شاگرد مین آپ کے پیر سے روایت ہے - جن ایام مین راوی (مین) ہدایہ فقہ قاضی محمود سے اور قاضی محمود نقد نصوص اندر مراۃ العارفین - اس درویش سے پڑھتے تھے - تو آپ کو ایک مسئلہ کلام مین سخت دشواری پیش آئی - کہ یہ جلیل القدر صفت اللہ تعالیٰ جل شانہ کی نسبت اس طرح کیون کر ثابت کی جاوے جو اعتراض سے سالم رہے - القصہ مسئلہ مذکور اس طرز سے دلنشین کیا گیا - کہ تردد کی خلش آپ کے ذہن مین باقی نہین رہی - اور عبارت والون کے جھگڑے سے آپ کے ضمیر کو نجات مل کر سکون حاصل ہوا - اُس وقت آپ نے کہا - مردون کے واسطے یہ بڑی لغزش گاہ ہے - اس موقع کے واسطے ایک عصا ہاتھ آیا - اور نیز آپ فرماتے تھے - جس روز سے شیخ عارف کے ہاتھ پر مینے بیعت کی ہے - اُس روز سے علوم اور فنون کی بہت سی مشکل اور مخفی باتین میری طبیعت پر ملازمت پیر کے فیض سے بآسانی حل ہو جاتی ہین - اور بہت مدت سے ایسا ہوتا ہے - کہ حقائق پناہی مولانا عبدالرحمن جامی قدس سرہ عالم خواب مین میری دشواریان حل کر دیتے ہین -

مصرع با د آسان در طریقت انچہ دشوارش بود -

یاد شیخ اولیا

آپ نے قدم فرسائی کی - تو صدق وصفا کے میدان مین - اور خانہ نشین ہوئے - تو فقر وفنا

[لہ] ہماری عبارتین متعدد مین اور تیرا حسن صرف ایک ہے ۱۲ [لہ] مراد ظاہر ہو گئی اور اعتراض رفع ہو گیا - ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

کے کوچہ مین شیخ لشکر محمد عارف کے خلیفہ تھے - اور شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری سے نسبت تھی - قدس اسرارہم - ایک روز آپ کے پاس خبر آئی - کہ آپ کا بیٹا اور داماد دونون - جان فرسا لڑائی کے معرکہ مین مارے گئے اس خبر کو آپنے کشادہ پیشانی کے ساتھہ سنا - ماتم اور تعزیت کا رنگ ڈھنگ آپ کے اوضاع اور اطوار سے قطعی پیدا نہین ہوا - اور اِن دونون عزیزون کی خبر کا جان گزا خط اپنی بیوی کے پاس لیجا کر اس عنوان سے سنایا - کہ تمہارے واسطے ایزدی بارگاہ کا ہدیہ لایا ہون مصرع خدا بر صبر او پاداش بخشاد -

یاد شیخ رکن الدین ابن محمود

آپ کی زاد بوم بیانہ ہے - جو دار السلطنت آگرہ سے دو منزل دور ہے - یہان کا نیل اور مہندی دونون چیزین بے مثل ہوتی ہین - اہل جہان سوغات سمجھکر ہر ایک ملک کو لیجاتے ہین - آپ فرماتے تھے - ہم تین شخص جو باہم برادر تھے - مراغہ تبریز سے ہند کی طرف آئے تھے - شرف الدین - داؤد - اور عبد المجید - پہلے بھائی نے بیانہ مین عقد کر لیا - اور دوسرے ڈ جور ہے - یہ مجرد اور حصور ہی مرے - شیخ رکن الدین چودھوین پشت مین شرف الدین کو پہونچتے ہین - جس سال ہیمو نام بیکر پرست - جنت آشیانی کے لشکر سے بھڑ گیا تھا - آپ بیانہ سے چل کر دار الامان منڈو مالوہ مین چلے آئے تھے - صناعت خان کی بے ستون مسجد بادشاہان خلیج کا جہان گنبد ہے - اوسکی جنوبی سمت مین واقع ہے - اسی مسجد مین آپ نے قیام فرمایا - اور خدا پرستی - اور بیدار دلی کے ساتھہ متوکلون کی طرح گزران کی - نحو اور فقہ کی کتابون سے آگاہ تھے - پرہیزگاری اور کم آزاری مین استحکام کے ساتھہ قدم جمائے ہوئے تھے کامل بائیس سال تک درویش زادون کو - بدون اجرت لینے اور احسان رکھنے کے قرآن پڑھایا - اور عربی زبان مین استعداد پیدا کراتے رہے - اپنے حجرہ سے جامع مسجد اور جنازہ کی نماز کے سوا - کہین نہین گئے - تاریخ چوبیسوین جمادی الاول ہجری سنہ نوسو بانوین کو روانہ مکان قدس ہوئے - ایک لڑکے کو بیانہ سے ہمراہ لائے تھے - جس کا نام عبد الغفار ہے - یہ آج تک اُسی مسجد مین زندگی گزار رہے ہین - خوابگاہ منڈو - سید محمود کی مسجد کے صحن مین مصرع باد رکنی از ارم ماوائے او -

یاد شیخ یوسف قادری

آپ سید اسمعیل کے مرید ہین - جو شیخ کمال الدین قریشی کے خلفا مین سے ہین - آگرہ کے نئے قلعہ مین سکونت رکھتے تھے - سرگشتہ طالبان خدا کی رہنمائی کے بارہ مین بہت کچھہ دلسوزی اور کوشش سے کام لیتے تھے - بالآخر پیر بزرگوار نے اپنی دامادی سے آپ کو سرفراز فرمایا - اس ظاہری رشتہ کے ساتھہ معنوی نسبت کا رشتہ

اور پیدا ہو گیا - ان دونون صدفون کے شاہوار موتی دار السلطنۃ مین موجود ہین - خدا کرے - خدا شناسی کا شرف نصیب ہو مصرع کو درخت سعی تا از وصل جانان برخوریم ؛

یاد شیخ حسن چشتی

آپ کی زاد بوم قصبہ تھانیسر ہے - جو سلطان پور نندربار کے پرگنات مین سے ہے - آپ بہت پرانے ضعیف العمر مگر زندہ دل شخص تھے - ہمیشہ نمناک آنکھون کے ساتھ زانو پہ سر کیے ہوئے بیٹھے رہا کرتے تھے آپ کی صحبت مین دل ربائی کی صفت تھی - جو شخص ایکبار آپ کو دیکھ لیتا تھا - اُس کو پھر دوبارہ آپ کے دیکھے بدون آرام پانا ممکن نہین ہوتا تھا مسیح القلوب سے روایت ہے باوجودیکہ آپ کے پانچ لڑکے تھے - جو دینداری اور علم سے آراستہ تھے - اور با ارادت معتقدین کی ایک جماعت کی جماعت تھی - لیکن درویشون اور عالمون کی ملازمت مین جب جایا کرتے تھے - تو تنہا جایا کرتے تھے - جب اس بارہ مین آپ سے دریافت کیا گیا - تو فرمایا کہ مجکو یہ خیال ہوتا ہے - کہین ایسا نہ ہو کہ بزرگان دین کی ملاقات کے وقت ہمراہیون کے دل کسی اندیشہ باطل مین مبتلا ہو جاوین - یا میرے دل مین اپنے ہمراہی فرزندون اور مریدون کے واسطے کوئی ایسی خواہش پیدا ہو وے جس مین مشائخ طریقت کی خوشنودی نہ ہو - اس سبب سے خدا شناس گروہ کی خدمت مین تنہا جانا بہتر معلوم ہوا **بیت**

چراغ مہر و خورشید محبت	شب تنہائیش را در کمین باد

یاد شیخ محمد

آپ علوم غریبہ بالخصوص اقسام جفر اور دفق اعداد اچھی طرح جانتے تھے - علم کو عمل کے ساتھ رفیق بنا کر اپنی مصاحبت سے لوگون کو فیض پہونچاتے تھے - قرآنی تلاوت کے وقت بہت کچھ تاثیر اور ترتیل کام مین لاکر سننے والون کو خدائی پیغام پہونچایا کرتے تھے - ہمیشہ مہمان خانہ مین مقیم اور مسافر ہم نشینون کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے - محبت کا دلولہ - اور عشق کا شعشعہ - ہمیشہ اور ہر وقت آپ کا حریف تھا - اور دائمی شگفتگی آپ کے مزاج کا جزو تھی - امام فضلا آپ کی رحلت کی تاریخ ہے - سنہ ۹۹۳ھ

یاد شاہ منجھن

آپ عبد اللہ ابن قاضی خیر الدین کے فرزند ہین - شریف اور نجیب الطرفین تھے - آپ کے پدری دادا - خلاصۃ العلما قاضی تاج الدین نحوی - اور مادری دادا - زبدۃ السادات قاضی سمار الدین دہلوی ہین - جو

فتوی نویسی کے عالی منصب پر سرفراز اور قتلغ خانی کے پاک خطاب کے ساتھ مشہور تھے - آپ کے پیر بیعت تاج العرفا سید تاج الدین بخاری ہین - یہ سید صاحب - بہت کچھ معرفت اور سیاحی کے ساتھ روشناس ہین - اور ہر ایک ملک کے مشائخ سے ان کو خلافت حاصل ہے - جب سید صاحب ہند مین آئے - تو غوث الاولیا کی ملازمت حاصل کر کے خلعت اجازت پایا - پہر اس کے بعد - اسی شطاریہ سلسلہ مین اپنے تئین مشہور کیا - اپنے مرید شاہ منجہن کی سفارش - حضور غوث الاولیا مین کر کے - خدمت مین چہوڑا - آپ اُس فرصت مین مرشد کی جملہ تصانیف مین سے جواہر خمسہ کو پیر کی خدمت مین پڑہ کر - اپنے عمل مین لائے - جواہر خمسہ ایک کتاب ہے - جو زاہد کے اشغال - سالک کی رفتار - اور صوفی کے اعتقاد پر شامل ہے - خرقہ خاص جو کوہستان چنار کی ریاضت کے وقت غوث الاولیا پہنے رہتے تہے - آپ کو عطا ہوا ہجری سنہ ایک ہزار چودہ مین آپ کے فرزند ارجمند شیخ عثمان کے ہاتہون - راقم نے بہی اُس خرقہ کی زیارت کی تہی -

اب مین کسی قدر حالات لکہتا ہون - شاہ منجہن - خلاصہ علماے زمانہ شیخ احمدی کے ہمدرس تہے - تمام علوم متداولہ کا محققانہ درس فرمایا کرتے تہے - شرعی حدود اور اُس کے آداب کا لحاظ رکہنے مین - بہت کچہہ کوشش اور اہتمام کام مین لاتے تہے - آپ کے ایام زندگانی - درس - مطالعہ - مراقبہ - اور محاسبہ مین وقف تہی جس سال مین شیرخان سور نے قلعہ راے سین فتح کر کے اسلام آباد نام رکہا - اس سال مین آپ اپنے وطن لکہنوتی سے چل کر اُس قلعہ مین آئے تہے - ایک عمر تک اُس قلعہ کی شیخ الاسلامی اور خانقاہ داری کا منصب آپ کے نام سے رہا - جب قلعہ مذکور کی سرداری کی نوبت ہنود کو پہونچی - تو آپ وہان سے بہ ترک سکونت سارنگ پور مالوہ مین چلے آئے - اور یہین مکان بنا لیا - ایسا عالم جو علوم کی فیض رسانی کا دروازہ لوگون پر کشادہ کرے - اُس زمانہ مین اور اُن اطراف مین نہین تہا - اور کتابین بہی حادثہ کے سبب سے لوٹ مین جاتی رہین تہین - ناچار آپ نے ہر ایک فن مین اپنی یاد سے ایک ایک رسالہ مرتب اور تحریر کر لیا - اور طالبان علم کو اُس وقت تک کہ معسری مبسوط کتابین ہاتہ آوین - اُن مرتبہ رسالون کے ذریعہ سے فیض بخشی فرماتے رہے - بعدہ آپ کے گرامی قدوم کی برکت سے سارنگ پور شہر - شیراز کی طرح دار العلوم بن گیا - اور بہت سے اہل کمال آدمیون کے واسطے وہان کی دامنگیر خاک سکونت کا باعث ہوئی -

جب آپ کا وقت پیری آ پہونچا - تو آپ نے دل کو فرزندون اور عزیزون کی محبت سے پاک کیا اور قصبہ اشٹہ مین جو سارنگ پور سے دو منزل دور ہے - گوشہ نشینی کے واسطے مکان اختیار فرمایا - پہر چند سال بعد ہجری

سنہ ایک ہزار ایک کے ماہ ربیع الاول مین آپ بمقام سارنگ پور گئے - اور تمام چھوٹون بڑون سے خوشنودی حاصل کی - اور رخصت ہوکر وہان سے پہر اپنے گوشہ نشینی کے حجرہ مین واپس چلے آئے - اب اس وقت مین عمر شریف کا سال اسّی کے خانہ مین آگیا تہا - اس مہینے مین آپنے ایک روز اُن اصحاب کے ساتہہ جو ذکر جہر کے ہنگامہ مین حاضر تہے - جہان فانی کے وداعی مراسم ادا کئے -

آپ کے جد بزرگوار قاضی تاج الدین نحوی شیخ محمود زندہ پوش قرشی عشقی کی نسل سے ہین جن کی خانقاہ اسلامی شہر بلخ مین تہی - جس زمانہ مین اشرف دانشوران قاضی شہاب الدین صاحب بحر مواج اور قاضی فخر الدین کی ذات مبارک سے ہندمین مجلس فیض عین رونق پر تہی - اُس زمانہ مین قاضی تاج الدین نحوی بلخ سے ہندوستان مین آئے تہے - اور شہر لکھنوتی مین قیام کی تجویز کی تہی - بہت سے طالبان علوم کو علوم اور فضیلت سے آشنا کردیا - جب ہجری سنہ نوسو چہیاسی مین مالک اقلیم اکبر شاہ نے مالوہ کی طرف کوچ فرمایا - توصوبہ مالوہ کے تمام مشائخ ایک وجہ خاص سے لشکر مین فراہم کئے گئے - اس مجمع مین راقم کوشاہ جین کی خدمت مین حاضری کا موقع ملاتہا - دیدار اور دست بوسی سے فیض پایا تہا - خدا کرے - آپ کی برکات دوام کے ساتہہ ہم آغوش رہین -

یاد خواجہ کلان پور خواجہ جوئباری

آپ - دینی سعادت مین - موحدانِ سابق کے ہم پایہ - اور دنیاوی تصرفات مین فرمان روایان زمانہ کے ہمسر تہے - بااینہمہ طریقت - آزادگی بے تعلقی - اور درویشی کے قانون اور آئین مین ایک شمہ بہی فروگزاشت نہین کرتے تہے - کہتے ہین - حاجتمندون کی معروضات اور ارباب ہوس کی خواہشات سننے کے بعد - اُسی حجرہ مین گہس جایا کرتے تہے - جو بنا رکہا تہا اور تن گدازی - اور روح پروری کے کام مین مشغول ہوجاتے تہے - اسی طریقہ سے تمام عمر گزاردی - جب ہجری سنہ نوسو بانوین مین - اپنے اعضا وجوارح ملک عدم کے سپرد کرکے عنصری مکان سے اصلی مقام کو کوچ فرمایا - تو گہر مین سے سواے ایک شکستہ خشت اور ایک پرانی چٹائی کے کچہہ نہین نکلا -

یاد شیخ یوسف بن شیخ عبد اللہ تمیمی انصاری

آپ نے کتابی علم کی تحصیل - اپنے پدر بزرگوار کی تعلیم سے کی تہی - جب آپ امیر سید اسمعیل ابن سید ابدال قادری کی صحبت مین پہونچے - تو یہان نسبت دامادی پیدا ہوگئی - اور نیز ان کا دامن پکڑ کر آتش

معرفت کا سامان فراہم کیا۔ چند روز بعد سید اسمٰعیل نے خرقہ خلافت عطا فرماکر اپنا جانشین بنایا۔ دنیا دی داد ستد۔ ہر ایک کی ضرورت اور عدم ضرورت کے اعتبار سے لازمہ بشریت ہے۔ اس داد وستد کے اندر مکروفریب کو آپ کے افعال مین اور ناراستی کو آپ کے اقوال مین دخل نہ تہا۔ ہجری سنہ نوسو چورانوین مین شوال مہینا گزر کر چاند رات کے دن نماز عصر مسجد مین پڑہنے کے بعد معمولی وظیفہ مین مشغول تے۔ آفتاب ڈوب جانے کے بعد بعض مسجد نشینون نے ہلال ذی قعدہ کی رویت کے واسطے اٹھکر باہم مبارکباد کہی آپ کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے۔ اور رو کر کہا۔ اگر چاند نظر آگیا ہے۔ تو درویش کو عنصری تعلقات کے بارسے سبک دوش کرکے۔ اپنے حضور مین کیون طلب نہین فرمالیا۔ شاید خداوندی بارگاہ کے لائق نہین جانا ہوگا۔ اسی قسم کی باتین کر رہے تے کہ اتنے مین نماز مغرب کی تکبیر ہوئی۔ آپ نماز پڑہکر اپنے مکان کی طرف چلے آئے۔ اُسی دم تکیہ پر سر رکہکر۔ اپنی جان کو کلمہ شہادت کے ساتہہ۔ اصلی وطن مین پہونچا دیا۔ خوابگاہ اگرہ

یاد مولانا کاسکرانی ابن امیر امین الدین خراسانی

آپ اپنے ماموں مولانا فخر الدین علی واعظ کے مرید ہین۔ آپ کے دل مین عشق اور عرفان کے جواہرات بہرے ہوے تے۔ اور آپ کی زبان کی کنجی سے عقل ونقل کے خزانے کہلتے تے۔ کسی مقام مین بلکہ اپنے مکان کرامات مین بہی رہنا پسند نہین تہا۔ ہمیشہ آزروے فقار رہتی تہی۔ کہتے ہین۔ بہت سے لوگ آپ کے درس سے اُستادی اور مدرسی کے درجہ کو پہونچ گئے۔ نیز آپ فرماتے تہے۔ میرے ماموں ہمیشہ باغ مین تنہا جایا کرتے تے۔ ایک روز مین نے عرض کیا۔ مجکو بہی اپنے ہمرکاب لے چلئے۔ فرمایا۔ تم کو باغ دیکہنے کی تاب نہین ہے۔ لیکن اس لحاظ سے کہ مین دل شکستہ نہ ہون مجکو ہمراہ لے گئے۔ جب باغ کے اندر قدم رکہا۔ تو اُس کے درخت تمام دکمال قیام سے رکوع مین جہک گئے۔ مجکو حیرت اور حیرت کی وجہ سے بیہوشی ہونے لگی۔ آپ نے میری پیٹہہ پر ہاتہہ پہیرا۔ تب میرے دل مین اس حالت کے دیکہنے اور برداشت کرنے کی طاقت پیدا ہوئی۔ ہجری سنہ نوسو چوالیس مین جہان فانی کو وداع کیا۔

یاد مخدوم جعفر

آپ کی زاد بوم اور خوابگاہ سدو نون بوبک گانون مین ہین۔ جو سیہوان کے نزدیک ہے۔ سیہوان کو سیستان سندہ بہی کہتے ہین۔ زبان کو رسمی فضیلت اور دل کو حقیقی معرفت حاصل تہی۔ آپ ضمیر کی باتون سے آگاہ۔ عموماً دلون کے دوست۔ اور نیز رموز انفس و آفاق سے واقف تے۔ شیخ طاہر ابن یوسف سندہی

کے اُستاذ زادہ ہین - جو مجمع البحار طاہری - اور ریاض الصالحین کے مصنف تے میج زمان شیخ عیسیٰ قاسم مظلہ سے روایت ہے - حکیم عثمان بوبکانی سے مینے سنا ہے - اُنہون نے فرمایا - مخدوم نے آخر عمر مین منطق کی کتابین دریا مین بہادی تہین - اور احیاء العلوم - عوارف - فصل الخطاب - اور نیز ان کتابون کی مثل جو دیگر کتب ہوتی تہین - اُن کے مطالعہ کے سوا کوئی شغل نہین تہا مصرع باد بر روحش مقام جنت فصل الخطاب -

یاد مخدوم بایزید لاکھہ

لاکہ - ایک قبیلہ ہے سندمین - عزت آمائے دارین - بہرہ مند نشاتین - مرزا عبدالرحیم خانخانان - ابد دولتہ نے مسیح زمان کی خدمت مین بیان کیا تہا - کہ جب مین صوبہ تتہ فتح کرنے کے زمانہ مین - مخدوم کی خانقاہ مین ہوپنچا - تو صوفیون کی ایک جماعت دیکہنے مین آئی - کہ اُن کے ہاتہ تو لازمی ضروریات بہم ہوپنچانے کے کام مین معروف تہے - اُن کی زبانین تلاوت قرآن کے ساتہہ - ذکر الٰہی مین لگی ہوئی تہین - اور اُن کے قلوب - نفسانی خطرات دور کرنے کی فکر مین مشغول تے - آپ کی گرامی صحبت سے بہت کچہہ باطنی فروغ حاصل ہوا -

مصرع آیۂ نور باد شمع شبش ۂ

یاد مخدوم بلال سندھی

آپ - حق کے عارف - اور خلق کے معروف تے - ہدایت سندہی سے روایت ہے - ایک رات کا ذکر ہے - مخدوم خلوتخانہ کے اندر - مطالعہ اور مشاہدہ مین مشغول تہے - پیاس کا زور یہان تک ہوا - کہ پانی کے واسطے باہر آنا پڑا - ناگاہ خواجہ خضر علیہ السلام موجود ملے - دیا - جو کچہہ دیا - اور پایا جو کچہہ پایا بیت

انچہ حق بہر بندگان آراست	آرزو آنچنان ندانہ خواست

یاد مولانا خرد دیوانہ

آپ کے ہاتہ نے دامن مولانا خواجگی کاشانی کے ارشاد کا پکڑا تھا - آپ آگاہ دل - خداشناسون مین سے تے ہمیشہ فیض رسانی کی مسند پر معرفت الٰہی کا بیان کرنے کے وقت جذبہ کی وجہ سے چہرہ سرخ ہوجایا کرتا تھا - اور معانی کا نشہ سر سے جوش مارا کرتا تھا - ایسی اونچی باتین بیان کیا کرتے تھے - کہ اندیشہ بھی اُن کے ادراک سے قاصر رہتا تہا - اور کوئی دانشمند - آپ کے بیان کی توجیہ نہین کرسکتا تھا - کہتے ہین - دارالاسلام بلخ کے فرمان روا پیر محمد خان اوزبک نے اپنے زمانہ حکمرانی مین ایسے خلیفہ کی درخواست کی تہی - جو نقشبندیہ سلسلہ پر لوگون کو تالیف قلوب کرکے کہینچ لاوے - چنانچہ مولانا نے اپنے

یارون سے استفسار فرمایا - ہریک نے اس کام کے لئے - اپنے تئین تجویز کیا - اُس وقت مجلس مین مولانا خرد موجود نہین تھے - پیر بزرگوار نے سب کی رائے کو نظر سے گرادیا - کیونکہ یوسے پسند آتی تھی - اور قلبی توجہ سے مولانا خرد کو مجمع کی طرف کھینچ بلایا - اور فرمایا - دلیانہ تم درویشان بلخ کے پیشوا کیئے گئے ہو - اُٹھو - اور روانگی کا سامان کرو - جب وہان پہونچ جاؤ تو طریقہ رہنمائی اختیار کرنا - اور طالبون کو اپنے مطلوب مین کامیاب کرنا - آپ نے تعمیل حکم کی - اور رہنمائی کا کام سنجیدہ روش کے ساتھ انجام دیا - ہجری سنہ کچھ اوپر نوسو نوے تھا - کہ آپ کی طلب - روحانی عالم مین ہوئی - آپ نے قبول فرماکر بلخ مین خوابگاہ اختیار کی -

یاد شیخ صدیق برودرہ (بڑودہ)

آپ عطار کے لڑکے تھے - جب توفیق کی بزم سے آپ کو کیف حاصل ہوا - تو باپ کی عطاری کی دوکان چھوڑکر - پیر کا شعاری طریقہ اختیار کیا - تھوڑے عرصہ مین ذاکر - شاغل - عابد - عارف - فانی - متوکل - اور نیز گوشہ نشین ہو گئے - خلافت کا خرقہ - اور بیعت کی کلاہ شیخ صدرالدین ذاکر سے ملی تھی - ہمیشہ جان توڑ کر کوشش کیا کرتے تھے - کہ پیر کی ہی ملازمت مین رہین - پیر کی اُخروی رحلت کے بعد ناچار ہو کر ایک مسجد کا گوشہ اختیار کر لیا تھا - اور اُسی مین رہے - جب تک کہ ناسوتی تلچھٹ کا پیالہ توڑ کر لاہوتی شراباً طہورا کا پیمانہ منہ سے نہین لگالیا - اور بزم وحدت مین صاحب دور نہین ہو گئے - ہجری سنہ نوسو بانوین مین جو مظفر گجراتی کے خارج ہونے کا اور خانخانان کی فتح کا سال ہے - راقم رسمی علوم کی تحصیل کے ارادہ پر اپنے وطن سے احمدآباد گجرات کو جارہا تھا - جب شہر برودرہ (بڑودہ) ہو کر گزرہوا تو اپنے مرشد شیخ صدرالدین ذاکر کے روضہ کی زیارت کے واسطے - اور نیز اُس شہر کے مشایخ کی ملازمت کے قصد سے دو تین روز وہان پر مقام کیا - اور اپنی مشتاق آنکھین ان اصحاب کے دیدار سے منور کین - اس درمیان مین شیخ صدیق کی خدمت مین کئی دفعہ رازداری کی باتین ہوئین - پھر جب ہجری سنہ ایک ہزار تین مین استادی شیخ وجیہ الدین علوی کے روضہ مقدس کی خاک بوسی کے واسطے گجرات کو گیا - تو اس دفعہ آپ کو برودرہ (بڑودہ) کی اُس مسجد مین نہ پایا - مسجد کے ہمسایون سے آپ کے حالات تحقیق کیے - تو انہون نے بیان کیا - کہ ہجری سنہ نوسو ستانوین مین آپ آنجہانی ہو گئے - بعض نے سنہ چھیانوین بیان کیا - العلم عند اللہ الملک العلام

یاد شیخ عبدالرحمن صوفی سرہندی

آپ ترین گروہ مین سے ہین - عاشق منش - مبتلا سرشت - سوختہ دل - حسن پرست - فراخ مشرب

بہرہ و جوبلند ہمت - ستودہ خو - گوشہ نشین - گرسنگی پرور - نیاز گزار - آرزو دشمن - قناعت دوست اور اہل کشف تہے - آپ کو سید بدہا بلگرامی کی خدمت مین ارادت تہی - جب اپنی زاد بوم سے آپ دار السلطنۃ آگرہ مین آئے - تو غوث الاولیا کے صاحب نادہ مخدومی شیخ ضیاء اللہ کی خانقاہ مین حجرہ بجویز کرلیا قدس سرہم اور چند روز مین ضیائی صحبتون نے زندگانی کا باغ پُربہار کردیا عایشہ نامی ایک عورت حسینہ اور جمیلہ تہی یکایک آپ اُسپر عاشق ہوئے - زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ عورت مذکورہ نے بہی - درویش اور نیز درویشی پر دل دیدیا تہا - القصہ دونون طرف کی اجازت - اور خوشنودی سے عقد کی رسم ادا ہوئی - بہت برسون تک دونون ہم راز رہے - سید احمد قادری آپ کے ہم رازون مین سے ہین - ہمیشہ کہا کرتے تہے - کہ شیخ اس عورت کے ساتہہ ایسا گہرا مراقبہ کیا کرتے تہے - کہ رات کو صبح کردیا کرتے تہے - اور ۵۱ زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ کے گزیدہ لوگون سے مستثنیٰ تہے - کیونکہ آپ کی نظر بساط زمانہ کی رنگ آمیزی کو دیکہکر کبہی اپنی جگہہ سے نہین سرکتی تہی - اور آپ کا دل - روزگار کے طلسمی ہنگامہ سے کبہی دہوکہ نہین کہاتا تہا - بلکہ نہایت کم درجہ کی خورش اور پوشش سے بہوک کی دفع الوقتی - اور برہنگی کی دلاسا کشادہ پیشانی کے ساتہہ فرمایا کرتے تہے - ہجری سنہ نوسو پچانوین مین اپنی عنصری صورت - سپرد خاک کر کے - اصلی وطن کو رخصت ہوئے -

یاد شیخ طیب طاب ثراہ

آپ - حافظ - عالم - قاری - بے تکلف - شکستہ دل - اور نمناک چشم تہے - اپنے گہر کی ضروریات خریدنے کے واسطے بازار کو جایا کرتے تہے - ایک روز آپنے ایک حسین کو جو معشوقی کے ساتہہ اُس ملک مین مشہور تہا مسیح القلوب کے ہمراہ دیکہا تہے - اور مذاق کے طور پر کہا ۵۲ أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ اور یہ کہکر چل دئے - مخدوم ہارون ایک بزرگ تہے - سندہ کی تمام زمین ان کے وجود سے روشن تہی - اور تتہ کی تمام اطراف ان کی باعلم اولاد اور شاگردون سے منور ہین کہتے ہین شیخ طیب انہین مخدوم کے فرزندون مین سے ہین ظاہری علم مین آپ کے اُستاد - ملا یونس مفتی سندہی ہین - تقدیر کے کرشمہ سے ناچار ہوکر آپ اپنے وطن سے دل برداشتہ ہوئے - اور ایلچ پور برار کی طرف سفر اختیار کیا - اس زمانہ مین شیخ طاہر یوسف بیان

۵۱ لوگون کو (دنیا کی) مرغوب چیزون کے ساتہہ دل بستگی بہلی معلوم ہوتی ہے ۵۲ کیا یہی ہین - جو تمہارے معبودون کو (بُری طرح) یاد کرتے ہین ۱۲-

تشریف رکھتے تھے - ایک دوسرے کا دیدار دیکھکر خوش ہوئے - اور شکر الٰہی بجالائے - ان دونون صاحبون کے درمیان مین بیان تک محبت ٹہری - کہ شہر کے لوگ دونون بزرگوارون کو باہم بہائی بہائی سمجھتے تھے لیکن یہ شیخ طیب - وہ شیخ طیب نہین ہین جو اُن کے بہائی تھے - اُن کا پیمانہ زندگی ہجری سنہ نوسو پچاس مین لب ریز ہوچکا ہے - القصہ - آپنے ایک مفید شرح رسالہ غوثیہ پر لکہی ہے - اور آپ کے عمدہ عمدہ حاشیہ مشکوۃ حدیث پر بہی ہین - مسیح القلوب اصول فقہ اور کلام مین آپ کے شاگرد ہین - برار کے حادثہ معلوم مین شیخ طاہر کے ہمراہ آپ ہی حاکم کی التماس قبول کرکے برہان پور مین آگئے تھے - بہت کچھ فیض بیان کے لوگون کو پہونچایا اور دسوین صدی کے دسوین حصہ مین آپ نے اُس جہان کا عزم فرمایا - خوابگاہ - شیخ ابراہیم عمر سندہی کے حظیرہ مین ہے - مصرع باد طیب ہمچو نامش خاک او -

یاد شیخ عربی دیانہ سندھی

آپ کی ایسی عجیب وغریب ہوش رُبا خارق عادات - زمانہ کے لوگ بیان کرتے ہین - کہ اُن کو تحریر اپنے آغوش مین نہین لاسکتی ہے - منجملہ خارق عادات کے ذکر قربان کو کمال کے درجہ پر پہونچایا تہا جب آپ اُس کا شغل کیا کرتے تھے - تو تمام جسمانی اعضا بند بند کرکے جدا ہو جایا کرتے تھے - اور پہر مل جایا کرتے تھے - بعض کا یہ گمان ہے - کہ مخدوم نوح آپ کے مریدون مین سے ہین واللہ اعلم -

مصرع مظہر معجزات احمد بود ؎

یاد شیخ سعد اللہ دہلوی چشتی

آپکا روزمرہ کا خرچ - دہقانی - سوداگری - یا سپاہگری پر منحصر نہین تہا - بلکہ لہ فی السماء رزقکم کے جاگیردارون کے نام دیوان ازل سے فرمان وظیفہ جاری ہوگیا تہا - اس سبب سے آپنے زندگی - اُسی آسمانی روزی پر بسر کی - کسی متعارف سبب کو ہاتہ نہین لگایا - اور آزادگی اور گوشہ نشینی کا دامن ہمت کے ہاتہ سے پکڑکر واصلان عرب کی ملازمت سے فیض اُٹھایا - آپ اپنے تئین شیخ جایلدہ دہلوی قدس سرہ کے خانقاہ نشینون مین سے بیان فرمایا کرتے تھے شیخ عبدالعزیز یحییٰ امندی دہلوی کے ساتہ نسبت خویشی رکہتے تھے - شیخ محی الدین ملیح الملک کو - عادل شاہ برہان پوری کے حضور مین عرض بیگی کا منصب حاصل تہا - یہ آپ کے ہی فرزند مین - اور عادل شاہ کی التماس پر آپ براہ مہربانی - دہلی سے بہ ترک سکونت برہان پور چلے آئے تھے - چند سال بعد - اسی شہر کی

لہ تمہارا رزق آسمان مین ہے ۱۲

صدر دروازہ مین شمالی سمت پر شیخ ابراہیم سنبہی کی تربت کی ہمسائگی مین خوابگاہ اختیار کی۔

مصرع ہمسایہ اش رسول خدا باد در بہشت ؎

یاد سید حسین صدر قدس سرہ

آپ کا آغاز سلوک تھا۔ کہ شیخ بلال کی ملازمت مین پہونچے۔ اور ان کے موثر انفاس سے تلقین چاہی شیخ بلال نے فرمایا۔ سیادت خود فی نفسہ بڑا عالی شان درجہ ہے۔ جو آپ کو حاصل ہے۔ آپ کا رہنما مجھ جیسا گوڈریا فقیر جو کچھ نہین سمجھتا ہے۔ زیبا نہین ہے۔ لہذا بہتر ہے۔ کہ کسی ایسے بزرگ کی تلاش مین ہمت کا پانون غبار آلود کر کے اپنی مرادین کامیابی حاصل کیجئے۔ جو آپ کی نسبت کے ہم پلہ ہو۔ قصہ کوتاہ آپ نے جہان پیما قدم سے قید اٹھائی۔ اور سیاحی شروع کی۔ آپ فرماتے تہے۔ ایام سیاحی مین۔ جس صاحب کی خدمت مین پہونچتا تہا امید پوری نہین ہوتی تہی۔ جواب ملتا تہا۔ کہ تمہاری ہدایت شیخ بلال کے حصہ مین آچکی ہے۔ ناچار پہر پہراکر شیخ بلال کے آستانہ پر حاضر آیا۔ اور بیعت ہو گیا۔ نیز فرمایا کرتے تہے۔ جب مین چہہ روز کا تہا اُس وقت کے حالات مجھے یاد ہین۔ کہ مین کس طرح اور کہان تھا مصرع بصارت با بصیرت روزیش باد۔

یاد شیخ کتین لاکہ

آپ کے پیر طریقت شیخ بلال ہین۔ کہتے ہین۔ آپ صاحب دولت اور صاحب سامان تہے حتی اکثر چند گروہ آپ کے زیر فرمان رہتے تہے۔ یکایک اس ساز و سامان کے ترک کا خیال آپ کے دل مین پیدا ہوا سب کو چہوڑ چہاڑ کر کس کی کفنی گلے مین ڈال لی۔ اور پیر کی خدمت کا شغل اختیار کیا۔ ایک روز آپ سے دریافت کیا گیا۔ عز و جاہ کو چہوڑ کر۔ فقر و نیاز کی دوستی اور سوختگی کے ساتہہ آشنائی کس حد تک پہونچ گئی ہے۔ آپنے فرمایا۔ گدائی۔ اور ظاہری خواری کے ساتہہ مجکو اس قدر آرام معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر مین فرمان برداروں کے مکانون پر جاکر روٹی کا ٹکڑا بہیک مانگون۔ تو میری طبیعت پر گرانی پیدا نہ ہو۔ بلکہ آسودگی بڑہے۔ جب آپ قبر مین رکہے جاتے تہے۔ تب ذکر کی آواز سننے مین آئی تہی۔ مصرع جز بہ ذکر حق زبان گویا مباد ؎

یاد شیخ محسن کہانہ

کہانہ ایک قصبہ ہے دہلی سے شرقی سمت مین چالیس کوس دور۔ توکل اور خاموشی یہ دو گواہ آپ کی ولایت کے تہے۔ ایک بزرگ روہتک سے لکہتے ہین۔ آپ اپنے گانون سے کہین نہین جایا کرتے تہے البتہ چند روز بعد درویشون کے دیدار کے واسطے ہمارے قصبہ مین آیا کرتے تہے۔ یہان کے باشندے سے

Presented by www.ziaraat.com

چھوٹے سے لیکر بڑے تک تمام آپ کی پیشوائی کے واسطے جاتے تھے - اور عمدہ طرح سے آپ کو شہر میں لاکر ہر ایک شخص اپنے گھر مین اُترنے کی التماس کیا کرتا تھا - آپ سب سے عذر معذرت کرکے - جہان آپ کا دل چاہتا تھا وہان اُتر پڑتے تھے - سوائے ضروری بات کے زبان نہین کھولتے تھے - اور ایک شکم کی مقدار کے سوا کسی روپیہ پیسہ کو ہاتھ نہین لگاتے تھے - اسی طرز کے ساتھ ایک دو ہفتہ وہان رہکر اپنے وطن کو لوٹ جایا کرتے تھے - بہت برسون تک اسی طرح گزاری - خوابگاہ کہانہ -

یاد شیخ ظہور الدین محمود بن جلال

آپ گجرات کے فرزند - قطب الاقطاب غوث الاولیا کے مرید شیخ صدر الدین ذاکر کے خلیفہ راقم گلزار کے مربی - ربانی کلام کے حافظ - بے یارون کے یار - اور کم زورون کے قوت بازو تھے - ہر ایک خانوادہ کے پیرون مین دعوت کا علم - اور اذکار کا طریقہ مختلف ہوتا ہے - اور علیٰ ہذا مشہور سلسلون کے مشائخ مین اشغال اور اسرار کی طرزین گوناگون ہوتی ہین - ان سب امور مین آپ کو کمال فیض حاصل تھا مرشد کے ساتھ بہت مدت تک سیر و سفر مین ہم قدم - اور خلا و ملا مین ہمدم رہے تھے - خلاصہ یہ ہے کہ پیر کے اسرار اور افعال کا آپ آئینہ تھے - یعنی پیر کی صورت سے رنگ اور پیر کے معنی سے بو بہم پہونچائی تھی جب مرشد کو گجرات جانے کا خیال پیدا ہوا - تو آپ کو اُنہون نے منڈو (مانڈو) والون کی ہدایت کے واسطے مین چھوڑا - کم و بیش دس برس باشندگان شہر کی فیض رسانی کی بعدہٗ تاریخ اٹھارہوین شعبان کو ہجری سنہ نو سو چھیانوین مین منزل قدس کی طرف روانہ ہوگئے - خانقاہ مین ہی قبر بنائی گئی - شہر والے آپ کی عمر سو کو تمام بتاتے تھے - اس کی وجہ اپنی کم واقفیت سمجھتے تھے - رنج و افسوس کی زیادتی کا حال کیا لکھون - کہ اس علامہ دہر کے نہ لکھے ہوئے واقعات کا ایک انبار ایسا ہے جسپر علم حاصل نہین ہے - رحلت کے وقت آپ کے چند کامگار خلفا حاضر تھے - آپ نے حاضرین مین سے شیخ داود کو منتخب کرکے اپنی جانشینی کے واسطے اجازت فرمائی - شیخ داود جیسے ظاہر مین برگزیدہ تھے ویسے ہی معنی مین بھی برگزیدہ تھے انہون نے شیخ عبداللہ اور شیخ ضیا اللہ مخدوم زادون کی خدمت مین رہ کر فضیلتین اور صفائی وقت حاصل کی - اب اُن دونون صاحب زادون کے بجانب گوالیار چلے جانے کے بعد - آپ ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین منڈو کی طرف لوٹ آئے ہین - اللہ تعالیٰ جل شانہ ان کو قیام اور راستمعی کی توفیق عطا فرمادے - مصرع ؏ ہمچو آغاز انجام کار باد تو محمود باد ؛

Presented by www.ziaraat.com

یاد شیخ محبت

آپ بنی اسرائیل گروہ مین سے ہین - زاد بوم دہلی - اور خوابگاہ سارنگ پور مالوہ ہے - سپاہیانہ روش تہی نستعلیق خط اُستادانہ لکھتے تہے - ہجری سنہ نوسو پچاسی تہا - کہ قصبہ دہار مالوہ مین ایک حسین منظر پر عاشق ہوگئے - خلعت کو گدڑی کی عوض - اور عقل کو دیوانگی کی عوض فروخت کردیا - اِس درمیان مین سفر حجاز کا ولولہ اندرون باطن سے جوش کر اُٹھا - تو حرمین شریفین **زادھما اللہ شرفاً** کے طواف سے سرفراز ہوئے - بحر اعظم کے کنارون کی سیر کرتے ہوئے - مالوہ کو لوٹ آئے - ایک مدت دراز تک **راقم گلزار** کے ساتھ مصاحبت رہی - انہین ایام مین ایک دوست کے گہر خوشی کا جلسہ تہا دو قوال آپس مین بگڑ گئے آپ نے صفائی کرانی چاہی - تقدیر ناموافق تہی - آپ کی صلح کنان باتین - اُن دونون مین سے ایک کو ناگوار گذرین - اُس نے کمر مین سے خنجر نکال کر آپ کے پہلو مین مارا - حاضرین محفل کو انصاف اور حمایت حق نے اُس بدکردار کے مار ڈالنے پر آمادہ کیا - مگر آپ نے پکار کر کہا - کہ درویش کا خون سلسبیل ہے - دیت اور قصاص لئے جانے کے لائق نہین ہے - جو اصحاب میری خوشنودی چاہتے ہین - اُن کو چاہیئے - کہ اپنی تکلیف اور دشمن کا آزار گوارا نہ کرین - کیونکہ ازلی دفتر مین خنجر مارنے والا - اور زخم کہانے والا دونون ایک ہی اصل کی فرع ہین - اور کسی کو تقدیر کا لکہا ہوا دگرگون کرنے کی طاقت نہین ہے - **القصہ** ہجوم غوغا کو شگفتگی کے ساتھ منتشر کیا - چند روز بعد زخم اچہا ہوگیا - تو آپ اُجین سے سارنگ پور ہین چلے گئے اس جگہ ایک سانپ کے کاٹنے سے آپ کی عنصری عمارت کے اندر ہجری سنہ نوسو چہیانوین مین خرابی پیدا ہوگئی - عارف وقت محی قلوب سید محی الدین پسر سید چاند سارنگ پوری - جن کا ظاہر اور باطن دونون آراستہ ہین - بیان کرتے ہین ایک روز مین امیر سید علاء الدین کے روضہ مین شیخ محبت سے رازداری کی باتین کر رہا تہا - اتنے مین ایک طرف سے ایک نعش آتی ہوئی معلوم ہوئی - اور دوسری طرف ایک جمیل منظر نمایان ہوا - میری نظر تابوت پر پڑی جس سے مجکو حیرت اور عبرت زیادہ ہوئی - اور آپ کی نگاہ اُس محبوب کے چہرہ پر پڑی - جس سے آپ مشاہدہ مین مستغرق ہوگئے - مین نے کہا - تابوت کی طرف نگاہ کرنا عبرت پیدا کرتا ہے - اور جمیل صورت پر نظر ڈالنا - نفسانی خواہش بڑہاتا ہے - آپنے فرمایا - درویش کی نظر مین یہ دونون باتین ہم پلہ ہین - اور جو شخص فنا ہوگیا ہو - موت اور زیست اُس کے اختیار مین ہے - چنانچہ اُسی شب کو آپنے ہم نشینون کو یہ دہو کردیا - کہ مجہکو

سانپ نے کاٹا ہے - جب علاج اور جنتر منتر کرنا شروع ہوا - تو آپ نے مسکرا کر فرمایا - درویش کو اس عمل کی ضرورت نہین ہے - پس یہی بہتر ہے کہ اپنے تئین خدا کے سپرد کر کے بالکل خواب راحت مین سو جاؤن - صبح کے وقت لوگون نے آپ کو رحمت حق مین آسودہ پایا - اور آپ کے کسی عضو پر سانپ کے کاٹنے کا نشان نہین تھا - اور آپ کے مراقبہ کے مکان مین ایک شرعی تہمد کے سوا - کوئی روپیہ پیسہ نہین نکلا - اس بیان سے معلوم ہوا کہ سانپ کاٹنے کی روایت عام خلائق کی شہرت ہے درحاصل آپ کی رحلت فرمائی کی حقیقت اس طرح پر ہے - کہ جیسے بیان کی گئی - اس کے بعد آپ کے دیرینہ رازدار اور غمگسار شیخ صدر جہان نے آپ کو خواب مین دیکھا - تو آپ سے آنہی عالم کا ماجرا دریافت کیا - آپ ہنسے - اور فرمایا - **المومن مرآۃ المومن** اور منہ بند کر لیا - **مصرع** آئینۂ خدائے نما بود جان او -

یاد سید بدرالدین ابن سید جلال متوکل

آپ کی تمام و کمال ہمت - حدود شریعت کی نگاہبانی مین - اور تمام و کمال نیت - اسرار حقیقت کی پاسبانی مین مصروف تھی - آپ ہمیشہ رہنمائی اور نصیحت کے وقت - معرفت - اور کشف کے انوار - شریعت کے لباس مین - پوشیدہ عبارت کے ذریعہ سے بیان کیا کرتے تھے - تصوف کی برہنہ باتین - بہت کم کیا کرتے تھے حقائق اور اسرار بیان کرتے وقت - دلچسپ اشارون - اور دلآویز نکتون کے جواہرات - نظم اور نثر کے تاگے مین پرو کر - سننے والون کے کان اور گردن کا ہار بناتے تھے - ظاہری علم کی تحصیل - شیخ ابوالفتح تھانیسری - اور شیخ جلال انصاری کی فیض بخشی سے - اور باطن کی پرورش - اپنے پدر بزرگوار کی توجہ سے کر کے ان کمالات اور حالات کو پہونچے تھے - آپ کی ولادت کا سال نو سو تینتالیس ہے - آغاز جوانی کے بعد فرائض سنن - اور نوافل کے ادا کرنے مین جان توڑ کر کوشش کرتے تھے شیخ محمد صوفی سے روایت ہے - ایک رفعہ مین جنگل مین جا رہا تھا - دو مرد عرب سامنے آئے - اور سلام کیا - مینے سلام کا جواب دیا - اُنھون نے دریافت کیا - سید بدرالدین ابن سید جلال متوکل کو آپ جانتے ہین - مینے کہا - مین آپ کے خانوادہ کا غلام ہون - انھون نے کہا - ہم کو اُن سے ملنا ہے - مین اُن دونون شخصون کو سید کے نزدیک لے گیا - اُنھون نے قدم بوسی کے بعد عرض کیا - فرزند رسول اللہ **علیہ الصلوۃ والسلام** سے بیعت ہونے کی آرزو ہمارے دل مین تھی - معاملہ بین حضور نبوی نے ہم کو اجازت دی ہے - کہ ہندوستان مین جا کر آگرہ مین سید بدرالدین کے مرید ہو جاؤ - اگرچہ ہمارے فرزند اس ملک مین بہی ہین - لیکن - تمہارا حصہ ازل مین اُنہین کی تحویل سے ملنا

Presented by www.ziaraat.com

معین ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس شہر مین اہس تمہارے مطلوب نام کا شخص شاید کوئی اور ہو۔ تشخیص وتحقیق کے بعد بیعت کرنا۔ اُنہون نے عرض کیا۔ جن دل ربا خصلتون کے ذریعہ سے علامتین ہم کو بتائی گئی ہین۔ وہ تو آپ مین ہی پائی جاتی ہین۔ خیر۔ رسم بیعت بجالاکر۔ اُسی رات کو اجازت معاودت حاصل کی۔ راوی بہی دہلیز کے باہر تک اُنہون کی متابعت مین گیا تہا۔ اُنہون نے فرمایا جس سال مین کہ لمعان الشیب فی الاسلام نوری سید کی ڈاڑہی مین فروغ پیدا کرے گا۔ وہی سال سید کے کمال کا ہوگا۔ کہتے ہین۔ جب آپ کی عمر پچپن کو پہونچی۔ تو پیری کی سفیدی نمودار ہوئی۔ اور اسی سال کی پہلی ماہ صفر کو استسقا کی بیماری آپ کو عارض ہوکر۔ کامل دو مہینے لگاتار رہی۔ لیکن عبادات کے وظیفون مین کسی قسم کا فتور واقع نہین ہوا۔ تاریخ چہبیسوین ربیع الاول ہجری سنہ نوسو اٹہانوین کو آپ۔ نے بزرگان شہر کو بلاکر اُن کے روبرو خرقہ اور سجادہ اپنے فرزند سید بہاری کے حوالہ کیا۔ حاضرین نے دعا کے واسطے ہاتہہ اُٹہا کر کہا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ اس وصیت کو مبارک کرے۔ آپ نے فرمایا ہر ایک طرح سے مبارک ہے۔ بالآخر۔ اسی ربیع کی چاندرات کے دن دنیا کی ویرانہ جگہہ کو رخصت فرماکر عالم غیب کی آباد عمارت کی طرف سفر کر گئے۔ خوابگاہ آگرہ۔

یاد شیخ راجی محمد برودرہ (بڑودہ)

آپ رند تہے۔ مگر سادہ نما۔ آزاد تہے۔ مگر سو زنجیرین پانون مین پڑی ہوئین دیوانہ تہے۔ مگر کام سب عاقلانہ فنافی الشیخ کو فنافی اللہ سے زیادہ دوست رکہتے تہے۔ اور ترجیح کی وجوہ بیان کیا کرتے تہے۔ تمام کردار گفتار۔ اور رفتار مین اپنا نقش خاکی لوح سے مٹاکر تمام کو شیخ کی طرف منسوب پاتے تہے اسی اندیشہ مین اُنکی آمد ورفت رہتی تہی۔ اور بدون استانہ نعرہ مارنے کے کوئی قدم راستہ مین نہین رکہتے تہے ہجری سنہ کچہہ اوپر نوسو نوے تہا۔ کہ آپ کے نام آلہی طلب کا پیغام پہونچا۔ آپ قبول کرکے۔ عِندَ مَلِیکٍ مُّقتَدِرٍ کے حضور مین روانہ ہوگئے۔ آپ نے ایک بیٹا چہوڑا۔ شیخ ولی محمد نام تہا ان کو سلوک سے پہلے آغاز ہوش مین ہی۔ توحید کے قوی جذبہ نے آلیا۔ زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے۔ کہ توحید کی بات کے سوا۔ آپ کی زبان۔ دوسرے حرف کے واسطے حقیقۃً گونگی تہی۔ ہجری سنہ ایک ہزار ایک مین احمد نگر دکن کے مقام پر نظر آئے تہے۔ پہر آپ کی کوئی خبر نہین آئی۔ آپ کے برگزیدہ مریدون مین سے شیخ صدرالدین ذاکر ہین۔ یہ اپنے پیر کے ساتہہ ہمیشہ واپسین نفس تک سفر اور

حضر مین رفیق رہے۔

یاد شیخ میان آبا

آپ کا نام ابراہیم ہے۔ صاحب حال و قال۔ اور اہل مقامات و کرامات تھے۔ زاد بوم قلعہ بھروچ گجرات اور خوابگاہ برہان پور محمد شاہ فاروقی کے حظیرہ مین۔ کہتے ہین۔ یون تو آپ نے بہت سے مشائخ زمانہ کی نظر دیکھی اور ملازمت کر کے فیض پایا تھا۔ لیکن خرقۂ خلافت آپ کو غوث الاولیا قدس سرہ کی خدمت عالی سے ہی حاصل ہوا ہے۔ القصہ جب گجرات سے برہانپور مین آئے۔ اُس وقت مین محمد شاہ وہان کا حاکم تھا۔ اور سید زین الدین اُس کا وزیر اعظم تھا۔ جس نے غوث الاولیا کی خانقاہ مین ایک مدت تک رہ کر کام کیا تھا۔ یہ دونون اصحاب صفائی قلب سے آپ کے مرید ہوئے۔ جب حاکم اور وزیر مرید ہو گئے۔ تو آپ نے مرید کرنا ترک کر دیا۔ اِس کی وجہ دریافت کی گئی۔ تو جواب دیا۔ کہ مین ایسا نہ ہو۔ کہ اب جو لوگ میری طرف اظہار ارادت کرتے ہین۔ اس مین لوگون کا خیال یہ ہو۔ کہ اس صوبہ کے حاکم کا مین پیر ہون پس یہی بہتر ہے کہ مین اپنے تئین اس خطرناک شیوہ سے باز رکھون۔ تاکہ جو لوگ ارادت کی استعداد رکھتے ہین مین اُن کی گمراہی کا سبب نہ بنون اور کسی کے خالص عمل کو ریا کی آلائش سے آلودہ نہ کرون۔ ہجری سنہ نوسو اٹھانوے یا ننیانوے مین اعلیٰ عالم ارواح کو رحلت فرمائی۔ خلیل الرحمن آپ کی تاریخ وفات ہے۔ ۹۹۹

مصرع ملا را علے یاد جائے یاد او ؎

یاد حاجی ابراہیم سرہندی

آپ کی رنگین طبیعت کا شاہد۔ علوم اور معرفتون کے زیور سے آراستہ تھا۔ شیخ المحدثین شیخ ابن حجر ہیتمی کی خدمت مین آپ نے حرم محترم مین رہکر احادیث کی تصحیح کی تھی۔ حدیث اور تفسیر کی سندین آپ کو نسبت عالی حاصل تھی۔ آپ کی قوت ناطقہ موثر اور واعظانہ اشعار کی زبان سے آشنا تھی۔ جس زمانہ مین تمام ملک ہندوستان کو شہنشاہ زمانہ اکبر شاہ نے فتح کر لیا تھا۔ تو اُس کے دل مین یہ خواہش پیدا ہوئی کہ یہ تمام علما۔ جو گروہ کے گروہ پلئے تخت کے شہر مین فراہم ہین۔ ایک ایک کر کے تمام قلمرو کے ایک ایک حصہ مین مقرر کئے جاوین جس طرح ظاہری فوج اور امرا سے ملک مین امن و امان اور آرایش ہے۔ اسی طرح اس باطنی گروہ کے بابرکت انفاس کی برکات سے بھی۔ ہر ایک ملک کے باشندون کو اپنی اپنی استعداد کے موافق فیض پہونچے اور نیز ہر ایک شخص بقدر حوصلہ۔ اِس جماعت کی ملازمت سے فروغ معرفت حاصل کرے۔ اِس

خیال کی بنیاد پر ایک شخص - ایک جداگانہ سمت مین نامزد کیا گیا - جس ملک مین آپ مامور تے وہان سے آپ بدون حصول اجازت - دارالسلطنۃ مین لوٹ آئے - یہ بات شہنشاہ کو ناگوار گزری - اس ناخوشی کے سبب سے آپ کو قلعہ رنتہنبور[۵۱] مین بہیج دیا - یہان پر تنہائی اور اپنی حالت مین سختی دیکہکر بہت پریشان ہوے - ایک مدت تک تو یہ انتظار کیا - کہ کوئی سبب رہائی کا پیدا ہو - مگر پیدا نہین ہوا - پہر ایک رات رسّی بہم پہونچاکر دیوار قلعہ پر لٹکائی - تاکہ اُس عالی شان قلعہ سے نیچے اُتر جاوین - اور فرار ہو کر چند روز گمنامی کے طریقہ پر بسر کرین آدہی دور تک اُتر آئے تے - کہ یکایک رسی ٹوٹی - جس نے عمر کا بہی پیوند قطع کیا - جو ایک بال کے تار سے بندہا ہوا ہے - آپ کی روح نے درمیان مین سے ہی آسمان کا راستہ لیا - اور کالبد نے اپنا اسباب زمین کے حوالہ کیا - **بیت**

پیوند عمر بستہ بہ موئیست ہوش دار	غمخوار خویش باش غم روزگار چیست

یہ واقعہ پیش آنے سے خردشناس حقیقت بین نظر کے سامنے آیۃ کریمہ[۵۲] اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الاَمرِ مِنکُم کی حکمت ظاہر ہوئی اور شکی طبیعتون کو اوامر و نواہی کے بارہ مین یقین پیدا ہو گیا -

یاد شیخ ودود اللہ شطاری

آپ شیخ معروف صدیقی کے بیٹے ہین - اور نام شیخ لاد ہے - ہمیشہ درویشی اور فقر مین زمانہ گزارا - آپ کے آباے کرام مُعنعن شیخ عبدالرحمن کو پہونچتے ہین - جو حضرت صدیق اکبر کے پوتے ہین **رضی اللہ عنہ** غوث الاولیا کے مرید اور نیز خلیفہ ہین - کم و بیش بارہ سال برابر اپنے پیر بزرگوار کی خدمت مین رہ کر شطاری مشرب کے اشغال اور اذکار کا طریقہ اور دعوت کی سند حاصل کی - اور سب کو عمل مین بہی لائے - حضرت غوث الاولیا نے جب گوالیار سے گجرات کی طرف ہجرت فرمائی تہی - اور اس کا سبب ابہی اوپر گزارش ہو چکا ہے - تو آپ کو ایک مانع نے ہمراہی سے باز رکہا - اور آیۃ کریمہ[۵۳] وَلَا عَلَی الَّذِینَ اِذَا مَا اَتَوکَ لِتَحمِلَھُم قُلتَ لَا اَجِدُ مَا اَحمِلُکُم عَلَیہِ تَوَلَّوا وَّاَعیُنُھُم تَفِیضُ مِنَ الدَّمعِ حَزَنًا اَلَّا یَجِدُوا مَا یُنفِقُونَ

---

[۵۱] رنتہنبور مقام - آگرہ اور جیپور کے درمیان مین واقع ہے ۱۲ [۵۲] اللہ کا حکم مانو - اور رسول کا حکم مانو - اور جو تم مین سے صاحب حکومت ہین اُنکا بہی ۱۲ [۵۳] ان لوگون پر کسی طرح کا الزام نہین) کہ جس وقت تمہارے پاس آئے - کہ تم اُن کے لئے سواری بہم پہونچاؤ - تو تم نے جواب دیا - کہ میرے پاس تو کوئی سواری ہے ہی نہین - کہ تم کو اوسپر سوار کر دون - وہ لوگ لوٹ گئے - اور خرچ میسر آنے کے غم کے مارے ان کی آنکہون سے آنسو جاری تہے -

کے مصداق معذورون مین سے ہوئے۔ ناچار آپ چند سال تک قصبہ آشٹہ مین گوشہ نشین رہے۔ یہ قصبہ مضافات مالوہ مین ہے۔ پھر جب بازبہادر افغان۔ اکبرشاہ کی افواج سے بھاگ کر بگلانہ کے اطراف مین آیا۔ اور ملک مالوہ کو دولت اکبری نے فتح کیا۔ اور افغانون کی جو جماعت ازراہ اعتقاد آپ کی خدمت مین آمد و رفت رکھتی تھی۔ موقوف ہوئی۔ تو آپ ہجری سنہ نوسو چوہتر مین۔ اس قصبہ سے بترک سکونت ملک خاندیس کو چلے گئے۔ اور قصبہ جامود مین اقامت کا سامان کیا اُس زمانہ مین یہ قصبہ اُس صوبہ کے حاکم میران محمد شاہ فاروقی کے حکم سے سید میران شکر کوہی کی جاگیر مین تھا۔ اس سال مین شیخ وجیہ اللہ کی عمر شریف نوّے سے تجاوز کر گئی تھی۔ مسیح الاولیا فرماتے ہین۔ ایک دفعہ مجکو کسی تقریب سے اپنے مرشد شیخ لشکر محمد عارف کے ہمرکاب جامود کے میدان مین جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ وہان پر شیخ وجیہ اللہ کی ملازمت بھی میسر ہوئی تھی۔ ہمنے ایک نورانی پیر دیکھا۔ جس کی پیشانی سے ولایت اور کرامت کے انوار دیکھنے والون کی نظر کے سامنے عیان تھے۔ ہجری سنہ نوسو ترانوبن مین عالم خاک سے ملک پاک کو کوچ فرمایا۔ خوابگاہ جامود۔ آپنے ایک لڑکا چھوڑا ہے شیخ اسمٰعیل نام۔ اُنھون نے بیس سال تک مسیح الاولیا کی خدمت بن رہ کر اندرونی اور بیرونی شست و شو کی تھی۔ اور فقر و فاقہ کے ساتھ اس طرح یگانگت پیدا کی تھی۔ کہ اگر تمام اہل جہان کی دولت مندیان ان کی بے نیازی کے سر پر قربان ہو جاوین۔ تو زیبا ہے۔ ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین مرشد کی اجازت سے پدر بزرگوار کے پرانے مقام کو جا رہے تھے جو قصبہ آشٹہ ہے۔ چونکہ آشٹہ جانے والہ کا گزر منڈو (ماندو) مین ہونا ضرور ہے۔ لہذا شیخ اسمٰعیل کو منڈو مین آنا پڑا۔ اور راقم گلزار کے غریب خانہ پر چند روز مہمان رہے بہت کچھ تسلی دلاسا دی گئی۔ کہ فقراے باب اللہ کی گوشہ گزینی کے واسطے آشٹہ سے منڈو بہتر ہے۔ تو آپنے یہ عذر کیا۔ کہ مرشد کی اجازت آشٹہ مین ہی رہنے کے واسطے ہوئی ہے۔ اور راقم کی التماس کو قبول نہین فرمایا۔ تاریخ بیستم ربیع الثانی سنہ صدر کو روانہ آشٹہ ہوئے۔ مصرع

ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش

یاد میان وجیہ سندھی

آپ کی ولادت ایک گانون مین ہے تتہ سے نزدیک۔ ایک روز مسیح زمان کہتے تھے۔ ہجری سنہ ایک ہزار سات مین ہر گزیدہ صاحب دلان۔ مردم چشم کیمیا نظران۔ خانخانان ابدولتہ نے جب برہان پور خاندیس مین نزول فرمایا تو اولاً خانخانان خیمہ گاہ مین نہ اُترے۔ براہ راست جلو کے ساز و سامان کے ساتھ فقیر

کی مسجد مین چلے آئے - سب سے پہلے آپ کی بات یہ تھی - کہ جب میان وجیہ کے گانون کی حدود مین لشکر کے خیمے نصب ہوئے - تو باوجودیکہ میان کے ساتھہ میرا اعتقاد درست تھا - مگر نیند کا ایسا غلبہ ہوا کرنا وقت غنودگی پیدا ہوئی - اس عرصہ مین میان کا گانون لوٹ مین آگیا - اس سبب سے میرا دل ہر وقت ایک عجیب انقباض مین ہے - اور اسی خیال اور خوف سے خیمہ گاہ مین نہ اتر کر آپ کے دیدار کے واسطے آیا ہون - اور میان وجیہ کے کچھہ حالات بیان کئے - جس کا اجمال یہ ہے - بیان کیا کہ ایک شخص تھے جن کا دل ہمیشہ درد طلب سے مالامال تہا - آنکھین اشک پشیمانی سے بہری ہوئی تھین - اور زبان یاد حق سے لبالب تھی - مصرع چشم و زبان و دلش باد پر از معرفت ؛

یاد شیخ احمد متوکل اُجینی

اُجین - صوبہ مالوہ کا ایک شہر ہے - آپ کو خرقہ خلافت غوث الاولیا سے حاصل ہے قدس سرہما آپ ہمیشہ زبانی اور نہانی ذکر کے ساتھہ پاس انفاس رکھتے تھے - امور کی باریک باریک تدابیر کو آپنے کبھی ایک جو کی برابر بھی نہین سمجہا - پیدائش ہند مین کسی مشرقی شہر کی ہے - شیر شاہ سور کا زمانہ تہا - کہ آپ وطن سے چل کر اجین مین آئے - اور سامان قیام کیا - کسی شخص سے روپیہ پیسہ - ایک روز کے خرچہ سے زیادہ کبھی نہین لیا - ہمیشہ واپسین نفس تک آپ کی روزی آسمان پر رہی - اہل روزگار کی دانائی پر نادانی کو ترجیح دیتے رہے - راقم کو آپ کی ذات ستودہ صفات کے ساتھہ نہایت محرمیت اور دلبستگی تھی اور وہ بھی استمرار کے ساتھہ - ہجری سنہ نو سو اٹھانوین مین آپ کی نوبت زندگانی انجام کو پہونچی - خوابگاہ اُس حوض کے کنارہ ہے - جو قلعہ اجین کے باہر کی طرف سے ملا ہوا ہے - ایک جانشین چھوڑا تہا شیخ عبد اللطیف نام تہا - انہون نے ریاضت کے ذریعہ سے خلافت کے چراغ مین بہت کچھہ روشنی بڑہائی تھی اور مسیح القلوب کی خدمت مین برہانپور جا کر حقیقت اور معرفت کا سرمایہ بہم پہونچایا تہا - ہجری سنہ ایک ہزار سات مین عاریتی عالم کو ترک کیا - مصرع شد وزیش اَللّٰهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهٖ

یاد شیخ معروف ابن قاضی سعد اللہ

آپ صدیقی النسل ہین شیخ نظام نارنولی کے خلیفہ تھے - زاد بوم دہار - خوابگاہ خاک مدینہ - آپکے اجداد بغداد سے آئے تھے اور شرقی دیار ہند مین صوبہ جونپور کے متعلق ایک شہر بہار نام ہے - اُس کو اپنا وطن بنا لیا تہا بہار سے آپ کے دادا شیخ محمود سلاطین خلیج کے عہد مین منڈو (مانڈو) مین آئے - اور یہین سامان

اقامت کیا چندروز بعد قصبہ انجیرہ کے قاضی ہو گئے - جو منڈو سے بارہ کوس - اور دہار سے پانچ کوس ہے۔ اس قصبہ کے پان ایسے خوشبو - اور عمدہ مزہ دار ہوتے ہین - کہ دوسرے صوبون مین لوگ سوغات لیجاتے ہین - جب شیخ محمود کو اسمانی قضا آئی - تو اُن کے بیٹے شیخ سعد اللہ مسند شریعت پر بیٹھے جب انھون نے بھی عالم دنیا کو چھوڑا - تو اُس وقت مین شیخ معروف چھوٹے تھے - جب شیخ معروف کا زمانہ ہوش آیا - تو پیر طریقت کی جست وجو مین بھاگ دوڑ کرنے لگے - اس اثنا مین شیخ نظام نارنولی کی فیض رسانی کا شہرہ سنا - دل سے صبر جاتا رہا - ناچار نارنول جاکر مرید ہوئے - اور چند سال خدمت حضور سے فیض پایا فرماتے تھے - پیر کے ہم رکاب نارنول سے دہلی کو جاتا تھا - ایک سیاح شیخ عبد اللہ تھے - ان کو عالم ارواح کی رموز اور عالم شہود کے حقائق مین اچھی واقفیت تھی - اثناے راہ مین ایک گانون کے نزد ان کی ملازمت ہنسنے حاصل کی - ہر ایک قسم کی باتین کین - بالآخر مین اور وہ دونون ایک دوسرے کے ہنی عم سے نکلے - بہت کچھ دلجوئی اور نوازش عمل مین آئی - اور مجکو ہر ایک خانوادہ کے پیرون کی خلافت کا خرقہ مرحمت فرمایا - سوائے اجازت سلسلہ چشتیہ قدسیہ کے - جو مجکو پیر سے حاصل تھی - چند سال بعد قصبہ دہار مین لوٹ آئے - اور اُسی قصبہ کی حدود مین ایک کوٹھری پسند کی - جہان پر نفس کے ساتھ لڑائی مین مشغول ہوئے - اور اس خانگی چور اور ہم نشین قزاق کی درآمد برآمد کے راستون پر چوکیدار مامور کئے - تھوڑی تھوڑی غذا گھٹانے سے - نفس فربہ ہونے سے باز رہا اور اس طریقہ پر سونے اور کھانے کی پابندیون سے رہائی پائی - سبحان اللہ اگر پانی یا شربت آپ پیتے نہ ہوتے تو لہ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ کی نفی مین شامل ہونے سے - آپ مستثنیٰ ہو جاتے - با این ہمہ آہنی خار - ایک پرانی گودڑی کے اندر لپیٹا ہوا - پیراہن کے اندر ہمیشہ رکھتے تھے - اور تمام عمر نماز معکوس مین راتون کو دن کرتے رہے -

ہجری سنہ نوسو بیانوین مین صوبہ مالوہ کے حاکم نواب خان اعظم میرزا عزیز بزرگ کوکہ اکبر شاہ تھے ابد دولتہ اس سال مین شیخ نے اجین سے احرام عمرہ باندھا - اور راہ حجاز اس شکل کے ساتھ طے کرنے کا عزم دل مین مصمم کیا - کہ سر کو نیچے لٹکائے ہوئے جاؤنگا - لیکن نواب سے دوستی تھی - نواب نے آپ کو روکا - اور نیز دوستون اور عقیدت مندون نے بھی اسی طرح پر التماس کیا - لہذا آپ نے مہربانی فرماکر اس سال مین توقف کیا - جب زیارت کعبہ کے شوق کا غلبہ ہوا - تو آپنے آنکھون پر

Presented by www.ziaraat.com

پٹی باندھ لی تاکہ دوسری دیکھنے کی چیزین دیکھنے مین نہ آدین - اور اپنے اوپر لازم کیا - کہ جب تک جمال کعبہ نین دیکھ لون گا - پٹی نہین کھولون گا دوسرے سال قرارداد کے موافق زادراہ اور سفرخرچ کے واسطے جس قدر ضرورت تھی - اور وہ بھی صرف اس قدر - کہ درویشی مین بھی خلل انداز نہ ہو - نواب عزیزہ کے خزانہ سے لیکر انتظام سفر کیا - ایک آدمی کے قد کی برابر ایک حجرہ تیار کراکر دو اونٹون پر بندھوایا - اور اس حجرہ کے اندر آپنے اپنے تئین اولٹا لٹکایا - اسی طریقہ سے سمندر کے کنارے پہونچے - بعدہ حجرہ کو جہاز مین کھڑا کردیا - اور آپ اُس مین بدستور آویزان تھے - کہتے ہین - کہ راستہ کے اندر آپ بہت روئے - آنسوؤن کی حرارت سے پٹی کے اوپر جلنے کا داغ لوگون نے دیکھا ہے - القصہ بیت الحرام کا دیدار آپ کو ہوا - جس کے سبب سے آپ کی آنکھون پر لذت نظارہ حلال ہوئی - عمرہ اور حج کے ارکان ادا کئے - اور مدینہ مقدسہ کا طواف کر کے روشن ضمیری حاصل کی پانچ مہینے کی فرصت ملی - جب تاریخ تیسری ربیع الاول ہجری سن نوسو اٹھانوین کو فرمان طلب صادر ہوا - تو کمال آرزو شگفتگی خاطر - اور خندہ پیشانی کے ساتھ عالم قدس کو روانہ ہوئے -

مصرع بیشگاہ قرب بادا جاے او -

یاد مولانا اسمٰعیل سومرہ

سومرہ - سندھ مین ایک گروہ کا نام ہے - آپ اُس ملک کے نامور مشائخ مین سے ہین - آپ کی خانقاہ کیا تھی - ایک زاہدستان تھا - کئی ہزار گون غلہ - زراعتی تخم کا ہوتا تھا - جس کا حاصل خانقاہ نشینون کے مایحتاج مین صرف ہوا کرتا تھا - آپ کا خاص طریقہ - درویشون کی خدمتگاری کرنا تھا - ہجری سنہ نوسو اٹھانوین مین یا ننیانوین مین رحمت حق سے جا ملے - مصرع باد دلش غنچہ باغ صفا -

یاد شیخ عبداللہ کتھواسن

آپ کے پیر بیعت اور مرشد طریقت کہین بیان مین نہین آئے ہین - غالباً آپ کا مشرب اویسیہ تھا - آپنے - توکل اور آزادگی کے محل کی بنیاد نہایت گہری اور مستحکم رکھی تھی - کبھی اہل زمانہ کے روبرو احتیاج کا منہ لیکر نہین گئے خوابگاہ دارالخلافہ آگرہ -

یاد ملا دوست صحاف

جو محرم ہم نشین تھے - وہ آپ کو کاکا کہا کرتے تھے - آپ مولانا خواجگی کاشانی کے خاص عقیدتمندون مین سے ہین - آپ کے دریا جیسے ضمیر کے عرفانی ڈبہ مین الٰہی اسرار اور تصوف کے بے شمار جواہرات اور

سوتی بہرے ہوئے تہے - ایک مدت تک بلخ مین لوگون کی رہنمائی کی - بہت سے طالب آپ کی ملازمت سے اپنے مطلوب کو پہونچے - ایک روز پرانے رازدار صوفی شادی آپکے عبادت خانہ مین آئے - اور کہا - کاکا-آپ کو یاد ہوگا - جب تلاش مقصود مین آپ کی کوشش بڑہی ہوئی تہی - اور جلد سازی کی دوکان کیا کرتے تہے - اُن ایام مین آپ کیسے خوش وقت اور خوش دل رہا کرتے تہے - اب مجہے معلوم ہوگیا - کہ جو لوگ خانقاہ مین رہتے ہین - اُنہون نے آپ کو خلوت قرب سے دور پہینک دیا ہے - اور آپ کو پریشان خاطر رکہتے ہین آپ نے یہ بات سنی - آنکہون مین آنسو بہر آئے - اور جواب دیا - بیشک ایسا ہی ہے - جیسا آپنے فرمایا - کہتے ہین ہجری سنہ کچہہ اوپر نوسو نوے مین عنصری منزل چہوڑ کر علوی وطن کا عزم کیا - خوابگاہ بلخ -

یاد شیخ جنید مفتی

آپ شیخ بہارالدین قریشی اسدی ہاشمی کے فرزند ہین - صاحب علم - درست احوال - پاکیزہ اخلاق ستودہ صفات اور زاہدانہ افعال تہے - علم کی تحصیل اپنے پدر بزرگوار کی خدمت سے کی تہی - بے مہمانون کے کہانا نہین کہایا کرتے تہے - اس طریقہ سے آپ نے خلیلی رسم زندہ کر رکہی تہی - صاحبان احتیاج کے حق مین آپ کی سفارش موثر ہوا کرتی تہی - اہل ضرورت کی ضرورت کا تعلق جہان ہوتا تہا وہ خواہ کتنا ہی نامہربان اور سیہ دل ہوتا تہا مگر کام بے تامل حسب دلخواہ انجام کو پہونچ جاتا تہا - علی ہذا القیاس آپ کی دعاؤن کا حال تہا - کہ آشنا اور بیگانہ کی مشکلات مین مقبول ہوا کرتی تہین - خلاصہ کلام یہ ہے - کہ آپ کی گفتار کی پیشانی ناکامی کے داغ دہبے سے پاک صاف تہی - تاریخ چوتہی شعبان ہجری سنہ نوسو اٹہانوین کو آپ روحانی باغ کی سیر کو چلے گئے - آگرہ مین مدفون ہین -

یاد شیخ نظام ابن عبدالکریم نارنولی

آپ - حضرت فاروق اعظم کی نسل سے ہین - اور الہداد نام ہے - مولد اور مرقد دونون نارنول مین ہین آغاز شباب مین آپ محقق رہنما کی تلاش کے واسطے وطن سے غربت مین نکل کہڑے ہوئے - اور ہمدرد یار سید فیروز کی ہمراہی مین بہت کچہہ نشیب و فراز طے کیا - بہت سی آبادیان اور جنگل دیکہہ ڈالے - اور بہت سے سالکون اور مجذوبون کی ملازمت کی لیکن قفل کشا کنجی کوئی ہاتہہ نہین لگی - اس اثنا مین آپ گوالیار پہونچے اور چند روز غوث الاولیا قدس سرہ کی خانقاہ مین دیگر خانقاہ نشین صوفیون کے ساتہہ رہے - تقدیر مین لکہا تہا جس کے بموجب خواجہ خانون علاتاج ناگوری کی ملازمت سے

اپنی مراد مین کامیاب ہوئے - اور نور خلافت سے - روشنی قلب حاصل کی - خواجہ کی صحبت اقدس کی برکات سے کمال اور تکمیل کے درجہ پر پہونچے - اور پیر کی اجازت سے اپنے وطن مین آکر رہنمائی کی مسند پر جلوس فرمایا - پاک ذات اور صاحب استعداد لوگ گروہ کے گروہ آپ کی پرورش اور فیض سے الٰہی معرفت کے عالی درجہ پر سرفراز ہوئے - اور ہر ایک صوبہ اور سرکار مین بڑے چہوٹے کی ہدایت کے واسطے آپ کے فیض یافتہ باخبر اصحاب مین سے ایک ایک صاحب نامزد کیے گئے - آپ کے صاحب ولایت خلفا کی فہرست بڑی لنبی چوڑی ہے اس کتاب مین نہین آسکتی ہے -

القصہ آپ کی فیض رسانی - نور پاشی - رہبری - اور رہنمائی کا شہرہ اس قدر ہوا کہ تمام اطراف ہندوستان مین پہیل گیا - آپ کے زمانہ مین بالکل سلطان مشائخ نظام الاولیا **قدس سرہ** کا عہد مبارک حاصل ہوگیا تھا - اور نارنول کی زمین سے مثل دہلی اشاعت فیض ہوئی تہی - تاریخ اٹھائیسوین صفر ہجری سنہ نوسو ستانوین کو عالم ناسوت سے عالم ملکوت کی سیر کو روانہ ہوگئے **مصرع**

سیرگاہش منزل لاہوت باد

یاد شیخ پیارہ نور ظہور رحمہ اللہ

آپ ایک مجذوب تھے جمالی مظاہر سے عشق رکھتے تھے چند سال دیوانگی کا عیش اٹھایا - اندرونی بے آرامی بہت کچھ رہتی تہی - اس سبب سے ایک ساعت بھی ایک جگہہ نہین بیٹھتے تھے - اور زبان حال سے لوگون کو سناتے تھے - **بیت** -

بحسن از بس کہ بسیاریم مائل	بانگ حسن از جا میرود دل

اس مین شک نہین - کہ عشق اور دیوانگی یہ دونون جب دل مین جمع ہو جاتے ہین تو نظر بازی کا شوق ابھر آتا ہے - اور دور اندیشی اور عقل و فہم - ملک باطن سے کوچ کر جاتے ہین - اس سبب سے آپ کا پردہ فاش ہوا - اور آپ ہر ایک شمع پر - پروانہ کی طرح گر گر - تکلیف اور مصیبت جہیلا کرتے تھے - ایک روز راقم گذرا آپ کے ساتھ ایک راستہ مین کہڑا ہوا باتین کر رہا تہا - اتنے مین عماری دار ہاتہی آپہونچا - آپ نے اچہل کر ہاتہی کے دانت پر قدم جا جمایا - اور عماری کے پردہ سے لٹک کر ایک پردہ کشا نغمہ کی تان لی - عماری کے اندر جو عورتین بیٹھی ہوئی تہین - انہون نے بیتاب ہوکر پردہ اٹھا دیا - اور دیوانہ کو اپنے ناز و کرشمہ کا نشانہ بنا کر خود بھی اس کے راز و نیاز پر فریفتہ ہوئین - **القصہ** طرفین کی حیرت یہان تک بڑہی - کہ

اُس حیرت کی بیہوشی نے ہاتھی مین بھی سرایت کی - بے اختیار ہو کر فیلبان نے پردہ عماری کا چھوڑا - اور غصہ سے آنکس مار کر ہاتھی کو راستہ پر لایا -

مختصر یہ ہے - کہ چند روز بعد آپ لوگون کی نظر سے مخفی ہو گئے - **مصرع** نمی یابم نشانِ او کجا رفت

یہان تک کہ ہجری سنہ ایک ہزار سولہ مین شیخ دولت کی زبانی جو نہٹر یہ دیپالپور کے تالاب کے کنارہ ایک کوٹھری مین رہتے ہین - کچھ حال سننے مین آیا - اُنہون نے بیان کیا - کہ ہجری سنہ نوسو ستانوین تھا - فقیر اُس وقت اجین مین شیخ عبدالغفور داؤد کی مسجد نور نام کے اندر رہتا تھا - شیخ بیارہ بھی اُس مسجد مین آکر گوشہ نشین ہوئے - چند روز بعد آپ کو اسہال کی بیماری ہوئی - یہی بیماری اِس عالم سے آپ کے چلے جانے کا سبب ہوئی - اور اُسی مسجد کے صحن مین دفن کیئے گئے -

یاد سید ابراہیم بھکری

آپ شیخ جلال متو کے خلیفہ ہین - جو شاہ شاہباز کے بزرگ جانشین تے - **قدس سرہم**

پیر کی دوستی اور مہربانی - اور حاکم وقت کا آرزو اور نیاز کے ساتھ پیش آنا - آپ کے برہان پور رہنے کا سبب ہوا بہت برسون تک اس دارالاسلام مین آپنے قیام فرمایا - اور بہت سے لوگ جو صحراے تلاش مین بھٹکتے پہرتے تے - عرفان اور وجدان کی آبادی مین ہو پہنچ گئے - مسیح القلوب سے روایت ہے - ایکدن مین سید کی ملازمت مین بیٹھا تھا - آپنے فرمایا - شیخ شکر محمد عارف **قدس سرہ** سے مینے سنا ہے جس وقت دوام ایجادی کا تماشا کرکے زبان حال سے یہ ترانہ گایا کرتے تے [۱] اطاعک العاصی فی عصیانک وذکرک الناسی فی نسیانک حال آنکہ اس بات کے سننے کو ایک زمانہ گزر گیا - لیکن ابھی تک دل کے اندر - اُس بات کا جو ذوق باقی ہے - یہ ذوق شکل فوارگی نہین چھوڑتا ہے - ایک روز ایک سپاہیانہ وضع کا آدمی عرس کی مجلس مین ایک گوشہ سے اُٹھا - اور دونون ہاتھ ادب کے ساتھ باندہ کر سامنے آکھڑا ہوا - اور رو کر فاتحہ اور دعاے خیر کی التماس کی - جواب پایا - ابراہیم کا باطن آتش نمرود سے بھی زیادہ پردود ہے - اگر تم کو اسپر اطلاع ہو جاوے - تو سو دفعہ لاحول پڑھکر - اس کی صحبت سے گریز کرو - اور ہزارون مہربانی اور دلسوزی کے ساتھ - اُس کی بخشش کے واسطے دعا مانگو - یہ جواب سنکر انجمن مین جو لوگ بیٹھے ہوئے تے اُن مین ایک جوش وخروش پیدا ہوا - ہجری سنہ نوسو اٹھانوین مین آپ کشش حقیقی

---

[۱] نافرمان نے تیری نافرمانی مین گویا فرمانبرداری کی - اور بھولنے والے نے تیری نسیان مین گویا تجھکو یاد کیا ۱۲

قید خانہ سے رہا ہو کر ہشت بہشت کی سیر کے واسطے ناز کے ساتھ چلے گئے۔ خوابگاہ برہان پور۔ تین لڑکے خلف۔ اور بہت سے خلفا چھوڑے جو روش سلف کے ساتھ متصف ہین۔

یاد شیخ عبد اللہ

آپ کا قدیمی نام بیکہ جی ہے۔ آپ کے باپ قطب خان ضراب خانہ کے داروغہ اور سکہ کن تھے۔ آپ ہی باپ کے کارخانہ کا پیشہ کرتے تھے۔ شروع جوانی مین کدخدا ہو گئے۔ عروس کے ساتھ کمال وابستگی ہوئی۔ جب ناز و نیاز نے ایک دوسرے سے باہم کیف پایا۔ تو شوق اور کرشمہ ایک دوسرے کی مصاحبت سے کامیاب ہوئے۔ یہان تک کہ اجل کی جان گزا تلخی۔ نوعروس کے سلونے مین ڈال کر پلا دی گئی۔ فراق کے داغ نے آپ کے شکستہ دل پر دیوانگی کا سکہ جمایا۔ پریشان ہو کر اپنا کام چھوڑ دیا۔ اہل زمانہ کا لباس اُتار کر کمل کی کفنی پہن لی۔ چند روز بعد پیر طریقت کی ہدایت سے آپ کی مجازی محبت حقیقی عشق کے لباس مین نمایان ہوئی۔ بہت برسون تک گھر کے اندر دیوانہ تنہائی مین بسر کی۔ اور خدا شناسی کا راستہ سلوک کی پامردی سے طے کیا۔ آپ ایک خزانہ تھے۔ جس مین دل آویز گفتار کے جواہرات بھرے ہوئے تھے۔ ہجری سن نوسو نناوے مین آپنے چشم عبرت کو نمایش گاہ دنیا کے تماشے سے بند کر لیا خوابگاہ شہر مندو **مصرع**

باما نزول او بمقام موحدان

یاد شیخ ابویزید

آپ شیخ لشکر محمد عارف کے فرزند ہین۔ **قدس سرہما**۔ جو اصحاب آپ کے پدر بزرگوار کی دعوت ہستی کو قبول کر کے آئے ہوئے تھے۔ جب وہ ضیافت زندگانی ختم ہو جانیکے سبب سے ایک ایک کر کے اپنے اپنے مقام کو لوٹ گئے۔ اور باپ کی جگہہ آپ جانشین ہوئے۔ تو حاکم نے نوجوان بیٹے کا استحقاق مسافر باپ سے کمتر سمجھکر وظیفون کے مواضعات کو ضبط کر لیا۔ چونکہ تسلیم اور توکل آپ کی سرشت مین داخل تھے۔ تو آپنے پیشانی پر چین جبین تک نہین آنے دی۔ اور خانگی روزی کمانے والون کے واسطے آپ کے دل پر مطلق فکر کا غبار پیدا نہین ہوا۔ باوجودیکہ ایک ایک ہفتہ تک بدل ما یتحلل نہین پہونچتا تھا۔ مگر عبادت کی طاقت زائل نہین ہوتی تھی۔ اور آپ کے خاندان پر ہر طرف سے فقر خواہ کتنی ہی چڑھائی کر کے آیا۔ لیکن آپنے پاے تردد خلوتخانہ کی دہلیز سے باہر نہین نکالا۔ البتہ آپ وصیت کے بموجب مسیح القلوب کے درس مین آفتاب طلوع ہونے سے پہلے روزانہ پہونچکر عیسوی فیض حاصل کیا

کرتے تھے - **القصہ** راستی اور سلامت روی آپ کا حصہ تھا - ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ مسیح القلوب کے ہمراہ سید ابراہیم بھکری **قدس سرہ** کی ملازمت کے ارادہ پر جا رہے تھے - اثنائے راہ مین ایک خدمتگار نے یکایک گھر سے ایک دل آزار خبر لاکر آپ کو دی - اور بازگشت کے واسطے جلدی کی - آپ نے فرمایا - ایک بزرگ کی ملاقات کے ارادہ پر - درست نیت کے ساتھ چلا ہون - لہذا معاودت نہین کرون گا - کیونکہ شروع کیا ہوا کام - انجام کو نہ پہونچا کر - نفس کے بہکانے سے کسی دوسرے کام مین مشغول ہو جانا صوفی کے واسطے زیبا نہین ہے - تھوڑی سی زندگی مین بہت سارا باقی عرفان آپ نے حاصل کر لیا تھا - ہجری سنہ نو سو ننیانوین مین آپنے اہل جہان سے دل اٹھا لیا -

یاد مخدوم نوح مالاکندی

آپ - سندہ کے بزرگ مشائخ مین سے ہین مسیح القلوب سے روایت ہے شیخ یوسف - رسمی علوم کے آغاز تحصیل مین آپ کے ہم درس تھے - یہ کہتے تھے - آپ کو جذبہ نے ایک بارگی آلیا تھا - ہر چند روز بعد آپ کی زبان مین قوت بیانیہ پیدا ہو گئی - باوجودیکہ علم نحو کی استعداد نہین تھی - مگر قرآن کی تفسیر آپ کئی کئی طرح سے بیان کیا کرتے تھے - کیا سندہ کے - اور کیا ٹتہ کے اکثر اہل علم لوگ امتحان کے واسطے آکر ہر ایک فن کی مشکلات آپ کے سامنے پیش کیا کرتے تھے - آپ بے تامل ایک روشن جواب کے ساتھ خدشات کی شورش وبا دیتے تھے - اور معترضون کو معتقد کر لیا کرتے تھے حکیم عثمان بو بکانی سے روایت ہے - مین ایک روز مخدوم کی خدمت مین گیا - اور چاہا کہ علمی کمالات حاصل ہونے کے واسطے دعا کے لئے التماس کرون - ہنوز ضمیر کی مخفی بات عبارت مین نہین آنے پائی تھی - کہ آپنے فرمایا[۱] واتقوا اللّٰہ یعلمکم اُس وقت سے میرا اتقا اور علم روز افزون ہے - بعض کہتے ہین - کہ قرآن کے معانی کی تعلیم آپ کو من عند اللّٰہ ہے - اور بعض کا یہ بیان ہے کہ خضر **علیہ السلام** سے ہے - اور بعض روایت کرتے ہین ایک بزرگ خراسان سے اس قصبہ مین آئے تھے - اُن کی تلقین سے پہونچا جو کچھ پہونچا -

یاد شیخ مبارک مجذوب

آپ کی حالت دل فریب - اور صحبت خوش گوار تھی - آگرہ مین ڈھولی کھال دروازہ - خس پوش گھر کے اندر مدتون تک جگر گدازی کے ساتھ بسر کی - چونکہ دل کی تعمیر کا کام درپیش تھا - اسواسطے آپ

[۱] اتقا کرو - اللہ تعالیٰ اجل شانہ تم کو علم نصیب کریگا ۱۲ -

لگی مبنیاد کی طرف متوجہ نہین ہوئے - واپسین سفر کے بعد - اس زمانہ مین آپ کی قبر پر پختہ اینٹون کی ایک عمارت بنادی گئی ہے - لراسمہ

چرا بکار روگردل نہند بہشت طلب	بنائے قصرِ بہشت ست برعمارتِ دل

یاد سید حبیب رحمہ اللہ

آپ کا جذبہ سلوک کے ساتھہ شامل تھا - اور مستی ہوشیاری کے ساتھہ ملی جلی تھی - پوشیدہ واقعات اور پنہانی حالات کا آپ کی بصیرت کے آئینہ مین عکس پڑتا تھا دارالسلطنۃ آگرہ مین شاہ قلی خان محرم کا ایک باغ ہے - جو دولت - اور فقرا کی صحبت مین مشہور ہین - اس باغ کے پہلو مین آپ کا گھر تہا - لراسمہ

فرد از منی بمن نہ گذاشت	اند کے سکر برد و بخشی صحو

یاد شیخ نظام مجذوب

آپ نے اہل زمانہ کی طرح لکڑی اور رسی سے ایک لمبا چوڑا مچان بنا رکہا تہا - جس پر دو تین آدمی آسودگی کے ساتھہ لیٹ سکتے تہے - آپ ہمیشہ اسی پر بیٹھے رہا کرتے تہے - اور اس پر سے بہت کم نیچے اترتے تہے - جو کچھہ آپ کی زبان سے نکل جاتا تہا دیر سے یا جلدی سے - وہی وقوع مین بہی آجاتا تہا کہتے ہین - جس زمانہ مین شیخ ابو الفضل مبارک کے ہوش اور عقل کو روز افزون ترقی ہوتی جاتی تہی - عقلی و نقلی علوم کی تحصیل مین نمایان افزایش تہی - اور خلوت نشینان صورۃ و معنی کے آستانہ کی حاضر باشی مین - کمال کوشش تہی - اس زمانہ مین جب مشار الیہ شیخ کی ملازمت مین حاضر ہوتا تہا - تو آپ بلند آواز کے ساتہہ فرمایا کرتے تہے - آو - وزیر چغتائی آو - بالآخر شیخ ابو الفضل مبارک تہوڑے ہی عرصہ مین شہنشاہ زمان اکبر شاہ کی خدمت سے بڑی دولت پر سرفراز ہوئے - اور سلطان کی مصاحبت اور ہمدمی کا خلعت پایا - نیز کئی صوبون کی جاگیردار ہوئے - شیخ ابو الفضل مبارک کے چھوٹے بہائی شیخ ابو البرکات مبارک نے آگرہ مین آپ کی قبر پر ایک گنبد تعمیر کرا دیا ہے - خداے تعالی اسکو جزاے خیر عطا فرماوے -

مصرع از جیب نیستی طلبان و دست سرکشہ

یاد شیخ عبد الجلیل ناگوری

آپ کو ارادت اور نیز خلافت چشتیہ معینیہ سلسلہ سے تہی - آپ کا سکر - آپ کے ہوش پر غالب تہا جب آپ ہوش مین آتے تہے تو اپنے ہمدمون کو قیل و قال کے گرفتار علما - اور دانش کے

خریدار طلبا کی ہم نشینی اور ہمدمی سے منع فرمایا کرتے تھے - جب حالت ہوش کے بعد پھر استغراقی حالت کا عود کر آنا - دوسری قسم کی باتون کی گنجایش نہین دیتا تھا - توسوا اسکے - کہ آپ سب کو دعا دیکر بیخودی مین محو ہو جاوین اور اپنے تئین حوالہ مستی کردین - کوئی چارہ کار نہ تھا -

یاد ملک محمود بیارہ

آپ سلک خاندیس کے وزیرزادہ تھے - اور آپ کے سبب سے فضلاے زمانہ کو اعتبار حاصل تھا ربانی کلام کا حفظ - عربی زبان اور فارسی عبارت کا علم - اسماے رجال کی یادداشت طبیعت کی موزونی سنجیدہ کاری - انفاس کی پاسبانی - جوہر شناسی - اور اندرونی صفائی - یہ تمام صفات - آپ کی ذات مین کمال کے درجہ پر حاصل تھین - فرماتے تھے - جب پدر بزرگوار کو واپسین سفر کی اجازت آئی - تو نوبت وزارت میرے نام پر پہونچی - یہ کام شروع سے ہی مجکو دشوار معلوم ہوا - اور ترک کا خیال بالکل دل مین سمایا - اس اثنا مین ایک روز شاہ منصور مجذوب کی خدمت مین گیا - توشاہ صاحب نے فرمایا - محمود فارسی قرآن جو تمنے ان ایام مین بہم پہونچایا ہے لاؤ - آپ کہتے تھے - مینے مولوی کی مثنوی خریدی تھی وہ شاہ صاحب کی خدمت مین لے گیا - فرمایا کھولو - اور پڑھو - جب چند بیتین پڑھی گئین - تو فرمایا کہ ہمیشہ اسی کتاب کے مصاحب رہنا - بہت سہل طریقہ کے ساتھ آزادی منصب گرفتاری سے حاصل ہوجاویگی - مینے شاہ صاحب کے فرمانے پر کمال کوشش کے ساتھ عمل کیا - اور عجلت کے ساتھ ظاہری منصب سے دل ہٹاکر بیکاری اختیار کرلی - اس کے بعد مین شاہ صاحب کے ارشاد سے سید عربشاہ بخاری کی خدمت مین احمد آباد گیا اور ان کی ملازمت سے بہت کچھ فیض حاصل کیا - سید عربشاہ قطب عالم بخاری کے پوتے - اور سجادہ نشین ہین - انھین ایام مین سفر حجاز کی بھی توفیق ہوئی - اور حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً کی زیارت سے مشرف ہوا - اس مبارک سفر سے سعادت کرنے کے بعد چند روز اجمیر مین مقیم رہا - اور نیز اس وقت مین روضہ معین الاولیا کا متولی بھی ہوگیا - یہان سے ہجری سنہ نوسو پچاسی مین احمد آباد کی طرف منڈو (مانڈو) کے راستہ سے گیا - اس وقت مین راقم نے بھی آپ کی دست بوسی سے برکت حاصل کی تھی - کہتے ہین - آپ کو جملہ نامور خانوادون سے خلافت اور نسبت تھی بالخصوص مغربی مشائخ اور بخاری سادات کے سلسلہ سے استحکام کے ساتھ وابستگی رکھتے تھے - ہجری سنہ ایکہزار مین سامان زندگی - آہی عالم کی سیر کے واسطے باندہ گئے - خوابگاہ احمد آباد

مصرع - جملہ کارش را بنا بر عاقبت محمود باد -

یاد سید مصطفیٰ محبوب اللہ

آپ سید حسین چشتی کے پوتون مین سے ہین - ہمیشہ بیش بہا خلعت پہنا کرتے تے - اور معشوقانہ وضع رکہا کرتے تہے شیخ مشائخ کے بیٹے ملک شیر کہتے ہین - ایک رات عرس تہا - اُس رات مین سید حسین نے مجکو قطب زمان شیخ عبد الملک کے بلانے کے واسطے بہیجا تہا چونکہ شیخ عبد الملک سلس البول کے مرض مین گرفتار تہے - اور رات تہی - اسواسطے نہین آئے - کہ معلوم العذر بیمارون کا بلانا دن مین بہتر ہے اور اگر رات مین بلانے کا موقع آوے - تو بلانے والا مین مردانگی چاہیئے - ملک نے پیغام سید کے نزدیک پیش کیا - تو سید - تامل کے بعد فرمایا - ملک شیر جاؤ - اور کہو - جس طرح اشارہ فرمایا گیا ہے اُسی طرح بلانا چاہتا ہون جب شیخ عبد الملک . نے یہ جواب سنا - تو بے تامل مجلس عرس مین چلے آکے صبح تک وجد و سماع مین معروف رہے - اور استنجا کی ضرورت نہیں ہوئی - اور سید کو فقیر نے کچھہ اوپر ایک سو کلوخ دیے - اور جب مین نہین ہوتا تھا - تو دوسرے خادم پہونچاتے تہے القصہ آپنے مذکورہ بالا بیماری شیخ عبد الملک سے سلب کر لی - اور اسپنے اوپر لے لی - مسیحائی تصرف کو آپنے ایوبی ولایت کے ساتہہ ملا دیا - آپ کی خوابگاہ احمد آباد گجرات مین ہے - **مصرع** وصل حق تا ابد بکامش باد ؛

یاد شیخ محمد نابلوسی

نابلوس - شام کا ایک قصبہ ہے - یہان کی آب وہوا خوش گوار ہے - سیاح لوگ اس کی زمین کو بہشت کی زمین بتلاتے ہین - اس قصبہ کے باشندے - نقد بہشت سمجھتے ہین - آفاق کے مسافر عاریتی بہشت جانتے ہین - اور جو لوگ دور ہونے کے سبب سے محروم ہین - وہ بہشت موعود کی طرح ادہار کرکے ملتے ہین آپ اپنی زاد بوم سے چل کر مصر مین آئے - اور یہان پر سعادت مند اولیا اللہ کی دوستی اور کشش کے سبب سے وطن اختیار کر لیا آپ اپنی زندگی کے ہر سال کو از روی عبادت تین حصون پر تقسیم کرتے تھے - چار مہینے درس مین صرف کیا کرتے تہے دوسرے چار مہینے سفر حجاز مین گزارتے تہے - اور تیسرے چار مہینے جہاد کے واسطے اسکندریہ مین جاکر رہا کرتے تہے اس طور پر آپ زمانہ ہوش ہی وا پسین نفس تک اپنے اعمال کے روزنامچہ کی خانہ پری کرتے رہے - خوابگاہ مصر **مصرع** روح اور اکنار راحت باد ؛

یاد شیخ قاسم

آپ شیخ یوسف سندھی کے صاحبزادہ شیخ طاہر محدث کے چھوٹے بہائی - اور شیخ الغلوب کے باپ ہین - تقویٰ - توکل - اور تصرف یہ جملہ اوصاف حمیدہ آپ کی ذات مین موجود تہے - آپ کے پیر بیعت

شیخ بہاء الدین پدر شیخ کبیر ہین - جو دسوین صدی کے اخیر مین شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کے جانشین تھے -

مسیح القلوب بیان کرتے ہین - ہنوز میرا زمانہ ہوش نہین آیا تھا - کہ آپ کا سایہ عاطفت میرے سر سے اٹھا لیا گیا - اُس وقت مین پدر بزرگوار کے بعض ہم نشینون سے مینے سنا ہے - کہ توحید دانی - خدا شناسی - اور وحدت وجود کے اعتراف کے بارہ مین لوگ آپ کی تعریف کیا کرتے تھے - اور آپ کی بہت کچھ خارق عادات - اور بے تعینی و آزادی کی باتین - بیان کیا کرتے تھے - منجملہ اون کے ایک واقعہ مجھے یاد ہے -

"ایک روز میری ماں بچون کو ہمراہ لیکر میرے عم مکرم شیخ طاہر رحمۃ اللہ کے گھر گئی تھین - عم مکرم کا گھر دو - تین گلی کے فاصلہ پر تھا - پدر بزرگوار کا ارادہ ہوا - کہ آپ بھی وہان جاوین - لہذا مینے چاہا کہ مکان کو مقفل کر دون - مگر آپ نے اجازت نہین دی - اور فرمایا - اہل حقیقت کا یہ شیوہ نہین ہے - یہ سنکر مین اسی طرح غیر مقفل دروازہ چھوڑ کر چلا گیا - راقمہ

پئے پاس متاعش رخنہ دیوار بربستن		درین خانہ بے لوح ست غوتی از خرد نبود	

اللہ تعالی جل شانہ کا احسان ہے - کہ واپس آکر تمام چیزون کو اپنی مقامات پر بدستور پایا - اور آپ کے توکل کی بدولت کسی چور کا ہاتھ کسی شے کو نہ لگا"

" اور اب اس زمانہ مین اپنے عم اُستاد سے مینے سنا - کہ فرماتے تھے - میرے چھوٹے بھائی شیخ قاسم کا مشرب صوفیہ تھا - اور اُن کی دل آویز گفتار - اور پسندیدہ افعال سے اخیار اور ابرار کی علامتین ظاہر تھین"

نیز مسیح القلوب کہتے تھے - جب شہنشاہ زمانہ اکبر شاہ مجکو بدون میری خواہش کے - ازلی مشیت کے بموجب برہان پور سے دار السلطنۃ آگرہ کو لے گئے - تو چند روز بعد مینے اپنے پدر بزرگوار کو خواب مین دیکھا آپنے ایک سندھی زبان کی بیت اس مضمون کی پڑھی - اے فرزند - تجھ کو ہر چند لفظ لا کے ساتھ درمیان مین سے ہٹا کر نیست کر دیا - مگر تو ابھی تک اپنی ذات مین زعم ہستی رکھتا ہی ہے کہ جب مین بیدار رہا - تو اس اشارہ سے دل مین یہ خیال پیدا ہوا - کہ اپنی رہائی کے واسطے تفکر کے ذریعہ سے تدابیر نکال کر زبان سے بیان کرنا - اس سے مطلب نا حاصل نہین ہوتا ہے - بلکہ ایسا کرنا دراصل اپنے تئین تسلیم اور رضا کے مرتبہ سے شکوہ اور شرک کی پستی مین ڈالنا ہے - لہذا یہ شیوہ چھوڑ دینا چاہیے - اس خیال کی بنیاد پر انواع و اقسام

کے تخیلات کا تموج دل سے دور کر دیا - اور آسودگی حاصل ہوئی - اور ایک ہفتہ سے کم مدت مین وطن آنے کی اجازت مل گئی - یہ بیشک سچ ہے - حضرت یوسف علیہ السلام نے جو غیر سے استمداد کی تھی - تو یہ استمداد زندان مین بِضْعَ سِنِيْنَ[1] تک قیام کرنے کا باعث ہوئی تھی -

یاد شیخ بہول مجذوب

آپ کی ذات سے خرابات کا مکان زیادہ رونق پاتا تھا - خرق عادات کی قوت حاصل تھی - اور الہی جذبات بہی آپ مین موجود تھے - چند سال تک ٹٹیا محل مین زیر زمین غار کہود کر اور اوپر سے خس پوش کر کے بسر کی (ٹٹیا محل دار السلطنت آگرہ مین ایک مشہور جگہہ ہے) اس وقت مین خس پوش مکان کی جگہہ ایک بڑا عالیشان محل ہے - بیت

جائے دیدارِ دلبر دو جہان	قصر فردوس و کاخ دل باشد

یاد سید جمال

آپ شیخ ابراہیم میان آبا کی مسجد مین مدرس تھے - نیز عابد وقت - اور زاہد زمانہ تھے - احیاء العلوم اور عین العلم کے مطالعہ سے ایک خاص تعلق رکھتے تھے شیخ محی الدین عربی کی تصنیفات پر آپ کا دل مائل نہین ہوتا تھا - لیکن انصاف کو کام مین لا کر باطن سے انکار نہین کرتے تھے - علم حدیث پر بہت کچھہ آپ کا دل تھا جب شیخ طاہر یوسف نے برار سے نکل کر برہان پور کو نورانی فرمایا - تو سید اپنی بزرگی کو چہوڑ کر چند سال تک جب تک کہ زندگی باقی رہی - اپنی مسجد سے روزمرہ شیخ کے درس مین پہونچا کرتے تھے - شیخ کا قیام سندہی پورہ مین تہا - جو سید کی مسجد سے ایک میل کی مسافت سے کچھہ زیادہ ہی زیادہ ہے اس مسافت کا کچھہ خیال نہین ہوتا تھا - چارون فصلون مین برابر جایا کرتے تھے صحیح بخاری آغاز سے انجام تک پڑہی - مولانا حافظ سندہی جو معنوی خوب رو ہین - آپ کے شریک اور سامع تھے - جب آپ کی زندگی کا ورق لوٹ دیا گیا - تو خوابگاہ شیخ ابراہیم عمر سندہی کے مقبرہ مین بنائی گئی مصرع جمالِ حق فروغ دیدہ اش باد -

یاد شیخ الہداد مارہرہ

آپ کو ہمیشہ تلاوت کے ساتھہ ایک خاص تعلق تھا - آپ نے ہمیشہ زمانہ توکل - تسلیم - اور رضا مندی حق مین گزارا - قرآن کا ترجمہ یاد تھا - کہتے ہین - آغاز جوانی مین ایک حسینہ و جمیلہ عورت کے ساتھہ دلبستگی ہو گئی تھی -

[1] چند سال ۱۲-

Presented by www.ziaraat.com

چند سال نظر بازی مین گذرے - بعدہ دل کی اجازت لیکر عقد کرلیا - القصہ ہمیشہ حسین مظاہر پر نظر بازی کے ساتھہ زندگی گذاری - لیکن مظاہر مین جو ظاہری مشاہدہ کا ذوق حاصل ہوا تھا - یہ بصیرت کے ذریعہ سے حاصل ہوا تھا اور اس بیت کا مضمون زبان حال سے پڑہا کرتے تے **بیت**

حُسن خویش از روئے خوبان آشکارا کردہٖ	پس بہ چشم عاشقان آنرا تماشا کردہٖ

یاد شیخ محمود بنجارہ

آپ خوبان سکنہ آگرہ مین سے تھے - مبدء اور معاد کی شناخت مین آپ کا مرتبہ عالی تہا - آپکے خارق عادت کامون مین سے ایک یہ بہی تہا - کہ دیو سے یا پری سے - جس کسی کو آسیب ہوتا تھا جب آپ کا نام اُس کے سامنے لیا جاتا تہا - یا آپ کے ہاتہہ سے پہول بہیجا کر ماؤف شخص کو سونگھایا جاتا تھا - تو وہ بہت جلد ہوشیار اور تن درست ہوجایا کرتا تھا گویا سلیمانی ولایت آپ کو حاصل تہی لراسمہ -

کسی کہ نقش ترا بر نگین دل دارد	بکار خلق کند معجزہ سلیمانی

یاد شیخ عبدی ساکن آگرہ

آپ - عابد متوکل - اور عارف زمان تھے - سردار پیغمبران علیہ السلام کی محفل میلاد ترتیب ہونے مین استطاعت سے زیادہ کوشش کیا کرتے تھے - اور عمدہ عمدہ طریقہ کے ساتھہ انجام دیتے تہے غالبًا آپ کو اُخروی کشود کار - اسی پسندیدہ کام کی بدولت ہاتہہ آئی تہی - اور یہی خدمت - آپ کی مخدومی اور بزرگی کا سرمایہ ہوئی تہی - اس مین شک نہین - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ذرہ برابر محبت بہی آخرت مین تمام اہل عالم کی نجات کے واسطے بس ہے **مصرع** محبت کیمیا کے اہل دردست -

یاد شیخ شہاب الدین واصل

آپ - باعمل عالم اور باحضور کامل تہے - شیخ طاہر یوسف اور ان کے بہائی شیخ طیب نے جب اُن کے احوال کا متوسط زمانہ تھا - منہاج العابدین آپ کے درس مین گذرانی تہی - اور نیز آپکی ملازمت سے بہت کچہہ فیض پایا تھا - سیع القلوب نے اپنے عم مکرم شیخ طاہر کے حوالہ سے بیان کیا ہے - کہ کہتے تہے - مین ایک ہندوستانی خوان پر شیخ سے دور بیٹہا تھا - اُس وقت میرے دل مین آیا - کیا اچھا ہوتا - جو مین شیخ کے پیالہ مین شریک ہوتا - فوراً اُسی وقت آپ کے آئینہ خاطر مین عکس پڑگیا - مجکو وہان سے بلایا - اور اپنے برابر مین جگہہ دی - پہر میری یہ آرزو ہوئی - کہ شیخ ایک لقمہ اپنے ہاتہہ سے مجکو دیوین - آپنے ایسا ہی

گیا - اور تبسم فرمایا - اس قسم کی بہت سی عجیب و غریب رہائیتن آپ کی گجرات اور سندہ والون کی زبان زد ہین - آپ کی اولاد بہی بزرگی کے اعتبار سے اپنے آبائے کرام کی خانقاہ کو آباد رکہتی ہے - خدا کرے آباد رہے -

یاد شیخ عبد الملک

آپ - علامہ وقت - اور شیخ ابراہیم کے صاحب زادہ تہے - بہت برسون تک رسمی علوم کا درس دیا جنت آشیانی ہمایون بادشاہ کے زمانہ مین تہے - واپسین سفر کے روز بہی حسب معمول درس دیا - لیکن فرزندون کو اور طالبان علم کو فرمایا - جلد نماز کے واسطے آجاؤ - چنانچہ تعمیل حکم کی گئی - فرض سے فارغ ہونے کے بعد سر سجدہ مین رکہ دیا اور وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ [۵] پڑہا - اور ترجمہ کا خاتمہ - آخرین سانس کے ساتہ دوش بدوش ہوا - خوابگاہ کالپی مین پدر بزرگوار کے گنبد کے باہر مصرع

بادا نصیب سینۂ او نور معرفت

یاد شیخ الہ بخش چشتی

آپ کے آبا و اجداد کا سلوک چشتیہ سلسلہ کی بیعت اور خلافت پر تہا - الٰہی مشیت نے آپ کے اعتقاد کی چوٹی خانوادہ شطاریہ کی طرف کہینچ کر غوث الرحمن کے دست تصرف مین دیدی تہی صاحب موصوف کے فیض ارشاد سے قطع منازل مین تیز روی - اور سیر مقامات مین استغراق اس درجہ بہم پہونچا - کہ مناظرہ کے آداب - اور درسیہ قیل و قال کے مقاصد سے دل سرد ہوا - اور تحقیق کی طرف التفات کرنے سے یہ نتیجہ نکلا - کہ زمانہ اور اہل زمانہ کی رسوم سے آزادی مل گئی -

کہتے ہین جس وقت آپ سماع مین محو ہوجاتے تہے - تو غوث الرحمن آپ کا ہاتہ اپنے ہاتہ پر رکہکر گہوما کرتے تہے سینکڑون طرح کی نوازشین اور اکرام کام مین لاتے تہے - چونکہ آپ مغلوب الحال زیادہ تہے آپ کے اوقات اور حالات اکثر وجد و تواجد - اور سکر و بیخودی مین گزرا کرتے تہے - اگرچہ اختلاف ممالک کے سبب نقش اور صورت کی بندش مین ہر جگہہ راگ کا رنگ جداگانہ ہوتا ہے - اور صوفیون مین بہی اکثر ایسے ہین - کہ جو روش اُن کے ملک کی معمولی ہوتی ہے - اُسی ایک روش کے عادی ہو کر دوسری وضع کی طرف مائل کمتر ہوا کرتے ہین - لیکن آپ کو سرود کی ہر ایک روش - رقت اور شورش پیدا کر کے خوش وقت

---

[۵] اور اپنے پروردگار کی عبادت مین لگے رہو - یہان تک کہ تم کو مرتیقینی (یعنی موت) پیش آئے ۱۲ -

کرتی تھی - آپ کا سماع کسی طرز کو چھوڑکر - کسی خاص طرز کے ساتھ خصوصیت نہین رکھتا تھا - آپ کی فہم اور ہمت - سماع و سرود کی تمام روشون پر پہونچ جاتی تھی - اور سماع کے عین جوش مین - جو بات - بشارت یا ڈرانے کی شان مین آپ کی زبان مبارک سے جدا ہو کر ہونٹون تک آجاتی تھی - وہ بہت جلد وقوع پذیر ہو کر عجائبات کے عالم مین مشہور ہو جاتی تھی -

نقل ہے - گوالیار مین ایک روز شیخ نظام نارنولی نے آپ کی مجلس مین کہا تھا - ہرچند ریاضت اور مجاہدہ کیا - لیکن غیب کے خزانچی نے اُس دروازہ کی کنجی - ہمارے ہاتھ مین نہین دی - جس کا کھولنا مقصود درویشی ہے - آپ نے فرمایا **ایہا الشیخ** اس مدعا کے دروازہ کا کُھلنا کہ کیا خاص درکیا عام تمام عالم کا عالم تمہاری بیعت کا طوق اپنی عقیدت کی گردنون مین ڈال لیوے اِس بات پر موقوف ہے کہ گرفت مذکور کی صورت گوشہ قلب مین محصور کی جاوے -

کہتے ہین - جب شیخ الہ بخش کا زمانہ پیری آیا - تو آپ نے قرآن کی حقیقت آمیز تفسیر - اور صحاح احادیث کی لطافت انگیز شرح کی طرف کامل طور پر متوجہ ہو کر شغل اختیار کر لیا تھا - یہان تک کہ خاک نمناک کے دائرہ سے نکل کر عالم پاک کے کنگورہ پر عروج فرما گئے [۱] کان ذٰلک فی اثنا عشر من ربیع الثانی من سنہ نیف و سبعین و تسعمائۃ **مصرع** سخن او حدیث تقدیر ست -

یاد شیخ علی متقی

آپ حسام الدین جونپوری کے فرزند ہین - خداپرستی - پرہیزگاری - تن گدازی - اور نیکوکاری - ان جملہ صفات مین آپ کی ذات سے فروغ تھا - آپ کسبی علوم - اور کشفی معارف مین صاحب ولایت علما کا درجہ رکھتے تھے - ہجری سنہ نوسو ترپین مین ہند سے حرمین شریفین کی طرف کوچ کیا وہان پر شیخ ابوالحسن بکری شافعی مصری - اور نیز دیگر اعجاز بیان محدثون کی ملازمت مین رہکر جملہ صحاح احادیث کی کامل طور پر تصحیح کی - بہت سے ذی استعداد لوگون کو اپنے فیض اور فائدہ سے اُستادی کی مسند پر بٹھایا - اور فن حدیث مین لوگون کی رہنمائی کے واسطے بہت سی سودمند تالیفات چھوڑی ہین - منجملہ اُن کے ایک کتاب آپ کی ہے - جس مین ایک لاکھ حدیث لکھی ہے - اور شیخ جلال سیوطی کی کتاب جامع الصغیر پر ایک عمدہ فہرست ابواب کے ذریعہ سے بنائی ہے - نیز سلوک اور تصوف مین بھی چند رسالے تحریر فرما کر اہل جہان کے

---

[۱] واقعہ تاریخ بارھوین ربیع الثانی ہجری سنہ کچھ اوپر نوسو ستر مین ہوا ہے - ۱۲

واسطے اپنے کمالات کا نمونہ چھوڑا ہے۔ پدر بزرگوار فرماتے تھے۔ جب آپ سفر حجاز کو تشریف لیئے جاتے تھے۔ تو منڈو (مانڈو) کو بھی آپکے عبور سے شرف حاصل ہوا تھا۔ اپنی والدہ کی بیماری کے سبب سے چند روز بے ارادہ قیام کرنا پڑا۔ آپ کی فیض بخش ملازمت مین معرفت کی باتون کے بیان سے فائدہ کا بہت کچھ حصہ لوگون کو ملا۔ جب پاک دامن مریضہ نے جہان فانی کو رخصت فرمایا۔ تو آپنے حوالہ خاک کر کے دوسرے روز کوچ کر دیا۔ اور وداع کے وقت مجھہ سے کہا۔ کہ بہتر ایسی جگہہ سے نہ اٹھائے جاوین۔ جس مین دوسرے کی ملک کا وہم ہو۔ بلکہ سرراہ سے جس طرح کا اینٹ پتھر بہم پہونچ جاوے۔ اُٹھا کر مقبرہ مین صرف کرنا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا آپ ذکر۔ فکر۔ شغل۔ مراقبہ۔ اور نیز دیگر نفل عبادات مین پوشیدگی کو کمال درجہ کام فرماتے تھے۔ اس بنیاد پر لوگون نے آپ کی نسبت قیاس نقشبندیہ شرب کا کیا ہے۔ ہجری سنہ نوسو چھپن مین جب آپ مکہ معظمہ مین تھے۔ فرمان طلب صادر ہوا۔ آپنے قبول فرما کر عالم ترکیب کی قید سے آزادی پائی۔ زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے۔ کہ آپ کو سنت نبوی علیہ السلام کی پیروی مین اہتمام بہت کچھ تھا۔ اس سبب سے الفاظ **متابعۃ نبی** ~~۹۵۶~~ شمار مین آپ کے سال رحلت کی برابر آ گئے۔ اور چونکہ اُس مقام کے شرفا اور علما۔ اپنے شہر کا شیخ جانتے تھے۔ اسواسطے الفاظ **شیخ مکہ** ~~۹۵۶~~ بھی آپکے سال انتقال کی برابر ہوئے مصرع **پیرو خاص مصطفی است علی**۔

یادِ شیخ خواجہ عالم

آپ۔ باپ کی طرف سے خواجہ مودود چشتی کو۔ اور مان کی طرف سے مخدوم شیخ جلال پانی پتی کو پہونچتے ہین۔ غوث الرحمٰن کے بالخلاص مرید۔ اور خاص خلیفہ تھے۔ آپ کے حالات کا کسی قدر بیان۔ اس طرح ہے۔ کہ جب سینہ کے عنصری طاق مین (جو قندیل قلب کے رکھنے کی جگہہ ہے) استعداد اور قابلیت کے نور کا عکس۔ چراغ کی طرح پڑا۔ تو آپنے دینی علوم۔ اور یقینی معارف کی شاہراہ مین ہمت کا قدم استحکام کے ساتھہ رکھکر۔ علوم کے چمکدار جواہر بہم پہونچائے۔ اور ان کو طبیعت کے خزانچی کی تحویل مین رکھا۔ باقی زمانہ زندگی جو رہا۔ یہ طالبانِ علم کی فیض رسانی مین صرف کیا۔ خاتم نبوت علیہ السلام کی سنت کی پیروی مین تیراندازی کی مشق اِس درجہ کی۔ کہ خطا قبضہ امکان سے باہر ہوئی۔ اور ہمیشہ **ابتغاءً لوجہ اللہ** لشکر اسلام کے ہمراہ۔ حرب کفار کے مقام پر پہونچکر درست تیراندازی کا **امتحان** مقبولیت کے ساتھہ دیا۔ جب ملک علام کی طرف سے فرمان طلب آیا۔ تو آپنے عارف وقت شیخ عبدالملک شطاری

اور قاضی عبد القادر کو اپنی عیادت کے بہانہ سے طلب فرمایا۔ اور کہا۔ کہ سرور انبیا علیہم السلام باصحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف ارزانی فرماکر مجکو بلاتے ہین۔ آپ دونون بزرگ اصحاب آگاہ اور گواہ رہین کہ مین اپنے اسلام کی جنس اور ایمان کا نقد صحراے ناسوت کے لٹیرون کی لوٹ سے صحیح و سالم ملکوت کے دار السلام کو لئے جاتا ہون۔ اور حکم ہے کہ میری قبر بیر پور مین بنائی جاوے۔ مصرع

خواجہ عالم شد ندیم خواجہ عالم در بہشت

یاد شیخ جیوہ

آپ کا نام عبد الحی ہے۔ حضرت غوث الرحمن کے بڑے خلیفہ ہین۔ ہمیشہ ریاضت کے گریبان مین سر جھکا ہوا اور قناعت کے دامن مین پانون سمٹا ہوا رہتا تھا۔ کنج توکل۔ گوشہ تسلیم۔ زاویہ فقر۔ کلبہ تنہائی۔ صحرائی آزادی۔ ویرانہ بیخودی۔ اور حجرہ شکیبائی۔ یہ سات مقالات آپ کی دنیاوی تجرید کی سات اقلیمین تہین۔ جس وقت تک آپ کے نورانی جسم پر زندگی کا خلعت رہا۔ اوس وقت تک آپنے فتوحات قبول کرنے کے واسطے ہاتھہ آستین سے باہر نہین نکالا۔ نہ لینے کی عادت سے استغنا کی پیشانی کو داغ دار نہین بنایا۔ اور نہ اپنی ہمت کو اس عادت کے رنگ سے رنگین فرمایا۔

شیخ داؤد شطاری سے روایت ہے۔ ایک روز حضرت غوث الرحمن نے چاول اور نیز دیگر غلہ سے بار کئے ہوئے۔ چند نرگاؤ۔ آپ کے گہر والون کی قوت کے واسطے بہیجے۔ آپنے اُن کو نہین لیا۔ حضرت غوث الرحمن نے فرمایا۔ پہر لیجاؤ۔ اور یہ کہو۔ پیر کی بہیجی ہوئی شے نہ لینا۔ ادب کی عمارت کا ڈھا دینا ہے۔ آپنے جواب مین کہلا بہیجا۔ بہیجی ہوئی شے کسی کی ہی ہو۔ مرید جیوہ معذور ہے۔ نہین لیوے گا۔ پہر حضرت غوث الرحمن نے فرمایا۔ ایک بار اور لیجاؤ۔ اگر نہ لین۔ تو سرزنش کرنا۔ کہ تمہارے پیر فرماتے ہین۔ دفتر خلافت سے تمہارا نام کاٹ دون گا۔ آپنے جواب دیا۔ پیر کی رہنمائی کی بدولت۔ رد کے خوف کا۔ اور قبول کی اُمید کا نقش۔ خاطر درویش سے بالکل دہو دیا گیا ہے۔ یہ تہدیدی پیغام بہی نقش بر آب ہے۔ جب یہ جواب حضرت غوث الرحمن کی خدمت مین عرض کیا گیا۔ تو مزید رقت اور افزونی توجہ کا باعث ہوا۔ حضرت غوث الرحمن بے اختیار اپنے خلوتخانہ سے نکل کر مرید کے تکیہ مین آئے۔ بہت کچھہ نوازش اور مہربانی کام مین لائے۔ اور نہایت گرمجوشی کے ساتھہ ہم آغوش ہوکر یہ خوشخبری سنائی۔ عبد الحی استقامت اور ثابت قدمی کے منصب کا فرمان۔ آج تمہارے نامی نام پر مہر اور دستخط سے مکمل ہوگیا۔ اب تم الاستقامۃ فوق الکرامۃ

کا علم طریقت کی معرکہ آرائی مین نصب کرو - اور له فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ کا تاج - افعال کے سر پر - اور فقر کی ہفت کشور کی سلطنت اپنے اوپر مسلم سمجھو -

کہتے ہین - جب گوالیار مین لوگون کے ہجوم سے آپ کے اوقات مین خرابی کا نقصان پیدا ہوا - تو آپ یہان سے بہت جلد دہلی کی طرف چلے گئے - چند روز بعد اس جگہہ بھی ایسی ہی صورت پیش آئی اسواسطے اس شہر سے بھی عجلت کے ساتھہ اُٹھہ کھڑے ہوئے - اور پانی پت مقام کو روانہ ہو گئے - یہان بھی بدستور آپ کے اوقات مین آفت پیش آئی - لہٰذا یہان کی اقامت سے بھی دل اُٹھانا پڑا - اور قصبہ بدولی مین جاکر دریاے جمنا کے کنارہ - خدا پرستی کے واسطے ایک حجرہ اختیار کیا - اور جس قدر آبِ حیات زمانہ کی ابریق مین رہا تھا - اُس کو ظاہری اور باطنی طہارت مین صرف فرما کر خاک پاک کے خلوتخانہ مین گوشہ گزین ہو گئے - اور دائمی خوابگاہ بنالی - مصرع باد خاکِ پاک او رشکِ بہشت -

یاد شیخ وجیہ الدین احمد

آپ شیخ نصر اللہ علوی کے بیٹے تھے - مولد اور مرقد دونون احمد آباد گجرات مین ہین - آپ دونون جہان کے قطب - دونون جہان کے حقائق کے مرکز - حصولی اور حضوری علوم کے مالک - اکتسابی اور وہبی فنون کے خداوند - کتابی منقوش اشیا کے رموزدان - اور اسرار لوح محفوظ کے رازدار تھے - کہتے ہین - آپنے علمی صورت سے نقل کر ہجری سنہ نوسو دو مین عنصری پیکر کے وطن کو اپنی ولادت کے جلوہ سے منور فرمایا - اور ولادت کے بعد پانچوین سال کے آغاز سے اخیر تینتیس سال تک آپ طرح طرح کے علوم متداولہ اور غریبہ کی تحصیل مین مشغول رہے - یہان تک کہ ساٹھہ علم سے زیادہ ہی زیادہ آپ کو حاصل ہو گئے - جب مجازی کثرت آباد سے حقیقی وحدت گاہ کو آخرین سفر ہوا - تو تاریخ اُنتیسوین صفر تھی - اور ہجری سنہ نوسو ستانوین تھا - اُس وقت تک آپ تمام علوم کے درس دینے مین مشغول رہے - اور اللہ تعالیٰ اجل شانہ کی بخششین آپ کے اوقات عزیز کے شامل حال رہین - اس باسٹھہ سال کی مدت مین آپ کی فیض رسانی کی بدولت بہت سے ذی استعداد لوگون نے آپ کی شاگردی سے خلعت اُستادی پایا - اور بہت سے بلند ہمت صوفیون نے آپ کی دلنشین تلقین سے خرقہ خلافت حاصل کیا -

مولانا عالم گلبھاری اپنے تذکرہ مین لکھتے ہین - کہ ہجری سنہ نوسو تراسی تہا جینے وجیہ الحق کی

له کھڑے ہو جاؤ جیسے حکم کئے گئے ہو ۱۲

خانقاہ مین آکر مریدون کے طریقہ پر فیض یابی کے لئے التماس کیا تھا۔ آپنے فرمایا۔ تم کو ظاہری علم کامل طور پر حاصل ہے۔ تم دوسرے لوگون کی تکمیل کے محتاج نہین ہو۔ اپنی معلومات کو کام مین اور تکرار مین لانا چاہیئے۔ مینے عرض کیا۔ ان مقاصد کے سوا۔ کسی شغل کی آرزو رکھتا ہون۔ آپنے فرمایا۔ اس سے زیادہ کیا بہتر ہے۔ کہ باطنی سعادت کے اسباب بھی ہاتھ آجاوین۔ مملا ئمہ کلام یہ ہے۔ کہ آپنے تقریب کا موقع نکال کر یہ ماجرا بیان فرمایا۔ جن مقدمات پر آلہی حقائق کا دریافت۔ اور کشف موقوف ہے۔ اُن مقدمات کی تحصیل کا شوق میرے دل مین بھی اُس وقت پیدا ہوا تھا۔ کہ جب مین درس اور تدریس مین مشغول تھا۔ ناگاہ ایزدی مشیت جس کی ہر ایک مقدر شے مین سو سو نکتے اور نیرنگیان ہین۔ حضرت غوث الرحمٰن کو گوالیار سے گجرات کی طرف کھینچ لائی۔ یہ صورت وجیہ الدین کو (مجکو) حضرت غوث الرحمٰن کی شرف پابوسی سے مشرف ہونے کا باعث ہوئی۔ اور بہت تھوڑے عرصہ مین صاحب ممدوح کی کیمیائی پرورش کے ذریعہ سے میرا اسلام تانبے کی طرح کندن سونا بن گیا۔ رسمی عقائد کی قید سے نکل کر حقیقی ایمان کی بہشت مین چہل قدمی کرنا نصیب ہوا۔ اور چند روز بعد خلافت مطلق کا خلعت پاکر سرفراز ہوگیا۔ اور پالیا جو کچھ پاس نہ تھا۔ اور جو کچھ پاس تھا۔ پھر دہ نہ ملا۔ **بیت**

انچہ حق بہر بندگان آراست	آرزو آنچنان ندانند خواست ؎

خاص سیع الاولیا کے خدا کے مضمون سے ہی ایک شکل آپ کے خرق عادت کی ظاہر ہوتی ہے مجملاً واقعہ ہذا کا بیان اس طور پر ہے۔ کہ ایک روز خواجہ عبد الشہید کے ایک مریدنے وجیہ الحق کی خدمت مین یہ ماجرا عرض کیا۔ فقیر اپنے وطن مین ایک سخت مرض کے اندر مبتلا ہوگیا تھا۔ یہان تک کہ لوگون کو صحت ہونے سے مایوسی ہوگئی تھی۔ خیر۔ مین پیر کی اجازت سے۔ پیر کے آستانہ پر جا پڑا۔ اس خیال سے کہ اس جگہہ کا موجود ہونا بشرط حیات یقیناً جلد تن درست ہوجانے کا سبب ہے۔ اور بشرط موت بلاشک حصول آسائش کا باعث ہوگا۔ گو دیر سے سہی۔ ایک روز پیر نے مراقبہ کے واسطے زانو پر سر رکھا تھا تھوڑی دیر کے بعد ایک نورانی شخص ایسے لباس مین جو ہمارے ملک کے اعتبار سے غیر متعارف ہے۔ حجرہ مین آئے۔ کچھ دیر کے بعد پیر نے فقیر کو بھی حجرہ کے اندر بلالیا۔ آنے والا نورانی شخص نے پانی کے اوپر دم کرکے بیمار کے لئے گویا شربت شفا بنایا۔ فی الفور مجکو آثار صحت اپنے جسم مین معلوم ہونے لگے اُسی وقت وہ خضر رفتار مسیحا حجرہ سے نکلے۔ اور میری آنکھون سے اُن کا مبارک حلیہ پوشیدہ ہوگیا۔ مینے پیر

سے دریافت کیا - کہ ان بزرگ کا نام کیا ہے - جو مسیحا مشرب اور محیی مظہر ہین - اور ان کا مقام کہان ہے فرمایا
نام شیخ وجیہ الدین احمد - اور مسکن احمد آباد گجرات ہے اسم المحیی کے مظہر اس زمانہ مین آپ ہی ہین -
جب میری نظر تمہاری دشوار بیماری پر پڑی - تو نا اُمیدی کا اثر دل مین محسوس ہوا علاج کے واسطے محبت
اُٹھہ کھڑی ہوئی - لہذا ضرورۃً مینے آپ سے استمداد کی - اس کے بعد تمنے دیکہا ہی جو کچہہ گزرا - اور معلوم ہی
کیا جو کچہہ پیش آیا - جب پیر کی زبانی مینے یہ ماجرا سنا - تو اس ملک کے سفر کی اجازت لیکر روانہ ہوا - طلب
اور ارادت صادق تہی کہ اُس کی برکت سے قدمبوسی کی سعادت کو پہونچ گیا - الحمد للہ مینے پا لیا جو کچہہ
چاہتا تہا -

شاہ شیخ جی کے ایک مرید شیخو نام قصبہ کہیر نج[ملہ] مین رہتے تہے - اور احمد آباد کی سیر کے واسطے کبہی
کبہی آیا کرتے تہے ایک دفعہ اُن کے دل مین یہ بات آئی کہ اس شہر مین آنا - اور وجیہ الحق کی ملازمت بدون
حاصل کئے ہوئے لوٹ جانا - نا سعادت مندی کی نشانی ہے - اس بنیاد پر عزم ملاقات کر کے ایسے وقت مین
پہونچے - کہ شیخ طالبان علم کے درس سے فارغ ہو کر گہر مین تشریف لے گئے تہے - جب آپ کو اطلاع پہونچی -
کہ فلان درویش دروازہ پر کہڑا ہوا قدمبوسی چاہتا ہے - تو گہر سے باہر نکل آئے - مصافحہ کے بعد زائر نے آرزو
کی - کہ ملاقات کا ثمرہ ظاہر ہونا چاہیے - آپنے فرمایا شیخو - روبرو دیکہو - پہر دریافت کیا - فقیر کی صورت سے
کس کی صورت تم کو نظر آتی ہے - عرض کیا - حضرت غوث الرحمن کا حلیہ شریف نظر آتا ہے - پہر فرمایا -
اور نظر کرو - جب دیکہنے والہ کی نظر آپ کے چہرہ پر پڑی - تو دریافت فرمایا - اب کس کی شکل ہے - جو درویش
کی صورت سے ظاہر ہو رہی ہے - عرض کیا - خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام کا کامل جمال
ظاہر ہے - تیسری بار فرمایا - اور زیادہ تامل کر کے دیکہو - اور معلوم کرو - کہ اس دفعہ کس کی تجلی ہے - اور کیا ہے
زائر نے سبحان اللہ کہکر اسی وقت سر سجدہ مین رکہہ دیا اور بہت سے کلمات تنزیہ زبان سے نکالے
اور کہا - جامی -

ہر چہ اسباب جمال ست رخ خوب ترا	ہمہ بر وجہ کمال ست کما لا یخفی

سید خواجہ عالم کی گزارش بہی بالکل اسی گزشتہ بیان کی مثل ہے - اس کی کیفیت مجملاً اس طور پر ہے
کہ سید خواجہ عالم - عرش آستانی اکبر شاہ کے امرائے اعظم مین سے تہے - بالآخر تمام سامان دولت پر ازراہ ہمت

[ملہ] احمد آباد سے پانچ کوس پر یہ قصبہ واقع ہے ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

لات مار کر فقر کے توکل آباد مین آگئے - اور رہنما پیر کی تلاش مین سیاحی شروع کی - جب آپ احمد آباد گجرات مین آئے - تو وجیہ الحق کی خدمت مین حاضر ہو کر شغل اور ذکر کی تلقین کے لئے عرض کیا - آپ ارشاد کے ہر ایک باب کے متعلق جو فصل بیان فرماتے تھے اُس کے جواب مین سید خواجہ عرض کرتے تھے - کوئی اور بات فرمائے - کیونکہ جو کچھ بیان ہوا ہے - یہ سب مرشدان کامگار کی امداد سے عمل مین لا چکا ہون جب آپنے صورتِ حال سے ایسا معلوم کیا کہ اِس قسم کی کوئی بات کارگر نہین ہوگی - تو فرمایا - کل کے روز درویش کو درس دیتے وقت تشریف لا کر مشاہدہ کرنا - خیر - تعمیل حکم کی گئی - وہی دیکھا جو اولین شخص نے دیکھا تھا - کہتے ہین یہ دونون اشخاص اِسی مشاہدہ کی بدولت اپنے مقصد کو پہونچے -

شیخ عثمان ابن شاہ منجھن سارنگ پوری مالوی سے روایت ہے - ایک روز شیخ منور ابن شیخ عبدالمجید لاہوری نے بیان کیا - کہ وجیہ الملہ کے حاشئے دوراندیش اور بلند نظر نکتہ سنجون کی نظر مین کمال علمیت کا کوئی رنگ نہین رکھتے ہین - راوی نے جواب دیا کہ بزرگوار محشی کا انداز تعلیقات کے لکھنے مین - اِس طرف ہمت کا صرف کرنا نہین ہے - کہ دقت اور عمیق نظری سے کوئی کام لیکر سخن کا پایہ اونچا کیا جاوے - بلکہ آپ کی طبیعت اور ہمّت کو جو منظور ہے - وہ یہ بات ہے کہ جب عبارت کی دشواری شرحون اور متنون کے اندر طالب کی نظر مین مراد کے چہرہ پر نقاب ہو جاوے - تو آپ آسان تحریر اور سہل ترکیب کے ساتھ وہ نقاب طلبا کی نظر کے سامنے سے اُٹھا دیوین - حال آنکہ یہ جواب موافق واقعہ ہے لیکن معترض نے اس کو سست توجیہ سمجھا - اتفاقاً چند روز بعد درس کے وقت مختصر عضدی کی شرح مین ایک عبارت پر نظر پڑی - کہ اُس کی گرہ کشائی کی طاقت شیخ منور نے اپنے اندیشہ مین بلکہ کسی حاشیہ نویس کے حل مین نہین پائی - ناچار وجیہ الملہ کے حاشیہ کی طرف استمداد کا رُخ کیا - تھوڑی سی توجیہ سے وہ عقدہ حل ہو گیا اور اس واقعہ کی صورت کو شیخ منور نے محشی کی کرامات سمجھا - راقم گلزار نے توجیہ کرنے والہ کو بھی اہل کرامات ہی سے سمجھا ہے -

شیخ عبدالقادر بغدادی کہتے ہین - کہ آپ عقد کی شب مین اپنی عروس کے گھر ایک مجمع کے ساتھ گئے تھے جیسی کہ رسم ہے - صبح کے وقت اہل ہند کا دستور ہے کہ داماد اور عروس کو بنا سنوار کر ایک آراستہ کئے ہوئے تخت پر بٹھاتے ہین اور کچھ تکلفات اور تجلیات کام مین لاتے ہین - آپ اِس معینہ وقت پر مدرسہ مین چلے گئے - لوگ اس غرض سے کہ مقررہ رسم پوری کی جاوے - آپ کی تلاش کے درپے ہوئے

آپکے پدر بزرگوار نے فرمایا - کہ وجیہ الدین کو تحصیل علم کا شوق - اُس سے زیادہ ہے - کہ بیان مین آسکے - مدت مین ہونگے - وہان سے بلالیا جاوے - کیونکہ آپ کا پانون کسی منزل اور کسی محفل سے آشنا نہین ہے - اس قصہ کو وجیہ الحق - علوم کے مطالعہ اور تحصیل کی ترغیب کے واسطے فرزندون اور شاگردون کے سامنے بارہا بیان فرمایا کرتے تھے -

ایک روز اثناے درس مین ایک طالب علم نے اُس وقت کے ایک جاگیردار کا حال بیان کرنا شروع کیا اور شیرین عبارت سے اُس کی تنگ دلی - کوتہ دستی - امساک - اور بخل ظاہر کیا - آپنے فرمایا - یہ اُس کی صفت سب لوگون کے واسطے عموماً اور خدا پرستون کے واسطے خصوصاً اچھی ہے - کیونکہ وہ اِس صفت کے ذریعہ سے دلون کی محافظت طمع - طلب - خواہش - اور نیز آرزو پیدا ہونے سے کرتا ہے - یہ بالکل سچ ہے - **مصرع** نازنین جملہ نازنین مینر -

یہ تفصیل آپ کی مصنفات کی ہے - جو از قبیل حواشی و شروح وغیرہما ہین - حاشیہ فوائد ضیائیہ شرح ارشاد قاضی - شرح ابیات منہل دمامینی علم نحو مین - حاشیہ مطول و مختصر تلخیص علم معانی مین - حاشیہ عضدی و تلویح و بزدوی اصول فقہ مین - حاشیہ شرح تجرید و اصفہانی - محقق دوانی کے قدیم حاشیہ پر حاشیہ علم کلام مین - حاشیہ بیضاوی علم تفسیر مین - حاشیہ شرح وقایہ و ہدایہ فروع فقہ مین - حاشیہ قطبی شرح شمسیہ فن منطق مین - حاشیہ شرح کلمۃ العین مرگ چنگی فن حکمت مین - شرح نخبۃ الفکر اصول حدیث مین - شرح جام جہان نما و کلید مخازن غوث الاولیا و رسالہ حقیقۃ محمدیہ بیان تصوف مین **علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیا** -

یاد قاضی جلال الدین ملتانی

آپ - ہندوستان کے نامور علما مین سے ہین - چند روز تک اُستادی شیخ وجیہ الدین احمد علوی احمد آبادی کے درس مین بیٹھکر دینی علوم تحصیل کیے تھے - اور نیز فقر و تصوف کی چاشنی چکھی تھی - پھر کئی برس تک دارالسلطنۃ آگرہ مین گوشہ خاموشی مین بیٹھکر توکل کے طور پر رہے - اس کے بعد چند روز چھوٹے سی سوداگری کرکے روزمرہ کی ضروریات بہم پہونچاتے رہے - پھر علوم کی برکت سے درس دینا شروع کیا - گروہ کے گروہ عجمی اور ہندی لوگون نے آپ کی ملازمت سے فنون اور علوم سکھہ کر عقل و فہم کا سرمایہ بہم پہونچایا - قاضی کمال الدین لعقوب کروی - فقہ کے اصول اور فروع کے اندر - اُس

زمانہ مین اپنا مثل نہین رکہتے تہے - اور بہت برسون تک عرش آستانی اکبرشاہ کے لشکر کے قاضی رہے تہے جب وہ معزول کردئے گئے - تو لشکر کی قضا کا منصب آپ کے نام سے نامزد ہوا - ایک مدت تک زمانہ کی گردش شریعت کے طریقہ پر رہی - جب ظاہری علما اور فضلا خود نمائی کے واسطے نہ کہ تنقیح حق کے واسطے آپس مین ایک دوسرے سے لڑانے لگے - تو کچہہ اور ہی طرح کی باتین ہونے لگین - فقہ اور اجتہاد کے اختلاف اور باہمی نزاع علی الاعلان پیدا ہوئے صاحب اقلیم نے اختلافات اور باہمی نزاعات کی اصلیت کی طرف توجہ نہ فرمائی - اور شک کی طرف اپنا خیال دوڑا کر گفت و شنید کے درمیان مین صلح کل کا طریقہ اختیار کیا - جو اہل فنا کے نزدیک سلطان الطرائق ہے - لیکن اس طریقہ کو کرسی پر بیٹہنا نصیب نہ ہوا - اِس سبب سے چند متعصب علما کو صحبت کی بے لطفی کا شربت پینا پڑا - یعنی سلطان نے خودرائی سے اوس گروہ کو جدا جدا ہر طرف بہیجکر اپنی ملازمت سے منتشر کیا - اس مین شک نہین - سلطنت کی نوعروس کے گلہ مین موتیون کا ایک ہار تہا - جس کو غصہ کی حالت مین نادانی کے ہاتہہ نے توڑ کر موتیون کا ایک ایک دانہ الگ الگ کرکے بکہیر دیا **القصہ** اس سلسلہ مین آپ کی روانگی بیجاپور دکن کی طرف ہوئی - آپنے ایک مدت تک اُس جگہہ بسر کی - اُس صوبہ کا حاکم آپ کی تعظیم و توقیر حد سے زیادہ عمل مین لایا ہجری سنہ نوسو ننانوین مین آپ کی زندگی کا زمانہ ختم ہوا - خوابگاہ اُسی جگہہ ہے -

یاد قاضی صدرالدین لاہوری

آپ اپنے وقت کے فقیہون مین سے اور اُس ملک کے بزرگ عالمون مین سے تہے - نقلی علوم کے دقیقے - اور کشفی علم کی حقیقتین آپ کو بہت کچہہ یاد تہین - صوفیہ گروہ کے ساتہہ محبت اور اخلاص کے ساتہہ رہتے تہے بالخصوص شیخ موسیٰ حدّاد (لوہار) لاہوری کی صحبت مین بیٹہکر - بہت سا فیض حاصل کیا تہا اور طریقت کا سلوک کرکہا تہا - شیخ موسیٰ حداد - ذی ہوش مجنون - اور اپنے وقت مین مرجع خاص و عام تہے - بزرگان شہر بعض تو آپ کے بارہ مین نیکی اور راستی کا گمان رکہتے تہے - اور بعض ناروا بہتان بندیان کرتے تہے - لیکن اولین گروہ - نظر بظاہر راست معلوم ہوتا ہے - اور دوسرے گروہ کی راستی کا پتہ لگانا دشوار بات ہے - **القصہ** سلطان وقت اکبرشاہ کے حکم سے ہجری سنہ نوسو چیاسی مین لاہور کے عہدہ قضا سے حصار بروچ کے عہدہ قضا پر جو مضافات گجرات مین سے ہے آپ کی خدمات منتقل کی گئین - آپ جائے تقرر کو جارہے تہے - کہ منڈو (مانڈو) کے راستہ سے گزر ہوا - راقم نے بہی آپ کے دیدار سے

استفادہ کیا تھا - ایکروز قاضی صدرالدین - عارف سید احمد قادری ابن سید اسمٰعیل کی ملازمت میں شیخ محمود ابن جلال شطاری شیخ امان اللہ قریشی - اور فقیر غوثی حسن کے ساتھہ رازکی باتین کر رہے تھے - اِس اثنا مین ایکبارگی قاضی جی رونے لگے - اور آنکھون سے آنسو روان ہوئے - اُس جلسہ مین جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے - اُنھون نے اس رونے کو آلہی جذبات سے تصور کیا - جب جوش فرو ہوا تو آپنے فرمایا - وطن کی الگفت - اور اُس کی خوبیون کی یاد نے آنسو نکال دئے - یہ سنکر سننے والون کو حیرت ہوئی - چونکہ آپ باوقار اور فضیلت شعار بیر - اور معزز زمان تھے - لہذا زبانی نصیحت کا موقع نہین تھا - اور طرح دنیا طبیعت کو گوارا نہین ہوا - ناچار صبح کے وقت بحکم سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ - منڈو کی عالی شان عمارات اور محلات کے دیکھنے کے واسطے راقم نے آپ سے قدم رنجہ فرمانے کے لئے التماس کیا - منڈو شہر - عمارت کی پسندیدگی - اور فراوانی کے اندر تمام ہند مین فرد ہے - جب آپ کی نظر - بلند اور منقش محلات - اور اُونچے اور روشن والانون پر پڑی - تو دل کے اوپر ایک عبرت کی روشنی کا اثر پڑا - اور اپنے گھرون کی دلبستگی نکل گئی - مسکراکر فرمایا - اس قسم کی جو چیزین ہمنے چھوڑی ہین - وہ اِن محلات کے کمترین ستون کی ایک سنگین کرسی کی قیمت کی بھی نہین ہین - پھر کہا یہ بات بالکل سچ ہے - جو نکتہ آزین دانشمند ہوتے ہین - وہ غمگین دوستون کا دل ایسی ہی نصیحتون کے ذریعہ سے ملکا دیکر ٹھکانے لایا کرتے ہین - دوسرے روز جہان کو جانے والے تھے - روانہ ہوئے - تین سال تک بروچ مین عہدہ قضا کا کام انجام دیا - جب آپ کی عمر ستر سال سے متجاوز ہو گئی - تو تاریخ پندرہوین رمضان المبارک ہجری سنہ نوسونوے کو غروب آفتاب کے وقت - آسمانی قضا آپہونچی - اور آپ کی زندگی کا آفتاب - نیستی کی مغرب مین جا چھپا - کہتے ہین غسل کے وقت جب غسال کو جسم شریف کے پلٹنے کی احتیاج ہوتی تھی - تو آپ خود اس پہلو سے اُس پہلو کو پھر جاتے تھے - اور شرمگاہ کو اپنے ہاتھہ سے چھپا لیتے تھے - یہ حال آپ کے فرزند قاضی محمد کی زبانی لوگون کے زبان زد ہے - قاضی محمد - تمام علوم اور فنون مین - فقر و فنا کی تمام باتون مین - اور سلوک و تصوف کے طریقہ مین فرد کامل ہین - مصرع

مسکن او قصر جنت باد و بس

یاد ملک شیر خلوتی

آپ شیخ مشائخ کے بیٹے - اور شیخ بہاءالدین زکریا کے پوتون مین سے ہین - سید مصطفی اجودہنی کے

مرید تھے۔ زاد بوم احمد آباد گجرات اور خوابگاہ موضع بُودر ہے جو علاقہ خاندیس مین ہے۔ آپ درویشی کی وضع کو سپاہیانہ وضع مین چھپائے رکھا کرتے تھے۔ لیکن اولاً معاہدہ کرلیا کرتے تھے کہ تمام رسوم سے آزاد رہونگا۔ اور دوسرے سپاہیون کی طرح سلام کے واسطے ہرروز نہین آؤنگا۔ بلکہ جس وقت سردار لشکر شکار کے واسطے۔ یا لڑائی کے واسطے۔ یا دیہات اور ملک کے دیکھنے کے واسطے سوار ہوتا تھا۔ اُس وقت آپ بھی رکاب مین ہوتے تھے۔ اور ان اوقات کے سوا۔ دیگر اوقات کے اندر باطن کی صفائی۔ اور ظاہر کی شست وشو مین مشغول رہتے تھے مشائخ زمانہ کے رحمانی انفاس کی برکات سے۔ معرفت پر معرفت بڑہاتے چلے جاتے تھے۔ اور سالکان طریقت کو منزلون کی رسمین اور علامتین تعلیم دیا کرتے تھے۔ اس طریقہ پر اپنے گرامی اوقات کو معمور رکھتے تھے۔ اور تمام دن اور رات کو نفل نمازون کے پڑہنے مین اور نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے مین صرف کیا کرتے تھے۔ دسوین صدی کے بہت سے مشائخ کی صحبت سے فیض حاصل ہوا تھا اور شیخ بدہا چشتی کی ملازمت سے بالخصوص علم طریقت یاد کیا تھا۔ اور اُن کے ارشاد سے مقامات اور منازل پر فائز ہوئے تھے۔ ہجری سنہ نوسو بیاسی مین گجرات سے خاندیس مین آئے۔ چند روز اس ملک کے امراے اعظم کی نوکری مین بسر کیے۔ جب آپ کی بزرگی اور آزادی کا شہرہ عادل شاہ فاروقی کے کان مین پہونچا۔ جو اُس ولایت کا فرمان روا تھا۔ تو اُس نے حکم جاری کیا۔ کہ سردار لشکر کو آپ کی اس نسبت کے شرف سے سعادت حاصل کرنی چاہی۔ ملک نے بھی سردار لشکر کی التماس کو قبول فرمایا۔ ہجری سنہ ایک ہزار چار مین جب عادل شاہ۔ شاہزادہ شاہ مراد کی کمک کے واسطے دکن کی لڑائی پر گیا۔ تو آپ ہمراہی مین نہین جاسکے۔ نوکری ترک کردی اور ظاہری چاکری سے دل بالکل ہٹا لیا۔ قصبہ بُودر کے ایک گوشہ مین ہو بیٹھے۔ اور ہجری سنہ ایک ہزار پانچ کے نصف مین ملک علام اللہ کا فرمان طلب صادر ہوا جس کے بموجب ملک معانی کی طرف روانہ ہوئے۔ مصرع نزہت کدہ وصل باد جانش ؎

یاد شیخ عبد الغفور

آپ داؤد ابن خان قادری کے فرزند تھے۔ اور شیخ راجی محمد قادری اُجینی کے بھتیجے ہین۔ زادبوم بیاس ہے۔ جو ایک قصبہ ہے۔ سرکار سلطان پور نذربار کا۔ آپنے ظاہری اور باطنی دونون طرح کے علوم کی تحصیل اپنے عم مکرم سے کی تہی۔ اور بہت سے مشائخ وقت کی ملازمت سے فیض پایا تھا۔ قرآن حفظ یاد تھا۔ قرآنی مشکلات کو تفسیرون کے ذریعہ سے حل کیا تھا۔ بیان کی وجوہ نوک زبان پر تہین۔ ہر سال

رمضان مہینے مین ایک قرآن خود لکھکر قرآن خوان درویش کو دیا کرتے تھے - لوگون کے کامون مین دلسوزی کرکے انجام کو پہونچا دیا کرتے تھے - بیت -

سعی من از برائے فرو ماندگان بود		در خدمت کسے نشانم بہائے خویش		

اکثر اوقات بے چارون کے کامون کی درستی مین صرف کیا کرتے تھے - ایک دفعہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً کا طواف کرکے لوٹ آئے - لوٹ آنے سے پشیمان رہتے تھے - پہر دوبارہ جانے کی آرزو - آپ کے دل سے باہر نہین نکلی - ہرچند سفر مبارک کا سامان بہم پہونچانے کے درپے ہوئے - لیکن میسر نہین ہوا - ہجری سنہ ایک ہزار پانچ یا چہ مین ظاہری کعبہ سے معنوی قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے - بیت

اگر سال از کعبہ رفتی بر در یار		ہزارت آفرین مردانہ رفتی		

خوابگاہ کنوئین کے کنارہ مسجد کے صحن مین جو اجمین کی مشرقی سمت مین آپ کی ہی بنوائی ہوئی ہے - اور نور مسجد کرکے مشہور ہے -

یاد شیخ زین الدین پور شیخ منور

پدر بزرگوار کی پیروی کا خیال بالکل آپ کے سر مین بہرا ہوا تھا - ظاہراً و معنیً باپ کے قدم بہ قدم چلنے کے سوا کبھی ایک قدم - نہین رکہا - رسمی علم کی تحصیل زیادہ تر قاضی جلال الدین ملتانی کی خدمت سے اور کتر ملا سقیم کے درس سے کی تہی - القصہ آپکی ظاہری رائش کامل طور پر تہی اپنے تنگ گوشہ کو چہوڑکر کسی دولت مند یکو سیع دولت خانہ پر آپ کو بہت ہی کم جانے کا اتفاق ہوا تھا - علی العموم درویشون کی خدمت کی عادت رکہی اور غبار آگین ہونے سے دلون کو محفوظ رکہنے کے لئے بہت سے طریقہ کام مین لایا کرتے تھے - غالباً اس لحاظ سے کسی دل کو نہین ستاتے تھے - بیت

نیازارم زخود ہرگز دلے را		کہ می ترسم درو جائے تو باشد		

تاریخ سترہوین رمضان ہجری سنہ ایک ہزار پانچ کو معنوی سفر کے واسطے سامان کوچ کا باندہ کر چلے گئے - خوابگاہ آگرہ -

یاد شیخ عبدالرحیم کیہنجی گجراتی

یہ موضع احمد آباد سے پانچ کوس دور ہے - آپنے اس مقام سے چل کر برہان پور سے ایک کوس کے فاصلہ پر دریا کے کنارہ حجرہ پسند کیا تھا - چند روز بعد علی عادل شاہ فاروقی فرمان روائے صوبہ خاندیس

نے اُس جگہہ جامع مسجد اور ایک بڑی سرائے تعمیر کرا کر ایک شہر آباد کر دیا - اور عادل پور نام رکہا - اور آپ کا حجرہ جامع مسجد کے متصل واقع ہوا - اس مین شک نہین - آپ ایک شخص تہے - فارغ البالی اور آزادی مین ہمت اور توکل کے ساتہہ آشنا - آپ کے پیر ارادت کا نام معلوم نہین ہوا - لیکن آپ کے مرشد طریقت شیخ ابراہیم قاری سندہی ہین - جن کا لقب مرغ لاہوتی ہے - ایک روز آپنے مسیح القلوب کی قطبیت کی خوشخبری لوگون کو سنائی - اور کہا - مجکو عالم خواب مین اس مضمون کی آگاہی دی گئی ہے - آپ کی رحلت ہجری سنہ ایک ہزار پانچ مین ہوئی ہے - اُسی حجرہ کے اندر آپ کی قبر بنائی گئی - جس مین بزمانہ حیات رہا کرتے تہے -

یاد سید حسین

آپ کی زادبوم سون پت مین ہے - آپ کی زبان رسمی علم سے - اور آپ کا دل خدا طلبی کے شوق سے تونگر تہا - رہنما پیر کی تلاش مین - اپنے وطن سے دل برداشتہ ہوکر جنگلون جنگلون قدم فرسائی شروع کی - تقدیر الٰہی - اجمیر کی طرف آپ کو کہینچ لائی - اور خواجہ عمر بالحشی کی ملازمت سے مشرف کیا - خواجہ غالبًا آپ کے آنے کے منتظر ہی تہے - فرمایا مین حضور ہون - تم کو میری فرزندی کے واسطے بہیجا ہے - آنے والے نے اس بات کو سو دل سے قبول کیا - قصہ کوتاہ خواجہ نے مرید کرکے اپنے ایک عزیز کی لڑکی کے ساتہہ کدخدا کر دیا اور خرقۂ خلافت دیکر سجادۂ طریقت پر بٹہایا - شیخ گدائی پانی پتی سے روایت ہے - خواجہ کا زمانۂ عمر تہوڑے روز بعد پورا ہوگیا - اور میرے پیر اُن کے جانشین ہوئے **مصرع** پیر خوش بہ فرزند بست -

یاد شیخ یوسف لنک

آپ شیخ داؤد ملتانی کے فرزند ہین - جن کے آبائے کرام کو ایزدی تقدیر اس طرف کی رہنما ہوکر دار السلطنت آگرہ مین باعث قیام ہوئی - باوجودیکہ آپ کا باطن توحید کے زیور سے آراستہ اور آپ کا دل تحقیق کے نور سے منور تہا - آپ شیخ جلال تہانیسری کے مرید ہوگئے - علم تصوف کی مشکلات - اس طرح فصیح البیانی کے ساتہہ حل کیا کرتے تہے کہ اشکال کی وجوہ کو سننے والے کے دل مین راہ ہی نہین ملتی تہی - **القصہ** آپ کا ضمیر الٰہی اسرار کا خزانہ تہا - بااینہمہ بے تعینی اور خاکساری کو نہایت خوبی کے ساتہہ فراہم کر رکہا تہا - اپنے گہر کی ضروریات خریدنے کے واسطے بازار کو جایا کرتے تہے - کبہی ایسا ہوتا تہا - کہ لڑکے راستہ مین شوخی سے پیش آکر تمسخر سے چہیڑا کرتے تہے - آپ پیشانی پر چین تک نہین آنے دیتے تہے - اور مسکراتے ہوئے نکل جایا کرتے تہے - میر رفیع الدین محدث صفوی نے لکہا ہے - آپ کی ملازمت بہت کچہہ تاثیر

پیدا کرتی تھی - کسی تخت کے اولیا دولت مین سے ایک آپ بھی ہین - عام طریقہ آپ کا برتاؤ - آپ کی درویشانہ حالت کی چہرہ پر نقاب تھا - آپ کی رحلت کے وقت جو اصحاب حاضر تھے - اُن میں سے بعض نے آپ کے معتقدین کے حالات کی نسبت دریافت کیا - تو ہر ایک کے بارہ مین ایک جداگانہ عنایت فرمائی - جب رفیع الدین کی (میری) نوبت آئی - تو فرمایا [1] اَلسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ مینے ابھی اس التفات کے اسرار پر آگاہی نہین پائی ہے - لیکن امیدوار ہون - کہ آپ کے موثر بیان - اور فیض بخش ملازمت کی برکت سے دینوی اور اخروی فلاح کو پہونچون گا - خدا کرے - پہونچ جاؤن - خوابگاہ آگرہ میر محدث صفوی کے روضہ کے پہلو مین مصرع لنگ خود راہگرا سے وصل کن -

یاد شیخ آدم صوفی

آپ تصوف کے جمال کو سپاہ گری کے لباس مین پوشیدہ رکھتے تھے - ناگاہ آپ کا تعلق خاطر ایک دھوبن کے ساتھ پیدا ہوا - اُس کے حُسن کی تروتازگی نے صابون کا کام کیا - دنیاوی تعلقات کے میل سے اچھی طرح پاکیزگی کے ساتھ شوب دیا - نوکری کا دماغ سوخت ہو گیا ناچار نوکری ترک کر کے خرقہ پوشی مین آرام دل کی جست وجو ہوئی - اور مجازی عشق کو حقیقی مشاہدہ کا آئینہ بنا کر کائنات کے صحرا سے الٰہیات کے باغ مین جا پہونچے - **بیت**

راہے بصفا خانہ مطلق ہمنا	از قید حقیقت و مجازش برہان

یاد شیخ محمد

آپ شیخ ابوالحسن - بکری شافعی مصری کے بیٹے ہین - آپ کی ذات مین دونون جہان کی فضیلتین اور دونون جہان کے اسرار موجود تھے - جب تک زندگی باقی رہی - تب تک اپنے پدر بزرگوار کی طرح ہمیشہ ایک سال بیچ - مصر سے حرم محترم مکہ معظمہ کے طواف کو جایا کرتے تھے کہتے ہین جب آپ کی عمر اٹھارہ سال کی ہوئی - تو پدر بزرگوار کی حیات مین ہی - اُن کے درس کی مسند پر صورۃً اور معنیً جانشین ہو گئے -

مورخین نے اس واقعہ کی کیفیت مجمل طور پر - اس طرح لکھی ہے - کہ شیخ ابوالحسن ایک سال باہی قرارداد کے بموجب مکہ معظمہ مین تشریف رکھتے تھے - وہان سے اکابر مصر کے نام اس مضمون کے خطوط بھیجے کہ جس ہفتہ مین یہ خطوط پہونچین - اُسی ہفتہ کے جمعہ کے روز نور چشم شیخ محمد کو درویشی کے درس کی مسند پر بٹھلا دیا

[1] جو (سبقت لے) آگے (سامنے بٹھائے گئے) ہین (سو) یہ آگہی (اٹھانے کے قابل) ہین (کہ یہ بارگاہ خداوندی کے مقربین ہین)

جاوے - جب آئی ہوئی تحریرات کا مضمون پڑھا گیا - تو تمام ارباب فضیلت اور اصحاب مناصب کو حیرت ہوئی - کہ شیخ محمد کا حوصلہ ابھی ایسا نہین ہے - کہ قانون عبارت فہمی کے اصول کو ضبط مین لا سکے جس مدرسہ مین شیخ ناصر طبلاوی شیخ ابوالقاسم مفتی - اور شیخ یوسف کرو - جو آپ کے پدر بزرگوار کے درس مین نائب ہین - حاضر ہوتے ہین - اُس مدرسہ مین شیخ محمد - ہر ایک فن کے مقدمات اور مقاصد کی تقریر - اور ہر ایک علم کے مسائل اور مبادی کی صورت اور تمہید کیونکر بیان کر سکین گے - کیونکہ جس بچہ نے میدان علم مین ابھی ابھی قدم رکھنا سیکھا ہے - اُس کو اُن اصحاب کے برابر چلنے کی طاقت نہین ہو سکتی ہے - جو گونا گون علوم کے دقیقون اور حقیقتون کی مسافت طے کر چکے ہین - اس سبب سے اس عجیب و غریب حکم کے قبول کرنے مین بہت کچھ بہانہ اور تاخیر کی آوازین اندرون دل سے زبان پر آئین - قصہ کوتاہ یہ ہے چونکہ کل کامون کا انجام لاعلمی کے پردہ مین چھپا ہوا ہوتا ہے - لہذا تمام دور اندیش ارباب مجلس نے **رجماً بالغیب** اطاعت حکم کی راے دی - اور کہا - کہ یہ حکم ایسے شخص نے صادر فرمایا ہے - جو عالم ارواح اور عالم شہادت کی رموز کا جاننے والا ہے - اور ہم کو اس عجیب و غریب فرمان کی اصلیت پر پوری پوری آگاہی نہین ہے - اگر حکم کی بجا آوری کے بعد کوئی نامناسب بات ظہور پذیر ہوگی - تو مامور معذور مانا جاوے گا - لیکن با اینہمہ ایسا مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ قرآن مجید مین سے کوئی آیت پہلے سے ہم تجویز کرین - جس کی تفسیر کی وجوہ اور اُس کے لطائف سجادہ نشین صاحب آئندہ جمعہ تک حفظ کر لیوین - اور قرارداد کے بموجب منبر پر وہی آیۃ پڑھے -

جب اس مشورہ کی کیفیت شیخ محمد کی خدمت مین عرض کی گئی - تو آپ نے جواب دیا - یہ فرصت میرے ظاہر حال کے اعتبار سے ہرگز کافی معلوم نہین ہوتی ہے - اس فرصت مین چند در چند غور و فکر کی گنجایش نہین - اور ایسے عجیب و غریب حکم کے بجا لانے کی بنیاد حیلہ و حوالہ پر نہین رکھنی چاہیے - اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے - کہ ہمت کا قدم توکل کے راستہ مین استحکام کے ساتھ رکھکر یہ دشوار کام مسبب الاسباب کی گرہ کشائی کے سپرد کر دی جاوے [۱] اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ کے عقیدہ پر - اور [۲] اِنَّهٗ عَلٰى مَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ کے یقین پر بھروسہ کیا جاوے - اور تردد کا گرد و غبار ضمیر کے خلوتخانہ سے جھاڑ کر تسلیم کی صفائی یہان جلوہ گری جاوے - القصہ جو بات قرار پا چکی تھی - وہ جمعہ کے روز

[۱] بیشک یہ بات اللہ جل شانہ پر آسان ہے ۱۲ [۲] بیشک اللہ جل شانہ جس پر چاہے قادر ہے ۱۲

عمل مین لائی گئی۔

جب شیخ محمد منبر پر چڑھے۔ تو مقری نے آیۃ الکرسی شروع کی۔ شیخ نے اولاً ایک ایسا خطبہ روشن پڑھا جس کی فصاحت اور بلاغت کی برابر کوئی عبارت کبھی غواصان دریائے معانی کے گوش زد نہین ہوئی تھی۔ اور اس طرح کے مفہوم کبھی شناوران ملک سخنوری کے خیال مین بھی نہین آئے تھے۔ اس کے بعد اہل تحقیق عالمون کو ایہا السامعون اسمعوا کی ندا سے خطاب فرما کر کہا۔ قرآنی کلمات کے معانی۔ لغت اور عبارت کے اعتبار سے حاضرین کے علم مین۔ اور ارباب بصیرت کی تفسیرون کے خزانون مین موجود ہین۔ اس بنیاد پر نوسوار منبر تدریس کے خیال مین ایسا آتا ہے۔ کہ جو کنجی اسرار مقطعات کے خزانچیون نے زبان مترجم کو سپرد کی ہے۔ اُس کنجی سے مفرد حروف کے خزانون کے دروازے کھولے۔ اور حقائق کے مخفی جواہرات کو ہوش طلب سامعین کے کانون کا زیور بنا دے سکتے ہین۔ اسم اللہ کے الف سے شروع کر کے ایسے معانی اور ایسی معرفتین بیان کین۔ کہ محقق سامعین کو اپنی نادانی کا اقرار کرنا پڑا۔ ہر طرف سے عذر اور معذرت کا اظہار ہوا۔ **القصہ** آپ کی دل آویز تقریر کے سننے مین بیانتک سرگرمی ہوئی کہ نماز عصر کا وقت اخیر ہو گیا۔ آپنے فرمایا۔ الفاظ اور معانی کے قافلہ کے قافلے لدنی علم اور وہبی فیض سے برگزیدہ دلون پر علی الاتصال آتے ہین۔ له اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا لیکن زبان کے راستہ سے بیان کے لباس مین سننے والون کی استعداد کے موافق کانون مین پہونچائے جاتے ہین عه وان من شئ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ بس بہتر ہے۔ کہ باقی ماندہ ذکر کو دوسری مجلس پر موقوف رکھکر دقیقہ فرض کے ادا کرنے مین توجہ کی جاوے۔

کہتے ہین۔ اٹھارہوین سال سے شروع کر کے۔ واپسین نفس تک کہ پینتالیسوان سال تھا ہر جمعہ کے روز اسی ایک الف کے معانی منبر پر بیٹھکر بیان کئے جاتے تھے۔ ایک روز ایک شخص نے دریافت کیا۔ شاہ دوران شیر یزدان حضرت **علی کرم اللہ** وجہہ سے روایت ہے۔ کہ فرماتے تھے

له اگر تم خدا کی نعمتون کو گنتا چاہو۔ تو (اتنی بہت ہین۔ کہ تم لوگ) اُن کو پورا پورا نہ گن سکو ۱۲ عه جتنی چیزین ہین ہمارے ہان سب کے خزانے (سکے خزانے بھرے پڑے) ہین مگر ہم ایک اندازہ معلوم (و مقرر) کے ساتھ اُن کو (مخلوقات کے لئے) بھیجتے رہتے ہین ۱۲۔

Presented by www.ziaraat.com

اگر مین چاہون - کہ سورہ فاتحہ کی تفسیر قلم سے لکہون - تو سات اونٹون کا بوجہ ہوجاوے - اور جناب نے ایک الف اللہ کی تفسیر اس مدت مین اس قدر فرمائی ہے - کہ اگر لکھنے مین آتی - تو بہت سے اُونٹون کا بوجہ ہو جاتا - پس جناب کا علم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے علم سے شاید زیادہ ہے - آپنے جواب دیا - سلطان الخلفا برہان الاولیا نےجو تفسیر فاتحہ کا حصر اس اندازہ مین کیا ہے - تو یہ مخاطب کے حوصلہ - اور متکلم کی فرصت پر نظر کرکے کیا ہے - کیونکہ اُس وقت مین اسلام کی ابتدائی حالت تہی - اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو باوجودیکہ آپ الٰہی علوم کا خزانہ تہے - مگر کفار کے ساتہہ جہاد کرنے سے اور اعلاے کلمۃ الحق سے فرصت بہت کم تہی - اور یہ درویش - اِس زمانہ مین باتین بنانے کے سوا - کوئی کام ہی نہین رکہتا ہے - اور نیز معلومات فقیر کی حقیقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے وجدانی انوار سے ہی اخذ کی ہوئی ہے - جو گوناگون علوم کے قواعد کے بانی ہین -

غوثی صدر الذکر عبارت لکھنے کا سبب یہ ہے - کہ اِس ذکر کے پڑہنے والے - آپ کے حُسن - ادب اور جمال علم کو استعداد کی نظر سے مشاہدہ کرکے اپنے اعتقاد کی درستی کرین - اور دل مین استحکام کے ساتہہ سمجھین کہ مشت خاک انسان کے ساتھہ خداے پاک کے کیسے کیسے راز ہین **سبحان اللہ** یہ چند کلمہ آپ کی حقائق بیانی اور رہنمائی کا نمونہ ہین - ورنہ آپ کے حالات لکھنے کی قلم کو - اور بیان کرنے کی زبان کو طاقت کہان ہے -

آپ کی تصنیفات تمام فنون مین ہین - بالخصوص آپ علم حدیث مین اُستاد تہے - اور حال کے مضامین کو قال کی زبان سے تشبیہ اور تاویل کے پیرایہ مین اِس طرح سے بیان فرمایا کرتے تہے - کہ بے تامل لوگون کی سمجہ مین آجاتے تہے - دسوین صدی کے اخیر عشرہ مین عالم علوی کو کوچ فرمایا - اِس زمانہ مین آپ کی باکمال اور ہدایت کنندہ اولاد بہت سی ہے - منجملہ اُس کے پیشواے ارباب ارشاد - آپ کے فرزند رشید تاج العارفین نام ظاہراً اور معنئً آپ کے خاص جانشین ہین - یہ بزرگ - عقلی - کشفی - اور کسبی علوم مین اپنے پدر بزرگوار کی مثل بے نظیر ہین ؎ اَللّٰھُمَّ مَتِّعِ المسلمین الطالبین بطول بقائہٖ

سید احمد قادری فرماتے تہے - مینے شیخ محمد بکری کی خدمت مین رہ کر اپنی عمر کے چند سال صحبت کئے ہین - اُس مدت مین دیکہا گیا ہے - کہ ہر ایک ملک کے قسم قسم کے آدمی - آپ کی محفل مین حاضر ہو

؎ یا اللہ مسلمان طالبون کو تمتع یاب کر آپ کی درازی عمر سے ۱۲

کرتے تھے - اور چونکہ عربی زبان پر قدرت نہین ہوتی تھی - اسواسطے ہرایک شخص اپنے مقاصد اور مسائل کو اپنی خاص زبان مین عرض کیا کرتا تھا - اور آپ سب کے جوابات عربی زبان مین دیا کرتے تھے اور سائل کو نیز مجیب کو - سوال اور جواب کا مدعا سمجھنے مین ہرگز ترجمہ کی احتیاج نہین ہوا کرتی تھی - یہ عجیب صورت دیکھکر تعجب اور حیرت ہوئی - اسواسطے مین ایک روز بے اختیار ہوکر عرض کر بیٹھا - مینے فرض کیا - کہ جناب مختلف لغات اور ہرایک طرح کی زبان جانتے ہین - لیکن عجمی لوگ اکثر عربی زبان نہین جانتے ہین - کس طرح اُن کو مدعاے جواب پر اطلاع ہوکر تسلی ہو جاتی ہے - آپنے فرمایا: بیشک - اگر مین چاہون کہ ہرایک زبان مین بیان مقاصد کرون - تو کر سکتا ہون - لیکن جب مراد کے معانی - عربی محاورہ اور روزمرہ مین محمد بکری کی زبان سے - عوام کے ذہن مین آجاتے ہین - تو ہر زبان مخصوص مین جواب کیون دیا جاے - اور بدون ضرورت کے محبوب اللہ خاتم النبوۃ علیہ افضل الصلوٰۃ کی زبان کیون ترک کی جاوے - اور پھر اسی تقریر کے ضمن مین چونکہ تقریب تھی - فرمایا - کہ بیان کے افہام وتفہیم - اور عدم افہام وتفہیم کی قوت محمد بکری کے اختیار مین سپرد کر دی گئی ہے - اگر محمد بکری چاہے - کہ الفاظ کے معانی کو روک لیوے - تو حاشا للہ بیان کسی سننے والے کے ادراک مین بھی آسکے - خواہ مخاطب کتنا ہی بڑا مدعا فہم عالم - اور کلام نہایت درجہ سادگی مین ہو - اور اگر چاہے - کہ سننے والے کے ذہن مین معانی آوین - تو عبارت خواہ کتنی ہی زیادہ دقیق - اور سننے والا بازاری عجمی ہو - مگر بہت جلد ادراک مقصود کر لیوے گا -

مولد اور مرقد یوسف علیہ السلام کے معین ہین - اور ایام رحلت نوسو اٹھانوین - اور اور ستانوین بھی کہتے ہین -

یاد شیخ ہالسا بخاری

آپ مخدوم جہانیان کی نسل سے ہین - آپ آغاز جوانی مین سلوک اور شریعت کے پابند تھے اوسط عمر مین الٰہی جذبہ پیدا ہوا - اور تمام حواس اور قوی اپنے اصلی مرکز کو باز گشت کر گئے - یہان تک کہ آپ مین ہستی موہوم کا خیال اور گمان بھی نہین رہا تھا - ڈیڑھ سو برس کی عمر پائی - بات کرتے وقت ہرایک نیک وبد کی نسبت ہمیشہ اپنے نفس کی طرف کیا کرتے تھے - لیکن مخاطب مین اُس بات کے آثار بہت جلد ظاہر ہو جاتے تھے - آپ کی زبان سے ایسی بات جو وقوع پذیر نہ ہو - نکلتی ہی نہین

تھی۔ سید قاسم پسر سید محمود بارہہ عرش آستانی اکبر شاہ کے امرائے اعظم مین سے تھے۔ یہ سید صاحب ہجری سنہ ایک ہزار تین مین آپ کو اپنے ہمراہ شہر پٹن سے احمد آباد کو لے گئے تھے۔ ایک روز ایک کنوئین کے کنارہ بیٹھے ہوئے تھے۔ سید نے ایک روپیہ آپ کے ہاتھہ پر رکھا آپنے اُسی ہاتھہ سے کنوئین مین ڈال دیا۔ لوگون نے کہا۔ آپنے ایسا کیون کیا۔ فرمایا۔ مینے کچھہ بُرا نہین کیا۔ ایک برہمن کے ہاتھہ جنت کو بھیج دیا۔ چند روز بعد آپ کی والدہ کے پاس سے اس مضمون کا خط آیا۔ کہ تم نے جو کچھہ ایک برہمن کے ہاتھہ بھیجا تھا۔ پہونچ گیا ہے۔ کہتے ہین۔ جنت آپ کی مان کا نام تھا۔ اور یہ بھی عجب نہین ہے کہ الجنۃ تحت اقدام امّھاتکم کے اعتبار سے کہا ہو۔ جب آپ لوٹ کر پٹن مین آئے تو ہجری سنہ ایک ہزار پانچ یا چھہ مین علوی عالم کو کوچ فرمایا۔ قبر صحن مکان مین بنائی گئی۔ آپ کی ایک ہمشیرہ بزرگ نام ہین۔ جو آپ کی قبر پر مجاور ہین۔ اور ذکر و فکر مین زندگی بسر کر رہی ہین بہت سے آثار ولایت اِن کے اندر موجود ہین۔ مصرع رونقِ آرامگاہش دولتِ دیدار باد

یاد شیخ حمزہ پور شیخ سدّا قریشی

آپ کی زاد بوم قصبہ دیپالپور مالوہ ہے۔ اور مخدوم شیخ بہاء الدین زکریا کی نسل سے ہین قدس سرہ پرہیزگار۔ نیکوکار۔ اور خجستہ افعال تھے۔ آپ ہرت کے کارخانہ مین جام اور طاس وغیرہ ظروف بنانے سے اپنی وجہ قوت بہم پہونچایا کرتے تھے۔ نذر کے طور پر کوئی روپیہ پیسہ کسی سے نہین لیا کرتے تھے۔ بلکہ ضرورت مند دوستون کی امداد اپنی محنت کے پیسے سے کیا کرتے تھے۔ تلقین طریقت شیخ ضیاء الدین غوث الاولیا قدس سرہما کی خدمت سے تھی اور راقم کے مربی شیخ محمود جلال کی ملازمت سے بھی بہت کچھہ فائدہ اُٹھایا تھا۔ عبادت اور عادت مین عجب راستی بہم پہونچائی تھی۔ ہجری سنہ ایک ہزار پانچ مین آپ کی زندگی کی باری پوری ہوئی۔ قبر زاد بوم مین ہی ہے۔ دو لڑکے چھوڑے ہین۔ دونون پدر بزرگوار کے طریقہ پر چلتے ہین۔ اللہ جل شانہ ان کو توفیق معرفت نصیب کرے مصرع

بادو دائم از مئی وحدت لبالب جامِ او

یاد شیخ امان اللہ

آپ شیخ کمال الدین سلیمانی قریشی کابلی وال کے فرزند ہین۔ آغاز ہوش سے انجام زندگی تک زہد فقر۔ ایثار۔ توکل۔ اور راستی مین عمر گزاری۔ آپ کا پائے سلوک۔ شریعت کی شاہراہ کے سوا۔

ؔ جنت تمہاری ماؤن کے قدمون کے نیچے ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

ایک قدم بھی نہین چلا اور آپ کا دست ہمت - دامن نیستی کے سوا - کسی شے کو چھو تک نہین - شیخ صدر الدین ذاکر شطاری کے مرید ہین - تریسٹھ سال کی عمر پائی - چالیس سال تک راقم کو اپنی ہمسائگی سے سرفراز رکھا - ہجری سنہ ایک ہزار پانچ مین عنصری تیرہ و تاریک کوچہ سے عالم قدس کی وسیع آبادی کو روانہ ہوئے - آپ کے دو لڑکے تھے - بڑے شیخ منصور - حمیدہ اوصاف اور پسندیدہ اخلاق سے آراستہ تھے - باپ سے پانچ مہینے پیشتر سامان ہستی باندہ کر چلے گئے - دوسرے شیخ عبدالشکور ہین - ان کی طینت مین تمام فضیلتین جمع ہین - خمول - خموشی - اور خوش دلی ان کے خمیر مین داخل ہین - خدا کرے ان کو عمر طبعی روزی ہو - **مصرع** شکر خدا کہ ہمدم و ہمسایہ من ست -

یاد شیخ نورالدین ضیاء اللہ

آپ غوث الاولیا کے صاحب زادہ ہین - **قدس سرہما** اطوار شریعت کے سلوک مین آپ کی رفتار دل پسند تھی خوان معرفت کی بھی اچھی چاشنی چکھی تھی - وجدان طریقت کے بیان مین آپ کی تقریر دلنواز تقریر تھی - اور اسرار حقیقت کی شراب کا ایسا سکر حاصل تھا جس مین چون وچند کی کیفیت کو دخل نہ تھا - آپ کی عقدہ کشا زبان صاف عبارت مین رموز حقیقت کے چہرہ کا نقاب اُٹھاتی تھی - آپ کا طریقہ اور آئین - عالم وحدت کے چلنے والون کو کثرت کی گھاٹیون سے سلامتی کے ساتھ نکال لیجاتا تھا - آپ کی عطا پیشہ نظر سنگ دلون کو موم کرتی تھی - اور شکستہ دلون کے حق مین مومیائی کا حکم رکھتی تھی - آپ کی سلیم فکر - لوگون کے سقیم افعال کو صحت کی طرف پھیر لاتی تھی - آپ اپنی حسن معاشرت اور مصاحبت سے مسافرت کا اندوہ - غمناک مسافر کے دل سے دور کر دیتے تھے اور نیز مقصود و مطلوب مین کامیاب کرکے - ذی احتیاج مقیم کے دوش سے ناامیدی اور بیچارگی کا بھاری وزن اُٹھا لیتے تھے - اس قدر کمالات کا سرمایہ ہوتے ہوئے - آپ فقراے باب اللہ کے ساتھ طالبانہ پیش آتے تھے -

القصہ مذکورہ بالا تفصیل کے ساتھ آپ کا زندگانی کرنا - واپسین سفر تک کہ رمضان کی تاریخ تیسری اور ہجری سنہ ایک ہزار چھ تھا - یکسان استقامت کے ساتھ رہا - یعنی آپنے نوافل اور زوائد خیرات اور عبادات جس قدر اپنے اوپر لازم فرمالی تھین - اُن مین فرو گزاشت کا دخل کبھی نہین ہونے دیا - ہجری سنہ نوسو ستر تھا - کہ پدر بزرگوار کی رحلت کے بعد آپ گوالیار مین آئے - یہان پر چند روز مجاور روضہ رہکر دار السلطنت آگرہ کو چلے گئے - اور اُس جگہ سامان اقامت رکھکر اور نیز خانقاہ تعمیر کرائی - کم و بیش پینتیس سال

ازروے باطن خداشناسی کے حجرہ مین چلہ نشین رہے - اور ازروے ظاہر لوگون سے میل ملاقات اور جلسون کی نشست برخاست کو اپنی خلوت کے جمال کا نقاب بنائے رکھا - علم حدیث کے اندر نہروالہ شہر مین کامل دس سال تک شیخ محمد طاہر محدث نہروالہ کی شاگردی کرکے اور نیز شیخ وجیہ الملۃ علوی احمدآبادی کے درس سے تمام فنون کی تحصیل کرکے کل علوم مین اُستاد وقت ہوئے - اگرچہ ظاہر مین ظاہری سجادہ نشینی کا شرف حاصل نہین ہوا - لیکن **الولد سر لابیہ** کا فروغ آپ کی پیشانی سے درخشان تھا - جس زمانہ مین آپ احادیث کی تصحیح نہروالہ مین کررہے تھے - اس زمانہ مین احمدآباد سے غوث الاولیا نے شیخ نورمحمد کو خرقہ خلافت اور اجازت نامہ دیکر آپ کی خدمت مین بھیجا تھا - اور اجازت عطا فرمائی تھی -

آپ کی رحلت فرمائی کا واقعہ اس طرح پر ہے - جن ایام مین عرش آستانی اکبرشاہ دارالخلافہ لاہور مین تشریف رکھتے تھے اُن ایام مین ایک روز ہرنون کی لڑائی کے ہنگامہ مین ایک ہرن کے سینگ کا ایک کاری زخم شہنشاہ کی ران مبارک مین آیا تھا - شہنشاہ نے چند روز بعد فرمایا - کہ اس واقعہ کے اندر دور و نزدیک کے جمیع اکابر او امرا کے آنے سے ہمنے شیخ ضیاء اللہ کی یاد کی - لیکن شیخ نے ہماری یاد نہین کی - شیخ ابوالفضل مبارک نے اِس تقریر کی نقل لکھکر آپ کی خدمت مین بھیجی - جب یہ اطلاع آپ کو پہونچی تو آپنے بے تامل اپنے تئین لاہور مین پہونچا کر سلطانی دیدار حاصل کیا - اور شہنشاہ نے بھی آپ کی تشریف آوری سے اپنی عافیت اور تن درستی کی فال لی - چند روز بعد فرمایا - کہ شاہزادہ دانیال کی ایک حرم امیدوار ہے - بادشاہ کو منظور یہ ہے - کہ حرم مذکور شیخ ضیاء اللہ کے مکان مین رہے تاکہ وضع حمل اُسی جگہہ ہو - آپنے اس حکم کی تعمیل مین دو تین مرتبہ عذر کیا - مگر قبول نہین ہوا - اور حرم مذکور نے آپکے مکان مین آکر وضع حمل کیا - چونکہ شیخ اس واقعہ کی اصلیت سے بالکل محترز تھے - لہذا اپنی زندگانی سے ہی تنگ دل ہوئے - ایک ہفتہ بعد مرض الموت پیش آیا - اور صدر الذکر تاریخ مین اپنی جان حوالہ جانان کی -

ہجری سنہ نوسو بیاسی مین **راقم** اپنے وطن سے چل کر دارالسلطنۃ آگرہ مین گیا تھا - اُس وقت مین راقم کے چچازاد بھائی شیخ علی شمس آپ کی ملازمت مین استفادہ کررہے تھے - اُنہون نے نقیر کو آپ کی آستانہ بوسی اور خدمت کے شرف سے مشرف کیا تھا پانچ مہینے اُس جگہہ رہکر آپ کی فیض بخشی کا حصہ

لیا - اسی سال مین احرار الاولیا کے پوتے مشہود العرفا خواجہ عبد الشہید قدس سرہما شہر آگرہ کے قلعہ مین اکبر شاہ کے بنگالی محل کے اندر اُترے ہوئے تھے - اور شہنشاہ فتح پور مین داد سلطنت دے رہا تھا فقیر بھی خواجہ کی قدم بوسی کے واسطے اس محل مین گیا تھا اور شرف دیدار سے اپنے حوصلہ کے موافق فروغ حاصل کیا تھا - **مصرع** خوشہ ہائے خرمن ہن خوشۂ ہر خرمن ست ؏

یاد حاجی ابراہیم محدث قادری

آپ شیخ داؤد کے بیٹے ہین - کنیت ابو المکارم - تخلص وصالی - زاد بوم مانک پور - اور خوابگاہ آگرہ ہے آپ کے افعال سے شریعت عیان تھی - اور اسرار مین طریقت کا خزانہ نہان تھا - عقلی اور نقلی علوم کی تحصیل اپنے وطن مین کر کے سیر و سیاحت کا ارادہ کر لیا تھا - بالآخر بغداد مین ڈہائی سال رہکر تفسیر اور حدیث کا علم تحصیل کے ذریعہ سے درجہ کمال کو پہونچایا - اور پہر وہان سے خانہ مبارک کے طواف کے واسطے روانہ ہوئے - پہر تنفس اور حج کے ارکان بجالا کر مصر کو چلے گئے - یہان پر شیخ شمس الدین علقمی کے نزدیک احادیث کی تصحیح کی - شیخ شمس الدین علقمی شیخ جلال الدین سیوطی کے بالواسطہ شاگرد ہین - اور اسی جگہہ آپنے شیخ العرفا شیخ محمد بکری شافعی سے سند اور اجازت لی - اس قدر کمالات فراہم ہونے کے بعد - پہر مکہ معظمہ کی طرف لوٹے - اور شیخ عبد الرحمٰن ابن الفہد مغربی شیخ مسعود مغربی - اور بدر الاتقیا شیخ علی متقی کی صحبت سے از سر نو کتب احادیث کی تکرار کی - اور صحت و شناخت کا بڑا مرتبہ حاصل کیا - اس کے بعد پہر دوبارہ مصر مین گئے - اور چوبیس سال تک تمام علوم کا درس دیا - باایمہ کسی سال مین حج کو جانے آنے کا سلسلہ بہی منقطع نہین ہوا - ملک شام مین شہری اور صحرائی بزرگون کی صحبت مین بیٹھکر فیض پایا - اس کے بعد وطن کی محبت نے جوش کیا - تو آپ نے ہندوستان کو اپنے قدم کی سعادت سے سرفراز فرمایا - جب دار السلطنت آگرہ مین گذر ہوا تو تقدیری کرشمہ - اور آب و دانہ کی کشش نے یہان کے قیام کا خیال آپ کے دل مین پیدا کیا - لہذا گہر اختیار کر کے تفسیر - حدیث - اور فقہ کے درس مین - اور نیز وعظ مین آپ مشغول ہوئے اور بہت سے اشخاص کو فیض اور علم کی منزل پر پہونچایا - تاریخ اونیسوین ذی حجہ ہجری سنہ ایک ہزار ایک مین چہیاسی برس کی عمر کے بعد جسمانی محنت آباد کے تنگ و تاریک کوچہ سے روحانی راحت افزا اقلیم کو روانہ ہو گئے - **مصرع** پیری و علم و ہمت و آزادگی طلب -

یاد شیخ امان اللہ افغان

آپ سید ابراہیم بھکری کے مرید ہین - خود بینی سے گزر کر ارادت اور شریعت کی مشکلات کے تماشے مین محو تھے - کہتے ہین آتش دیدار کی آرزو - ہمیشہ آپ کے دل کو بے آرام - اور آنکھون کو اشکبار رکھتی تھی - اور پیر کی ملازمت مین اسی خواہش کا ورد بار بار بیان کیا کرتے تے - اور کہا کرتے تھے - کہ زیادہ نہین - صرف ایک ہی دفعہ اس آرزو مین کامیابی ہوجاوے - آپ کے پیر وعدہ دیکر تسلی اور تسکین دیا کرتے تھے - بالآخر اس اندیشہ نے آپ کو آلیا - یہان تک کہ جس جنبش کرنے والے اور اڑنے والے پر نظر پڑتی تہی - اُس پر آپ مطلوب کا گمان کرتے تھے - کہتے تے - مین ایک رات پیر کے ہاتھ پاؤن داب رہا تھا - یکایک اُٹھ بیٹھے - اور مجھے بغلگیر ہوئے - فرمایا - امان - تمنے دیکھا جس کی تم کو تلاش تھی - ؟ مینے عرض کیا - ہان دیکھا - اس کے بعد وحدت وجود کا دروازہ صورۃً اور معنیً کشادہ کر دیا - چنانچہ ایک روز کا ذکر ہے - ایک سوار نے اپنے گھوڑے کو کوڑا مارا - آپنے آہ کھینچی - جب گدڑی اُٹھا کر دیکھا گیا - تو آپ کے بدن پر تازیانہ کا نشان پایا گیا - **القصہ** پیر کی اجازت سے براہ خشکی - سفر حجاز کو روانہ ہوگئے - ماوراء النہر - خراسان - پارس - اور عراقین کے اکثر مشایخ کی ملازمت کی - اور اُس سے فیض وفائدہ بہی اُٹھایا - جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو گئے - تو ایک دختر کے حسن پر فریفتہ ہوگئے - ایک روز سخت بیتاب ہوئے اور حالت بیتابی مین اُس کے باپ سے کہا - کہ اپنی لڑکی کا میرے ساتھ عقد کر دیجئے - اُس نے جو جواب دیا - اُس سے مہر کی خواہش پائی گئی - آپ نے فرمایا - امان اللہ - وہ بندہ نہین ہے جو اپنے پاس پیسہ رکہے - پہر لڑکی کے باپ نے کہا - کہ اگر آپ اس رعنائی کے ساتھ درویشی کا بہی دم بھرتے ہین - تو یہ ہوسکتا ہے - کہ پیغمبر آخرالزمان **علیہ السلام** مجھکو اس بارہ مین خواب کے اندر اجازت فرمادین - آپ نے کہا - اگر آپ تمام مال و دولت - جو آپکے ملک مین ہے - محتاجون کو تقسیم کردین - اور دنیاوی آلایش سے پاک ہوجاوین - تو اس شرط پر شاید ایسے خواب سے آپ کو سعادت حاصل ہوجاوے - لڑکی کے باپ نے کہا - اس مال ومنال کے ساتھ مجھکو بہت ہی دلبستگی ہے - اگر آپ کا تصرف مجکو آزاد - اور بے میل کردیوے - تو آپ کا فرمانا ظہور پذیر ہوسکتا ہے - آپنے جواب دیا کہ مجھہ سے اور نیز تمام مقبولون سے جو بہتر ہین - اُنہون نے آرزو فرمائی تھی - کہ ابوجہل کا دل کفر سے ہٹ جاوے - تو یہ وقوع مین نہین آیا - اور[1] اِنَّكَ لَا تَهۡدِىۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ کا عتاب سنا - اسی طریقہ چند دن

---

[1] (اے پیغمبر اپنی خواہش کے مطابق تم جس کو چاہو - ہدایت نہین دے سکتے ۱۲ -

ان دونون اصحاب کے درمیان مین گفت وشنید کا سلسلہ جاری رہا کرتے ہین - اولاً مدینہ مقدسہ کے حرم مین ایک حجرہ کے اندر رہتے تہے - پہر بعد مین البقیع کے اندر قبہ عثمانیہ کے نزدیک خلوت اختیار کرلی تہی - اِس انتقال مکانی کا سبب دریافت کیا گیا - تو فرمایا - روزمرہ آدہی رات کو مدینہ کا دروازہ کہولا جاتا ہے - اور سرور انبیا علیہ السلام اس قبہ مین تشریف لاتے ہین - اور حضور کے ساتہہ خلفاے اربعہ مین سے تین اصحاب بہی ہوتے ہین - اور اس قبہ کا دروازہ بہی کہلتا تہا - اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ استقبال کے واسطے دروازہ کے باہر آتے تہے اور امان دروازہ پر کہڑا رہتا تہا - اور اپنے تئین اس مقام کے نامناسب شرمندہ پاتا تہا - لہذا ازراہ ادب سابقہ جگہہ چہوڑ کر اس جگہہ حجرہ تجویز کرلیا ہے - چند روز بعد عنصری قفس ٹوٹ گیا - اور مرغ حقیقت روضہ جاوید کی طرف اڑ گیا - مصرع جان او ہم نشین جانان باد -

یاد شیخ اسحٰق قلندر سندہی

جہان پیمائی کرتے تہے - آپ کے پاؤن گہس گئے تہے - ہر ایک ویران اور آباد گوشہ اور کنارہ مین پہنچکر ہر ایک ملک کی خصوصیات سے آگاہ ہوئے تہے - لیکن ہجری سنہ نوسو اٹہاون کے آغاز سے سیاحی ترک کرکے - قدوۃ المحدثین شیخ طاہر یوسف سندہی کی مصاحبت اختیار کرلی تہی - ہجری سنہ ایکہزار تین - ان روحانی مصاحب (شیخ طاہر یوسف) کا سال رحلت ہے - اس سال تک آپنے شیخ کی ملازمت سے کبہی جدائی پسند نہین کی - راقم گلزار نے ہجری سنہ ایک ہزار دہ مین برہان پور مقام پر ان دونون بزرگون کی ہمسائگی سے بہت کچہہ حصہ فیض کا لیا تہا - آپ کا سلوک استقامت کے طریق پر تہا - ہجری سنہ ایک ہزار دس مین آپکی اقامت اس جہان کی انجام کو پہونچ گئی - مصرع روح او ہم نشین رضوان باد ؛

یاد شیخ افضل محمد

آپ شیخ یوسف تمیمی کے بیٹے - مرید - اور خلیفہ ہین - اپنے پدر بزرگوار کی زندگی مین ہی - جانشین ہو گئے تہے - رسمی علم کی کسی قدر تحصیل اپنے عم مکرم شیخ جلال کی خدمت سے - اور ان کی رحلت کے بعد یقینی علوم کی تحصیل شیخ ابوالفتح مفتی کی درس سے فرمائی تہی ہمیشہ اہل تجرید فقرا - اور صاحب عرفان درویشون کے ساتہہ ہم نشینی رکہا کرتے تہے - کبہی زمانہ کے دولت مندون اور امیرون کے دیدار کی آرزو نہین کی - خاتم النبوۃ علیہ السلام کے حلیہ اقدس کی زیارت سے عالم خواب مین کئی بار مشرف ہوئے تہے - اور حزب البحر پڑہنے کی اجازت ملی تہی - تاریخ اکیسوین صفر کو ہجری سنہ ایک ہزار تین مین

عنصری صورت - خاک آگرہ کے سپرد کر کے - الٰہی دیدار کے جلوہ گاہ کو روانہ ہو گئے۔ لفظ افضل انام ۹۳۲ھ

اور آپ کا نام واپسین سال کے ساتھ ہم عدد ہین -

یاد شیخ طاہر

آپ یوسف ابن رکن الدین ابن معروف - ابن شہاب الدین سندہی کے بیٹے ہین - آپ میخانہ تحقیق کے پرانے میگسارون کے حریف - اور منزل توحید کے دیرینہ سیاحون کے ہم قدم تھے - جب آپ فیض رسانی کی مجلس مین علمی مسائل بیان کرنے کی طرف متوجہ ہوتے تھے - تو دل پذیر نکتون کی گل افشانی سے فصیح البیانی کام مین لاتے تھے - اور جب تصنیفات جمہور کے معانی اور مطالب ذریعہ - مطالعہ حل فرماتے تھے - تو آپ کی پربہار فطرت - رنگ برنگ کے پہول کہلاتی تہی - آپ کا بیان رسمی علوم کی نوعروسون کے چہرہ کا نقاب دور کرتا تہا - اور آپ کا قلم حقیقی علوم کے خلوت خانہ مین رہنے والی پردہ نشینون کی چہرہ کشائی عمل مین لاتا تھا - تاکہ علمی اور عینی کمالات کے تلاش کرنے والے - نظارہ کی امداد سے - اندرونی فروغ حاصل کرین -

غوثی آپ کی تعریف - کوتاہی کی آشنا - اور اتمام کو پہونچنے والی نہین ہے - لہذا تم کسی قدر حالات لکہنے کے واسطے قلم اٹھاؤ - اور وہ جو تمنے اختصار کا عہد کیا ہے - اُس کا لحاظ نظر رکہکر سخن کا آغاز کرو - کہتے ہین - دسوین صدی کی دوسری دہائی کے کسی سال مین قصبہ پاتری کے اندر کارپردازان قضا وقدر نے آپ کے نفس ناطقہ کو عنصری جسم کے ساتہہ وابستہ کیا تھا - قصبہ پاتری آپ کے جد بزرگوار کا آباد کیا ہوا قصبہ ہے -

القصہ جب آپ کا آغاز ہوش ہوا تو آپ کو اور آپ کے بڑے بہائی شیخ طیب کو باپ کے ہمراہ سفر کا اتفاق پیش آیا - تینون اشخاص - دانائے حقیقت آگاہ شناسائے فضیلت دستگاہ شیخ شہاب الدین سندہی کی ملازمت مین ایک گانون کے اندر پہونچے - جو شیخ سندہی کے نام زد تہا - آپ نے شرح شمسیہ پڑہنے کی التماس کی - چونکہ شیخ شہاب الدین نے منطق کا درس - اپنے مناسب حال نہین سمجہا - اسواسطے حجۃ الاسلام امام محمد غزالی کی منہاج العابدین پڑہنے کی طرف اشارہ فرمایا - کم وبیش دو ہفتہ کے اندر کتاب مذکور کو ان تینون شخصون نے لکہکر سبق شروع کر دیا - اس کے بعد ہجری سنہ نو پچاس مین آپ کو یہان سے حیال سفر ہوا - چنانچہ آپ گجرات کی طرف تشریف لے گئے - شہر

سہروردی مین پہونچکر غوث العالم شیخ محمد غوث قدس سرہ کی بابرکت صحبت سے بہت کچھ حصہ لیا۔ پھر اس صوبے سے ملک دکن کی طرف روانہ ہوئے۔ یہان پہونچکر شیخ وقت پیر عہد۔ میان مخدوم جی پسر شیخ محمد ملتانی کے حلقہ ارادت مین داخل ہوئے۔ شیخ محمد ملتانی۔ شیخ بہاء الدین قادری کے بزرگ خلیفہ ہین۔ بعدہٗ ایرج پور برار مین قیام فرمایا۔ اور خرقہ خلافت آپ کو پیر سے اسی شہر مین عنایت ہوا۔ بہت مدت تک آپ اس جگہہ رہے۔ اور لوگون کو درس وتلقین کے ذریعہ سے فیض پہونچاتے رہے۔ جس سال حاکم احمد نگر مرتضی نظام الملک ایرج پور پر قابض ہوا تھا۔ اور نرنالہ کے قلعہ پر فتح پائی۔ ملک برار کی آباد وبساط فتنہ وفساد کے سبب سے تہ ہوگئی اور وہان کے باشندون کو مجبوراً جلا وطن ہونا پڑا۔ اِس اثنا مین آپ نے والی خاندیس کی التماس سے برہان پور مین پہونچکر سامان قیام فرمایا۔ ہجری سنہ ایک ہزار چار تک اس شہر کے اندر آپ ظاہر وباطن کی صفائی اور آرائش مین ثابت قدمی کے ساتھ مقیم رہے۔ اور بہت سی تصانیف صفحہ روزگار پر یادگار چھوڑ کر ملک تقدس کو روانہ ہوئے۔

منجملہ تصانیف مذکورہ کے ایک تفسیر مجمع البحار ہے۔ جو بالکل لطائف قشیری کے اسلوب پر طائفہ صوفیہ قدس سرہم کے نکات اور اشارات کو حاوی ہے۔ اُس مین سے تھوڑی سی عبارت نقل کر کے نمونہ کتاب کے طور پر پیش کرتا ہون۔

فی تفسیر قولہ تعالیٰ۔ فی قلوبھم مرض الخ المرض حقیقۃ فی ما یعرض للبدن فیخرجہ عن الاعتدال الخاص۔ ویوجب الخلل فی افعالہ ومجاز فی الاعراض النفسانیۃ التی یخل بکمالھا کالجہل وسوء العقیدۃ والزیغۃ وحب المعاصی لانھا مانعۃ عن نیل الفضائل ومودیۃ الی زوال الحیوٰۃ الحقیقیۃ لا بدیۃ والآیۃ تحتملھا فان قلوبھم کانت متالمۃ تحزنا علی

اللہ جل شانہ کا جو قول ہے فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ الخ اس کی تفسیر مین لکھتے ہین۔ مرض۔ ایک تو حقیقی ہوتا ہے اِس اعتبار سے کہ جب وہ جسم کو عارض ہوتا ہے تو اُس کو اُسکے خاص اعتدال سے خارج کردیتا ہے۔ اور اُس کے افعال مین لازمی خلل ڈالتا ہے۔ دوسرے مجازی ہوتا ہے۔ جو حالت اعراض نفسانی کو عارض ہوکر اُن کے (اعراض نفسانی کے) کمال مین خلل انداز ہوتی ہے۔ اُس حالت پر مرض مجازی کا اطلاق آتا ہے۔ جیسے جہل۔ سوء عقیدہ۔ کجی۔ اور گناہون کی رغبت یہ تمام امراض مجازی ہین۔ کیونکہ یا تو یہ

مافات عنهم من الرياسة وحسدًا على ما يرون من اثبات امر الرسول واستعلاء شانه يومًا فيومًا فزاد الله غمهم بما زاد في اعلاء امره واشادة ذكره ونفوسهم كانت ماؤفة بالكفر و سوء الاعتقاد ومعاداة النبي صلى الله عليه وسلم ونحوها- فزاد الله ذلك بالطبع او بازدياد التكاليف وتكرير الوحي وتضاعيف النصر۔

چیزین انسان کو حد فضائل تک پہونچنے سے مانع ہوتی ہین- یا یہ چیزین انسان کو حقیقی اور ابدی حیات کے زائل ہونے کی طرف کھینچ لیجاتی ہین- اور قرآنی آیۃ سے یہی مجازی معانی مراد ہین- کیونکہ منافقین کے ہاتھون سے جو ریاست نکل گئی تھی- تو اسکے غم مین وہ مبتلا تھے یہ گویا اُن کے قلوب مین مرض تھا- اور یومًا فیومًا جو رسول اللہ صلعم کا حکم ثابت اور آپ کی شان ارفع ہوتی ہوئی دیکھتے تھے- تو اسپر وہ حسد کرتے تھے اور ان وجوہ سے اُن کے قلوب سخت الم پا رہے تھے- گویا کہ ان کا مرض یا الم اللہ تعالیٰ جل شانہ نے زیادہ کیا- کیونکہ حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ذکر کی شان ارفع کرنے مین زیادہ تر حصۃ اللہ جل شانہ نے ہی تو لیا- اور منافقین کے نفوس پہلے ہی سے کفر- سوء اعتقاد- اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت وغیرہ وغیرہ کی وجہ سے ماؤف تھے تو اللہ جل شانہ نے منافقین کا الم یا تو بالطبع زیادہ کیا- یا اس طور پر زیادہ کیا کہ الم کی تکلیفات بڑہائین- متواتر وحیان بھیجین- اور فتوحات پر فتوحات عطا فرمائین-

وفي الرحماني في قلوبهم مرض هو تفريطهم في القوة الحكمية وافراطهم في الشهوية۔

اور تفسیر رحمانی مین لکھا ہے- فی قلوبہم مرض- یعنی منافقین کے قلوب مین قوت حکمیہ کی کمی اور قوت شہوانیہ کی زیادتی ہے-

في الاحياء اعلم ان جندي الغضب والشهوة قد ينقادان للقلب انقيادًا تامًا فيعيناه على طريقه الذي يسلكه

احیاء مین لکھا ہے- واضح ہو- کہ غضب اور شہوۃ کے دو لشکر کبھی تو قلب کے مطیع ہوتے ہین کامل اطاعت کے ساتھ- اور اس صورت مین وہ قلب کو اُس طریقہ پر

وقد يستعصيان عليه استعصاء بغي و
تمرد حتى يملكاه ويستعبداه وفيه
هلاكه وانقطاعه عن سفره الذى
به وصوله الى سعادة الابد وللقلب
جند آخر وهو العلم والحكمة والتفكر
وحقه ان يستعين بهذا الجند فانه
حزب الله تعالى على الجندين الآخرين
فانهما قد يلحقان بحزب الشيطان فان
من ترك الاستعانة وتسلط على نفسه
جندى الغضب والشهوة هلك هلاكا
يقينا وخسر خسرانا مبينا وذلك
حال اكثر الخلق فان عقولهم صارت
مسخرة لشهواتهم فى استنباط الحيل
لقضاء الشهوة وكان ينبغى ان يكون
الشهوة مسخرة لعقولهم۔

چلنے مین مدد دیتے ہین۔ کہ جس طریقہ پر قلب چلتا ہے
اور کبھی قلب کی نافرمانی کرتے ہین از روے بغاوت
اور تمرد کے۔ یہان تک کہ قلب کے مالک بن جاتے
ہین۔ اور قلب سے اطاعت چاہتے ہین۔ اور اس صورت
مین قلب کی ہلاکت متصور ہے۔ اور نیز جس سفر کے
ذریعہ سے قلب ابدی سعادت کو پہونچ سکتا ہے
اُس سفر سے بوجہ تبعیت غضب اور شہوۃ کے انقطاع
ہوجاتا ہے۔ اور قلب کا ایک لشکر اور ہے۔ جس کے
افراد علم حکمت۔ اور تفکر ہین۔ اور قلب کو یہ حق حاصل
ہے۔ کہ اس لشکر سے مدد مانگے۔ کیونکہ یہ لشکر صدر الذکر
دونون لشکرون کے مقابلہ مین۔ خدائی گروہ ہے۔ یہ
دونون لشکر شیطانی گروہ سے مل جاتے ہین۔ تو جس
شخص نے اس لشکر سے مدد نہین مانگی۔ اور اُس کے
نفس پر غضب اور شہوۃ کے دونون لشکر مسلط ہوگئے
وہ شخص یقیناً ہلاک ہوگیا۔ اور اُس نے صریح نقصان
اٹھایا۔ اور اکثر مخلوقات کا حال ایسا ہی دیکھا جاتا ہے
یعنی شہوات پوری کرنے کے واسطے حیلے اور بہانے
سوچ سوچ کر نکالتے ہین۔ اکثر مخلوقات کی عقلین
اُن کی شہوات کی تابع ہو رہی ہین۔ حالانکہ ہونا یہ
چاہیے۔ کہ شہوۃ اُن کی عقلون کے تابع ہو۔

اما بيان علامات مرض القلب
فكما ان كل عضو من اعضاء البدن خلق
لفعل خاص به ومرضه ان يتعذر عليه فعله

مرض قلب کی علامات کا بیان اس طرح پر ہے
جیسے جسمانی اعضا مین سے ہر ایک عضو اپنے خاص
فعل کے واسطے پیدا کیا گیا ہے۔ اور اُس کا مرض

الذی خلق لاجله کذلک مرض القلب
ان یتعذر علیه فعله الذی خلق لاجله وهو
العلم والحکمة والمعرفة وحب الله تعالی وعبادته
والتلذذ به وایثار ذلک علی کل شهوة سواه
وخاصیة النفس التی للآدمی ما یتمیز
به عن البهائم ولم یتمیز بها بقوة الاکل
والوقاع بل بمعرفة الاشیاء علی ما هی علیه و
اصل الاشیاء موجدها ومخترعها الذی جعلها
اشیاء هو الله تعالی فلو عرف کل شئ ولم یعرف
الله تعالی فکانه لم یعرف شیئا فان الناس کلهم
قد هجروا هذه العلوم واندرست فی هذه الاعصار
واشتغلوا بتوسیط الخلق فی الخصومات
الثائرة من اتباع الشهوات فقالوا هو
الفقه واخرجوا هذا العلم الذی هو فقه الدین
من جملة العلوم وتجردوا الفقه الدنیا الذی
ما قصد به الا دفع الشواغل لیتفرغ نفسه
الدین فکان فقه الدنیا من فقه الدین
بواسطة هذا الفقه

یہ ہے - کہ جس فعل کے واسطے وہ عضو پیدا کیا گیا ہے - اُس فعل کا
عضو مذکور سے صدور متعذر ہو جاوے - اسی طرح قلب کا مرض یہ ہے
کہ جس فعل کے واسطے قلب پیدا کیا گیا ہے - اُس فعل کا قلب سے صدور
متعذر ہو جاوے - اور افعال قلب یہ ہین - علم - حکمت - معرفت
اللہ تعالی جل شانہ کی محبت - اُس کی عبادت - اُس کے ساتھ لذت پانا
اور کامل اقتضا کے موافق ان چیزون کو کام مین لانا - اور نفس آدمی کی خاصیت
ایسا امر ہونا چاہیئے - کہ جس کے سبب سے آدمی بہائم سے الگ متمیز ہو سکے
آدمی بہائم سے قوت اکل اور قوت جنگ کے سبب سے متمیز نہین ہو سکتا ہے
بلکہ اشیا کو اُن کی اصلی ماہیت کے موافق پہچاننا یہ وجہ تمیز ہے - اصل اشیاء اُن
کے موجد اور مخترع کو سمجھنا چاہیئے - جس نے اشیا کو اشیا کر کے بنایا - اور وہ اللہ
تعالی جل شانہ ہے - اسواسطے اگر انسان نے بالفرض تمام اشیا کو پہچانا مگر اللہ
تعالی کو نہین پہچانا - تو گویا اُس نے کچھ بھی نہین پہچانا - تمام لوگون نے ان علوم کو
چھوڑ دیا ہے - اس زمانہ مین یہ علوم پُرانے پڑ گئے ہین - اور جو خصومات
اتباع شہوات سے پیدا ہوتی ہین - اُن کے تصفیہ کے اندر اپنے اخلاق کو
واسطہ بنانے مین لوگ مصروف ہو گئے ہین - کہتے ہین - کہ فقہ یہی ہے اور
اس علم کو جو خاص فقہ دین ہے - تمام علوم مین سے خارج کر دیا ہے -
دنیاوی فقہ سے مقصد یہ تھا - کہ اس ذریعہ سے دوسرے موانعات اُٹھا دئے جاوین
تا کہ فقہ دین کے واسطے فراغت حاصل ہو - مگر اب مجرد اسی دنیاوی فقہ کی طرف
رُخ کر بیٹھے ہین - گویا دنیاوی فقہ ہی دراصل دینی فقہ ہے - اس فقہ کے
ذریعہ سے -

وفی بعض الکتب - اعلم ان القلب فی الحقیقة بمنزلة
القالب فی الشریعة ولا معول الا علی القلب لانه موضع
نظر الله تعالی کما قال علیه السلام ان الله

بعض کتب مین لکھا ہے - واضح ہو - کہ قلب حقیقۃ مین از روے شریعت
بمنزلہ قالب ہے - اور قلب کے سوا کسی اور شے پر اعتماد نہین کیا گیا - کیونکہ اللہ تعالی
کی نظر کا مقام قلب ہی ہے - جیسا کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے

لا ينظر الى صوركم الخ - فللقلب علل كعلل
مثل امراض الاشخاص فان القلب انسان
حقيقي وله من الاعضاء حقائق فللقلب راس
يحيى به كما يحيى البدن براسه فاذا قطع راس
البدن لا يحيى فكذلك القلب وراس القلب
ادراكه لطائف الغيب وهذا الادراك
ينقسم مثل انقسام حواس الراس اقساما
البصيرة والتذكر والمراقبة والتميز والتفكر
فالبصيرة عين القلب والتذكر لسان القلب
والمراقبة سمع القلب والتفكر خيال القلب
والتميز تجاربه وفعله فاذا اراد الله تعالى
بعبد خيرا فتح عين قلبه وشرح لسانه واسمع اذنه
واذا اراد الله تعالى بعبد شرا ختم على سمعه
وبصره ومنعه عن ادراكاته وذلك المنع مرض
روحاني يكون صداع القلب منه ومهما
زاد المنع تولدت الغفلة والغفلة للقلب
بمنزلة الصرع وغلبة الظنون الفاسدة
مثل المالنخوليا للراس فان الراس اذا ابتلي
به يتخبط اعماله والقلب اذا انفعل بالظنون
الفاسدة تظهر فيه تخبطات كثيرة و
يصير كالمجنون المتحير الممنوع من معرفة
الله تعالى وحسن الظن به وامتلاء
القلب لفضول الطمع والطمع به

کہ اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا ہے الخ جس طرح انسانوں کو
امراض لاحق ہوتے ہیں۔ اسی طرح قلب کو بھی علتیں اور امراض لاحق ہوتے
ہیں۔ کیونکہ قلب ہی فی نفسہ انسان حقیقی ہے۔ اور اس کے اعضا بھی حقیقی ہیں
چنانچہ قلب کا ایک سر ہے جس کے سبب سے وہ زندہ رہتا ہے جس
طرح بدن اپنے سر کے سبب سے زندہ رہتا ہے۔ اگر بدن کا سر کاٹ لیا جاوے
تو جس طرح بدن زندہ نہیں رہ سکتا ہے اسی طرح قلب بھی زندہ نہیں
رہ سکتا ہے۔ اور قلب کا سر غیبی لطائف کا ادراک کرنا ہے۔ اور
جس طرح سر کے حواس کی تقسیم ہے۔ اسی طرح اس ادراک کی بھی تقسیم ہے
اور اقسام ادراک یہ ہیں۔ بصیرۃ۔ تذکر۔ مراقبہ۔ تمیز۔ اور تفکر۔ بصیرۃ
قلب کی آنکھ ہے۔ تذکر قلب کی زبان ہے۔ مراقبہ قلب کے کان ہیں
تفکر قلب کا خیال ہے۔ اور تمیز قلب کے تجربہ اور افعال ہیں۔ پس جب
اللہ تعالیٰ جل شانہ کسی بندہ کو خیر پہونچانا چاہتا ہے تو اُس کے دل کی
دونوں آنکھیں کھول دیتا ہے۔ زبان رواں کر دیتا ہے۔ اور کان کو قوت
سماعت دیدیتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ جل شانہ کسی بندہ کو شر پہونچانا چاہتا
ہے۔ تو اُس کے کان پر اور آنکھ پر مہر لگا دیتا ہے۔ اور اس بندہ کو ادراکات
سے باز رکھتا ہے۔ اور یہ باز داشت۔ روحانی مرض ہے جس کو صداع قلب
عارض ہوتا ہے۔ اور باز داشت جس قدر زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اسی قدر
غفلت زیادہ بڑھتی جاتی ہے۔ اور قلب کی غفلت بمنزلہ صرع کے ہے
اور فاسد تخیلات کا غلبہ سر کے واسطے مثل مالیخولیا کے ہے۔ جب سر مرض
مالیخولیا میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو اُس کے اعمال متخبط ہو جاتے ہیں۔ اور جب
قلب تخیلات فاسدہ سے منفعل ہوتا ہے۔ تو اُس میں بہت سی
خبط باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور ایسے مجنون کی طرح ہو جاتا ہے
کہ جیسے کوئی متحیر ہو۔ اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی معرفت سے باز رکھا گیا

یورث الاستسقاء فی القلب حتی انه لا یروی من المال والجاہ والدخان الغفلۃ یورث عمی البصیرۃ فان البصیرۃ تظلم ویقل نورھا بدخان الھوی کما یظلم البصر ببخار الھوی فی عالم الدنیا	اور نیز اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن نہ رکھتا ہو۔ اور طمع کی فضول سے قلب کا ممتلی ہونا۔ اور نیز طمع اس کو لاحق ہونا۔ قلب کے اندر استسقا پیدا کرتا ہے۔ یہان تک کہ مال سے اور جاہ سے سیر نہین ہوتا ہے۔ اور غفلت دھوان ہے۔ جو بصیرۃ کی نابینائی پیدا کرتا ہے۔ یعنی البصیرۃ مین تاریکی آجاتی ہے۔ اور اُس کا نور۔ نفسانی خواہشات کے دھوئین سے کم پڑجاتا ہے جس طرح آنکھون کی نظر بیرونی بخارات سے عالم دنیا مین تیرہ و تاریک ہوجاتی ہے

وہ شخص بڑا خوش قسمت ہے جو اس دریاے معانی کی تہ کو پہونچکر اسرار کے موتی عبارات کے ذریعہ سے نذر ناظرین کرے۔ ایک روز اس تفسیر کے اجزا۔ دریاے کشف و شہود کے مستغرق شیخ لشکر محمد عارف شطاری قدس سرہ کی نظر سے گزرے تو بہت خوش ہوئے۔ فرمایا۔ اس رنگین کتاب کا مصنف اپنی حسنات کی جزا کا اندازہ شاید قیامت کے روز ہی کرسکیگا۔ کیونکہ یہ اندازہ آج کے روز ان حسنات کی کیفیت بیان کرنے سے نہین ہوسکتا ہے۔

فرمان رواے صوبہ علی عادل شاہ فاروقی نے مولانا حسین شیرازی کو جو حکمت کے فنون اور عقلی علوم مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے۔ اور ندیم خاص جلال خان بابری کو جن کو رسمی علوم مین دستگاہ تھی۔ ان دونون اصحاب کو مصنف کی خدمت مین بھیجا تھا اور التماس کی تھی۔ اگر اس پاسبان خلائق کا عہد اس کتاب کی تصنیف کی تاریخ مین درج کردیا جاوے۔ تو غایت درجہ عنایت ہوگی آپنے التماس قبول فرمائی اس وجہ سے کتاب ہذا کا خطبہ دو طرح پر واقع ہوا ہے۔

آپ کی دوسری تصنیف مختصر قوۃ القلوب ہے۔ تیسری منتخب مواہب لدنیہ۔ چوتھی ملتقط جمع الجوامع سیوطی۔ پانچوین موجز قسطلانی جس سے بڑی کوئی شرح بخاری پر نہین ہے۔ بڑے بڑے بارہ دفتر دو لاکھہ بیت مین مختصر کئے ہین۔ چھٹی تفسیر مدارک اپنے دونون بیٹون عبد اللہ اور رحمۃ اللہ کے واسطے۔ مختصر کی تھی۔ اور اس کا آغاز اس طرح سے کیا ہے۔ **قال ابو عبد اللہ طاہر بن یوسف علیہ رحمۃ اللہ۔**

ساتوین اسامی رجال صحیح بخاری۔ ایک شرح ہے کرمانی کے طور پر۔

آپ کی آٹھوین تصنیف ریاض الصالحین ہے۔ جس کی فہرست کی ترتیب تین روضون پر رکھی گئی ہے دپہلا روضہ) اُن احادیث صحیحہ اور حسنہ کے بیان مین ہے۔ جن کے اندر اُمت کی بخشش۔ اور اُمیدون کی

کامیابی کی نوید وارد ہے۔ اور دوسرا روضہ بڑے بڑے مشائخ طریقت کی ناصحانہ باتون سے سرسبز ہے۔ جیسے
قطب الاقطاب شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی حجۃ الاسلام امام محمد غزالی۔ قدوۃ العرفا ابو طالب مکی۔
شیخ الاولیا شہاب الدین سہروردی۔ تاج السالکین زین الدین خوافی۔ اور اکرم الاتقیا۔ شیخ علی متقی ہندی
وغیرہم من الاکابر قدس سرہم (تیسرا روضہ) ارباب توحید و وجدان اور اصحاب عشق و عرفان کی عمدہ
عمدہ عبارتون اور نمکین اشارون سے تر و تازہ ہے۔ جیسے قافلہ سالار شاہراہ تحقیق شیخ محی الدین عربی
منبع عین فاتی چشمہ سار آثار اسمائی۔ عین القضاۃ ہمدانی۔ صدر آرائے طائفہ توحید شیخ صدر الدین
قونوی۔ اور نیز دیگر معتقدین وحدت وجود۔ نفعنا اللہ و جمیع الطالبین بانفاسہم اس طرح
پر تینون روضہ سرسبز و شاداب ہین۔ وہ شخص نیک بخت ہے جو مطالعہ کے ذریعہ سے ہر ایک روضہ
کے بیل بوٹے اور رنگ آمیزی کو دیکھکر بموجب اُسکے کاربند ہو۔

یاد شیخ محمود بن عبد اللہ گجراتی

آپ کی زاد بوم گجرات۔ اور خوابگاہ برہان پور ہے۔ جس وقت سماع مین آپ کو جوش آتا تھا۔ تو آپ
کی آہ سے دریائے عشق مین طوفان پیدا ہوتا تھا۔ اور آپ کے آنسوؤن سے فنا کے گرداب مین موجون
پر موجین آتی تھین۔ آپ شیخ شکر محمد عارف کے خلیفہ ہین۔ قرآن حفظ تھا۔ دل آویز لہجہ اور داؤدی الحان سے
تلاوت کیا کرتے تھے۔ اُس زمانہ مین میان مموجی محدث تھے اور ملک پیر محمد حسن کی درویشی۔ فرمان روائے
نواح گجرات کی وزارت سے ملی ہوئی تھی۔ آپ ان دونون اصحاب کی مصاحبت مین برہان پور سے سفر حجاز
کو روانہ ہوئے۔ اور لوٹ آئے۔ مسیح القلوب کہتے ہین۔ ایک روز مین آپ کی عیادت کے واسطے گیا تھا۔
آپنے فرمایا۔ اے فلان۔ میرے واپسین سفر کا وقت آگیا ہے۔ آپ ایسی دعا سے میری مدد کرین۔ کہ ارباب
شہود کے طریقہ پر مین دفن کیا جاؤن۔

القصہ فقیر اور نیز دیگر چند دوست رحلت فرمائی کے روز آپ کے سرہانے موجود تھے۔ حلقہ چشم مین آنکھین
اس طرح عاشقانہ گردش کرتی تھین۔ کہ جیسے کوئی محبوب جان نشانی اور نظر بازی کرتا ہے۔ نیز مسیح القلوب کہتے
تھے۔ ہنگام رحلت اسی طرح دو شخص اور بھی میری نظر سے گزرے ہین۔ میرے عم مکرم شیخ طاہر ابن یوسف
اور شیخ الاولیا۔ آپ کا سال رحلت ہجری سنہ ایک ہزار چار ہے۔ کہتے ہین۔ ایک مطرب کا لڑکا
مہر سین نام تھا۔ مدتون تک آپ کی نظر اُسکو دیکھتی رہی۔ چند روز مین محمودی عشق کے کشش نے اُس

لڑکے کو پیکر پرستی کی قید سے نکال کر۔ تاج ایمان سے سرفراز کیا۔ اور ایازی کے درجہ کو پہونچادیا بیت

معشوق در لباس ایاز ست جلوہ گر	غوث مگر بدولتِ محمود میرسد

یاد قاضی ابراہیم ابن قاضی محمدؒ

آپ اپنے باپ کے شاگرد اور مرید ہین۔ اور قاضی قطب مجذوب آپ کے عم مکرم ہین۔ عالم خوشنویس فصیح البیان اور محبوب القلوب تھے۔ ایک عمر تک قصبہ بہاری مین جو سرکار کالپی مین ہے۔ رسمی علوم کا درس دیتے رہے۔ اور ہادرسی کو جمال درویشی کا برقع بنا رکھا تھا۔ بہت سے لوگ آپکے فیض پاکر عربی زبان سے واقف ہو گئے۔ پُرانی بغیر پڑہی ہوئی کتابون کو آپ کی برزور طبیعت پڑہی ہوئی کتابون سے زیادہ آسانی کے ساتھ پڑہتی تھی۔ ہدایہ فقہ کو اُستادِ شہر شیخ عبدالملک کے درس مین نکالا تھا۔ اور اُستاد کے موثر دم کی بدولت سب جگہہ سب قسم کی گفت و شنید مین سب لوگون سے آپ سبقت لے گئے تھے۔ نسب الانساب نام ایک بڑی کتاب آپنے مادری و پدری آباو اجداد کی نسل کے بیان مین بزبان فارسی تصنیف کی تہی۔ اس کتاب مین دولتمندان صورت و معنی کے کسی قدر حالات درج کیے ہین۔ چوہتر سال کی عمر پائی۔ ماہ رمضان ہجری سنہ ایک ہزار چار مین اس جہان سے دل اُٹھا لیا۔ خوابگاہ بہاری ہے۔

مصرع ارم باخاک پاکش ہم نشین باد ؂

یاد سید ہبتہ اللہ

آپ کے آبائے کرام رضوی سادات مین سے ہین۔ امام رضا رضی اللہ عنہ کے مشہد سے ہند مین آئے تھے۔ ماں اور باپ دونون آپ کو خردسال چھوڑ کر آنجہانی ہوئے۔ دایہ کی مہربانی اور قسمت کی خوبی نے آپ کو خواجہ حسن کی خدمت مین پہونچایا۔ خواجہ حسن کو لوگ معین الدین ثانی کہا کرتے تھے۔ اور نیز خواجہ حسن خواجہ معین الاولیا چشتی اجمیری کی نسل سے تھے۔ خواجہ حسن نے فرزند کی طرح آپ کی پرورش فرمائی۔ جب عقل آئی۔ تو اپنا مرید کیا۔ جب پیر کی رہنمائی سے تزکیہ اور تصفیہ ہوگیا۔ تو خرقہ خلافت مل گیا۔ اور ملکوتی سیر کا درجہ حاصل ہوا۔ ہمیشہ گزرے ہوؤن کی روح سے گفتار اور دیدار کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ آپ کی عمر بہت زیادہ ہو گئی تہی۔ یہان تک کہ آپ کے سفید بال دوبارہ مائل بہ سیاہی ہو چلے تھے۔ جس طرح سیلہ بال سفید ہوتے ہین۔ اور دانت بہی دوبارہ نکلنے شروع ہو گئے تھے۔ کسی قدر آپ کے حالات کا بیان اس طرح پر ہے۔ جب زمانہ شیرخان سور کا تھا۔ تو آپ نے اجمیر سے گوالیار مین آکر حجرہ اختیار کر لیا تھا

پھر یہان سے گردش روزگار کی وجہ سے مالوہ کی طرف سفر فرمایا - قصبہ جولی مہیسر منڈو سے جنوبی سمت مین تین کوس کے فاصلہ پر واقع ہے - یہان آکر بستر اجمایا - پرگنہ کے بہت سے باشندے مرید ہوئے - آپکے پیر کا سلسلہ نو بطن سے خواجہ فخرالدین محمد کو پہونچتا ہے - جو خواجہ معین الاولیاء اجمیری کے صاحبزادہ ہین اس طرح پر خواجہ معین الدین ثانی - خواجہ بایزید ثانی - خواجہ طاہر - خواجہ بایزید کبیر - خواجہ شہاب الدین خواجہ احمد - خواجہ نجم الدین - خواجہ حسام الدین - خواجہ فخرالدین محمد قدسنا اللہ باسرارہم آپ کا سال رحلت ہجری سنہ ایک ہزار چار ہے - آپ کے ایک بیٹے ہین شاہ محمد - پرگنہ جولی مہیسر کے - یہ قاضی ہین جہان آپ کے باپ کی قبر ہے -

یاد شیخ ولی پور ملوک شاہ صدیقی

آپ سید ولی بدایونی کے مرید ہین - وطن اور مرقد دونون چرتہاولی مین ہین - چرتہاولی سرکار دہلی مین ایک قصبہ ہے سہارنپور کے پہلو مین - ایک روز آپ ایام طفلی مین ہم عمرون کے ساتھ کھیل رہے تھے - سید ولی بدایونی کی پالکی دور سے آتی ہوئی دیکھی - آپ کھیل چھوڑکر - ایک طرف ہوگئے - اتفاقاً اس وقت سید کی نظر خردسال لڑکے کے ہوش کی طرف گئی - سید نے دریافت فرمایا - کھیل سے تم نے کیون کنارہ کیا - آپ نے عرض کیا - آپ کے دیدار کی آب وتاب نے مجکو کھیل سے باز رکھا - پھر پوچھا تمہارا نام کیا ہے آپ نے کہا ولی - فرمایا - ہمارا اور تمہارا دونون کا نام ولی ہے - آپنے عرض کیا - لیکن ایک فرق ہے - میرا نام باپ کا رکھا ہوا ہے - اور جھوٹا ہے - اور آپ کا نام فرستادہ حق ہے - اور سچا ہے - سید اس بات کو سن کر خوش ہوئے دعا کی - مرید کیا نعلین خاص عنایت فرمائین - اور کہا - تمہارے پاؤن مین بھی آتی ہین - اس کے بعد آپ کو سلوک کی توفیق ہوئی حقیقی اور مجازی کمالات حاصل کئے - اور عالم محقق بنے -

مصرع ایزد بہمال یار شس باد ؛

یاد شیخ فتح اللہ بہروچی فتح اللہ علیہ الوہاب ما اراد

بھروچ ایک قلعہ ہے صوبہ گجرات کا - دریاے نربدا کے کنارہ آغاز جوانی مین رسمی علوم کے ساتھ دائمی استغراق تھا - اور آپ کے کلام مین نہایت سنجیدگی پائی جاتی تھی - بالآخر خدا طلبی - اور حق شناسی کی آندھی جو چلی - تو رسوم کی پابندی اور حروف کی وابستگی کا خس وخاشاک آپ کے سینہ کے میدان سے صاف ہوگیا - اور اسپر طرفہ یہ ہوا کہ ازلی سعادت نے آپ کو شیخ لشکر محمد عارف کی فیض بخش خدمت مین

پہونچایا - ظاہری بیعت کی رسوم ادا کر گئے سا... ین دائمی حاضر باشی اختیار کی - اس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ بہت جلد بے انتہا کشائش... پر معارف فتوح حاصل ہوئین - آپ اپنے ہمرازون سے کہا کرتے تھے مجکو نماز کے وقت کئی دفعہ روحی عروجی سیر حاصل ہو کر نماز میری معراج بن چکی ہے - صلوٰۃ التسبیح روزانہ آپ کا ورد تھا - جس وقت سماع کی مجلس مین نعرہ مارتے تھے - تو بہت سے ہم نشینون کے دلون مین درد پیدا ہو جایا کرتا تھا - چونکہ شیخ محمود عبد اللہ گجراتی کی جدائی کی تاب نہین تہی - لہذا اُن کے بعد تیسرے روز ہی ہجری سنہ ایک ہزار چار مین عالم علوی کو روانہ ہو گئے - مصرع باد ایزد آرزو بخش دلش ؛

یاد شیخ کرم اللہ

آپ قصبہ سوئی سوپر کے بیٹے ہین - روایت ہے - اُس قصبہ مین ایک بیکر پرست بقال بڑا صاحب دولت تہا - لیکن بیٹا نہین رکہتا تھا - وہ بقال ایک روز بدیع الدین شاہ مدار کے خلیفہ سید حسن حسنی کی خدمت مین آیا قدس سرہما دل مین درد تہا - رو پڑا - اور اپنی خواہش پیش کی - آپ نے فرمایا - روز اول کی تحریر سے تمہاری تقدیری فرد تعلیقہ مین سات بیٹے مقرر ہین - لیکن ایک شرط ہے کہ ساتوان لڑکا اِس درویش کے حوالہ کرو - جب خوشخبری کا ظہور ہوا - تو بقال مذکور بجائے ساتوین لڑکے کے کوئی اور لڑکا اُٹھا لایا - اس کو سید نے قبول نہین فرمایا - اور کہا - لایا ہوا لڑکا تمہارا ہے - خلاصہ کلام یہ کہ اس اثنا مین اُس کو مصیبت اور سختی پیش آئی - بقال نے اس مصیبت کو ایفائے نذر مین تاخیر ہونے کے سبب سے سمجہا - پشیمان ہوا اور اصلی ساتوین لڑکے کو سید کی بارگاہ مین پیش کیا - سید نے نہایت خوشی سے لیکر فرمایا - میرے نام زد ہی لڑکا ہے کرم اللہ نام رکہکر تعلیم و تربیت مین مشغول ہوئے - جب آپ نے عقل و ہوش کی سیڑہی پر قدم رکہا - تو آپ کے مذاق مین درویشی شیرین کر کے دکہائی گئی - اپنے مربی کے مرید ہو گئے - اور سلوک و تصوف کے راستہ مین قدم استحکام کے ساتھ رکہا - آپ کی عبادت تلاوت تہی - نفس پر کامیابی نصیب ہوئی - خرقہ خلافت پہنا - ہجری سنہ نوسو چونسٹھ مین گانون اور خاندان ترک کر کے - منڈو مین چلے آئے - اور یہین بود و باش اختیار کر لی - کم و بیش شمسی چالیس سال اس شہر مین آپنے قیام فرمایا - سوسال سے زیادہ عمر پائی - پہر ہجری سنہ ایک ہزار چار مین سفر کر گئے - خوابگاہ آپ کے فرمانے کے بموجب صحن مکان مین بنائی گئی -

یاد شیخ عبد الکریم

آپ شاہ نہباز کے فرزند - اور نیز خلیفہ ہین - قدس سرہما پیدائش اور مرقد دونون برہانپور مین ہین

ہجری سنہ نوسو آٹھ مین نقاش تقدیر نے آپ کی علمی صورت کو بشری شکل مین نمایان کیا - دیکھنے والون نے یہ ترانہ گایا **بیت** -

نخل قدش کہ از چمن جان بر آمدہ
شاخ گلے بصورت انسان بر آمدہ

اور تاریخ بارہوین شعبان ہجری سنہ ایک ہزار چار کو ناسوت کے تیرہ و تاریک کوچہ سے نکل کر ملکوت کی آباد نمایش گاہ کو چلے گئے ماتمیون نے اس طرح نوحہ کیا ؎

آبے سیہ از زمین بر آمد
مرگ از در آسمین بر آمد
بارید بباغ ما تگرگے
وازگلبن ما نماند برگے

چھیانوین سالہ زندگی کو شریعت غرا کے طریقہ پر اللہ تعالی اجل شانہ کی پرستش مین اس طرح گزارا - کہ زمانہ کا ہاتھ آپ کے ایک مستحب کو بھی غارت نہ کرسکا - اور بے تعلقی اور آزادی کی بنیاد اس طور پر استحکام کے ساتھ رکھی تہی - کہ روزانہ آئے ہوئے نقد اور جنس کو جب تک ضرورت مندون کے گھر نہین پہنچا دیتے تے - شام کو آرام نہین پاتے تھے - اور رات کے آئے ہوئے مال و منال کو جب تک تنگ دستون کے سکان میں دست بدست نہین بہیج دیتے تہے صبح کے وقت خوش نہین ہوتے تہے -

ایک روز ایام طفلی مین آپ ایک درخت پر چڑھ کر ہاتیون کی لڑائی دیکھتے تہے - پانون پہسلا تو سر کے بل زمین پر آئے - بال برابر بہی صدمہ نہین پہونچا - خدائی حفاظت کا شکر بجالا کر عرض کیا - ازلی عنایت نے نگہبانی کی - ورنہ جان کا نقصان تہا - آپ کے پدر بزرگوار نے فرمایا - اس مین شک نہین - مگر ازلی نسبتون کا ظہور بے سبب نہین ہوتا ہے - یقیناً سبب یہ تھا - کہ غیبی ہاتھ کا کام آنکھ سے لیکر تم کو درخت کے اوپر سے آہستگی اور نرمی کے ساتھ اُتار لیا - اس قسم کا تصرف وہ شخص کرسکتا ہے جو الہی اسم **باسط** اور **جامع** کے ساتھ متصف ہو کر حواس اور اعضا سے ایک دوسرے کی جگہہ کام لے سکے - اور **الکل فی الکل** کا لطیفہ حاصل کرے - یہ عالی شان مقام تم کو بہی عنقریب عطا ہو جاوے گا -

ایک سال ایسا اتفاق ہوا کہ زمانہ کی ناموافقت سے آپ مع سامان خانہ داری وطن سے ہجرت کر کے قصبہ بہار کو چلے آئے تہے جو خاندیس اور دکن کے درمیان مین ہے - آپ کے ہمراہیون مین سے ایک شخص کو کسی چھوٹی سی بات پر وہان کے باشندون نے شکنجہ مین پہنسا دیا - شخص مذکور

Presented by www.ziaraat.com

موقع پاکر درویشون کی پناہ مین آگیا - وہ نالائق گروہ سراغ لگاتا ہوا چلا آیا - اور اس بہانہ سے صوفیون کے گہرون کو لوٹ کر جہاڑو پہیر دی - اور چند آدمیون کو مجروح کر کے - آپ کے اوپر بہی کہ مجسم روح تہے خنجر اور تلوار کے بے شمار وار کئے - لیکن کاٹ پیراہن سے آگے متجاوز نہین ہوا - **الحاصل** جب شورش فرو ہوئی - اور بے تمیزی کی تاریکی درمیان مین سے اُٹہہ گئی - تو شقدار پرگنون والون کی زیادتیان مخفی نہین رہین - اُس نے تمام مفسدون کی مشکین بندہوا کر اور غارت کی ہوئی تمام اشیا کو (جو لازمہ سفر ہے) فراہم کر کے شیخ کی ملازمت مین بہیجا - یہان پر شیخ کے حکم سے مشکین کہول دی گئین - اور واپس لائی ہوئی کل چیزین اُسی گروہ کو بخش دین -

ہجری سنہ نوسو اسی تہا - کہ آپ نے کسی قدر روپیہ جمع کیا - ایک محرم نے جو آپ کی عادت سے آگاہ تہا - اس کی وجہ دریافت کی - جواب ملا - یہ آرزو ہے - کہ فرض زکوۃ اور فرض حج بہی ادا کر کے استفادہ کرون - اور نیز اس کے سوا ایک پوشیدہ فائدہ اور بہی ہو سکتا ہے - اتفاقاً ہجری سنہ نوسو بیاسی مین اکبر شاہ نے صوبہ گجرات فتح کیا - اور اس ہنگامہ مین بہت سے مصیبت زدہ لوگ وہان سے خاندیس مین آئے آپ نے اُن چیزون سے جو جمع کر رکہی تہین - اِس مصیبت زدہ گروہ کی بے سامانی کا علاج کیا -

آغاز سلوک سے وقت وصال تک جو الٰہی اسرار اور کشفی اطوار وقتاً فوقتاً آپ کے اوپر نزول کرتے تہے اُن مین سے آپ ایک شمہ بہی زبان پر نہین لاتے تہے - آغاز ہوش سے ختم زندگی تک خضر **علیہ السلام** کے ساتہہ ملاقات رہی - یہ حال واپسین نفس کے وقت صرف ایک محرم سے ظاہر کیا - باقی کسی سے کبہی نہین کہا **مصرع** گلشن دیدار باد آرامگاہ جان او ؎

یاد میان جموجی پور ملک چاند

آپ کا نام جمال محمد - اور زاد بوم احمد آباد گجرات ہے - خوابگاہ عادل پور برہان پور مین - دریا خان رومی کے باغیچہ کے اندر جو آپ کے با اعتقاد مریدون مین سے تہا - آفتاب طلوع ہونے کے وقت سے نماز عشا تک مدتون تفسیر اور حدیث درس دینے کا شغل رکہا - اور ایسا نہین کیا - کہ فیض کا دروازہ دشمن کے واسطے بند کر کے صرف دوست کے واسطے کہولا ہو - تعلیم دینے مین کبہی آشنا کو بیگانہ پر ترجیح نہین دی -

ہجری سنہ نوسو ستانوین تہا - کہ سفر حجاز کے واسطے روانہ ہوئے - شیخ محمود عبد اللہ - شیخ عبد القادر اور وہ ملک پیر محمد حسن - جنہون نے اولیا رحمہم اللہ کے حالات کا تذکرہ لکہا ہے - یہ تینون اصحاب آپ کے ہمراہ

Presented by www.ziaraat.com

تھے۔ ایک روز آپ نے مسیح زمان شیخ عیسیٰ قاسم سے دریافت کیا۔ سنبھیون کے محلہ مین کتنے مدرس ہین جواب دیا۔ دو شخص تھے۔ لیکن شیخ طاہر یوسف قدس سرہ دنیا سے کوچ کر گئے۔ اب حکیم عثمان بوبکانی کو جو معنی کے اعتبار سے یکتائے زمانہ ہین۔ ظاہری تنہائی بھی ہوگئی۔ فرمایا نہین نہین۔ قاسم بھی اُن کے عمدہ مد مقابل ہین اِس کے بعد انسانی جواہرات سے زمانہ کا ڈورا خالی ہونے کے متعلق کچھ بیان کر کے موتیون کی طرح آنسو آنکھون سے نکالے۔ مسیح زمان کہتے ہین۔ شیخ طاہر یوسف نے جب سنا۔ غوث الثقلین شیخ محی الدین جیلانی کا پیراہن شیخ جموجی کے نزدیک ہے تو شیخ طاہر آپ کے نزدیک گئے۔ فقیر اور دیگر چند مشائخ وقت بھی ہمراہ تھے۔ قمیص کی دامن بوسی سب کو نصیب ہوئی۔ مصرع بادا رواے جانش تشریف لی مع اللہ۔

یاد سید پیر سیدی تخلص

آپ کے پدر بزرگوار کا نام سید علی ہے۔ آپ کے باپ قطب السادات سید محمد گیسو دراز کی نسل سے اور آپ کی مان۔ قدوۃ المشائخ شاہ باجن کی نسل سے ہین۔ قدس اسرارہم آپ کی زاد بوم برہان پور۔ اور ابدی آرامگاہ آسیر خاندیس کا قلعہ ہے۔ آپ کو سپاہیانہ وضع مین ارادت مسیح زمان شیخ عیسیٰ قاسم مدظلہ سے تھی آپ کی طبیعت نظم کے ساتھ مناسب تھی۔ ہمیشہ صوفیانہ باتون کو نظم کے پیرایہ مین ادا کیا کرتے تھے مشائخ شطاریہ کا شجرہ، اپنے پیر سے شروع کر کے۔ حضرت خاتم النبوۃ علیہ السلام تک فصیح عبارت مین موزون کیا تھا۔ کہتے ہین۔ آپ اپنے پیر ارادت کو اتنا دوست رکھتے تھے۔ کہ دوسرے صوفی آپ کو دیکھکر حرص کیا کرتے تھے۔ کہتے ہین۔ آپ کونی و مکانی مظاہر کے تبدیل شدہ حالات سے الٰہی صفات کی تجلیات کا نظارہ کیا کرتے تھے۔ ہجری سنہ ایکہزار کے بعد اولین عشرہ مین کوچ فرمایا۔

مصرع باد روحش غریق بحر کرم

یاد خواجہ کلان خواجہ دہبیدی

آپ مولانا خواجگی کاشانی کے فرزند رشید ہین۔ آپ کو لوگون کے دلون پر تصرف اور ضمیرون کی باتون پر وقوف حاصل تھا۔ جس سال مین براق خان۔ سمرقند کا قبضہ چھوڑ کر بخارا کو گیا۔ اُس زمانہ مین بہت سے علما۔ خان کے ہمراہ ہو گئے تھے۔ اور خواجہ کو انواع و اقسام کی خواہش سے

اور کمال عجز وانکسار کے ساتھ خان بخارا مین لایا۔ آپ کے طلسماتی سلوک کے کرشمون کو دیکھکر تھوڑے زمانہ مین ازراہ عقیدت بہت سے نیک نفس اور درست عقیدت آدمی۔ خداپرستی اور حق شناسی کی راہ راست پر آئے۔ اور صورۃً اور معنیً سعادت حاصل کی۔ بالآخر ہجری سنہ ایک ہزار چھ مین فرمان طلب صادر ہونے پر۔ آپ ملک تقدس کو روانہ ہو گئے۔ خوابگاہ بخارا۔ مصرع

باد ہمیشہ جای ہشت بہشت

یاد شیخ الہ بخش لہیتھوری

یہ ایک گانون ہے سارنگ پور مالوہ کا۔ آپ کی کرامتین بالکل عیان تہین۔ ایک شخص شیخ فرید لاد محمد باسر سرکینیچی گجراتی کے بیٹے ہین۔ اُنہون نے گجرات سے آکر اُجین مالوہ مین گہر بنالیا ہے۔ شیخ فرید نے ایک روز راقم کے سامنے بیان کیا ایک سال پانی برسنے مین دیر ہوئی۔ باشندگان دیہ۔ شیخ کے پاس آکے ابر کی طرح زار زار روئے۔ اور رعد کی طرح نالہ وفغان کیا۔ اور مینہ کی خواہش کی۔ شمار مین جتنے آدمی آپ کے پاس گئے تہے۔ ہر ایک سے آپنے مٹھائی چاہی۔ لوگون نے قبول کرکے فرمایش پوری کی دو روز استغفار مین گذرے۔ پانی نہ برسا۔ آپنے ایک خادم سے کہا۔ مجرم کی طرح رسّی پانون مین باندہ کر مجکو گانون کے گرداگرد گشت کراؤ۔ دو روز ایسا ہی کیا گیا۔ مگر آسمان کو آپ کے حال پر رونا نہین آیا۔ پہر آپنے فرمایا۔ نہین۔ مینے غلط کہا۔ مین سنگساری کے لائق ہو گیا ہون۔ قصہ کوتاہ کمر برابر ایک گڈہا کہودا گیا۔ آپ ہمارا کے اندر اُس گڈہے مین کہڑے ہوئے۔ اور لوگون کو پکار کر فرمایا۔ کہ چہوٹے بڑے سب مجکو سنگسار کرین۔ اہتمام سنگساری ہو ہی رہا تھا۔ کہ آپ کے دل مین یہ بات آئی۔ جو نادان اللہ تعالیٰ جل شانہ کے کرم کی امید پر تکیہ کرکے لوگون کو دشواری کے وقت مین بہتری اور آسانی کے وعدہ سے تسلی دیوے اُس کا سنگسار کرنا زیادہ آسان ہے۔ یا مینہ برسادینا۔ یہ بات ہنوز دل ہی مین ختم نہین ہوئی تہی۔ کہ آسمان نے ابر سے پانی برسایا۔ اور کہیتون کو شادابی کی خوشخبری پہونچی۔ کہتے ہین۔ اس واقعہ کے بعد آپنے پگڑی اسکے سر پر نہین باندہی۔ اور عورتون کے لباس مین زندگی گزاری۔ جب تک زندہ رہے۔ آپ کی خوابگاہ وہی گانون ہے جس مین رہتے تہے۔ مصرع بکام او سبز باد باران رحمت

یاد شیخ علاء الدین ثانی مجذوب

آپ کی گفتار۔ غیبی علوم کا رسالہ۔ اور آپ کی زبان لوح محفوظ کی مترجم تہی۔ زاد بوم تہا سرہے جو

احمد آباد گجرات کے قواریہ مین سے ہے۔ کہتے ہین۔ آپ کو الٰہی جذبہ نے ایکبارگی آلیا۔ اپنے وطن سے اجمیر مین آئے۔ اورچند سال اُس شہر کے اندر حالت جبر مین گزار کر گوالیار پہونچے۔ چند روز یہان کا بھی تماشا کر کے دارالخلافہ آگرہ کو چلے گئے۔ جو ذی احتیاج لوگ آپ کی خدمت مین حاضر آتے تھے۔ اُن کے ضمیر ون پر آپ کو علم ہو جاتا تھا۔ چنانچہ بغیر عرض حال کئے ہوئے۔ ہر ایک شخص اپنے مدعا کا جواب آپ کی تقریر سے پا لیتا تھا۔

آپ کے خادم شیخ نظام کا بیان ہے۔ تاریخ ساتوین جمادی الآخر۔ اور ہجری سنہ ایک ہزار ایک تھا۔ کہ جب ہمارے زمانہ کے سپہ سالار میرزا عبدالرحیم خانخانان ابن بیرم خان خانخانان منطلہ گجرات سے چل کر خداوند اقلیم اکبر شاہ کی ملازمت مین بمقام دارالسلطنۃ لاہور حاضر ہوئے تو حکم ہوا۔ کہ ایک کثیر لشکر اپنے ہمراہ لیکر صوبہ تتہ کی فتح کے واسطے کوچ کرین۔ یہ حال سنکر میرے دل مین آیا۔ کہ صوبہ تتہ مین بہت سے خداشناس حق پرست اور ایزد دوست لوگ تھے۔ اور نیز اب ہین۔ کیونکر فتح کی صورت پیدا ہوگی۔ ہنوز اس خیال کی تصویر ذہن مین پورے طور پر منعکس ہونے بھی نہین پائی تھی۔ کہ آپنے خشم آلود نگاہ سے مجکو دیکھا اور بہت سی نئی نئی وضع کی تصنیف کی ہوئی گالیون کا خلعت عطا کیا۔ اور فرمایا۔ تو کون ہے جو تجکو بزرگون کے قرار داد مین صواب اور خطا کے ساتھ رائے زنی کا منصب حاصل ہو۔ مالک تتہ علاءالدین ہے۔ اور سپاہ لیجانے والا اُس کا برگزیدہ دوست ہے۔ ایسی خوبصورتی کے ساتھ فتح کا چہرہ نمایان ہوگا۔ کہ اس سے بہتر شکل کسی کے بھی تصور مین نہین آسکتی ہے۔ چنانچہ آپنے جیسا فرمایا تھا۔ ویسا ہی ظہور پذیر ہوا۔ اسی طرح جب سپہ سالار نے دکن کی فتح کے واسطے عزم کیا تھا۔ تو آپنے خوشخبری دی تھی۔ کہ گاراآمد قلعہ اس دفعہ مین ہمنے تمہارے واسطے فتح کر دیا ہے۔ اُس قلعہ کو تم بے تامل دیکھ لوگے۔ بالآخر ایسا ہی ہوا۔ قلعہ سے مراد احمد نگر پایتخت دکن ہے۔ اس قسم کی باتین شیخ نظام کے نزدیک بہت سی ہین۔ مگر اُس نے چند بیان کین ہجری سنہ ایک ہزار آٹھ کے بعد آپ آسمان کی جانب تیاری کر گئے۔ حدود آگرہ مین قبر ہے۔

مصرع علم حق جو ہر زبانش بود ؀

یاد شیخ بابو جیو ابن شیخ جیو

آپ کی زاد و بوم پٹن ہے۔ اور مخدوم جہانیان سید جلال بخاری کی نسل سے ہین قدس سرہم کتابی علوم اور ایزدی عرفان آپ کو کمال کے درجہ پر حاصل تھا۔ شہر پٹن کے اکثر طالبان علم نے آپ کے

مدرس مین تحصیل کی ہے - آغاز جوانی مین آپ شیخ یعقوب چشتی نہروالہ کے روضہ پر متولی تہے جو شیخ برہان الدین دولت آبادی کے بزرگ خلیفہ ہین - بعض کے نزدیک آپ کو خرقہ خلافت شیخ نظام الاولیا قدس سرہ سے ملا ہے - شیخ برہان غریب اللہ کے ساتہہ بہت کچہہ یگانگت اور ہمدمی تہی - اور اسی شہر مین خوابگاہ بہی ہے - عرس گاہ کے اندر مشائخ گجرات کا طریقہ ہے - کہ زنبیلین ریشمین اور زرین کپڑے سے منڈہ کر اور انواع و اقسام کے حلوے اُن مین بہر کر سر بمہر کرتے ہین - اور وہ زنبیلین بزرگان دین درویشون مین تقسیم کرتے ہین - مگر آپ نے اُن ظروف کو بینوا درویشون پر تقسیم کیا - دوسرے مجاورون کو جن کو وہ تمنا تہی اس کے بدل مین نذرین ملتی تہین - یہ بات ناگوار گزری - اور خشم آلودہ گفتگوئین کین - آپ ان لوگون کی ناموزون تقریر سے دل تنگ ہوئے - تمام تصرف اور تولیت انہین ارباب غرض پر چہوڑدی اور خود گوشہ اختیار کر کے باقی ماندہ عمر توکل اور تسلیم مین گزاری - ہجری سنہ ایک ہزار چہہ مین عالم صورت سے ملک معنی کو سامان زندگی باندہا اور چلے گئے - مصرع از خود گسستن و بتو پیوستن یکے ست

یاد سید تاج الدین قادری نہروالہ

آپ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی کی نسل سے ہین قدس سرہما آپ ایک پیر سال خوردہ - اور صحاح ستہ حدیث کے حافظ تہے - کہتے ہین - اُن ایام مین جاگیر دار سرکار سید محمود بارہہ کے بیٹے - سید قاسم تہے - بڑے عارف پرست اور درویش سیرت آدمی تہے آپ نے سید قاسم کو ہجری سنہ ایک ہزار سات مین کہلا بہیجا تہا - کہ اِن دو تین روزون مین تاج الدین واپسین سفر کر جاوے گا - معلوم رہے جب تیسرے روز شام کے بعد آپ نے عالم بقا کا عزم کر کے جہان فانی کو رخصت کیا - تو جن صاحبون نے پیغام سنا تہا - اُن کو حیرت ہوئی اور روئے - آپ کے چار لڑکے تہے - جمال - احمد - اسحٰق - اور ابراہیم سب سے چہوٹے کو خرقہ اور سجادہ سپرد کر دیا تہا - اور فرمایا تہا کہ یہ میرا جانشین ہے خوابگاہ پٹن -

مصرع تحت رحمت باد خاک تاج دین

یاد خواجہ کلان ابن مولانا خواجگی

آپ کے بیان کی اکسیر مین معانی کا رنج اور حیثیت بڑہانے کے خواص - اور آپ کی صورت کے دیدار مین ربانی مشاہدہ کے احکام پائے جاتے تہے - طالبان خدا کی رہنمائی کے واسطے بلخ مین خوش وقتی کے ساتہہ آباد تہے - کہتے ہین - جب عبداللہ خان نے بلخ کو اپنے بیٹے عبدالمومن سلطان کو

جاگیر مین نام زد کیا - تو عبدالمومن سلطان کا یہ حال تھا - کہ دولت جوانی - اور جوانی دولت سے مدہوش تھا - گوشہ گزینون اور خاک نشینون کے ساتھہ مستانہ سلوک سے پیش آتا تھا - اور امتیازی منش کو معزول کر کے - سب سے اپنی تعظیم اور تسلیم کراتا تھا - اس عام بلوے مین خواجہ سے بھی مثل دیگران فروتنی چاہی آپنے تعمیل نہین کی - اس سبب سے غصہ ہو کر حکم دیا - کہ فلان شخص سلطانی قلمرو سے باہر چلا جاوے - آپنے بلا ارادہ تاشقند مین جا کر سامانِ اقامت رکہہ دیا - جب عبدالمومن سلطان نے تاشقند بھی فتح کر لیا - تو خواجہ باجازت سلطان پہر بلخ مین چلے آئے - میر فروغی اشرف کہتے ہین - مین اس دفعہ کی بازگشت مین آپ کی خدمت سے مستفید ہوا تہا - ریاضت کی جان گدازی سے تن بالکل گھلا ہوا - اور صورت مطلق لاغر ہو گئی تہی - جب کسی طرف کا ارادہ ہوتا تھا - تو ڈولی مین بیٹھکر جایا کرتے تہے - جو شخص چند روز آپ کی صحبت مین بیٹھہ گیا - اُس کا کام خیر و خوبی کے ساتھہ انجام پا گیا - آپ کے دیدار سے بہت کچھہ آلہی فیض لوگون کی آنکھون کو نصیب ہوتا تھا - ہجری سنہ ایک ہزار سات تہی - کہ روحانی عالم قدس کو روانہ ہو گئے - مین نعش پر حاضر ہوا - اور بہ تعمیل وصیت آپ کی قبر بلخ کے شوقیا محلہ مین آپ کی خانقاہ کے اندر تیار کی گئی -

مصرع معبد او روضہ جاوید شد

یاد شیخ لادجیو سندھی

آپ باعتبار صورت مقید - اور باعتبار معنی آزاد تہے - چونکہ آپ کا حجرہ برہان پور مین مسیح القلوب کی جامع مسجد کی شمالی دیوار سے ملا ہوا تھا لہذا راقم گلزار کا گزر اُس طرف وقتًا فوقتًا ہوا کرتا تھا - سامان خانہ داری مین سے کوئی چیز اُس گھر مین مطلق نہین پاتا تہا - کبھی پُرانا بوریا ہی بچھا کر رات کو اُس پر سو جایا کرتے تہے - آپ حسن فروش معشوقون کی محبت سے دل باز نہین رکہہ سکتے تہے - ہمیشہ نظر بازی کا بازار گرم رکہتے تہے - کافی سندہ کے مقبول لاگون مین سے ہو - آپ ہمیشہ گانا سنا کر سننے والون کا دل چہین لیا کرتے تہے - کم و بیش ستر سال کی عمر پائی - اور اپنے تئین اسی طرز کے ساتھہ کم و بیش ہجری سنہ ایک ہزار سات تک پہونچا کر آنجہانی ہونے کا ارادہ کر دیا - خوابگاہ حدود برہان پور کے اندر شیخ ابراہیم سندہی کے روضہ منورہ کی ہمسائگی مین - عادل پور کے راستہ پر مصرع

روضہ اش بزمگاہ رضوان باد

یادبابا بہرنگ

آپ ایک شیرین مجذوب اور رنگین دیوانہ تھے۔ آپ کے حرف اور حرکات کی ہوا سے خوشی پیدا ہوا کرتی تھی۔ اور آپ کے شگفتہ دیدار کو دیکھکر غمگینی سامان باندہ جاتی تھی۔ آپ کی تعریف کی شرح ختم نہین ہوسکتی ہے۔ لہذا کسی قدر حالات لکھتا ہون۔ پرگنہ دہار کے ایک گانون مین آپ ایک مقدم کے بیٹے تھے ایکبارگی آپ کو عقل کھودینے والا ایک جذبہ پیدا ہوا جس نے خان ومان سے آوارہ کردیا۔ آپ منڈو (مانڈو) مین آئے۔ قلعہ کی ہوا کچھ ایسی خوش گوار معلوم ہوئی۔ کہ آپ کی رفتار کے پانون مین زنجیر پڑگئی تمام دن کوچہ و بازار مین سیر کرتے۔ اور گاتے پھرا کرتے تھے۔ اور تمام رات ایک حلوائی کی دوکان کے گوشہ مین سر زانوے حیرت پر رکھے ہوئے۔ دن کردیا کرتے تھے۔ آپ کی ایسی برکت تھی۔ کہ دنیا دی دولتمندی حلوا فروش کے حق مین۔ شہرین کام ہوئی۔ ایک مدت تک اسی طریقہ پر بسر کی۔ منڈو (مانڈو) سے بیس کوس فاصلہ پر شرقی سمت مین کوہستان جیت پور ہے۔ اس کوہستان سے حمیر نام ایک زمیندار نے ہجری سنہ نوسو پچانوین مین حوالی شہر کو شاہی لشکر سے خالی دیکھکر لوٹنے کا موقع پایا۔ ایک رات اُس نے کیا کیا۔ دو سو سوار۔ اور ہزار پیادے قلعہ کے اوپر چڑہا دئے۔ اور خود ایک اور جماعت لیکر کمک کے طور پر نیچے قلعہ کے کھڑا ہوگیا۔ کوچہ مین گھسنے اور ہمراہیون کے مقابل ہونے کے وقت بابا کو چھیڑ دیا۔ بابا نے پکار کر کہا۔ شہر والو۔ آرام سے رہو۔ صحرائی لوگ۔ لاتون مین رُل گئے۔ یہ بات اُن جناتیون کو ناگوار معلوم ہوئی۔ ان مین سے ایک سگ طینت شخص نے تلوار نکال کر چند زخم بابا کو لگا ئے۔ آپ نے کشادہ پیشانی سے ان زخمون کو برداشت کیا۔ جب قدم آگے بڑہایا۔ یکایک تیرون کی شپاشپ۔ اور تلوارون کی چاکا چاک کی آواز ایسی کثرت سے سننے مین آئی۔ کہ کان بہر گئے ناچار یہ لوگ بھاگ کر پریشان ہوئے۔ اکثر اُن اجل رسیدون کو صبح کے وقت پہاڑون مین اور ویرانون مین بدون زخم تلوار اور تیر کے مُردہ پایا۔ کمتر لوگ پائین قلعہ تک نیم جان گئے۔ اور یہ گوشمالی دیکھکر خود حمیر زمیندار کے ہاتھ مین باگ اور رکاب مین پانون نہ تہا۔ بلکہ کئی آدمی اُس کو داہین بائین سے گھوڑے کے اوپر تھامے ہوئے تھے۔ بالآخر چند روز زندہ رہا۔ لیکن ہوش مین نہین آیا۔ اور بابا نے بھی یہ اجازت نہین دی۔ کہ زخم پر پٹی باندہی جاوے۔ یا مرہم کا پہایہ رکھا جاوے۔ اس سبب سے

چندروز مین زخمون کے اندر کیڑے پڑ گئے - جب کوئی کیڑا زمین کے اوپر گر پڑتا تھا - تو آپ اُس کو اُٹھا کر بدستور اُس کی جگہہ رکھدیتے تھے اور ایوبی طریقہ لوگون کو دکھاتے تھے - القصہ اسی طرح پر زندگی گزارتے تھے - ایک سال بعد وہ زخم مندمل ہوئے - اور تندرستی حاصل ہوگئی - آپ کی اس قسم کی بہت سی خرق عادات راقم کے علم مین موجود ہین - لیکن اِس گلزار مین گنجایش نہین ہے - کیونکہ اِس کے تختہ ہاے چمن تنگ ہین - ہجری سنہ ایک ہزار سات مین آپ طبیعت کے تنگ و تاریک کوچہ سے - حقیقت کی نزہت گاہ کو روانہ ہوئے منڈو مین قبر بنائی گئی مصرع

عقل کل ہم درِ جنونش باد و

یاد حکیم عثمان

آپ کے پدر بزرگوار کا نام شیخ عیسیٰ ابن شیخ ابراہیم صدیقی ہے رحمہم اللہ زاد بوم مفنع بوبکان جو سیوستان سندہ کے مضافات مین سے ہے - خوابگاہ علاقہ خاندیس کا ایک گاؤن آپ متداولہ علوم - اور حکمیہ فنون کے اندر اُستاد وقت تھے - آپ کے علوم نقلی مین طراوت اور تازگی - اسوۃ العلما قدوۃ الاولیا - شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی اور قاضی محمود مورپی کی شاگردی سے پیدا ہوئی تھی - اور آپ کے علوم عقلی کے خزانون مین بہت سے جواہرات - خلاصہ خرد پژوہان شیخ حسین بغدادی کی شاگردی سے جمع ہوئے تھے علماے زمانہ مین سے کوئی عالم ہر ایک فن کے مبادی اور مسائل کی تحقیق اور دقیقہ شناسی مین آپ کے رتبہ کو نہین پہونچا راقم گلزار چند ہیئت اور حکمت کی کتابون مین آپ کا شاگرد ہے - شیخ سراج محمد بنبانی کے بیٹے قاضی نصیر الدین شیخ صالح سندہی جو اُستاد کے داماد کرکے مشہور ہین قاضی عبد السلام سندہی جنہون نے مختصر وقایہ پر ایک شرح لکھی ہے - جو تمام جزئیات رعایت کو شامل ہے - اور شیخ یوسف بنگالی کے داماد میان سکہ جی - یہ بھی سب آپ کے شاگرد ہین -

آپ کے حالات اس طرح پر ہین - ہجری سنہ نوسو تراسی کا آغاز - اور محمد شاہ ابن مبارک شاہ فاروقی خاندیسی کا زمانہ تھا - کہ آپ گجرات سے برہانپور مین آئے - حاکم نے آپ کی تشریف آوری کو مبارک سمجھکر عزت و توقیر سے رکھا - اور درس و فتوے کے عالی منصب کی رونق آپ کے نامزد کرنے سے دو چند کی - ستائیس سال تک آپ اپنے درس دینے اور فتوے لکھنے سے لوگون کو فیض و فائدہ پہونچایا - القصہ ہجری سنہ ایک ہزار آٹھ کی فصل خریف مین اپنے وظیفہ کے موضع مین - جو خاندیس کی سرحد پر تھا -

بترک سکونت چلے گئے۔ جب گانون مین پہونچے۔ تو خداوند اقلیم اکبر شاہ کا لشکر آنے کی خبر سننے مین آئی۔ برہان پور کو لوٹنا مصلحت نہ دیکھا۔ بلکہ چند روز جنگل کی ہی بود و باش بھلی معلوم ہوئی۔ ناگاہ اسی سال کے ماہ شعبان مین چورون کا ایک گروہ جن کو ہندوستان والے کولی کہتے ہین۔ صبح کے وقت ننگی تلوارین کھینچے ہوئے اور نیزے ہلاتا ہوا۔ آپڑا۔ آپ مع سترہ کس قریب ترین عزیزون کے۔ جو حسب و نسب سے آراستہ اور میدان علوم کے پہلوان تھے۔ شہید ہوئے۔ اور خون مین بھری ہوئی جانمازین ان کے کفن ہوئین شیخ لشکر محمد عارف فرمایا کرتے تھے۔ حکیم کی مثل سکون و آرام کے ساتھ نماز گزار۔ مجکو بس حکیم ہی نظر آئے۔ اور حکیم ہی فرمایا کرتے تھے کہ مین اعتقاد شیخ لشکر محمد عارف کا گرویدہ اس سبب سے ہوا ہون۔ کہ میرے اُستاد قاضی سور پی ان کے مرید ہین مسیح القلوب کہتے ہین۔ میرے عم مکرم شیخ طاہر یوسف ہمیشہ کہا کرتے تھے جیسی شکستگی خاطر۔ خوشی۔ عاجزی۔ اور گمنامی۔ نامی حکیم کی ہے۔ ایسی مینے عالمون مین سے کسی کی بھی نہین دیکھی ہے۔ کیونکہ علم کی مدہوشی ایک بڑا امتحان ہے۔ دیکھا چاہیئے۔ علوم کی مجلس کے بیٹھنے والون مین سے کس کو ہوشیاری قلب نصیب ہو۔ چالیس سال کے اندر کسی کے گھر کا لقمہ نہین کھایا۔ کمال پرہیزگاری کے ساتھ زندگی بسر کی۔ آپ کی تصنیفات بہت سی ہین منجملہ اُن کے تفسیر قاضی بیضاوی کا حاشیہ۔ اور بخاری کی شرح۔ یہ دو کتابین۔ نہایت مشکل نما۔ اور دشوار کشا ہین مصرع

شربت دیدار خواہم بشکند پرہیز او

یاد خواجہ اسحٰق ابن مولانا خواجگی

آپ مسیحائی معجزات مین جان ڈالنے والے۔ اور ظاہر و باطن دونون عالمون کے علم سے واقف تھے۔ خرقہ خلافت اور نامہ اجازت پدر بزرگوار سے ملا تھا۔ اور بزرگ داماد مولانا لطف اللہ کے فیض ہم نشینی سے گویا معرفت کا خزانہ حاصل ہوگیا تھا۔ جو شخص آپ کے پاس ایک دم کو بھی بیٹھ گیا کامیاب ہو کر اٹھا۔ آپ کی کام بخشی کی چادر۔ ایسی موزون قطع کی گئی تھی۔ کہ ہر ایک شخص کی استعداد کے قد پر ٹھیک آجاتی تھی۔ کہتے ہین۔ آپ کی رہنمائی کے زمانہ مین چند روز بعد جب آپ دشت قبچاق کا گشت اور تماشا فرما رہے تھے۔ اُس وقت اُس جنگل کے باشندے۔ اور پرگنات کے ترک خبگل کے جنگل۔ کفر کی گھاٹیون سے نکل کر اسلام کے دار السلام مین داخل ہوتے جاتے تھے۔ اور بہت سی خرق عادات آپ کے اقوال اور افعال سے ظہور پذیر ہوتی تھین۔ جیسے بیمار کی تندرستی۔ نابینا کی بینائی۔ جذام

اور برص سے صحت پائی - خلاصہ کلام یہ - کہ آپ کے موثر دم سے عیسوی معاملات اُن شہرون کے لوگون پر ظاہر ہوتے تھے - چونکہ انسان اس شیوہ پر فطرۃً دل دادہ ہوتا ہے - لہٰذا آپ کی بزرگی کا اعتراف کر کے رونق اسلام کے واسطے کوشش کام مین لائے - اور خواجہ سے پیشوا اور معلم کے لیئے التماس کیا - اس بنیاد پر آپنے صوفیون کی ایک جماعت کو اُس ملک مین مقرر کیا - جب رہنمائی اور تعلیم اسلام کی رونق دن دونی بڑھتی گئی تو فرمان روائے کاشغر محمد خان ابن عبدالکریم خان ابن عبدالرشید خان ابن تغلق تیمور خان آپکا مرید ہوا - اور کانی اور آبی سنگ لیشب کا حاصل مع دیگر فتوحات کے آپکے خانقاہ نشینون کے نام سے سال درسال نامزد کر دیا - خواجہ نے بھی خان کی آرزو قبول فرما کر دیوانہ اشتر نامی شخص کو جس کو مستی اور مستوری دونون حاصل تھین - کاشغر مین بھیجا کہتے ہین جب دیوانہ اشتر کو جذبہ کا جوش اور دیوانگی کا موج ہوتا تھا - تو اُس وقت مین اُس ملک کے باشندون مین سے اگر کوئی شخص انکار کا خیال بھی ضمیر مین لاتا تھا - فوراً زمانے سے اُس کو گوشمالی ملتی تھی - عبدالمومن خان فرمان روائے ایران و توران عبداللہ خان اوزبک کا بیٹا تھا ہجری سنہ ایک ہزار چھ مین بلا وجہ - تحکم کی تیرگی نے اُسکی آنکھون کو اندھا کر دیا - کہ اس نے خواجہ کو سمرقند سے نکال کر بلخ مین جانے کی اجازت دی - آپ آہستگی سے کام لیکر تھوڑا تھوڑا چلتے تھے - ہمراہیون نے سستی رفتار کی مصلحت دریافت کی - جواب دیا ہماری معاودت سمرقند کو عنقریب ہے - لہٰذا دور کیون جانا چاہیئے - ہنوز باقی راستہ قطع نہین ہونے پایا تھا - کہ عبدالمومن خان کے مارے جانے کی خبر پہونچی - اُسی منزل سے آپنے وطن کا رخ کیا - اور دو سال بعد ہجری سنہ ایک ہزار آٹھ مین عالم شہادت کے سمرقند سے غیب کے مصر کو معاودت فرمائی مصرع سیرت جان بخش عیسیٰ صورت اسحق ماست ؛

یاد شیخ عثمان ابن لادن قریشی

آپ راقم گلزار کے ہمسایہ - اور شیخ فضل اللہ حسین چشتی کے مرید تھے - آپ کے آبائے کرام سپاہی تھے آپ تیس سال کی عمر کے بعد - اسباب سے ہاتھ دھو کر کے ایک گوشہ مین بیٹھ گئے - سوال نہین کیا - وظیفہ نہین لیا - بدون مہمان درویش کے لقمہ نہین اُٹھایا - ہر روز کوشش کر کے کسی نامراد کو پیدا کیا کرتے تھے - راتون مین نہایت سوز و گداز کے ساتھ بہت سی نمازین پڑھا کرتے تھے - جمعہ کی رات کو ایک دامن بھر غلہ خرید اکرتے تھے اور چارون طرف درود پڑھتے ہوئے لوگون کو

تقسیم کرویا کرتے تھے - جب غلہ تمام ہوجاتا تھا - تو اپنے گھر کو لوٹ آیا کرتے تھے - اور یاد حق مین مشغول ہوجاتے تھے - جب تک گوشہ گزین نہین ہوئے تھے تب تک بہت سے مجذوبون اور سالکون سے ملتے تھے جیسے شاہ منصور مجذوب برہانپوری - شاہ تاجو - اور پیر باجر منڈوی جب کیفیات کا بیان شروع کرتے تھے تو صدر اللہ کر اصحاب مین سے ہر ایک کی دل ربا نقلین سنایا کرتے تھے - ہندی طرز کا گانا خوب جانتے تھے - آدہی رات کے وقت اپنے حجرہ مین تنہا - دل آویز راگ سے دردناک چیزین گایا کرتے تھے - سننے والون کو گویا داؤدی ولایت کا پیغام ہونچتا تھا - جب پیری آ پہنچی - تو گانا چھوڑ دیا تھا - لیکن مجلس سماع مین جانے سے پانون نہین روکا - اسی طرح پچاس سال تک عملدرآمد رکھا کم وبیش اسی سال کی عمر پائی - ہجری سنہ ایک ہزار آٹھ مین عالم صورت سے ملک معنی کو روانہ ہوئے - منڈو (مانڈو) مین قبر بنائی گئی - مصرع رحمت حق نثار روحش باد ؏

یاد شیخ ابو الفتح ابن جمال الدین

آپ مکی - عباسی - اور قادری ہین - ہر ایک قسم کے فضائل اور کمالات سے خود بھی مستفید تھے اور لوگون کو بھی فائدہ پہونچاتے تھے - غوث العرفا گیلانی کا خرقہ خاص آپ کو پہونچا تھا - وہ ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے - زاد بوم شروان ہے - مکہ معظمہ مین بہت رہے تھے - اسوسطے مکی کرکے مشہور ہوئے - سیاحی اور اطراف زمین کی کیفیات معلوم کرنے کا شوق آپ کو پیدا ہوا - اس نے آپ کو وطن سے نکال کر براہ خشکی - ہند کی طرف متوجہ کیا - جب آپ سندہ کے کنارہ پہونچے - تو ایک پیکر پرست کو سریر حکم پایا - یہ بات ناگوار معلوم ہوئی - اور کہا جس ملک مین اسلام والون کی عنان اختیار - دوسری قوم کے ہاتھہ مین ہو - ابو الفتح کا اُس ملک مین رہنا موزون نہین ہے - لہذا قندہار کو لوٹ جانے کا عزم فرمایا - اُن ایام مین فرمان روائے اقلیم - سلطان سکندر لودی - ملتان کے اطراف مین تہا اُس کو خبر ملی - کہ ایک پرہیزگار دانشمند آدمی - سندہ کے ملک مین آیا تھا - اور وہ فلان سبب سے لوٹا جاتا ہے - ایک عریضہ آپ کی خدمت مین بہیجا - جس مین طرح طرح کی خوشامدین اور آرزوئین - درج کی تہین اور دار الخلافہ آگرہ کی طرف آنے کے لئے عرض کیا - شیخ نے نصیحت کی نیت کرکے معاودت فرمائی جب آپ کی ملاقات ہوئی - تو سلطان نے جو کچھہ لکھکر بہیجا تھا - اُس سے دو چند زیادہ عاجزی اور محبت کے ساتھہ پیش آیا - آپنے فرمان روا کی دوستی کے سبب سے قیام کا ارادہ کرلیا - کہتے ہین

ایک دولتمند شخص نے اپنی بدباطنی سے آپ کے خط کے مشابہ حروف سے ایک خط - ایک دشمن سلطان کے نام لکھکر اس طرح بھیجا کہ راہ ہارون کے ہاتھ جا پڑا - جب وہ نوشتہ - سلطان کے حضور مین پیش ہوا - تو سلطان نے شیخ کے پاس بھیجکر - کسی قدر گلہ کیا - آپ نے جواب دیا - ابو الفتح الیسا نہین ہے - کہ ایسی نالائق تحریر سے اپنے قلم کو ملوث کر کے دل آزاری روا رکھے - حکم خداوند تعالیٰ سے مفتری شخص جلد اپنے کیفر کردار کو پہونچ جاوے گا - کہتے ہین - ایک ہفتہ نہین ہونے پایا تھا - کہ اُس نابکار کا ہاتھ ایک مست اونٹ نے اس طرح چاب ڈالا - کہ بیکار اور خشک ہوگیا - نیز یہ بھی کہتے ہین - جس وقت ظہیر الدین بابر شاہ ہند مین آیا - تو سلطان ابراہیم نے اُس سے لڑنے کے واسطے فوج میدان مین نکلی - اور یہ بھی حکم دیا - کہ تمام قلمرو کے فقرا اور فضلا بھی - جو خیمۂ لشکر مین ہمرکاب رہین - سید رفیع الدین صفوی اور نیز دیگر بزرگون نے کوچ کیا - آپ بھی بادل ناخواستہ ہمراہ لشکر ہو لیے - جب دہلی مین پہونچے ایک روز پچھلی دو نمازون کے درمیان ایک صحن کے اندر آپ ٹہل رہے تھے - ایک بارگی مغرب کی سمت سے آپ عجلت کے ساتھ لوٹے ایک شخص نے جو وہان کھڑا ہوا تھا - یہ لوٹنا بے سبب سمجھکر دریافت حال کیا - فرمایا اس طرف سے خدائی آفت اور ازلی آشوب اس لشکر کے اوپر نام زد ہے - لہذا بھاگنا واجب ہوا - دوسرے روز صبح کے وقت یارون کو آگاہ کر کے خود آگرہ کی طرف چلے آئے - جب لشکر پانی پت مین پہونچا - تو بڑی بھاری لڑائی ہوئی - سلطان ابراہیم مارا گیا - اور بہت سی فوج - اور فوج کے سوا دوسری مخلوقات بھی ضایع ہوئی آپنے واپسین نفس تک ایک سو چونتیس سال - طالبان خدا کی رہنمائی کی - تاریخ بائیسوین شعبان ہجری سنہ نوسو تر مین کو آپ خاک آگرہ کے سپرد کر دیے گئے - سید رفیع الدین محدث نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑہائی - مصرع رحمت حق باد بر درویش و شاہ ؛

یاد شیخ داؤد براری

آپ کی زاد و بوم موضع پور کام مین ہے - جو خاندیس سے سات کوس شمالی سمت مین قلعہ آسیر کی طرف واقع ہے - سپاہی کے لڑکے تھے - جوانی مین توفیق ہوئی - سپاہگری اور اسباب نوکری ترک کر دیے - سوائے نیزہ کے - کہ عصا کی جگہہ ہاتھ مین رکھا کرتے تھے - اور تیر و کمان اپنے پاس سے جدا نہین ہونے دیتے تھے - رسمی ارادت کسی رہنما کے ساتھ نہین تھی - اویسیہ فیض - آپ کے حالات سے عیان تہا - جذبہ اور سلوک کے درمیان مین ایک حالت بنی رہتی تھی - آغاز سخن -

ہوش کے ساتھ ہوتا تھا - اور اخیر مین کلام کے اندر انتشار پیدا ہوجاتا تھا - لیکن خشم آلود باتون سے جلد پچھتایا کرتے تھے - اور مہربانی کرنے لگتے تھے - لوگون کے ملنے سے اور آبادی سے بھاگتے تھے اور عمر تنہائی کے ساتھ صحرا مین گزارتے تھے راقم تذکرہ کے اُستاد سید شاہ محمد کے ساتھ دوستانہ پیش آتے تھے - اور شیخ بہکاری کے بیٹے شیخ جمال سے بہت ملتے رہتے - کیونکہ شیخ کا گہر - آپ کے جنگل سے نزدیک تھا - راقم کی مصاحبت سے بہی خوش ہوتے تھے - اور خدمتون کی فرمائش کرکے - راقم کو احسان مند فرماتے تھے ہجری سنہ ایک ہزار آٹھ مین جسمانی جاگیر آپ کی تبدیل کردی گئی - اور روحانی پرگنہ جاگیر مین دیا گیا - منڈو (مانڈو) کے اندر بابا بہر نگ کی ہمسائگی مین خوابگاہ ہے - مصرع بادجانش بلبلِ باغ ارم -

یاد شیخ کمال

آپ شیخ ابراہیم ابن شیخ جمال کے بیٹے ہین - اکہ شیخ جمال سرغزل دیوان ولایت - اور سردفتر اہل ہدایت شیخ نعمان آسیری کے پوتون مین سے تھے - ابتدا ابتدا مین مسیح القلوب مدظلہ کے ساتھ اویسیہ نسبت رکہتے تھے - جب ہجری سنہ ایک ہزارنو مین عرش آستانی اکبر شاہ نے خاندیس پر لشکر کشی کی تھی - اور فرمان روا ے خاندیس مسیح القلوب کو برہان پور سے قلعہ آسیر کے اندر لے آیا تھا - تو اُس اثنا مین اویس منزلت (شیخ کمال) ملازمت مین حاضر ہوئے تھے - اور ظاہر ظہور بہی تلقین سے حصہ پایا - اِسی سال کے اندر آپ کی روح قدسی کالبد کے عنصری حصار سے نکل کر لامکان کی نزہت آباد کو کشادہ پیشانی کے ساتھ چلی گئی - اور ایسی خوش دلی کے ساتھ دوش بدوش گزر گئے - کہ جیسی خوش دلی قیدیون کو آزادی کے بعد ہوتی ہے - خوابگاہ - قلعہ آسیر کے دامن مین مصرع زندان جہان شکن وبکشا درِ جنت

یاد شیخ ضیاء الدین چشتی

آپ کا نام اسمعیل - اور زادبوم قلعہ گوالیار ہے - قصبہ دسور (مندسور) مین گوشہ نشین تھے - آپنے سلطان ابراہیم لودہی کا زمانہ لڑکپن مین پایا تہا پندرہ برس کی عمر تہی کہ سید رضی ابن صفی حسینی سوانیہ کی خدمت مین ہونچکر آداب ارادت بجالائے - سید رضی حضرت غوث الاولیا کے خلفا مین سے تھے - بہت تھوڑے عرصہ مین خلعت خلافت پاکر کامیاب ہوئے - آپ کے مکان کے پہلو مین ایک مسجد تہی - خلعت خلافت پانے کے بعد - اسی مسجد کی زمین مین حجرہ کے اندر حجرہ کہود کر - کم وبیش دس سال خدا پرستی - تن گدازی اور جان پروری مین گزارے - ایکسو پانچ برس کی عمر تہی - کہ زمان طلب

پہونچا۔ نہایت خوشی کے ساتھ تاریخ پندرھوین جمادی الثانی ہجری سنہ ایک ہزار نو کو سامان باندہ کر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دیدار کے واسطے کوچ فرمایا۔ اسی مسجد کے صحن مین قبر بنائی گئی۔ آپ کے چار لڑکے تھے۔ منجملہ اُن کے شیخ حبیب نے جانشینی کا جھنڈا کھڑا کیا مصرع پیرانہ وصل و دست جوانی دیگر ست

یاد قاضی عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ

آپ۔ صوبہ خاندیس کے قاضی القضاۃ۔ اور کتابی نقوش اللہ لدنی علوم کے عالم تھے۔ جب جوانی تھی۔ تو کتب متداولہ کا درس بہت دیا کرتے تھے بالخصوص علم قرأت مین بہت سے حافظون کو فیض پہونچایا۔ جب ضعیفی نے آدبایا۔ تو تمام قیل وقال۔ اللہ لم والا نسلم کو خاطر سے نکال پھینکا۔ صرف پیر سہروردی کی عوارف۔ گلشن راز لاہیجی کی شرح اور بخاری کی شروح۔ ان کتب کے مطالعہ کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ ہجری سنہ ایک ہزار نومین عالم قدس کا سامان کرکے۔ جہان خاکی کو رخصت فرمایا۔ اور برہانپور مین ابدی خوابگاہ کے اندر آسایش کے تکیہ پر سر رکھا۔ بیت

رحمتِ حق و سنتِ احمد	باد بر جان پاک جوہر او

یاد شیخ نظام رحمہ اللہ

آپ کو خرقہ خلافت سید ابراہیم بھکری سے ملا تھا۔ باوجودیکہ پیر کے دو بیٹے تھے۔ مگر اُنہوں نے اپنا جانشین آپ ہی کو کیا تھا۔ آپ متداولہ علوم۔ اور صوفیون کی اصطلاحات خوب جانتے تھے تمام سال کتابت کیا کرتے تھے۔ اور جو کچھ اُس کا حاصل آتا تھا۔ وہ اپنے پیر کے عرس مین صرف کرتے تھے۔ شرح مواقف اور مطول معانی پر حاشیہ سیرامی یہ دونون کتابین اپنی قلم کی لکھی ہوئی راقم گلزار کو ہجری سنہ ایک ہزار مین عنایت فرمائی تہین ہجری سنہ ایک ہزار نومین سپنجی سرا کو رخصت کر دیا خوابگاہ برہان پور مصرع نظام ہر دو عالم روزیش باد؛

یاد شیخ عبد الرزاق طائی

آپ کی زاد بوم پٹن ہے۔ نوربافت تھے۔ زہد وتقوی کا خلعت زیب بدن تھا۔ ناگاہ الٰہی جذبہ پیدا ہوا۔ اور ایکبارگی خودداری جاتی رہی۔ جو لباس کہ بدن پر تھا۔ پارہ پارہ کردیا۔ اس کے بعد لوگ آپ کا ستر عورت سوائے کفن کے نہ کرسکے۔ جب کوئی شخص عبد الرزاق کہکر پکارتا تھا تو آپ غصہ ہوتے تھے۔ گالیان دیتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ رزاق کہو۔ کیونکہ مین کسی کا بندہ نہین ہون۔

اور ہمیشہ فرمایا کرتے تھے - رزاق - تم جب تک دو الٰہ کے ساتھ گرویدہ نہو گے حقیقی ایمان کی سرحد پر نہین پہونچو گے - اور آلہی معرفت کے کمال کا راستہ نہین ملیگا - غالبًا آپ کا مقصود دو الٰہ سے یہ ہے کہ بعض اصحاب الٰہ کو منزہ جانتے ہین - اور بعض تشبیہ کے ساتھ کہتے ہین - لہذا جو شخص جامع بین التشبیہ والتنزیہ نہ ہوگا - کامل مومن نہ ہوگا - اس بنیاد پر خدا پرستون کی تین قسمین ہین - مشبہ - منزہ - اور جامع اہل تشبیہ کافر ہین - ارباب تنزیہ مومن ہین - اور اصحاب جمع صوفی ہین - یہ بحث فصوص الحکم مین - اور فتوحات مین ایک دلپسند وسعت کے ساتھ لکھی گئی ہے - اس صحرا کے پیاسون کو اُس عبارت کے چشمہ سے سیراب ہونا چاہیے - ہجری سنہ کچھہ اوپر ہزار مین آپ کی عمر کا زمانہ انجام کو پہونچ گیا - خوابگاہ زاد بوم ہے -

یاد شیخ تاج الدین

آپ شیخ بہاءالدین زکریا ابن علیٰ دہلوی کے فرزند ہین - بہت سے کمالات اور حالات حاصل تھے علم التصوف کچھہ تو اپنے پدر بزرگوار کے نزدیک - اور کچھہ شیخ امان اللہ پانی پتی کی خدمت مین پڑہا تھا - شاہراہ طریقت کی روش مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا تھا - بالآخر یہ آرزو ہوئی - کہ عاجزون کے مہمات انجام پہونچانے مین تگ دو و کرنی چاہیے - اسواسطے عبا کا پہننا چھوڑ دیا - اور قبا زیب بدن کر کے عرش آستانی اکبر شاہ کی چاکری کے واسطے کمر باندہ لی - اور عمدہ طور پر خدمات انجام دیکر مقبول مقربون مین داخل ہوئے - یہ بالکل سچ ہے - بہت سے لوگ آپ کی ہمت اور دلسوزی کی بدولت تکلیفات کی پستی سے نکل کر تونگری کی اونچی سیڑہی پر چڑہ گئے - حدیث شریف مین آیا ہے - شریعت والے - اور نیز جلی وخفی وحی والے بہت سے پیغمبر - اپنے زمانہ کے بادشاہون کے ساتھہ چاکرانہ سلوک کیا کرتے تھے - اس نیت سے - کہ عاجزون کا کام شاہنشاہ کے حضور مین یاد دلا کر اچھی طرح انجام کرا دین - اور ظلم کا دو ہتڑ کھائے ہوئے - اور ٹھوکر کھا کر گرے ہوئے لوگون کی شکستہ دلی کو دادرس کی خدمت مین عرض کر کے دستگیری کرین - ایک روز راقم کے مرشد بھی فرماتے تھے کہ درویش صورت مرد کو دنیاوی دولتمندون کی ملازمت اس نیت کے ساتھہ روا ہے کہ ارباب احتیاج کی مہم انجام دیوے - قطعہ

سعی من از برائے فرد ماندگان بود	در خدمت کسے نشتابم برای خویش
ہر کس کہ با کسان بنماید نیاز و ناز	غوثی کہ ہست خسرو وقت و گدای خویش

یادِ شیخ فیضی فیاضی

آپ کا نام ابوالفیض - اور باپ کا نام شیخ مبارک خضر ہے - زاد بوم تو آگرہ ہے - لیکن آپ کے عقیق کی کان یمنی ہے ہندی النسل نہین ہے علوم متداولہ اور غریبہ کی تحصیل پدر بزرگوار کی شاگردی سے کر کے چودہ سال کی عمر مین کمال کے درجہ کو پہونچے تھے - فارسی شعر گوئی مین خسرو کا سوز - سعدی کی ملاحت اور حسن کا حسن - تمام اہل زمانہ کے اوپر دنف کر رکھا تھا - اور ملک الشعرا ہو گئے تھے - آپ کی ہمت نے دنیاوی طمطراق کو لوگون کی فیض رسانی کے واسطے بہم پہونچا کر لوگون کے کام مین صرف کا کو باقی نہین رکھا تھا - آپ کی طبیعت فطرۃً ایسی زکی تھی کہ رسمی علم کے لم و لانسلم کو حاصل کر کے کسی فن مین کوئی بات مشکل سمجھی ہی نہین - آپ کی مٹھی تہیدستون کا خزانچی - اور آپ کی زبان عاجزون کو سرمایہ دینے والی تھی - آپ اُن صوفیون مین سے ہین - جو وحدت وجود کے مقر ہین - زمانہ کے ورق پر آپ کی بہت سی تصنیفات یادگار رہین - یہ تصنیفات اس میرے بیان کی مستحکم دلیل ہین -

منجملہ تصنیفات (۱) سواطع الالہام - ایک بے نقطہ تفسیر عربی زبان مین ہے - زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ ایسے مشکل کام کو مدت دو سال مین الحمد کے الف سے والناس کے سین تک انجام کو پہونچایا - اندازہ شناس طبیعت آپ کی دانش و بینش کے درجہ کا قیاس تفسیر موصوفہ کے مطالعہ سے کسی قدر کر سکتی ہے (۲) موارد الکلم ایک رسالہ ہے غیر منقوط عربی مین بہت کچھ عجیب و غریب باتین اس رسالہ مین درج ہین (۳) دیوان غزلون اور قصیدون کا بارہ ہزار بیت سے زیادہ ہی زیادہ ہے (۴) خمسہ مین سے چار کتابین تو یہ ہین - (الف) مرکز ادوار (ب) نل دمن (ج) سلیمان بلقیس (د) رزم نامہ اور پانچوین کتاب رسالہ ہزار رباعی ہے (۵) لیلاوتی کا فارسی ترجمہ ہے - لیلاوتی ایک رسالہ ہے ہندی لغتہ کے اندر علم حساب مین جو بہت کچھ غرائب اور عجائب کو شامل ہے -

چونکہ مدت سے اپنی طرف متوجہ ہونا - اور بوقلمون نفس کی معرفت کے واسطے سرگریبان مین جھکائے رکھنا آپ کو پسند تھا - اور خاموش رہنے کو اور نیز ایزدی صفات کے اندر تفکر کام مین لانے کو گویائی اور باتین کرنے پر ترجیح دیتے تھے - اس سبب سے منجملہ خمسہ کے

پچھلی دو کتابین باوجود شہنشاہی کوشش اور اہتمام کے انجام کو نہین پہونچین - شروع بیماری مین جو بازگشت اور تدارک مافات کا وقت ہے یہ رباعی کہی تھی - رباعی

دیدی کہ فلک چہ زہرۂ نیرنگی کرد	مرغ دلم از قفس شب آہنگی کرد
آن سینہ کہ عالمے درومی گنجید	تا نیم نفس بر آورم تنگی کرد

اور اثنائے بیماری مین یہ بیت اکثر پڑہا کرتے تھے - بیت

اگر ہمہ عالم بہم آیند تنگ	بہ نشود پائے سیکے مور لنگ

القصہ راقم گلزار نے آپ کے کسی قدر حالات جو لکھے ہین - سنے ہوئے نہین ہین - بلکہ اُن حالات مین سے لکھے ہین - جو معائنہ کر کر اور پاس بیٹھکر معلوم کئے ہین - اور نیز جو تحقیق ہوئے ہین -

یاد شیخ برہان علوی

آپ شیخ وجیہ الدین احمد آبادی کے بہائی ہین قدس سرہما گجرات سے برہان پور مین آکر توطن اختیار کیا تھا آپ کی ہمت کی اُنگلیان مٹھی باندہنے سے دور رہین - دوسرون کے ساتھہ سلوک کرنا اور نیز دوسرون کی منفعت کو اپنی مصلحت پر مقدم رکہنا - یہ امور آپ کے ہاتھہ کے ساتھہ آشنا تھے - آپ کے کارخانہ کا نقد و جنس بے دریغ تہا اور کسی شئے کے ساتھہ وابستگی آپ کے نہ افعال سے ظاہر تھی نہ اقوال سے - اس طریقہ سے زندگی بسر کردی - اور وہ کمال آزادی کے ساتھہ گزر گئی - خوابگاہ برہان پور

مصرع ہمانش از آزاد رفتن شاد باد ؎

یاد شیخ عبد اللہ صوفی شطاری آگرہ

آپ کمال الدین بہلول ابن چاند - ابن جنید - ابن محمد - ابن برہان الدین - ابن عز الدین محمود ابن نجم الدین احمد - ابن مولانا شمس الدین ہروی عثمانی کے فرزند رشید ہین - آپ کے کسی قدر حالات اس طرح پر ہین - نماز عصر کے وقت دوشنبہ کے روز تاریخ بارہوین ربیع الثانی ہجری سنہ نوسو چار کو آپ کی ولادت سے قصبہ سندیلہ مین بیحد خوشی ہوئی - چونکہ خدا طلبی کا جوہر آپ کے ساتھہ ساتھہ تہا اللہ نو سال کی عمر مین آپ کو پیر ارادت کا شوق پیدا ہوا - مخدوم شیخ صفی ساتی پوری کے مرید ہوگئے اور سولہ برس کی عمر مین کتابی علوم کی تحصیل کے ارادہ پر گہر سے نکل کہڑے ہوئے - اور قصبہ گوپامو مین شیخ الہداد ابن سعد اللہ عثمانی کی خدمت مین ہو پہنچے - جو ماں کی طرف سے اپنے ہوتے تھے -

اور صرف ونحو کا پڑہنا شروع کردیا۔

شیخ بدرالدین بدایونی اپنے وقت کے قطب تھے۔ اُنھون نے اثنائے تعلیم مین خواب کے اندر تشریف لاکر آپ کو فرمایا۔ عبداللہ تم چند روز ہماری خدمت سے حصہ لو۔ جب آپ بیدار ہوئے۔ تو بے تامل بدایون کی طرف چل کھڑے ہوئے۔ بدایون مین پہونچنے کے بعد شیخ بدرالدین کا سراغ نلگایا۔ کسی نے پتہ نہین دیا۔ رات کے وقت نا امید ہو کر جامع مسجد مین اندیشناک سو گئے۔ پھر شیخ نے خواب مین فرمایا کہ فلان جگہہ ہمارا روضہ ہے۔ وہان آکر مجاور رہو۔ پس آپ ہلالی چہہ دور کامل اعتکاف کے طور پر اُس مزار پاک پر رہے۔ اور بہرہ یاب ہوئے۔

اِس اعتکاف کا انجام ہی تھا کہ خواجہ قطب الدین اوشی چشتی دہلوی نے خواب مین فرمایا۔ تم کو ایک سال ہمارے حظیرہ مین رہنا چاہیے۔ صبح ہوتے ہی۔ دہلی کو روانہ ہوئے۔ چاشت کا وقت تھا۔ کہ قلعہ دہلی کے دروازہ پر پہونچے۔ شیخ معز الدین بخاری سے ملاقات ہوئی۔ وہ آپ کو اپنے گھر لے گئے جب مکان مین پہونچے تو مہمان کے ساتھ بہت کچھہ مہربانی سے پیش آئے۔ اور فرمایا۔ اس شہر کے قطب نے تم کو میرے سپرد کیا ہے۔ تم اسی جگہہ ٹہرو۔ روضہ کی خدمت کرتے رہو۔ اور اِس خانقاہ کے مدرس سے سبق پڑہا کرو۔ نحو کا کافیہ۔ لب۔ اور ارشاد۔ یہ تینون کتابین۔ اسی جگہہ پڑہین اور ہمیشہ نماز عشا سے فارغ ہو کر روضہ متبرکہ پر جایا کرتے تھے۔ اور رات کو دن کردیا کرتے تھے۔ فیض روحانیت سے روشنی قلب حاصل ہوئی۔ اور ایک سال بہی ختم ہونے کو آیا۔

حضور خاتم الانبیا صلوات اللہ علیہ عالم مثال مین تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ کہ مولانا برہان الدین ملتانی حصار مین تمھارے پہونچنے کے منتظر ہین۔ اُن کی درس مین جاکر تحصیل کمالات کرو۔ آپ نے تعمیل حکم کی۔ چند روز بعد جناب مولانا نے احمد آباد گجرات کا عزم فرمایا۔ آپ بہی ہمراہ گئے اکثر علوم غریبہ کی کتابین اور تفسیر مولانا کی ملازمت مین رہکر پڑہین۔ اور شرح مواقف۔ شرح مقاصد کلیات۔ اور نیز بعض دیگر ریاضی کے رسالے شیخ وجیہ الدین احمد علوی شطاری کی درس مین نکالے۔ بزودی۔ ہدایہ فقہ۔ اور عضدی یہ کتابین شیخ مبارک دانش مند شطاری گوالیاری کے سامنے حل کین علم حدیث اور اصول حدیث میر عبدالاول دولت آبادی کی تعلیم سے حاصل کیا۔ اور فصوص کی اجازت مولانا مصطفی اردمی سے لی۔

Presented by www.ziaraat.com

بالآخر چوبیس برس کی عمر مین جب یہ تمام کمالات فراہم ہو گئے - تو ایک عجیب جذبہ پیدا ہوا تمام کتابین لوگون کو تقسیم کر کے باغ ارم کے ایک گوشہ مین نفس بوقلمون کی اصلاح مین مصروف ہوئے - چند عرصہ کے بعد الٰہی طلب اور ایزدی معرفت کا ایسا ہجوم ہوا - کہ تمام حواس اور قوی کو جکڑ بند کر لیا - اور ہر ایک کو اُس کے کام سے معطل کر دیا - حضور خاتم النبوۃ کی طرف توجہ ہوئی علیہ من الصلوۃ اکملہا کہ کسی مرشد کا پتہ بتا دین - جو نایابی کے درد کا علاج کرے - اور جس کے فیض ہدایت سے طالب عرفان کے اعلیٰ مطلب کو پہونچکر - صاحب بصیرت ہو جاوے - آخر کار حضور نے غوث الاولیا کی خدمت کا راستہ دکھایا - حضرت غوث الاولیا نے دو مہینے کے اندر - مشرب عشقیہ کے تمام اذکار - اور اشغال سکھا کر - انوار اور اسرار سے بہرہ یاب کیا - اور ہجری سنہ نوسو پچاس مین عید الضحیٰ کے عرفہ کے روز آپ کو تمام خانقاہ نشینون کا سر حلقہ بنایا - تمام صوفیون کی تلقین آپ کے سپرد ہوئی - کامل دس سال تک ہمیشہ مبتدی درویشون کی تربیت آپ کرتے رہے - مبتدی درویشون مین سے جو شخص کمال کے درجہ پر پہونچ جاتا تھا - غوث الاولیا کی خدمت مین عرض کر کے سند ارشاد لیکر اُس کو دیدیتے تھے - اور کسی سمت کی رہنمائی کے واسطے اجازت ہو جاتی تھی -

اس اثنا مین غیب سے بیت الحرام کے طواف - اور حرم سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کے واسطے مامور ہوئے - مدینہ منورہ مین پانچ سال قیام کر کے کمال ریاضت مین منہمک رہے - اور ہر سال حج کے واسطے بھی آمد و رفت رکھی - پھر حکم عالی کے بموجب احمد آباد مین بازگشت فرما کر متاہل ہوئے - کم و بیش پندرہ سال اس شہر مین گزارے - ہجری سنہ نوسو اکیاسی مین پیر کی زیارت کے واسطے گوالیار مین آئے - یہان دو سال روضہ منورہ کی خدمت کی - بعدہٗ بفرمان پیر ہجری سنہ نوسو تراسی کے آغاز مین دار الخلافہ آگرہ کو جا کر مٹیا محل گلی مین حجرہ تجویز کیا - اور نماز عصر کے وقت دوشنبہ کے روز - تاریخ تیئیسوین جمادی الاول ہجری سنہ ایک ہزار دس مین عنصری منزل سے قدسی مقام کو عروج فرمایا - آپ گوشہ نشین تھے - آشنا اور بیگانہ کے دروازہ پر مطلق نہین گئے - اور اسی عبادت خانہ مین اپنی خواہش کے موافق خوابگاہ اختیار کی -

آپ کی تصنیفات یہ ہین - (۱) سراج السالکین بر متن جواہر خمسہ (۲) اوراد صوفیہ (۳) رسالہ

صوفیہ (۴) انیس المسافرین (۵) اسرار الدعوۃ (۶) شرح رسالہ غوثیہ (۷) رسالہ کنز الاسرار فی حال اشغال اشغال
آپ کے بابرکت کلمات مین سے نمونہ کے طور پر چند کلمے لکھے جاتے ہین۔ صوفی ایسا درخت ہے جس کو وارداتِ
کی آندھی جنبش نہین دیسکتی۔ اور ایسا بادہ نوش ہے۔ جس کو شراب محبت کے پیمانے کے پیمانے متواتر
چڑھا جانا مست نہین کرسکتا۔ دریا کو نوش کرجاوے۔ اور اس پر بھی هَلْ مِنْ مَّزِيْد کا نعرہ لگاوے۔ اور
اوس کی گرمی سے پسینہ کی نمی تک اُس کی پیشانی پر نہ آوے (دیگر) فقیر کو چاہیے۔ کہ تونگرون کی ہم نشینی
سے ہمیشہ گریز کرتا رہے۔ مینے مانا۔ کہ دنیا پرست کا مصاحب خواہ ایسا شخص ہو۔ جس کے افعال
حضرت بایزید کے جیسے ہون۔ مگر یہ خوف ضرور ہے۔ کہ مرتبہ مین عام لوگون سے نیچے ہوجاوے گا۔
اور اگر اغنیا سے گریز کرنے والا خواہ فاسق ہی ہو۔ مگر یہ امید ہے۔ کہ بایزید وقت ہوجاوے گا۔ (دیگر)
صوفی کو چاہیے کہ بے آرام اور ترقی طلب ہو۔ کسی وارد شے کے سامنے سر نہ جھکاوے اور کسی منزل اور کسی
مقام پر آرام نہ لیوے (دیگر) راستہ چلنے مین جب یہ تین چیزین فراہم ہوجاوین گی۔ بیشک سالک
ولایت کے کمال کو پہونچ جاوے گا۔ (۱) فردوسیون کا سا تزکیہ اور تصفیہ۔ (۲) سہروردیون کی سی غذا
(۳) شطاریون کی سی مشغولی۔ (دیگر) نفسانی کدورتون کی شست وشو کرنے کے بدون صرف ریاضت
سے کشف وکرامت حاصل نہین ہوسکتی ہے۔ اور مراقبات اور تفکر کے بدون فنا اور بقا کا چہرہ نظر نہین آسکتا
ہے (دیگر) جب تک سالک اپنی قید سے رہائی نہین پاوے۔ تب تک واصلون کے درجہ کو نہین
پہونچ سکتا ہے (دیگر) صوفی کا کام صرف اندیشہ کا تبدیل کردینا ہے۔ اور بس۔ (دیگر) مبتدی کو چاہیے
کہ خطرات کی آمد کو روکے تاکہ عرفان کے دروازے اُس پر کشادہ ہون۔ اور متوسط کو تخلق (خلافت الٰہی
اور اتصاف ضروری بات ہے۔ تاکہ وسط سے نکل کر منتہی ہوجاوے۔ اور منتہی کی سیر غیر منتہی ہے۔ (دیگر)
شریعت اور طریقت بمنزلہ صغریٰ وکبریٰ کے ہین۔ اور حقیقت بجائے نتیجہ کے۔ جب تک سالک شریعت
اور طریقت کے آداب کے ساتھ آراستہ نہین ہوتا ہے۔ تب تک حقیقت کے انوار اُس پر جلوہ گر نہین ہوتے
ہین۔ (دیگر) لاحظہ کے ساتھ اور مفہوم ملاحظہ کے ساتھ ذکر موجب کشایش ہوتا ہے۔ اور بدون اس کے
سبب ثواب کا۔ بس یہ باتین سمجھ لی جاوین۔ آپ کے فرزند رشید شیخ عبد النبی ہین۔ مدظلہ بہت سے علوم
مین آپ کو کافی دستگاہ ہے۔ انہون نے اپنے پدر بزرگوار کے حالات۔ رسالہ جوامع الکلم الصوفی مین جو انہین
کی تصنیف ہے۔ مفصل لکھے ہین۔ ناظرین کو چاہیے۔ کہ کتاب مذکور مطالعہ فرماوین مصرع؎ مطالعہ حال خود نصیب تو باد

Presented by www.ziaraat.com

یاد شیخ ولی محمد

آپ قاضی زادہ احمد آباد گجرات کے بیٹے ہین - کہتے ہین - ہجری سنہ نوسو اکیاسی مین جب شیخ صدر الدین ذاکر جانپانیر سے غوث الاولیا قدس سرہ کے مرقد کا طواف کرنے کے واسطے احمد آباد کے راستہ سے گوالیار کو روانہ ہوئے تھے - تب آپ کی عمر اٹھارہ سال کی تھی - اُس وقت مین سلوک طریقت کی آرزو - آپکے سر کے بال پکڑ کر شیخ ذاکر کی خدمت مین لے گئی - گھربار کو چھوڑ کر اُس سفر مین آپ بھی ہمراہ ہو لیئے - واپسی کے وقت منڈو (مانڈو) ہو کر شیخ ذاکر کا گزر ہوا تھا - یہان کے لوگون کی صحبت اور اس مقام کی سرسبزی اور شادابی زیادہ دیکھکر چلہ نشینی کا شوق دل مین پیدا ہوا - چنانچہ تین چلے پورے کئے - جب وطن کا ارادہ کیا - تو شیخ محمود جلال کو راقم گلزار کی پرورش کے واسطے - اور شیخ ولی محمد کو محمود العاقبہ کا رنج تنہائی مٹانے کے واسطے یہان رہنے کی اجازت دی - آپنے چند سال اس شہر مین خدائے یکتا کی پرستش - اور اسباب کمال کی تحصیل کی - بعدہٗ ان رہنما (شیخ محمود جلال) کی اجازت سے روانہ ہو کر برہان پور خاندیس مین قیام فرمایا - ہجری سنہ ایک ہزار دس مین تبسم کنان لب کے ساتھہ - جانِ گرامی کو رخصت کیا - راقم اور حافظ صالح اُس وقت برہان پور مین موجود تھے - اور آپ کے جنازہ کی نماز مین بہت سے ولایت شعار اصحاب شامل تھے -

مصرع جمع کن جمع در نماز و نیاز؛

یاد شیخ ماکھو علیہ الرحمتہ

آپ حضرت غوث الاولیا کے مرید ہین - متاہل ہونے پر دل نہادنہ ہو کر مسیح **علیہ السلام** کی طرح بعالم تجرد کوچ کیا - زاد بوم گجرات - اور خوابگاہ برہانپور رہے - کسی سبب کو ہاتھہ نہین لگایا - اور مدتون تک توکل پر بسر کی - سرود سماع کے جلسہ مین عارفانہ سلوک کیا کرتے تھے - خوش گلو اور داؤدی لہجہ قوالون کو مناسبت استعداد دیکھکر جدا جدا اُن سامعین کے نام زد فرمایا کرتے تھے جن مین رقت اور وجد کی استعداد پاتے تھے - اور آپ کی تجویز اور تدبیر سے حال پرورش پاتا جاتا تھا - جو صوفیان ابن الوقت کا نوزاد ہے - اِس بنیاد پر مذاق دوست اصحاب نے آپ کا نام وجد مین آنے والا درویشون کی دایہ رکھہ چھوڑا تھا - آپ کی عمر چالیس سال کی تھی کہ ایک حسینہ عورت ہانسو نام پر آپ عاشق ہوکے آپ کی توجہ کی برکت

Presented by www.ziaraat.com

اور باطنی کشش سے محبوب کو توبہ کی توفیق ہوئی - اُس نے درویشی کے لباس مین آکر عاشق کی خدمت دل و جان سے اختیار کی - اور آپ کی ہدایت - اور ارشاد کے بموجب راہِ صفا چلنا شروع کیا - آپ کے گلے مین داؤدی لہجہ تہا - والی خاندیس علی عادل شاہ - درویش دوست اور ولی سرشت تھا - زین آباد مین جامع مسجد اسی کی تعمیر کرائی ہوئی ہے - اس مسجد کی خطابت کا عہدہ والی خاندیس کی التماس کے بموجب چندروز کے واسطے آپنے قبول فرمالیا تھا ہجری سنہ ایکہزار دس مین جب کہ عرش آستانی اکبرشاہ کے لشکر نے خاندیس سے دارالخلافہ آگرہ کی طرف مراجعت کی - تو آپنے بہی واپسین سفر کا سامان باندہا - اور روانہ ہوئے - مصرع متاعش را خدا باد اخریدار -

یادشیخ سراج محمد بنبانی

آپ کسبی اور وہبی علم سے آگاہ - اور متداولہ و غریبہ علوم سے بہرہ یاب تہے - خرقۂ خلافت حضرت غوث الاولیا سے حاصل ہوا تھا شیخ نظام گنجہ کے مخزن پر ایک حقیقت آمیز شرح لکہی ہے - بلکہ یون کہنا ناموزون نہ ہوگا - کہ اس خزانہ کے ناپید دروازہ کی مشکل کشا کنجی ارباب زمانہ کے حوالہ کردی ہے - ہجری سنہ نوسو بیاسی تہا - کہ آپنے احمد آباد سے خاندیس مین آکر زین آباد مین گھر تجویز کرلیا تہا - تقریبًا تیس سال تک درس اور تلقین کی راہ سے ارباب استعداد کو فیض پہونچایا - ایک روز راقم گلزار سید احمد قادری کے ہمراہ بیت

آنکہ گرداند تونگر پیشگی را غازہ کار	تا نماید فقر گاہی روی خود را گل عذار

واپسین سفر کی بیماری مین آپ کی عیادت کے واسطے گیا تہا - رازگوئی کا جلسہ گرم ہوا - اور فرمایا اللہ معبود کا تصور بہتر ہے - یا اللہ موجود کا مینے عرض کیا - اللہ موجود کے معنی کا تصور کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے کیونکہ اِس کے معنی مین احاطہ اور شمول زیادہ ہے - اِس جواب کو آپنے گوش قبول سے سنا - اور خوش ہوکر فرمایا - تمہارے نہ آنے اور نہ پوچہنے سے مجکو کسی قدر گلہ تھا - اب آیندہ ایسا مناسب ہے - کہ ان دوتین روز ون مین میرے حال کے خبر گیران رہنا - اس گفت و شنید کے بعد تیسرے روز ماہ شعبان ہجری سنہ ایکہزار دس مین عالم قدس کو روانہ ہوئے - مصرع بعالم نیست جز اللہ موجود -

یاد سید حسین

آپ شیخ جلال بہتری کے چوتہے فرزند ہین - حافظ - زاہد - عارف - اور درویش تہے - اکثر وقت

ورد اور تلاوت مین گزرتا تھا- گجرات سے ہجری سنہ نوسو بیاسی مین خاندیس آگئے تھے- یہان کے حاکم نے موضع جوکامہ مین وظیفہ مقرر کردیا- جوکامہ- پرگنہ جوبرہ مین ایک گانون ہے- آپنے اسی جگہہ گوشہ نشینی اختیار کی- تیس سال خداپرستی اور تن گدازی مین گزارے- پہر ماہ رجب ہجری سنہ ایک ہزار گیارہ مین محمد پور کو چلے آئے- موضع محمدپور سرکار سارنگ پور مین ہے- محمدپور کا جاگیردار اپنے وقت مین یکتاے روزگار تہا ناہر خان نام تھا- آپ سے سابقہ شناسائی تہی- اور طبیعت بہی درویش دوست واقع ہوئی تہی- ان بزرگوار کی تشریف آوری سے جاگیردار نے بہت خوشی مانی-

ناہر خان راے سلہدی کی نسل سے ہے- جو شمشیر بازی- جان بازی- سپہداری- دلیری- اور دلاوری مین اپنے زمانہ کا ایک ہی تھا- رائسین کے قلعہ پر مع اُس کے مضافات کے قابض تھا- چنانچہ اس کا قصہ ہندوستان مین کہانی کے طور پر گاتے ہین- اور ترانہ مین بجاتے ہین تقدیری کرشمہ آپکے باپ جہان خان کو بزرگون کی سرزمین سے خاندیس کی طرف کہینچ لایا- ناچار یہان پر قیام کی بساط بچہا دی- اور اس ملک کے امیرانِ اعظم مین سے ہوا- ہجری سنہ نوسو تراسی تہا- کہ یہان کے فرمان رواکو جہان خان کی نسبت ناراستی کا وہم پیدا ہوا- جس کی وجہ سے غصہ آیا- جہان خان کو سننے کی تاب نہ ہوئی- اپنے صاحب کے روبرو میان سے تلوار نکالی- اور چند لوگون کو خاک وخون مین ملایا- پہرہ والون اور حاشیہ نشینون نے جہان خان کو گہیرا- اور کام تمام کیا- جہان خان کے بڑے لڑکے نے یہ ڈہنگ اور فساد دیکہکر تمام خانہ نشینون کو- اور چہوٹی بڑی پردہ والی عورتون کو گہر مین بند کرکے آگ لگادی- اُس وقت مین ناہر خان کی عمر کم وبیش دو سال کی تہی- ناہر خان کو دایہ اٹہاکر باہر نکال لے گئی- بالآخر لوگون نے پالیا- اور اُس کو حاکم کے نزدیک لے گئے- ان ایام مین ایک حبشی بہی جہان خان نامی تھا- ایسا بامروت اور مردم شناس شخص تھا- کہ اُس کی مثل حبش کے ملک کا کوئی آدمی ہندوستان کی نظر مین نہین آیا- باپ کی مناسبت ہمنامی کے لحاظ سے ناہر خان- حبشی جہان خان کے سپرد کردیا گیا- اُس نے اپنی فرزندی مین لے کر پرورش مین پورا اہتمام کیا- جب زمانہ ہوش آیا- تو دانشمند اُستاد کے سپرد کیا- چند روز مین ناہر خان خوبصورتی اور نیک منشی سے آراستہ اور پیراستہ ہوگیا- **سبحان اللہ** عجب یوسف نما صورت کی نقاشی تہی- اگر بالفرض یعقوبی یا زلیخائی نظر عالم ملکوت سے عاریت لاکر نظر بازون کی آنکہون کو بخش دی جاوے- تو یہ لوگ پہلے ہی نظارہ مین محو ہوکر ایسے بے خود ہوجاوین- کہ دوبارہ خوبی دیدار دیکہنے

Presented by www.ziaraat.com

کی تاب اپنی دوربین عقل مین نپا دین - اور عجب وسوسانہ مزاج کا بناؤ سنگہار تھا - اگر ہزارون تماشائی دل اور آنکہین - عالم وحدت کے دانشمندون کی راے سے روشنی مانگ کر اس کی شائستگی کو عمیق نظر سے دیکہین - تو بے انتہا اخلاق مین سے معمولی دریافت اور شناخت کے ایک شمہ کو بہی نہ پہونچ سکین - غوثی تعریف کا دروازہ مت کہولو - اور مجمل واقعات نگاری کا دامن ہاتہہ سے مت چہوڑو -

القصہ ناہر خان کے روشن ضمیر پیر شاہ لطیف محمد جو قطب عالم بخاری قدس سرہ کے پوتون مین سے ہین - مرید کے جمال پر فریفتہ ہو گئے - اور مرید ایک حسین اور خوش گلو مطرب تحفہ نامی کی حسین آواز اور حسین صورت پر عاشق تھا - یہ عجیب بندہ ہے - جو یوسفی پیکر مین یعقوبی روح رکہتا ہے - اور ظاہر مین محبوب اور باطن مین محب ہے - اور راقم گلزار نے اِن دونون معشوقی آسمان کے شمس و قمر کی خوبصورتی پر آنکہہ اور دل دے رکہا تہا - یہ تماشائی داستان بڑی لمبی چوڑی ہے - اِس کے جواہر جدا گانہ نظم و نثر کے تاگے مین پروے جا رہے ہین - خدا کرے انجام کو پہونچ جاوے - ہجری سنہ ایک ہزار دس مین جب عرش آستانی اکبر شاہ کا لشکر برہان پور گیا - تو اُس صوبہ کے جاگیرداروں کو دوسری جاگیرین دیدی گئین اس سلسلہ مین ناہر خان کو محمد پور من مضافات سارنگ پور مالوہ دیا گیا -

نوجوان اور سعید ناہر خان نے سید کی تشریف آوری کو مبارک سمجہکر جیسا کہ اوپر لکہا گیا - تمام مراسم ادا کیے - اور مسافر سید نے دنیا سے دل ہٹا کر ایک مہینے دس روز بعد تاریخ بارہوین شعبان مین بقائی سفر کو انجہانی سفر کے ساتہہ دوش بدوش کیا - اور قصبہ کے کنارہ قبر بنائی گئی -

مصرع باد ا باسم سامی او حسن اختتام ؎

یاد قاضی عبد القادر

آپ شاہ عبد الرزاق جہنجہانہ کے مرید - اور خلیفہ - اور قاضی محمود کے بیٹے ہین - قاضی محمود حاجی عبد الصمد اور شیخ عبد الغفور ہبولہ کے پوتے - اور شیخ امان اللہ پانی پتی کے چچا کے بیٹے بہائی تہے قاضی عبد القادر نے علم تصوف کی تحصیل شیخ امان اللہ کی خدمت سے کی تہی - جوانی شروع ہوتے ہی سیاحی کی ہوا - سر مین بہری - ہر ایک لباس بدل کر - ہر ایک ملک مین سیر و سیاحت کی - تین دفعہ حرمین شریفین اور بیت المقدس کی زیارت کر کے سعادت پر سعادت سے بہرہ یاب ہوے - اثنائے سفر مین پیکر پرستون کی وضع بنا کر اُنہون کی بڑی بڑی پرستش گاہون مین پہونچے - اور یہان بہی دریافت

حقیقت کام مین لائے - اور سفر مین کسی جگہہ توشہ اور زاد راہ کو ہاتھ نہین لگایا - راستہ مین قدم عاشقانہ رکھکر تمام دریاؤن اور جنگلون کو چھان مارا - اس کے بعد اُجین مالوہ مین آکر چند سال گوشہ مین بیٹھے - بالآخر عزیزون کی عاجزی اور خواہش سارنگ پور مالوہ مین آپ کی اقامت کا سبب ہوئی - آپ کے عم مکرم سارنگ پور کے قاضی تھے - اُن کی رحلت کے بعد منصب قضا آپ کے نام ہوگیا تھا - لیکن آپ کے دل سے بدستور وارستگی اور آزادی جوش کرتی رہی - اس سبب سے کئی دفعہ مسند قضا چھوڑکر آپ آوارہ ہوگئے تھے - ایک بار ایسا ہوا - کہ دس سال بعد دوست اور احباب بہت کچھ جست وجو کر کے دور دراز ملک سے گوناگون فریب دیکر پھیر لائے تھے - القصہ کسی چیز کے ساتھ ذرہ برابر بھی نشان دلبستگی پایا نہین جاتا تھا - اللہ تعالیٰ اجل شانہ کی ذات کے سوا - کسی شے کی طرف آپ کی ہمت کا رُخ نہین تھا - قدما کے عربی اور فارسی اشعار جو صوفیہ عبارتون کے ساتھہ آراستہ اور آشنا ہوتے تھے - فصیح البیانی کے ساتھہ اُن کی ایسی توجیہ کیا کرتے تھے کہ سننے والے وجد اور سلوک مین گرم ہوجایا کرتے تھے - کہتے ہین - جس طرح آنے کے وقت آپ ہمہ نوع مجرد آئے تھے - اسی طرح بازگشت کے وقت بھی بدن لباس اور احساس سے - اور دل تعلق اور خیال سے سبکدوش کر کے - عالم قدس کو روانہ ہوگئے - **قاضی زندہ دل** آپ کی رحلت کی تاریخ ہے - جس مین ایک ہزار گیارہ عدد نکلتے ہین - شیخ عثمان پسر شاہ منجھن بیان کرتے تھے - کہ تفسیر کا علم حفظ تھا - متشابہات کی تاویلات - ناسخ و منسوخ کی تقدیم و تاخیر - مشکلات کا حل - مجملات کا بیان اعراب کی تخصیص - تعمیم - اور وجوہ حقیقت و مجاز کی شانِ نزول - اور قرآن کی عبارات اور استعارات کو خوب جانتے تھے - اور ہر جمعہ کے روز جامع مسجد مین تفسیر قرآن بیان فرمایا کرتے تھے - جس مین مفسرون کے بہت سے قوانین کی رعایت رکھتے تھے - رحلت کے روز بھی حسب عادت مقررہ سورہ مزمل کی تفسیر بیان کی - آپ کے بدن مین لرزہ پیدا ہوا - تھوڑی دیر وصیت فرمائی - بعدہ جس طرح کہ لکھا گیا - اس فانی جہان سے ملک بقا کو کوچ فرمایا - **مصرع** شکرا یزد کز جہان آزاد رفت ؎

یاد شیخ مبارک صدیقی شطاری

آپ مرید تو شیخ جلال لوہانگی کے تھے - مگر خرقہ خلافت شیخ عبدالملک شطاری سارنگپوری مالوی سے حاصل تھا - شیخ عبدالملک خلیفہ وجیہ الملۃ احمد آبادی کے ہین - آپ تصوف مین والی ملک

اور عرفان مین صاحب حشم تھے - ہجری سنہ نوسو اکیاسی تھا - کہ منڈو مین آئے - راقم کے رہنما شیخ محمود جلال شطاری کی خدمت مین جوہر دعوت سیکھا - اور اجازت لی - چند چلے بھی کیے تھے - دعوت کے جزئیات اور کلیات کو عمل مین لائے - استغنا کی بنیاد بہت استحکام کے ساتھ رکھی تھی - کسی اہل حکومت سے روزمرہ نقد - یا کھیتی کی زمین قبول نہین کی - تیس سال تک منڈو (مانڈو) مین رہ کر توکل کی نوشدارو سے بیماری احتیاج کا معالجہ کیا اور ہجری سنہ ایک ہزار دس مین عنصری گودڑی جسم کے اوپر سے اتار پھینکی - خوابگاہ منڈو - مصرع مبارک باد ملکِ جاودانش ؎

یاد شیخ علم الدین مجذوب

آپ رہتک کے باشندہ ہین - آپ کی بات ایزدی تقدیر کا نسخہ تھی - ایک روز مولانا منکن مفتی مہم کے دو راس گھوڑے گم ہو گئے تھے - مہم ایک گانون ہے رہتک سے بارہ کوس دور - چند روز بعد مفتی کے ہم نشینون نے کہا - اس مجذوب سے گم شدہ مال کی حقیقت پوچھنی چاہیے - چونکہ گم ہونے کو ایک زمانہ گزر گیا تھا - لہذا مالک مال کی راے اجازت نہین دیتی تھی - تاہم مفتی مجذوب کی ملازمت مین گئے - مجذوب جلدی سے پکار اٹھا - فلان دروازہ پر تلاش کرو - چنانچہ تعمیل حکم کی گئی - اور یہان سے گم گشتہ مال مل گیا - خوابگاہ رہتک - رحلت دسوین صدی کے اواخر مین - مصرع

خرد قربان این دیوانگی باد ؎

یاد شیخ علی افغان

آپ اویسیہ مشرب مین چشتیہ سلسلہ کے مرید تھے - آپ کے پیر ارادت معلوم نہین ہین - کم و بیش پچاس برس تک مولانا مغیث اُجینی کے روضہ کی مجاور رہے - سو برس کی عمر پائی - حسین مظاہر سے تعلق خاطر رکھا کرتے تھے - قلندرون کی طرح تجرد مین زندگی گزاری - کسی مخلوق کی طرف احتیاج لیکر نہین گئے - اپنے گوشہ سے بہت کم کہین جانے کا اتفاق ہوا - ہجری سنہ ایک ہزار بارہ مین راقم اُجین کو گیا تھا - تو آپ نے کہلا بھیجا - کہ مجھکو پیری جنبش سے باز رکھتی ہے - لیکن شوق اور آرزو دل سے جوش مار رہے ہین - از راہ ترحم اگر آپ چند قدم چل کر فقیر کے حجرہ مین آوین - اور آرزو کا شعلہ فرو کرین - تو نامناسب نہین ہے - کہین ایسا نہ ہو کہ اُخروی سفر پیش آ کر گرانی - آزادی کو اذیت پہونچادے - مین حسب اشارہ ملازمت مین حاضر ہوا - تو بے انتہا شگفتگی اور خوشی دونون طرف پیدا ہوئی - رخصت

کے وقت فرمایا - یہ درویش کی آخرین ملاقات ہے - چند روز بعد آپ کی رحلت کی خبر سننے مین آگئی -

خوابگاہ روضہ مغیثیہ قدس سرھما مصرع باد جانش روشن از انوارِ عشق ؛

یادِ شیخ کمال محمد عباسی

آپ کی ولادت احمد آباد گجرات مین ہوئی - شیخ وجیہ الدین احمد علوی احمد آبادی کے شاگرد - اور نیز خلیفہ ہین - عالم - عارف - عابد - حافظ - اور محدث تھے - حدیث کی سند شیخ عبدالملک بنبانی سے حاصل کی تھی - ہجری سنہ نوسو بیاسی مین وطن سے خاندیس کے راستہ اُجین مالوہ مین آئے تھے - یہین گھر تجویز کرلیا - اور شیخ اولیا کاپوی کی لڑکی سے کدخدا ہوئے - فتوی نویسی کا منصب ملا - کامل تیس سال اس مقام پر شرعی اور حکمی علوم کا درس دیا - اور مفتی بہ روایات پر فتوے لکھے - بیکاری کبھی آپ کے گرد پھٹک ہی نہین سکتی تھی - کیونکہ رات اور دن کی تقسیم آپنے اس طرح پر کر رکھی تھی - رات کا ایک ثلث حصہ باقی رہتا تھا - کہ اُٹھکر غسل کرتے تھے اور نماز تہجد کے اندر کبھی چھ اور کبھی سات پارہ قرآن پڑھتے تھے - یہان تک کہ صبح کی سفیدی نمودار ہوجاتی تھی - پھر دعاؤن اور ذکر جہر سے فارغ ہوکر نماز صبح ادا کرتے تھے - پھر وقت اشراق تک تلاوت کرتے رہتے تھے - نفل اشراق پڑھنے کے بعد زوال تک برابر درس دیتے رہتے تھے - پھر اہل سبق کے ساتھ کھانا کھاتے تھے - پھر ایک گھڑی کے انداز سے قیلولہ کرکے نماز ظہر کے واسطے اُٹھ بیٹھتے تھے - نماز ظہر کے بعد نماز عصر تک لوگون کی مشکلات - فتوی نویسی سے حل کیا کرتے تھے - پھر شام کے بعد درویش دوستون کے ساتھ راز تصوف اور تحقیق کی باتین کرتے رہتے تھے - نماز عشا پڑھکر اندر گھر مین چلے جاتے تھے - شب کے اولین ثلث تک آیندہ روز کے سبقون کے مطالعہ مین مشغول اور منہمک رہتے تھے - اور شب کے درمیانی ثلث مین سے کچھ حصہ تو خانہ نشینون کے ساتھ - اور کچھ حصہ سونے مین صرف کرتے تھے - گیارہ سال کے آغاز سے چوّن سال تک اسی طریقہ پر زمانہ گزرا - ہجری سنہ ایک ہزار تیرہ مین ایک خط فقیر غوثی حسن کے نام اس مضمون کا بھیجا تھا - کہ بنیاد عمر نہایت ناپائدار ہے - اعتماد کے لائق نہین ہے - شوق اس بات کو چاہتا تھا - کہ دوستان منڈو کے دیدار کے واسطے مین وہان آؤن - لیکن موانع حارج ہوئے - اگر منڈو والون کو کوئی عذر مانع نہ ہو - تو سیر اُجین کرنی چاہیئے - تاکہ باہم ایک دوسرے کا دیدار غنیمت سمجھکر تھوڑی دیر مل بیٹھین - مین حسب الحکم پر آپ کی ملازمت مین گیا - چند روز حقائق کی عید - اور معارف کا تحفہ

رہا۔ بالآخر اسی سال کی دسوین شعبان کو دوشنبہ کی شب مین ہر شب کے معمول کے موافق جس قدر طاقت مین گنجایش ملی۔ معینہ معتاد مین مشغول رہے۔ راقم بھی اُس وقت حاضر تھا۔ دو کلمون پر وصیت تمام کی اور شب کے اخیر حصہ مین ناسوتی مجلس سے مُنہ پھیر کر ملاء اعلیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔ خوابگاہ اُسی دالان مین اختیار کی۔ جس مین درس دیا کرتے تھے۔ **مصرع** یقین مبدان کمال از ملک مارفت۔

یاد شیخ تاج العاشقین پور عبد اللہ سندھی

آپ کا نام محمد ہے۔ زاد بوم برہانپور۔ اور شیخ لشکر محمد عارف کے خلیفہ ہین **قدس سرہم** حسن آواز پر۔ اور حسن سیرت پر شیدا رہتے تھے۔ ہجری سنہ ایک ہزار ایک کے آغاز سے چار سال تک راقم گلزار آپ کی۔ اور مسیح زمان کی ہمسائگی سے سعادت حاصل کرتا رہا۔ اس درمیان مین بارہا فرمایا کرتے تھے مین ایام طفلی مین مسیح زمان کا ہم مکتب۔ اور آغاز ہوش مین علوم عربی زبان کی تحصیل کے اندر اُن کا شریک تھا۔ عین شباب مین ایک آنکھ کی مردم فریب نگاہ نے میرا قدم راستہ سے ڈگا دیا۔ اور مسیح زمان کی ثابت قدمی گوناگون علوم کے دروازون کی کنجی ہوئی۔ بالآخر عقلی علوم مین حکیم عثمان بوبکانی کی شاگردی۔ اور نقلی اصطلاحات مین شیخ طاہر یوسف سندھی کی شاگردی کی۔ اور شرح منازل السائرین۔ نقد نصوص۔ شرح گلشن راز۔ اور کسی قدر شرح مواقف مسیح زمان کے درس مین بھی نکالین۔ ایک حسین مظہر کے حسن پر عاشق تھا۔ کہ اِس درمیان مین چلہ نشین ہوگیا۔ اور نفس نافرجام کی لڑائی کے واسطے کوشش کے لئے کمر باندھی۔ ایک رات خواب کے اندر حقیقی معشوق کو مجازی محبوب کی صورت مین دیکھا۔

جس سال مین عرش آستانی اکبر شاہ نے اپنے خاص نزول سے صوبہ خاندیس کو مزین فرمایا تھا اُس وقت مین دیرینہ حاکم خاندیس کی دوستی کی تہمت لگا کر آپ قید مین بھیج دئے گئے تھے۔ پھر چند روز بعد دوستون کی صائب تدبیر کی بدولت اِس تیرگی سے نجات ملی۔ اِس کے بعد دار الخلافہ آگرہ کو روانہ ہوئے۔ قلیج خان نامی سردار۔ شاہنشاہ کے امرائے اعظم مین سے تھا۔ اور عقلی و نقلی علوم سے آراستہ تھا۔ یہ سردار تعظیم و توقیر کے ساتھ پیش آیا۔ اور آپ کی خدمت کا بار ازراہ ہمت اپنے ذمہ لیا۔ ہجری سنہ ایک ہزار گیارہ مین خان کا کوچ لاہور کو ہوا۔ اور ہجری سنہ ایک ہزار تیرہ مین غرہ جمادی الاول کو آپ پنجاب مین پیکر پرست راجپوتون کی لڑائی کے اندر شہید ہوگئے۔

مصرع شہید و عاشق و درویش و دانا رفت از دنیا۔

یاد شیخ ابو سعید پور شیخ جگن کھندوتی

آپ کی رسمی علوم کی تحصیل کمال کو پہونچی ہوئی تہی - ہجری سنہ ایک ہزار چودہ مین عالم ناسوت کو رخصت کیا - ملا کلامی کالپی کے فصیح شاعرون مین سے ہین انہون نے آپ کے واپسین سفر کا سال مصرع - فریاد ز بو سعید ثانی سے نکالا - اور کہا - ابو سعید جو صحابہ کبار مین سے ہین رضی اللہ عنہ ان کی نسل سے آپ کے ہونے نے لفظ ثانی کو معنیً بہی برابر کر دیا ہے - خوابگاہ کالپی اپنے پدر بزرگوار کے مرقد کے پائین مین اختیار کی رحمہما اللہ تعالیٰ -

یاد شیخ کبیر برہنہ مالوی دیپالپوری

آپ کے باپ درزی - اور پیکر پرست تہے - آپ ماں کے پیٹ سے ہی مجذوب پیدا ہوئے تہے خرد سالی مین یتیم ہو گئے ماں پرورش کے زمانہ مین تنگ رکہتی تہی - اسواسطے قصبہ دیپالپور کے قاضی شیخ عبد القادر نے آپ کی کفالت اپنے ذمہ لے کر کبیر نام رکہا - کم و بیش پچیس سال اپنی زاد بوم مین رہے - پہر ہجری سنہ ایک ہزار بارہ مین یہان سے چل کر دولت آباد مین جا رہے - جو دیپالپور سے چار کوس دور ہے - لوگ آپ کی خرق عادات بہت کچہہ بیان کرتے ہین - راقم نے بہی بارہا آپ کا دیدار دیکہا ہے - اس مین شک نہین - آپ کی بیخودی مین آثار انبساط پا کر بہرہ یاب ہوا ہے - لیکن کوئی حرف یا کوئی حرکت ایسی ظاہر نہین ہوئی - جو آپ کی خرق عادت پر محمول کیجا سکتی - یا راقم کے ہی علم مین نہ آئی ہو - ہجری سنہ ایک ہزار سولہ مین دنیا سے گزر گئے - مصرع - وے پوشیدہ در تحت قبا بست -

یاد شیخ مرتضیٰ

آپ سید محی الدین ابن سید یحییٰ گجراتی کے فرزند ہین - زاد بوم برودرہ (بڑودہ) جو ایک بڑا شہر ہے احمد آباد اور بہروچ کے درمیان مین - آپ والا ہمت - نیک نیت - درست عقیدہ - شیفتہ دل تجرید دوست اور پیر پرست تہے - آپ کے پیر بیعت سید کالے شطاری برودرہ والے تہے - جو غوث الاولیاء کے خلفائے کرام مین سے ہین -

القصہ آپ نے حقیقی رہنما کی جستجو مین وطن سے سفر اختیار کیا - اور دوران سفر مین گزر برہانپور پر بہی ہوا - تقدیر مین لکہا تہا - جس کے بموجب شیخ لشکر محمد عارف کی ملازمت سے فیض

حاصل کیا۔ شیخ لشکر محمد عارف کی رحلت کے بعد سادات کی تلقین مسیح القلوب کے ہاتھ مین آئی۔ مولیٰ کے عشق مین بے انتہا آرام پاتے تھے۔ اور نیز حقیقۃً زلیفتگی تھی۔ چند چلے کئے۔ اور خلوت مین بھی بیٹھے اِس آرزو مین کہ کیا چھوٹے اور کیا بڑے جملہ سادات کو ایزدی محبت نصیب ہو۔ چونکہ فنا فی الشیخ کے مقام مین کمال استغراق تھا۔ اسواسطے آپنے پیغمبر آخرالزمان **علیہ السلام** کو اپنے مرشد کے حلیہ مین عالم خواب کے اندر مشاہدہ کیا۔ ہجری سنہ ایک ہزار دو مین عنصری عالم سے ملکوت آباد کو کوچ فرماگئے۔ خوابگاہ برہان پور مین شیخ بہکاری **قدس سرہ** کے حظیرہ کے روبرو اختیار کی۔ ملا یونس سنبھی کہتے ہین پچھلے لوگون مین تو سلطان ابراہیم ادہم نے دائرہ ترک مین قدم رکھا تہا۔ اور اس زمانہ مین سید یحییٰ بردرہ والہ بیخودی کا راستہ چلے ہین۔ **مصرع** خسرو ملک بے نیازی بود۔

یاد شیخ نصیر خان

آپ ترش خان کے بیٹے۔ اور میان جمبوجی کے داماد ہین۔ آپ کے آباد اجداد۔ سہداری ضلع کے اندر پرگنہ گجرات مین رہتے تھے۔ جس سال مین فرمان روائے اقلیم اکبر شاہ۔ گجرات فتح کرنے مین کامیاب ہوا۔ اسی سال آپ خاندیس کی طرف چلے گئے۔ اور آہستگی کے ساتھہ ترک اور تجرید مین کمال پیدا کرکے توکل اختیار کیا۔ یہان تک ہوا۔ کہ کسی کام کو ہاتھہ نہین لگاتے تھے۔ اور کسی سبب پر دل نہاد نہین ہوتے تھے۔ نیستی اور گرسنگی کے ذریعہ سے دل کے اندر فروغ بڑہاتے تھے۔ آرزو اور حرص کا دروازہ آشنا اور بیگانہ دونون کے لئے مقفل رکھتے تھے۔ بہت کچھہ بہاگ دوڑ کے بعد خوش قسمتی نے میان جمبوجی کی ملازمت کی طرف آپ کی رہنمائی کی تہی۔ احیاء العلوم کے مطالعہ پر عاشق تھے۔ اور اسی پیمانہ پر اپنے اندرونی اعتقاد اور بیرونی اعمال کو جانچ لیا کرتے تھے ایک روز آپنے مسیح زمان کی خدمت مین عرض کیا دنیا کا ترک کرنا۔ حقیقت فہمی کی رو سے نہین ہے۔ بلکہ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ مین گجرات مقام پر مغلون مین ہنیس گیا تہا۔ تو سپاہیانہ وضع ترک کرکے رہائی پائی تہی۔ اب درویشی کا سبب اُس نذر کا ایفا ہے۔ جس روز آپ نے اُخروی سفر اختیار کیا ہے اُس روز خدا و ندھر دو عالم شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی کے بہائی کے بیٹے شیخ محمد بہاء الدین فرماتے تھے۔ آج کے روز شیخ علی متقی دنیا سے جمال تقوی گور مین اپنے ساتھہ لے گئے۔

مصرع گور او پر نور تقویٰ باد تا روزِ جزا!

یاد شیخ عبد اللطیف پور ملک شاہ گوری

معرفت ۔حقیقت ۔صفا ۔اور صلاح ان جملہ صفات کے آپ مالک تھے ۔آپ کے حالات
اصلح الناس حافظ صالح محمد نے بہت کچھہ بیان فرمائے تھے ۔اُن مین سے کسی قدر حالات جو یاد ہین
وہ یہ ہین ۔آپ کی زاد بوم نہروالہ ہے ۔ہنوز آپ کا زمانہ ہوش ہنین آیا تھا ۔کہ پدر بزرگوار کوچ فرما گئے ۔چندروز
بعد خدا طلبی کی شورش آپ کے سر مین پیدا ہوئی ۔اور اسی اثنا مین شیخ صدر الدین محمد شمس ذاکر جانپانیری
کی ہدایت کا شہرہ سننے مین آیا ۔لہذا قلعہ جانپانیر مین آکر خواہان ہدایت ہوئے ۔شیخ صدر الدین کی ملازمت
سے درویشی اور صفا کا طریقہ حاصل کیا ۔اور ریاضت کے ذریعہ سے نفس کی گوشمالی کر کے ۔مرتبہ
کمال کو پہونچے ۔ہجری سنہ نوسو ستر مین اجازت ملی ۔کہ حضرت غوث الرحمن کے مقدس روضہ
کی آستانہ بوسی کے واسطے آپ گوالیار کو جاوین ۔اثنائے راہ مین جب نارنول پہونچے ۔تو
شیخ نظام ابن شیخ عبد الکریم نارنولی کی خدمت مین بھی حاضر ہوئے ۔جب بیان ماجرا ہوا ۔تو سفر کا
مقصد بھی دریافت کیا گیا ۔جواب دیا ۔حضرت غوث الرحمن کے مرقد مبارک کی زیارت کا شوق سر مین
بھرا ہوا ہے ۔یہ تقریب پاکر صاحب مکان نے کسی قدر اپنی کیفیت بیان کی جو آغاز سیر و سلوک مین
پیش آئی تھی ۔اس ضمن مین تقریر شروع کی کہ "فقیر نظام چند مدت تک غوثیہ خانقاہ مین کلبہ نشین
رہا تھا ۔حضرت غوث الرحمن کی عنایت سے عجب ظاہر و باطن بہت کچھہ فیض پایا ۔اور آپ کے
بار احسان کے نیچے میری گردن ہمیشہ دبی رہے گی"

القصہ شیخ نظام سے رخصت ہوکر دہلی مین پہونچے ۔اس شہر ولایت کے مشائخ کی ملاقات
اور مقابر کی زیارات کو قدس اللہ اسرارہم اپنے حسن نیت کی علامت سمجھکر غنیمت جانا ۔پھر
دہلی سے دار الخلافہ آگرہ مین آئے ۔یہان پر حضرت غوث الرحمن کے صاحبزادہ شیخ ضیاء اللہ تشریف
رکھتے تھے ۔ان کی مشکل کشا خدمت کے فیض سے بہت کچھہ شرف اور سعادت کا حصہ لیا ۔جب
مخدوم زادہ کی اجازت لیکر گوالیار مین پہونچے ۔تو اپنے گرد آلودہ رخسارہ در روضۂ پاک کے آستانہ کی خاک پر
رگڑکر اُس مین آفتاب کی سی روشنی پیدا کی ۔اور حظیرہ کے گرد گرد رہنے والون کی مصاحبت سے
کامیاب ہوکر مقام سنیچرا مین ذکر اور فکر کے ساتھ متواتر دو چلے کھینچے ۔سنیچرا پہاڑ کے دامن مین ایک

غار ہے - گوالیار کی عمارتون سے سات کوس دور - اور حضرت غوث الرحمن بھی ابتداے سلوک مین اُسی جگہہ چلہ نشین ہوئے تھے - اُس مقام پر چند حجرہ - چھجہ - نہر - حوض - اور سایہ دار درخت ہین - جب چلہ سے فراغت ہوئی تو باحقیقت سجادہ نشین شیخ عبداللہ پسر غوث الاولیا کی ملازمت سے اور نیز دیگر باعظمت مخدوم زادون اور خلفا کی خدمت سے واپسی کی اجازت لی - آپ کی ہمت کا منتہی یہ تھا - کہ مرشد کی قدم بوسی حاصل کی جاوے - چنانچہ جانپانیر مین پہونچکر کامیاب ہوئے - جب شہر جانپانیر ویران ہونا شروع ہوا - تو آپ شہر برودرہ (بڑودہ) مین چلے گئے - یہان پر صاحب مکان اور کدخدا ہوئے - ایک دفعہ اور ہجری سنہ نوسو چوراسی مین مالوہ کے راستہ سے گوالیار کی طرف کا احرام باندہا تھا - جب منڈو (مانڈو) مین پہونچے - تو آپ کے قدمون سے راقم کے مہمانخانہ کو بھی شرف صفا حاصل ہوا تھا - اِس کے بعد بقیۃ العمر اپنے حجرہ سے سیر و سفر کا عزم آپ کی خاطر مین کبھی آیا ہی نہین - اور توکل و تسلیم مین خوش رہکر کشادہ پیشانی کے ساتھہ اوقات گذاری کی - مگر مسیح الاولیا کے دیدار کا شوق آپ کو ایک دفعہ برہان پور کی طرف دامن کشان لے گیا تھا - اور حُسن اتفاق تھا - کہ اُن ایام مین فقیر بھی اُسی جگہہ موجود تھا - چند روز دوستانہ گفت و شنید کر کے - اپنے وطن کو لوٹ آئے - یہ آپ کا محققانہ کلام ہے - فرماتے تھے - سلوک کے جنگل مین سفر کرنے والون کو مرشد کی جستجو مین بھاگ دوڑ کرنا سیر الی اللہ کی منزلین طے کرنے مین داخل ہے - اور مرشد کامل کا ملجانا سیر مذکور کا واسطہ ہے - ہجری سنہ ایک ہزار سات مین جسمانی تنگ کوچہ سے روحانی وسعت آباد کو روانہ ہوئے خوابگاہ برودرہ (بڑودہ) مصرع

سالکِ مالکِ طریقت بود

یاد شیخ پیر محمد

آپ عبدالحکیم ابن شیخ جلال محمد قادری برہانپوری کے بیٹے ہین - فضیلت و دانش مندی اور صلاح و پرہیزگاری کے چشمہ تھے - شیخ یوسف مفتی بنگالی - استادی شیخ وجیہ الدین احمد علوی احمد آبادی کے تمام شاگردون مین مقدم اور پیش رو تھے - اِن کے درس مین آپ نے التزام کے رسمی علوم تحصیل کئے تھے - جب تحصیل تمام ہوگئی - تب سے لیکر واپسین نفس تک سلسلہ درس کا - اس روش کے ساتھہ جاری رکہا - کہ نماز صبح سے فارغ ہونے کے بعد شام تک طالبعلم

کے درس دینے مین مشغول رہتے تھے۔ آپ کے مدرسہ مین کبھی تعطیل نہین ہوتی تھی۔ بہت سے لوگ آپ کی خدمت سے عالم ہوئے۔ ایک روز والی ملک خاندیس نے آپ کو بے انتہا تعظیم کے ساتھ اپنی مجلس مین تشریف آوری کی تکلیف دیکر۔ یہ بات درمیان مین لایا۔ کہ بادشاہی خواہش یہ ہے آپ جیسے لوگ ملازم حضور ہون۔ آپ نے جواب دیا۔ مین ایسے گروہ کی خدمت سے جو علم کا حاجت مند ہے۔ اپنی اوقات مین فرصت نہین پاتا ہون۔ جس سے فرصت کے وقت پیشگاہ خداوندی مین اپنے تئین پہونچا سکون۔ لہذا جس طریق سے تمام عمر گزری ہے۔ اسی طریق سے اگر مجکو حکم آزادی رہے۔ تو مراحم خسروی سے بعید نہین ہے۔ پھر فرمایا۔ ہم ہر روز آپ کو بلانا نہین چاہتے ہین۔ نہ فقرا کے افادہ سے باز رکھتے ہین۔ لیکن یہ ضرور ہے۔ کہ جب کبھی موقع سے طلب کی نوبت پہونچے۔ تو حاضر ہونا چاہیے آپ نے اس فرمانے کا جواب خاموشی مین دیکر گفت وگو کا سلسلہ ختم کیا۔ مسیح القلوب کہتے ہین۔ کہ آپ دوسری بار۔ والی ملک کے دولت خانہ پر نہین گئے۔ اور میرے پاس آکر ظاہر کیا۔ اس شرم سے کہ مین بادشاہون کے دربار مین ہو آیا ہون۔ دینی دوستون کے روبرو نہین ہو سکتا ہون۔ کہتے ہین۔ بہت مدت نہین گزری تھی۔ کہ والی ملک اور نیز آپ دونون فانی جہان سے۔ جاودانی سرائے کو چلے گئے

ارباب عبرت وقیاس کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ کہ سعید دولت مندون کو۔ اگر خلوت آشنا درویشون کی صحبت کی آرزو پیدا ہو۔ تو اجازت مانگ کر خود اُن کے گھر جانا چاہیے۔ اپنے گھر قدم رنجہ فرمانے کی اُن کو تکلیف نہین دینا چاہیے۔ نعم الامیر علیٰ باب الفقیر ہجری سنہ ایک ہزار تیرہ مین دنیا سے چلے گئے۔ خوابگاہ برہان پور۔

یاد شیخ عبد اللہ ابن شیخ وجیہ الدین احمد آبادی

آپ کی ذات مین تمام عقلی ونقلی علوم جمع تھے۔ کسبی اور کشفی دقیقے آپ سے حل ہو جایا کرتے تھے۔ ملک وملکوت (عالم شہادت اور عالم غیب) کے حقائق کا جلوہ آپ کے اوپر ہوتا تھا۔ عالم صوری اور عالم معنوی کی معرفت حاصل تھی۔ اور نیز اپنے پدر بزرگوار کے ظاہری کمالات اور باطنی خزانون کے وارث تھے۔ کم وبیش دو قرن آپ کے والد ماجد کے درس کا زمانہ ہے۔ اس مدت مین ایک گھڑی بھی خدمت اور حضور سے جدا نہین ہوئے۔ ہمیشہ باپ کی کام بخش دانش وبینش سے فائدہ اُٹھایا

اور ہردو جہان کی فلاح اور معرفت حاصل کی۔ کہتے ہین۔ جب امکان کی عاریتی چادر اوتار پہینکنے کا
وقت وجیہ الملۃ کا نزدیک آپہونچا۔ تو اُنہون نے خرقہ خلافت اور فرمان اجازت آپ کو عنایت
فرماکر ظاہراً اور معنیً اپنا جانشین کیا۔ جب آپ مسند پر جلوس فرما ہوئے۔ تو عنصری پیکر کو یہان تک
گھلایا۔ اور روحانی لطیفہ کی پرورش اس حد تک پہونچائی۔ کہ آپ کے قوت یومیہ کے واسطے صرف
شربت کا ایک پیالہ۔ اور سحری کی ایک ڈلی کفایت کرتی تھی۔ سبحان اللہ ان دونون بزرگون
مین عجب یکتائی اور یگانگی تہی۔ کہ کوئی مقیم یا کوئی مسافر یہ معلوم نہین کر سکا کہ مقام دوسرے جانشین
کے سپرد ہوگیا ہے۔ وہی سابقہ روش جاری تہی۔ ایک شخص تاش بیگ نام۔ سعادت مند وجہ نشین
نواب کامیاب اعظم خان کے پرانے ملازمون مین سے ہے۔ اور وہ آج کل آپ کی خدمت کی برکت
سے سرداری کے درجہ کو پہونچ کر شہنشاہی منصب دارون مین داخل ہوگیا ہے۔ اُس کا بیان ہے
جس سال نواب نے اطراف سورت کی فتح کے واسطے لشکر کشی فرمائی تہی۔ تو وہان پر ایک عظیم
جنگ ہوئی۔ لشکرون کے مقابلہ مین مجہپر وقت تنگ ہوا۔ تو مینے درست اعتقاد اور صادق نیت
سے شیخ عبداللہ کی یاد اپنے دل مین کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہنگامہ فرو ہونے کے وقت تک
آپ کی صورت شریف کو مین اپنے گرداگرد ہر وقت دیکہتا رہا۔ خلاصہ کلام یہ۔ کہ آپ کی نگہبانی کی
برکت سے مین میدان جنگ سے جہان سو جانین ایک جو کی برابر بہی حیثیت نہین رکہتی تہین سالم
اور غانم نکل آیا۔ اور مقابل لڑنے والہ پر فتح پائی۔ روایت ہے۔ کہ صادق محمد خان کا ایک عمل والا تہا
وہ خیانت کی تہمت مین ماخوذ ہوا۔ اور قیدخانہ مین بہیج دیا گیا۔ اُس کا ایک بہائی تہا۔ جو ہمیشہ شیخ کی
خدمت مین آتا جاتا تہا۔ وہ اپنے بہائی کی رہائی کے واسطے فاتحہ کی التماس کیا کرتا تہا۔ چونکہ تمام کامون
کا ہونا اپنی اوقات پر منحصر ہے۔ اسواسطے آپنے کوئی دعا نہین کی۔ اسی طرح ایک مدت گزر گئی۔ ایک
روز بے موسم کا ایک سیب شیخ کے ہاتہہ مین تہا۔ وہ سیب شیخ نے قیدی کے بہائیون کو دیا۔ اور فرمایا۔ ملازم
قیدی کے پاس پہونچادو۔ ہنوز اُس نجات بخش میوہ کی خوشبو قیدی کے دماغ مین نہین پہونچی تہی۔
کہ صادق محمد خان نے کمال نرمی اور مہربانی سے اُس کو یاد فرمایا۔ اور کہا یہ بیچارہ یون ہی ناحق قیدخانہ
مین پڑا ہوا ہے۔ چنانچہ اسی وقت بیڑیان پاؤن سے کاٹ کر حاضر کیا گیا۔ اور ایک عمدہ خدمت اُس کو
دی گئی۔ مصرع۔ آفتاب معرفت یک لمعۂ رخسار اوست ؎

یادِ شیخ منور

آپ عبدالمجید ابن عبدالشکور ابن حاجی سلیمان - ابن اسرائیل کے بیٹے ہین - اپنے جد بزرگوار کے مرید تھے - صورت اور سیرت مین دل فریبی - اور بیان مین اور نظر مین دلربائی بہت کچھ تھی - اکثر علمائے زمانہ کے جلسہ مین اپنی حُسن تقریر سے امر مناظرہ کو ترددکے اُلجھاؤ سے نکال کر تحقیق کے درجہ کو ہونچا دیتے تھے - جب میر فتح اللہ شیرازی بیجاپور دکن سے عرش آستانی اکبر شاہ کے فرمان کے بموجب دارالسلطنة آگرہ مین آئے - تو ایک روز شیخ منور سے بھی عقل و دانش کی باتین ہوئین - بہت سی پرانی لاینحل باتین آپ کی موشگافی سے راہ راست پر آگئین - شیرازی عالم نے آپ کی تعریف مین فرمایا - سیر ہند کرتے ہوئے ایک مدت گزرگئی - اس مدت مین آج شیراز کی مہک آرزومند دماغ مین پہونچی ہے - کہتے ہین - قبل اس کے - کہ فرمان رواے اقلیم کی ملازمت مین آپ داخل ہون چوالیس سال برابر تمام کتب متداولہ کے درس کو اپنے جوہر بیان سے - آرائش بخشتے رہے - باوجودیکہ فتوی نگاری کا بڑا بھاری وزن آپ کی گردن پر تہا - لیکن درس کے واسطے جمعہ کے روز بھی تعطیل نہین کرتے تھے - کہتے ہین - عزیزالحق شیخ عبدالعزیز دہلوی کے بڑے بیٹے شیخ قطب عالم کو سیاحی کا بڑا شوق تہا - اور اس شوق نے ان کو قلندرانہ لباس پہنا کر سفر کے سلسلہ مین ڈال دیا تھا - جب شیخ قطب عالم لاہور مین آئے - تو ایک روز تماشائیون کے طور پر منوری درس گاہ مین بھی گزر ہوا - چونکہ علم کا مزہ چکھا ہوا تھا - آپ کی شیرین بیانی پر فریفتہ ہو گئے - قصہ کوتاہ - وہ ایک لحظہ کا عبور - دل دادگی کا سبب ہوا - اور تلویح اصول فقہ کا سبق شروع کردیا - چند سال کے اندر ظاہری فیض و فضل کا سرمایہ بہت سا جمع کرلیا - اور کمال کے معیت مین اپنے وطن کو معاودت فرما کر آبائے کرام کے طریقہ کو رونق بخشی - اور سجادگی کا چراغ روشن کرکے روز افزون اس کی روشنی بڑہائی -

شیخ منور کے بیٹے شیخ کبیر کہتے ہین - شمس الدین علی گیلانی کو اکبرشاہی عنایات سے حکیم الملکی کا خطاب تہا - مولانا شاہ محمد شاہ آبادی کی طرف اپنی شاگردی کی نسبت کرتے تھے - ایک روز موقع آگیا - تو حضور شاہنشاہی مین عرض کیا کہ تفسیر بیضاوی پر - اور نیز دیگر متہیانہ کتب پر - شاہ آبادی استاد کے لاینحل اعتراضات ہین - اکثر علمائے زمانہ نے حل اعتراضات کے میدان مین جواب کی

ڈہال، اور تلوار - کمر سے کھول کر رکھہ دی ہے - اِس طرح سے شاہ آبادی اُستاد سب پر غالب آئے ہین - خلاصۂ کلام یہ ہے - کہ شاہنشاہ کو اس بات پر آمادہ کیا - کہ علما کا جلسہ فراہم کر کے اس تقریر کو درست اور صاف کرنا چاہیے چنانچہ عقلون کے امتحان کا جلسہ قایم کیا گیا - گیلانی نے کہا - اِذِابۡتَلیٰ اِبۡرَاھِیۡمَ رَبُّہٗ بِکَلِمَاتٍ فَاَتَمَّھُنَّ اس آیۃ کی تفسیر پر اعتراض ہے - شیخ منور نے معترض سے اعتراض کی صورت دریافت کی - اور اثناے بیان مین جواب دیا - کہ ضمیر کے راجع اور مرجع کے متعین کرنے مین تساہل ہوا ہے - اگر ایسا کیا جاوے گا - تو اعتراض پیدا نہین ہوگا - اور مراد مین بھی خلل واقع نہ ہوگا - حکیم الملک نے نامنصفانہ جانب داری کی - اور تقریب پر نظر کر کے ایسی گفت وگو کی جو حد ادب سے متجاوز تھی - شیخ منور نے شہنشاہ سے بذریعہ قرعہ حکم کے واسطے التماس کیا - قرعہ قاضی صدر الدین لاہوری کے نام سے نکلا - قاضی نے بیضاوی کی عبارت - اعتراض - اور جواب - اِن تمام باتون کو منصفانہ نظر سے دیکھکر فرمایا - آج کے روز اگر قاضی ناصر الدین بیضاوی موجود ہوتے - تو شیخ منور کی دوربین طبیعت کی داد دیتے - یہ معما کی مثل نمایش کی بات بدون تعین اسم کے اس واسطے لکھی گئی ہے - تاکہ فنون اور علوم کے اندر شیخ منور کی دقیقہ شناسی اور سخن آفرینی ظاہر ہو جاوے - کہ مجلس علم کی ہم نشینون کے مقابلہ مین کس درجہ پر تھی -

ہجری سنہ نوسو پچاسی مین آپ کو صدارت صوبہ مالوہ کا عالی قدر منصب عطا ہوا - علماء ارباب ریاضت - اور عاشق مزاجون کے ساتھہ اس عمدگی سے پیش آے - کہ تمام لوگ اوقات اجابت مین - آپ کے لئے دعاے خیر کے واسطے آسمان کے سامنے ہاتھہ پہیلاتے تھے - اور چند سال تک سارنگ پور مالوہ مین قیام فرما کر اس صوبہ کی طالبان علم کو فیض پہونچایا - ہجری سنہ نوسو پچانوین مین عضد الدولہ علامہ عصر میر فتح اللہ شیرازی کو جو صاحب دانش ملا میرزا جان کے ہمدرس - اور میر غیاث الدین منصور کے بالواسطہ شاگرد مشہور تھے - صوبہ مالوہ کا منصب صدارت ملا - جب میر فتح اللہ سارنگ پور مین پہونچے - تو شیخ منور نے مقدمہ طوالع کی شرح علامہ کے سامنے پیش کی جس کو خود عقیم اور منتج اشکال کے مطالب مین لکھا ہے - اور جس کو وہ اپنی سخن آفرین طبیعت کا نتیجہ فکر سمجھتے ہین - دوسرے روز علامہ نے فرمایا - مینے اس باب مین چند باتون کا مسودہ کیا ہے جن سے جواب پر اعتراضات واقع ہوتے ہین - کسی شخص کو میرے ہمراہ کر دیجئے - مین اُن کو

صاف کر کے - اُس شخص کے ہاتھہ خدمت مین بہیج دون گا - شیخ کا بہیجا ہوا شخص - دو تین منزل گیا - اور بے جواب واپس آیا -

تحصیل علوم مین آپ کے پاس سندعالی تہی - آپ کے خالو شیخ سعد اللہ - اپنے وقت کے عالم اور خداشناس تہے - آپ اُنہین کے شاگرد ہین - شیخ سعد اللہ کے حالات کسی قدر اس گلزار مین تحریر ہو چکے ہین - دیگر یہ ہین کہ شیخ سعد اللہ نے تحصیل علم کا آغاز ہی کیا تھا - کہ اپنے پدر بزرگوار شیخ ابراہیم جامع کی شاگردی مین داخل ہوئے - پہر جب پدر بزرگوار کو اُخروی سفر پیش آیا - تو بقیہ تحصیل دارالسلطنۃ لاہور مین آکر مولانا عبدالرحمن ملتانی کے درس مین تمام کی جن کو ثانی امام اعظم کہتے ہین مولانا عبدالرحمن - اپنے والد ماجد شیخ عزیز اللہ کے شاگرد ہین - اور شیخ عزیز اللہ نے باتفاق شیخ ابراہیم جامع - جامع کے پدر بزرگوار مولانا فتح اللہ کی خدمت سے تحصیل علوم کی تہی -

شیخ جمالی کنبو نے سیر العارفین مین مولانا فتح اللہ کی بہت کچہہ تعریف لکہکر تحریر کیا ہے - کہ مینے مولانا کو - اور مولانا کے بیٹے جامع کو دیکہا ہے - اور اُن کے درس کے جلسہ مین آمد و رفت رکہی ہے - اُس زمانہ کے تمام فضلا مولانا کے ساتھہ مستفیدانہ تحصیل علم کا سلسلہ جاری رکہتے تہے اور مولانا فتح اللہ - مولانا سناء الدین شیرازی کے شاگردون مین سرگروہ تہے - مولانا سناء الدین - میر سید شریف جرجانی کے شاگرد ہین شیخ سعد اللہ کی تحقیقات یہ ہے - کہ مولانا فتح اللہ نے دہلی مین بہی مولانا موسی جبیری سے بہت سے علوم او فنون حاصل کئے - اور اُنہین کی اجازت سے درس کی مسند کو اپنے جلوس سے آرائش بخشی تہی - مولانا موسی جبیری - علامہ تفتازانی کے بزرگ شاگردون مین سے ہین -

مصنفات منوری کی تفصیل یہ ہے - (۱) شرح طوالع (۲) شرح بدیع البیان مسمی بحدائق البیان (۳) رسالہ موسوم بہ حق صریح یہ رسالہ سب کنندگان رسول علیہ السلام کی توبہ قبول نہ ہونے کے بارہ مین ہے - العیاذ باللہ اور رسالہ مذکور - رسالہ مخدوم الملک مولانا عبداللہ لاہوری کی رد مین لکہا گیا ہے - جس مین مذکورہ بالا سیاہ باطن جماعت کی توبہ کا قبول ہونا ثابت کیا گیا ہے (۴) شرح قصیدہ بردہ - (۵) تفسیر درر النظیم فی ترتیب آلاے والسور الکریم (۶) تعریب بحر المواج تفسیر قاضی شہاب الدین - پانچ برس گوالیار کے قلعہ مین آپ قید رہے تہے - اس مدت مین ان عروض

تفسیر دن کا مسودہ کر لیا تھا - چاہتے تھے کہ نظر ثانی سے تصحیح کر کے صاف کر لیا جاوے - مگر اس درمیان مین فرمان روائے زمانہ کا دل آپ پر سخت نامہربان ہوا - اور آپ کی تمام کتابین جو کم و بیش ڈیڑہ ہزار جلدین تہین - ورق ورق کر کے - بادشاہی کتب خانہ مین لی گیئن - آپ کی تمام تصنیفات اِس اس درمیان مین دریاے نیستی کا لقمہ بن گیئن - مگر ایک کتاب درر النظیم بچ گئی - جو قید خانہ مین مصنف کے پاس رہ گئی تھی -

القصہ - اُسی سلطانی قہر کے جوش مین حکم صادر ہوا - چنانچہ آپ کو قلعہ گوالیار سے دار الخلافہ آگرہ مین لے گئے - جو چند روز زندگی کے باقی رہے تھے - نہایت تنگی اور تاریکی مین آپنے بسر کر کے تاریخ بارہوین ذی قعدہ ہجری سنہ ایکہزار گیارہ مین کون و فساد کے جہان کو رخصت کیا - غربا و فقرا کے مزرعون مین خاک کے اندر سپرد کر دیئے گئے - مگر آخر کار ماہ محرم ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ مین آپکے فرزندان کرام ایک مناسب تدبیر سے آپ کی نعش خاک آگرہ سے نکال کر دار الاسلام لاہور مین لائے اور اپنے آبا و اجداد کے روضہ مین دفن کیا **مصرع** رنج خمار بادۂ دانش چنین بود ؎

یاد شیخ داؤد حلاج

آپ کا وطن عماد پور ہے - جو احمد آباد گجرات کا ایک کوچہ ہے - آپ کے چھوٹے بھائی شیخ خلیل کا بیان ہے - کہ پیشہ وری چھوڑنے کا اولین باعث یہ ہوا - کہ ایک روز آپ کے ساتھ دو ایک ہم عمر اطفال ایک گلی مین کھیل رہے تھے - اُس گلی مین شیخ بدہن گوڈریہ کا گزر ہوا - آواز دی - کہ جس کسی کے پاس کچھ ہو - اس گدا کو دو - تمام لڑکے بھاگ گئے - آپ نے دلیری کر کے ایک تانبے کا پیسا ہاتھ پر رکھکر نہایت ادب کے ساتھ پیش کیا - شیخ بدہن نے وہ پیسہ لے لیا - اور اپنے منہ کا لعاب اُس نوجوان کے منہ مین ڈالا - بس اسی مین ہوچ گیا - جو کچھ نصیب مین تھا - اُس وقت سے خداطلبی کی چنگاری دل کے سینہ مین جا پڑی - دنیا پرستی کی عادت اور خیال کو اُس کا اینہن بنایا - اور خداشناسی کی شورش دماغ مین پیدا ہوئی - دنیاوی محبت کی رسم و عادت کو تھوڑا تھوڑا کم کر کے خداشناسی مین زیادہ کیا - یہان تک نوبت پہونچی کہ اُس چنگاری مین شعلہ پیدا ہوا - اور شورش جنون سے جا ملی - جو ہندی اشعار عشق اور شیفتگی اور تجرید و توحید کی یاد دلاتے تھے - اُن کے پڑہنے - سنے - اور کہنے کا ہمیشہ ولولہ تہا اِس سبب سے آپ کا غریب خانہ کیا تہا - گویا سرود و سماع اور رقص و رقت کا معرکہ تہا - جب یہ شہرہ - فرمان روائے زمانہ

اکبر شاہ کے کان مین پہونچا - تو آپ کی ملاقات کی آرزو - روز بروز بڑھنے لگی - بیت -

چو آید جلوہ حسن از رہ گوش	ز جان آرام بر باید ز دل ہوش

ایک روز بادشاہ نے فرمایا - کون سے ایسے طریقہ سے مین آپ کو طلب کرون - جو آپ کا دل آزار نہ مانے - ایک مزاج شناس کار پرداز نے عرض کیا - شاہنشاہی اقبال سے یہ مہم اس خوبصورتی سے سر کی جاسکتی ہے - کہ ہر وقت شگفتگی - آپ کی خاطر کے آس پاس ہی بنی رہے گی - فوراً حکم ہوا - کہ بہت جلد اپنے تئین آپ کی خدمت مین پہونچا کر قول کو فعل کے سانچہ مین ڈھال دکھاؤ - جب بھیجے ہوے شخص نے آپ کے دیدار سے اپنی آنکھون کو منور کیا - تو دو روز تک ہمت سے آپ کے مزاج اور طبیعت کی جاسوسی کا کام لیکر آپ کی ہم زبانی کا طریقہ پہچانا - تیسرے روز آپ سے کہا - خدا تعالی فرماتا ہے - کہ اس ملک سے چل کر راہ آگرہ - اختیار کرو - آپ بے تامل سیر و تماشا سمجھکر روانہ ہوئے - چند روز بعد دار الخلافہ مین آپہونچے - جب درویش کی تشریف آوری کی خبر - بادشاہ کے حضور مین ہوئی - تو بادشاہ نے شیخ ابو الفضل مبارک کو فرمایا - کہ آنے والے کی خدمت مین حاضر ہو - اگر تمہاری رائے ہوگی تو مین خود حاضر ہو کر ملاقات کرون گا - وگرنہ درویش کو اپنے ہمراہ نہایت عزت و حرمت کے ساتھ - شاہنشاہی حضور مین لے آؤ - جب شیخ ابو الفضل درویش کی خدمت مین حاضر ہوئے - تو معرفت اور حقیقت کی باتین بہت کچھ ہوئین شیخ ابو الفضل نے دریافت کیا - آپ نے خدا کو کیسے پہچانا - جواب دیا - اللہ تعالی **جل شانہ** کی ذات - شناخت کے درجہ سے ارفع اور اعلی ہے - عرفان کا ہاتھ صرف مبادی صفات کے دامن تک پہونچ سکتا ہے - متاثر جس اثر کا ظہور - موثر کی طرف سے اپنے مین پاتا ہے - اُسی کے مناسب کوئی اسم - اللہ تعالی کی ذات **جلت عن الادراک** کے واسطے قرار دیتا ہے - اور اُسی اسم کے ساتھ دعوت اور عبادت کرتا ہے لیکن جس جگہہ اُس کی ہویتہ ہی ہویتہ ہے - وہان پر اسم اور مسمی دونون کا راستہ بند کر دیا گیا ہے ابو الفضل - اس کو تم اس طرح سمجھو - شیرین میوون کو شکر کے ساتھ تعبیر کرتے ہین - یہ بات یقینی ہے - کہ حقیقت مین اُن میوون کی نہ ذات شکر ہے - اور نہ نام شکر ہے - شیخ ابو الفضل نے گزارش کیا - سلطان کی خواہش یہ ہے - کہ مجکو سعادت ملازمت اسی جگہہ حاصل ہو - تو بہتر ہے جواب دیا جس شخص نے عزم کر کے تین سو کوس قدم فرسائی کی ہوگی - وہ شخص دیگر چند قدم ہی دریغ نہ کریگا

اور اپنی جگہہ سے اُٹھکر شیخ کے ہمراہ شاہنشاہ کے حضور مین چلے آئے۔ جب بادشاہ نے آپ کو دیکھا۔ تو درویش دوستی اور محبت کے مراسم نہایت شوق سے بجالایا۔ اور فرمایا۔ کوئی بات کہیے درویش نے جواب دیا۔ کوئی بات پوچھئے جس کا جواب دیا جاوے۔ پہر فرمایا جو گنج معرفت آپ کے پاس ہے۔ اس مین سے کچھہ ہم کو بھی دیجئے۔ اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے عطا کئے ہوئے جو خزانے ہم کو سپرد کئے گئے ہین۔ اُن مین سے کچھہ آپ طلب فرمائے۔ درویش نے جواب دیا۔ کہ نہ مین کچھہ رکھتا ہون۔ جو آپ کو دون۔ اور نہ آپ کچھہ رکھتے ہین۔ جو مین طلب کرون۔ پہر چند روز دار السلطنتہ کا تماشا کرتے رہے۔ جب وطن کو واپس جاتے تہے تو راستہ چلتے چلتے قصبہ سانبھر مین پہونچے۔ جو ہندوستان کا نمک زار ہے۔ مقام اچہا معلوم ہوا۔ اسی جگہہ ٹہیر گئے۔ ہجری سنہ ایک ہزار بارہ مین اُخروی سفر کو روانہ ہوئے۔ خوابگاہ سانبھر۔ جو راجہ مان سنگہ کچھواہہ کے جاگیر مین قدیم الایام سے مقرر ہے راجہ مان سنگہ۔ اکبر شاہی بزرگ امرا مین سے ہین۔ جن کو شاہنشاہ کی عالی توجہ اور عنایت نے صوبہ مالوہ کے شرقی حصہ کا افیسر بنا دیا تہا۔ ایک لاکہہ سوار کی جاگیر ہے۔ **مصرع**

نگین با دنقش گفتارش ؎

یا د مولانا خواجہ محمد باقی

آپ قاضی عبد السلام کے بیٹے۔ اور مولانا خواجگی آمکنگی کے مرید ہین۔ جو اصحاب ؎۱ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ کے استثنا مین داخل ہین۔ اور نیز جو ارباب ؎۲ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا کی صفت سے موصوف ہین۔ ان کے زمرہ مین آپ داخل تہے۔ زادوبوم کابل ہے۔ ماوراء النہر کے شہرون مین۔ کتابی علم تحصیل کرنے کے بعد ہندوستان کی ہوا۔ راہ غربت مین آپ کی قدم فرسائی کا باعث ہوئی۔ جب آپ دار السلطنتہ لاہور مین پہونچے۔ تو شیخ فرید بخاری اکبر شاہ کی بخشی بیگی۔ جو نہایت غریب دوست شخص تہے۔ انہون نے آپ کے روزینہ مصارف کی ذمہ داری اپنے اوپر لازم کرلی۔ یہان پر سابق برگزیدگان خدائی بارگاہ کے پُرانے تذکرے مطالعہ مین آئے۔ جس کے سبب سے سلوک کی شورش آپ کے باطن مین اُٹہہ کہڑی ہوئی۔ چنانچہ ان اطراف

؎۱ مگر ہان اُسی کی نجات ہوگی جو پاک دل سے خدا کے حضور مین حاضر ہوگا ۱۲ ؎۲ خدای رحمن کے خاص بندے تو وہ ہین۔ جو زمین پر فروتنی کے ساتہہ چلین ۱۲

کے بزرگون کی خدمات مین چل پھر کر اپنے حوصلہ اور وقت کے موافق فروغ معرفت حاصل کیا۔ اور دوسرون سے پوشیدہ۔ نقشبندیہ نسبت پیدا کرنے مین بہت کچھہ مشق کی۔ بزرگوار خواجون کی پاک روحون نے معنوی امداد دیکر کرامت اور کرامت کے اوپر سعادت عطا فرمائی۔ یہان تک ہوا۔ کہ نقشبندیہ نسبت کے گرامی آثار نے آپ کے باطن کو سر سے پانون تک جکڑ بند کر لیا تہا۔ بالخصوص خواجہ بزرگ اور خواجہ احرار۔ آپ کی ہر ایک مشکل کو جو پیش آجاتی۔ فوراً حل کر دیا کرتے تہے۔ یہان تک کہ آپ کا سلوک اویسیہ طریقہ پر انجام کو پہونچا۔ مگر طریقہ کے مقاصد مین سے دو مسئلون کی تنقیح نہین ہوسکی۔ لراسمہ

ازطفیل عشق آسان گشت ہر مشکل کہ بود	مشکلے کاسان نشد بر دل غم ہجران اوست

ہر چند توجہ کی گئی۔ لیکن مذکورہ بالا دونون مسئلے۔ حل نہین ہوئے۔ اِس نگرانی مین بے شمار مدت گزر گئی۔ پہر اس طور پر آگاہی دی گئی کہ ارباب طریقت کی عادت خاص کر اس طرح پر ہے۔ کہ بجسب ظاہر پیر سے بیعت کرتے ہین۔ اسی سبب سے یہ دو مسئلے لاینحل پڑے ہوئے ہین۔ شرط یہ ہے۔ کہ جو رہنما اس انقباض کو دریافت سے پہلے دور کر دیوے۔ اُسی کے دستِ قبول پر بیعت کے واسطے اپنا ہاتہہ رکہدینا چاہیئے۔ ناچار آپ ایسے انفسی و آفاقی رموز کے جاننے والے بزرگ کی ملازمت حاصل کرنے کے ارادہ پر چلے۔ اور ہند کے اکثر شہرون کو تلاش کے پانون سے کہوند مارا۔ لیکن کسی برگزیدہ بارگاہ سے حصول مطلب مین کامیابی نہین ہوئی۔ جب طلب کی پریشانی سے رہائی نہین ملی۔ تو ماوراءالنہر کے سفر پر کمر باندہی۔ اور وہان پہونچکر بہی بہت سے بزرگون کی ملازمت کی کسی شخص سے معہودہ ضمیر شناسی کا ظہور نہین ہوا۔ اتفاقاً قصبہ امکنہ مین گزر ہوا۔ یہان پر مولانا خواجگی کے سعادت دیدار سے آنکہون مین روشنی حاصل ہوئی۔ بدون اسکے کہ بات کی تمہید کی جاوے مولانا نے مذکورہ بالا دشواری واضح عبارت کے ساتہہ حل فرمائی۔ اُسی وقت مراسم بیعت بہی ادا ہوئے۔ چندروز خدمت مین رکہکر ہندوستان جانے کے واسطے اجازت دی۔ اور فرمایا۔ کہ ہندوستان مین ایک شاہباز تمہارے ہاتہہ لگے گا۔ جو ظاہر مین تو تم سے فیض پاوے گا۔ مگر باطن مین وہ تم کو منزل مقصود کی رہنمائی کرے گا۔ چنانچہ آج رات مین موعود واقعہ۔ اور اپنا طفیلی ہونا تم کو عالم خواب مین ظاہر ہوجاوے گا۔ کہتے ہین۔ اُسی رات آپنے عالم خواب مین دیکہا۔ کہ ایک طوطی ہاتہہ پر بیٹہی ہوئی ہے۔ اور آپ اپنے

Presented by www.ziaraat.com

منہ کا لعاب اُس کی چونچ مین ڈالتے ہین - اور طوطی اپنی چونچ کا قند آپ کے دہن مبارک مین ڈالتی ہے - جب عالم بیداری مین بازگشت ہوئی - اور تعبیر کو نوید مذکور کے موافق پایا - تو آپ عرض کر کے راہی ہند ہوئے - چند مدت لاہور مین بسر کی - پہر دہلی کے ارادہ پر چل نکلے - جب شہر سرہند کی حدود مین پہونچے - تو آفتاب کی سی روشنی اس شہر کے گرداگرد پہیلی ہوئی دیکھی - یہ حال مشاہدہ کر کے کمال حیرت ہوئی - رجال الغیب مین سے ایک نے آواز دی - پیر بزرگوار نے جس مرد کی بشارت فرمائی ہے - وہ اسی سرزمین مین مشغول خداپرستی ہے - لیکن ازلی فرمان کا مضمون یہ ہے - کہ اُس کو دہلی مقام پر آپ کی مصاحبت مین داخل کرینگے - اب مزید جست وجو کرنے کی اجازت نہین ہے -

القصہ - آپنے کچہہ عرصہ دہلی مین رہ کر انتظار کیا - ناگاہ شیخ احمد کو حرمین شریفین کے طواف کا شوق پیدا ہوا - یہ شوق اُن کو پریشان کر کے وطن سے سفر مین کہینچ لایا - جب شہر دہلی مین پہونچے - اور خواجہ کی ملازمت حاصل ہوئی - تو خواجہ کو پہلے ہی دیدار مین معرفت کا چہرہ نظر آگیا - اور سمجھ لیا - کہ شخص معہود یہی شخص ہے - اس مین شک نہین - کہ ایک ہفتہ کی صحبت مین ہی آنے والے کا کام انجام کو پہونچ گیا تھا - مگر اس اثنا مین مقیم کو ایک عزیز کے کار خیر کے لیئے قصبہ سنبہل کا سفر پیش آیا - مجبوراً واپس آنے تک شیخ احمد کو دہلی مین توقف کرنا پڑا - چند روز بعد جب خواجہ نے خانقاہ مین معاودت فرمائی اور کمال عروج کی حالت مین شیخ کا نظارہ کیا - تو ازروے خواہش یہ فرمایا - وہ وقت آگیا ہے - کہ یہ وحدت کی شکر خا طوطی درویش کے منہ مین - ایک مصری کی ڈلی ڈال دیوے - چند مدت تک اسی طریقہ پر رازداری کی باتین گرماگرمی کے ساتھہ ہوتی رہین - ان واقعات کے بعد ایک محرم عزیز نے دریافت کیا - کہ حضرت خواجہ کے مشرب کا رنگ اِس سے قبل کچہہ اور تھا - اور اب ان ایام مین بیان معارف کے متعلق جو کچہہ فرمایا جاتا ہے - وہ سابقہ روش کے بالکل برخلاف ہے - فرمایا - کہ توحید کوچہ تنگ تہا - اب شیخ احمد کی مصاحبت کی برکات سے ایک شاہراہ مل گئی ہے - امید ہے - کہ تمام حقیقت طلب حقیقی دوستون کو یہ شاہراہ نصیب ہوگی -

کہتے ہین - ہجری سنہ ایک ہزار بارہ مین خواجہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے دریافت کیا - کہ فقیر کی عمر کے چالیس سال ہونے مین کس قدر باقی ہے - فرمایا - بارہ روز پوچہنے سے دو روز نہین گزرے تھے

کہ بیماری کا اثر عنصری ترکیب مین پیدا ہوا - جس روز کہ چالیسوان سال ختم ہوا - اُسی روز منزل قدس مین جا اُترے - خوابگاہ دہلی - آپ کے مرید صوفی محمد صدیق ہدائی تخلص تھے - انھون نے تاریخ رحلت اِن الفاظ مین نکالی ہے - ہادی شریعت بود - اور یہ تمام بیان صوفی کی تحریر سے نقل کیا گیا ہے -

وہواعلم بحقیقۃ الحال فمنہ الیہ مافی ہذا المقال -

مصرع گفت دگوئی طوطی من حرف استاد من ست

یاد شیخ دولت گجراتی

گمنامی وخاموشی آپ کے افعال کی پیشانی کے نقش تھے اور بیخودی وانکسار آپ کے حالات کے کف دست مین خطوط تھے - شیخ کبو مجذوب مداری گوالیاری کے آپ مرید ہین - اور شیخ کا جا مجذوب سارنگ پوری کی ملازمت مین بھی پہونچ چکے ہین - شیخ بھکاری گوالیاری جو سارنگ پور مین مقیم تھے اُن کے منور باطن سے بہت کچھ حصہ آپ کو ملا تھا - آپ کا پانون پرکار کی طرح چکر مین ہی رہتا تھا - اِس سیاحی کی بدولت تمام سطح زمین آپنے ناپ ڈالا - اور جہان کا نشیب وفراز خوب دیکھا - ہجری سنہ نوسو تاسی مین قصبہ دسور (مندسور) کے اندر آکر ایک حجرہ اختیار کرلیا - اور ہجری سنہ ایک ہزار بندرہ تک زندگی کی گودڑی جسم پر پہنے رہے - اور پہلونشین دشمن (نفس) کے ساتھ لڑائی رکھی -

مصرع خدایش روی فیروزی نما یاد ؛

یاد شیخ صدر جہان ابن ابوالفتح

آپ کا مولد موضع مَوال ہے - جو مانک پور کے مضافات اور ہند کے شرقی حصہ مین ہے - ظاہری انجمن کی آرائش - آپ کی باطنی خلوت مین مانع نہین ہوئی - اور دنیا جیسی وسعت آبادی کی پیمایش نے آپ کی معنوی گوشہ نشینی مین ہرجہ نہین ڈالا - ہمیشہ ہنگامہ مین گوشہ گزین اور سیر وسیاحت مین چلہ نشین رہے - جب تک آپنے امانت حیات واپس سپرد نہین کی - تب تک آپ کے عیال واطفال کی روزی من حیث لایحتسب ہ پہونچی - اہل جہان مین جو اسباب متعارف ہین - اُن مین سے کسی سبب کو کسی وقت آپنے خواہش کا ہاتھ نہین لگایا - باینہمہ جو کچھ خشک وتر - دوپہر کے وقت یا شام کے وقت نصیب ہوجاتا تھا - کسی بینوا مہان کو تقسیم کرنے کے بدون کام مین نہین لائے - اور اپنے وطن مین جہان کہین بھوکے کی خبر ملی - اُس کی غم خواری کو اپنی دلسوزی کے ذمہ لازمی سمجھا -

ایثار- (دوسرے کی منفعت اپنی مصلحت پر مقدم رکھنا) از خود رفتگی - اور خیر فراموشی کا شیوہ - آپ کی خاص عادت اور خمیر مین داخل تھا - ایک عجیب و غریب حالت - آپ کے وجدان کے ساتھ ساتھ رہتی تھی - راقم نے ہر چند فکر کی - زبان کو آراستہ - اور قلم کو روان کیا - لیکن ایسا حرف جو آپ کے سلوک سے آشنا ہو صفحہ پر تحریر نہ کرسکا - بیت

چہ بتایم بہ حسنِ زلفِ درویش	کہ حسنِ او ورای این و آن ست

آپ فرماتے تھے -

آغاز جوانی تھا - طواف حرمین شریفین کے واسطے شرفنا اللہ وایاکم بزیارتھما - جہان پیمائی کا شوق اپنے وطن سے دریا کے کنارہ کی طرف موکشان لے گیا - اتفاقاً اِس سال دریا کے اندر ایسی شورش تھی - کہ کوئی جہاز اُس بندر سے مقام مقصود کو نہین پہونچ سکا - خوف دہندہ بیماری بھی عارض ہوئی - جس نے درستی عزم مین تباہی پیدا کی اور سہولت دہندہ اسباب مفقود ہوئے - جو علامت ازلی اجازت کی ہے اِن امور کے جمع ہونے سے معلوم ہوا - کہ اسسال غیب کی طرف سے رخصت نہین ہے ناکام لوٹ کر ملک مالوہ مین آیا - اور قصبہ دہار مین گزر رہا -

ایک تو زمین دہار کی تر و تازگی دامنگیر تھی - دوسرے بہت سے خداشناس بزرگ یہان پر مقبرون کے اندر آسودگی کے ساتھ سوئے ہوئے ہین - جیسے شیخ کمال مالوہ مولانا غیاث برادر مولانا مغیث جن کی آرامگاہ دریاے اُجین کے کنارہ ہے - شیخ عبداللہ جنگال - اور شیخ جوہران صدر الذکر بزرگون کے کسی قدر حالات ہر ایک کی یادداشت مین لکھے بھی گئے ہین) - اِن کی معیت نے مجکو جنبش نہین کرنے دی - یہ دونون باتین باقامت اور تاہل کا سبب ہوئین - القصہ شیخ معروف غریب اللہ کی خدمت مین آمد و رفت بہت زیادہ ہوئی - جس نے مجکو درویشی اور بینوائی کی روش سے آشنا کیا - اور استعداد کے موافق الٰہی تجلیات نے خودی سے کھو دیا - چند روز بعد شیخ معروف کو ازلی توفیق اور خاک گور کی کشش حرمین شریفین کی طرف کھینچ لے گئی - اور اُن کے لڑکے شیخ تاج الدین عفا اللہ کی نسبت یہ راے قرار پائی کہ چونکہ شیخ تاج الدین خرد سال ہین

لہذا ان کی پرورش میرے (شیخ صدرجہان کے) سپرد کرنی چاہیئے - اس سبب سے میری کوشش نے سفر مبارک کی رفاقت کا ثمرہ پیدا نہین کیا - اور خطاب مین مغلوب ہوا بالآخر شیخ معروف مجکو اپنی خانقاہ مین جانشین کرکے روانہ ہوئے،،

چنانچہ شیخ معروف کا تحت الذکر خط جو مکہ معظمہ سے شیخ صدرجہان کے نام آیا تھا - یہ بھی صدرالذکر مضمون کو ظاہر کرتا ہے -

محب جان یار روحانی بالصدق والایقان شیخ صدرجہان - معروف غریب اللہ کی طرف سے عارفانہ دعا اور سلام قبول فرماکر خدا کرے - ہمیشہ خیر کے ساتھ مع العشق والعرفان رہین - والسلام بالسد - ایک دم اور ایک قدم بھی آپ کے بدون نہین گزرتا ہے - اگرچہ بظاہر مصاحبت اور قربت سے جدائی ہے - لیکن معنیً ہمیشہ اس طریق معظمی مین رفاقت بنی ہوئی ہے - مدعا ے ضروری یہ ہے - کہ فرزند ارجمند شیخ تاج الدین عطاء اللہ کو مینے آپ کی سپردگی مین دیا ہے - اور آپ کو اپنی جگہہ چھوڑ آیا ہون - جو شخص میری طرف ارادت لیکر آوے - اُس کو بیعت اور حق سبحانہ تعالی کی رونمائی کرنا - اور بابشارت خلافت نامہ - عالی مقام البیت الحرام سے روانہ کیا گیا ہے - مشایخ رحمہم اللہ تعالی کے طریق مین ثابت قدم رہنا - اس حج وعمرہ کا ثواب آپ کو اُس مقدار سے زیادہ نصیب ہوگا - کہ جس قدر ہمراہیون نے پایا ہے - والسلام -

جب آپ کے پاس خبر آئی - کہ شیخ معروف کی خاک پاک مدینہ منورہ مین مدفون ہوگئی - نیز اُس جگہہ اُن کے فرزند رشید کو بھی علمی کتابون کے پڑہنے کی استعداد ہو چلی - تو شیخ صدرجہان کی نیازمندی جو معنوی رہنما کے ساتھ تھی - جوش مین آئی - جست وجو کے راستہ مین قدم رکھنا تیزی کے ساتھ شروع کیا - تقدیری سعادت کا جذبہ آپ کو مسیح الاولیا کی خدمت مین لے پہونچا - قصہ کوتاہ - تھوڑے عرصہ مین نایافت کے درد کا مسیح الاولیا کی ہادیانہ تلقین سے علاج ہوگیا - اس کے بعد جب تک کالبد کے عنصر آباد سے آپ کی رحلت نہین ہوئی - تب تک ہر سال اپنے وطن سے ایک دفعہ مسیح الاولیا کی خدمت مین برہان پور جاتے رہے - برہان پور وطن سے ساٹھ کوس دور ہے - وہان پر ایک اعتکاف کرکے بازگشت فرمایا کرتے تھے - آپ کی تاریخ رحلت سترہوین ربیع الاول ہجری سنہ ایک ہزار چودہ ہے

آپ کے وطن سے جو راستہ برہان پور کو جاتا ہے - منڈو (مانڈو) اُس راستہ کے عین خط پر واقع ہے اور راقم کا اقامت کدہ ہے - آپ جب اس طرف سے اور نیز اُس طرف سے جاتے آتے تھے - تو چند روز اِس عبرت افزا شہر مین بھی ٹھیرا کرتے تھے - اور نیز بدون اِس سلسلہ آمد ورفت کے بھی راقم کی دوستی اور آرزو کا لحاظ کر کے سال مین دو - تین دفعہ اپنے سعادت بخش قدوم سے غریبخانہ کو منور فرمایا کرتے تھے - اور رازداری کی باتین کرنے مین باہم ایک کے حالات دوسرے کو معلوم ہو جایا کرتے تھے - نیز ایک دوسرے کے عیب و ہنر پر بہت کچھ متنبہ کرنے والی نگاہین پڑ جایا کرتی تھین - آپ کی مصاحبت کا مزہ بس ذوق ہی پاتا ہے - گویائی مین نہین آسکتا - جس کو زبان حوالہ قلم اور قلم حوالہ کاغذ کرے -

یاد شیخ حمید تپا

آپ کے پیر ارادت شیخ نظام نارنولی ہین - آپ کی چشم ہمت مین زمانہ کا قیمت پانے والا نقد و جنس - کچھ قدر نہین رکھتا تھا - آپ کا ہاتھ اموال کے حق مین - گویا چھلنی تھا - اسی دم دو حصہ اِس طرح کر دیتا تھا - ادہر لینا - اور ادہر بخشنا کمال چابک دستی سے ایک چیز کو پلک مارنے مین ایک ملک سے دوسری ملک مین پہونچا دیتے تھے - توقف کو داد و دہش کے مقام پر ننگ جوانمردی - اور نشان دلبستگی سمجھتے تھے - جب جذبہ پیدا ہوا - تو دار السلطنۃ آگرہ مین آ کر ایک درخت کے نیچے نشستگاہ اختیار کر لی تھی - چند روز بعد اُس درخت کی شاخین - چارون طرف سے ایسی بڑھین - کہ آفتاب کی دہوپ آپ تک نہین پہونچتی تھی - ہمیشہ اپنے سامنے ایک بڑی اونچی آگ مشتعل رکھتے تھے - اس سبب سے ہند کی زبان مین آپ کو تپا کہتے ہین - ہجری سنہ ایک ہزار اونیس تھا - کہ عنصری پیکر کا آتش خانہ ترک کر کے - جاوید بہار رباغ کی سیر کے واسطے روانہ ہوئے -

مصرع رخت ہستی آتش افروز شناے عشق باد ؛

یاد شیخ امین ابن احمد نہروالہ

آپ علوم متداولہ کو اچھی طرح جانتے تھے - مولانا محمد طاہر محدث نہروالہ کے بزرگ شاگردون مین سے ہین - ہجری سنہ نوسو تراسی مین گجرات سے مالوہ کی طرف تشریف لائے تھے - ایک سال سے کچھ زیادہ دار الفقر منڈو (مانڈو) مین رہے - بعدہٗ اُجین کی طرف چلے آئے - یہان پر شیخ راجے محمد

قادری شیخ عبد الغفور شیخ الاسلام شیخ جمال ابن احمد۔ قاضی باباخواجہ میان کالے میان امین مالوی اور نیز اس سرزمین کے دیگر مشائخ کی مصاحبت ہوئی۔ **نفعنا اللہ وجمیع الطالبین برکاتہم**

یہ مصاحبت کچھہ ایسی دل چسپ معلوم ہوئی۔ کہ جہان گردی کی ہوا۔ اور گھر کی تجویز کی فکر دل سے نکل کر اُجین کی اقامت کا سبب ہوئی۔ اس یادداشت کی نگارش کا آغاز ہجری سنہ ایک ہزار چودہ سے ہوا ہے۔ اس سال تک آپ زندگانی کی مسند پر بیٹھے رہے۔ اور درس دیتے رہے ہمیشہ وضو آب روان سے کیا کرتے تھے۔ بارش کی کثرت۔ تمازت آفتاب کی شدت۔ سرما کی فراوانی۔ اور گھر سے ندی کا دور ہونا اِن چیزون مین سے کوئی چیز آپ کو مانع نہین ہوتی تھی۔ قاضی عبد العزیز۔ ابن شیخ عبد الکریم۔ ابن شیخ راجی محمد قادری برہان پورین ظاہری اور معنوی کمالات سے آراستہ اور پیراستہ تھے۔ آپ اِن کے دیدار کے واسطے ہجری سنہ ایک ہزار سترہ مین برہان پور کو گئے تھے۔ اتفاق سے چونکہ آپ کی خاکِ پاک وہین کی تھی اسواسطے تاریخ یکم ربیع الاول سنہ مذکور کو اُسی جگہہ سپرد خاک کر دئے گئے۔

مصرع چون امین بود شد ظلوم و جہول ؎

یادداشت شیخ محمود ابن سید ملک

آپ کی زادبوم قلعہ سورت ہے۔ جو دار الملک گجرات کے بندرون مین سے ایک بندر ہے۔ ہجری سنہ نو سو اسی مین اپنے وطن سے بتلاش پیر جہان پیمائی کا آغاز کیا۔ چند روز سید احمد بخاری کی خدمت مین دل شاد ہو کر رہے۔ اور آرزوے ارادت ظاہر کی۔ سید احمد بخاری نے مراقبہ اور تامل کے بعد جواب دیا۔ تمہارا نام میرے یارون کے دفتر مین نہین ہے۔ لیکن صبر کرنا چاہیئے۔ مین جس کی طرف اشارہ کرون۔ اُسی سے تم ارادت لانا۔ یہان سے آپ چلے۔ اور اثناے سیاحت مین دولت آباد دکن کے قلعہ پر گزر ہوا۔ اور یہان پر آپ باجازت سید احمد بخاری۔ شیخ عبد اللطیف سجادہ کے مرید ہو گئے۔ شیخ عبد اللطیف چند واسطہ سے سلطان برہان الدین غریب قدس سرہٗ کو پہونچتے ہین۔ آپ کو پیر کی خدمت مین رہنے کی توفیق نہین ہوئی خوشی کے ساتھہ سفر کی اجازت لی۔ اور مالوہ کے راستہ سے نارنول کو گئے۔ وہان پر قطب الاولیا شیخ نظام نارنولی کی ملازمت حاصل کی۔ اور شیخ جمال کو بھی دیکھا۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک مقام کے زندہ دلون اور مدفونون کے آستانون پر ناک رگڑی۔ اور فروغ باطن چاہا۔ قلعہ منڈو (مانڈو) کے پائین مین دو کوس کے فاصلہ پر ایک قصبہ نعلچہ نام ہے۔ اُس قصبہ کے اطراف مین

ہجری سنہ نوسو چھیاسی تہا۔ کہ دالان اور مسجد کی بنیاد رکہی۔ اونیس سال سے برابر آج تک آپ سر راہ سردیانی سے بہرے ہوئے گہڑے موجود رکہتے ہین۔ اور آنے جانے والون کو اُن مین سے پانی پلاکر تازگی بخشتے ہین۔ حرص سے اور آزادہی سے آزاد زندگی بسر کرتے ہین۔ اور طبیعت کو ہوس سے دور رکہتے ہین۔ فرماتے تہے۔ ایک روز ایک شخص ایک تیتر ذبح کر کے درویش کے کہانے کے واسطے پکالایا۔ ہوینیا لقمہ کی لذت ایسی ملی کہ ہوس نے بیدار ہوکر یہ بات دل مین جمائی۔ کہ کبھی پہر ہی تیتر کا شوربا کہانا چاہیے پہر یہ خیال آیا۔ کہ ذبح کون کریگا۔ خود ہی مینے کہا کہ فلان شخص ذبح کر دیوے گا۔ فوراً سمجھہ مین آیا۔ کہ نفس چاہتا تہا لذت کا فریب دیکر۔ دل کو ہوس کے جال مین پہنسا دے۔ اس کشاکش سے پشیمان ہوا۔ غیب سے ندا آئی۔ کہ زندہ کو بیجان کرنا۔ اور اپنے تن کو پالنا۔ درویشون کا طریقہ نہین ہے۔ بس وہی فرہ دال چاول کے پانی کا پسند آیا۔ مین گہری خواب غفلت سے بیدار ہوا۔ اور وہ کہانا دوسرے کو دیدیا۔ خشک روٹی کہاکر بہوک کو رخصت کیا۔

سال کے اندر ایک دو مرتبہ منڈو (مانڈو) کے قلعہ مین آتے تہے۔ اور اپنے مبارک قدوم سے راقم گلزار کے مکان کو منور فرمایا کرتے تہے۔ ہجری سنہ ایک ہزار انیس مین ظاہری بیماری کو ترک کر کے قصبہ نغلچہ کے میدان مین ابدی خوابگاہ اختیار کی۔ مصرع ظل رحمت بر سرش ممدود باد۔

یادبہائی اسحق حصور

آپ۔ حافظ اسمعیل سندہی کے لڑکے ہین۔ جوانی کا کسی قدر زمانہ سپاہگری مین گزارا۔ جب تیس ۳۰ سال کی عمر ہوئی۔ تو آتہی جذبہ پیدا ہوا۔ یہ جذبہ ہستی کا سامان۔ درویشی کی منزل مین کہینچ لایا۔ اور بینوائی کا آشنا بنایا۔ متفرق طور پر جابجا سے قرآنی سورتین اور آیتین یاد تہین۔ اُن کو ہمیشہ حزین آواز کے ساتہہ پڑہا کرتے تہے۔ اور سننے والے کو ہلا دیتے تہے۔ اور جہان کہین پنجگانہ اوقات نماز مین سے کوئی وقت آجاتا تہا۔ وہین بلند آواز سے اذان دیا کرتے تہے۔ مسجد اور بت خانہ مین کوئی تفاوت نہین کرتے تہے۔ قصبہ میسر مین شیخ عبداللہ چشتی قدس سرہ کے روضہ کی چہار دیواری کے اندر رہا کرتے تہے۔ ہجری سنہ ایک ہزار بارہ کے ذی حجہ مہینے مین راقم کے یہان برخوردار شیخ عبدالاول زاد عمرہ کی شادی کا آغاز تہا۔ شہر منڈو (مانڈو) کے اطراف کے قصبات اور مواضع سے بہت سے دہقان اور درویش۔ مہمانخانہ مین تشریف لائے تہے۔ طبیعت بڑے بڑے

کامون مین مشغول تہی - اس وجہ سے آپ کا بلانا بہول گیا - لیکن نگرانی دل مین ضرور تہی - جس کا سبب ظاہرا نظر نہین آتا تہا - کہ مبادا دوستون مین طلبی سے کوئی صاحب باقی نہ رہ گئے ہون - آپ کے دل مین وہی سابقہ دوستی کا خیال آیا - اور بے تکلف اپنے مکان سے چلکر ایک گلدستہ تہنیت کے طور پر ساتہہ لیتے آئے - مجلس شادی کو رونق بخشی - فرمایا - جس کی طلب دل کے اندر کہٹکتی تہی - وہ اسحق ہے - کم وبیش تین مہینے مہمان رہے - ایک روز بدون رخصت ہوئے - اپنے گہر کو چلے گئے - سید شاہ محمد ولد سید ہبتہ اللہ میسری سے روایت ہے - آپ کا مرض الموت مرض اسہال تہا جب ہاتہہ پانون کی طاقت سفر کر گئی - تو تنہائی سے دل تنگ ہو کر اپنا حجرہ چہوڑ دیا تہا - اور راوی کے مکان پر چلے آئے تہے - بعدہ چند روز تک دانہ پانی سے حلق کو آشنا نہ کر کے ہجری سنہ ایک ہزار چودہ کے رمضان مہینے مین حقیقی محبوب کی دیدار سے روزہ افطار کیا - مصرع شام افطارش بہ صبح وصل باد

یاد شیخ محمد جی برہنہ

آپ کی زاد بوم احمد آباد گجرات ہے - شیخ صدر الدین ذاکر کے فارغ البال صوفیون مین سے ہین آپ کا سلوک جذبہ کے ساتہہ ملا ہوا تہا - لیکن آپ کے اکثر حالت جذبہ مین گزرا کرتی تہی - زیادہ تعجب کی یہ بات ہے - کہ آپ کے فرض نماز اور روزہ کے تمام اوقات - درنگ اور تعطیل کی غارت گری سے ازلی حفاظت مین محفوظ رہتے تہے - آپ کے پیر بزرگوار حضرت غوث الاولیا کے روضہ مقدس کے طواف کے واسطے - ہجری سنہ نوسو تراسی مین برودرہ (بڑودہ) گجرات سے گوالیار کو گئے تہے - اُس وقت آپنے پیر کی خدمت سے رخصت ہو کر شیخ حبیب شطاری کے ہمراہ - مالوہ کے راستہ سے اپنے وطن کو معاودت کی - شیخ حبیب شطاری - حضرت غوث الاولیا کے بزرگ خلیفہ ہین - اِس سلسلہ مین آپ کا گزر منڈو (مانڈو) پر بہی ہوا تہا - جو راقم کی زاد بوم ہے - چند روز باہم ایک دوسرے کی صحبت غنیمت شمار کی گئی - جب آپ اپنے وطن مین پہونچے - تو تہوڑے ہی روز کے اندر آپ کی زندگانی کا آفتاب واپسین نفس کی اُفق مین غروب ہو گیا - جس گفت وگو سے کہ ایک شمہ انانیت یا علامت ہستی پائی جاوے - ایسے مضمون سے آپ کی زبان روزمرہ کے محاورون مین بہی قطعی آشنا نہ تہی - ہمیشہ اپنے عرفی اور عرفانی مقاصد کو موحدانہ عبارت

سے بیان کیا کرتے تھے۔ سخت افسوس ہے۔ کہ اِس روزمرہ روش کی خصوصیات تحریر کے ذریعہ سے ادا نہیں ہوسکتی ہیں۔ اور تقریر کا عصا ان خصوصیات کو دل سے باہر نہیں کھینچ لاسکتا ہے۔ ورنہ آشناؤں کے کانوں کو اُس لذت میں شریک کر لیتا۔ جو ابھی تک فقیر کا دل۔ آپ کی دل آویز تقریر کے اثر سے لے رہا ہے۔ واہ عجب تعبیر اور تصویر کی نارسائی ہے۔

یاد شیخ عبدالواحد تارک الماء

آپ کے باپ کا نام شیخ محمد ہے۔ جو تحت الذکر چار واسطہ سے شیخ وجیہ الدین یوسف چندیری کو پہونچتے ہیں۔ یعنی شیخ عبدالکریم۔ شیخ ابراہیم۔ شیخ نعمت اللہ۔ شیخ سالار۔ پدر بزرگوار نے آپ کو خواجہ معین چشتی اجمیری کا مرید کرا دیا تھا۔ جب آپ کا زمانہ ہوش آیا۔ تو کسی قدر علم آپ نے شیخ محمد کی شاگردی سے تحصیل کیا۔ جو میر عبدالاول شیرازی کے شاگرد تھے۔ اور پھر چند روز بعد شیخ عبداللہ صوفی شطاری اکبر آبادی اور شیخ مبارک دانشمند گوالیاری کی ملازمت میں پہونچکر شطاری طریقہ پر تلقین طریقت لی۔ صدر الذکر دونوں اصحاب حضرت غوث الاولیا قدس سرہ کے بزرگ خلفاء میں سے ہیں۔ آپ کو دونوں سلسلوں کے خلعت خلافت سے سرفرازی ہوئی اور اگرچہ آخر الذکر شیخ کے درس سے آپ کو تمام علوم کے کمالات حاصل ہو چکے تھے۔ لیکن اس زمانہ میں تمام علوم سے در گذر کر صرف نقہ اور تکسیر کے علم میں منہمک تھے ہجری سنہ ایک ہزار چودہ کے آخری حصہ میں راقم بھی دسور (مندسور) مقام پر آپ کی خدمت میں پہونچا تھا ایک رات رازداری کی باتیں ہوئیں۔ بہت سی پرمعانی باتیں دونوں طرف سے کہی سنی گئیں۔ اس درمیان میں آپ نے فرمایا۔ جب میری عمر تیس سال کی تھی۔ اُس زمانہ میں دو تین سال تک مجکو جذبہ رہا تھا۔ اب کہ آپ ستر کے قریب ہو گئے ہیں۔ ابھی تک اُسی ازخود رفتگی۔ جنون۔ بے تعینی۔ اور بیخودی کا رنگ آپ کی پیشانی اور کاروبار سے عیاں ہے مصرع آب حیوان را بسان بادہ میداند حرام ؛ کم وبیش ستائیس برس تک آپ نے پانی قطعی نہیں پیا۔ خواہ کیسا ہی سخت آب طلب کھانا معدہ میں پہونچا۔ ہجری سنہ ایک ہزار سترہ میں آپ نے آب وخاک کی اس سرائے سے جان پاک کے جہان کو جاکر سیر فرمائی۔

مصرع خشک لب سیراب دیدہ زندگانی کرد و رفت ؛

یاد شیخ بڈھا

آپ کا نام عبداللہ ہے۔ حضرت غوث الاولیا کے فرزند رشید اور سجادہ نشین ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ

حضرت گنجشکر کی پاک نسل سے ہیں۔ کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیًا کی رموزدانی کی عبا۔ اور وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ کی قبا آپ کے زیب بدن تھی۔ دنیا اور آخرت کی سعادت مندی۔ آپ کے دامن ہمت پر سنجاف تھی۔ اور آپ کی نسبت کی آستین پر ذاتی شرافت کا ٹھپہ لگا ہوا تھا۔ وجیہ الملۃ احمد آبادی۔ اور مولانا مبارک دانش مند گوالیاری کی شاگردی سے بہت سے رسمی علوم کا سرمایہ آپ کی جیب مین فراہم ہو گیا تھا اور نیز اُستادی کے درجہ کو پہونچے تے۔ تمام فنون مین درس دیکر آپنے طلبا کی استعداد کے موافق فیض اور فائدہ پہونچایا تھا۔ جب حضرت غوث الاولیا عالم قدس کو روانہ ہوئے۔ تو آپنے پدر بزرگوار کی مسند رہنمائی کو اپنے جلوس سے رونق بخشی۔ اُس زمانہ مین شہنشاہ زمان اکبرشاہ کو یہ منظور ہوا۔ کہ روضہ غوثیہ کی عمارت دولت کی طرف سے تیار کی جاوے۔ شیخ بدہانے عرض کیا۔ کہ یہ خدمت اپنے فقیرزادہ کو سپرد فرمائی جاوے تو اچھا ہے۔ تاکہ شاہنشاہی بارگاہ سے جو کچھہ میرے نام مقرر ہو۔ اُس مین سے درویشانہ معاش کے موافق صرفہ معاش مین اُٹھا کر باقی جو کچھہ بچے۔ حظیرہ کی تعمیر کے مصالح مین صرف کرون۔ اور اسپر بھی اگر کچھہ ضرورت باقی رہے۔ تو حضور خسروی سے مدد لون۔ بادشاہ انصاف پسند اور ہمت آفرین تھا۔ اُسنے آپ کی ہمت کی داد دیکر بہت کچھہ عنایتین اور التفات فرمایا۔ چونکہ شہنشاہ کو یہ منظور نہ تھا۔ کہ آپ گوشہ نشین درویش ہوکر رہین۔ منہ احکم دیا۔ کہ مخدوم زادہ چند روز بسبب ظاہر کمر مین تلوار باندہ کر اولیاے دولت مین شامل رہین۔ تاکہ آپ کی باطنی توجہ پر ظاہری امداد اضافہ ہوکر۔ یہ دونون امدادین شاید حضرت غوث الاولیا کی باطنی پرورش کے ثمرات کی برابر ہو جاوین۔ اور سب جگہہ اور ہر حال مین آپ کی ہمراہی میرے قلبی سکون کا باعث ہوکر مجکو شاد کام اور کامیاب کرے۔

القصہ چونکہ دو امرون کے درمیان مین تعارض کی ادنیٰ شرط۔ مساوات مانی گئی ہے۔ اِس بنیاد پر اگرچہ اختیار دنیا کے تمام باعث بوجہ معارضت (بارخ ہوتے) موانع کے درجہ اعتبار سے ساقط تھے۔ مگر فقدان شرط کے سبب سے موانع موجودہ معارض نہین ہوسکتے تہے۔ اسواسطے یہ باعث اختیار دنیا۔ جس کے آثار۔ سپاہگری کا قبول کرنا ہے۔ وقوع پذیر ہوا۔ یعنی آپنے منصب عالی کے ساتھہ سرفرازی پائی۔ اور چالیس سال تک صورت مین سپاہی اور معنی مین درویش رہے۔ کہتے ہین جب شہنشاہ زمانہ اکبرشاہ نے آپ کو وکالت کے نام سے میرزا شاہرخ کے پاس بدخشان کو روانہ فرمایا تھا۔ تو میرزا نے ایک منزل کی مسافت سے آپ کا استقبال کیا۔ اپنے دولت خانہ پر کمال عزت دا

اکرام کے ساتھ لے گیا۔ اور شاہانہ مہمانداری کی۔ اس ملک کے امرا اور علما۔ آپ کی سپاہیانہ شکل۔ اور سبزا کی اس قدر تواضع و تعظیم کو دیکھکر حیرت اور تعجب مین ہوئے۔ اور آپ کے حوصلہ کی آزمائش کے واسطے علمی گفت و گو کے پھندون سے مشکلات علوم کا جال بناکر پھیلایا بالآخر جب بات کی نوبت آپ تک پہونچی۔ تو پھیلائے ہوئے جال کو آپنے ایک ہی اڑان مین توڑ تاڑ کر درہم برہم کردیا۔ اس واقعہ سے آپ کی شاہبازی کی حقیقت ارباب امتحان پر روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی۔ اور اس نواح کے طلبا نے جیسی جیسی فرصت پائی۔ آپ کی خدمت سے مختلف فنون کا استفادہ کیا۔

خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ جب ملک و ملت کا تخت و تاج ہجری سنہ ایک ہزار چودہ مین جہانگیر شاہی جلوس سے زینت یاب ہوا۔ تو نشاط۔ کامرانی۔ خواہش پذیری۔ اور آرزو شکنی کا ہنگامہ گرم ہوا۔ اور آپ کو سپاہگری کے منافی جو پیری ہے اُس نے آگھیرا۔ ترک اور تجرید کا شوق آپ کی جبلی بات تھی اس کو ترقی ہوئی۔ لہذا آپنے اپنی ناتوانی کو شفیع بناکر حضور شاہی مین التماس کیا۔ کہ زندگانی کے دن مین نماز عصر کا وقت آگیا۔ اگر سلطانی اجازت دستگیری فرماوے۔ تو مین اپنی صورت کو معنی کے ہم رنگ بناؤن اور یک رنگی و یک جہتی کے ساتھ۔ اپنی عمر کی نماز مغرب ادا کرون۔ آپنے مشایخ کے طریقہ پر دو تین گھڑی گوشہ نشینی کو غنیمت سمجھون۔ اور ایک دلی اور یکتائی کے ساتھ دنیا سے نکل جاؤن۔ تاکہ سابقہ عمر کا تدارک اور تلافی کرسکون۔ کیونکہ **العبرۃ للخواتیم** واقع ہے۔ شہنشاہ نے آپ کی حقیقت نما رائے کی آفرین کی۔ اور التماس کو شرف قبول بخشا۔ سال جلوس کے آغاز سے ہجری سنہ ایک ہزار اکیس تک کہ یہی سال رحلت ہے۔ آپ حسب اجازت سلطانی اپنے وطن مین فارغ البال۔ عبادت ذوالجلال کے اندر مشغول رہے۔ اور اپنے پدر بزرگوار کے مرقد مبارک کی مجاورت سے عزت حاصل کی۔ شیخ ظہور الدین محمود جلال شطاری کے خلیفہ شیخ داؤد جو ارباب طریقت مین نظر کے قابل ہین روایت کرتے ہین۔ کہ آپنے رحلت سے چھ مہینے پہلے تمام ماکولات اور مشروبات کو ترک کردیا تھا۔ صرف ایک کٹورہ پانی پی کر وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ[۱] کی تصدیق فرماتے تھے۔ جب تاریخ اٹھارہوین محرم سنہ مذکور اور شب بعد آئی۔ تو حاضرین

۱؎ اور ہم نے اُن کے ایسے جسم نہین بنائے تھے۔ کہ کھانا نہ کھاتے ہون۔ اور نہ وہ لوگ (دنیا مین) ہمیشہ رہنے والے ہی تھے ۱۲۔

خدمت کو رخصت کر کے عالم محسوس سے ملک معقول کو روانہ ہوئے - اور حضرت غوث الاولیا کی نورانی آسائش گاہ کے پہلو میں خوابگاہ اختیار کی - آپ کی معنوی درویشی کا یہ بڑا شاہد عدل ہے - کہ آخری سفر کے بعد آپ کا نقد متروکہ تجہیز و تکفین کو کافی نہیں ہوا - اور متاع - اساس البیت اور آبادی کے مکان کی قیمت میزان قرض کی برابر نہیں آئی جو آپ کے ذمہ تھا - حال آنکہ چند سال آباد سرکاریں اور معمور پرگنات بھی آپ کی جاگیر میں رہے - ہمیشہ فرمایا کرتے تھے - کہ حقیقی نقر دل کا دل صاف ہوتا ہے اور معنوی تجرید دل کا ہاتھ چلنی کا حکم رکھتا ہے - اگر بالفرض مشرق و مغرب کی سلطنت کی دستگاہ اُس کو مل جاوے - تب بھی وہ ظاہری تعلقات میں مبتلا نہ ہو - اسی بنیاد پر کہا ہے - جس کسی نے کہا ہے

مصرع گدا اگر ہمہ عالم بدو دہند گداست -

یاد شیخ نور محمد خلیل جانپانیری

آپ بوہرہ قوم میں سے ہیں - مدت ساٹھ سال تک خوردہ فروشی کی بساط سے قناعت - توکل - اور رضا بہ قضا کے ساتھ نعمت حاصل کرتے رہے بازار نشینی کے شیوہ کو اپنے مقام خلوت در انجمن کے چہرہ کا نقاب بنائے رکھتے تھے جب حضرت غوث الاولیا نے گوالیار سے ہجرت فرما کر اپنا جہان افروز جمال گجرات نشینوں کو دکھایا - تو ایک روز بازار جانپانیر کے راستہ میں حضرت غوث الاولیا کی کیمیا اثر نگاہ شیخ کے استغراق پر جا پڑی - فرمایا - اے شیخ - کہاں تک فطری نور مخفی رکھو گے - بہت مدت ہوئی ہے کہ لوح محفوظ سے تمہارا خطاب شیخ نور اللہ ہو گیا ہے - یہ کہکر حضرت غوث الاولیا نے آپ کا ہاتھ اپنے ولایت بخش ہاتھ سے پکڑ کر دوکان سے اُٹھا لیا - اور دوکان کو فقرا پر لٹا کر - آپ کو خانقاہ میں لے آئے - اسی وقت خلعت خلافت پہنا کر رہنمائی اور شیخوخت کی مسند پر بٹھایا - پھر اخیر زندگانی تک آپ سوائے عزم مسجد کے حجرہ سے باہر نہیں نکلے - اور اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ[۱] کا منظر بن گئے - خوابگاہ احمد آباد -

تمہید عذر گزاری

چونکہ کتاب گلزار ابرار - طوالت سے مطلق خالی - اور اختصار سے بالکل مالا مال - چار چمن

[۱] اللہ ہی کے نور سے آسمان اور زمین کی روشنی ہے - ۱۲

کی چار چھوٹی طنابون مین بندھی ہوئی ہے۔ اس سبب سے بہت سے دانش وبینش والے اصحاب کے حالات کے سبزہ زار کو تفصیل نگار قلم کے سینچنے سے نہین۔ بلکہ مجمل نویس قلم کی ہواداری سے جو سرسبز نکر سکا۔ اور اس نہ لکھہ سکنے کی خلش ہمیشہ دل کے اندر خراش پیدا کرتی رہتی۔ اگر اپنے اپنے وقت کے تذکرہ نویسون نے صدر الذکر اصحاب کے بابرکت حالات لکھنے سے کدورت خاطر کی جھاڑ پونچھہ کر کے صفائی نہ بخشی ہوتی۔ باایں ہمہ دل اور جان کو تسلی اور تسکین نہین ہوئی۔ ناچار ہر ایک ملک کے چند اصحاب جو اس چارچمن کی انجمن مین رونق بخش نہین ہوئے تھے۔ اُن کے نام آخر مین لکھا جس طرح فرمانون کو تمام کرنے کے بعد مہر اور سکہ سے مزین اور مسجل کرتے ہین۔ اسی طرح راقم نے بھی اس رسالہ کو مکمل اور مرتب کیا بیت

تام ہر یک کہ در دخانہ ماست	رونق خانقاہ نامہ ماست

یاد شیخ ابوالفتح دھلوی

آپ۔ سید محمد گیسو دراز کے خلیفہ ہین۔ آپ کے مراتب اور مقامات نہایت عالی تھے۔ گلبرگہ شہر سے باجازت پیر بزرگوار گجرات مین تشریف لائے۔ بہت سے اصحاب معرفت کے کمالات آپ کی رہنمائی کی بدولت۔ قوہ سے فعل مین آئے۔ جیسے (۱) شیخ علی خطیب احمد آبادی۔ اور (۲) شیخ سراج الدین۔ شروع شروع مین یہ دونون صاحب۔ سلطان السادات قطب عالم بخاری کے مرید تھے۔ مگر اخیر مین شیخ ابوالفتح کی صحبت سے فیض پایا۔ (۳) شیخ محمد پیارا۔ ان کی پرورش سید محمد گیسو دراز نے اپنے عزیز رشتے شاہ ید اللہ حسینی کے حوالہ فرمائی تھی۔ خرق عادات مین اِن کو پورا کمال تھا اور (۴) شاہ جلال گجراتی۔ جو شیخ منگن کے پیر تھے۔ اور جو سنبھل کے ملادہ مین مدفون ہین۔ یہ چارون اصحاب آپ کے مرید تھے۔

یاد مولانا مسعود بیگ

آپ۔ ترکان عراق وتبریز کی قوم مین سے ہین۔ کہتے ہین۔ آپ کے ہاتھہ مین معرفت کا میوہ کتابی علم کے باغیچہ مین کمال کی شاخ سے آیا تھا۔ لیکن صحیح روایت یہ ہے۔ کہ مسعود بیگ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے مرید ہین۔ ترکمانی تھے۔ سپاہیانہ وضع تھی۔ ظاہری علم اور فضیلت کی تحصیل سے کوئی حصہ نہین ملا تھا۔ چراغ دہلی کی خدمت سے آپ کی دانش وبینش کی شمع روشن ہوئی تھی

Presented by www.ziaraat.com

اور آپ کاملون کے درجہ پر پہونچے - بہت سے رسالے عربی اور فارسی زبان مین آپ کی طرف منسوب ہین - آپ کی تصنیفات جو زیادہ تر مشہور ہین مراۃ العارفین - اور غزلون کا دیوان ہے - جس کو آپنے پیر تبرند کی طرز پر فراہم کیا ہے -

(۱) شیخ شہاب الدین لکنھوی - حاجی الحرمین - اور محرم اسرار کونین تھے - (۲) مولانا حجۃ الدین ملتانی آپ کی پرستش اور پرہیزگاری طرح کا تھا - اور اقوال و افعال مین شوق انگیزی کی شان عیان تھی - چشتیہ بڑے بڑے سلسلون کو عربی زبان مین نظم کیا ہے - (۳) مولانا بدرالدین تولہ (۴) مولانا رکن الدین (۵) خواجہ عبدالرحمن سارنگ پوری (۶) خواجہ احمد بدایونی (۷) خواجہ لطیف الدین کندسالی - (۸) مولانا نجم الدین محبوب عرف شکرخای تھانیسری (۹) خواجہ شمس الدین دہاری جنہون نے اپنے پیر کے ملفوظات کو صحیفون کی شان مین محفوظ کیا ہے (۱۰) مولانا سراج الدین حافظ بدایونی (۱۱) مولانا قاضی شاہ بالکی (۱۲) مولانا قوام الدین یکدانہ اودھی جن کی نسبت شیخ کلام کرنے مین ہمیشہ نیک مرد کر کے خطاب کیا کرتے تھے (۱۳) مولانا برہان الدین سادی (۱۴) خواجہ عبدالعزیز بانگرسوی (۱۵) مولانا جمال الدین اودھی جو تحصیل علم اور تعلیم فنون مین بڑی دستگاہ رکھتے تھے (۱۶) مولانا بحاث جو دہلی کے تمام علما مین مناظرہ کے اندر سبقت کیا کرتے تھے -

القصہ صدر الذکر تمام بزرگان نام آوری جو الہی حقائق کے نمونے اور ایزدی تجلیات کے مظاہر ہین ان مین سے اکثر کو خرقہ خلافت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کی خدمت سے حاصل ہے - اور ہر ایک نے اپنے مقام پر گروہ کے گروہ لوگون کو جن کی جیب حسن عمل کے نقدسے بری ہوئی تھی اپنی ہدایت بخش تلقین سے سلوک اور رہنمائی کے خزانہ کا مالک بنادیا ہے - غرض اس سے ہے کہ طریقت کا سلسلہ اس نمود بے بود کا رشتہ ٹوٹنے کے وقت تک مسلسل جاری رکھین - اور نیز انہون نے غول کے غول بنی آدم کو جہالت کے غار سے اپنے فیض تعلیم کی بدولت علم اور دانائی کے بالاخانہ پر چڑھادیا ہے - اس نیت سے کہ عنصری اور فلکی صحیفون سے - موجودات کے نقوش مٹنے کے روز تک کتابی تصویرخانہ مین رنگ آمیزی کرتے ہین -

یاد مولانا عالم دہلوی

آپ کا لقب فرید الدین ہے - سلطان فیروز ابن رجب خلجی کے زمانہ مین - اُن کے داماد ملک

تا بازخان نامی کے مصاحب تھے - کئی قسم کے علوم اور فنون میں تبحر حاصل تھا - بالخصوص فقہ کے اصول اور فروع میں آپ کی یکتائی کا ڈنکا بجتا تھا - فتاوی تاتارخانی آپ کی ہی تالیف ہے - عجب کتاب ہے فقہ کی تمام جزئی کردا ئیتین - جو فتوی لکھنے والون اور لکھوانے والون کو درکار ہوتی ہین اس فتوی کے بابون درج ہین - کہتے ہین سلطان نے بہت کچھ کوشش کی تھی کہ فتاوی تاتارخانی فتاوی فیروزشاہی کے ساتھ نامزد ہوجاوے - لیکن مصنف نے اس کو قبول نہین کیا - اور اپنے محسن مصاحب کے نام پر معنون اور مزین کردیا - اس کتاب کی تالیف اسی سال مین ہے - کہ جس کی اکائیان - دہائیان اور صدیان سات سات ہین -

اس مین شک نہین - اگر ایسے لوگ - لوازم آشنائی کے بارہ مین حقیقت کا لحاظ نہ کرکے تمشا کے تیز مزاج گھوڑے کو سابقہ معرفت کی شاہراہ سے لوٹا لیجائین - اور اس باب ہوا وہوس کی تحصیل کے میدان - اور نفس پروری کے کوچہ مین اُس کو جولانی دین - تو پھر یہ مناسب ہوگا کہ حق شناسی اور حق گزاری کی امید کا قافلہ - دلون کی سرائے سے کوچ کرجاوے -

یاد مولانا سماء الدین جونپوری

آپ قاضی شہاب الدین زابلی کے بالواسطہ شاگرد ہین - سلطان حسین - ابن سلطان ابراہیم شرقی آپ کا ہی شاگرد ہے - چونکہ سماء الملۃ کی رائے امور ملکی مین بیش بہا ہوتی تھی - لہذا سلطان نے خواہی نہ خواہی مسند وزارت پر بٹھا کر قتلق خانی خطاب عطا فرمایا تھا - جب سلطان بہلول لودی نے سلطان حسین شرقی پر لشکرکشی کی - تو قتلق خان گرفتار کرلئے گئے - اور شہر دہلی مین لاکر مثل یوسف قیدخانہ مین محبوس رکھے گئے - دہلی کے بہت سے بااستعداد لوگون نے آپ کے دیدار اور گفتار سے قلبی فروغ اور فراغ بہم پہونچایا - بالخصوص شیخ عیسی ابن شیخ بدہا آپ کی صحبت مین بہت جایا کرتے تھے - اور فرمایا کرتے تھے - کہ خان - ظاہری و باطنی علم مین ایسا کمال رکھتے ہین - جس مین نقصان نہین ہے -

(۱) مولانا شمس الدین (۲) شیخ رکن الدین (۳) بابو تاج الدین (۴) شیخ مردان (۵) شیخ جہانگیر (۶) اور شیخ کبیر - ان محقق بزرگون نے شہر جونپور مین نشوونما پائی تھی - اور اسی شہر مین ان کی خوابگاہین بھی ہین - چشتیہ اور سہروردیہ سلسلہ مین منسلک تھے - اور اس باکمال جماعت مین سے ہر فرد - تن گدازی - جان نوازی - تحصیل علوم - اور عمل کے ساتھ تکمیل علوم مین - استوار پہاڑون کی مانند

راسخ مستقیم - اور مستقل تھا۔

یاد (۱) شیخ حاجی چراغ ہند (۲) و سید اسد الدین

یہ دونوں صاحب ظفرآباد کے باشندے - اور شیخ رکن الدین جونپوری کے خلفا مین سے ہین دن اور رات - بوقلمون نفس کے ساتھ روزہ داری کا معمار بہ رہتا تھا - اور بیداری کی صف آرائی رہتی تھی جہاد اکبر کے میدان مین شہسوار تھے -

یاد شیخ الہداد صالح

آپ شیخ عبدالواحد کے خلفا مین سے ہین - ظاہری اور باطنی علوم آپ مین جمع تھے - لیکن تمامی علم کو اپنے باصفا باطن کے جمال کا برقع بنا کر ہمیشہ درس دینے مین مشغول رہتے تھے - اکثر اُس زمانہ کے طالبان علم - آپ کی خدمت مین فضیلت اور مولویت کی اونچی سیڑھی پر چڑھ گئے ہین -

منجملہ اُن کے ایک مولانا مجد الدین محمد ہین - تمام علوم اور فنون مین آپ کی مشکل کشا تصانیف اور لطیف تالیفات ہین - اور ہندوستان کے بہت سے متبحر علما آپ کے شاگرد ہین - اور مشہور سلسلون کے اکثر مشائخ آپ سے کامل طور پر بہرہ یاب تھے - ہجری سنہ نوسو تبیس مین فرمان روائے سلطنت ظہیر الدین بابر شاہ نے ملک ہند کو فتح کیا تھا اُس زمانہ مین آپ مسند حیات پر ارباب فضل کی فیض رسانی کر رہے تھے - اس بزرگ دولت اور بزرگ دوست بادشاہ کی طرف سے آپ کے بارہ مین بہت کچھ تعظیم اور توقیر ظہور مین آتی تھی -

اُنھین مین سے ایک مولانا عبد القادر صابونی ہین - شہر دہلی کے تمام درس دینے والون مین آپ افضل تھے - کہتے ہین - مولانا عصام الدین ابراہیم اسفرائنی کے شاگردون مین سے ایک شاگرد بیان کرتا تھا -

معین ہجری سنہ نوسو چالیس مین شرح کافیہ مولانا الہداد کی جو میان اللہ دیا کر کے لوگون مین مشہور ہین - دہلی مین لایا تھا مولانا کے تمام شاگردون نے اور نیز دیگر علما نے اُس شرح کو مطالعہ کر کے تعلیقات اور حاشئے چڑھا دئے - جب مین دار العلوم بخارا کو لوٹ کر گیا اور اُستاد کی نظر سے وہ حاشئے گذرے تو تمام تعلیق نویسون مین سے مولانا عبد القادر کی علم نحو مین زیادہ تعریف فرمائی "

یاد مولانا عبد اللہ

آپ مولانا شمس الدین انصاری لاہوری کے فرزند ہین - آغاز جوانی سے آپ کو مخدوم الملکی - اور شیخ الاسلامی کا خطاب تہا - آپ کی تقریر کی زبان اور تحریر کا قلم - فصاحت اور بلاغت کی عروسون کو زیور پہنا کر حسن دوبالا کرتا تھا - آپ کے قلم کی لکھی ہوئی تالیفات اور تعلیقات تو بہت کچھ ہین - لیکن عصمۃ الانبیا - منہاج الوصول - اور رسالہ تفضیل عقل بر علم - جو عقلی اور نقلی دلائل سے استوار کیا گیا ہے - یہ تین کتب باتمیز ظریفون کے نزدیک آپ کی جملہ تصنیفات مین زیادہ مقبول ہین - ہجری سنہ نوسو چونتیس مین جب میر ابو البقا ابن میر عبد الباقی ابن میر تقی الدین محمد جو ایران اور توران کے تمام علما اور فضلا مین افضل تہے - ہند مین آئے - اور یہان کے علما کے ساتھ علم آزمائی کی مجلسین ہوئین تو انہون نے مخدوم الملک کو سب پر ترجیح دی - اور فرمایا - اِس نوجوان کی معنوی فطرت - پختگی کی راہ سے کمال پیری مین - اور استحکام کے اعتبار سے آغاز شباب مین ہے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ حج کی فرضیت ساقط ہونے کے بارہ مین انہین معمولی کتب فقہ مین سے آپنے روائتین سو سے زیادہ ہی زیادہ نکالی ہتین اکثر روائتیون کی بنا - راستہ کے غیر مامون ہونے پر رکھی تھی - لیکن اخیر مین تقدیری کرشمہ - عرش آستانی اکبر شاہ کی سلطنت کے صدر الصدور شیخ عبد النبی کی رفاقت مین - آپ کے گردن اختیار - اکراہ (ناخوشی) کی رسی مین باندھ کر دریا کے راستہ سے سفر حجاز کو لے گیا - ایک مدت تک اُس اسلامی مقام مین رہے - اور مدرسانہ گفت و گو کے ذریعہ سے مختلف علوم کے آئینون کی زنگ دور کر کے صیقل پر چڑہایا - جب آپنے قدیمی وطن کو معاودت کی - تو اثنائے راہ مین احمد آباد گجرات ہی پڑاہان پر آپ کا زمانہ حیات جو تقریباً سو سال تہا - پورا ہوا - اور صدر عالی قدر عرش آستانی کے دربار معلی مین آ ہوپنچے - اور جس طرح سے مقدر مین تہا - روز زندگی کی شام لے لی -

یاد مولانا عبد الرحمن لاہوری

آپ شہر لاہور کے بڑے عالمون مین سے ہین - خواجہ عبد الحق احراری کی خدمت مین ارادت لائے ہوئے تہے - ہجری سنہ نوسو پچاس مین جہان فانی کو رخصت فرمایا - خوابگاہ لاہور -

یاد (۱) مولانا حسام الدین سنبو (۲) مولانا حسام الدین سرخ

یہ دونون صاحب شہر لاہور مین مختلف فنون کے اندر ملکہ رکھتے تھے - اور اِن کے اخلاق بھی پسندیدہ تھے - خواجگان سلسلہ نقشبندیہ کی خدمت مین ارادت مندانہ برتاؤ سے پیش آتے تھے - ہجری سنہ نوسوستر مین اِس عنصری ملک سے بار نیستی باندہ کر چلے گئے -

خوابگاہ لاہور -

یاد مولانا بدرالدین اسحٰق

آپ - علم اور پرہیز کے خزانہ تھے - احراریہ سلسلہ کے حضرات سے مریدانہ اعتقاد رکھتے تھے اور اِس خانوادہ کے بزرگ اصحاب بھی آپ کے فطرت فروش اور بافیض درس مین کتاب کھول کر شاگردی کرتے تھے - اور اپنے حوصلہ کے انداز کے موافق جنس علم سے جاتے تھے -

یاد مولانا عبد السلام لاہوری

آپ علماے زمانہ مین افضل تھے - ہجری سنہ نوسو سرسٹھ مین مولانا سعید ترکستانی سفر حجاز کے ارادہ پر ہند کی طرف آئے تھے مگر کچھہ آسمانی واقعات پیش آجانے کے سبب سے مقصد کو نہ پہونچ سکے اور ناچار ولایت ماوراء النہر کی طرف لوٹ جانا پڑا - کہتے تھے ہند کے عالمون مین مولانا عبد السلام ایک ہی سربرآوردہ وقت ہین - ہجری سنہ نوسوتر اسی مین آپ کے نفس مطمئنہ نے اِرجِعِیْ اِلیٰ رَبِّکَ کی ندا قبول کرکے سامان باندہا - اور دار السلام کی طرف چلا گیا - خوابگاہ لاہور -

لھم دار السلام عند ربھم یقال السلام ھھنا بمعنے السلامۃ ومن کان فی رق شئی من العوارض والمکونات لم یجد مشامہ رائحۃ السلامۃ وانما یجدھا من تجرد رقبتہ من رق المخلوقات عرضا کانت او جوھرا - ظاھرۃ کانت

ان کے لئے اِن کے پروردگار کے ہان سے دار السلام مقرر ہے بعض کہتے ہین سلام کے معنی اس مقام پر سلامتی کے ہین - اور جو شخص عوارض کی یا کون ومکان کی کسی شے کی قید مین مقید ہوگا - اُس کے دماغ مین سلامتی کی خوشبو نہین پہونچے گی - یہ خوشبو وسی شخص کے دماغ کو پہونچیگی جس کی گردن مخلوقات کی قید سے محفوظ (آزاد) ہوگی یہ حفظ عارضی ہو یا اصلی ہو ظاہری ہو - یا باطنی ہو - اور قرآنی آیۃ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اسلامی قوم جنت مین رہنے والی ہے - لیکن

او بالمنة دلالة تشیرها ان القوم فی الجنة
لکنهم لیسوا فی اسر المحتبل تحرروا من رق
کل کون لقوله تعالی لا یستوی اصحب النار
واصحب الجنة اصحب الجنة هم الفائزون
الفوز النجاة من کل ما یمکن فیه شائبة
علاقة وملاحظة رق ویقال شرف قدر تلك
الدار لکونها فی محل الکرامة واختصاصها
بعلاقة الزلفة والا فالاقطار کلها دار
لکن قیمة الدار ما یجاور فیه منها کما انشد

قطعه

انی لاحسد جارکم لجوارکم
طوبی لمن اضحی لدارك جارا
یالیت جارك باعنی من داره
شبرا لاعطیه بشبر دارا
یقال الحقیقة وان کانت منزهة من قبول
الجوار ولیس القرب منه تبدأ فی الاقطار
فاطلاق هذا اللفظ لقلوب الاحباب مونس
بل لو جاز القرب فی وصفه من حیث المسافة
لم یکن لهذا کثیر اثر وانما حیوة القلوب
بهذا لان حقیقته مقدسة عن
هذه الصفات ثم لاجل قلوب احبابه
اطلق هذا ولو تعلل العلماء فی کذا التاویل
بل هو هذا امارة الحب انا من اجلك

یہ لوگ صرف جنت کے پردہ میں بیٹھنے والے نہیں ہیں - بلکہ کل کونی ومکانی قید سے نجات پاوینگے جیسا کہ اللہ تعالی جل شانہ کا ارشاد ہے - اصحب نار- (دوزخی) اور اصحاب جنت (جنتی) باہم برابر نہیں ہو سکتے ہیں - کیونکہ اصحاب جنت ہی نجات پانے والے ہیں -

فوز کے معنی ہیں نجات پانا - اُن تمام چیزوں سے جن میں شائبہ کسی علاقہ کا یا رعایت کسی قید کی پائی جاوے - اور کہتے ہیں - اس دارالسلام کے مرتبہ کا شرف اس سبب سے ہے - کہ یہ محل کرامت میں واقع ہوا ہے - اور قربت قربی کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے ورنہ کل اقطار دار اگرچہ ہیں لیکن قدر وقیمت گھر کی باعتبار ہمسائگی ہوتی ہے اسی معنی میں کسی شاعر نے اچھا کہا ہے

ترجمہ

میں آپ کے ہمسایہ پر آپ کی ہمسائگی کے سبب سے حسد کرتا ہوں
جو شخص آپ کے گھر کا ہمسایہ ہو کر رہا - اُس کو بڑی خوشی کا موقع ہے
اے کاش آپ کا ہمسایہ اپنے گھر میں سے مجکو فروخت کردیوے
ایک بالشت بھر زمین - میں اوسکو بالشت بھر زمین کے عوض ایک پورا مکان دیدونگا

کہتے ہیں - اگرچہ حقیقت ایزدی ہمسائگی قبول کرنے سے بالکل پاک ہے. اور حقیقت کا قرب - قرب اقطار کے ذریعہ سے نہیں ہوتا ہے بانیمہ اس لفظ قرب کا جو اطلاق کیا گیا ہے - تو اس کا سبب یہی کہ لفظ قرب کا اطلاق قلوب احباب میں اُنس پیدا کرنے والا ہے - بلکہ اگر قرب کا وصف مسافت کے اعتبار سے جائز مانا جاوے تو بھی اس کا کچھ مزید اثر نہیں ہے - اور اسی قرب سے قلوب کی حیات ہے کیونکہ حقیقت ایزدی ان صفات سے پاک ہے - پس قلوب احباب کے لحاظ سے قرب کا لفظ بولا جاتا ہے اور البتہ علما تاویلات کے جھگڑے میں پڑے ہوئے ہیں بلکہ یہی تو محبت کی علامت ہے - کہ میں نے آپ کے سبب سے ایسی شے کو اپنے

Presented by www.ziaraat.com

حملت الذی لا استطیع | اوپر آنگیز کر لیا جس کی استطاعت نہین رکہتا تہا۔

یاد (۱) شیخ نورالدین و (۲) شیخ شمس الدین

یہ دونون اصحاب شیخ یعقوب ابن شیخ رکن الدین کے فرزندان رشید ہین - اولین صاحب زادہ ظاہری علم سے بہت کچہ بہرہ یاب تہے - تکمیل علم کی سیڑہی پر چڑہ کر اخیر مین دریاے لاہور کے کنارہ موضع میانی مین چلے گئے تہے - اور وہین گوشہ درویشی اختیار کر لیا تہا - اور بقیۃ العمر اُسی گوشہ مین اور اُسی کنارہ دریا پر گزار دی - دوسرے صاحب زادہ کو بہی بقدر حاجت رسمی علم کا سرمایہ حاصل تہا - سلوک اور طریقت کے اندر اپنے بڑے بہائی کی برابر تہے - دونون صاحب زادے اپنے پدر بزرگوار کی راست روی کے راستہ پر ثابت قدم تہے -

مولانا قاضی شاہ لاہوری - شریعت اور طریقت کی شاہراہ کے سوا - قدم نہین رکہتے تہے - اور مجاز و حقیقت کے اصول سے بہی پوری معرفت حاصل تہی - بیخودی کے گوشہ مین قناعت پسند قوت سے عمر گزاری - اور مرتبہ تلوین (ایک مقام ہے تصوف کا) کی رنگ آمیزی سے رہائی پاکر بے رنگی کے مقام مین آسودہ رہتے تہے -

یاد مولانا اسمعیل لاہوری

آپ ارباب حدیث کی بڑی سند دینے والون مین سے ہین - فقہ اور سنت کی کتابین ایران مین شیخ الاسلام مولانا سیف الدین احمد شہید ہروی - اور حضرت امیر سید جمال الدین عطاء اللہ محدث کی خدمت مین تصحیح اور مطالعہ فرمائی تہین - نقشبندیہ سلسلہ مین ارادت رکہتے تہے - امیر عبداللہ ہروی جو میر قطبی کر کے مشہور ہین شیخ جلال واعظ ہروی بخاری کے مرید تہے - امیر عبداللہ کی ملازمت مین آپ مریدانہ سلوک سے پیش آتے تہے - ہجری سنہ نوسواسی مین فرمان طلب قبول فرما کر لاہور مین خوابگاہ اختیار کی -

یاد (۱) مولانا الہداد و (۲) مولانا شمس الدین

آپ دونون صاحب شیخ احمد ابن شیخ شمس الدین ملتانی سلطانپوری کے بیٹے ہین - بڑے باکمال عالمون مین سے ہین - ان کے پدر بزرگوار - ملتان کے بزرگان ولایت مین سے تہے - اور

اِن کے جدامجد جناب مولانا کمال الدین داؤد ہین - جو تمام علوم مین فاضلان عہد کے اُستاد تھے فنون حکمیہ کی زیادہ تر تحصیل - سید شریف جرجانی کی خدمت مین بمقام شیراز کی تہی - القصہ ان اصحاب کے طبقہ مین - دین - دانش - دیانت - درویشی - پرہیز - پرستش - پند - اور پذیرائی یہ جملہ اوصاف موروثی اور نیز کسبی ہین -

خواجہ قطب الدین سہرندی - زمان کے شرف - مکان کی سعادت - علم کی کمال - اور عمل کے جمال مین شیخ الہداد صالح کے سہیم و شریک تھے - اور مولانا مجد الدین محمد کی خدمت مین لوجہ اللہ محبت اور دوستی رکہا کرتے تھے - سراے مجد کے دروازہ پر آپ کی قبر اس مدعا کی شاہد ہے -

یاد شیخ بدر الدین سہرندی[1]

آپ شیخ یحیی کے خلیفہ ہین - جو مقام سندیلہ مین قیام رکہتے تھے - اور نہایت بزرگ تھے - اُس نواح کے بہت سے عالی قدر لوگون نے استنباط انوار بدر الملۃ سے کیا - اور آپ کی تلقین کی روشنی مین طریقت کی منزلین طے کی ہین - منجملہ ان کے

ایک میان امان اللہ ابن میان غازی سہرندی ہین - جو مقاصد فنون کے عالم مخفی اسرار کے عارف - کلام مجید کے حافظ - اچہے شاعر - رنگین نگار منشی - موسیقی دان - مختلف قلمون کے خوشنویس اور فقراے باب اللہ کے خادم تھے -

دوسرے مولانا میر علی کنبوہ ہین - صاحب حکمت و صفا تھے - اور آپ کا ظاہر ہمیشہ باطن کا مغلوب رہتا تہا - درویشون کے ساتہہ ہمیشہ پرستارانہ بسر کیا کرتے تھے - اُس زمانہ مین سہرند کے اکثر فضلا - آپ کے ساتہہ نسبت شاگردی رکہتے تھے - آپ کے تمام شاگردون مین افضل - جامع کمالات صوری و معنوی شیخ عبد الحی ہین - جو شیخ جوہر کر کے مشہور تھے -

یاد میان علی شیر سہرندی

آپ ایک عالم تھے - جن کو تمام مشہور سلسلون سے بالخصوص قادریہ خانوادہ سے استحکام کے ساتہہ نسبت تہی آپ نے عمر عزیز مشائخ طریقت کی خدمت مین صرف کر کے ہجری سنہ نوسو پچاسی مین عالم علوی کو کوچ فرمایا -

---

[1] سرہند کو سہرند بہی کہتے ہین ایک شہر کا نام ہے ۱۲ -

Presented by www.ziaraat.com

یاد شیخ احمد سہرندی

آپ فقہ کے اصول اور فروغ کو اُستادانہ جانتے تھے - اور اکثر اہل تجرید - اور صاحب فنا مشائخ کے ساتھ اعتقاد صحیح رکھتے تھے - اُس مقام کے تمام چھوٹے بڑے ہنگام ضرورت فتویٰ - آپ کے محکمہ مین آکر اپنی مشکلات حل کیا کرتے تھے - ہجری سنہ نو سو چھیاسی مین مفتی قضا کے حکم سے آپنے نقد حیات ملک الموت کے سپرد کر دیا -

یاد شیخ عبدالاحد سہرندی

آپ شیخ عبدالقدوس چشتی کے دلی ارادتمندون مین سے ہین - آپ کو مولویت کا شرف - اور تصنیف و تالیف کا سلیقہ حاصل تھا - بہت سے مفید رسالے آپ کے قلم کے لکھے ہوئے ہین - باطنی شعلہ - پردہ سوز برق تھا - اس کی روشنی مین آپ نے مجاہدہ کے ہنگامہ سے نکل کر مشاہدہ کے خلوتخانہ مین راہ پائی تھی - بڑی عمر تک خوشحال زندہ رہے - مگر وَمِنْكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ؎ کے قبیلہ مین داخل نہین ہوئے -

قال بعض المحققین ارذل العمر زمان الفترة بعد المجاهدة وحال الحجبة عقیب المشاهدة ویقال ارذل العمر مجلس المرء بحیث لا یعرف قدره ویقال ارذل العمر التطوع فی اودیة الحسبان ان شیئا بغیر الله -

بعض محققین نے فرمایا ہے - رذیل ترین حصہ عمر کا وہ زمانہ ہے جس مین مجاہدہ کے بعد فترہ واقع ہو جاوے یا وہ حالت ہے جس مین مشاہدہ کے بعد حجاب واقع ہو جاوے - بعض کہتے ہین رذیل ترین حصہ عمر کا وہ وقت ہے جس مین انسان ایسا پھنس جاوے کہ اپنی عمر کی قدر نہ پہچان سکے - بعض کہتے ہین رذیل ترین حصہ عمر کا وہ زمانہ ہے جس کے اندر انسان اس خیال کے وادی مین خوشی خاطر سے چلے کہ کوئی شے اللہ جل شانہ کے سوا بھی ہے -

یاد (۱) شیخ علاء الدین سارنی و (۲) شیخ خیر الدین سارنی

یہ دونون صاحب - الٰہی تجلیات کے مظہر تھے - پرہیز اور صبر کا مرقع - توکل اور محویت کی چادر

؎ اور تم مین سے کوئی کوئی سب سے زیادہ نکمی عمر (یعنی بڑھاپے) کی طرف لوٹا کر لایا جاتا ہے - کہ دسب کچھ) جاننے پیچھے (آخر مین ستر اہتزاہو کر کچھ بھی (ربوجہ) خاک نہین - ۱۲

دانش اور بینش کا خرقہ اور فقر و فاقہ کی گودڑی - اپنے مشرب کے قد پر پہنے ہوئے تھے - تمام تعلقات سے آزاد خاطر اور آزادانہ رہتے تھے -

یاد شیخ اختیار الدین سارنی

آپ کو تمام اشیا کے روحی تصرفات مین - اور جانداروں کے ضمائر معلوم کرنے مین کامل اختیار تھا -
روایت ہے کہ عنفوان قصبہ سارن چشتیہ اور سہروردیہ سلسلہ مین مراسم ارادت و خلافت ادا کیا کرتے تھے - موحدانہ ولایت احمدی کی چادر اور فقر محمدی کی عبا **علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ** اپنی دوش ہمت پر رکھتے تھے - اور انفسی و آفاقی (عالم ارواح اور عالم شہادت) کی رموز سے واقف تھے - **کما فہم من مضمون بعض مکتوبات لبعضہم الی بعضہا منہا** -

عزیز من - ارباب بصیرت کو تحقیق طور سے دریافت ہوا ہے - کہ آدم **علیہ السلام** اور اُن کے بنی نوع کی پیدائش - ذات اور صفات **جلت عن احاطۃ** کی معرفت کے واسطے ہے - اور معرفت اس مقدمہ پر موقوف ہے - کہ شناخت نتیجہ اس امر کا ہے - کہ عارف اور معروف کے درمیان مین اشتراک اور اتحاد - صورت اور معنی کے اندر پیدا ہو جاوے - نظیر اس کی یہ ہے کہ جب تک کوئی شخص بادشاہ نہین ہو جاتا ہے - وہ دوسرے بادشاہ کے حالات اور اوصاف کا نی **الحقیقت عارف** نہین ہو سکتا ہے - پس انسان بدون اس مرتبہ کے حقیقی مالک الملک - اور اصلی ملک الملوک کو کیسے پہچان سکتا ہے - اس واسطے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جو انسان کو پیدا کیا - تو اپنی سلطنت کی صورت اور ملکیت کی صفت پر پیدا کیا - تاکہ انسان - انسانی سلطنت کی مطابقت - الٰہی سلطنت کے ساتھ اس ترتیب سے دیوے - کہ دل عرش - دماغ کرسی - قوۂ خیال لوح محفوظ روح حیوانی اسرافیل - دوسرے ظاہری حواس اور باطنی قوی ملائک - قبہ دماغ جو اعصاب کا منبت - اور قوت نامیہ کا منبع ہے آسمان اور کواکب - اخلاط اربعہ اور کیفیات ممتزجہ عناصر اور قوت ہائے ہاضمہ و مدبرہ - سپاہ اور اہل کچہری - یکے بادیگرے جڑے ہوئے اعضا وغیرہ رعیت - اور انسانی روح جو یگانگی - بیچونی - اور بیچگونگی کے عالم سے اصل خلقت مین حصہ اپنے ساتھ لیکر آئی ہے - سب پر بادشاہ اور حکمران ہے -

القصہ عالم ارواح پر عالم شہادت کے قیاس کی شرطین انسان کو حاصل کرنا چاہیئے - اور

اور معلوم کرنا چاہیئے کہ جو شخص ازلی عنایت کی مدد سے حبس کا ہیولی - پیر کا ارشاد اور مرید کا شغل ہے اپنی سرداری کے اسباب درہم برہم کر کے ناشناسا ویران جنگل مین جاکر مقیم نہ ہوگا - اور نیز جو ۵۱ مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی کے گروہ مین داخل نہ ہوگا - وہ شخص اس معرفت کے فروغ سے ان معانی کی اصل صفائی دیکھ سکے گا - وہی شخص الٰہی معرفت کی سعادت سے سرفراز ہوگا - اور وہی شخص ۵۲ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ کے دائرہ مین داخل ہوگا - لیکن اس معرفت کا چہرہ بدون فکر کے نظر نہین آسکتا ہے - اور فکر ذکر سے - اور ذکر محبت سے پیدا ہوتا ہے - اور سالک طالب جب تک دنیا کی خرابی خواری - تباہی - اور تناہی (انتہا) معلوم کر کے - اُس کو دشمن قرار نہین دیتا ہے - اور اس کی محبت کو جو بغض - حسد - کینہ - اور نیز دیگر خسیس عادتون اور ناقص سیرتون کا سرمایہ ہے - بالکل سینہ کے اندر سے جھاڑ بہار کر جگہہ پاک صاف نہین کرتا ہے - تب تک اُس کی گردن اس مکار دنیا کی محبت کے طوق سے آزادی نہین پاتی ہے - اور ایزدی محبت جل ذکرہ اُس کی انسانی سلطنت مین پیدا نہین ہوتی ہے وھذا ما اتفق علیہ خاتم النبیین والانبیاء السابقون والاصحاب والاولیاء اللاحقون - امید ہے کہ توحید کی توفیق بخشنے والا اللہ جل شانہ اپنے تمام دوستون کو انفس و آفاق (عالم ارواح اور عالم شہادت) کی یگانگی اور اصل کے اندر سایہ کی فنا کا مکاشفہ روزی فرماویگا - اس انفاس فروشی کی غرض - اس امر کا ظاہر کرنا ہے - کہ اس مقبول جماعت کے کچھہ لوگ تو ظاہر و باطن سے آراستہ اور بیرونی و اندرونی گرشتگی سے پیراستہ تھے - جو فنا اور بقا کے مرحلے - اور جمع و تفرقہ کی منزلین طے کر کے اہل کشف و کرامات ہو گئے - کچھہ لوگون نے کاغذی نقوش کی شناخت اور تحصیل کی سیر مین سخن آفرینی کا منصب پاکر علم کا دروازہ اہل جہان کے سامنے کہول دیا - اور بعض لوگ درویشی - قناعت - گوشہ نشینی - اور تن گدازی کے طریقہ مین مشغول ہوکر تجرید اور تفرید کی شاہرہ پر پڑے -

یاد شیخ یحیی کبیر بختیار

آپ مخدوم جہانیان کے خاص مرید - اور بزرگ خلیفہ ہین - جو کوہستان ملتان اور قندہار کے درمیان ہے - اُس مین رہتے تھے - سیادت اور شرافت کے نسب کے ساتھہ خلافت اور شیخت کا شرف آپنے

۵۱ جو شخص اس (دنیا) مین (دیدہ و دانستہ) اندھا (بنا) رہا - وہ آخرت مین بھی اندھا ہوگا - م ۵۲ جس شخص نے اپنے نفس کو پہچانا - اُس نے اپنے رب کو بھی پہچانا -

حاصل کرلیا تھا - تمام صحرا کے رہنے والے افغان آپ کے ساتھ اعتقاد اور ارادت سے پیش آتے تھے - اب آپ کی نسل کے تمام افراد بختیار کے لقب کے ساتھ مشہور ہین - منجملہ اِن کے ایک شیخ محمد بختیار ہین - تمام ھند کے رہنے والے افغانون کی گردنون مین آپ کی بیعت کا طوق پڑا ہوا ہے - جیسے شیر خان سور اپنے تئین آپ کے مریدون مین سے شمار کیا کرتا تھا - اور اپنی ظاہری سلطنت اور اُس کا تسلط آپ کی باسعادت دعا کا ثمرہ سمجھتا تھا - شیر خان سور ہجری سنہ نوسو سینتالیس مین ھند کے تمام صوبون کا فرمان روا - ہو چکا ہے - شیخ محمد کے فرزند خواجہ خضر دار السلطنۃ آگرہ مین گوشہ گزین تھے انہون نے اپنے آباو اجداد کا طریقہ اور مشرب تعلیم کرتے کرتے زندگی کی شام کو اجل کی صبح کر دیا تھا - منجملہ پرہیزگاران سلسلہ بختیاریہ کے دوسرے شیخ حسن محمد - اور تیسرے شیخ ابابکر تھے - جنہون نے آغاز جوانی مین ترک و تجرید کی توفیق پاکر اپنے بابرکت اوقات خدا پرستی مین گزارے -

یاد سید حسین مشہدی

آپ کے آباے کرام نجف کے ہین - اور خوابگاہ بھروچ گجرات ہے - مخدوم جہانیان کے سعید خلیفہ تھے - اکثر سفرون مین ہمرکاب اور ہم عنان رہنے کا شرف حاصل تھا - آپ کی باحقیقت باتین بالکل سید محمد گیسو دراز کے ہم رنگ تھین - غالباً اِن دونون بزرگون کا باطنی باغ - ایک ہی ندی کے پانی سے سینچا گیا - اور شاداب ہوا ہے -

القصہ - یہ دونون والا فطرت نامور اپنے وقت مین کمالات اسمائی کے عیش محل کی رونق تھے - اور رہنمائی کی صفائی سے فروغ معرفت کی متلاشی اپنی آنکھون مین خدا شناسی اور حق بینی کا سرمہ لگاکر نورانی رکھتے تھے - **نفعنا اللہ والمسلمین ببرکات آثارہم اجمعین -**

یاد سید شیخ ابن شیخ عبداللہ عندروسی صادقی یمنی حضرموتی

آپ عالی نسب سادات مین سے ہین - نسب مین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو پہونچتے ہین - حدیث - اسمار رجال - اور انساب کے علم مین - سیر و تاریخ مین - اصطلاحات تصوف مین - اور بیان عرفان مین کامل طور پر تبحر اور رسائی رکھتے تھے - داد و دہش کی ہمت کی - اور اخذ و جر سے درگزر کرنے کی مشق اعلیٰ درجہ کو پہونچائی تھی - اپنی مدۃ العمر مین کسی امیر و وزیر کے دروازہ پر نہین گئے

اپنے عالی خاندان آباؤ اجداد کا سلسلہ صحیح ہوتے ہوئے۔ قادریہ خانوادہ اور مغربیہ خاندان میں اپنی ارادت اور خلافت کی نسبت قایم کرتے تھے۔

یاد شریف شیخ

ذاتی اور اکتسابی دونوں طرح کی شرافت آپ کو حاصل تھی۔ دسویں دور کے اخیر حصہ تک حیات کی مسند پر بیٹھے رہے۔ راقم گلزار بھی شریف کی شریف ملازمت سے بہرہ یاب ہو چکا ہے۔ احمد آباد کے محلوں میں سے ایک محلہ جوہری واڑہ ہے۔ اُسی میں آپ کی خوابگاہ ہے۔

یاد شیخ عبد المعطی

آپ اپنے وقت کے بزرگ محدثین میں سے ہیں۔ حدیث کی تصحیح اور سند آپ کی ایک واسطہ سے امام سخاوی مصری کی خدمت میں پہنچتی ہے۔ احمد آباد میں رہتے تھے۔ قادریہ اور مغربیہ خانوادہ میں اعتقاد ارادت رکھتے تھے۔ ہجری سنہ نوسو چوراسی میں عالم علوی کو کوچ فرمایا۔

یاد شیخ عبد اللہ و شیخ رحمت اللہ

ان دونوں بزرگواروں کی زادبوم سیوستان سند ہے۔ ایک تو انہوں نے شہر مدینہ میں رہکر زادہا اللہ شرفاً علم حدیث کی تحصیل بہت کچھہ کی تھی۔ دوسرے شیخ علی متقی کے ساتھہ شیخ ابوالحسن بکری شافعی مصری کی ملازمت میں اور نیز دیگر والا سند محدثین کی ملازمت میں حاضر ہو کر احادیث کی تصحیح کی۔ اور عالی درجہ کی سندیں لی تھیں۔ لہذا یہ دونوں بزرگوار شیخین منی کے لقب سے مشہور تھے۔ بالآخر گجرات میں آکر دونوں نے احمد آباد میں مکان قیام تجویز کر لیا تھا۔ لیکن شیخ عبد اللہ کو حجاز کی طرف پھر لوٹ جانے کی توفیق ہوئی۔ اور ہجری سنہ نوسو چوراسی میں مدینہ معظمہ کے اندر اُخروی خوابگاہ اختیار کی۔

یاد سید عطا محمدؒ

آپ کا لقب علاء الدین ہے۔ صحیح النسب سادات۔ اور سلسلہ قادریہ کے عالی مرتبہ مشائخ میں سے ہیں۔ احمد آباد گجرات میں ریاضت اور عبادت کے لئے۔ ایک حجرہ تجویز کر لیا تھا۔ ہجری سنہ نوسو اکتالیس تھا۔ کہ جنت آشیانی ہمایون شاہ نے جب صوبہ گجرات فتح فرمایا۔ تو سلطان بہادر ابن مظفر گجراتی شکست کھا کر جزائر کے سواحل کی طرف بھاگا۔ اُس وقت سید نے بھی بہادر کے لشکر کے ہمراہ ہجرت کی تقدیری کرشمہ سے۔ دریا کے ایک ساحل پر اسیر فرنگ ہو گئے۔ اور جب وہان سے رہائی ملی۔ تو حرمین محترمین

زادھا اللہ شرفاً کے طواف سے سعادت حاصل کی۔ پھر وہان سے تھوڑی سی ہی مدت مین قدیمی وطن کی طرف بازگشت فرمائی۔ آپ کے حالات کا بیان کسی قدر اِس طرح پر ہے کہ ایام سال کا اکثر حصہ روزہ مین گزرتا تھا۔ روزہ کے اندر افطار کا سبب ضیافت کے سوا اور کوئی نہین ہوتا تھا۔ آپ کا رات کا کھانا صرف ایک پیالہ شوربا سے باقلا۔ اور ایک پیالہ دودھ ملا ہوا قہوہ تھا۔ دونون پیالون کا وزن پانچ چھ چمچہ سے زیادہ نہین ہوتا تھا چشتیہ۔ سہروردیہ۔ مغربیہ۔ اور بخاریہ خانوادہ سے بھی اجازت۔ خلافت اور ارشاد کا خرقہ ملا تھا۔ عربی شعر شیخ ابن فارض مصری کی روش پر کہا کرتے تھے۔ اعجوبۃ الزمان۔ اور نادرۃ الدوران۔ یہ دو دیوان آپ کے۔ ارباب سخن مین مشہور ہین۔ ماہ ربیع الاول ہجری سنہ نوسو چھیاسی مین اُخروی سفر فرمایا۔ آپ کی قبر اوسی خانقاہ مین بنائی گئی۔ جس مین رہتے تھے۔ پانچ بیٹے اور تین خلیفہ چھوڑے۔ سب رشید تھے۔ اولین فرزند سجادہ نشین تھے۔ سید عبدالرزاق نام اور ابوبکر کنیت تھی دوسرے فرزند سید نصیر نام اور ابو صالح کنیت تھی تیسرے فرزند سید محمد۔ چوتھے فرزند سید علی۔ اور پانچوین سید احمد تھے۔ اولین خلیفہ شیخ بہاء الدین۔ دوسرے خلیفہ شیخ محمد۔ اور تیسرے خلیفہ شیخ ابراہیم تھے۔ یہ تمام اولاد اور خلفا۔ رہنمائی کی مسند پر ظاہری و باطنی کمالات۔ دینی و دنیوی سعادت۔ اور علمی وعملی شرف سے آراستہ اور پیراستہ تھے۔ اور زمانہ کے مشائخ اور اولیا کے حلقہ مین کامل طور پر امتیاز رکھتے تھے۔

یادِ شیخ کلیم الدین موسی گجراتی

آپ نامور علما مین سے ہین۔ تقریر اور تحریر مین فصیح زبان اور شیرین قلم تھے۔ کئی طرح کی عبادات مین اپنی اوقات منضبط رکھتے تھے۔ شمس عالم اور قمر عالم آپ کے فرزندانِ رشید ہین۔ یہ دونون صاحب اسرارِ حقانی انوار اور ربانی تجلیات کے مظہر تھے۔ ان تینون اصحاب کی خوابگاہ احمد آباد مین ہے۔

یادِ شیخ نصیر جمال

آپ کی خوابگاہ نوساری مین ہے۔ جو گجرات کے پرگنات مین سے ہے۔ آپ شیخ الشیوخ سہروردی کی پاک نسل سے ہین اپنے زمانہ کے قطب تھے۔ بہت سے لوگ آپ کی ہدایت سے کمال کے درجہ کو پہونچے۔

یاد شیخ شریف محمدؒ

آپ ہجری سنہ نوسو چوراسی مین منڈو (مانڈو) مین تھے۔ تصوف کا آغاز۔ علم کی تحصیل۔ جواہر خمسہ کا عمل۔ دعوات کی استجازۃ۔ اذکار کی سند۔ اور اشغال ورشتہ الحق کی تعلیم۔ یہ تمام کام آپنے شیخ محمود جلال شطاری کی خدمت مین کئے تھے۔ جو راقم گلزار کے مربی ہین شیخ نصیر جمال کی نسل مین سے ہین۔ کشایش (کشف ہونے) کے بعد چند روز آپنے قصبہ دیواس مالوہ کے کوہسار مین ریاضت کی۔ اور یہان سے حضرت غوث الاولیا کی زیارت کے واسطے گوالیار کو گئے۔ گوالیار پہونچکر شیخ عبداللہ سجادہ نشین کی خدمت سے اور شیخ ضیاء اللہ۔ اور نیز یہان کے دیگر مشایخ کی خدمت سے فیض حاصل کیا۔ پھر یہان سے دہلی کی سیر کے واسطے روانہ ہوئے۔ دہلی مین اہل دہلی کے قلوب اور قبور کی زیارت کی۔ پھر گجرات کو لوٹ آئے۔ اب اپنے آبائے کرام کے وطن مین۔ چراغ معرفت روشن کر کے۔ گوشہ گزین ہین۔ ہجری سنہ ایک ہزار اٹھارہ تک خبر ملی ہے۔ کہ مسند حیات پر بیٹھے ہوئے تھے۔ خدا کرے۔ عمر دراز ہو۔

این ترانہ در پردہ شکر گزاری ست

الحمد للہ المعین علی اتمام ما اراد ظہورہ فی الازل منا کہ چارون صدیون کے بیدار دل اصحاب جو اخروی خوابگاہ کے تہ خانون مین آسودہ ہین۔ اِن کے سعیدانہ حالات کے لکھنے سے فراغت ہوئی اور جو شب زندہ داران خلافت ظاہری زندگانی کے دالان مین تلقین وارشاد کی انجمن۔ ان ایام مین گرم رکھتے ہین۔ اُن کے بابرکت حالات لکھنے کے واسطے ایزدی تجلیات کے دربار سے مجکو شروع کرنے کی توفیق ملی اعلموا ایہا الجالسون علی بساط القرب والحجوب کہ یہ بات کسی اہل دانش کے یقین مین نہین آتی ہے۔ کہ ارباب سیر و تاریخ۔ اصحاب تذکرہ و تبصرہ۔ اور اہل انساب واسماء رجال۔ اس امر کا شکر کیونکر ادا کرین کہ محیی علی الاطلاق نے اُن کے خامہ تصنیف کے ذریعہ نفس کتابت مین کرامت کے طور پر عادۃً احیاء اموات اور ابقاء نسل انسانی کی وہ خاصیت عطا فرمائی ہے۔ جو نطق کے ذریعہ سے انفاس مسیحائی کو بطور معجزہ عطا فرمائی تھی۔ یا یون کہئے۔ وہ خاصیت رعایت و شفقت کے طور پر نفس رحمانی کے ساتھ

مخصوص ہر اور [۵۱] مَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَى النَّاسَ جَمِيعًا کے ثواب کا خلعت مصنفین کو پہنا کر کافی امتیاز بخشا ہے۔

اس مین شک نہین - کہ طبیعت اور فطرت کے اہل حقیقت اور صاحب طریقت گروہ نے عالم ارواح اور عالم اجسام کی رموز دانی کے دریا مین جو اپنے ادراک کا جال ڈالا ہے - اِس تلاش سے اُن کی غرض سوا ے اس کے نہین ہے - کہ عالم شہادت اور عالم ترکیب کے بیابانی شکار کے بارہ مین تو حلال وحرام - اور منع و اجازت کی نسبت کہین اختلاف اور کہین اتفاق ہے - لہذا اپنی فرصت کا وقت اس شکار کے کام مین صرف نہین کرنا چاہئے - تاکہ روز پرسش کی کشاکش سے - جواب دہی کی کش مکش مین گرفتار نہ ہونا پڑے - بلکہ بجاے اِس کے فنا اور استغراق کے دریا مین مراقبہ کو شکار کا موقع دیا جاوے - اور کشف اور عین الیقین کے ذریعہ سے مرکبات اور مجردات کے حقائق کو شکار کر کے حقیقۃ الحقائق کے دستار خوان پر **الاکل علی ملک المبیح** کے فتوی کے بموجب اپنے لئے مباح کیا جاوے - تاکہ فرقانی بطون کی عرفانی مجلس مین آیۃ [۵۲] اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ کے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہو۔

قیل المراد من البحر الفناء فی الله ومن الصید حقائق الموجودات ومراکز الکائنات۔ کما قال بعض المحققین فی تفسیره حکم البحر خلاف حکم البر فاذا غرق العبد فی بحر الحقائق سقط حکمه فصید البحر مباح له لانه اذا غرق صار محوا فانما الیه ولیس به ولا منه اذ هو محو والله غالب علی امره۔	کہا گیا ہے - کہ بحر سے مراد فنا فی اللہ اور صید سے مراد موجودات کی حقیقتین اور کائنات کے مرکز ہین۔ جیسا کہ بعض محققین نے اِس آیۃ کی تفسیر مین فرمایا ہے بحر کا حکم بر (جنگل) کے حکم کے خلاف ہوتا ہے - جب بندہ حقائق کے دریاؤن مین غرق ہوا - تو حکم بری اُس پر سے ساقط ہو گیا - اور اس وقت مین دریا کا صید اُس کے واسطے مباح ہو جاتا ہے - کیونکہ بندہ جب غرق ہو گیا تو وہ محو ہو گیا - بس کوئی بات نہ اُس کی طرف سے نہ اس کے ساتھ ہے - اور نہ اُس کی طرف سے ہی کیونکہ وہ تو محو ہے اور اللہ جل شانہ اپنے حکم پر غالب اور اقتدار ہے۔

[۵۱] جس نے مرتے کو بچا لیا - تو گویا اوس نے تمام آدمیون کو بچا لیا ہ [۵۲] دریائی شکار تمہارے لیے حلال کیا گیا ہے ۱۲

اس بنیاد پر اعتقاد اور اخلاص کی منزلون کے رہنے والون اور چلنے والون کے حال وقال
کے مناسب یہ ہے - کہ اس جماعت کے جس حال اور قال کو اپنے ادراک کی ترازو سے صحیح صحیح وزن
نہ کرسکین - یا جس حال وقال کو اپنے حوصلہ کے ظرف مین نہ لاسکین - اُس حال وقال کی تحقیق
اور تصحیح سے متعرض نہ ہون - کیونکہ جس شے کو اس جماعت نے آفتاب کشف کی روشنی مین پایا ہے
اُس کو یہ لوگ چراغ عقل کے پرتو سے نہین دیکھہ سکتے ہین - لراسمہ

از فروغ شمع شب را روز نتوان ساختن	از خرد جان را جہان افروز نتوان ساختن

یاایها الذین آمنوا لا تسئلوا
عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم قال
بعض المحققین فی تفسیرہ اذا اسبل
علیکم ستر اللطف فلا تتعرضوا
للعلم بما اخفی علیکم فیتنغص
بالتجسس علیکم عیشکم ویقال
لا تتعرضوا للوقوف علی محل الاکابر
فلا تستوجبون ذلک فیسوء کم
تقاصر رتبتکم -

مسلمانو! بہت باتین (کرید کرید کر) نہ پوچھا کرو - کہ اگر تم
پر ظاہر کردی جائین تو تم کو بری لگین - اس آیۃ کی تفسیر
مین بعض محققین نے فرمایا ہے - جب تمہاری آنکھون پر
(مصلحۃً کسی امر کے مخفی رکہنے کے واسطے) مہربانی کا پردہ ڈال دیا جاوے
تو جو امر تمہارے اوپر مخفی رکہا گیا ہے - اُس پر علم حاصل کرنے کے
درپے نہ ہو - کیونکہ اس تلاش سے تمہارے اوپر تمہارا عیش
منغص ہوجاوے گا - اور بعض کا قول یہ ہی کہ تم اکابر کے مقامات
پر وقوف حاصل کرنے کے درپے نہ ہو - کیونکہ اکابر یہ علم تم کو دنیا
(اپنے اوپر) واجب نہین سمجھین گے - اور پہر تم کو اپنے مراتب
کی کمی بری معلوم ہوگی -

پس یہی بہتر ہے - کہ اصحاب دعوت اس کتابی کہف (غار) کے اندر عبارت کی قیلولہ گاہ مین بے اعتبار
اغیار کی نظر سے اپنے تئین پوشیدہ رکہین - اور حقائق ومعارف بیان کرنے کے مقام پر بظاہر تحت رحمت
کے سونے والون کی طرح سے خاموشی - اور باطن مین محفل زندگانی کے مسند نشینون کی مانند
گویائی اختیار کرین - تاکہ ان کی رہنمائی کی ہمیشہ رہنے والی بہار - طالب افسردہ دلون کی زمین استعداد
سے مل کر اُس زمین کو الرضوان عنہم وعنہ کا باغ بنا دیوے - الی یوم الوقت المعلوم -

یاد شیخ عیسیٰ ابن شیخ قاسم سندہی

جب آپ کی عقیدت کے آفتاب سے وحدت کی شعاعین نکلین - مقبولیت کے چاند مین معائنہ

Presented by www.ziaraat.com

کا اقتباس ہو- مراقبہ مشاہدہ کے جہان کو حاوی ہو - ہمت کا سایہ دار درخت - بدنصیب دردیشون کے سرون پر چتر کا کام کرے - ہنگام ارادت آپ کی دست بوسی - ایزدی عرفان کا سرمایہ بخشنے - تلقین کی گوہرفشان زبان - آلہی وجدان سے خزانہ کا راستہ دکھادے - ایک لحظہ کی باطنی توجہ ملک وملکوت (عالم شہادت اور عالم ارواح) کے کام بناوے - اور آپ کی کشادہ پیشانی کا شیوہ - ربانی لوگون کی دل ربائی کرے - تو کیونکر کہا جاسکتا ہے - کہ آپ کے وجود کا باغ صرف علوم اور فضائل کی بہار سے سرسبز ہے - بلکہ یون کہنا نہایت موزون ہے کہ آپ کا فیض رسان وجود تمام عقول اور کل علوم کے چمنستان کا نوروز ہے - مدظلہ العالی آپ شیخ لشکر محمد عارف کے مرید اور خلیفہ ہین - اگر تصوف کے شہرستان کو شیخ لشکر محمد عارف کی بصیرت کا قدم فرسودہ کوچہ اور سلوک کے سنسان جنگل کو صاحب ممدوح کی دانش کے قدمون سے کہندی ہوئی گھاٹی کہا جاوے تو ناموزون نہ ہوگا قدس سرہٗ -

شیخ علیسی کی زادبوم ایرج پور دارالسلطنۃ صوبہ برار رہے - ایک روز آپ نے فرمایا -

جن ایام مین میری مان مجھسے امیدوار تہین - اُن ایام مین پدر بزرگوار کے اُستاد نے خواب دیکھا - حضرت سلیمان علیہ السلام میرے گھر تشریف لائے ہین - انہین ایام کے قریب قریب میری مان نے یہ خواب دیکھا - کہ مولانا یونس ہمارے گھر آئے ہوئے ہین جو ایک عالم متبحر اور درویش مستغرق تھے - ان ایام مین پدر بزرگوار ایک گانون کو گئے ہوئے تھے - جو ایرج پور کے نزدیک ہی ہے - والدہ ماجدہ نے علی الصباح عمی واستادی شیخ طاہر محدث کی خدمت مین حاضر ہو کر یہ واقعہ خواب کا عرض کیا - عم مکرم نے فرمایا - تمہارے اس شکم سے ایک فرزند پیدا ہوگا - جس کو دونون جہان کی ریاستین نصیب ہونگی بالآخر عم مکرم کے موثر انفاس کے فیض سے روز یکشنبہ تاریخ پانچوین ذی حجہ ہجری سنہ نوسو باسٹھہ یا تریسٹھہ کو عنصری تصویرخانہ مین میرا نقش نمودار ہوا - عم مکرم نے تمناً اپنے عم کے ہم نام میرا نام علیسی رکھا - عم مکرم کے عم محترم - دونون جہان کے فضائل اور کمالات سے آراستہ - قرآن کے حفظ اور قراۃ کے ساتھہ نامور - اور سخاوت و دولت مین شہرہ روزگار رہتے - اس کے بعد پدر بزرگوار - اُس موضع سے لوٹ کر آئے کہ جس موضع کو گئے ہوئے تھے - تو انہون نے اپنے اُستاد کی خواب کی بنیاد پر یہ چاہا -

Presented by www.ziaraat.com

کہ میرا نام سلیمان رکھیں لیکن بڑے بھائی کی بزرگی اور ادب کے لحاظ نے باز رکھا۔ بہر تاریخ پانچویں محرم ہجری سنہ نوسو اکیاسی کو پدر بزرگوار کا سایہ میرے سر پر سے اُٹھ گیا۔ اسی سال اپنے عم مکرم رحمہ اللہ کے ہمراہ سامان اقامت اٹھا کر برہان پور خاندیس میں چلا آیا۔ اور ہم دونوں نے یہیں مکان تجویز کر لیا۔ ہجری سنہ نوسو پچاسی تھا۔ کہ رہنما پیر کی تلاش کے واسطے۔ جو معرفت کی آباد اور با فروغ بستی میں پہونچادیوے۔ سیاحی کی شورش نے دل کے اندر سے پانوں باہر نکالا جب مکان سے نکل کر مسافرت کے راستہ میں چل کھڑا ہوا۔ تو دوسری منزل پر قصبہ کولہ واقع ہوا۔ اِس کے قریب پہونچکر یہ تلاش ہوئی۔ کہ منزل پر جلد پہونچکر کسی عزیز آشنا کا مہمان ہونا چاہیے۔ یہ خیال دل میں استحکام کے ساتھ قایم ہوا۔ اور اس اندیشہ سے خاطر میں ایک قسم کی شگفتگی تھی۔ ایکبارگی ایک گھاٹی میں راہ بھول گیا۔ کوہستان اور بیابان میں بہت کچھ سرگردانی اُٹھائی۔ اتنے میں دور سے ایک ویران دیہہ نظر آیا۔ میں سمجھا۔ کہ پھٹے پُرانے کپڑے جو پاس ہیں۔ یہ بھی لٹ جاوینگے۔ یہ خیال کرتے ہوئے فقیر اور رفیق دونوں شکستہ دل اور دعا کنان پانی کی تلاش میں گانوں کے کنارہ پہونچے ویرانہ کے گوشہ میں جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنھوں نے ہم درویشوں کو دیکھا۔ اور دوستی دلجوئی۔ فروتنی۔ اور خوش دلی کے ساتھ گانوں کے اندر لے گئے۔ اور جو کچھ اُن سے ہوسکا۔ پرستاری میں کوتاہی نہیں کی۔ اس کے بعد آیندہ منزل کے واقعات بھی اسی روز کی طرح پیش آئے۔ یہ دو قوی ثبوت دیکھکر توکل کا خیال دل میں پیدا ہوگیا۔

القصہ جب میں اجین مالوہ میں پہونچا۔ تو شیخ عبدالکریم ابن شیخ راجے محمد قادری علیہ کی خانقاہ میں اُترا۔ اُن ایام میں مالوہ کے جاگیردار اور امیران اعظم ایک اہم کام کے واسطے شہر کی حدود میں خیمے لگا لگا کر ایک جگہ جمع ہوئے تھے۔ شہر کے مشائخ اور عالموں نے چاہا کہ میری ملاقات اِن اصحاب سے کرادیں اور میں نے علم۔ پرہیز۔ فقر۔ اور قناعت غرض کہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی خوشنودی کے واسطے عرق پیشانی سے فراہم کیا ہے۔ اوسکو قلیل المقدار تنخواہ کے عوض بیچ دیں۔ سبحان اللہ۔

راقم گلزار بھی اُن ایام میں وہاں موجود تھا۔ آپ کے دیدار سے بہرہ یاب ہوا تھا۔ اور بیچنے والوں کے

خلاف راے دی تھی - چونکہ لوگون کے قرارداد کو آپ کے امام پذیر ضمیر نے پسند نہین کیا - لہذا دوسرے روز پیغام کے ذریعہ سے سب کو رخصت کر کے - سارنگ پور کا راستہ لے لیا - آپ کہتے تھے -

"جب مین سارنگ پور پہونچا - تو شیخ عبدالملک شطاری کی ملازمت مین حاضر ہوا شیخ عبدالملک شطاری شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی کے خلیفہ تھے - اور سالک تھے - مگر اہل توحید و تحقیق - بہت کچھہ مہربانی فرمائی - اور معرفت کی باتین تعلیم کین - میرا ایک رفیق تہا - جس کا دست راست کار آمدنہ تہا - کج تہا جب کہانا سامنے آیا - تو اُسنے بایان ہاتہہ خرقہ کے اندر سے نکالا - اور مذاق سے کہا - روایت کے بموجب عیسیٰ کے ساتھہ اندہا شخص ہونا چاہیئے - نہ کج ہاتہہ والا - تہوڑی دیر اسی قسم کی باتون سے دل بہلتا رہا - پہر جب مین گوالیار کو گیا - تو یہ چاہا - کہ آلہی مجذوب سید کبور حسینی کی قبر پر جاؤن - فوراً دل مین یہ بات آئی - کہ جب تک حضرت غوث الاولیا کے روضہ کی آستانہ بوسی سے سعادت حاصل نہ کرلون گا - تب تک کسی دوسری جگہہ نہین جاؤن گا - جب مین قبلہ خدا پرستان حضرت غوث الاولیا کے حظیرہ مین پہونچا - تو دل مین آرام اور بصیرت پیدا ہوکر کچھہ ایسا جما - کہ ہمیشہ فاتحہ کو حضرت غوث الاولیا کی روح پر فتوح کا تحفہ کرتا رہتا ہون - پہر گوالیار سے روانہ ہوکر دارالسلطنتہ آگرہ مین آیا - یہان پر قاضی جلال الدین ملتانی علمی مدرسہ کے اُستاد اور خانقاہ کے صوفی تھے - اِن سے ملا - انہون نے اول ہی - رئیس المحدثین عمی شیخ طاہر کے حالات دریافت فرمائے - مینے جواب مین مانڈو کی کیفیت بیان کی - اُس وقت مولانا ابوبکر عطار اللہ - اور حکیم اسحق لاہوری بیٹھے تھے - اُنہون نے کہا - یہ مہمان شیخ طاہر کے بہائی کا بیٹا ہے - بہت خوش ہوئے - اور بہت دلجوئی کی - مینے چند روز گران کمائی پر چند تارکان دنیا کے ساتہہ بسر کئے - ہر روز کسی قدر نقد ہاتہہ آجاتا تھا - اور شکم پروری کے شاہو جاتا تہا - یہ دیکھکر دل مین خدشہ پیدا ہوا - شاید میری درویشی - ایزدی درگاہ مین قبول نہین ہوئی - جو ہر روز تونگرانہ - سیری کے ساتہہ گزرتی ہے - اس اندیشہ پر مین ویسا نہ آزمایا گیا - اس آزمائش مین ظاہر ہوا - کہ اس طرح کا توکل بہی شرک خفی ہے - اور قوت القلوب مین جو التوکل ھو الفراد عن التوکل[لہ] کا بیان ہے - وہ یہین سے ہے - جب اس تفنیہ

من بھی خوب اندیشہ کیا گیا - تو تسلسل کی صورت معلوم ہوئی - پس حیرت ہوئی - کہ توکل کیا چیز ہے - بحکم الٰہی - نفس ملہم نے آگاہ کیا - کہ اسم قوی اور متین کی اُس تجلی کو توکل کہتے ہین - جو سالک کے دل پر پڑے - یعنی جب تک درویش کا دل اِن دونون بزرگوار اسمون کا تجلی گاہ نہین ہوجاتا ہے - تب تک اوسکو متوکل نہین کہتے ہین - اور یہ توکل - توحید حق اور فناے خلق کے معنی مین ہے - قصہ کوتاہ مینے برہان پور کو بازگشت کی - یہان آکر ایک حسین منظر کے حسن پر دل مائل ہوا - اور محویت کی نوبت یہان تک پہونچی - کہ کتاب پڑہنے کے وقت صحیفون کے حروف اور خطوط سے - نام محبوب کے نقش کے سوا - کچھہ نظر مین یا اندیشہ مین نہین آتا تھا - اور نماز کی محراب مین محبوب کی صورت نے صنم ہونے کی شان اختیار کی - بلکہ اور اکات اور حواس اپنے مدرکات سے بیکار ہوکر محبوب کے سوا کچھہ معلوم نہین کرسکتے تے - قوۃ ذائقہ - پانی کو دودہ سے جدا نہین کرسکتی تہی - اور کان - نغمہ کو نوحہ سے علیحدہ نہین پہچانتے تے - میرے سودا کی کسی قدر کیفیت استادی عم مکرم کو معلوم ہوئی - تو فرمایا - ایسی استعداد والا اگر رسمی علم کی طلب چہوڑکر ایزدشناسی کے دامن سے لٹک جاوے - تو سب سے زیادہ جلدی مقصد مین کامیاب ہوجاوے - بالجملہ چونکہ محبوب کی صورت نظر کے سامنے سے بالخصوص نماز کے اندر - تغافل کرنے اور لاحول پڑہنے پر بھی دور نہین ہوئی - اور مینے اِس بات کو ازروے شریعت ناروا جانا - لہذا شیخ لشکر محمد عارف شطاری قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوکر اصلیت گراہی بیان کی - اِن ایام مین طالبان ہدایت کی عنان شیخ لشکر محمد عارف کے دست رہنمائی مین تہی - شیخ لشکر محمد عارف نے فرمایا - تین روز روزہ رکہو - اور چوتھے روز تلقین ذکر لو - ذکر کے نور سے - یہ وسواس نیستی کی طرف کوچ کرجاوینگے - چنانچہ مینے ایسا ہی کیا - ہنوز تیسرا روزہ افطار نہین کرنے پایا تہا - کہ میرا دل اُس تعلق سے یکبارگی ہٹا - اور تلقین کے روز دل کے اوپر ذکر نے ایسی جگہہ پکڑی کہ گہر کی طرف واپس آنے کے وقت بازار کے چراغون سے اللہ جل شانہ کے نام کے سوا کچھہ بھی نظر نہین آیا - اور اِس چلہ کے آغاز مین تمام بدنی اعضا سے بلکہ ہر ایک بال کی جڑ سے

ذکر مذکور مینے گوش خیال سے سن لیا- اسی چلہ کے انجام مین توحید کا تخم - زمین دل پر بکھیرا گیا- اور دوسرے چلہ کی بہار سے گلستان بنا دیا گیا- اب مین اُسی گلستان سے بے شمار پھول- تصنیف اور تلقین کے ذریعہ سے- دوستان حال و استقبال کے واسطے ذخیرہ کرتا ہون"

ایک روز یاد کر کے آپ فرماتے تھے-

"رمضان کا مہینا اور ہجری سنہ ایک ہزار تیرہ تہا- ایک رات اعتکاف کے اندر مجہہ معتکف سراپا عبودیت کی خاطر مین یہ بات آئی- کہ اس وقت مین تمام اصحاب کو جمعیت اور حضور حاصل ہے- اور حصن حصین کی حدیث مین لکھا ہے- کہ رقت قلب کا وقت دعا کی قبولیت کا محل ہے- لہذا مجکو دعا کا ہاتہ قبولیت کی امید پر اُٹھانا چاہیے- ہنوز یہ خیال نفس ناطقہ سے آگے بڑہکر زبان تک نہین آنے پایا تہا کہ مینے حق سبحانہ تعالی کو اُن تمام مظاہر سے آشکارا دیکھ لیا جو نظر آتے تہے مع ذلک سوال کا خیال اس بنیاد پر دل سے دور نہین ہوا- کہ مرتبہ عبودیۃ اسی صورت مین ثابت ہوتا ہے-

انما یسال العبد امتثالا للامر الذی وقع فی قوله تعالی[1] اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ فالعبد المحض لله سبحانه من هو لیس فیه شوب ربوبیة وشائبة رفیة لامر سواه ولیس لهذا الداعی همة ورسوم متعلقة فیما سال فیه من مسئول معین وغیر معین وانما همته مصروفة الی الامتثال فقط غیر متجاوزة

بندہ دعا صرف تعمیل حکم کے واسطے کرتا ہے جو اللہ جل شانہ کے قول ادعونی استجب لکم مین واقع ہوا ہے- کیونکہ خالص اللہ جل شانہ کا بندہ وہی ہوسکتا ہے- جس مین ربوبیتہ کا لگاؤ- اور اللہ تعالی جل شانہ کے سوا کسی اور شے کے ساتھہ پھناؤ نہ ہو- مذکورہ بالا سائل کا قصد اور ارادہ اُس شے کے متعلق نہین ہوتا ہے- کہ جس کے بارہ مین اُس کا سوال ہوتا ہے- خواہ وہ مسئول معین ہو- یا غیر معین ہو- بلکہ سائل کا قصد تمام و کمال صرف تعمیل حکم کی طرف متوجہ

[1] لہ- ہم سے دعا مانگتے رہو- ہم تمہاری دعا قبول کرینگے-

الی مطلوب سواہ فانہ لایجوز
ان یکون مطلوبا لان من شان المطلوب
ان یکون موجودا فی نفس الامر
ومفقودا عند الطالب باعتبارہ
والغیر وما سواہ معدوم فی
نفسہ فلا یکون من شانہ
ان یطلب فلا ینبغی ان یطلب احد احدا
سواہ فاذا اقتضی الحال السوال اللفظی سال
عبودیۃ واذا اقتضی التفویض و
السکوت عن الدعاء سکت عنہ

فسنح هذا المرجو فی صورۃ التمیز
علی خاطری عند تخیل السوال معا
الیست الموجودات یمکن ان تتصف
بالرحمۃ الرحیمیۃ کما اتصفت بالرحمۃ
الرحمانیہ علی مقتضی رحمتی[۱] وسعت
کل شیئ لان الشیئ اذا اتصف بالرحمۃ
الرحمانیۃ التی هی عبارۃ عن نفس الرحمن
وهو تجلی الوجود الواجب تعالی
فلا یلیق ابتلاءہ بالقهر والعذاب
لان صفۃ الرحمۃ ثابتۃ للحق
سبحانہ بالذات وبالقصد
وصفۃ القهر بالعرض وبالتبع

ہوتا ہے - اور اللہ جل شانہ کے سوا کسی دیگر مطلوب کی طرف
متجاوز نہین ہوتا کیونکہ غیر اللہ کا مطلوب بنانا جائز نہین ہے
اس واسطے کہ شان مطلوب یہ ہے - کہ وہ نفس الامر مین ضرور
موجود ہو - مگر طالب کے نزدیک اُس کے اعتبار سے مفقود ہو
اور غیر اللہ اور ماسوائے اللہ فی نفسہ
معدوم ہین - لہذا اُن کی شان مین یہ بات داخل نہین ہے
کہ مطلوب بنائے جاوین - پس ہرگز یہ بات سزاوار نہین ہے - کہ
کوئی شخص بھی اللہ جل شانہ کے سوا کسی اور شے کو مطلوب بنائے
اس صورت مین اگر حال - لفظی سوال کا مقتضی ہو - تو
عبودیۃ کی راہ سے سوال کرے - اور اگر حال تفویض اور سکوت
عن الدعاء کا مقتضی ہو - تو دعا سے سکوت کرے -

پھر معًا خیال سوال کے ساتھ ہی تمیز و
تفریق کے طور پر میرے دل مین یہ سوال پیدا ہوا
کہ اگرچہ تمام موجودات بمقتضائے رحمتی وسعت کل شئے
رحمۃ رحمانیہ کے ساتھ متصف ہین - اور دلیل اس کی
یہ ہے - کہ جب کوئی شے رحمۃ رحمانیہ کے ساتھ متصف ہو چکی
جو عبارت نفس رحمن سے ہے - اور نفس رحمانی بعینہ وجود واجب
تعالی کی تجلی ہے - تو پھر یہ بات کب موزون ہے کہ وہی شے قہر اور
عذاب مین مبتلا ہو - لیکن کیا یہ ممکن نہین ہے - کہ موجودات جس طرح
رحمۃ رحمانیہ کے ساتھ متصف ہوئی ہین - اسی طرح وہ
رحمۃ رحیمیہ کے ساتھ بھی متصف ہوئی ہون - کیونکہ
حق سبحانہ کے واسطے صفۃ رحمۃ بالذات اور بالقصد
ثابت ہے اور صفت قہر بالعرض اور بالتبع -

[۱] ہماری رحمت اہل و نااہل سب چیزون کو شامل ہے ۱۲ ط

وعلی هذا اما قال البیضاوی فی قوله تعالیٰ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۵ وعدم غفران الشرک مقتضی الوعید فلا امتناع فیه لذاته لیمتنع التردید[۵۳] والتعلیق بان تمت[۵۴] کلمۃ ربک بالحسنیٰ

اور اسی اصول پر مبنی ہے۔ یہ جو قاضی بیضاوی نے فرمایا ہے اللہ جل شانہ کے قول پاک ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم کی تفسیر میں وعدم غفران الشرک مقتضی الوعید (ترجمہ) یعنی شرک کا نہ بخشنا مقتضائے وعید ہے۔ اس بیان میں بذاتہ کوئی تناقض نہیں ہے۔ کہ جس کی وجہ سے تردید[۵۳] اور کلمات تمت کلمۃ ربک بالحسنی کے ساتھ تعلیق ممتنع ہو۔

آپ کی تصنیفات کا شمار یہ ہے (۱) روضۃ الحسنی (۲) اور عین المعانی یہ دونوں رسالے نود و نہ نام الٰہی کی شرح ہیں۔ اول اول ہے۔ اور ثانی کا ثانی نہیں ہے۔ (۳) انوار الاسرار۔ قرآنی تاویلات کے بارہ میں دوسری ذی تاویل اور حقائق نما تفسیروں پر نظر کر کے ثانی نقش ہے جس کو آپ کی فطرت کے نقاش نے معانی کے بدیع نگار قلم سے لکھکر اہل زمانہ کے سامنے پیش کیا ہے۔ (۴) رسالہ حواس پنجگانہ۔ جس میں آپنے حضرات خمس کے ساتھ مطابقت دی ہے کہ شیخ صدر جہان دہاروال۔ آپ کے برگزیدہ خلفا میں سے ہیں۔ ان کی التماس قبول فرماکر لکھا تھا۔ (۵) حاشیہ بر اشارۂ غریبہ کتاب انسان کامل جو شیخ عبدالکریم جیلی قدس سرہ کی تصنیفات میں سے ہے۔ یہ حاشیہ آپنے اُس وقت تحریر فرمایا تھا۔ کہ جب آپ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی کے خلیفہ سید احمد دکنی کی شاگردی میں داخل تھے۔ (۶) شرح فارسی بر قصیدہ بردہ (۷) رسالہ قبلۃ المذاہب الاربعہ مع اشارات اہل التصوف (۸) حاشیہ بر شرح ضیائیہ۔ ایک شرح ہے جس کو حقائق آگاہ مولانا عبدالرحمن جامی نے کافیہ پر لکھا تھا۔ اس شرح پر آپنے حاشیہ چڑہایا ہے۔ یہ اُس وقت کی بات ہے۔ کہ جب آپ اپنے بڑے صاحبزادہ شیخ عبدالستار کو درس دیتے تھے۔ مولانا عبدالغفور اور مولانا عصام الدین کے حاشیوں کے مقابلہ میں بڑی میٹھی میٹھی باتیں لکھی ہیں۔ (۹) فتح محمدی در علوم ما یتعلق بہ التفسیر۔ یہ کتاب شیخ فتح محمد کے واسطے تالیف فرمائی تھی۔ جو آپ کے چھوٹے فرزند

[۵۲] اگر تو اُن کو عذاب دے۔ تو تجھکو اختیار ہے۔ یہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر تو اُن کو معاف کرے۔ تو کوئی تیرا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا کیونکہ بیشک تو ہی سب پر غالب (اور) حکمت والا ہے ۱۲ [۵۳] الترديد دائر بين النفي والاثبات ۱۲ [۵۴] (اے پیغمبر) ہمارے پروردگار کے کلمات سب کے سب خوبیوں پر ہی تمام ہوئے ہیں ۱۲۔

ہین (۱۰) تتمیم شرح ماتہ عامل جسکو میر فتح اللہ شیرازی نے آغاز فرمایا تہا - مگر زمانہ کی بیوفائی کے سبب سے انجام کو نہین پہونچی تہی - اس کتاب کو آپنے میر سید علی ابن عم قاضی نور اللہ کی آرزو پر التفات فرما کر آغاز کی طرح انجام کو پہونچایا ہے - قاضی نور اللہ - عرش آستانی اکبر شاہ کے لشکر کے قاضی تہے -

(۱۱) رسالہ عقود جس کو سب سے زیادہ مختصر عبارت مین لکہا ہے - ارباب حدیث گنیتون کا شمار اپنے ہاتہ کی انگلیون پر رکہتے ہین - اس کو عقود کہتے ہین - (۱۲) دو رباعی کی دو شرح (۱۳) ترجمہ اسرار الوحی بہی آپ ہی کا ترتیب دیا ہوا ہے - تقدیری کرشمون سے امید ہے - کہ ان سرتاپا کشف سے بہرے ہوئے رسالون کے نام سننے والے کو اگر ان کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوگا - تو میرے ستایش نما بیان کو لاف و گزاف نہ سمجہے گا -

اس مین شک نہین - اگر تمام معاملہ ذی انصاف گروہ کے ساتہ ہی ہوتا - تو کوئی اندیشہ کی بات نہین تہی - لیکن کیا کیا جاوے - چند غربال منش اور صافی طینت لوگون سے ہی کام پڑنے والا ہے - اسواسطے ہر ایک رسالہ مین سے نمونہ کے طور پر ایک ایک نقل تحریر کرتا ہون - تاکہ جن اصحاب نے دعوت قبول کرلی ہے - وہ میری ستایش نمائی کے خوان پر سے صرف چاشنی چکہہ کر نہارمنہ نہ اُٹہہ جاوین -

یہ انوار الاسرار کے دیباچہ کی نقل ہے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لک الحمد یا من دعوتہ لطالبیہ الی جمال عزتہ فاتحۃ لابواب خزائنہ وکان دعوتہ موفورا	بسم اللہ الرحمن الرحیم - اے مقدس اور بابرکت خداوند حمد کے جمیع اقسام اور اشکال تیرے ہی لئے شایان اور موزون ہین جس ذات والاصفات کی دعوت (طلب) اُس کے جمال عزت کے طالبین کے واسطے اُس کے خزانون کے دروازون کی کنجی ہو سکتی ہے - نیز جس کی دعوت (طلب) نہایت زیادہ ہے وہ تو ہی ہے -
ولک الشکر یا من لا وسیلۃ الی اظہار نعمہ الا بسعی بقلبہ ومن کان ساعیا بقلبہ یری کان سعیہ مشکورا	اور اے کثیر النعم منعم - شکر کے جملہ افراد اور انواع تیرے ہی لئے زیبا اور سزاوار ہین جس منعم کی نعمتون کے اظہار کے واسطے سوائے قلبی سعی کے کوئی وسیلہ نہین ہو سکتا ہے بیشک منعم تو ہی ہے - اور یہ مسلم ہے - کہ جو شخص دل کے ساتہ ساعی ہوتا ہے - وہ دیکہہ لیتا ہے - کہ اس کی سعی مشکور ہوتی ہے -

وعليك الصلوة والسلام يا من حقيقته مجمع حقائق جميع المراتب والمجالي وروحه منبع العوالم والمعالي ووجوده لحضرة العوالم رحمة الله المتعالي وكان كتابه منشورا

اور نامی درود صلوۃ وسلام الٰہی نازل ہو آپ پر اے ذات پاک محمدی - جس شخص کی حقیقۃ جملہ مراتب اور مجالی کی حقیقتون کا مجمع - جس کی روح پر فتوح - عوالم اور معالی کا چشمہ جس کا وجود باجود - ظہور عوالم کے واسطے - اللہ جل شانہ کی رحمۃ اور جس کی کتاب - منشور (واضح) ہے وہ آپ ہی کی ذات عالی درجات ہے -

وعلى الذين فضلوا بالصحبة الرفيعة الصورية والمعنوية وكان صحبتهم به صلعم وعلى آله مسرورا

اور اُن اصحاب پر بھی صلوۃ وسلام نازل ہو - جو صوری اور معنوی رفیع الشان صحبت کے ساتھ فضیلت دئے گئے ہین - جن کی صحبت رسول مقبول صلعم کے ساتھ رہتی تھی - اور رسول مقبول صلعم کی اولاد امجاد پر بھی صلوۃ وسلام نازل ہو - اور یہ نزول صلوۃ وسلام جماعۂ آل واصحاب کے مسرور الوقت ہونے کا باعث بنے -

وبعد فهذه مشاعل انوار الاسرار في المشاهد الابكار للتنوير عيون الفحول الاحرار عن رقبة التقليد والاكدار قد لاحت من حضرة القدير على المذنب الفقير من غير تامل وكسب بل الهمه الله بعين عنايته عند الكتابة ومرارا يقول النفس ايها الفضول الى اين تذهب اتدري الكتاب وما الايمان بظاهره وباطنه فتقف عنده وتقول ما ادري ما يفعل

بعد حمد وصلوۃ التماس یہ ہے - کہ یہ مضامین گویا انوار اسرار کی مشعلین ہین جو دست نارسیدہ محلون مین اُن جوان مردون کی آنکھین منور کرنے کے واسطے رکھی ہوئی ہین - جو تقلید اور کدورتون کی قید سے آزاد ہین مذکورہ بالا اسرار جناب باری عز اسمہ کی طرف سے - فقیر مذنب پر بغیر تامل اور کوشش کے وارد ہوئے ہین - بلکہ یہ کہنا بے محل نہین ہے - کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی عین عنایت سے کتابت کے وقت سمد الذکر اسرار کو الہام فرمایا اور ایسی حالت مین الہام فرمایا - کہ فقیر مذنب (مین) اپنے نفس سے بار بار کہتا تھا اے بوالفضول کدھر جاتا ہے - کیا تو جانتا ہے - کہ کتاب کیا ہے - اور ظاہراً و باطناً ایمان کیا ہے - کہ اُس تک

Presented by www.ziaraat.com

بی فالھمنی اللہ تعالیٰ فنودیت من سری - مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ - صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ؕ لبیان بعض اسرار الکتاب البشیر النذیر غیر مبینۃ فیہا اسرار الفصاحۃ و انوار البلاغۃ ولا مشرحۃ فیہا غرائب اللغۃ والعربیۃ لما فغنت لوطر من تنبیہ العلماء الراسخون فی الظاہر ومن قرءہ واولہ علی الباطن ولم یلتفت الی ظاہرہ اصلا کاذھب الی فرعون انہ طغی براد بہا ان موسی روحہ وفرعون نفسہ من غیر ملاحظۃ المعنی الاصلی الذی لاجلہ نزل فھو باطنی لبطونہ فی احد معانیہ ومن فسر علی الظاہر الصرف من غیر ایمان واقرا بالاشارات والنکت التی ھی عین البلاغۃ الی ربہ و محض

پہونچ کر مجکو وقوف حاصل ہوئے۔ اور نفس مجکو جواب دیتا تھا۔ کہ مین نہین جانتا۔ میرے ساتھ کیا کیا جاوے گا۔" ایسی حالت مین اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مجکو الہام فرمایا۔ یعنی میرے باطن سے آیۃ کریمہ ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان ولکن جعلناہ نورا نھدی بہ من نشاء من عبادنا وانک لتھدی الی صراط مستقیم - صراط اللہ الذی لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض الا الی اللہ تصیر الامور کی ندا مجکو ہوئی - اور یہ ندا اسواسطے ہوئی کہ مین بشارت دینی والی اور نیز ڈرانے والی کتاب (قرآن کریم) کے ایسے بعض اسرار بیان کرون جن کے اندر فصاحت کے اسرار اور بلاغت کے انوار بیان نہ ہون نہ غریبہ اور عربیہ لغات کی تشریح کی جاوے - کیونکہ یہ ضرورت بڑے بڑے علماء ظاہر کی کوشش سے پوری ہوچکی ہے - نیز جس شخص نے قرآن پڑھ کر اُس کی تاویل صرف باطن پر کی - اور ظاہر کی جانب قطعی ملتفت نہین ہوا - جیسے آیۃ کریمہ اذھب الی فرعون انہ طغی مین بغیر لحاظ اصلی معنی کے - جس کے واسطے یہ آیۃ کریمہ نازل ہوئی ہے - یہ معنی مراد لئے جاتے ہین - کہ موسیٰ - روح انسان ہے - اور فرعون نفس انسان ہے ایسی تاویل کرنے والا شخص باطنی ہے - کیونکہ وہ منجملہ دو معانی کے صرف ایک معنی کے اندر گھسا ہے اور جس شخص نے تفسیر قرآن صرف ظاہر پر کی - اور جو اشارات اور نکات اللہ جل شانہ کی طرف نگاہ کرکے عین بلاغت - اور نفس انسانی

الفصاحة من نفسه فهو حشوی
خارجی لا یری من جلال قرءته
الا سرادقات عزته ولم یظفر
بدخوله فی مجلس وقوفه علی
جماله المندرج فیه والمندمج
تحته ومن جمع بینهما فهو العارف
الکامل الواقف بالکتاب وبمراد
نزوله ولذا اکثر ما یذکر
من الاشارات بلعل ویحتمل
لادب ادب الله سبحانه العلماء
الواقفین بجمیع مراتب التنزیه
والتشبیه واسال الله ان
یجعلنی ومن سلك طریقی
من الذین لیس للشیطان
علیهم سبیل

کی طرف نظر کر کے محض فصاحت ہین - ان اشارات اور
نکات پر وہ شخص نہ ایمان لایا - نہ اقرار کیا - وہ حشوی خارجی
ہے - کہ جلال قراۃ مین سے صرف پردہاے عزت کے
سوا - کچھہ نہین دیکھہ سکا ہے - اور جو خوبیان قرآن مجید کے
اندر یا اُس کے ذیل مین درج ہین - اُن کی واقفیت کی
مجلس مین داخل نہین ہو سکا ہے اور جس شخص نے
ظاہری اور باطنی دونون معانی جمع کئے - وہی عارف
کامل ہے جو کتاب سے - اور نزول کتاب کی مراد سے
واقف ہے - اسی واسطے جہان کہین اشارات کا ذکر
کیا گیا ہے - لفظ ''لعل'' کے ساتھہ کیا گیا ہے - اور یہ بھی
ممکن ہے کہ لفظ ''تحتمل'' کے ساتھہ ذکر - ادب کے خیال سے
کیا گیا ہو جس کی تعلیم اللہ سبحانہ نے اُن علما کو فرمائی ہے
جو تنزیہ اور تشبیہ کے جمیع مراتب سے واقف ہین -
اور مین اللہ جل شانہ سے دعا کرتا ہون - کہ وہ مجکو اور میرے
پیرو اصحاب کو اُن لوگون کے گروہ مین داخل کر دیوے -
جن پر شیطان کا زور نہین چل سکتا ہے -

اعوذ بالله المتجلی بصفتی
الجمال والجلال من الشیطان
البعد وهو البعد الذی وقع بین
العبد وربه وهما ولیس فی
الحقیقة او البعد الموهوم
والخلاء المتوهم فی محل وجود العالم
یعنی العالم الظاهر الخارج عن حضرة

اعوذ باللہ - مین اللہ تعالی جل شانہ کی پناہ چاہتا ہون
جو جمال اور جلال کی صفت کے ساتھہ آراستہ ہے - من الشیطان
شیطان سے یعنی بعد سے - بُعد سے مراد وہ بُعد ہے جو عبد
اور اُس کے رب کے درمیان مین وہمًا واقع ہے - مگر فی الحقیقۃ
کچھہ نہین ہے - یا بعد سے مراد وہ موہوم بعد - اور متوہم
خلا ہے - جو وجود عالم کے محل مین پایا جاتا ہے - یعنی عالم
وہ ظاہری مقام ہے - جو حضرت غیب سے خارج - اور

الغیب المتصل فی الخلاء المتوهم- الرحیم المردود
عن حد الوجود الاصلی فی الحقیقة وان
ظهر بالاعتبارات الوجودیة -

بسم الله ملتبسا باسم الله الذی
تجلی بالاسماء والصفات المقتضیة
لحقائق الاسماء الکونیة بعلم الیقین
یعنی شرعت فی حال التحاق علمی
باسماء الله بالذوق والوجدان
او قل متحققا باسم الله الذی تجلی
بالاسماء الالوهیة والصفات الربانیة
بعین الیقین یعنی شرعت فی حال
تحققی بالاسماء والصفات
بعینی معها- او قل متلبسا باسم
الله الذی تجلی بالنسب الوجوبیة
والاوصاف الفعلیة بحق الیقین
یعنی شرعت بحال اظهاری وتحقیقی
الاسماء الالهیة الفعلیة علی الحقائق
الکونیة الانفعالیة بالخلافة لا بالاصالة
فان لا قدم للممکن کائنا
ما کان فی الوجوب الذاتی
ولا یکون هذه الا للمکمل
والتی فوقها للکامل والتی
فوقها للواصل المبتدی

متوہم خلا مین نمایان ہے- الرحیم کون یعد جو مردود یعنی وجود
اصلی کی حد سے حقیقۃً باہر ہے- اگرچہ اعتبارات وجودیہ
کی رو سے ظاہر ہے-

بسم اللہ- یعنی اللہ تعالیٰ شانہ کے نام پر شروع کرتا ہون درانحالیکہ
کہ مین علم الیقین کے ساتھ اللہ پاک کے نام سے متلبس ہوتا ہون
جسنے ایسے اسما اور صفات کے ساتھ تجلی فرمائی ہے- جو اسماے کونیہ
کی حقیقتون کے مقتضی ہین- یعنی مینے ایسی حالت مین شروع
کیا ہے- کہ جس حالت مین میرا علم- الٰہی اسما کے ساتھ ذوق
اور وجدان سے ملحق ہوا ہے- یا یون کہیے- یعنی اللہ جل شانہ
کے نام پر شروع کرتا ہون- درانحالیکہ مین عین الیقین کے
ساتھ اللہ پاک کے نام سے متحقق ہوتا ہون- جسنے اسماے
الوہیہ اور صفات ربانیہ کے ساتھ تجلی فرمائی ہے- یعنی مینے
ایسی حالت مین شروع کیا ہے کہ جس حالت مین میرا عینی
(ذاتی) تحقق اسماے الوہیہ اور صفات ربانیہ کے ساتھ
ہوا ہے- یا یون کہیے- یعنی اللہ جل شانہ کے نام پر شروع کرتا ہون
درانحالیکہ مین حق الیقین کے ساتھ اللہ پاک کے نام
سے متلبس ہوتا ہون جسنے وجوبی نسبتون اور فعلی اوصاف
کے ساتھ تجلی فرمائی ہے- یعنی مینے ایسی حالت مین شروع
کیا ہے- کہ جس حالت مین اسماے الٰہیہ فعلیہ کا فعل-
حقائق- کونیہ انفعالیہ پر بالخلافۃ ظاہر اور تحقیق کرتا ہون
نہ بالاصالۃ کیونکہ ممکن کو خواہ وہ کسی وقت تک رہے
وجوب ذاتی کے اندر قدم نہین ہوسکتا ہے- اور یہ تلبس
بس مکمل کو ہی حاصل ہوتا ہے- اور جو تلبس اس سے

فی العرفان بالاحدیۃ الذاتیہ

بالاتر ہے - وہ کامل کو حاصل ہوتا ہے - اور جو تلبس اس سے بھی بالاتر ہے - وہ اُس شخص کو حاصل ہوتا ہے - جو واصل ہے - اور اوس نے احدیۃ ذاتیہ کے عرفانی مقام مین قدم رکھنا ابھی ابھی آغاز کیا ہے -

والاسم باصطلاحہم اعنی اہل التصوف لیس ہو اللفظ بل ہو الذات المسمی باعتبار صفۃ وجودیۃ کالعلیم والقدیر او عدمیۃ کالقدوس والسلام واقحام الاسم بین الباء والله لرفع الالتباس بالقسم عند اہل الظاہر ولامر آخر وہو المشہور فی کتبہم اما عندی فوجہ الاقحام ان التحقق والتلبس والالتباس والتبرک انما ہی بمرتبۃ الالوہیۃ المقتضیۃ بذاتہا حقائق العالم المعبر عنہا باسم الله فاذا لم یقحم توہم ان التحقق وغیرہا بذات الله سبحانہ وذات الله متعالیۃ من ان ینتسب الیہ وصف او یلحقہ حد او یقیدہ رسم فانہ ہو الوجود المطلق والعین البحت ومتبریۃ من ان یحیط بہ علم

اسم - اُن کی یعنی اہل تصوف کی اصطلاح مین صرف لفظ نہین ہے - بلکہ ذات ہے - جو وجودی صفت کے اعتبار سے مثل علیم اور قدیر کے اور عدمی صفتہ کے اعتبار سے مثل قدوس اور سلام کے نام زد کی جاتی ہے حرف (ب) اور لفظ (اللہ) کے درمیان مین لفظ (اسم) داخل کرنا اہل ظاہر کے نزدیک تو واسطے رفع التباس کے ہے - جو باے قسم کے ساتھہ ہوتا اور نیز ایک اور وجہ سے بھی ہے - جو کتب صوفیہ مین شہرت کے ساتھہ مذکور ہے لیکن میرے نزدیک لفظ (اسم) داخل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تحقق - تلبس - التباس اور تبرک جو کچھہ بھی ہوتا ہے محض مرتبہ الوہیۃ کے ساتھہ ہوتا ہے - جو بذاتہ - حقائق عالم کا مقتضی ہے - اسی کی تعبیر اسم سے کی جاتی ہے - پس اگر لفظ (اسم) داخل نہین کیا جاوے گا - تو وہم پیدا ہوگا - کہ تحقق اور تلبس وغیرہ وغیرہ اللہ سبحانہ کی ذات کے ساتھہ ہے - حال آنکہ اللہ جل شانہ کی ذات اِس امر سے عالی ہے کہ اُس کی جانب کسی وصف کی نسبت کی جاوے یا اُس کو کوئی حد لاحق ہو - یا اُس کو کوئی رسم مقید کرے کیونکہ اللہ پاک کی ذات - وجود مطلق اور عین بحت ہے اور حال آنکہ اللہ جل شانہ کی ذات اس امر سے بالاتر ہے - کہ اُس کو

او عقل او كشف ومنزه من ان
ينزهه منزه بالاطلاق والاقتضاء
والتعين او يجده مشبه في جهة
من الجهات تعالى الله عن ذالك
علواً كبيراً وهو اخفى من كل شئ هوية
وحقيقة واظهر من كل شئ انية
وتحققاً وله مراتب باعتبار انبساطه
على اعيان الممكنات وظهوره بمراتب
الالهيات والكائنات فاول تعين
يتعين منه بذاته في ذاته هو الوحدة
ثم الوحدة تنقسم بقوسين قوس
الاحدية وقوس الواحدية ثم
الواحدية تتشعب بسهمين ظاهر
الوجود وظاهر العلم والحقيقة
الجامعة بينهما والحد الفاصل
بينهما حقيقة الانسان لاغير و
من واجبات الاول الوجوب
الذاتي والتاثير والفعل وغيرها
المسمى بالله وبالاشتراك اللفظي يطلق
لفظة الله على هذه المرتبة وعلى الوجود
المطلق ايضاً من غير ملاحظة مفهوم
من المفهومات ومن لوازم الثاني
الاستعداد والقابلية والانفعال

کوئی علم یا عقل یا کشف احاطہ کر سکے - اور حال آنکہ اللہ جل شانہ
کی ذات اس امر سے پاکیزہ تر ہے - کہ کوئی تنزیہ بیان کرنے والا
شخص - اطلاق اقتضا - اور تعین کے ساتھ اُس کی تنزیہ کرے
یا کوئی تشبیہ بیان کرنے والا شخص منجملہ جہات کے کسی جہت مین
اُس کو محدود کرے - اللہ تعالیٰ جل شانہ ان تمام باتون سے بالاتر ہے
نیز وہ ہر ایک شے سے ہُویّۃ اور حقیقۃ کے اعتبار سے
مخفی تر - اور انیّۃ اور تحقق کے اعتبار سے ظاہر تر ہے
اور نیز چونکہ ذات باری عز اسمہ کو اعیان ممکنات پر انبساط
اور مراتب الہیات وکائنات پر ظہور حاصل ہے - اِس
اعتبار سے اُس کے کئی درجہ ہین - پس اول تعین جس کے
ذریعہ سے اللہ عز اسمہ بذاتہ اپنی ذات کے اندر متعین ہوتا ہے
وہ وحدۃ ہے - پھر اس کے بعد وحدۃ دو قوسون پر منقسم ہوتی
ہے - ایک قوس احدیۃ ہے - اور دوسری قوس واحدیۃ -
اس کے بعد واحدیۃ کی دو شاخین ہوتی ہین - ایک ظاہر الوجود
اور دوسری ظاہر العلم - اِن دونون شاخون کے درمیان مین
حقیقۃ جامعہ یا یون کہیے - اِن دونون کے درمیان مین حد فاصل
بس انسانی حقیقۃ ہے - نہ کچھ اور - اولین قسم کے واجبات
مین وجوب ذاتی - تاثیر - اور فعل وغیرہ وغیرہ داخل ہین - اسی
کا نام اللہ ہے - لفظ اللہ کا اطلاق اس مرتبہ پر تو آتا ہی ہے
مگر لفظی اشتراک کی وجہ سے یہ لفظ وجود مطلق پر بھی بولا جاتا
ہے - بدون ملاحظہ کسی مفہوم کے - اور دوسری قسم
کے لوازم مین استعداد - قابلیۃ - انفعال - اور
تاثر وغیرہ وغیرہ شامل ہین - اسی کا نام اصطلاح مین غیر اللہ

Presented by www.ziaraat.com

والتأثر وغيرها المسمى بالغير والسوى في الاصطلاح ثم للمرتبة المؤثرة اذا ظهرت تفصيلا تسمى ربا.

الرحمن الذى تعين بمراتبه وكمالاته في جميع ممكناته ثم اذا تجلى الواحدية بالاحكام والآثار بالفيض المقدس والنفس الرحمانى يسمى رحمانا والنفس الرحمانى عبارة عن انبساط وجوده تعالى وامتداده على مراتب ممكناته فكما ان كلمات الانسان عبارة عن انبساط نفسه على مخارجه ويظهر من كل مخرجه بحسب استعداده حروف ثم اذا اجتمعت الحروف يسمى كلمات كذلك النفس الرحمانى لسبب مروره وظهوره على مراتب يظهر من كل مرتبة بحسب استعدادها تعينات كلية وجزئية ثم باجتماعها يسمى مرتبة كلية اولية روحا ومثالا وشهادة وشخصا جامعا وليس لها فى الخارج وجود يتميز عن تعيناتها خارجا كالسلطنة مثلا فان تعين كل سلطان متعين فى السلطنة وليس للسلطنة وجود ممتاز عنه

الرحيم الذى تجلى على المؤمنين

اور سوی اللہ رکھا گیا ہے - پھر جب موثر درجہ تفصیلاً ظاہر ہوا - تو اُس کا نام رب ہوا -

الرحمٰن جو رحمٰن ہے - یعنی جس نے اپنے مراتب اور کمالات کے ساتھ اپنی جمیع ممکنات مین تعین فرمایا - جاننا چاہیئے کہ جب واحدیۃ نے احکام و آثار کے ذریعہ سے فیض مقدس اور نفس رحمانی کے ساتھ تجلی فرمائی - تو اس وقت مین اُس کا نام رحمٰن رکھا گیا - وجود باری تعالیٰ نے اپنے مراتب ممکنات پر جو انبساط اور امتداد فرمایا ہے - نفس رحمانی اسی سے عبارت ہے جس طرح کلمات انسانی عبارت ہے مخارج حروف پر نفس کے انبساط سے - اور ہر مخرج سے اُس کی استعداد کے موافق حروف ظاہر ہوتے ہین اور پھر جب حروف جمع ہو جاتے ہین - تو اُن کا نام کلمات ہوتا ہے - اسی طرح نفس رحمانی کا حال ہے کہ مراتب ممکنات پر اُس کے مرور اور ظہور سے حسب استعداد ہر ایک مرتبہ سے کلی اور جزئی تعینات ظاہر ہوتے ہین - پھر اِن کلی و جزئی تعینات کے جمع ہونے سے مرتبہ کلیہ اولیہ کا نام روح - مثال - شہادۃ یا شخص جامع رکھا جاتا ہے - اور اس مرتبہ کلیہ کا وجود خارج مین نہین ہوتا ہے - جو اپنے تعینات سے باعتبار خارجی وجود ہونے کے متمیز ہو سکے - جیسے مثلاً سلطنۃ - کہ ہر ایک سلطان کا تعین سلطنت کے اندر ہوتا ہے - اور باایں ہمہ سلطنۃ کا اُس سے کوئی علیحدہ وجود نہین -

الرحیم - جو رحیم ہے - یعنی جس نے مومنین پر اپنی

Presented by www.ziaraat.com

برحمته الخاصة

(الف) باعلامه اياهم هذه المراتب والمجالي التي ظهرت من كمال الاسماء الالهية المقتضية للظهور بانه هو سار بكليته في جميع مراتبه ومراياه ۔

(ب) او باعلام علم الرجوع عن النفسانية المذمومة الى الحقيقة في مقام العبودية

(ج) او باعلام ان هذه المراتب باسرها كلها وجزءها سارية بالوجود في الكل باعتبار كل شئ في كل شئ او ظاهرة في الشهود في حقيقة الانسان الكامل الممتاز بكماليته عن سائر المكونات ۔

(د) او باعلام ان الانسان الكامل اذا بلغ غاية الكمال الممكن في حق البشر يرى ذاته مدبرة لجميع العوالم والمراتب ويرى اوصافه سبحانه اوصاف نفسه سوى الوجوب الذاتي بمرتبة جمع الجمع + وهذا سر لا يجوز كشفه الا لاهل الكمال البالغ مرتبة الرجال

الحمد لله الذي نور وجود

خاص رحمت سے تجلی فرمائی۔

(الف) یا تو اس طرح پر کہ رحیم نے مومنین کو اُن مراتب اور مجالی سے آگاہ کیا۔ جو اسمائے الہیہ کے کمال سے ظہور پذیر ہوئے ہیں اور اسمائے الہیہ خود مقتضی ظہور ہیں باین طور کہ ذات باری تعالیٰ اپنے تمام مراتب اور مرایا میں کلیتہ ساری ہے

(ب) یا اس طرح پر تجلی فرمائی کہ رحیم نے مومنین کو مذموم نفسانیت سے مقام عبودیۃ میں حقیقۃ کی طرف رجوع کرنے کا علم تعلیم کیا۔

(ج) یا اس طرح پر تجلی فرمائی۔ کہ رحیم نے مومنین کو آگاہ کردیا کہ کلیۃً اور جزئیۃً یہ تمام مراتب وجود کے ساتھ کل کے اندر ساری ہیں۔ اس طور پر کہ ہر ایک شے ہر ایک شے میں ساری ہے یا کلیۃً اور جزئیۃً یہ تمام مراتب انسان کامل کی حقیقۃ میں مشاہدہ کے اندر ظاہر ہیں۔ اور انسان کامل اپنی کمالیتہ کے اعتبار پر تمام کونی اشیا سے ممتاز ہے۔

(د) یا اس طرح پر تجلی فرمائی۔ کہ رحیم نے مومنین کو آگاہ فرمایا۔ کہ جب انسان کامل۔ غایت کمال کو پہونچ جاتا ہے۔ جو حق بشر میں ممکن ہے۔ تو اپنی ذات کو جمیع عوالم اور مراتب کا مدبر دیکھتا ہے۔ نیز اللہ سبحانہ کے اوصاف کو سوائے وجوب ذاتی کے اپنے ذاتی اوصاف دیکھتا ہے مرتبہ جمع الجمع میں۔ اور یہ ایک ایسا راز ہے جس کا کشف اہل کمال کے سوا۔ دوسرے پر جائز نہیں۔ اہل کمال بھی وہ ہونا چاہیے۔ جو مرتبہ رجال کو پہونچا ہوا ہو۔

الحمد للہ کے جمیع افراد حضرت باری عز اسمہ کی ہی پاک ذات

الممکنات بنور ذاتہ و تلا فی لوح
وجودہ اسرار سو رتہ ولما کان
الحمد والثناء مترتبًا علی الکمال و
الکمال الحقیقی لیس الا للّٰہ
سبحانہ کان الحمد کلہ
للّٰہ خاصۃ

فعند اھل الظواھر تعریفہ
ھو الثناء باللسان علی قصد التعظیم و
لہ مراتب اربع عندھم اما ان یکون
ثناءہ لعبدہ علی حسن اقوالہ وافعالہ
او یکون ثناء العبد لہ سبحانہ علی
کمالاتہ التی اوصلہا الیہ من الوجود
والبقاء او یکون ثناءہ لہ کقولہ تعالی
الحمد للّٰہ رب العالمین
او یکون ثناء العبد للعبد
علی کمالاتہ الظاھرۃ فیہ
باذن اللّٰہ سبحانہ فکل المحامد
راجعۃ الیہ

اما عند اھل السلوک فستۃ اقسام
فعلی وقولی وحالی من کلا الجانبین فاما
القولی من العبد فبان یقول الحمد للّٰہ موافقًا
للقلب عند القول بہ واما الفعلی فھو
الاتیان بالاعمال البدنیۃ من العبادات

کے لئے شایاں ہیں۔ جس نے ممکنات کے وجود کو اپنی ذات
کے نور سے منور فرمایا۔ اور اپنے وجود کی لوح میں اپنے
شرف و منزلت کے اسرار مطالعہ کئے۔ اور ہر گاہ کہ حمد
اور ثنا کمال کے اوپر مترتب ہوتی ہے۔ اور حقیقی
کمال سوائے اللہ سبحانہ کے کسی فرد کو حاصل نہیں ہے
لہذا حمد محض خصوصیات الٰہیہ میں سے ہے۔

پس حمد کی تعریف اہل ظاہر کے نزدیک یہ ہے۔ کہ
زبان کے ساتھ بارادہ تعظیم ثنا کی جاوے۔ اور ان کے
نزدیک اس کے چار مرتبے ہیں (۱) ایک یہ کہ اللہ سبحانہ
کی ثنا اپنے بندہ کے لئے ہو اس کے حسن اقوال اور حسن
افعال پر۔ (۲) دوسرے یہ کہ بندہ کی ثنا۔ اللہ سبحانہ کے
لئے ہو۔ اس کے کمالات پر جو بندہ کی طرف واصل ہوتے ہیں
جیسے وجود اور بقا۔ (۳) تیسرے یہ۔ کہ اللہ سبحانہ کی ثنا
خود اپنے لئے ہو۔ جس طرح خود اللہ تعالیٰ شانہ فرماتا ہے
الحمد للہ رب العلمین۔ (۴) چوتھے یہ کہ بندہ کی ثنا بندہ کے
لئے ہو۔ اس کے ان کمالات پر جو اس کی ذات میں اللہ
سبحانہ کے حکم سے ظاہر ہیں۔ اس مذکورہ بالا بنیاد پر
کل محامد راجع اللہ سبحانہ کی ہی طرف ہیں۔

تعریف حمد اہل سلوک کے نزدیک چھ قسم پر ہے
فعلی۔ قولی۔ اور حالی۔ اور یہی تین قسمیں طرفین کے اعتبار سے
چھ قسمیں ہو جاتی ہیں۔ (۱) بندہ کی طرف سے قولی حمد اس
طرح پر ہے۔ کہ بندہ "الحمد للہ" ایسی حالت میں کہے کہ الحمد للہ
کہتے وقت اس کا قلب اس کے موافق ہو۔ (۲) بندہ کی

Presented by www.ziaraat.com

والخيرات ابتغاء لوجه الله وتوجها
الى جنابه الكريم لان الحمد كما
يجب على العبد باللسان يجب بحسب
كل عضو وذلك لا يمكن الا باستعمال
كل عضو لما خلق لاجله على الوجه
المشروع عبادة للحق سبحانه و
انقيادا لاوامره لا طلبا للحظوظ
النفسانية من اللذة العجيبة
فى الدنيا ومن الجنة والنعيم فى الاخرة
واما الحالى فهو الذى يكون بحسب
الروح والقلب كالاتصاف
بالكمالات العلمية والتخلق
بالاخلاق الملكية والربانية
من الرضا فى الطاعات والجود
عند العطيات اما القولى منه
سبحانه بان حمد نفسه فى كتبه لانبيا
انى منزه عن النقائص والفعلى منه
سبحانه بان يسلم افعاله من الشر المحض
فعسى ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم
وعسى ان تحبوا شيئا وهو شر لكم
والحالى منه سبحانه بان يظهر
فى الكل من الممكنات بالكل
من المحامد والخيرات

طرف سے فعلی حمد اس طرح پر ہے کہ وہ عبادات اور خیرات وغیرہ بدنی اعمال محض لوجہ اللہ اور اُس کی جناب کریم کی طرف متوجہ ہو کر عمل مین لاوے - کیونکہ بندہ پر حمد جس طرح زبان کے ساتھ واجب ہے - اسی طرح ہر ایک عضو کے ساتھ واجب ہے اور ہر ایک عضو کے ساتھ حمد کرنا ممکن نہین ہے جب تک بندہ ہر ایک عضو کو جس کام کے واسطے وہ پیدا کیا گیا ہے - اُس کام مین مشروع طور پر استعمال نہ کرے - یہ استعمال محض حق سبحانہ کی عبادت کے واسطے - اور احکام الٰہی کی بجا آوری کے واسطے ہونا چاہیئے - نہ نفسانی حظ کی غرض سے - جس سے مراد دنیا مین عجیب و غریب لذتین اور آخرۃ مین جنۃ اور نعیم جنۃ ہین - (۳) بندہ کی طرف سے حالی حمد اس طرح پر ہے - کہ وہ روح اور قلب کے ذریعہ سے ہو - جیسے کہ علمی کمالات کے ساتھ موصوف ہونا - اور ملکی اور ربانی اخلاق سے مزین ہونا ہے طاعات کے اندر رضا - اور عطیات ملنے پر جود کام مین لانا اس اتصاف مین داخل ہے (۴) اللہ سبحانہ کی طرف سے قولی حمد اس طرح پر ہے - کہ اُس نے خود اپنی کتب مین اپنی انبیا کو مخاطب کر کے اپنی ذات کی تعریف کی ہے کہ مین نقائص سے منزہ (پاک) ہون - (۵) اللہ سبحانہ کی طرف سے فعلی حمد اس طرح پر ہے کہ وہ اپنے افعال شر محض سے منزہ قرار دیتا ہے - فعسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم (۶) اور اللہ سبحانہ کی طرف سے

واما عند اهل المعرفة الذی سفره وسیره من نفسه الی ربه فایضا ستة اقسام وتعریف الحمد عندهم ظهور الکمالات لله تعالی فهو قولی وفعلی وحالی فاما القولی من العبد فبان یعلم عند المنطق ای نطق کان من النفس او من غیره ان هذه کمالات ظاهرة من الحق بصفة الکلام بعلم الیقین واما الفعلی منه فبان یتمکن عن نفسه بحرکات کل عضو من اعضائه عند التصرف والتعریف ای فعل کان سواء من نفسه او من غیره ان هذه کمالات ظاهرة بحواس السالك وبجوارحه بحسب قرب النوافل بعین الیقین کما ورد فی الصحیح بی یسمع وبی یبصر وبی ینطق (الحدیث) واما الحالی منه فان یتحول عن نفسه بالکلیة ویکل التصرف الی ربه لان یتصرف فیه بجمیع حواسه وقواه وجوارحه بحسب قرب الفرائض بحق الیقین

حالی حمد اس طرح پر ہے۔ کہ وہ کل ممکنات مین کل محامد اور انواع کمالات و خیرات کے ساتھ ظہور کر رہا ہے۔

حمد کی تعریف اہل معرفت کے نزدیک بھی چھ قسم پر ہے۔ قولی۔ فعلی۔ اور حالی۔ کون اہل معرفت جس کا سفر اور سیر اس کے نفس سے اس کے رب کی طرف ہو۔ اور حمد کی تعریف ارباب معرفت کے نزدیک کمالات خداوندی کا ظہور ہے۔ (۱) عبد کی طرف سے قولی حمد اس طرح پر ہے کہ عبد ہنگام نطق خواہ وہ نطق اسی کے نفس سے ہو۔ یا اس کے غیر سے۔ علم الیقین کے ساتھ یہ سمجھے۔ کہ یہ تمام کمالات صفت کلام کے ذریعہ سے منجانب حق ظاہر ہوتے ہین (۲) عبد کی طرف سے فعلی حمد اس طرح پر ہے۔ کہ جب ہنگام تصرف و تعریف (کام مین لاتے وقت) اعضا حرکت کرین تو یہ صدور فعل خواہ عبد کے خود نفس سے ہو۔ یا اس کے غیر سے عبد اپنی ذات سے عین الیقین کے ساتھ بالجزم یہ سمجھے۔ کہ یہ تمام کمالات سالک کے حواس اور جوارح کے ذریعہ سے حسب حصول قرب نوافل منجانب حق ظاہر ہوتے ہین جیسا کہ حدیث صحیح مین وارد ہے۔ بی یسمع وبی ینطق الحدیث (الحدیث) (۳) عبد کی طرف سے حالی حمد اس طرح پر ہے کہ بندہ کلیۃً اور کامل توجہ سے حق الیقین کے ساتھ اپنی ذات کو اس طور پر اپنے رب کی طرف پلٹ دیوے۔ کہ عبد کی ذات مین جمیع حواس۔ قوی اور جوارح کے ذریعہ سے حسب حصول قرب فرائض اللہ سبحانہ ہی متصرف ہے جیسے خود اللہ جل شانہ کا

كقوله تعالى وما رميت اذ رميت ولكن الله
رمى[۵۱] واما القولى من الله سبحانه فبان
يظهر كمالاته الوجودية عن نفسه بقوله
هو الاول[۵۲] والاخر والظاهر و
الباطن وهو بكل شئ عليم واما الفعلى
منه سبحانه فبان ينسب اليه كل فعل
والله[۵۳] خلقكم وما تعملون ما[۵۴] كان لهم
الخيرة سبحان الله وتعالى عما يشركون
من نسبة الفعل الى الغير واما الحالى
منه سبحانه فبان يلتذ بكل لذة يجدها
الممكن بظهوره فى مرتبة التفرقة
ولعلك تقول ان الحق منزه واللذة
من لوازم الممكنات المحدثات
فكيف يضاف اليه فجوابه الشافى
انه من المتشابهات ستقف
عليه قريبا فى اول البقرة
انشاء الله تعالى ولعلك
لم تجد احدا اسبق لبيان
هذه الاقسام الستة الاخيرة
عبارة وان سبق وجدانا

کا قول پاک ہے۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی
(۴) اللہ سبحانہ کی طرف سے قولی حمد اس طرح پر ہے کہ وہ
اپنے وجودی کمالات خود بہ نفس نفیس ظاہر فرماتا ہے اور
کہتا ہے هو الاول والاخر والظاهر والباطن و
هو بكل شئ عليم (۵) اللہ سبحانہ کی طرف سے
فعلی حمد اس طرح پر ہے۔ کہ وہ کل افعال اپنی طرف منسوب
کرتا ہے (قرآن کریم میں اس قسم کی متعدد آیتیں موجود ہیں)
والله خلقكم وما تعملون - ما كان لهم الخيرة -
سبحان الله وتعالى عما يشركون - من نسبة الفعل الى الغير
(۶) اور اللہ سبحانہ کی طرف سے حالی حمد اس طرح پر ہے۔ کہ
حق سبحانہ ہر اس لذت سے لذت پاتا ہے جس کے
ظہور سے مرتبہ تفرقہ میں ممکن پاتا ہے۔ اور اے مخاطب
غالباً تو یہ کہے گا۔ کہ حق سبحانہ منزہ (پاک) ہے۔ اور
اور لذت ممکنات محدثات کے لوازم میں سے ہے۔ پھر
لذت حق سبحانہ کی طرف کیونکر منسوب کی جا سکتی ہے۔
اس کا شافی جواب یہ ہے۔ کہ یہ بات متشابہات میں سے
ہے انشاء اللہ العزیز تو عنقریب سورہ بقرہ کے اول
میں ہی اس رمز پر آگاہ ہو جاوے گا۔ اور اے مخاطب
تو غالباً کسی ایک کو بھی ایسا نہ پاوے گا۔ کہ جس نے ان
اقسام ستہ اخیرہ کے بیان کی طرف قبل ازیں عبارۃ سبقت

۵۱ (ترجمہ) اور (اے پیغمبر) جب تم نے تیر چلائے۔ تو تم نے تیر نہیں چلائے۔ بلکہ اللہ نے تیر چلائے ۱۲ ۵۲ (ترجمہ) وہی شروع سے (تھا) اور وہی آخر تک رہے گا۔ اور وہ (قدرتوں سے) ظاہر اور (ذات صفات سے) پوشیدہ ہے۔ اور وہ ہر چیز سے واقف ہے ۱۲ ۵۳ (ترجمہ) تم اور جن چیزوں کو تم بناتے ہو (سب کو) اللہ ہی نے پیدا کیا ہے ۱۲ ۵۴ (ترجمہ) لوگوں کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اس سے یعنی فعل کی نسبت غیر کی طرف کرنے سے اللہ (کی ذات) پاک اور (اس کی شان بہت) بلند ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

واشارة

وههنا سر اخر كما لا يجوز كشفه لا يجوز كتمه من اهله وهو ان فى الحمد القولى والفعلى والحالى معنى اخر اما فى القولى فبان ينطق العارف الخليفة بكل من يتكلم بالكلام الازلى وغيره وفى الفعلى بان يفعل ويسمع ويبصر بكل من يفعل ويسمع ويبصر وفى الحالى بان يتلذذ بكل من يتلذذ من اللذات الملائمة للطبع ولعله لم يسبق ببيان هذه الاقسام الثلاثة من الحمد ايضاً احد من قبلى او سبق ولم يبلغ لنا والله اعلم بالصواب

وللجمهور من الصوفية رضى الله عنهم فى بيان معنى الحمد اربع معانى جمع بجمع او تفرقة بتفرقة او جمع بتفرقة وتفرقة بجمع فاما الجمع على الجمع فبان يتعين ويتجلى بالتعين والتجلى الاول والثانى وما اشتملا عليه من الشيون

کی ہو - اگرچہ وجداناً اور اشارةً سبقت کی ہے -

اس مقام پر ایک راز اور ہے - جس طرح اُس کا کشف جائز نہین ہے - اسی طرح اُس کے اہل سے اُس کا اخفا بھی جائز نہین ہے - اور وہ یہ ہے - کہ قولی - فعلی - اور حالی حمد مین ایک اور معنی نکلتے ہین - یعنی (۱) قولی حمد اس طرح پر سمجھی جاوے - کہ عارف خلیفہ ہر اُس شخص کے ذریعہ سے تکلم کرتا ہے - جو کلام ازلی وغیرہ کے ساتھ تکلم کرے (۲) فعلی حمد اس طور پر سمجھی جاوے - کہ عارف خلیفہ ہر اُس شخص کے ذریعہ سے فعل کرتا - سنتا - اور دیکھتا ہے جو فعل کرے - سنے - اور دیکھے - (۳) اور حالی حمد اس طرح پر سمجھی جاوے - کہ عارف خلیفہ ہر اُس شخص کے ذریعہ سے لذت پاتا ہے - جو لذات ملائم طبع سے لذت پا سکتا ہے اور غالب یہ ہے - کہ حمد کے ان اقسام ثلثہ کے بیان کی طرف بھی مجھ سے قبل کسی نے سبقت نہین کی - یا سبقت کی ہو - تو وہ بیان مجھ تک نہین پہونچا - واللہ اعلم بالصواب -

جمہور صوفیہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک معانی حمد کے بیان مین چار صورتین ہین - جمع بجمع تفرقہ بتفرقہ جمع بتفرقہ - اور تفرقہ بجمع - (۱) حمد جمع علی الجمع - اس طرح پر ہے - کہ حق سبحانہ کی ذات پاک اولین اور ثانوی تعین وتجلی کے ساتھ متعین اور متجلی ہوتی ہے - اور نیز یہ تعین وتجلی فیض اقدس کے ذریعہ سے جن شیون اور اعتبارات پر اولاً - اور جن حقائق

والاعتبارات اولاً والحقائق الالٰهیۃ والکونیۃ ثانیا - بالفیض الاقدس والتفرقۃ علی التفرقۃ کاظہار الخلق بکمالات الخلق وتبیین الاحد بجمال الاٰخر بعلمہ بان ھذا الجمال ظل من جمال اللہ تعالی بل عینہ والجمع علی التفرقۃ بان یفیض نور وجودہ علی حقائق الممکنات واعیان الموجودات بالفیض المقدس والتفرقۃ علی الجمع بان یکون جمیع مراتب الوجود روحاً ومثالاً وشخصاً جمعا حامدۃ لحضرۃ الحق سبحانہ قولاً وفعلاً وحالا بحسب استعدادھم

وعندی حمد الجمع علی التفرقۃ بان یری الحق سبحانہ ذاتہ وصفاتہ مفصلا من رتبۃ الغیب فی مرایا جمیع العوالم والمراتب جمعا وفرادیٰ فی عالم الشہادۃ وحمد التفرقۃ علی الجمع بان یری التفرقۃ الجمع فی المراتب والمجالی

وھٰھنا وجوہ اخر القیت من القدیم القدیر علی العدیم الفقیر بمحض العنایۃ والتقدیر احدھا حمد الجمع فی تفرقۃ الکل علی نفسہ بان یری الحق سبحانہ کمالاتہ

الٰہیہ اور کونیہ پر ثانیاً شامل ہیں - اُن کے ساتھ تعین اور تجلی فرماتی ہے (۲) حمد تفرقہ علی التفرقہ اس طرح پر ہے کہ مخلوقات کا اظہار کمال خلقت کے ساتھ اور ایک کا ظہور - دوسرے کے جمال میں حق سبحانہ کے علم سے ہے باین طور کہ یہ جمال اللہ تعالیٰ جل شانہ کے جمال پاک کا ظل ہے - بلکہ عین وہی ہے (۳) حمد جمع علی التفرقہ اس طرح پر ہے - کہ وجود باری تعالیٰ کا نور - حقائق ممکنات اور اعیان موجودات پر فیض مقدس کے ذریعہ سے فائض ہوتا ہے (۴) اور حمد تفرقہ علی الجمع اِس طرح پر ہے - کہ وجود کے جمیع مراتب کیا روح - کیا مثال - اور کیا شخص - قولاً فعلاً - اور حالاً - حسب استعداد خود ہا - حضرت حق سبحانہ کے ثناخوان جسم ہیں -

اور میرے نزدیک حمد جمع علی التفرقہ اِس طرح پر ہے - کہ حضرت حق سبحانہ اپنی ذات اور صفات کو مرتبہ غیب سے جمیع عوالم اور مراتب کے آئینوں میں بالتفصیل مجموعی طور پر - اور فرداً فرداً عالم شہادۃ کے اندر دیکھے - اور حمد تفرقہ علی الجمع اس طرح پر ہے کہ تفرقہ مراتب اور مجالی میں جمع کا مشاہدہ کرے -

اس مقام پر کچھ وجوہ اور بھی ہیں جو قدیم اور قدیر حق سبحانہ کی طرف سے عدیم اور فقیر (مصنف) کے دل میں محض عنایت اور تقدیر سے القا ہوئے ہیں منجملہ اُن کے (۱) حمد الجمع فی تفرقہ الکل علی نفسہ اس طور پر ہے

مع ذاته فی حقیقة جمعیة
مظهریة تفرقیة کلیة انسانیة
وثانیها احمد تفرقة الکل
علی عین الجمع بان یری الانسان
الکامل جمیع التعینات مع النفس
عین الواحد وثالثها احمد
تفرقة الکل علی التفرقة للمطلقة
بان یری الانسان الکامل کل
الکمال ذاته مدبرة بجمیع
التعینات والاعتبارات جامعتها
بکلیة بجمیعها بحسب استعدادها
ورابعها احمد التفرقة
المطلقة علی عین تفرقة الکل بان یفنی جمیع
الممکنات والموجودات فی ذات الانسان
الکامل لسالك فافهم انت

تنبیه

الحمد مصدر الحامد والمحمود بالمعروف
والمجهول فالحمد قد یکون من مرتبة الجمع
علی عین التفرقة فیکون الله سبحانه الحامد
لمرتبة الجمع ومحمود لمرتبة التفرقة وقد یکون
بالعکس فهو الحامد والمحمود فی الحقیقة
فحصلت تسعة وعشرون قسما من الحمد
فان ضربت هذه الاقسام فی الاسماء

کرحق سبحانہ اپنے کمالات کو مع اپنی
ذات کے ایسی حقیقۃ کے اندر دیکھے۔
جو صفات جمعیہ۔ مظہریہ۔ تفرقیہ۔ کلیہ
اورانسانیہ کو شامل ہو۔ (۲) حمد تفرقۃ
الکل علی عین الجمع اس طور پر ہے کہ انسان
کامل جمیع تعینات کو مع نفس کے عین واحد
کرکے دیکھے (۳) حمد تفرقۃ الکل علی التفرقۃ
المطلقۃ اس طور پر ہے۔ کہ انسان جو کل کمال کا کامل
ہے۔ اپنی ذات کو جملہ تعینات اور اعتبارات
کا مدبر۔ اور نیز ان تعینات اور اعتبارات کی استعداد
کے موافق۔ ان تمام کا بالکلیہ جامع سمجھے
(۴) اور حمد التفرقۃ المطلقۃ علی عین تفرقۃ الکل اس
طرح پر ہے۔ کہ جمیع ممکنات اور موجودات
انسان کی ذات میں جو کامل اور سالک ہے محو ہوجائیں
بس اے مخاطب تو اس کو سمجھ لے۔

تبنیہ

الحمد حامد اور محمود کا مصدر ہے معروف اور
مجہول دونوں صیغوں پر۔ اس بنیاد پر حمد کبھی تو مرتبہ جمع سے
عین تفرقہ کی نسبت ہوتی ہے۔ اس صورت میں اللہ سبحانہ
مرتبہ جمع کا حامد اور مرتبہ تفرقہ کا محمود ہوگا۔ اور کبھی اس کے
برعکس ہوتا ہے۔ اس صورت میں فی الحقیقۃ حق سبحانہ ہی حامد اور حق
سبحانہ ہی محمود ہوتا ہے پس حمد کی انتیس قسمیں ہوگئیں۔ اور
اگر یہ انتیس قسمیں ننانویں ناموں میں ضرب دی جائیں

التسعة والتسعين حصلت احد سبعون
وثمان مائة والفا من المحامد وان ضرب
فی الاسماء الالف والواحد حصلت تسعة
وعشرون احاداو تسعة وعشرون الفا
ومعنی الاسم ما ذکرت انفا لاتغفل عنه
حتی لم یشکل علیک فی الضرب لصفات
علا سینة کالسلام والقدوس

تو دو ہزار آٹھ سو اکہتر قسمین حمد کی حاصل
ہوجاوین اور اگر ایک ہزار ایک اسماین ضرب دی
جائین - تو انتیس ہزار انتیس قسمین ہوجاوین -
اور اسم کے معنی وہی ہین - جو مین ابہی ابہی ذکر کر آیا ہون اس
سے مخاطب کہین تو اُس سے غافل نہ ہوجانا - تاکہ
ضرب دینے مین سلام اور قدوس جیسی عدمیہ صفات
کی وجہ سے تیرے اوپر اشکال واقع نہ ہو -

ان دو - تین نقلون کے بعد ایک نقل عین المعانی مین سے ہدیۂ ناظرین ہے - اسم الولی کی شرح مین آپ لکھتے ہین -

عالیشان امام اسوۃ المحدثین شیخ محی الدین عربی کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہے - کہ ہمارے نبی کو جو خاتم الانبیا علیہ وعلیہم السلام کہتے ہین - یہ اس معنی کر کے ہے - کہ آنحضرت صلعم کی بعثت کے وقت تک انسانی نوع کے افراد مین سے جو کوئی شخص کمال کے درجہ کو پہونچ جاتا تہا اُس کو نبی کہا کرتے تہے - کہ یہ نام اسمائے الٰہی کے مغائر ہے - مگر آپ کی بعثت کے بعد آپ کی اُمت مین سے جو اصحاب کمالات کے درجات کو پہونچتے ہین اُن کو اس نام کے ساتھ نامزد نہین کہتے - کیونکہ آنحضرت صلعم کی بعثت نے خاتمیت کی مہر اس نام کی گویائی کے منہ پر لگا کر مذکر نام کی تجویز جو اسم الٰہی کے موافق ہے - فرمائی ہے - اور وہ ولی ہے - یعنی آنحضرت صلعم کی بعثت کے بعد کامل کو ولی کہتے ہین ؎

جو اصحاب انفس و آفاق (عالم ارواح اور عالم اجسام) کے رموز فہم اور موشگاف ہین - وہ صدر الذکر کلام کی اصل اور خلاصہ کو اچہی طرح جانتے ہین - کہ آنحضرت صلعم کی بعثت کے زمانہ تک کاملون کو نبی یا رسول کے نام کے ساتھ نامزد کرنے مین اسمی اور رسمی مغائرت باقی تہی - لیکن جب سے نور معرفت کا اولین چراغ روشن ہوا ہے - جس سے مراد حقیقت محمدیہ ہے علیہ السلام تب سے اس چراغ کی روشنی کی بدولت - مغائرت اور منافات کی تمام تیرگیان اور تاریکیان دنیائی اعتباری سرائے سے عالم عدم کو بستر باندہ گئین - یہان تک کہ اسمی مغائرت بہی باقی نہین رہی - جس سے اعتبار دوئی کا

وہم ہوتا ہے۔ یعنی جب سے آپ کے عنصری وجود کے نیر اعظم نے جمال وجلال کے افق سے آلہی اسما کے آسمان اور کون ومکان کی منزل مین طلوع فرمایا ہے۔ تب سے آپ کی اُمت اور ملت کے خاص بزرگون کو لہ عند وموھوالی درجۃ الکمال ولی کہتے ہین۔ جوایزدی اسم اقدس کے مطابق ہے۔ اور خلیفہ اور خلیفہ کرنے والے کی درمیانی مغائرت دور کرنے کا واجب التعمیل فرمان اسما اور مسما خاتم النبوۃ علیہ السلام کی مہر اور نام ولایت کے نگینہ سے کمل کر کے عطا فرمایا گیا ہے۔ کہ آج سے پیچھے۔ کسی شخص کے واسطے مغائرت کا کاغذ نہین لکھا جاوے گا۔

اللہ۔ رحمٰن۔ اور رحیم یہ تین جلیل الشان اسمار۔ تمام امور کے دروازون کی کنجی ہین۔ ان کی شرح جہان بھر ختم کی ہے۔ اُس مقام پر آپ لکھتے ہین۔

حدیث ابتدا کے بموجب کہ کل امر ذی بال الخ ہے[۵۲] -ان تینون اسما کی تقدیم کے بدون اقوال ورافعال مین شروع کرنا۔ حسن ادب سے دور ہے۔ اور تمام ارباب تصوف خواہ عروجی ہون یا نزولی۔ دریائے توحید کے غواص ہوتے ہین۔ ان کی اصطلاحات کے جواہر ان تینون اسما کے ڈبہ مین رکھے ہوئے ہین۔ واضح ہو۔ کہ اسم اللہ کا جیسا اطلاق مرتبہ الوہیت پر آتا ہے۔ اسی طرح مرتبہ لاتعین پر بھی آتا ہے اور لاتعین سے۔ تعین اول پیدا ہوتا ہے۔ اور جب تعین اول کی تعیین ہوگئی۔ تو یہی فیض اقدس ہے۔ اور فیض اقدس کی دو طرفین ہوتی ہین۔ ایک احدیۃ دوسری واحدیۃ۔ انہین دونون طرفون کے اعتبار سے فیض اقدس۔ وحدت ذاتی کے ساتھ موصوف ہوتا ہے۔ احدیۃ جو وحدت کی باطنی طرف ہے۔ بیاولین درجہ اور باطنی سمت قبول کر کے اسما اور صفات کے علاقہ سے بالکل مجرد ہوگئی اور واحدیۃ جو وحدت کی ظاہری طرف ہے۔ یہ دوسرے درجہ مین ہے۔ اور یہی ظاہری سمت کے میدان مین سیر وسلوک کرتی ہے۔ اور نیز الہی کمالات کو اپنی پرورش کا مقدمہ بناتی ہے۔ کیونکہ صفات فعلیہ کا تعلق اسی مقام سے ہے۔ ہر جب صفات فعلیہ کو یہ منظور ہوتا ہے۔ کہ سلطنت کے لوازم اور اپنی مقتضیات کو ظاہر کرین۔

لہ درجہ کمال پر اُن کے فائز ہونے کے وقت ۱۲

[۵۲] پوری حدیث یہ ہے۔ کل امر ذی بال لم یبدا ببسم اللہ فھو اخرج منقطع (ترجمہ) جو مہتم بالشان کام بسم اللہ کے ساتھ شروع نہ کیا جاوے۔ وہ ناقص اور ابتر ہوتا ہے ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

تو وہ فیض مقدس کی امداد سے نفس رحمانی کے درمیانی حصہ لشکر کو ترتیب دیکر آگے روانہ کرتی ہین۔ اور عدم کی فوجون کو درہم برہم کردیتی ہین۔ تاکہ سلطان وجود کا علم فیروزی نصب ہو۔ یعنی صفات فعلیہ ماہیات کو وجود خارجی کی شان مین لاتی ہین۔ اور اسماے متقابلہ کو جلوہ گر کرتی ہین۔ جب صورت فتح نمایان ہوجاتی ہے تو لوازم اور مقتضیات جو اسما کے زبردست لشکر کا پچھلا حصہ ہے ہرطرف سے سر اٹھا کر ظہور کرتے ہین۔ اور جس راستہ سے منزل بمنزل آئے تھے۔ اُسی راستہ سے وحدت کی دار السلطنۃ کو باز گشت کر جاتے ہین۔ کیونکہ رحیمی تجلی۔ اِس گروہ کے حال کی پاسبان ہے۔ اس وقت مین کسی شخص کو غنیمت۔ اموال۔ انفال۔ خودرائی۔ اور خودداری مین مشغول نہین ہونا چاہیے کیونکہ ایسے امور مین مشغول ہوجانے سے عظیم شکست پیدا ہوجاتی ہے۔ جیسے جنگ احد مین بعض اصحاب کو خودرائی کی وجہ سے پیش آیا جو کچھ پیش آیا۔ لہذا مناسب یہ ہے کہ نبی **علیہ السلام** یا نائب نبی (ولی) کے قرارداد کے جو صراط مستقیم ہے۔ او سبر استحکام کے ساتھ قدم جما کر اپنے مقام سے تجاوز نہ کرین۔ اور نیز اُن کے حکم سے ایک قدم بھی آگے پیچھے نہ رکھین۔ کام کی حقیقت ان اشعار کے مضمون سے معلوم کرنے چاہیے

اشعار

تامل سطور الکائنات فانہا [۵۱]	من الملک الاعلیٰ الیک رسائل
وخط فیہا لوتاملت خطہا	الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل

اور پروانہ وار اُڑکر اپنے تئین اُس بزم مین پہونچا دینا چاہیے۔ جس مین اسما اور صفات کے اجتماع کی شمع روشن ہے شاید [۵۲] لیس فی جبتی سوی اللہ کا ہی نغمہ تحت الذکر پردہ مین گایا جاتا ہے ۵

ہم ازین رو گفت آن بحر صفا	نیست اندر دلق من غیر از خدا

[۵۱] اے مخاطب تو کائنات کی سطور پر تامل کی نظر ڈال یہ سطرین ملک اعلیٰ کی طرف سے تیرے نام رسالے مین۔ اور ان مین ایک خط ہے اگر تو اوس خط مین تامل کرکے دیکھے۔ تو معلوم ہوجاوے کہ اللہ جل شانہ کے سوا تمام اشیا باطل ہین۔ ۱۲ [۵۲] میرے جبہ کے اندر اللہ کے سوا کچھہ نہین ہے ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

آپ کے حالات کا کسی قدر بیان اِس طرح پر ہے - کہ جن پردون کے سبب سے اخفا اور امتیاز تہا - اُن پردون کے اُٹھہ جانے سے جب آپ کے وجود شریف پر ذات احمدی علیہ السلام کی حقیقت جامعہ کا عکس پڑا - تو قرآن مجید جس شان کے ساتھہ لوح محفوظ پر عالم غیب مین تہا - اُسی شان کے ساتھہ آپ کے یاد کرنے سے پہر عالم شہادت مین آپ کے دل کی لوح محفوظ پر جاگزین ہوا - بلکہ ایزدی اسما اور الٰہی صفات کے سبب سے آثار و احکام جو کمالات اسمائی کے حصول کے واسطے عالم امکان مین آئے تہے - اور اُن آثار و احکام کو ما یتوقف علیہ المعاد کے نہ ملنے کی وجہ سے اپنے وطن کی طرف بازگشت میسر نہین ہوتی تہی - وہ آپ کے وجود عزیز مین عالم قید سے نکل گئے اور اپنے مدعا کو پہونچ کر عالم اطلاق کی طرف رجوع ہونے کی استعداد اُن مین پیدا ہوئی - جس کے سبب سے وجوبی اور امکانی قرب مین اتصال نمایان ہوا - اس سخن سرائی کا ماحصل یہ ہے - کہ جو اہل سفر - الٰہی علم کی آبادبستی سے نکل کر امکانی مخلوق آباد کی قید مین مقید تہے - یہ تمام اصحاب - آپ کی ولایت وارشاد اور ہدایت وتلقین کے زمانہ مین ازروے دانش و بنیش عروجی اور نزولی سیر و سلوک کا سرمایہ فراہم کر کے فرق کے صحرا سے جمع کے شہر مین آمد و رفت کرنے لگے - یہ عجیب و غریب لطیفہ ہے - کہ مذکورہ بالا واقعہ لکہتے وقت جب مین یہ بات کہ "آپ کا دل قرآن مجید کے نور سے لوح محفوظ ہو گیا - اور قرآن بہی اپنے اصلی وطن مین پہونچ گیا - جو عالم صورت مین مسافر تہا" لکہہ ہی رہا تہا - کہ یکایک شیخ صدر جہان زبارول کے بیٹے شیخ فرید برہان پور سے راقم کے دالان مین آکر اُترے اور سیخ الاولیا کا گرامی نامہ مجکو دیا جب مینے خط کی تہ کہولی تو اُس کے عنوان مین یہ بیت لکہی تہی - **بیت**

لوح محفوظ ست پیشانی یار	ہست در روے سرجانان آشکار

اور خاتمہ مین نسخہ گلزار ابرار کی خواہش کا مضمون تہا - امید ہے کہ آپ کے ساتھہ میری یکجہتی اور اتحاد کا راز اور[۱] المؤمن مرآۃ المؤمن کی رموز اس سرگزشت کے پڑہنے سے ارباب دانش کو روشن ہو جاوینگے

تم کلامہ -

جو اصحاب - تاویل - اور توجیہ کے جوہر شناس ہین - اُن کو واضح ہو - کہ[۲] الولایۃ افضل من النبوۃ اس قول کے معنی اگرچہ تاویل نگارون نے بہت کچھہ وجوہ کے ساتھہ دائرہ اشکال سے نکال کر

[۱] مومن کا آئینہ مومن ہے ۱۲ [۲] نبوت سے ولایت افضل ہے ۱۲

جواز و صحت کے درجہ کو پہونچائے ہیں - لیکن منجملہ توجیہات کے اِس توجیہ سے زیادہ کوئی توجیہ اقرب بعقل اور شاداب نہیں ہے - کہ نبی کی نبوت پر نبی کی ہی ولایت کی تفضیل مراد ہے - کیونکہ ارباب تحقیق کے لطیف دماغوں کو تمام توجیہات میں متبوع پر تابع کی - اور اصل پر فرع کی ترجیح کی بو آتی ہے -

کمال خجند

طبیم چنان بہ نکہتِ زلفِ تو شد لطیف
اگر بادِ مشکبوے تو ہم دردِ سر شود

اور تمام وجوہ سے ولی کی ولایت نبی کی ولایت کے تابع پائی جاتی ہے - البتہ نبوت پر ولایت کی فضیلت کی وجہ یہ ہے - کہ ولایت عبارت قرب حق سے ہے - اور نبوت حکم رسانی ہے معجزہ - قدرت مطلق کا اثر ہے - اور نبی - حق سبحانہ اور خلق کے درمیان میں برزخ ہے - پس یہ بات ظاہر ہو گئی کہ جب تک بندہ کو قرب نہیں ہوتا ہے - تب تک قدرۃ مطلق کے مقتضیات کا مظہر ظہور نہیں ہو سکتا ہے - وہ اُس وقت تک فیض مطلق مقید کو نہیں پہونچا سکتا ہے - اور مقید کو ہدایت کی امداد سے عالم مطلق کا راستہ نہیں دکھا سکتا ہے - نیز قوم کی اصطلاح میں نبوت ایک واسطہ ہے رسالت اور ولایت کے درمیان میں اس معنی کر کے - کہ نبوت صرف حقائق الٰہی کی خبریں اُمت کی طرف پہونچانا ہے - یعنی ذات صفات - اور اسما کی معرفت سے بہرہ یاب کرنا ہے - یہ خبر رسانی دو طرح پر ہوتی ہے - (۱) صرف علم دیدینا - اور معرفت مذکورہ کے طریق سے محض خبردار کر دینا - اور یہ قسم - ولایت مطلق کے ساتھ مخصوص ہے - (۲) تمام خبریں دینا جن کے ساتھ احکام شرعیہ پہونچانا - اخلاق سکھانا - اور حکمت تعلیم کرنا وغیرہ وغیرہ امور بھی شامل ہیں - اور یہ خاصہ رسالت کا ہے - اس دوسری قسم کو نبوت تشریعی کہتے ہیں اور پہلی قسم کا نام نبوت تعریفی ہے، چونکہ تشریعی نبوت بعثت احمدی علیہ السلام والصلوٰۃ کے سبب سے ختم ہو گئی - تو حضور نے فرمایا[۱] لانبي بعدي اور تعریفی نبوت جو مطلق ولایت کو لازم ہے - باوجود خاتم الولایۃ ہونے حضور کے باقی رہی - کیونکہ حضور نے فرمایا ہے - [۲] علماء امتی کانبیاء بنی اسرآئیل اس تمہید سے یہ بات مفہوم ہوئی - کہ ولایت تو رسالت اور نبوت سے عام ہے - اور نبوت - رسالت سے عام اور ولایت سے خاص ہے - کیونکہ ہر ایک رسول نبی ہے - اور ہر نبی ولی ہے - اور یہ لازم نہیں ہے کہ ہر ولی

[۱] میرے بعد نبی نہیں ہے ۱۲ [۲] میری امت کے علما - بنی اسرائیل کے نبیوں کے مثل ہیں ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

بنی ہو - پس لفظ نبی کا اطلاق انسان کامل پر ہونا منسوخ ہوا - اور نبوت کا دعویٰ - کفر شریعت قرار دیا گیا اور اسم ولی کا اطلاق - حق سبحانہ کے بندگان خاص پر ہوا کرتا ہے - کیونکہ بندگان خاص - اخلاق الٰہی کے ساتھ تہذیب یافتہ - فنا فی اللہ کے بعد بقا باللہ کے مرتبہ کو پہونچے ہوئے - اور محو کے بعد صحو کے درجہ مین ہوتے ہین - اور ولایت عبارت ہے حق کے ساتھ بندہ کا قائم ہونا - اور یہ ایک عظیم نعمت اور بڑی سعادت ہے دیکھا چاہیئے کس دردمند کو نصیب ہو -

بیدردرا شراب محبت کجا دہند		کیفیت ست عشق بتان تاکرا دہند	

نیز ولی کا اطلاق قوم کی اصطلاح مین اُس فرد پر آتا ہے - جس کو حق سبحانہ کی حفاظت - عصیان اور مخالفت کے ارتکاب سے باز رکھے - تاکہ وہ اُس فرد کو ہستی موہوم کی جنگ سے بچا کر ولایت کے انتہائی درجہ کو پہونچا دیوے - جو حق سبحانہ تک پہونچتا ہے - اِس اعتبار سے ولی فعیل مفعول کے معنی مین ہوتا ہے - اور اس اعتبار سے کہ ولی ایک بندہ قایم بحق ہوتا ہے - فعیل فاعل کی معنی مین ہے اس بنیاد پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ولی قرب فرائض کے اندر اولین معنی مین سمجھا جاوے - اور قرب نوافل کے اندر دوسرے معنی مین تصور کیا جاوے - دوسرے یہ کہ نبی کے تصرفات کا مرجع اور ماخذ اپنی ولایت کے اندازہ پر ہوا کرتا ہے - نبی کا قرب حق کے ساتھ ہی نبی کی ولایت ہے [۵۱] هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ اور ولی کا تصرف اس مقدار پر ہوا کرتا ہے کہ جس مقدار پر اُس کو اپنے نبی کے ساتھ قرب ہو - اور یہی اُس کا قرب اپنے نبی کے ساتھ اُس کے اُس قرب کی میزان ہے - جو حق کے ساتھ ہے [۵۲] قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ پس آفتاب کو مانند نبی سمجھنا چاہیئے - جو اپنے ذاتی نور سے منور ہے - اور ماہ کو مانند ولی تصور کرنا چاہیئے - جو آفتاب کے فروغ سے نور کا اقتباس کرکے روشن ہوتا ہے والعلم عند اللہ -

یاد شیخ احمد ابن شیخ عبد الاحد

یعنی - حضرت مجد...

آپ فاروقی سرہندی ہین - محبوبیت - وحدانیت - اور فردیت کی محفلون مین بالانشینی کا مرتبہ آپ کو حاصل ہے صوفی محمد صدیق ہدایت تخلص - ظہیر الدین حسن کسمی کے فرزند - اور مولانا خواجہ باقی نقشبندی

[۵۱] - یہین سے معلوم ہوا - کہ سب اختیار خدائے برحق کو ہی ہے - [۵۲] اے پیغمبر کہدو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو - تو میری پیروی کرو - کہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے - ۱۲

اویسی کے مرید ہین - انہون نے ہجری سنہ ایک ہزار اٹھارہ مین دہلی سے سیاحی کے اندر قدم اُٹھایا - تاکہ خیر بلاد للہش فناالله دا باکہ دبلی فہ کی زیارت سے - اور ہر ایک سرزمین کے مشائخ کی صحبت سے فیض حاصل کیا جاوے - جب صوفی صاحب ملک خاندیس مین پہونچے - تو آگے بڑھنے کی توفیق ہمراہ نہین ہوئی - بازگشت کے وقت منڈو (مانڈو) کے عبرت کدہ مین جہان غوثی کی زاد بوم ہے - چند روز توقف فرمایا - ایک روز شیخ احمد کے باکمال حالات سننے دریافت کئے - تو صوفی صاحب نے آپ کی تصنیف کا ایک رسالہ جس کے اندر مصنف نے اپنی خاص واردات اور مکاشفات کو درج کیا ہے - راقم کے مطالعہ کے واسطے دیا - رسالہ کا ماحصل خلاصہ یہ ہے - کہ

" درویش کے دل مین جب خداشناسی کے سلوک کا شوق پیدا ہوا - تو ایزدی عنایت نے سلسلہ نقشبندیہ کے ایک خلیفہ کی خدمت مین مجکو پہونچایا - اور اُن کی دلنشین تقریر سے اس خانوادہ کے بزرگون کا طریقہ اختیار کرکے چند روز اُن کی خدمت مین بسر کئے - اُن کے انفاس اور توجہ کی برکت سے - اور بزرگوار خواجون کے جذبہ سے جو قیومیت کے وصف مین اپنے تیئن فنا کرنے سے پیدا ہوتا ہے - طالب کا حال پلٹ گیا - اور اندراج النہایۃ فی البدایۃ کی بہی چاشنی چکھی - جب صدر الذکر جذبہ متحقق ہوگیا - تو نوبت بہ سلوک پہونچی - سلطان ولایت محمدی امیر مردان علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی روحانی پرورش نے مجھے اُس اسم کے مرتبہ کو پہونچایا - جو اُن بزرگوار خلیفہ کا رب تہا - اور اُس اسم سے خواجہ بہاء الدین نقشبند کی روحانی امداد اور رہنمائی کی بدولت قابلیت اولی کو عروج کیا - جس سے مراد حقیقت محمدی ہے علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ اور حضرت فاروق اعظم رض کی روحانی امداد ہونے پر اس قابلیت اولی سے بہی ترقی میسر ہوئی - پہر حضور خاتم النبوۃ علیہ السلام کی روحانی پرورش کا فیض ہوا - تو سابقہ قابلیت اور مرتبہ سے ایسے مقام کی طرف صعود ہوا - جو اقطاب محمدی کے واسطے مخصوص ہے - سابق کا مقام گویا اس مقام کی تفصیل ہے - اور جس وقت اس مقام پر ورود ہوا تہا - تو اوس وقت مین کسی قدر امداد خواجہ علاء الدین عطار کی روحی حقیقت سے بہی اس درویش کو پہونچی تہی - خواجہ علاء الدین عطار خواجہ بزرگ

نقشبند سے کے بڑے خلیفہ ہین - اور اپنے وقت کے قطب ہدایت تھے - اقطاب کے
عروج کی نہایت اسی مقام تک ہے - اور ظلیت کا دائرہ بھی اسی جگہہ منتہی اور تمام
ہوجاتا ہے - اس کے آگے یا تو اصل خالص ہے - یا ممتزج بہ ظل ہے - افراد کی جماعت
کو اس مرتبہ پر پہونچنے کا شرف حاصل ہوتا ہے - اور افراد کی صحبت کے ذریعہ سے
بعض اقطاب کو بھی مقام ممتزج تک عروج میسر ہوتا ہے - اور امتزاج کے مرتبہ سے
اصل پر بھی نظر پڑتی ہے - لیکن اصل خالص کو پہونچنا - یا اُس پر نظر کرنا - باعتبار تفاوت
درجات - افراد کا ہی خاصہ ہے [1] ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل
العظیم پھر اقطاب کے مقام پر پہونچنے کے بعد اس درویش کو دین و دنیا کے
سردار علیہ السلام نے قطبیت ارشاد کا خلعت عنایت فرما کر اس مبارک
منصب سے سرفراز کیا - اس کے بعد ازلی عنایت نے دستگیری فرمائی - کہ اس مقام
سے ایک دفعہ ترقی اصل ممتزج تک عطا کی - فنا اور بقا جیسی اور جس طرح سے ہر ایک
سابقہ مقام پر پیش آتی تھی - اس جگہہ بھی پیش آئی - اور یہان سے اصل کے مقام پر
صعود حاصل ہوا - حتی کہ اصل الاصل تک پہونچ گیا - اس آخرین عروج مین جو اصل
کے مقامات مین واقع ہوا - اسوۃ العرفا غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلی
کی روحانیت سے مدد ملی - اُنھون نے کامل تصرف کی طاقت کام مین لاکر ان مقامات
سے عبور کرا دیا - اور اصل الاصل سے آگاہ کرکے یہان سے عالم شہادت کی طرف
مراجعت کا حکم فرمایا - اس طرح سے - کہ مین ہر ایک مقام سے دوسرے مقام کو نزول
کے طور پر بازگشت کردن - اگرچہ اس درویش کو فردیت کی نسبت جو عروج اخیر سے
مخصوص ہے - اپنے پدر بزرگوار سے ارثاً تھی - اور پدر بزرگوار کو ایک قوی الجذبہ
عزیز سے - اور نیز ایک بزرگ سے جو خرق عادات مین نامور تھے حاصل ہوئی
تھی - لیکن منازل سلوک قطع کرنے سے بیشتر اپنی ضعف بصیرت کے سبب سے یا قلت احساس
کے سبب سے اس نسبت کا اپنی ذات مین قطعاً ظہور نہین پایا تھا - اور نیز عبادت نافلہ خصوصاً

[1] - یہ اللہ جل شانہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے - اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۱۲

تا زنفل کی توفیق - پدر بزرگوار کی امداد سے ہے - اور پدر بزرگوار کو اپنے شیخ سے تھی - جو چشتیہ
سلسلہ مین تھے - اِس درویش کو علم لدنی خضر علیہ السلام کی روحانیت کے فیض سے
حاصل ہوتا رہا اُس وقت تک کہ قطاب کے مرتبہ سے آگے نہین بڑھا - لیکن جن عالی مقامات
کا حال صدر مین لکھا گیا ہے - ان مقامات سے عروج اور عبور کے بعد تمام وہبی اور کسبی علوم
یہ درویش ہمیشہ اپنی حقیقت سے اخذ کرلیتا ہے - یعنی تمام علوم اپنی ذات مین خود بخود پاتا ہے
کسی غیر کو کوئی دخل نہین ہے - نیز اس درویش کو نزول کے وقت جو عبارت السیر من اللہ
باللہ سے ہی تمام دونون سلسلون کے مشائخ کے مقامات پر عبور حاصل ہوا - اور ہر ایک
مقام سے کچھ نہ کچھ حصہ ہاتھ آیا - اور ہر مقام اور سلسلہ کے مشائخ سے بے شمار امداد ملی - اور
ہر ایک صاحب نے اپنی نسبتون کے خلاصہ سے مجکو آگاہ اور محرم فرمایا - اولًا بزرگان خانوادہ
چشتیہ قدسنا اللہ تعالی بذکرہم - کے مقام پر گزر ہوا - اور اُس مقام سے اور اصحاب
مقام سے بہت کچھ فائدہ اُٹھایا اور منجملہ ان کے خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کی روحانیت
نے سب سے زیادہ التفات فرمایا - یہ بالکل سچ ہے - کہ خواجہ کی ذات شریف کی شان
اس مرتبہ مین نہایت رفیع ہے - جب یہان سے آگے بڑھا - تو اکابر سلسلہ کبرویہ کے
مقام کی طرف روحنا اللہ تعالی بریاحین اسرارہم راستہ ملا - یہ دونون مقام
عروج کے اعتبار سے برابر ہین - لیکن مقامات مذکورہ بالا سے نزول کے وقت - اولین
مقام - اس صراط مستقیم کے بائین جانب اور دوسرا مقام داہنی جانب رہتا ہے - اور
یہ شاہراہ ایسا راستہ ہے کہ بعض اکابرین یعنی اقطاب ارشاد - فردیت کے مقام کو اسی
راستہ سے جاتے ہین - اور نہایۃ النہایۃ کو پہونچتے ہین - تنہا افراد کا راستہ دوسرا ہے -
بدون قطبیت کے اس شاہراہ پر ہو کر گزر نہین ہوسکتا - اور یہ مقام ایک قسم کا برزخ ہے
اس شاہراہ کے اور مرتبہ صفات کے درمیان مین - یعنی دونون طرف سے بہرہ یاب ہے
اور اولین مقام - اس مبارک راستہ کی دوسری جانب مین واقع ہوا ہے - جس کو مرتبہ صفات
سے آمیزش اور مناسبت بہت کم ہے - سلسلہ کبرویہ کے مقام سے آگے بڑھکر ان مشائخ
کبار سہروردیہ کے مقام پر نفعنا اللہ ببرکات حقائقہم عبور ہوا - بجز شیخ الشیوخ

شہاب الملۃ والدین شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے اس جانب ہین - یہ مقام پیروی سنت نبوی علیہ السلام کے فروغ سے آراستہ - اور جمال فوق الفوق کے مشاہدہ سے پیراستہ ہے - عبادات کی توفیق - اور خدا پرستی کی طاقت اس مقام کے ساتھ ساتھ ہے بعض نارسیدہ سالک جو عبادات نافلہ مین سخت منہمک ہین - اور اسی خشک پرستش سے آرام پا رہے ہین - ان کو فی الجملہ حصہ بحسب مناسبت اسی مقام سے ملتا ہے - غرض یہ ہے کہ نفل عبادت سے یہ مقام حاصل ہوتا ہے - **القصہ** یہ ایک بے نظیر مقام ہے - ایزدی فروغ جو اِس مقام پر نظر آتا ہے - دوسرے مقامات پر نظر نہین آتا - اور اِس مقام کے لوگ کمال متابعت اور پیروی سنت کی وجہ سے - دوسرے عالی مقام خدا شناسون سے قدر اور شان مین اعظم اور ارفع ہین - اگرچہ عروج اور فوقیت کے اعتبار سے دوسرے مقامات بلند زیادہ ہین - لیکن جو کچھ اِس مقام والون کو حاصل ہے دوسرے مقامات والون کو میسر نہین ہے - سہروردیہ مقام کے بعد - جذبہ کے مرتبہ پر اوترآیا - یہ مقام بے شمار جذبات کے مقامات کو جامع ہے پھر مجکو اِس مقام سے بھی اوترنا پڑا - مراتب نزول کی نہایت - مقام قلب تک ہے - جو حقیقتِ جامع ہے - اور ارشاد وتکمیل اسی مقام پر اوترنے سے وابستہ ہے - اِس مقام پر تمکین حاصل ہونے کے بعد پھر ایک دفعہ عروج واقع ہوا - اس دفعہ اصل کو بھی ظل کی طرح سے چھوڑنا پڑا جب پھر نزول ہوا - تو اس دوسری دفعہ مین مقام قلب پر تمکین حاصل ہوگئی - الحمد للہ

علی کل حال و مقال ۔

ایک کتاب معارف لدنیہ آپ کی تصنیفات سے ہے - اس مین آپ تحریر فرماتے ہین -

"خداشناسون کی جماعت کو کامل توجہ اور خاص حضور کے اعتبار سے بحکم لہ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا ایسا عالی درجہ حاصل ہے - کہ جس مین سالکون مین سے کسی سالک کا نہ گزر ہے - اور نہ نظر ہے - اِس تفرقہ کا اصلی راز یہ ہے - کہ جب تک ارواح کا تعلق اور تعشق بدن کے ساتھ نہین ہوا تھا - تب تک ارواح کو حق سبحانہ کے ساتھ حضوری حاصل تھی - پھر جب حسب قول اعیان ثابتہ ارواح کا تعلق اور تعشق - ابدان کے ساتھ ہوا - تو وہ صورتین پیدا ہوئین (۱) بعض کا قصد بذ حضور

بالکل موقوف ہوگیا - اور توجہ تو دو - اور اُس کے لوازم - صرف پیکر کے ساتھ رہ گئے (۲) اور بعض کی سابقہ توجہ جو مبدء کے ساتھ تھی - بالکل فراموش نہین ہوئی - یعنی عالم اجسام کے ساتھ وابستگی ہونے کے بعد بھی اُس نسبت کا اثر باقی رہا - اِس بنیاد پر جب قدیمی توجہ کا فراموش کرنے والا اولین گروہ - یہ مبدء کی طرف عروج کرتا ہے - تو اُس کو حق کے ساتھ ایسی خاص نسبت اور قرب حاصل ہوتا ہے - کہ پچھلے گروہ کو عروج اور سلوک کے ذریعے سے اگرچہ ترقی حاصل ہوجاتی ہے - لیکن اُس خاص مرتبہ کی ہوا تک اُن کے دماغ مین نہین پہونچتی - کیونکہ صدرالذکر معاملہ اور مقولہ سے ایسا مفہوم ہوا - کہ اولین فرقہ کا طریقہ استعداد اِس طور پر ہے - کہ جس شے کی طرف توجہ کرتا ہے - اُسی کا رنگ پکڑ لیتا ہے - اور احوال سابق کا کوئی اثر اُس کے ساتھ باقی نہین رہتا ہے - اور دوسرے فرقہ کی صور علمیہ کا اقتضا اس طرح پر نہین ہے - بلکہ جس امر کی طرف رخ کرتا ہے - حالت سابقہ سے کچھ حصہ اپنے ساتھ محفوظ رکھکر لائق لباس مین ظہور کرتا ہے - اِس عقلی دلیل کا خلاصہ یہ ہے - کہ اس گروہ کی سرشت - قصور توجہ پر - اور دوسری جماعت کی خلقت کمال تعشق پر واقع ہے - **بای معشوق کان** -

ارباب معرفت جو دور بین نظر رکھتے ہین - وہ اچھی طرح جانتے ہین - کہ اِس تفرقہ کے راز کی بنیاد - کشفی شہادت کے بدون - صرف عقلی دلائل پر قایم کرنا - کوئی استحکام کی بات نہین ہے - دران حالیکہ عقل اس مدعا کے خلاف اس قضیہ اور تفرقہ مین اس طور پر دلیل قایم کرتی ہے - کہ مبدء کو بالکل فراموش کرنے سے - اور عنصری ابدان کے لوازم کی طرف ہمہ نوع متوجہ ہونے سے - ایسا پایا جاتا ہے - کہ عالم وجوب کے ساتھ مناسبت قلیل - اور عالم کون و مکان کے ساتھ خصوصیت زیادہ ہے اور جہان امکان کی طرف نزول کرنے کے بعد - حضرت باری تعالی کے ساتھ فی الجملہ تعلق باقی رہنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ذات باری عزاسمہ کے ساتھ حد درجہ پر اتصال - اور عالم امکان کی طرف سے بالکل بے تعلقی ہے - لیکن اِس گروہ کے حقائق کا عالم امکان مین نزول بمقتضاے حکمت آلہی ہے پس اِس تقدیر پر عقل کی رو سے عروج اور صعود کے بعد مقام خاص کو دوسری

وجہ والا شخص ہونچ سکتا ہے۔ نہ پہلی وجہ والا[51] واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
خلاصہ کلام یہ۔ کہ دونوں توجیہیں باہم ایک دوسرے کو ہٹاتی ہیں۔ لہذا ان دونوں
فرقوں ہیں سے کسی فرقہ کو عقلیہ دلائل کی رو سے۔ صدر الذکر وجہ وحدت کے ساتھ
مخصوص نہیں کرسکتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ تخصیص کی پچھلی وجہ میں از روے
تحقیق۔ علم ازلی کی شان پیدا ہے[52] وھو اعلم بمن ضلّ عن سبیلہ وھو
اعلم بالمھتدین اور دونوں گروہوں کی افراد میں مذکورہ بالا خاص مرتبہ کے عام کرنے
اور دائر رکھنے کے ساتھ اعتقاد رکھنا۔ اقرب بہ صواب ہے۔

دوسرے ظاہر حال پر۔ اور[53] ما یشاھد من الافراد پر قیاس کرکے ایسا
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تمام نوع انسان چار قسم پر منقسم سمجھی جاوے اس طور پر۔ کہ مذکورۃ الصدر
دو گروہوں میں سے جو گروہ ابدان کے ساتھ تعلق پیدا ہونے کے بعد اپنے تئیں مع
تمام گزشتہ حالات کے بھول جاتا ہے وہ منجملہ چار قسم کے قسم اول میں شمار کیا
جاوے۔ اور اس مقام والے عام لوگ اور اہل تقلید ہیں۔ اور ترکیبی صورت کے
ساتھ تعلق پیدا ہونے کے بعد جن اصحاب کا حضور اپنے مبدء کے ساتھ باقی رہتا
ہے۔ یہ اصحاب مقدار تعلق کے اعتبار سے تین اقسام پر منقسم ہیں۔ یعنی ان لوگوں
کا تعلق دونوں طرف برابر ہے یا نہیں ہے۔ جن لوگوں کا تعلق طرفین کے
ساتھ برابر نہیں ہے۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ کیونکہ راجح تعلق یا تو قدم کی طرف ہوگا
یا حدوث کی طرف ہوگا۔ پس جو لوگ حدوث کی طرف تعلق راجح رکھتے ہیں۔ وہ
اصحاب استدلال۔ اور ارباب براہین علمیہ وعقلیہ ہیں۔ اور جو لوگ قدم کی جانب
زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔ وہ ذاتی احدیۃ کے اندر مستغرق اور اہل جذبہ ہیں۔ اور
جو لوگ دونوں طرف برابر تعلق رکھتے ہیں وہ صاحبان کشف وتحقیق ہیں۔ اور

---

[51] حقیقت حال کو اللہ جل شانہ ہی خوب جانتا ہے ۱۲۔

[52] ۔ جو شخص خدا کے راستہ سے بھٹکا۔ اُس کو وہ خوب جانتا ہے۔ اور نیز وہ اون کو بھی خوب جانتا ہے
جو راہِ راست پر ہیں ۱۲ [53] افراد میں سے جو نظر آتے ہیں ۱۲

اسی شکل کی تقسیم آیۂ کریمہ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ سے بھی مفہوم ہوتی ہے - اس طور پر کہ اولاً اصطفیٰ کے لفظ سے جمہور انام کی دو قسمین کین - ایک جماعت غیر مختار - دوسری جماعت مختار - اور پھر مختار جماعت کو تین اقسام پر منقسم کیا لقولہ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ پس غیر مختار قسم اول ہے کہ وہ گرفتاران تقلید ہین - **ظالم لنفسہ** وہ اصحاب ہین جو جذب اور استہلاک کے دریا مین مستغرق ہین - اور **مقتصد** وہ لوگ ہین جو اعتقاد اور استدلال کے پر فضا محل مین آسودہ ہین - اور **سابق بالخیرات** وہ جماعت ہے جو مشاہدہ اور معائنہ کے گلزار کی تماشائی ہے

اس مین شک نہین - نقل کی لکڑی - نظر اور عقل کی امداد سے جس قدر تانا تن کر بانا بن سکتی ہے - اس بُنے ہوئے کپڑے کا طول اور عرض اس سے زیادہ نہین ہوگا - اگر کسی شخص کے دل مین اس مقام کی تحقیق کا درد ہو - اور وہ چاہے - کہ مجرب علاج سے کامل شفا پا کر تندرست ہو جاوے - تو اس کو شیخ الاولیا کی خدمت اور ارشاد سے چارہ جوئی کرنی چاہیے - کیونکہ آج کل در اصل ایسے دردمندون کے حاذق طبیب یہی ہین اور خلفائے حضرت غوث الاولیا مین سے ایک اور جماعت بھی اس شطاریہ سلسلہ مین ہو چکی ہے - جس کی ولایت اور ہدایت کے آثار باقی ہین - جیسے وجیہ الملۃ والدین علوی گجراتی شیخ لشکر محمد عارف شیخ شمس الدین شیرازی - شیخ صدر الدین محمد شمس بردورہ (بڑودہ) گجرات - شیخ عبدالحی جو شیخ جیوہ کر کے مشہور ہین - اور نیز دیگر بزرگوار اصحاب ان ارباب شہود اور اصحاب یقین کے کسی قدر حالات اس مختصر کتاب کی گنجائش کے موافق ہر ایک بزرگوار کے ذکر خیر مین لکھے گئے ہین - **حافظ**

ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجا ست	نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

۵۱ - پوری آیۃ اس طور پر ہے - ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخیرات باذن اللہ

ترجمہ - پھر ہم نے اپنے بندون مین سے اُن لوگون کو اس کتاب کا وارث ٹھہرایا - جنکو ہم نے (اہل سمجھکر) اُس کی خدمت کے لئے منتخب فرمایا - (یعنی مسلمانون کو) پھر اُن مین سے بعض تو (اس پر عمل نہ کر کے) اپنی جانون پر ستم کر رہے ہین - اور (بعض) ان مین سے بیچ کی چال چلے جاتے ہین - اور (بعض) اُن مین سے (ایسے بھی ہین جو) خدا کے حکم سے نیکیون مین (اورون سے) گو

گو آگے بڑھے ہوئے ہین ۲ :-

Presented by www.ziaraat.com

یاد شیخ خدا بخش منڈوی

آپ کے آباو اجداد ہجری آٹھوین صدی کے سنوات مین عربستان سے ہندمین آئے تھے۔ آپ کے پیر بیعت شیخ فضل اللہ ابن شیخ حسین ملتانی چشتی ہین۔ آپ تنہائی اور گمنامی کے محب۔ گوشہ نشینی اور خلوت کے مشتاق۔ مراقبہ اور محاسبہ کے دریامین مستغرق اور آثار سوز وگداز کے مجموعہ ہین۔ سلمہ اللہ تعالی اگرچہ علوم متداولہ کی مختلف فروع اور اصول کے میدان یا گلستان مین آپ کی عندلیب طبع پرواز نہین کرتی ہے لیکن اعتقادات کے معانی اور عبادات کے ارکان کی اصلاح کے واسطے جیسے کمانے مین نمک اس قدر علم فقہ سے آگاہی ضرور ہے۔ آپ کی تجرید کا بیان۔ تفرید کا اظہار۔ مخلوق کے ساتھ بیگانگی اور حق کے ساتھ یگانگی کی تحریر ان مین سے کوئی چیز۔ عبارت۔ اشارت۔ بیان۔ یا زبان مین نہین آسکتی۔ محض معانی اور معقول ہین۔ لہذا ان کا ادراک اہل حال وعرفان اور اصحاب ذوق ووجدان کے حوالہ کر کے آپ کے ماجرا مین سے چند باتین لکہتا ہون اور یہ چند باتین وہی ہین۔ جو راقم کو بلا واسطہ معلوم ہوئی ہین۔

ابتدا ابتدا مین آپ کا پیشہ نندبانی تہا۔ حریر فروشی کی بہی دوکان کر رکہی تہی۔ اور الکاسب حبیب اللہ کے لباس مین یکتا درویش تھے۔ سرمایہ مین سے روزانہ محنت کا فائدہ حاصل کر کے ایک حصہ تو مستحق فقرا کی نذر کردیتے تھے۔ ایک حصہ عیال واطفال کی معاش کے نامزد کرتے تھے۔ اور ایک حصہ اپنی قوت اور مہمانون کی ضیافت کے نام سے اٹہا لیتے تھے۔ اس درویشانہ انتظام کے ساتھ پندرہ سال کی عمر سے چالیس سال تک بسر کی اور ترک خانہ نشینی اور اختیار گوشہ گزینی کی آرزو کو اپنے دل کے اندر پرورش دیتے تھے۔ اسی کشاکش مین جب آپکی عمر بیالیس سال کی ہوگئی۔ تو تجرد گزینی کا نشہ ابہرا۔ ایکبارگی خداطلبی کا جوش۔ اور حق شناسی کی خواہش کا سیلاب آیا۔ اور اسنے آپکے صنوبری دل کو شوق کا فوارہ بنایا۔ جو کچھہ گزر اوقات کے واسطے اثاث مین تھا۔ وہ تمام وکمال آپنے بے اختیار ہو کر عام محتاجون پر لٹادیا۔ اور خود خاص درویشی کا جامہ پہن کر مقصد اور آلہی معرفت کی یافت کے واسطے ہرایک دل سے اور ہرایک دروازہ سے گدائی کرنے لگے ایک مدت تک اس طریق مین بہی عمر گزاری۔ پہر آخر کار ہجری سنہ نوسو اکیاسی مین خضر سیرت مرشد کی بابرکات صحبت سے کسی قدر گوناگون اضطراب کا جوش بتسکین اور تمکین کے ساتھہ دل مین فرو ہوا۔ ساگر تالاب کے کنارہ ایک پشتہ پر ایک کہنہ مسجد تہی۔ اُس کی مرمت فرماکر قبر کی طرح ایک چہوٹا سا حجرہ اُس کی چہت کے

پیچھے بنایا - یہ حجرہ آبادی سے ایک کوس دور ہے - اس تاریخ سے ہجری سنہ ایک ہزار بائیس تک ایزدی عنایت سے حجرہ مذکور مین استقامت کے ساتھ تنہا بیٹھے رہے - اور آخر کار فقر و بینوائی کے بارہ مین جس درجہ کے آپ متلاشی تھے - وہ درجہ آپ کی استعداد کے موافق حاصل ہوا یافت اور شناخت کی بخیہ جو آپ کی گدڑی پر لگی - تو گدڑی مذکور شاہی سوزنی بن گئی - اب آپ کی زبان حال نے لیس فی جلبتی سوی اللہ کا ترانہ گانا شروع کیا - گو چند سال سے آپ کا آستانہ اکابر و اصاغر کا مرجع ہو گیا ہے - لیکن آپ کی ملازمت حاصل ہو جانا - عالی شان سلاطین اور سپہ سالار امرائے اعظم کے بھی اختیار اور قبضہ قدرت مین نہین ہے - بلکہ آپ کی عنایت اور ارادت کے متعلق ہے - تنہا بیٹھے رہنے - اور لوگون سے نہ ملنے کی عادت جو ابتدائے زمانہ ترک سے تھی - وہی عادت آج تک روز افزون ترقی پر ہے - یعنی ملاقات چاہنے والون سے ایک لحظہ کا بھی ملنا آپ اپنے اوپر جائز نہین رکھتے ہین - ضرورۃً صرف بمقدار ایک فاتحہ پڑھنے کے - با اخلاص آنے والون کے نزدیک بیٹھ جاتے ہین - بلکہ اکثر اوقات کھڑے ہی رہتے ہین - اور جو کچھ خشک و تر اس وقت ہاتھ مین موجود ہوتا ہے - پیش کر کے رخصت کر دیتے ہین زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ آپ مخلوقات سے علیحدہ رہنے کو تنہائی اور گمنامی کا جز جانتے ہین - بالآخر یہی شیوہ آپ کی ناموری اور شہرہ کا باعث ہوا - اس مین شک نہین - کہ یہ ظاہری اور باطنی موجودات کا مبدء ہی ہے - جو تنور سے طوفان کا نکالنے والا ہے - اور ہمیشہ تقدیر سے تدبیر منفعل رہتی ہے [۵۱] عسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم -

الحمد للہ والمنۃ کہ با اینہمہ - ازلی محافظت - مصاحبت چاہنے والے اور خدمت کرنے والے اثیرون کی لوٹ سے آپ کی اوقات شریف کی نگہداشت فرماتی ہے - اور آپ کو صرف یاد حق کی طرف متوجہ اور مشغول رکھتی ہے - سبحان اللہ سوائے گوشہ نشینی کے - مرید کرنا - خانقاہ بنانا - خادم رکھنا - ہنگامہ عرس کو رونق دینا - اور سرود و سماع کی مجلس گرم کرنا وغیرہ وغیرہ سلسلہ دست مشائخ کے کسی طور اور طریقہ سے آپ کی آزاد اور تنہائی پسند طبیعت مقید نہین ہے - اس پر بھی آپ اپنے نفس مطمئنہ سے خطاب کر کے اس مضمون کے ساتھ مترنم رہتے ہین - نظم

ہمرہان طریقت ہمہ جائے دگر اند	با این صفت کہ تو داری بدان صفت نرسند

[۵۱] عجب نہین کہ ایک چیز تم کو بری لگے - اور وہ تمہارے حق مین بہتر ہو - اور عجب نہین کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے - اور وہ تمہارے حق مین بری ہو

ان تمام حقائق کے بیان کا خلاصہ یہی ہے۔ کہ آپ مشیخت کا بناؤ سنگھار بے تعینی کی سادگی کے عوض فروخت کر کے میدان فنا کے شہسوار اور رسوم شکنی کے معرکہ میں صف شکن ہیں [۵۱] ولا تقولوا لمن ھو فانی فی اللہ وعائش فی المزاج انہ حی علی مثال انفسکم بل ھو غریق فی بحر الفناء وانتم لا تشعرون

آپ کی سعید اولاد تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ بڑے شیخ عبد الرحیم ہیں۔ جنہوں نے اپنے تئیں عین جوانی میں پیری کے کمالات سے آراستہ کیا ہے۔ اور جو مشائخ اور طبقہ صوفیہ علیہم الرحمۃ کی اصطلاحات میں فہم درست اور استعداد روشن رکھتے ہیں۔ منجھلے لڑکے عبد اللطیف ہیں۔ حسن سیرت۔ اور حسن صورت دونوں میں متوسط ہیں۔ سب سے چھوٹے تیسرے محمد لطیف ہیں۔ با ادب جوان ہیں۔ اپنے پدر بزرگوار کی خدمت باعظمت میں تبولیت کا مرتبہ پائے ہوئے ہیں۔ چھوٹی لڑکی مریم نام راقم کے فرزند۔ برخوردار عبد الاول کے حبالہ نکاح میں ہے۔ قائل [۵۲] اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ نے ہجری سنہ ایک ہزار تیرہ میں بہ شب غرہ صفر [۵۳] ختم اللہ بالخیر والظفر ایک لڑکا برخوردار عبد الاول مد عمرہ کے گھر عطا فرمایا۔ ادھر آپ کی بے پروائی۔ اور ادھر ولادت کی خوشی۔ اس میں راقم کی غفلت سے کچھ ایسا ہوا۔ کہ جد مادری کے اتفاق کے بدون اس مبارک نوزاد کا نام شیخ ملہ رکھ دیا۔ بدین وجہ شیخ کی خدمت سے کمال خجالت ہوئی۔ پھر جب واجب العطایا کی عنایت سے تاریخ بیسویں رمضان المبارک ہجری سنہ ایک ہزار اکیس کو دوسرے فرزند کی علیہ صورت۔ عینی وجود کے لباس میں ظہور پذیر ہوئی۔ تو شیخ کی ملازمت میں راقم نے حاضر ہو کر مبارک باد کے مراسم ادا کئے۔ اور تجویز نام کے واسطے التماس کیا۔ آپ نے فرمایا نام رکھنا آپ کو ہی مبارک ہے۔ اور تصدیق کرنا۔ اور مبارک باد دینا ہمارا حق ہے۔ حسب الارشاد میں نے عیسیٰ نام تجویز کیا۔ آپ نے مسکرا کر دعا دی اور فرمایا [۵۴] الاسماء ینزل من السماء بہت ہی مناسب اور خوب واقع ہوا۔ کیونکہ اس کی ماں کا نام بھی مریم ہے

[۵۱] جو شخص اللہ کی ذات میں فنا اور از روے مزاج زندہ ہو۔ اس کو یہ نہ کہو۔ کہ وہ تم لوگوں کی طرح قید حیات سے ہے۔ بلکہ وہ دریاے فنا میں مستغرق ہے۔ مگر تم نہیں سمجھ سکتے ہو ۱۲ [۵۲] میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں ۱۲ [۵۳] اللہ تعالیٰ نے اوسکو خیر اور ظفر کے ساتھ ختم کرے ۱۲ [۵۴] اسما آسمان سے اوترتے ہیں ۱۲۔

Presented by www.ziaraat.com

پھر فرمایا - کہ شیخ ماہ آپ کا ہے - اور شیخ عیسیٰ ہمارا - اور یہ کہکر دونون کو سعادت بخش دعاؤن کے ساتھہ سربلند فرمایا - خدا کرے سب کو علم سے اور عمر سے بہرہ وری نصیب ہو[لہ] بحرمۃ النبی والہ الامجاد صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین الی یوم الرشاد -

یاد شیخ عبد القادر

آپ - ابی محمد - ابن ابی احمد - ابن ولی ہامون بغدادی کے فرزند رشید - اور سید جمال ستہری کے مرید ہین زادبوم باب اللزج - جس کو اہل زمانہ بغداد جدید کہتے ہین - اسی مین قطب الاقطاب سید محی الدین عبد القادر جیلانی کی خوابگاہ ہے - رحمۃ اللہ علیہ اور پل کی اُس طرف والی آبادی کا نام بغداد قدیم ہے اس مین امام موسی کاظم کی آسایش گاہ ہے رضی اللہ عنہ اور اہل بغداد اسی کو برج اولیا کہتے ہین جس کے اندر ایک روایت سے چوبیس ہزار نامدار مشایخ سوئے ہوئے ہین - اس مین شک نہین - جب باحقیقت خدا شناس لوگ - چاند سورج کی طرح سالک درویشون کے رہنما ہین تو اس با فروغ گروہ کی آسایش گاہ کا نام برج قرار دینا اہل مذاق سخن آفرینون کو بہت کچھہ مزہ دیتا ہے - عرفی اگرچہ اس نغمہ مین دل ربائی کی طرز ضرور ہے - لیکن یہ نغمہ - پردہ آغاز کے ہم آواز نہین ہے - لہذا ایسی لَے اُٹھاؤ جس کا راستہ اصل مقام کی طرف پلٹ جاوے - ایک روز آپ کے حالات راقم نے دریافت کیے تو فرمایا -

ایزدی مشیت کے سبب مین اپنی زادبوم مین ڈھائی برس کی عمر کو پہونچکر بے باپ ہو گیا - لہذا عم مکرم نے میری پرورش اپنے ذمہ لی - نو برس کی عمر مین کلام ربانی حفظ کر لیا - جب گیارہوین سال کا آغاز ہوا - تو عم مکرم مجکو اپنے ہمراہ بندر گوہ کو لے گئے - وہان سے عم مکرم سامان سفر باندہ کر اُس جہان کو روانہ ہوئے - مین جب تک سولہ برس کا نہین ہو لیا تب تک اُس بندر سے باہر نکلنا نہین ہوا - القصہ ہجری سنہ نو سو چہیاسٹہ مین کہ یہی سال سلطان مظفر ابن محمود کے جلوس کا ہے احمد آباد گجرات مین آیا - یہان ہر چند روز سرکہیچ کے مدرسہ مین فقیہ حسن عرب کی ملازمت مین علوم ادب کی تحصیل کی فقیہ صاحب - داہولی کر کے مشہور ہین - اس کے بعد

لہ - نبی - اور نبی کے بزرگ اولاد کی عزت کے طفیل مین - اللہ تعالیٰ کی رحمت نبی پر اور اولاد نبی پر غرض کہ سب پر یوم قیامت تک رہے ۱۲ -

شیخ حسین بغدادی کی شاگردی سے عقلی علم حاصل کیا۔ اسی اثنا مین قاضی علاء الدین عیسی احمد آبادی کی خدمت مین علم کلام کی کتابین نکالین۔ بالآخر اپنی جملہ تحصیل کو شیخ وجیہ الدین علوی شطاری کی خانقاہ مین رہ کر کمال کے درجہ پر پہونچایا ہجری سنہ نو سو اسی مین جب کہ عرش آستانی اکبر شاہ نے گجرات فتح کیا ہے مینے تحصیل علم کے واسطے دار السلطنۃ آگرہ کی طرف سامان باندھا۔ چند روز بعد شرح تجرید کا قدیم حاشیہ تحریر اقلیدس مجسطی۔ شرح تذکرہ مولانا نظام اعرج۔ اور نیز دیگر بعض عربی علوم۔ علامی میر فتح اللہ شیرازی کے درس مین سنکر شہرستان خاطر کی آئینہ بندی کی۔ پورے ایک ہزار سال ہجری مین ملک الشعرا شیخ فیضی فیاضی ابن شیخ مبارک غفر۔ نہایت خواہش کر کے مجھے اپنے ہمراہ دکن کو لیگئے راقم بھی اپنے وطن سے جو دکن کے عین راست پر واقع ہے۔ طوعاً و کرہاً ہمراہ ہو کر اس جانے مین شریک تھا۔ جب بازگشت ہوئی تو آپ اُجین کے اندر ملک الشعرا کی ہمراہی سے رہ گئے تھے۔ یہان پر اس شہر کے طالبان علم کی فیض رسانی شروع کی ہجری سنہ ایک ہزار اکیس تک آپ کے وجود سے مسند فیض رسانی پر رونق ہے۔ اسی جگہ تاہل بھی کر لیا ہے۔ دو لڑکے۔ اور ایک لڑکی اس بیوی سے ہین۔ ابو علی فیاض اور ابو الحسن فیاض نام بھی ہین۔ اور نیز ان دونون تاج دانش کے گوہرون کی تاریخ ہائے ولادت بھی ہین۔ اولین فرزند نے ہجری سنہ ایک ہزار انیس ہین عالم روحانی کو کوچ کیا۔ دوسرے فرزند بقید حیات ہین۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ عمر طبعی کو پہونچاوے۔ قصائد عربی کا ایک دیوان متنبیانہ طرز پر۔ ہر ایک فن کی کتابون پر جستہ جستہ حاشیئے۔ عربی عبارت کا ایک رسالہ جو نہایت سنجیدگی اور تازگی کے ساتھ ملک الشعرا کے بعض حالات کے بیان مین ہے۔ اور ایک رسالہ علم کی تعریف مین متکلم اور حکیم کی طرز پر جو شیخ ابو الفضل مبارک کے نام سے معنون ہے۔ اس قدر آپ کی تصنیفات ہین۔ ناظرین پر مخفی نہ رہے۔ کہ صدر الذکر نمائشی حالات بعض تو خود صاحب حالات کے بیان پر۔ اور بعض راقم کی معلومات پر لکھے گئے ہین۔

مصرع آب حیوان تو امان علم اوست

حضرت یاد سید احمد افغان اویسی بجواروی

پنجاب کے پرگنات مین ایک بستی قصبہ بجوارہ ہے۔ اُس مین آپ گوشہ نشین تھے۔ شیخ محمد ابن الیاس

شیون غزنشتی کے فرزند ہین - صوری اور معنوی فضیلت کی تحصیل مین آپ نے اپنی استعداد پوری کرلی تہی - جب آپ کے پدر بزرگوار ہجری سنہ ایک ہزار ایک مین فرق کے ویران گوشہ سے جمع کے آباد صحن مین چلے گئے - تو جانشینی کی مسند کو آپ کے وجود سے شرف حاصل ہوا - آپنے آباؤ اجداد کے مراسم سلوک کو اپنا دستور العمل بنایا - کہتے ہین - آپنے دانش وبینش زیادہ تر - اپنے پدر بزرگوار کی خدمت سے - اور کچھ شیخ الہداد لاہوری کی شاگردی سے حاصل کی تھی - جب ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ مین شہنشاہ کشورستان اکبر شاہ نے اقلیم زندگانی کے تصرفات - اور عنصری کشور کے تمتعات رخصت فرمائے - تو اُس کے پور پر نور نور الدین جہانگیر شاہ سے تاج وتخت سلطنت کو رونق ہوئی - جس کے گرامی نام پر اس کتاب کی بنیاد رکہی گئی ہے - اِس اثنا مین شہنشاہ نور الدین کے بیٹے سلطان خسرو کو چند امرا جو عقل مین جوان مگر بے توت تھے - دار السلطنة سے نکال کر لاہور کی طرف چلے گئے - پیچھے سے ہوشیار فرمان روا بہی تعاقب کرتا ہوا جا پہونچا - اس غرض سے کہ نصیحت کو کام فرما کر اُس کو ناہموار بے راہی سے باز رکہے - اور ادب اور فرمان برداری کے راستہ مین لے آوے - مگر سلطان خسرو نے حقوق کا کچھہ لحاظ نہ کرکے جنگ کی طرح ڈالی - بالآخر اُس کی سپاہ نے شکست کہائی - **القصہ** اِس فتنہ انگیز سال مین ہر ایک تقریب سے شہنشاہ کی محفل مین باوجود کمال ارزانی کے اسی قسم کی گفت وگو کا نرخ بڑہ گیا تہا - ایک روز ایک ندیم نے سادات صفویہ کے سلسلہ مین سلطنت ایران کے انتقال کا باعث عرض کیا - اس اثنا مین ایک اور شخص بول اٹہا - کہ اِس وقت مین بہی چند درویش صورت اشخاص ایسے ہین - جو ایک ولایت کی فوج کی برابر اپنے فرمان بردار معتقدین رکہتے ہین - انہین مین سے اُس جماعت کے سرگروہ سید احمد افغان ہین - جو بجوارہ کی افغان قوم کے اندر جنگ وشورش کا باعث ہوتی ہے - اور تمام جماعت آپ کے حکم سے سرتابی نہین کرتی ہے - فرمان صادر ہوا - کہ جلد سید احمد افغان دربار معلی مین حاضر کئے جاوین - **قصہ کوتاہ** جب آپ شاہی حضور مین پہونچے - تو ملازمت شاہی کے آداب بجا نہین لائے - بادشاہ نے فرمایا - اِس دیوانہ کو چند روز قلعہ گوالیار کے ادبستان مین محفوظ رکہو - یہان تک کہ حسن سلوک کے گلوبند مین اپنی گردن دینا گوارا کرے - تین برس تک آپ اُس عالی شان قیدخانہ مین کشادہ پیشانی سے خدا کے ساتہہ مشغول رہکر زندہ رہے - اور ولایت کے متعلق بہت سی فتوحات اور پہلو نشین دشمن پر فیروزی حاصل کی - اتفاقاً ہجری سنہ ایک ہزار اُنیس مین خان جہان جن کا قدیمی نام پیر خان ابن دولت خان لودی ہے - صوبہ خاندیس اور دکن کے حاکم مقرر کئے

Presented by www.ziaraat.com

گئے - اور انہین حدود کی لشکرکشی ان کے ذمہ کی گئی جب خان جہان قلعہ گوالیار کے نیچے پہونچے - تو واجب العرض بحضور شاہ ملکمر التماس کیا - کہ سید احمد اس یورش مین فدوی کے ہمراہ دئے جاوین - یہ گزارش حضور شاہنشاہی مین قبول ہوئی - اِس سبب سے آپ خان جہان کے ہمراہ خاندیس تک گئے - اور چند روز برہان پور مین رہے - آخر کار یہ ہوا - کہ خان جہان کے واسطے دار السلطنت سے فرمان طلب صادر ہوا - اور وہ برہان پور سے دار السلطنت آگرہ کو روانہ ہوئے - آپ بہی ہمراہ تہے - جب تاریخ چبیسوین ۲۶ شعبان ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین آپنے اپنی قدوم کی برکات سے منڈو (مانڈو) کو سرفراز کیا - تو راقم حروف بہی آپ کی ملاقات سے بہرہ یاب ہوا تہا - جب رازکی باتین ہونے لگین - تو آپ کی گفت وگو کا سلسلہ اس تقریب پر مائل ہوا -

" ایک روز خان جہان پسر دولت خان لودہی احمد کے مکان مین آئے - اور شیخ علاء الدولہ سمنانی کی چہل مجلس اُن کے ہاتہہ مین تہی - اِس کتاب مین شیخ محی الدین عربی کی یہ روایت درج تہی لہ رایت ربی جالسًا علی الکرسی وقام بین یدی واجلسنی وقال انت ربی وانا عبدک - یہ روایت مجکو دکہائی - اور میرا دامن پکڑ لیا اس متشابہ قول کے معنی ذہن نشین کئے جاوین - لاچار احمد نے جواب دیا کہ رب اول سے مراد نفس امارہ ہے - جب یہ - عالم کالبد پر قبضہ پالیتا ہے - تو قوی - حواس - اعضا - اور جوارح کا ملک وملکوت اوس کے زیرحکم آجاتا ہے - دل کی کرسی پر نشست کرتا ہے - جو روح کی نشستگاہ ہے - اور علی الاعلان ربوبیت کا دعوی کرتا ہے - اور عنصری اقلیم کے دیگر باشندون کی طرح روح کو بہی اپنی عبودیت مین لینا چاہتا ہے - پہر جب صوفی مجاہدہ اور ریاضت کی بدولت نفس پر فتح پاتا ہے - تو ناچار کرسی نشینی روح کی طرف عود کرآتی ہے - اور نفس اطاعت اور پرستش کے مقام پر کہڑا ہو کر انت ربی وانا عبدک کہکر مراسم بندگی بجالاتا ہے اور روح کے اوپر نفس کی طرف سے رب کا اطلاق اور اقرار یہی شیطان رجیم کا فریب ہے "

لہ مینے اپنے رب کو دیکہا - کہ کرسی پر بیٹہا ہے (مجہکو دیکہکر) میرے سامنے اُٹہہ کہڑا ہوا - اور مجکو بٹہایا - اور کہا تو میرا رب ہے - اور مین تیرا بندہ ہون ۱۲ -

یہ تاویل بیان کرنے کے بعد فرمایا۔

"مینے مکاشفہ ابن عربی کی عبارت شیخ عیسیٰ کی خدمت مین بھیجی تھی۔ شیخ عیسیٰ نے بھی اپنا مافی الضمیر کئی طرح کی توجیہ اور تاویل کے ساتھ لکھکر میرے پاس روانہ فرمایا۔ چونکہ اُن تاویلات کی نامقبولیت کا حرف میری زبان سے نکلا۔ اور یہ حال شیخ عیسیٰ کو معلوم ہوا تو اُنہون نے اپنا نوشتہ مکرر واپس طلب فرمایا۔ اور پیغام طلب کے ساتھ اُس کے چاک کردینے کی بھی التماس کرکے آزردگی ظاہر فرمائی۔ لیکن باوصف چند تلاش کے اُس نوشتہ نے واپسی کی راحت یا چاک ہونے کا رنج نہین دیکھا۔ اب وہ نوشتہ میرے ہمراہ ہے۔ اگر آپ کہین تو منگاؤن"

مینے جواب دیا۔ آپ کو اختیار ہے۔ خلاصہ کلام یہ۔ کہ مسیح القلوب کا نوشتہ مینے پڑھا۔ اِس مین شک نہین مسیح القلوب کا جامع دل۔ وحدت وجود کے فروغ سے منور ہے۔ جس کے کمال کا شاہد عدل یہ توجیہ نامہ ہے۔ اس توجیہ نامہ کے مطالعہ نے خوانندہ کے حسن اعتقاد کی بنیاد مین گویا استحکام کا سیسہ پلا دیا۔ اور جو اعتراضات تاویل کی ہوئی ظاہر روایت پر از روے شریعت و طریقت وارد ہوتے تھے۔ اِن اعتراضات کو عقلی و نقلی دلائل۔ اور کشفی و یقینی براہین کے ساتھ دفع کرنے سے ابن عربی کے کشف کی صحت پر ایک حجت قاطع اور اکابر سلف کے ساتھ مشار الیہ کی پیروی پر ایک دلیل واضح ہاتھ آئی۔

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ۔ اعلم ان توجیہ السید احمد ناظر الی ان قائل ھذا القول المتشابہ! مرید مبتدی فی السلوک فارغ عن ترکیۃ النفس متصف بتصفیۃ القلب شارع فی تجلیۃ الروح و تخلیۃ السر و تاویل مسیح قلوبنا ناطق بان من صدر ھذہ العبارۃ ھو رجل کامل واصل	جمیع اقسام و انواع حمد اُسی اللہ جل شانہ کو سزاوار ہین جس نے ہم کو یہ ہدایت دی۔ اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت پانے والے نہین تھے۔ واضح ہو۔ کہ سید احمد کی توجیہ سے یہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ اس متشابہ قول کا کہنے والا۔ ایسا شخص ہے۔ جو راہ سلوک مین مبتدی ہے۔ تزکیہ نفس سے فارغ ہے۔ تصفیہ قلب کے ساتھ متصف ہے اور جس نے روح کی جلا۔ اور اسرار کے چھپانے کا کام شروع کیا ہے اور ہمارے مسیح القلوب کی تاویل یہ کہتی ہے۔ کہ جس شخص سے یہ عبارت صادر ہوئی ہے۔ وہ شخص کامل ہے۔ اور درجہ کمال کو پہونچا ہوا ہے

بدرجة الكمال في الفناء من
لوازم الامكان وفي البقاء
بحقيقة الربوبية في مقام
الجمع وفي التخلق باخلاق الرحمن
الذي على العرش استوى ثم لا يخفى
على ذائقي عسيلة اتراب الكلام في
خلوات التشابه بفحولية التاويل
ما في هذا التعيين والتفريق من
نكتة وهي ان الكلام المتشابه
سواء نزل من الله المرسل الى العبد
المرسل اليه - او وصل منه الى الصحابة
او وقع منهم بالتابعين - او وصل
منهم الى مشائخنا ومنهم الينا مرأة
ينطبع فيها حقائق مراتب المترجمين
بفهوماتها - ومحك يظهر عيار معارج
المترجمين بمعانيها لا يراد به من تكلم
الكلام لان مراده لا يعلمه الا هو بدليل
قوله تعالى في حق الآيات المتشابهات
لا يعلم تاويله الا الله فظهر بهذين
التاويلين ما ظهر من حقيقة مرتبتهما
سلمهما الله تعالى وفهمها من له انصاف
رحم الله من انصف -

فنا کے اندر درجہ کمال کو پہونچا ہوا ہے امکانی لوازم چھوڑ کر بقا کے اندر
درجہ کمال کو پہونچا ہوا ہے حقیقت ربوبیت کے ساتھ جمع کے مقام
پر - اور تہذیب اخلاق مین درجہ کمال کو پہونچا ہوا ہے - اخلاق رحمن
کے ساتھ - جو عرش پر براجمان رہا ہے جو اصحاب متشابہات کی خلوت
مین - تاویل کی جوانمردی کے ساتھ - دوشیزگان کلام سے لذت پانے
والے ہین - اُن پر وہ نکتہ مخفی نہین ہے - جو اس تعین اور تفریق کے
اندر ہے - اور وہ یہ ہے - کہ کلام متشابہ خواہ بھیجنے والے اللہ تعالیٰ جل شانہ
کی طرف سے مرسل الیہ بندہ پر نازل ہوا ہو - یا مرسل الیہ بندہ سے
صحابہؓ کو پہونچا ہو - یا صحابہ سے یا تابعین کو پہونچا ہو - تابعین سے
ہمارے مشائخ کو اور مشائخ سے ہم کو پہونچا ہو - غرض کہ متشابہ کلام ایک
آئینہ ہے جس کے اندر مترجمون کے درجات کی حقیقتین مفہومات کلام
کے ذریعہ سے منعکس ہوتی ہین - اور نیز متشابہ کلام ایک کسوٹی ہے
جس سے طبع آزمائی کرنے والون کی انتہائی پرواز کی مقدار - معانی کلام
کی رو سے ظاہر ہو جاتی ہے - متشابہ کلام سے وہ مراد نہین ہے - جو
ایسے کلام کے ساتھ تکلم کرنے سے ارادہ کیا جاتا ہے - کیونکہ متشابہ
کلام کی مراد اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سوا کوئی نہین جانتا ہے اِس کی
دلیل خود اللہ جل شانہ کا ارشاد آیات متشابہات کے بارہ مین ہے
لا یعلم تاویلہ الا اللہ پس اِن دونون تاویلون سے جو کچھ ظاہر
ہوا - وہ صدر الذکر دونون اصحاب کے درجات کی حقیقت ہے
اللہ تعالیٰ ان دونون صاحبون کو سلامت رکھے - اور اس بات
کو سمجھا بھی وہی شخص ہے - جو منصف ہے - جس نے انصاف
کیا - اللہ تعالیٰ اسپر رحم فرمائے -

معذرت پذیر اصحاب کو واضح ہو کہ مسیح القلوب کے خطی نقل اس واسطے جزر گذار رہین

کی گئی - کہ یہ ماجرا سید احمد کی خدمت مین اخیر صحبت کے وقت پیش آیا تھا - اور رات زیادہ گزر جانے کے سبب سے برخاست مجلس کے مقدمات کا آغاز ہو گیا - تکلیف دہی کا خیال بھی دامنگیر ہوا - اگرچہ نقل کر لینا ممکن تھا - لیکن دوبارہ مجلس کی نوبت پہونچنے کا بھی گمان تھا - اس گمان نے کوشش کے چہرہ پر یون ہی سستی کا نقاب ڈالا - اور مسافر عزیز کا کوچ علی الصباح ہی ہو گیا - اس سبب سے یہ اندیشہ جو دل کے اندر تھا - پورا نہ ہو سکا - ایک مدت تک یہ دور اندیشی دل کے اندر کھٹکتی رہی - (۱) ایک مسیح القلوب کے خط کی نقل نہ لینے کی پشیمانی (۲) دوسرے اُس خط پر سید احمد کا اعتراض الحمد للہ کہ غیبی صفائی اور ارادت کی برکت سے مذکورہ بالا خس و خاشاک - سلوک کے راستہ سے دور ہوا - بلکہ اِس تجربہ کے سبب سے یہ ہوش اول سے بھی زیادہ ہوا - کہ جو شخص - زمانہ حال کی قدر نہ جانے - شک مین رہ کر نیک کام کرنے کو زمانہ استقبال پر موقوف رکھے - اور آج کا کام کل پر چھوڑے - وہ شخص جلد عظیم نقصان کی پشیمانی اٹھاوے گا - بقیۃ العمر اس کو ناکامی کی حسرت مین گزارنا پڑے گی - اور الوقت سیف قاطع[۵۱] کا زخم کھا کر - مرہم نہ ملنے کے سبب سے اُس کے التیام کی آرزو مین - ہمیشہ گرفتار رہے گا - اور وقتاً فوقتاً ہمیشہ آگاہی ملنے سے یہ ہدایت ہوئی کہ جس کسی کے قول و فعل کا مضمون تجھکو ناگوار گزرے - اُس کو مبدء کی طرف سے تصور کر کے - نکتہ چینی اور اعتراض کا ذریعہ نہ بنانا - اور عقیدت کے بازار مین جو فروش گندم نما نہ بننا - کیونکہ ما[۵۲] یدب علی الارض تمام - الٰہی تقدیر کے قبضہ قدرت مین ہین - حرکات اور سکنات مین خود کوئی اختیار نہین رکھتے ہین بالخصوص آدمی زاد - جو کمال اسمائی کا مظہر ہے پھر جو بزرگوار اصحاب ایزدی اخلاق کے ساتھ تہذیب یافتہ ہین اُن کے حالات اور افعال کو الٰہی شان اور الٰہی اوامر سمجھکر دل کے اندر روگردانی کا خیال نہ آنے دینا - کیونکہ باحقیقت خدا شناسون کے اقوال اور افعال - مخاطبین کے مختلف ادراکات اور استعدادات پر لحاظ کر کے بعض کی نسبت جان گزا - اور بعض کے حق مین جان بخش کا حکم رکھتے ہین - اِن کی مثال قرآن مجید کی سی ہے - جس کے منصوص احکام بعض کے اعتبار سے نافع - اور بعض کے اعتبار سے ضار واقع ہوئے ہین - یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا پس اِس جگہ کسی قدر دوربینی کو کام فرمانا چاہیے - تاکہ جلد معلوم ہو جاوے - کہ جس قدر اوراق فرقانی کے اندر وعدہ اور وعید کی آیتین آج کے روز موجود ہین یہ تمام خاتم النبوۃ علیہ السلام پر جبریل علیہ السلام کے ذریعہ سے پروردگار جل اسمہ کی بھیجی

---

[۵۱] وقت شمشیر بُران کا حکم رکھتا ہے - ۱۲ [۵۲] جو متحرک زمین پر چلتا ہے ۱۲

ہوئی ہین - اب انصاف کے گریبان مین سر جہکا کر معلوم کرنا چاہیئے - کہان لکھے ہوئے قرآنون کے دشمن ماننے سے - اور ان کا جلانا - اور دہونا دل مین لانے سے کس قدر کفر اور ضلالت کا نتیجہ پیدا ہوگا - اور اس کا ثمرہ کیا ہے - اسی طرح سمجہنا چاہیئے - کہ ہر ایک شخص کے حالات کی حقیقتین - اوس کی صور علمیہ کے موافق ہوتی ہین - باینہمہ لوگون کے اقوال اور افعال کی عیب گیری کی جاتی ہے - پس ظاہر ہے کہ اس سے کس قدر گمراہی اور سیاہ دلی پیدا ہوگی - اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا - کیونکہ صاحبان نبوت کی آیات اور معجزات کا نزول - ظاہری اور باطنی دونون طرح کی وحی سے ہوا ہے - اور اصحاب ولایت کے معاملات اور مکاشفات کا ورود صرف باطنی وحی سے ہوتا ہے -

بحرف ہیچکس منہ انگشتِ اعتراض	آن نیست کلک صنع کہ منبا خطا کشد

کہتے ہین - سلطان سادات - اور برہان مشائخ شاہ محمد بخاری - جن کی اخروی خوابگاہ دار الاسلام لاہور مین ہے ایک دفعہ شیخ محمد افغان کی ملاقات کے واسطے قصبہ بجوارہ مین آئے تہے - جب معرفتون کے بیانات کا ہنگامہ گرم ہوا - تو ایک تقریب سے اس قسم کی بات نکلی - کہ باوجود شرف سیادت حاصل ہونے کے اپنے تیئن قوم غرغشتی سے ظاہر کرنا - کس غرض سے ہے - اور یہ بہی دریافت کیا کہ یہ نوید اس جانب کی ہے - یا اُس جانب کی - جواب دیا - کہ فقیر دو جانب جاننے سے ایک طرف ہے - کل امور جانب حق سے جان کر کبہی کاہل ہوتا ہے - اور آج کے بعد جو لڑکا پیدا ہو - اُس کا نام سید احمد رکہا جاوے - یہی وجہ ہے - کہ یہ خدا پرست بزرگوار اس لقب کے ساتہہ مخصوص ہین - کسی قدر اجمالی بیان آپ کے حالات کے متعلق یہ ہے - کہ آپ وحدت وجود کے باغ کی فضا سے اپنے عقیدہ کے گہوڑے کی باگ کشیدہ رکہتے ہین آپ کے سلوک کا طریقہ شیخ علاء الدولہ سمنانی کی پیروی ہے - اور اپنے تیئن اویسیہ سلسلہ مین سے شمار کرتے ہین -

یاد سید ابراہیم نوری

آپ کا سابقہ نام شیخو ہے - زاد بوم غیاث پور جو کیہانہ کر کے مشہور ہے - حویلی حصار کے تعلق ہے - ہجری سنہ ایک ہزار سولہ مین بماہ ربیع الثانی ایک روز راقم نے آپکے مکان پر جاکر آپ کے حالات کی حقیقت دریافت کی تہی - تو فرمایا -

"ابراہیم کی بارہ سال کی عمر تھی - کہ مکتب کے اندر کلام ربانی کی تصحیح کرتا تھا - ناگاہ سیاحی کی شورش اور الٰہی طلب کی خلش - سودائی دل مین پیدا ہوئی - لہذا وطن چھوڑکر دیوانون کی طرح چل کھڑا ہوا - دہلی مین پہونچکر بہاء الاولیا بخاری کے صوفیون کی ایک جماعت کے ساتھہ لاہور چلا گیا - یہان پر مولانا اسحٰق کاکو کے درس مین کسی قدر فقہ سیکھی - یہان سے ملتان کو گیا - شیخ کبیر بخاری کی خدمت مین مراسم ارادت بجا لاکر پھر دہلی چلا آیا - اور حضرت غوث الاولیا کی ملازمت سے شرف یاب ہوا - حضرت غوث الاولیا نے مجھکو شیخ مبارک ملقش مند کے حوالہ فرمایا - جو ان کے بڑے خلیفہ ہین - شیخ مبارک کے نزدیک جواہر خمسہ پڑھکر کمالات طریقت حاصل کئے - پھر حجاز کے ارادہ پر لاہور - ملتان - ایران توران - اندتیراز ہوتا ہوا - لارسکے راستہ سے بغداد کو چلا گیا اس جگہہ سید زین العابدین امام اور متولی روضہ محی الملۃ غوث العرفا جیلانی کے دیدار سے بہت کچھہ فیض حاصل کیا - یہان سے مرسل مین ہونچکر یونس علیہ السلام کے روضہ کی زیارت کی اور شام کے اندر جنۃ النسا مین شیخ حسن چشتی کے دیدار سے باطنی فروغ لیا - مدین مین حضرت شعیب علیہ السلام کے روضہ کی زیارت کرکے تخت رب العالمین کی طرف نکل گیا - یہان سے قدس خلیل کی طرف جاکر مسجد اقصیٰ مین نماز پڑھی - اس کے بعد تمام حصہ جات زمین کی سیاحی کرتا ہوا اسکندریہ کے راستہ سے مصر مین جا پہونچا - یہان پر چند روز رئیس المحدثین شیخ محمد بکری کی ملازمت سے حدیث اور تفسیر کا استفادہ کیا - پھر مصر سے دریاے شور مین عازم رکھا - اثناے راہ مین شیخ ابوالحسن شاذلی کی خاک پاک کی زیارت کی اس کے بعد دریاے شیرین یم سے عبور کرکے - مدینہ مکرمہ مین حضور کے آستانہ کی خاک پر ناک رگڑی پھر یہان سے قافلہ کے ہمراہ مکہ معظمہ کو روانہ ہوکر ارکان حج ادا کئے - شیخ علی متقی کی ملازمت سے بھی یہان مشرف ہوا - چونکہ کوہ نور مین بارہ سال خلوت کے اندر رہ چکا تھا - لہذا شیخ نے جلدی ہی خرقہ خلافت پہنا دیا - اور ابراہیم نوری خطاب ملا - بعدہ جدہ کے راستہ سے روبار بل جہاز پر سوار ہوکر باب مندب کے جزیرہ مین جا اترا - بن دیکھنے کا شوق ہوا - تو اس سرزمین کی بھی سیر کرکے عدن کے جہاز مین سوار ہوا اور اکیس روز کے اندر دیو بندر مین جا پہونچا چند روز

سورت کی سیر کی اس سیر کے اندر شیخ جمال نوری اور سید حبیب کی ملازمت سے جونا گڈھ
مین فیض پایا - قصبہ لاٹھی مین ایک بزرگ سید کی قبر پر فاتحہ پڑھ کر سلطان خواجہ احمد دانش مند
سے بھی ملاقات کی - جو سید محمد گیسو دراز کے بالواسطہ خلفاے اعظم مین سے ہین - یہان
غیبی اشارہ ہوا - تو ان کی تلقین مین داخل ہو کر بہت کچھہ فائدہ حاصل کیا - پہر ڈونگر پور
کے راستہ سے بانسواڑہ ہو کر مندسور کو گیا - اور ہجری سنہ نوسو اٹھتر مین اجین مالوہ
کے اندر آگیا - اور یہین بوریا بچھا کر قیام کر لیا - اس کے بعد تین دفعہ یہان سے اپنے قدیمی
وطن کو قدم بڑھایا ہے - ایک دفعہ والدین کی پابوسی کے واسطے - دوسری دفعہ مان کی
رحلت کے بعد فاتحہ کے واسطے - تیسری دفعہ پدر بزرگوار کی وفات کے بعد - اُن کی خاک
پاک کی زیارت کے واسطے - ان تین سفرون کے سوا پہر کبھی اپنے خلوت کدہ سے
نکل کر کسی شخص کے گھر جانے سے پانون خاک آلود نہین کیا -

اللہ تعالی **جل شانہ** کا شکر ہے - کہ دل اور پانون دونون شکستہ ہین - اور سیورغال
(معین وجہ معاش) کے طور پر حاکم صوبہ اور گماشتگان حاکم کی طرف سے کوئی چیز قبول نہ کر کے - روزی
کی طرف سے تمام عمر آسانی کے ساتھہ پوری کر دی - آپ کی دل افروز باتون مین سے یہ بات بھی ہے -
خُداوندا قبلہ کی طرف یا قبیلہ (پدری خاندان) کی طرف قدم فرسائی کی توفیق عطا فرما - اور اس کے
سوا دوسری جگہہ جانے سے بندہ کے پانون مین لنگ پیدا کر دے " آپ نسب کے اندر سید شاہ
اجملی سامانی ترمیذی کو پہونچتے ہین - اور یہ بات تحقیق ہے - کہ سید شاہ سادات ترمیذین سے ہین
آپ کے بزرگوار آبا و اجداد کے انساب اور حالات کی تفصیل تاریخ اشتر دشتی مین لکھی ہے -
خدا عمر دراز کرے -

یاد شیخ عبداللطیف

آپ شیخ نور محمد احمد آبادی کے بیٹے ہین - جب پانچ چھہ سال کی عمر تھی اس وقت مین حضرت
غوث الاولیا نے شیخ نور محمد کو خدمت کے طور پر - اپنے فرزند شیخ ضیاء اللہ کی پرورش کے لئے - شہر
نہروالہ مین بھیج دیا تھا - کہتے ہین - شیخ عبداللطیف کی ولادت - فقر و فاقہ کے زمانہ مین ہوئی تھی -

جب آپ کے ہوش کا زمانہ آیا - تو وہ ایام طفولیت مین فقر وفاقہ کے اندر پالی ہوئی پرورش آپ کے سلوک کے واسطے - اختیاری فقر مین معین ہوئی - اور یادس نے آپ کے پانون مین ثابت قدمی پیدا کی - ایام کی گردش اور نفس نافرجام کی رنگ آمیزی بھی اپنے فریب اور افسون سے آپ کے استقامت پسند پانون کے لئے سنگ راہ یا باعث لغزش نہ ہو سکی - الحمد للہ علی نعمۃ جمال صورتہ العلمیۃ ہوش اور اختیار درویشی کے وقت سے ہجری سنہ ایک ہزار اٹھارہ تک کہ اس وقت مین آپ کی عمر لطیف چونسٹھ سال کی میزان کو پہونچی ہے - اپنے حجرہ سے وجہ معاش کی تجویز کے لئے - باہر نکل کر نصف قدم بھی تردد کے راستہ مین نہین چلے - اور معین وجہ معاش کے طور پر - اُس نواح کے والی اور امرا سے کوئی روپیہ قبول نہین کیا - کہتے ہین - آپ کے عیال اور اطفال کی یومیہ قوت جب تک شیخ ضیاء اللہ مسند حیات پر جلوس فرما رہے - تب تک فتوحات ضیائیہ سے متعلق تھی یعنی دار السلطنتہ آگرہ سے دار الاسلام احمد آباد مین پہونچتی تھی - اس کے بعد کے چند سال کا حال معلوم نہین ہے -

شیخ داؤد شطاری بیان کرتے ہین - ایک روز شیخ عبد اللطیف نے فرمایا - چونکہ قوت بہم پہونچانے کے راستہ مین ظاہری بے سببی کی گھاٹی کے اندر نشیب وفراز بہت سے ہین - اس وجہ سے چند روز تک آزمائش کا پلہ بھاری ہو گیا تھا - اور مین بدستور اپنی ہمت کا پانون صبر وشکیبائی کے دامن مین سمیٹے ہوئے تھا - لیکن متعلقین کی بے طاقتی پر رحم آتا تھا - ایک رات عالم خواب مین حضرت غوث الاولیا نے فرمایا - عبد اللطیف - فلان طاق مین ایک سکہ دار شے ہے - وہ لے لو - جب عبادت صبح کے وظیفون سے فارغ ہوا - تو اس طاق کو جا کر دیکھا - نقرہ ایک درم ملا - جس سے دو تین روز کی قوت نکل آئی - اس تاریخ کے بعد پھر کبھی آزمائش نہین کی گئی - اور روزمرہ خرچہ مین تنگی نہین آئی پس معلوم ہوا کہ روزی آسمان مین ہے - وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ روے زمین پر کوئی جنبش کرنے والا ایسا نہین ہے - جس کی روزی پروردگار کی جامع الکمالات ذات پر اس کے فضل سے اور اُس کے وعدہ کے بموجب نہ ہو - وہ ہر جنبش کرنے والے کی قرارگاہ کو جانتا ہے - کہ زمین مین کہان پیدا ہوا ہے - اور کہان آرام کرتا ہے جب مرتا ہے - تو کہان مرتا ہے - کس صورت سے اور کس حالت سے اس کی پیکر تبدیل ہو جاتی ہے - نیز جانتا ہے - کہ استقرار سے پہلے کہان رکھا گیا تھا - آیا دواب کے صلب مین - رحم مین - یا انڈے مین

اور رزق - استقرار - اور استیداع یہ تمام چیزیں لوح محفوظ کے اندر لکھی ہوئی ہیں -

واضح ہو - کہ لفظ علیٰ لانے سے کچھ تفضیل کی منافاۃ نہیں ہوتی ہے - کیونکہ وعدہ کی ایفاء اور فضل کی ایصال میں مبالغہ ہے - اِس کی نظیر یہ ہے کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اور ایسے لفظ کا لانا جس سے وجوب کا مفہوم پیدا ہو - اس غرض سے ہے - کہ بندون کو اعتماد ہو - وصول رزق کا یقین ہو - اور اُن کے قلوب کو اطمینان حاصل ہو - اور اس مین اشارہ توکل کی طرف ہے - استقرار اور استیداع کے علم کا جو ذکر ہے - اس مین یہ اشارہ ہے کہ ایصال رزق یقینی طور پر ہوگا - اور کتاب مبین مین ان تمام امور کے لکھے ہونے کا جو ذکر ہے - اس مین یہ اشارہ ہے کہ بڑھنے - گھٹنے اور کم و بیش ہو جانے کا وہم نہین آنے پاوے گا - کیونکہ ایک تو وَمَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ واقع ہے دوسرے جف القلم بما ھو کائن موجود ہے بیت

جامی مکن اندیشہ کہ تغییر نیابد
در روز ازل آنچہ مقدر شدہ باشد

قال بعض المحققین اراح القلوب عن تعب التقسیم والافکار عن نصب التحم فی باب الرزق حیث قال الا علی الله رزقها فسکنت القلوب لما تحققت ان الرزق علی الله ویقال اذا کان الرزق علی الله فمن المحال طلبه من غیر الله ویقال اذا کان الرزق علی الله فصاحب الحانوت فی غلط من حسبانه - ثم ان الله سبحانه بین الرزق الذی علیه ما حاله فقال وفی السماء رزقکم وما کان فی السماء لا یوجد فی السوق

بعض عارفین نے فرمایا ہے - اللہ تعالیٰ جل شانہ نے رزق کے بارہ مین رحم کو کام فرما کر تقسیم اور افکار کی تکلیفات سے قلوب کو راحت دی ہے جب کہ ارشاد فرمایا ہے الا علی اللہ رزقها یعنی مخلوقات کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اس واسطے قلوب نے تسکین پائی - جب کہ تحقیق کرلیا - کہ رزق بے شک اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے - اور بعض کا کہنا ہے - کہ جب رزق اللہ جل شانہ کے ذمہ قرار پایا - تو غیر اللہ سے اوس کا طلب کرنا محال ہے - اور بعض کا کہنا یہ ہے جب رزق اللہ جل شانہ کے ذمہ قرار پایا ہے تو دوکاندار رزق کے حساب کی وجہ سے غلطی مین پڑا ہوا ہے - پھر جو رزق اللہ سبحانہ کے ذمہ ہے اوس کا کیا حال ہے - یہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فی السماء رزقکم یعنی تمہارا رزق آسمان مین ہے - اور جو شے آسمان مین ہوگی وہ بازار مین نہین پائی جا سکتی ہے - اور نہ مشرق و مغرب کے اندر گشت لگانے سے مل سکتی ہے - اور بعض کا کہنا یہ ہے

؎ اُس نے اپنی ذات پر مہربانی کرنے کو اپنے اوپر لازم کرلیا ہے ۱۲ ؎ ہمارے ہاں جو ایک بات قرار پا چکی ہے وہ پھر نہیں بدلی جا سکتی ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

ولا فی التطواف فی الغرب و
الشرق ویقال الارزاق
مختلفة فرزق کل حیوان
علی ما یلیق بصفته ویقال
للنفوس رزق وهو غذاء
طریقه الحلق وللقلوب
رزق موجده الحق - و
لم نقل ما یشتهیه ومقدار
ما یکفیه بل هو موکول الی مشیئته
فمن موسع علیه ومن مقتر علیه

ارزاق مختلف ہین - پس ہرایک حیوان کا رزق اُس طور پر ہے جو اس کی شان کے مناسب ہے - اور بعض کا کہنا یہ ہے - نفوس کا رزق علیحدہ معین ہے اور یہ ایک غذا ہے جس کا راستہ حلق ہے - اور قلوب کا رزق علیحدہ ہے جس کا موجد حق سبحانہ ہے - اور ہم نے وہ شے بیان نہین کی ہے جس کی خواہش رزق کمانے والا کرے - اور نہ وہ مقدار بیان کی ہے جو رزق کمانے والے کو کفایت کرے - بلکہ یہ دونون باتین مشیت الٰہی کے سپرد ہین - پس ذی مقدور کا رزق اُس کی مقدار کے موافق اور غیر ذی مقدور کا رزق اُس کی مقدار کے موافق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے -

یاد شیخ عبد الستار

آپ علم و عمر سے برخوردار - ربانی دانش کے حاکم پسندیدہ افعال - اور مسیح القلوب کے بڑے بیٹے ہین - امر ایجادی کی رہنمائی سے عالم جوانی مین ہی ترک اور توبہ کی توفیق ہوئی تھی - آپ کا طریقہ سلوک خدا طلب ریاضت مندون کے واسطے دستور العمل ہوا ہے آپ کے چھوٹے بھائی شیخ فتح محمد ہین - فتح اللہ علیہ ابواب کل خیر کما فتح علی اولیائہ برخورداری - کامیابی - ادراک - اور فراست کے آثار واحکام ان کی پیشانی سے بہت کچھ نمایان ہین - مصرع باد عمرش عمر شیخ المرسلین -

ایک شخص صوفی کرو علی عرب مسیح الاولیا کے برگزیدہ درویشون مین سے ہین - ایک روز کہتے تھے ایک مدت تک شیخ عبد الستار نے - ریاضت کی غرض سے کہانے پینے کا راستہ اپنے اوپر روک دیا تھا جب یہ خبر آپ کے والد ماجد کو پہونچی - تو ایک پیالہ شوربا کا دیکر مجھکو آپ کے پاس بہیجا - اور وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا[۱] لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ کے مضمون سے متنبہ کیا - اور مسنون ریاضت کے واسطے پیغام فرمایا - جو افراط اور تفریط کے درمیان مین ہے - ناچار ہو کر آپنے یہ ارشاد قبول کیا - اور تھوڑا تھوڑا کہانا شروع کر دیا تاکہ تن گدازی کی مشق بھی قایم رہے - جو خاص آپ کی نیت تھی - آپنے ظاہری علوم - اور معنوی معارف کی اکثر تحصیل تو اپنے پدر بزرگوار کی خدمت سے کی ہے - اور ریاضی کے بعض فنون مین میرزا شکر اللہ

[۱] اور ہمنے اُن کے ایسے جثے نہین بنائے - کر کہانا نہ کہاتے ہون ۱۲-

Presented by www.ziaraat.com

شیرازی کے شاگرد ہین - جب میرزا شکر اللہ ملک فارس سے ہندوستان مین آئے تھے - تو چندسال برہان پور مین افاضہ اور افادہ کی انجمن گرم رکھی تھی - عبدالرحیم خان خانخانان ان ایام مین صوبہ دکن کے حاکم - اور چارون ارکان فضیلت کے مالک تھے - ایدہر مسیح الاولیا - ولایت معرفت کے والی - اور رسوم کثرت کے مٹانے والے موجود تھے - ان دونون اصحاب کی محبت اور ہمسائگی کے ذوق نے میرزا کو قیام برہان پور پر مجبور کیا - ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین سپہ سالار کے ہمرکاب دارالسلطنۃ آگرہ کو چلے گئے اور یہان فرمان روائے زمانہ کی ملازمت مین پہونچکر ان کے اقبال کا درجہ - ترقی پا گیا - خدا عمر کرے -

یاد شیخ فیض اللہ نارنولی

آپ نے جب تک ترک و تجرید اختیار نہین کی تھی - تب تک آپ خوراک حمالی کے ذریعہ سے بہم پہونچاتے تھے - ایکبارگی - آپ کو توفیق شیخ نظام نارنولی چشتی کے دربار مین موکشان لے گئی - یہان پر آپ لوازم ارادت بجالاکر شیوۂ درویشی مین سرگرم ہوئے - اور پیر کی روشن تلقین کی امداد سے اپنے آبا و اجداد کا پیشہ ترک کر کے توکل کا خرقہ پہن لیا - ناگاہ ایک کسبی کے جمال سے دلبستگی پیدا ہوئی اور بڑہتے بڑہتے آخرکار اوس کے سودا مین بے خودی - گرفتاری - اور عاشقی کی نوبت یہان تک پہونچی - کہ ننگ و ناموس کا خیال بھی پس پشت ڈال دیا - کسبی کا طبلہ اور سارنگی کندہے پر اٹھاکر ہمراہ رہنا لازم کرلیا - **القصہ** اسی شکل کے ساتھہ آپ ایک روز پیر بزرگوار کی خدمت مین بھی پہونچے - چونکہ آپ عشق کی شورش مین محو - اور حسن کے تلاطم مین مضطرب تھے مجلس کی کیفیت معلوم نہ ہوئی - اور یہ نہ جانا - کہ مین کون ہون - کہان آیا ہون کس کے ہمراہ ہون - کس کے سامنے کہڑا ہون - میرا کیا طریقہ تہا اور اب کیا حال ہوگیا ہے - پیر بزرگوار یہ محویت دیکھکر حیرت مین ہوئے - اور کہا - فیض اللہ - تم دور چلے گئے - اندیر کردی - اور بہول گئے لوٹ آؤ - ہماری یاد تم کو - اب تمہارے اوپر نہین رہنے دیگی - یہ دل آویز گفتار سنکر معنوی دلدار کے قدمون پر سر رکہا - اور ایک عرصہ دراز تک خودی سے گزرے رہے - جب پہر ہوش آیا - تو سر اٹھاکر ارشاد پیر کے گرویدہ ہوئے - اور سلوک کا قدم بزرگون کے راستہ مین استحکام کے ساتھہ رکھکر فریبی نفس کی لڑائی اور ہوسناک تن کے گھلانے مین مشغول ہوئے - رہنما پیر نے ان الفاظ کے ساتھہ آپ کی دلاسا فرمائی جس گروہ والا معشوق کے ساتھہ تم کو دلبستگی تہی - وہ گروہ واپسین نفس تک تمہارا مطیع فرمان رہیگا -

چنانچہ آج کے روز تک کہ ہجری سنہ کچھ اوپر ایک ہزار ہین۔ گروہ مذکور آپ کی پرستاری مین اپنا مال و منال صرف کرکے آپ کی خوشنودی کا جویان رہتا ہے۔ خدا عمر کرے۔

یاد شیخ نعمۃ اللہ شیخپوری

آپ۔ وحید العصر شیخ فرید گنجشکر کی نسل سے ہین۔ نیز قرآن مجید کے حافظ۔ ارباب توحید مین منتخب اور ظاہری و معنوی مسالک کے واقف کار ہین۔ آغاز جوانی مین حرمین شریفین کی زیارت کا شوق آپ کی آئینہ نما صاف طبیعت مین پیدا ہوا۔ تو والدین کی اجازت سے توکل اور تسلیم کو زاد راہ بناکر دریا کے راستہ سے روانہ ہوئے۔ اور طواف حرمین سے **زادھما اللہ شرفا** سعادت حاصل کرکے قبول اور اقبال دونون پائے۔ چند سال بعد جزیرہ داہول کے جہاز مین سوار ہوکر ہند کی طرف لوٹ آئے۔ مذکورۃ الصدر بندر مین مسیح الاولیا کے خلیفہ شیخ محمد نامی اُس نواح کے لوگون کی رہنمائی کے واسطے ناظم تھے اون کے دیدار سے آنکھون کو منور کیا۔ جب مرشد کے اوصاف کا حُسن شیخ محمد خلیفہ کی پر اثر تقریر سے از راہ گوش۔ مہمان کے دل مین جاگزین ہوا۔ تو دولت ملازمت اور سعادت پابوسی حاصل کرنے کا ولولہ شورش مین آیا۔ بے اختیار صاحب خانقاہ سے۔ سفر برہان پور کی اجازت چاہی۔ جہان مسیح الاولیا کا ہدایت خانہ ہے۔ مقیم نے اس خیال سے۔ کہ چند روز کا توشہ ضرور ہونا چاہیئے۔ کچھ نقد مسافر کی خدمت مین پیش کش کیا۔ آپ کی ہمت نے اِس کو منظور نہ کیا۔ اور کہا مجکو آپ درویشی کے باسعادت گھر کی طرف رہنمائی فرماتے ہین۔ جہان سب چیزون سے زیادہ پسند چیز فقر اور نیستی ہے۔ لہذا یہی بہتر ہے کہ آپ میرے ہمراہ جو کرین۔ وہ قناعت کا توشہ اور توفیق کا نقد ہونا چاہیئے۔ نہ کہ چند پتھر کمر مین باندھ کر دل کو دنیا کا صنم خانہ بنادین۔

القصہ۔ وارستگی اور آزادی کی رفاقت مین آپ چل کر مسیح الاولیا کی خدمت مین پہونچے اور نشاط دیدار پایا۔ چند روز گرامی صحبت مین رہکر اذکار اور اشغال کی مشق کی۔ اور دانش و بنیش ظاہری و باطنی صفائی کا سرمایہ فراہم کرکے اپنے وطن کی اجازت لی۔ بالآخر حسب اجازت پیر۔ اپنا کمالاتی سامان بے شمار لیکر قافلہ معرفت کی معیت مین اپنے ملک کو چلے **الحمد للہ والمنۃ** کہ ایسی آراستگی اور پیراستگی کے ساتھ ایک عمر کے انتظار کے بعد پدر بزرگوار کی قدم بوسی حاصل کرکے ہم لب

ہوئے - اور اسی قدیمی باپ دادون کے گھر مین ایک حجرہ تجویز کرلیا - کہتے ہین - بہت سے ذی استعداد اور صاحب حوصلہ لوگ آپ کے مرید ہوئے - چونکہ لوگون نے آپ کی ذات مین آثار گنجشکری مشاہدہ کیئے اس واسطے اس نواح کے تمام چھوٹے بڑے آپ کی ولایت کے گرویدہ ہوئے اور فرید ثانی لقب دیا - خدا کرے - مبارک ہو -

یاد شیخ صالح حافظ

آپ خان محمد ابن تاج کے بیٹے - اور شیخ نور الدین ضیاء اللہ ابن حضرت غوث الاولیاء کے مرید ہین - زاد بوم جانپانیر گجرات صلاح اور صلح - نگہداشت اور برگزیدگی - طریقت کی طلب - اور طبیعت کی طرب - یہ تمام خوبیان آپ کے خمیر مین داخل - اور سرشت کے اعتبار سے نمک کا حکم رکھتی ہین - ملک علام کے کلام کی عبارت حفظ یاد ہے - اوراد - اذکار - اشغال - اور مراقبہ کی مداومت رکھکر اپنے اوقات عمر زندہ رکھتے ہین - ہمیشہ ربانی کلام کی تلاوت کرتے ہین - جس کے سبب سے موسیٰ ہم کی طرح کلیم اللہی خلعت زیب بدن ہے - روایت ہے - آپ کلمات عیسوی کے حافظ لافظ - اور ولایت موسوی کے والی ثانی ہین - جب سے آپنے عاقل بالغ ہوکر خداطلبی کے راستہ مین قدم رکھا ہے - تب سے ہمیشہ سفر اور حضر مین شریعت کی صراط مستقیم پر چلتے رہے ہین - اور ہمیشہ استقامت کے ساتھ توکل - اور قناعت کے ساتھ تسلیم - مدنظر رکھی ہے - چالیس سال تک عالم تجرد کا تماشا کیا - اس کے بعد محمود العاقبتہ شیخ محمود جلال شطاری کی خدمت مین رہ کر منڈو - (مانڈو) مین تاہل اختیار کرلیا - لڑکے ہوگئے - اور سامان خانہ داری بہم پہونچ گیا - تقریباً پندرہ سال تک دارالسلطنتہ آگرہ کے اندر اپنے پیر کی ملازمت مین رہکر فقر و درویشی کے اسباب تحصیل کیئے - جب پیر بزرگوار کا وصال ہوا تو روح پرفتوح سے اجازت لیکر منڈو (مانڈو) مین چلے آئے - یہان پر مسافرت کا خیال دل سے نکال دیا اور گوشہ نامرادی اختیار کیا - آپ کو چند اولیاء اللہ سے خرقہ ہائے خلافت حاصل ہین انہین مین تین خرقے حضرت غوث الاولیاء کے فرزندون سے ہین -

(۱) اپنے پیر سے (۲) شیخ اکمل الدین برہان سے (۳) شیخ اویس سے (۴) شیخ محمود جلال سے - (۵) مسیح القلوب کی خدمت سے ان اصحاب کے علاوہ دوسرے مشائخ کی طرف سے بھی درجہ مقبولیت

حاصل ہے۔ ہجری سنہ ایک ہزار بائیس مین چالیس سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ آپ راقم گلزار کے ساتھ سفر مین رفیق شفیق۔ اور وطن مین ہمسایہ مہربان ہین۔

مصرع بمن تا عمر باشد ہمچنین باد۔

یاد سید احمد قادری

آپ سید الاولیا جیلانی کی نسل سے ہین قدس سرھما آپ اپنے وقت کے پیشوا اور رہنما ہین ظاہری علم سے بقدر ضرورت حصہ ملا ہے۔ شہر ٹانڈہ مین وطن اختیار کر لیا ہے۔ اور یہان والے آپ کے فیض پرورش سے روشن ضمیری حاصل کرتے ہین۔ آپ کے درویشون کے رہنے کی خانقاہ عرفان اور عبادت کا خزانہ ہے۔ خدا کرے۔ عمر ہو۔

یاد سید حسین حسینی منڈوی

آپ الہ بخش چشتی کے بیٹے۔ اور سید علی چشتی کے مرید ہین۔ جو چھ واسطے سے سید محمد گیسو دراز کو پہونچتے ہین۔ زاد بوم منڈو (مانڈو) ہجری سنہ نو سو اڑسٹھ مین پیر خان نے جو اکبر شاہی امراے اعظم مین سے ہین۔ اور مالوہ کو۔ اور پیر دار الخلافہ منڈو (مانڈو) کو فتح کیا۔ یہ دستور ہے۔ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا[۵] شہر کے باشندے مغلون کے ڈر سے پریشان ہو کر بھاگے اس شورش مین سید کے پدر بزرگوار بھی اپنے فرزندون سے کہین علیحدہ جا پڑے۔ اور باوصف کوشش کے بھی ایک دوسرے کو نہ پا سکا۔ اس وقت آپ کی عمر دس برس کی تھی۔ اس کے بعد آپ کے بہنوئی شیخ فیروز نامی نے آپ کی پرورش کی۔ اس سبب سے رسمی فضیلتین آپ تحصیل نہ کر سکے۔ جب زمانہ عقل و ہوش آیا۔ تو آپ کی بہن نے آپ کو کدخدا کر دیا۔ اس اثنا مین خدا جوئی کا ولولہ آپ کو پیدا ہوا۔ مرید ہو گئے۔ مگر آپ کے پیر نے دنیا سے جلد کوچ فرمایا۔ آپ کو پیاس نہ بجھی۔ لہذا جمال الاولیا شیخ محمود جلال شطاری کی خدمت مین پہونچے علم طریقت حاصل کیا۔ جب پچیس سال کی عمر ہوئی۔ تو لوگون سے کنارہ کر لیا حدود شہر کے کنارہ حجرہ بنایا

۵؎ بادشاہ جب کسی شہر (کو بزور فتح کر کے اُس) مین داخل ہوا کرتے ہین۔ تو (اُن کا دستور ہے کہ) اُس کو خراب کر دیا کرتے ہین ۱۲

آج کے روز تک کہ اٹھائیس سال ہوئے - توکل پر گزران کی امیر یا فقیر جو کوئی آپ کی ملازمت مین جاتا ہے
ایک پیالہ چہاچ پیش کرتے ہین - اس مدت مین کبھی دولت مندون کے دروازہ پر نہین گئے - لکڑی اور گہاس
جنگل سے لاکر فروخت کرتے ہین - اور اوس سے اپنی عیال و اطفال کا صرفہ نکالتے ہین - تمام سال روزہ رکھتے ہین
اور افطار کے وقت خشک روٹی کے ٹکڑہ سے روزہ کو وصل سے جدا کرتے ہین - اس طریقہ سے زندگی بسر
کر رہے ہین - بہت سے آثار ولایت آپ مین موجود ہین - راقم اذکار مشائخ کے ہم عمر اور ہمدم ہین -

مصرع خدا بر عمرش افزودنی فرستاد ؎

یاد شیخ بابو ابن جیون ابن بھائی خان حلیم

آپ سید راجن ابن شاہو کے مرید ہین - نیز شاہ عالم بخاری گجراتی کے پوتون مین سے ہین - عقیق
فروش کے لڑکے ہین برہان پور مین چند روز اسی پیشہ سے زندگی گزاری - اس کے بعد ایزدی جذبات
کے سبب سے فقیری لباس پہن لیا - جوگیہ رنگ کے کپڑے رکہتے تہے - کہانے کی قسم کی کوئی چیز اپنے کچکول
مین بچاکر نہین رکہتے تہے - نیستی کا کمبل ان - تواضع کے بارے دبا رہتا ہے ازروے تعظیم کتے سے
بہی لفظ جمع کے ساتہہ ہی خطاب کیا کرتے تہے - ذرات کائنات کے ساتہہ ادب سے رہتے تہے -
ایک روز آپ سے ایک محرم نے اعتراض کیا - جب آپ گفت و گو مین کتے اور آدمی دونون کو لفظ جمع
کے ساتہہ بولتے ہین - تو بس ان دونون کے مرتبہ مین آپ کے نزدیک کوئی فرق نہین ٹہیرا - اس طرح سے
حفظ مراتب کی رعایت نہ رکہنے کی بو - سننے والون کو آتی ہے فرمایا جمع کے مقام پر کوئی فرق نہین ہے
حفظ مراتب کی رعایت جو کچہہ ہے فرق کے ہی مقام پر ہے **بیت** -

محقق ہمان بیند اندر ابل	کہ در نقش خوبان چین و چگل

اور یہ اعتراض صرف لفظ جمع پر وارد ہوتا ہے - اور اگر دونون کلام کے مجموعہ پر - اور ان کے مقاصد
پر نظر کی جاوے - تو لامحالہ کوئی فرق نہین ہے - حسین مظاہر کے نظارہ مین آپ کو مزہ آیا کرتا تہا - اور حسن
صورت پر آپ کا دل ٹہکانے نہین رہتا تہا چند سال تک آپ سفر مین اور حضر مین راقم کے ہم دم رہے
تہے - عرس و سماع کے ہنگامہ سے - رقص و جشن کے معرکہ سے اور حسینون کی مجلس سے آپ کو
بڑا ابتلا کہکر یا زنجیر دن مین باندہ کر بہی ہم باز نہین رکہہ سکتے تہے - اور ہمیشہ آپ کی صحبت سے دست

خوش وقت رہتے تھے۔ مصرع وقت او خوش باد وقت ما خوش ست۔

یاد زندہ حاجی

آپ ذی عقل مجذوب۔ شیخ معروف دہاروال کے مرید۔ اور پایک رامراج کے بیٹے ہین جو بیجانگر کا راجہ تھا۔ بیجانگر ایک بڑا شہر ہے اخیر حد دکن پر ملک سراندیپ سے ملا ہوا۔ جس سال مین شاہ احمد نگر حسین نظام الملک نے رامراج کو مار ڈالا۔ اور ملک لوٹ لیا تھا اس سال مین آپ خرد سال تھے قید مین جا پڑے۔ اور مشیت ایزدی نے آپ کی پرورش چند گہرون کے ذریعے سے مقرر کی جب آپ حد بلوغ کو پہونچے۔ تو بند وقچیون مین نوکر ہو گئے۔ یہان محنت معلوم ہوئی تو فقر کی پناہ مین بھاگ کر گھس بیٹھے۔ دارالملک گجراتی کی آستانہ بوسی سے شرف پایا۔ قصبہ دہار مالوہ مین آئے شیخ معروف سعد اللہ چشتی کے مرید ہوئے۔ پھر پیر سے آسودگان ہند کی زیارت کے واسطے اجازت لی۔ اور اس شرف سے مشرف ہو کر لوٹ آئے۔ ہجری سنہ نوسو ستانوین مین پیر کے ساتھ سفر حجاز مین جانے سے معذور رہے۔ لہذا پیر کی اجازت سے راقم کی ہمراہی قبول کی۔ ایک عجیب مزہ دار آدمی ہے۔ اپنے تئین ساتون ولایت کا بادشاہ سمجھتا ہے۔ اور اس سمجھنے پر ناز کرتا ہے۔ کسی شخص کو مرتبہ مین اپنے سے بڑا تصور نہین کرتا۔ سب کو پست نظر سے دیکھتا ہے دنیاوی سرآوردہ لوگون کے سامنے سر نہین جھکاتا ہے۔ کسی طرح سے ہی لقمہ بہم پہونچاتا ہے۔ گفتار کبھی وحشت اور کبھی نشاط پیدا کرتی ہے۔ پریشان گوئی مین بھی نفس الامر کی خبر ملتی ہے۔ بے نیازی مین بناوٹ نہین ہے۔ جب راقم آپ کے حالات قلم بند کر رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ لکھے جانے کے قابل بزرگون کے حالات ہوتے ہین۔ حالات لکھے جانے سے ہم بزرگ نہین ہو سکتے۔ اور کاغذ پر سوار ہو کر شہسوارون کے ہم رکاب نہین ہو جاوینگے۔

مصرع نصیبش باد پندارے کہ دارد ؎

یاد شیخ عبداللہ مجذوب قادری بغدادی

آپ کے اقوال اور افعال۔ ہوش اور دیوانگی کے ہاتھون کشاکش مین رہتے ہین اور آپ کا دماغ مستی اور ہوشیاری کی آمد و رفت کے لئے سرائے ہے۔ آپ دولت پرست زمانہ ساز لوگون سے کوئی لقد لیکر

بار احسان نہین اوٹہاتے - اور اپنی نیاز و آرزو کے چہرہ سے نقاب نہین اوٹہنے دیتے - کلام مجید کی تلاوت مین خوشی کے ساتھہ وقت گزارتے ہین - قرآن کا ترجمہ کیسے توایسی عبارات مین جو نظم قرآنی سے نزدیک ہین - اور کسی قدر ایسے اشارون مین جو فہم سے بالکل دور ہین - بیان کرتے ہین شیخ محمد برقع پوش کے مرید ہین - جو سید محی الدین جیلانی قدس سرہ کی نسل سے تہے - جب بغداد سے ہند کی طرف آئے - تو ایک مدت تک سیالکوٹ مین - اور چند روز فتح پور مین بسر کی - سخن کوتاہ ہجری سنہ نوسو پچاسی کے اندر قصبہ دسور (مندسور) مین پہونچکر حجرہ اقامت تجویز کیا - کہتے ہین - ایک رات ایک حسین و جمیل عورت اس ارادہ پر - آپ کے مکان کے صحن مین پہونچی - کہ شیخ کی خلوت مین جاوے - اور ہوا و ہوس کا پیمانہ - شہوت کی شراب سے لبریز کرکے کام دل حاصل کرے - کیا دیکہتی ہے - ہر ایک سمت سے کچہہ لوگ بالکل کشتہ اور چند اشخاص نیم کشتہ - خون فشان زخم کہائے ہوئے پڑے ہین - سر سے پانون تک لرزہ پیدا ہوا - یہان تک کہ ٹہوکر کے بدون صحن کے اندر ایک قدم بہی نہ رکہہ سکی - پہر دوسرے روز آئینہ سے زنگ صاف کرکے - پاک دل کے ساتہہ آپ کی ملازمت مین گئی کسی قسم کی زحمت نہ دیکہکر مجلس مین جا پہونچی - آپنے فرمایا - کل کی رات جو وحشت اور آشوب کا سامنا تہا - یہ نفسانی وسواس کا عکس تہا - اور آج کے روز جو دیدار کی حلاوت - اور خاطر کا آرام حاصل ہے یہ توبہ اور پشیمانی کی صورت ہے - للہ الحمد ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ تک آپ کے وجود سے شہر والون کے دل سعادت کے ساتہہ آباد ہین آرزو یہ ہے - کہ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ[1] آپ کی حیات مین اثر بخشے - بیت

خوش قسمت است ہستی اور ا بدور عشق	نیمی بدست مستی و نیمی بدست ہوش

یاد شیخ چندن

آپ کی زاد و بوم لاہور ہے - شروع شروع مین صابون فروشی سے آپ اپنی قوت ہم پہونچاتے تہے - جب خدا طلبی کی روشنی روز افزون بڑہتی گئی اور اوس نے بالآخر دل کو سر سے پانون تک گہیر لیا - تو آپنے صابون فروشی سے قطعی ہاتہہ اٹہاکر درویشی اور بے سببی کا گریبان پکڑا - لیکا یک

[1] لیکن جو لوگون کے کام آتا ہے وہ زمین مین ٹہیرا رہتا ہے ۱۲

ایسا اتفاق پیش آیا - کہ ازلی ہدایت اور آسمانی کرشمہ کے موجب آپ وطن سے کوچ کرکے شہر بردوان میں چلے آئے - جو صوبہ بنگالہ کا باعث رونق گویا نگینہ ہے - اور شیخ بہرام سقا کے روضہ کے برابر میں ایک صحن کے اندر عبادت کے واسطے مقیمانہ بیٹھ گئے - لیکن ہمیشہ دل میں یہ آرزو آیا کرتی تھی - کہ یہاں پر کوئی درخت ہوتا - جس کے سایہ کے اندر کبھی آفتاب کی گرمی سے بچنے کا موقع ملتا - چند روز بعد اس سرزمین میں ایک پودہ اُگا - اور وہ زمانہ کی پرورش سے سایہ دار درخت ہوگیا - آپنے اُس کی جڑ میں ایک دالان بنایا - پھر اسی طرح ایک ایک درجہ کے دالان کی عمارت بلند ہوتی چلی گئی - چنانچہ اب بنیس سیڑھیان چڑھ کر اوپر پہونچتے ہین - آپ نے اُسی جگہہ اپنی قبر بنالی ہے - اور ہر شب جمعہ کو اُس کے اندر گھستے ہین اِس اُمید پر - کہ اسی شب کے اندر جانا نصیب ہو جاوے -

رفیق دلہاے راست روان - عزیز خاطرہاے خداجویان میر فروغی کا بیان ہے - ایک روز مین آپ کی ملازمت مین پہونچا زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ دوسرے روز وہان جانے سے مین اپنے تیئن ضبط نہین کرسکا - لہذا بے ارادہ اُس جگہہ گیا - چونکہ صدر الذکر مقام منظر ہاے جمیلہ اور شاہدان دل ربا کا گزرگاہ ہے - لہذا نظر میں گرمی پیدا ہوئی - اس اثنا میں آپنے فرمایا - شروع زمانہ مین جب مینے یہ گوشہ اختیار کیا تھا - تو بہت سے نظر باز بوالہوس لوگون کو درویش کے موجود ہونے سے اِس چمنستان مین آنے کا بہانہ ہوجاتا تھا اور بندہ کو ہمیشہ اس سبب سے خجالت ہوتی تھی - کہین ایسا نہ ہو - تماشائی آنے والون سے کوئی نامناسب حرکت سرزد ہوجاوے - جو اُخروی حساب گاہ کے اندر جواب دہی اور گرفتاری کا سبب ہو - چونکہ مبدء کے ساتھ خیر لگی ہوئی ہے - نسبتی شر کو باز رکھکر مجازی نظر بازون کو توبہ اور نیکی کی توفیق نے شرف سعادت بخشا - راوی کا بیان ہے - یہ تقریر سنکر انفعال کے سبب سے میرے چہرہ پر آثار پشیمانی ظاہر ہوئے جب میری صورت حال سے آپنے اندرونی مخفی بات معلوم کی - تو فرمایا - سخن معترضانہ نہین کہی گئی ہے - اور دیکھنے دیکھنے مین بہت فرق ہے مصرع نازنین جملہ نازنین مبیند ؛

القصہ اس طرز کے ساتھ تسلی بخشی -

کم و بیش چالیس سال اسی گوشہ مین توکل تسلیم - طاعت - اور طہارت کے ساتھ گزارے - کسی شخص سے کسی قسم کا نقد - اپنے اختیار سے نہین لیا - اس سبب سے لوگ نذر کا نقد اور جنس

دالان کے صحن مین ڈال آیا کرتے تھے - اُس کو اگر کوئی اُٹھا لیتا تھا تو کچھ پوچھ گچھ نہین ہوا کرتی تھی اگر اتفاقاً آپ کو بھی کوئی ضروری احتیاج پیش آجاتی تھی - تو دالان پر نظر ڈالتے تھے - اور وہان کی پڑی ہوئی چیز سے مایحتاج رفع کر لیا کرتے تھے - خدا عمر کرے -

یاد شیخ تاج

آپ کی زادبوم فتح آباد ہے - تقدیری کرشمہ سے آپ شہر ٹانڈہ مین سامان اقامت لے گئے سلطان محمود فتح آبادی کی نسل سے اور سلطان غیاث بنگالہ کے ہم عصر ہین - اور سلطان غیاث وہ ہین - جن کے نام خداوند لسان الغیب شیرازی نے ایک غزل بھیجی تھی یہ دو بیت اوسی غزل کی ہین

آن چشم جادوانہ عابد فریب بین	کش کاروان سحر بدنبالہ میرود
شکر شکن شوند ہمہ طوطیانِ ہند	زین قند فارسی کہ بہ بنگالہ میرود

آپ کے کسی قدر حالات اس طرح پر ہین راہ و روش سنجیدہ - اور مانند بود پسندیدہ ہے - مشائخ زمانہ کی بازگشت آپ کی تلقین و رہنمائی کی طرف - اور دلدادگی - آپ کی مصاحبت اور ملازمت پر بہت کچھ ہے - توکل کو ایثار کے ساتھ اس طرح فراہم کیا ہے کہ آپ کا تمام زمانہ ان دونون طریقون کے بارہ مین خرق عادت سے منسوب ہے - خدا عمر کرے - مصرع توکل بر خدا تاج سرش باد؛

یاد شیخ ہمایون مجذوب بہاری

آپ - افغانان سور کے گروہ مین سے ہین - عمر اسّی سے اوپر نکل گئی ہے - آپ کی بودگی مین بہت ہی شیرینی ہے - گفتار تقدیری نسخہ ہے - اور بیشتر انفاس مین اثرات اُس سے زیادہ ہین جو تحریر مین آسکین - ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ مین افصح روزگار مقبول دلہائے کامگار میر محمد اشرف فروغی ابن نظیر الدین علی اشرف بلخی کا گزر منڈو (مانڈو) کی طرف ہوا تھا - ایک روز بیان کیا - فروغی - شہر بہار مین آلہی مجذوب کی خدمت مین گیا تھا - آپ ایسی مہربانی اور عطوفت سے پیش آئے - جس کی امید مجذوبون سے نہین ہو سکتی ہے - میرے دل مین سفر کا ارادہ مصمم تھا - آپنے صراحت کے ساتھ منع فرمایا - آپ کے پیر بیعت لوگون کی زبان زد نہین ہین - اکثر حالات مین آپ دردناک نغمہ کرتے رہتے ہین - جس کے

عام سننے والون کے ہوش جاتے رہتے ہین - اور محویت پیدا ہوجاتی ہے - خدا عمر کرے -

یاد شاہ عمر خوشت گری

آپ چشتیہ سلسلہ مین مرید - اور اصلی و رسمی علوم کی کوٹھی ہین - خانقاہ و مدرسہ بھی رکھتے ہین بس صوبہ کے اکثر لوگ علمی اور عملی معاملات بین آپ کے فرمانے پر کام کرتے ہین - آپ کے جاذبہ کے زور سے شہر والون کے دل کی کشش ہمیشہ آپ کی مجلس کی طرف رہتی ہے - جو لوگ آپ کی خدمت مین کھڑے رہتے ہین وہ آپ کی بزرگی اور خرق عادت کی بہت سی باتین بیان کرتے ہین - دریوزہ گر زادہ ملان میر فردغی اشرف کہتے تھے - مولانا مغیث کاکوکی نسل کا ایک جوان میرے ہمراہ تھا جب شاہ کی خدمت مین پہونچا تو آپ کی ملازمت سے اُس کو ایسا ذوق حاصل ہوا - کہ وہ میری ہمراہی سے رہ گیا - تھوڑے عرصہ مین آپ کی فیض رہنمائی سے انسانی کمالات حاصل کر کے بہرہ یاب ہوا - خدا عمر کرے -

یاد شیخ جمال بیابانی

آپ اعلی پور بنگالہ مین گوشہ گزین ہین - دنیا کے علم اور زبانی محاورات سے اس قدر وقفیت ہے - کہ دینی مطالب اور دنیاوی مقاصد - صحیح صورت کے ساتھ ذہن مین آجاتے ہین - بہت مدت تک آبادی سے علیحدہ ہو کر صحرائی جانداروں کے ساتھ نشست برخاست رکھی - یہان تک کہ ہر ایک کے ساتھ باہم آرام کا داد و ستد تھا - اور نیز وہ آپ کے رام تھے - جب ایزدی اسمائی تجلیات سے حسب فرمان صورت علمیہ - یہ جذبہ ہوشیاری کے ساتھ تبدیل ہو گیا - تو آپنے سلوک کے راستہ مین قدم رکھا - اور لوگون کے ساتھ صحبت رکھنے سے جو ناگوارائی تھی - وہ دور ہوئی - اس سبب سے شہر کے کنارہ آپنے مکان تجویز کیا - میر فردغی الله جل شانہ اپنا فروغ ان کے راستہ کی شمع بنا دے - ہجری سنہ ایکہزار پندرہ مین راقم گلزار سے ملاقی ہوئے تھے - جب یہ خبر میر صاحب کو ملی - کہ مین خدا پرستان کے حالات لکھ رہا ہون - تو جن چند باصفا درویشون کی ملازمت سے میر صاحب اثنائے سیاحی مین بہرہ یاب ہوئے تھے - ان کے حالات بیان کرنے کی تحریک میر صاحب کو ہوئی - بیان کیا - شیخ جمال نے ایک خوش رنگ بلی مجکو دی تھی جس کو مین سفر و حضر کے اندر اپنے ساتھ رکھا کرتا تھا ایکسال مجکو

۵۷ - خوشت گر بنگالہ کے مضافات اور شاندہ کے حدود وغیرہ مین ہے ۔

Presented by www.ziaraat.com

غازی کہتہ کی طرف جانے کا اتفاق ہوا - اس راستہ مین شیر کا خوف بہت تھا - پشیمان ہوا - رات کو خواب مین دیکھا شیخ نے مجکو چند نصیحتین ایسی نصیح البیانی سے فرمائین - جس کو فصحاے زمانہ کی عبارت آرائی نہین پہونچ سکتی ہے - پہر فرمایا - آزمودہ کار قافلہ والون سے یہ بات کان مین پڑی ہوئی ہے کہتے ہین - جس راستہ مین شیر کا خوف ہو - اُس راستہ مین بلی کو ہمراہ رکہنا چاہیئے - جب تم کو یہ افسون حاصل ہے - تو شیر کی طرف سے خوف نہین کرنا چاہیئے - آخر کار مین اُس کے دوسرے روز دہ راستہ امن کے ساتہہ طے کر کے خیر و عافیت سے مقصد کو پہونچ گیا -

یاد شیخ الہداد ساکن ٹانڈہ

آپ چشتیہ سلسلہ مین سے ہین - کتابی علوم کی سمجہہ آپ کو اُس قدر حاصل ہے - جس سے اعتقاد اور عبادت کی درستی ہوجاوے - ابتداے حالات مین آپ کو جذبہ تھا - اب سلوک مین آکر شریعت اور طریقت کے عقائد سے آراستگی ہوگئی ہے - لوگون کو آپ کی صحبت مین دلبستگی - اور آپ کو لوگون کے اوپر مہربانی بہت کچہہ ہے - خدا عمر کرے -

یاد شیخ کرم اللہ ملتانی

آپ سہروردیہ سلسلہ مین شیخ داؤد ملتانی کے مرید ہین - شروع شروع مین آپ کا سلوک جذبہ کے لگاؤ سے خالی نہ تہا حسین مظاہر پر نظر رہتی تہی - صورت داردن کی خوشی یہان تک مد نظر ہوتی تہی - کہ اپنی شیخی کی طرف قطعی نظر نہین کرتے تہے - بالآخر آپ اپنی زاد بوم سے شہر ٹانڈہ کی طرف چلے گئے - یہان کے لوگون کی دوستی دامنگیر ہوئی - ناچار سامان اقامت کہول دیا - اس صوبہ کا جاگیردار راجہ مان سنگہہ کچھواہہ تھا - اِس نے آپ کی بہت کچہہ عزت اور تعظیم کی - اس وقت آپ کے پاس شہر مذکور مین اکابر و اصاغر کی رجوعات ہے آپ کے شیرین حالات بہت سے ہین قلم ان کے بیان سے عہدہ برا نہین ہوسکتا ہے - خدا عمر کرے -

یاد شیخ گدائی پانی پتی

آپ کو آغاز جوانی مین خدا طلبی کی شورش - اور دریافت پیر کا شوق ہوا جس نے آپ کو وطن سے

جہان بیابانی کے جنگل مین نکال کھڑا کیا - جب آپ کا گذر اجمیر مین ہوا - تو جس کسی کے منہ مین زبان گویا تھی - اُس سے آپکے کان مین یہی آواز پہونچی - کہ آج کے روز رہنمائی اور خداشناسی کی روشنی سید حسین کے حالات سے عیان ہے جو خواجہ عمر بال بتی کے جانشین ہین - رحمہما اللہ ۵

بدیدن میلش افتاد از شنیدن	سبلے باشد شنیدن تخم دیدن

آپ نے نہایت خواہش کے ساتھہ ملازمت مین پہونچکر اولین دیدار مین ہی رسم ارادت ادا کی - چند روز پیر کی خدمت مین رہے آخرکار پیر کی اجازت سے سفر کے واسطے کمر باندھی - کم و بیش بیس سال ہوتے ہین کہ قصبہ برادرہ کی مسجد مین آکر گوشہ گزین ہین - قصبہ برادرہ دسور (مندسور) کے پرگنات مین ہے راقم نے ہجری سنہ ایک ہزار چودہ کے آخرین حصہ مین آپ سے ملاقات کی تہی - اور حالات بہی ٹٹولے تہے ایک مجذوب پایا محفوظ الاوقات لیکن گانون والے آپ کی خرق عادات بہت کچہہ بیان کرتے ہین منجملہ اُن کے یہ بہی بیان کیا - ہمارے آمون کے باغ مین ایک درخت ہے جس نے چالیس سال کے اندر ایک پہل بہی نہین دیا تہا - ایک روز ہم لوگ نمبردار کی کہنے سے اُس کے کاٹنے کے واسطے گئے شیخ کو بہی خبر لگی - کہلا بہیجا - کہ اس سال کاٹنا ملتوی رکہو - اگر اللہ تعالی جل شانہ کے حکم سے یہ درخت امسال پہل نہ لاوے - تو آئندہ سال کاٹ ڈالنا کہتے تہے - اس درخت نے اُسی فصل مین دو سرے درختون سے زیادہ پہل دئے - اُس تاریخ سے اس درخت کے آم فقرا کے واسطے وقف ہین **القصہ** جو بات باشندگان دیہہ کی زبانی سنی تہی لکہدی - **بیت**

نخل وجدان و نہال طلب و شاخ بقا	از نسیم نفسش تا باید خرم باد

یاد شیخ برخوردار گجراتی

آپ - صاحب تجرید و تفرید ہین - ہمیشہ سیاحی مین زمانہ گذارتے ہین - اکثر مختلف ادیان کے اصول اور فروع سے واقف ہین اور دیگر مذاہب والون کی تحقیقات کے اندر سوچ سمجہہ کے ساتھہ آمد و رفت رکہتے ہین - ہجری سنہ نوسو بانوین کے آغاز سے راقم کے دل مین اس باصفا ذات کی آشنائی کی بنیاد استحکام کے ساتھہ رکہی گئی ہے - اتفاقاً ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین آپ حاجی پور پٹنہ سے سیر کرتے ہوئے شہر برہان پور کی طرف جاتے تہے - اس سلسلہ مین ماہ صفر کی چاندرات کے روز آپ کا گذر

منڈو (مانڈو) مین ہوا۔ قدیمی یگانگی کے سبب سے فقیر کی مسجد مین اُترے۔ محبوب القلوب شیخ داود شطاری بھی ان ایام مین اسی حجرہ کے اندر عبادت اور ریاضت مین مشغول تھے۔ ایک رات چند تونگر اور درویش حجرہ مذکور مین حاضر تھے۔ چونکہ شیخ برخوردار پنجگانہ فرائض ادا کرنے کے پابند نہین تھے۔ لہذا حاضرین مین سے ایک شخص نے نصیحت آغاز کر کے بہت کچھ بیوقتی باتین کہین۔ آپنے جواب دیا۔ کہ مجکو اپنی حالت معقول بنانے کی طاقت نہین ہے۔ اور تم کو بھی اُن مقدمات کی قابلیت کی قوت اور طاقت نہین ہے۔ لہذا یہی بہتر ہے۔ کہ اس قسم کی گفت وگو کا دروازہ مقفل رہے میرے گناہ پر تمہاری گرفت نہین ہوگی۔ اور آیہ کریمہ[۵۱] وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی کا ترجمہ اس ذیل کے مطلع مین پڑھکر سنایا **حافظ**۔

عیبِ رندان مکن ای زاہد پاکیزہ سرشت	کہ گناہِ دگران بر تو نخواہند نوشت

فقیر بھی اس باب مین زبان حکمت بیان سے بمعترض ناصح کی تقویت کرتا تھا۔ **القصہ** اگرچہ ظاہری صفائی اور شگفتگی کی نگہبانی بہ تکلف کی گئی۔ لیکن حاضرین انجمن کے دل مین دوسرا ہی رنگ پیدا ہوگیا تھا۔ بقیہ شب شورش مین گذری۔ علی الصباح اس ارادہ پر کہ دل کا میل صاف کیا جاوے۔ راقم نے تذکرہ مشائخ علیہم الرحمۃ کھولکر پڑھنا شروع کیا۔ اولین صفحہ کے آغاز مین شیخ شرف الدین بو علی قلندر کا ماجرا نکلا جس کو شیخ شرف نے اپنے مقامات کے بارہ مین اس طرح پر لکھا ہے۔

ایک روز شیخ نظام الاولیا سے میری ملاقات ہوئی۔ اتفاقاً اُس روز شیخ کی ایک نماز فرض قضا ہوگئی تھی۔ اور اس سبب سے شیخ کے مزاج مین غصہ اور غم کی موجین کی موجین آتی تھین۔ یہ آگاہی دینے کے واسطے۔ کہ میری فرض نماز قضا ہوگئی ہے۔ شیخ نظام الاولیا نے ایک ہندی بیت اس مضمون کی پڑھی کہ مجکو بجب کے ساتھ ایک لحظہ کی بھی جدائی بے انتہا بے آرامی کے شکنجہ مین دباتی ہے۔ افسوس ہے اُن لوگون کی جان پر۔ جو ہمیشہ دوری مین خاک خواری پر پڑے ہوئے ہین۔ اور جنہون نے بیکاری کو اپنا شغل بنا لیا ہے۔ چونکہ ہمدرد آشنا کی طرف سے رخ پھیر لینا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ لہذا شورش عشق سے مجبور ہوکر مینے بھی ہندی عبارت مین ایک بیت کہی۔ جس کا مضمون

[۵۱] اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بارا پنے اوپر نہین لے گا۔ ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

یہ ہے - کہ تمہاری انگشت - خوانِ وصال کے نمک سے آشنا نہین ہے - نہ تمہاری نگاہ کا آئینہ اُس جمال سے انعکاس قبول کرتا ہے - کیونکہ ایسے صاحبِ کمالات کی باتون کا رنگ ڈھنگ کچھہ اور ہی ہوتا ہے - دوئی کی بو وجدان والون کے دماغ مین نہین آتی ہے - مین اُمیدوار ہون کہ اللہ تعالیٰ **جل شانہ** تم کو ذرہ برابر اپنی محبت کا سوز عطا فرماوے - اُسی رات آتشِ عشق مشتعل ہوئی - یہان تک کہ سوختگی کے آثار شیخ کے جسمِ اقدس پر دیکھے گئے - اور کسی تدبیر سے دل مین صبر نہین آیا - میر خسرو یہ حال دیکھکر سخت بیتاب ہوئے - معذرت کے طور پر ایک رنگین غزل کہی - اور اس بیچارہ کو سناکر دعا کے لئے عرض کیا - بالآخر اُسی دم ایزدی بخشش نے شیخ کے باطن مین تمکین اور ظاہر مین تسکین بخشی "

باقی شیخ شرف کے حالات شریف اُن کے ذکر مین لکھے گئے ہین مطالعہ مین آوین گے -

اس ہوش آفرین بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو چاہئے - اولاً اپنی آنکھون کو دوسرون کی عیب بینی سے بند کرے - پھر ہنر بینی کی عینک اُن آنکھون پر لگاکر چھوٹا سا ہنر بھی - جو خطِ غبار کی طرح افعال کے ورقون پر لکھا ہوتا ہے - خطِ جلی کی مانند بڑا کر کے دیکھے - بالخصوص اُس گروہ کے حالات کا مشاہدہ جو پشمینہ پوش اور از خود رفتہ معلوم ہوتا ہے تجسس کی نظر سے نہ کرے بلکہ اعتقاد اور حسنِ ظن کی نظر سے دیکھے - اور دکھاوے - امید ہے - کہ ایسی نظر برادرانِ طریقت کی اندرونی اور بیرونی شستگی کا سرمایہ ہوکر عقل اور اعتبار کی جلا اور رونق کا باعث ہوگی - اور جو شخص سوختگانِ ایزدی محبت کے اسرار کی نسبت حسنِ عقیدت اپنے دل کے اندر استواری کے ساتھہ قایم کرے گا - وہ شخص توفیق کی برکت سے - اپنی دوجہان کی مرادات مین کامیاب ہوگا جس کسی کے دل مین اُلجھے ہوے بالون والے درویشون کی نسبت ناقص اندیشہ پیدا ہو - اُس کو چاہیئے - کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ **جل شانہ** سے پناہ مانگتا رہے - اور اپنا باطن اس تیرگی سے توبہ کے پانی اور پشیمانی کے آنسوؤن سے دھوتا رہے تاکہ یہ فعل سوءِ خاتمہ سے اُس کی نجات کا سبب ہو - اور اس عذر پذیر گروہ کے مقابلہ مین - قیامت کے روز عذر گوئی کے دست آویز ہاتھہ آوے -

طالبانِ صحبت کو واضح ہو - کہ گدڑی پوشون کی مصاحبت مین سلامتی کے ساتھہ رہنے والون کو

شاہراہ یہ ہے کہ اگر خاکساران نیستی کے ساتھ نشست وبرخاست کی خواہش کسی شخص کے دل مین استحکام کے ساتھ قایم ہو - تو اُس کو چاہیے - کہ اولاً صحبت کی فوج کو عقل اور خیال کے لشکر پر غالب اور فتح مند کرے - جس کو حقیقی تمیز پر مطلق نگاہ نہین ہے - اِس فوج کشی مین خیر اندیشی کے لشکر سے کمک مانگے اور اِس فوج پر نگرانی بھی درکار ہوگی - سو یہ کام - لوگون کے اخفائے حالات سے ہوے دوسرے حُبُّكَ الشَّيْئَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ کے دریا مین غریق ہوکر دوست ہم نشینون کے عیب دیکھنے اور سننے سے اپنی آنکھون اور کانون کو بینائی اور شنوائی کے فعل سے معزول کرنے - کیونکہ یہ جماعت باطن مین جلال - اور ظاہر مین جمال رکھتی ہے اور ایسے مظاہر مین جلال ظہور کو - اور جمال بطون کو چاہتا ہے - دراصل ان کی صحبت کی مثال - پتھر اور لوہے کی مانند ہے - کہ اگر کوئی رگڑ یا ٹکر - درمیان مین نہ لگے - تو شعلہ نہ اُٹھے - اور **العیاذ باللہ** اگر صورت صحبت برعکس پیدا ہوئی تو جل جانے کے خوف کے سوا - کوئی فائدہ کسی قسم کا نہین ہے - **حافظ**

خاکساران جہان را بحقارت منگر	توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

پس مصاحبت کے اندر صحیح وسالم رہنے کی صورت اگر ہے - تو اصحاب مجلس کی رضا اور تسلیم مین ہی ہے ؎

آتشے راکند گہے تسلیم	داغ نمرود و باغ ابراہیم
دل قوی کے کند ز زحمت و بیم	جز شراب و مفرح تسلیم

آن شرابے کہ اولیا سازند
از شفا خانۂ رضا سازند

القصہ اگر دو مصاحب باہم موافق ہو جاوین تو **الحمد للہ والمنۃ** اور اگر مقابل ہون - تو اس صورت مین نجات کی شکل یہ ہے - کہ انصاف کرکے اپنی حقیقت حال پر واقف ہون - اِس درمیان مین جو زشت ہے - اُس کو شکر خدا بجانا چاہیے - کہ ایسے پسندیدہ ہمدم کی نعمت سے مشرف ہے - اور جو خوب ہے - اُس کو صبر کرنا چاہیے - کہ وہ آلہی مشیت سے ہم نشین کی بلا مین مبتلا ہے - اِس طریقہ سے دونون مصاحب - ایک دوسرے کی صحبت سے خوش اور نیز سودمند رہین گے - اسی قسم کی ایک حکایت جو مناسب مقام ہے - مدارک سے نقل کی جاتی ہے -

كان عمران الخارجي من ادم بني ادم وزوجته من اجملهم فلما نظرت اليه فقالت اني وانك من اهل الجنة قال فكيف قالت انك رزقت مثلي وشكرت واني رزقت مثلك وصبرت والجنة موعودة للشاكرين والصابرين -	عمران خارجی گندمی رنگ والا نبی آدم تہا - اور اوس کی عورت جمیل ترین نبی آدم تہی - جب اُس عورت نے اپنے شوہر کو دیکہا - تو کہا - مین اور تم دونون اہل جنت ہین - عمران نے کہا - یہ کیونکر عورت نے کہا - مجہہ جیسی حسینہ تم کو دی گئی اور تم نے شکر کیا - اور مجہہ کو تم جیسا گندمی رنگ والا شوہر دیا گیا اور مین نے صبر کیا اور جنت کا وعدہ شاکرین اور صابرین کے واسطے کیا گیا ہے -

شعر

او جزت ذکری وفی الایجاز فائدۃ	وللکرام من التطویل تقدیع

ضمیمہ

ضمیمہ - جس کو اس کتاب کا خاتمہ - تکملہ - نیز تتمہ کہہ سکتے ہین - اس طور پر ہے - کہ حمد وستایش کے پہول صور علمیہ کی چمن بندی کرنے والے کی حکمت اور قدرت پر نثار ہین - جس نے اِس خاکسار کی طبیعت کی نوبہار مین - کتاب گلزار کے آغاز کا گلدستہ - مقامات مشائخ کے باغی پہولون سے - ازلی عنایت کے تاگے مین پروکر - ترتیب دیا - جن کو عالم شہادت کی سیر کے وقت - یہ خاکسار تلاش کے ہاتہہ سے چن کر - دامن ادراک مین فراہم لایا تہا اور اسی طرح جس نے صورت بنانے والے قلم کو جو درویشون کے حالات کے چار چمنون کا انجمن آرا ہے - عنصری عالم مین روان کیا - تب کہین قلم - غیبی تصویرخانہ مین بہشتی نامعلمی گلدستہ کی نقاشی کرسکا ہے - اور نیز عالم عبرت وعبارت کا تماشا کرنے والون - اور عالم غیب وشہادت کے سیاحون کی چشم شہود کو مالا عین رات کا ہنگامہ دکہا سکا ہے - اب یہ خاکسار ایزدی تقدیر اور آلہی توفیق سے یہ اُمید رکہتا ہے کہ اس گلدستہ کے انجام مین اپنے احوال کے تصویر - بقدر گنجایش - اور باندازہ فرصت آغاز کے رنگ مین - کہینچکر دکہا سکے - اور پہر فارغ البالی اور آزادی کی نعمت ملنے کی شکرگزاری - ابدالآباد تک کرتا رہے -

چونکہ دفتر کا تتمہ - بجاے خود - ایک جداگانہ رسالہ ہوتا ہے - لہذا اس خوف سے - کہ کہین ایسا نہ ہو - کوئی انتخاب دوست نکتہ سنج - گل کی طرح - اس تتمہ کو گلزار سے جدا کر کے - جمہور اہل ولایت الاولیا کی ہمرکابی سے محروم کردیوے اور اس سبب سے یہ تتمہ تنہائی کے ہولناک جنگل مین - بے رہبر - بے سروسامان - اور بے دانہ پانی رہ جاوے - اسواسطے مینے اپنے حالات کی تحریر کو - ایسے چند سو حد بزرگان ومشائخ کے اذکار کے تابع کیا ہے - جو بعض تو عالم عنصری سے بہشتی جہان کی سیرگاہ کو چلے گئے ہین - اور بعض زمانہ کے خلوت خانہ مین - شاہد زندگانی کے ساتھہ ہم آغوش ہین - خدا کرے - تابع ہی رہین -

یاد شیخ نظام انبیٹھی

آپ - عالم - عامل - عابد - عاشق - اور عارف تھے - خواجہ مودود چشتی کی پاک نسل سے اور شیخ معروف کے بامراد مریدون مین سے ہین - آپ ہمیشہ اخلاق کی درستی مین ایزدی حفاظت اور اخلاق کی جلا مین مصطفائی بصیرت کام مین لاتے تھے - اور نیز ہمیشہ تمام حرکات وسکنات کے آغاز مین بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرتے تھے - ہمیشہ اس طرح مستعد اور مہیا رہتے تھے - کہ جیسے کوئی سفر پر بہمہ وجوہ تیار ہو - مہمان کی خدمت گزاری اپنی ذات خاص سے کرنا - یہ آپ کی تواضع کا طریقہ تھا - بلکہ تمام اہل دنیا کے ساتھہ - آپ مشفقانہ عام مہربانی - اور مرشدانہ خاص عنایت فرماتے تھے - امر معروف مرحمت کی شان مین - اور نہی منکر مروت کے لباس مین کیا کرتے تھے - القصہ آپ کی صحبت کی چاشنی مین ہر آلودگی کا بے شمار ذوق ہوتا تھا - اور آپ کی خدمت کی حلاوت مین اکسیر کی جیسی بے انتہا تاثیر ہوتی تھی - آپ کے باصفا حالات کی شرح - عبارت کے حوصلہ مین نہین آسکتی ہے - آپ کے اوصاف کی حقیقت دانستنی ہے - گفتنی اور نوشتنی نہین ہے - بیت

چو من یارا ے دانستن ندارم	بہ گفتن یا نوشتن چون سپارم

امیر سید شاہ محمد ایک بزرگ تھے - اکثر کتب متداولہ محقق استادون کی درس مین پڑھی تہین اور کیا عرب کیا عجم - کیا ہند - دسوین دور کے تمام مشائخ کی فیض بخش صحبت سے پورا حصہ لیا تھا - ظاہر اور باطن دونون آراستہ تھے - جب حرمین شریفین کی زیارت سے لوٹ کر آئے - تو چند روز ملک گجرات

مین افادہ اور استفادہ کے طور پر گزراوقات کی انہین ایام مین اطراف ہند کی سیر و سیاحت کر کے منڈو مین آئے۔ دل کے اندر قیام کا شوق جاگزین ہوا امیر جمال الدین ترکستانی پیر عراک کر کے مشہور۔ اور شہر منڈو (مانڈو) کے قاضی ہین۔ ان کی لڑکی کے ساتھ عقد کر لیا۔ کم و بیش سات سال راقم کی مسجد مین درس دیا۔ فقیر نے بھی کشف منار اور تلویح اصول فقہ یہ کتابین اس عرصہ مین سید کی باعظمت خدمت مین نکالی ہین۔ سید صاحب ایک روز فرماتے تھے۔

"مسافرت کے زمانہ مین قصبہ امیٹھی مین گذر ہوا تھا جو شیخ نظام کا وطن ہے۔ مین آپ کی خدمت مین گیا۔ جب شام ہوئی۔ تو نماز مین خود امام ہو گئے۔ پہلی رکعت مین سورہ کافرون ملائی میرے دل مین یہ خیال آیا۔ کہ جو دوسری صورتین نسخ سے سالم ہین۔ ان مین سے اگر کوئی سورۃ ملاتے۔ تو اولیٰ ہوتا آپ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا۔ سید۔ اگرچہ یہ سورۃ نسخ کو شامل ہے لیکن قرأۃ کی رو سے چوتھائی قرآن کا ثواب اس کے پڑھنے مین ہوتا ہے۔ اگر اس نظر سے یہ سورۃ نماز مین پڑھی جاوے۔ تو اولیٰ معلوم ہوتا ہے۔ نیز فرماتے تھے۔ کہ آپ کی پیشانی مین ایمانی فراست کا نور۔ اور مصطفائی کرامت کی صفائی پائی جاتی تھی **تخلقوا باخلاق اللہ** کا دروازہ آپ کے چہرہ پر کشادہ تھا۔"

ہجری سنہ نوسونوے مین اس عالم سے اخروی سفر اختیار کیا۔ قبر اسی قصبہ مین بنائی گئی۔ اس سے زیادہ آپ کے باصفا حالات پر اطلاع نہین ملی ہے۔ اور طبیعت ہمیشہ آپ کے مفصل حالات معلوم کرنے کی تشنہ ہے۔ ناچار یہ خدمت خیال کے سپرد کی۔ کہ کسی آشنا یا بیگانہ کو پیدا کرے۔ جو دل کی یہ پیاس بجھا کر حصول آرزو سے سیراب فرماوے۔ بہت سے غور کرنے کے بعد یہ بات خیال مین آئی کہ شیخ علم اللہ سلمہ اللہ جو ظاہری و باطنی علم کے عالم عبد الرزاق کے فرزند۔ اور شیخ نظام کے سالے ہین۔ شاید شیخ نظام کے حالات سے واقف ہون۔ ان کی خدمت مین دو کلمہ لکھکر تحقیق احوال کرنی چاہیے۔ جب نامہ التماس شیخ علم اللہ کے مطالعہ مین پہونچا۔ تو جواب دیا کہ اس درویش کو ابتدائے زمانہ ہوش سے کتاب داتی کا شوق۔ اور خدا شناسی کا جوش تھا جس نے مجکو اپنے وطن سے نکال کر جہان پیمائی کی سرگردانی گوارا کر دی تھی۔ بالآخر کامل اٹھارہ سال عربستان مین رہ کر دینی علوم اور یقینی معرفتین تحصیل کرنے مین افادۂ و استفادۂ مطلق طرح پر گزارے۔ جب وہان سے معاودت نصیب ہوئی۔ تو گجرات کے راستہ سے

Presented by www.ziaraat.com

خاندیس مین آیا - اوس وقت مین علی عادل شاہ فاروقی والی برہان پورتہا بیت

چو نسبت دار فاروق ست باد اجاودان عدلش	ہلاہل خورد کان ظلم را تریاک فاروقی

اوس کی ملاقات کی گرمی اور اخلاق کی شیرینی نے دارالاسلام برہانپور کے قیام کے لئے پانون مین زنجیر ڈالی - جب بہت کچھہ حیلہ وحوالہ سے وطن کی اجازت لیکر جس حالت سے وطن مین پہونچا - اوس حالت مین ایسی تلاش کا خیال ہی نہین آیا - اِس مین شک نہین کہ زبانون پر رسمی حکایتون کے سوا - کوئی حرف نہین ملا - اور بہت سی ضروری باتین ناگفتہ رہ گئین - اب کہ آپ کو اِس قسم کا خیال دامنگیر ہے - تو اُس نواح کے آنے والون سے جو اِس قسم کے حالات سے واقف ہین تحقیق کر کے خدمت مین لکھون گا" سبحان اللہ یہ وعدہ بہی پورا نہین ہوا - کیونکہ اِن سنوات مین سفر حجاز کا خیال شیخ علم اللہ کے دل مین پیدا ہوا - اور اُس کی تیاری مین بالکل اپنے تئین منہمک کر کے جس طرح سے ممکن ہوا - بند رہا رے دکن کی طرف متوجہ ہوئے - امسال ہجری سنہ ایک ہزار بائیس ہے چونکہ جہاز کا موسم گزر گیا تہا - لہذا بیجاپور دکن مین قیام فرمایا - یہان کا حاکم آپ کی تشریف آوری کو اپنے پرگنہ کی سعادت سمجھکر معتقدانہ پیش آتا ہے **مصرع** در طریقت ہرچہ پیش سالک آید خیر اوست

یاد شیخ جلال محمد تھانیسری

آپ - عالمانہ کمالات - اور درویشانہ مقامات کے جامع - دریاے توحید کے غواص - اور کشتی تحقیق کے معلم تہے شیخ عبدالقدوس حنفی کے مرید ہین - رسمی علم کی فروع واصول مین آپ کے مطالعہ کو ید بیضا حاصل تہا - اکثر کتب متداولہ پر مشکل کشا حاشیئے لکھے ہین - اور تعلیقات لگائی ہین - روز - روزہ مین گزرتا تہا - اور شب نماز مین گزرتی تہی - نماز تہجد ادا کرنے کے بعد کہانا کہایا کرتے تہے - ہر روز رات دن مین خانقاہ کے حافظون کے ساتھہ دو دفعہ قرآن ختم کیا کرتے تہے - نماز ظہر سے فارغ ہونے کے بعد درس مین مشغول ہوجاتے تہے - آپ کی صحبت باطنی فروغ اور ظاہری فیض زیادہ کرتی تھی - آپ درویشانہ سماع کے حریص تہے - آپ کے تواجد مین آپ کی سوزناک حالت سے حاضرین کے دل کو بہی حصہ پہونچتا تہا - جب دورِ عمر ضعیفی کو پہونچا - استغراق اور استہلاک کی حالت آپ کے تمام اوقات پر حاوی ہوگئی - لیکن جب نماز کا وقت آتا تھا - تو جو

پرستا حاضر ہوتا تھا وہ بلند آواز سے حق حق کہتا تھا۔ اُس وقت آپ عالم استغراق سے سر ہو نچا کر کے نماز کی تیاری کیا کرتے تھے۔ جماعت کے ساتھ فرض ادا کر کے۔ پھر سابقہ حالت کی طرف پلٹ جاتے تھے۔ کہتے ہین۔ کم و بیش ایک سو دس سال کی عمر پائی ہجری سنہ کچھ اوپر نو سو مین عالم صورت سے معنوی روضہ کی سیر کو چلے گئے۔

آپ کے پیر بزرگوار۔ حضرت شیخ الاسلامی بہاء الاولیا ملتانی کو یہ پہنچتے ہین اس ترتیب کے ساتھ شیخ عبدالقدوس شیخہ درویش قاسم بن شیخ برہان الدین اودہی شیخہ۔ شیخ بدھن بہرائچی شیخہ۔ شیخ سید اجمل شیخہ۔ مخدوم جہانیان سید جلال بخاری شیخہ۔ شیخ رکن الدین ابوالفتح شیخہ۔ ابوہ شیخ صدرالدین عارف شیخہ۔ ابوہ بہاء الاولیا۔ قدست اسرارہم شیخ عبدالبصیر شیخ جلال کے فرزند رشید ہین۔ والد ماجد کے سجادہ نشین یہی ہین۔ اور آپ کے مریدان کامل مین سے شیخ بہاء الدین احمد سہرندی ہین جو ارادتمندون مین اقدم تھے۔

یاد شیخ نظام تھانیسری

آپ۔ صاحب توکل و تسلیم ہین۔ علم لدنی سے تعلیم پائی ہے۔ ہجری سنہ ایک ہزار سات مین اپنے وطن سے سفر حجاز کو دریا کے راستہ سے گئے تھے۔ اور و مین محترمین کا طواف کر کے سعادت دارین حاصل کی تھی۔ پھر ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین بندر دکن کے جہاز پر سوار ہوکر شہر بیجاپور مین پلٹ آئے۔ یہان کے حاکم نے۔ اور نیز دیگر بزرگان دین و دولت نے آپ کی تشریف آوری کو مبارک سمجھکر۔ نہایت تعظیم اور تواضع کی۔ جب یہان سے روانہ ہوئے۔ تو اپنے وطن مالوف مین پہونچے۔ پھر ملک عجم اور بلاد شمال کی سیر و سیاحت کا شوق دل سے اُٹھہ کھڑا ہوا۔ بے اختیار بلخ اور بدخشان کی طرف روانہ ہو گئے۔

مصرع ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش

یاد شیخ درویش قاسم

کہتے ہین۔ آپ چشتیہ سلسلہ مین شیخ سعدالدین بدایونی کے مرید تھے۔ نیز اپنے پدر بزرگوار اور ان کے پیر شیخ فتح اللہ مایونی سے بھی فیض یاب ہوئے تھے۔ شیخ فتح اللہ کو خلافت کا خلعت شیخ صدرالدین احمد شہاب قریشی ناگوری سے حاصل ہوا تھا۔ اور نیز شیخ صدرالدین احمد کے پیر شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی

کی صحبت سے بھی باطنؒ روشن کرکے فروغ خاطر پایا تھا۔

القصہ درویش قاسم تین واسطہ سے حضرت چراغ دہلی کو پہونچتے ہین **قدست اسرارہم** درویش خانوادہ چشتیہ اور سہروردیہ بہائیہ مین ایک بلند اور بیش بہا شان رکھتے تھے۔

یاد شیخ کمال الدین کمال مالوہ

آپ شیخ بایزید ابن شیخ نصیر الدین نصر اللہ کے بیٹے ہین۔معرفت مشیخت۔کشف وکرامت فضیلت۔اور فراست۔یہ جملہ صفات آپ کی ذات مین موجود تھین۔آپ کے جد امجد حضرت گنجشکر کے بڑے بیٹے ہین۔آپ کو شیخ نظام الاولیا نے خلعت خلافت عطا فرماکر۔مردمان مالوہ کی رہنمائی کے واسطے دہلی سے بھیجا تھا ہجری سنہ کچھہ اوپر نوسو نوے مین جب کہ بیکر پرست راجہ پورنمل نامی حاکم صوبہ مالوہ تھا شیخ قصبہ دہار مین تشریف لائے۔عبادت اور ریاضت کے واسطے حجرہ تجویز کرکے۔اقامت کا بستر بچھایا مجاہدہ اور مراقبہ کا سلسلہ شروع کیا۔ہمیشہ مناجات مین رہتے تھے۔بحکم[1] وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔غیبی فیض اور فتوح کے دروازے آپ کے چہرہ پر کشادہ ہوئے۔بالآخر گمنامی کا نقاب۔شہرت کے ہاتھہ نے۔آپ کے حالات کے چہرہ پر سے حیات مین اور نیز رحلت کے بعد ایک مدت تک نہین اٹھایا جب ملک مالوہ کی حکومت غوری اور خلجی سلاطین کے قبضہ مین آئی۔تو بہت اچھے لوگ فراہم ہوئے۔اسلام نے قوت اور رونق پکڑی۔چھوٹے اور بڑے سب نے آپکے مرقد اقدس کی طرف توجہ کی آپ کے فرزندان کرام کے اعزاز اور تعظیم کا درجہ ترقی پا چلا۔اور نذرات وفتوحات کے بازار مین گرمی پیدا ہوئی۔یہان تک کہ حکومت کی نوبت سلطان محمود ابن ناصر الدین خلجی کو پہونچی۔اور پھر سلطنت خلجیہ کا زمانہ اخیر ہوگیا۔اپنے زمانہ مین سلطان محمود نے شیخ کی قبر پر ایک گنبد۔ایک خانقاہ۔اور صوفیوں اور فرزندون کے واسطے ایک بڑا دالان بنوا دیا بیت

درین رواق زبرجد نوشتہ اند بزر	کہ جز نکوئی اہل کرم نخواہد ماند

آپکی نسل مین سے کچھہ لوگ تو مرحوم ہین۔اور کچھہ لوگ مالوف قصبہ دہار مین اپنے آبا کرام کے قبہ خوابگاہ پر سجادہ ہین۔مشروع نذرات اور نفقات کے مصرف اور محل مقبول ہین۔دیکھین۔توفیق کون سے دولتمند کو

[1] اور جن لوگون نے ہمارے دین (کے کام) مین کوششین کی ہین ہم (بھی) اون کو ضرور اپنے رستے دکھائینگے ۱۲

رہنمائی کے ذریعہ سے ان تک پہونچا کر سعادت کونین بخشے۔

یاد شیخ محمد ابن شیخ عارف چشتی

آپ معروف و محمود۔ اور احمد و عارف تھے۔ آپ کی صورت اور سیرت سے خرق عادات کی چمک۔ اور برق حالات کی دمک عیاں تھی۔ مسند جانشینی کا منصب اپنے والد ماجد کی خدمت کی برکت سے پایا تھا۔ احوال اور مراقبات ایسے مشابہ اور مناسب تھے کہ ان کے اعتبار سے آپ اپنے باپ کے بھائی ہو گئے تھے۔ ہجری سنہ آٹھ سو اٹھاسی میں معنوی ولایت اور خلافت کا ڈنکا بجاتے تھے۔ ان ایام میں سلطان بہلول لودی۔ دارالخلافتہ دہلی کے شہروں میں ظاہری سلطنت کر رہا تھا۔ آپ کے کلمات میں عیسوی معجزات کا اثر تھا۔ تحت الذکر چند جملے آپ کے مکتوب میں سے ہیں۔

"اے عزیز۔ ارادہ۔ سالک کی سواری ہے۔ یہ ارادہ جس قدر زیادہ قوی اور مستحکم ہو گا۔ اور سی قدر طریقت اور طریق شریعت کا سلوک اور اس کے پیچھے پیچھے۔ منزل حقیقت کو وصول زیادہ آسان اور جلد ہو گا۔ سالک کو چاہیئے کہ کشش کے بعد کوشش کرے۔ اپنے تیئں۔ مرشد دانا کے پاس پہونچا دے جس کو انسان کامل کہہ سکیں اور جو حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال۔ افعال۔ اور احوال سے آگاہ۔ اور ان کے ساتھ متحقق ہو۔ سالک ایسے مرشد کے تحت فرمان ہو جاوے۔ اپنی ظاہر و باطن کو مرشد سے پوشیدہ نہ رکھے۔ اور تقو بلی۔ بھوک۔ بیداری۔ قلبی خاموشی۔ اور باطنی تنہائی کو عمل میں رکھے۔ تا کہ ابرار کے مقام اور احرار کے درجہ کو واصل ہو جاوے"

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل و عنایت سے شیخ عارف کو خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار شیخ احمد عبدالحق ردولی سے ہے۔ جن کا علم اور معرفت میں پایہ۔ اور استقامت و کرامت میں سرمایہ بہت بڑا تھا۔ ہمیشہ اپنا سر۔ مراقبہ فنا کے گریبان میں رکھا کرتے تھے۔ جب نماز کا وقت آتا تھا۔ تو خدمت گزار صوفی لوگ کا حق حق کہکر ان کو آگاہ کیا کرتے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تھے۔ تو پھر بدستور وحدت کے قعر عمیق میں غرق ہو جاتے تھے شیخ احمد خلیفہ شیخ جلال پانی پتی کے ہیں جو ایسے آفتاب تھے جس کی شعاع۔ کمالات تھے۔ اوج۔ الہی جمال۔ اور شرف۔ ایزدی جلال تھا۔ نیز اپنے وقت میں

عالیشان درویشون مرکز تھے - خوابگاہ پانی پت مین ہے - کہتے ہین - خوابگاہ کے طواف سے اس قدر فیض اور فتوح دلون کو پہونچتا ہے - کہ بیان نہین ہوسکتا - لراسمہ

بعد از وفات تربت من از زمین مجو	در سینہ ہائے مردم دانا مزار ماست

شیخ جلال کے مفید کلام مین سے کسی قدر نمونہ یہ ہے - فرماتے تھے -

"طریقت مین منزلین اور مقامات ہین - اور ہر منزل اور مقام کی ایک ابتدا اور ایک انتہا ہے نہایت کو پہونچنا ممکن نہین ہے - جب تک ابتدا صحیح نہ ہو - اگر اصول ضائع ہوجاوینگے - تو وصول سے بھی محروم ہوجاوے گا - اور اصول بعض کے نزدیک پانچ ہین - اور بعض کے نزدیک سات ہین"

فی العوارف - فالمرید ینبغی ان یخرج الی طریق القوم للہ فانہ ان وصل الی نہایات القوم نفذ لحق بالمنزل وان ادرکہ الموت قبل الوصول الی المنزل فاجرہ علی اللہ وکل من کانت بدایتہ احکم - کانت نہایتہ اتم

عوارف مین لکھا ہے - مرید کو چاہئے کہ اللہ کے واسطے قومی طریق اختیار کرے - اس کے اندر اگر مرید قومی طریق کی غایت کو پہونچ جاویگا - تو منزل کو پہونچ گیا - اور اگر اوس کو منزل پر پہونچنے سے پہلے موت نے آلیا تو اس کا اجر اللہ عزوجل کے نزدیک بڑا ہے اور جس شخص کی ابتدا زیادہ محکم ہے - اوس کی انتہا تمام ہوجاوے گی -

انبأ ابو زرعۃ اجازۃ عن ابن خلف عن ابی عبدالرحمن عن ابی العباس البغدادی عن جعفر الحلدی قال سمعت الجنید یقول اکثر العوائق والعلائق والحوائل والموانع من فساد الابتداء فالمرید فی اول سلوک ھذا الطریق یحتاج الی احکام النیۃ واحکام النیۃ تنزیہہا من دواعی الھوی وکل ما کان فیہ للنفس حظ عاجل حتی یکون خروجہ خالصاً للہ تعالیٰ -

ابو زرعہ سے روایت ہے - جن کو اجازت ابن خلف سے ابن خلف کو ابی عبدالرحمن سے ابو عبدالرحمن کو ابی العباس بغدادی سے - اور ابو العباس کو جعفر حلدی سے ہے - وہ کہتے ہین - مینے جنید رضی اللہ عنہ سے سنا ہے - وہ فرماتے تھے - اکثر عوائق - علائق حوائل - اور موانع - فساد ابتدا سے ہوتے ہین - لہذا مرید کو اس طریق کی ابتدائی حالت مین استواری نیت کی احتیاج ہے - اور نیت کی استواری -

ہوا و ہوس کی مقتضیات سے ۔ اور پھر اُس شے سے اُچکا دیتی ہے جس کے اندر نفس کے لئے فوری حظ ہو ۔ اس قدر اُچکا دیتی ہے کہ مرید کو خالص للہ تعالیٰ کے واسطے خروج حاصل ہو جاتا ہے ۔

وكتب سالم ابن عبد الله الى عمر ابن عبد العزيز اعلم يا عمران عون الله للعبد بقدر النية فمن همت نيته تم عون الله له - ومن قصرت عنه نيته قصر عنه عون الله بقدر ذلك

سالم ابن عبد اللہ نے عمر ابن عبد العزیز کے پاس ایک دفعہ اس مضمون کی تحریر بھیجی تھی ۔ سنو عمر ۔ بندہ کو اللہ جل شانہٗ کی مدد بقدر نیت ہوتی ہے جس شخص کی نیت کام کا قصد کرے گی ۔ اُس کو آلٰہی مدد پوری ہوگی ۔ اور جس شخص کی نیت کام مین قصور کرگی ۔ اُس کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی مدد بھی کوتاہی کرے گی بقدر قصور نیت

وكتب بعض الصالحين الى اخيه خلص النية في اعمالك يكفيك قليل من العمل ومن لم يهتد الى النية بنفسه ليصحب من تعلمه حسن النية

ایک صالح شخص نے اپنے بھائی کو لکھا تھا تم اپنے اعمال مین خلوص نیت سے کام لو ۔ تم کو خلوص نیت کا تھوڑا سا عمل ہی کفایت کرے گا ۔ اور جو شخص خلوص نیت کی طرف خود ہدایت نہ پاوے ۔ اس کو چاہیے کہ اُس شخص کی صحبت اختیار کرے جو حسن نیت کی تعلیم کردیوے ۔

قال سهل ابن عبد الله التستري اول مايؤمر به المريد المبتدى التبرى من الحركات المذمومة ثم النقل الى الحركات المحمودة ـ ثم التفرد لامر الله تعالى ثم التوقف في الرشاد ثم الثبات ـ ثم القرب الحاصل متى تمسك المريد بالصدق والاخلاص بلغ مبلغ الرجال ولا يتحقق صدقه واخلاصه الا بشيئين متابعة امر الشرع وقطع النظر من الخلق وكل الآفات دخلت

سہل ابن عبد اللہ تستری کا قول ہے ۔ مبتدی مرید کو جن باتون کی نسبت امر کیا جاتا ہے ان مین اولین بات یہ ہے ۔ کہ مذمومہ حرکات سے بچے ۔ پھر محمودہ حرکات کی طرف انتقال کرے پھر صرف ایک اللہ تعالیٰ کے حکم کا ہی ہو جاوے ۔ پھر راہ راست پر توقف کرے ۔ پھر اس پر ثابت قدم ہو جاوے ۔ پھر اس کے بعد قرب حاصل ہے جب مرید صدق اور اخلاق کو مضبوط پکڑے گا ضرور درجہ رجال کو پہونچے گا اور صدق و اخلاص کے ساتھ تحقق مرید کو دو ہی چیزون سے حاصل ہوتا ہے ۔ (۱) شرعی امور کی متابعت (۲) خلق کی طرف سے قطع نظر کرنا ۔ اور جس قدر آفتین مبتدیون کو عارض ہوتی ہین سب خلق کی طرف توجہ رکھنے سے عارض

على اهل البلايات لموضع نظرهم
الى الخلق وبلغنا عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم حديث انه
قال لا يكمل ايمان المرء حتى يكون
الناس عنده كالاباعر اشارة الى
قطع النظر عن الخلق والخروج منهم
وترك التقيد بعاداتهم ونقل فى معنے
الصدق ان عابدا من بنى اسرائيل
راودته ملكة من نفسه فقال
اجعلوا الى ماء فى الخلاء تنظف
به ثم صعد على موضع فى القصر
فرمى بنفسه فاوحى الله تعالے
الى ملك الهواء الزم عبدى
قال فلزم ووضع على الارض
وضعا رفيقا فقيل للابليس الا
اغويته فقال ليس لى سلطان على
من خالف هواه وبذل نفسه لله
عز وجل - تم

ہوتی ہین - اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
پہونچی ہے - وہ یہ ہے - کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے - انسان کا
ایمان کامل نہین ہوتا ہے جب تک اُس کے نزدیک تمام لوگ
اونٹون کی مثل معلوم نہ ہون - اس مین اشارہ ہے اس طرف کہ مخلوقات
سے قطع نظر کی جاوے - مخلوقات مین سے اپنے تئین خارج کرے -
عادات مخلوقات کی پابندی سے آزاد ہو جاوے اور رسول اللہ
صلعم نے صدق کے بارہ مین ایک نقل فرمائی - کہ بنی اسرائیل
مین ایک عابد تھا جس پر ایک ملکہ عاشق تھی - اُس عابد نے کہا
میرے واسطے خالی مکان مین پانی رکھدو تاکہ مین اُس سے
صفائی جسم کرون - پھر عابد بند کو محل کے اندر ایک مقام سے
دیوار پر چڑھ گیا - اور وہان سے نیچے کودا - تو اللہ تعالیٰ نے
ہوا کے فرشتہ کو حکم فرمایا - میرے بندہ کو تھام لے
رسول اللہ صلعم فرماتے ہین - اُس فرشتہ نے اُس کو تھام لیا
اور اُس کو زمین پر نہایت سہولت کے ساتھ لاکر کھڑا کیا -
پھر ابلیس کو کہا گیا - کیا تو اس کو گمراہ نہین کر سکا - اُس نے
جواب دیا - میرا کوئی زور اُس شخص پر نہین چل سکتا ہے جو
اپنی خواہش نفسانی کی مخالفت کرے اور جس نے
اپنا نفس اللہ عزوجل کے واسطے وقف کر دیا ہو -

یہ چند باتین بھی شیخ جلال کے اقوال مین سے ہین عمل بے علم سقیم ہے - علم بے عمل عقیم ہے -
اور علم با عمل صراط مستقیم ہے "اللھم اھدنا الصراط المستقیم"[۱] شیخ جلال - خلیفہ شیخ شمس الدین
ترک پانی پتی کے ہین - حالات کے شغلون کو مخفی رکھنا - اور ظہور کے اسباب کو برہم کرنا شیخ شمس الدین
کا مشرب تھا - شیخ شمس الدین سلطان شمس الدین التمش کے زمانہ مین مفقود الخبر ہو کر شہر دہلی مین سرمایہ معرفت

۱؎ یا اللہ ہم کو راہ راست دکھا ۱۲

جمع کرتے تھے - چونکہ اِن کی خدمت مین سلطان وقت کی آمد ورفت زیادہ ہوی - تو لوگون کے ہجوم سے ان کی گمنامی اور خاموشی مین خلل واقع ہوا - **بیت**

ہیچ کنجے بے دو و بے دام نیست	جز بہ خلوت گاہِ حق آرام نیست

بالآخر اپنے مرشد شیخ علی صابر کی اجازت لیکر دہلی سے قصبہ پانی پت مین چلے گئے - اور وہان پر گوشہ گمنامی اختیار کیا - باقی ماجرا شیخ شمس الدین کا جیسے سرزمین پانی پت کے مشائخ - علما - اور حکما کا حلقہ بگوش ہونا - ایام زندگی ختم ہونا - اُس جگہہ خوابگاہ ہونا - اور نیز دیگر سوانح کسی قدر مولانا علی کابلی گلبہاری کے تذکرہ مین لکھے ہوئے ہین - وہان سے مطالعہ کرلئے جاوین -

شیخ علی صابر - خلیفہ - اور بہن کے بیٹے حضرت گنجشکر کے ہین - وصال شیخ علی صابر کا ہجری سنہ چھہ سو نوے کے کسی مہینے مین ہے - خوابگاہ کوہپایہ کے توابع مین سے کسی مقام پر ہے -

یاد سید عبد الواحد

آپ - سید ابراہیم قنوجی اور بلگرامی کے بیٹے ہین - صاحب مجاہدہ و مشاہدہ تھے صحت حال اور فصاحت مقال بھی رکھتے تھے سید حسینی کی نزہۃ الارواح پر ایک شرح لکھی ہے - جو قابل تن ہے - بہت سی توجیہات اور تاویلات کام مین لاکر عبارت کے تمام مقاصد کو حقیقت کی طرف متوجہ کیا ہے - آپ شیخ حسین اسکندر آبادی کے مرید ہین - جب ایکبارگی ترک و توبہ کی توفیق سے مال و منال اور عود و جاہ کا کو رفر شیخ حسین اسکندر آبادی کے اعتقاد کے نذر کیا - تو آپ کسی عالی مرتبہ صاحب معرفت کی تلاش کرتے ہوئے شیخ صفی الدین عبد الصمد کی خدمت مین حاضر ہوئے - اور مراسم ارادت بجالاکر ذکر و فکر - مراقبہ - اور تصور مین مشغول ہو گئے اور اپنے مطلوب پر کامیابی چاہی شیخ صفی - شیخ محمد قطب لکھنوی کے بزرگ خلیفہ ہین - جو اس وقت کے لوگون کی زبانون پر شیخ مینا کرکے مشہور تھے - سہروردیہ اور چشتیہ سلسلہ مین لوگون کو کلاہ ارادت - اور مریدون کو خلعت خلافت بخشا کرتے تھے اور طالبون کو ایزدی وصول کے کمالات پر پہونچا دیا کرتے تھے -

یاد امیر سید صبغۃ اللہ

آپ بھڑوچی مولد - شطاری مشرب - اور وجیہ الملۃ احمد آبادی کے حالی فطرت شاگرد اور صاحب

ولایت خلیفہ ہین - فضیلت اور فصاحت کے قرآن کا آغاز - کشف و کرامت کی کتاب کا خاتمہ - انس و قرب کی نفحات کا تکملہ - اور صدق و صفا کی رشحات کا سرچشمہ تھے - چند سال تک مرشد کی اجازت سے اپنے وطن مین رہکر امر معروف اور نہی منکر کی ہدایت اور علوم کی تعلیم مین مشغول رہے - حجاز کے مبارک سفر کی توفیق - حرمین شریفین کی زیارت کا سبب ہوئی - جب آپ کو حرمین کی بہشت نما زمین سے آب دانہ کی کشش - صلہ رحم کی رعایت اور فرزندون کی اور وطن کی محبت کے پردہ مین آکر ہند کی طرف لوٹا لائی - تو اس پر آپ ہمیشہ دل ہی دل مین رویا کرتے تھے - **بیت**

کے بود یا رب کہ رو در یثرب و بطحا کنم	گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم

اتفاقاً ہجری سنہ نو سو ننیا نوین مین اپنے وطن سے تمام چیزون کو اور تمام لوگون کو خیرباد کہکر بے اختیار تن تنہا حسب مشیت ایزدی ملک مالوہ مین چلے آئے - اسی اثنا مین ایکبارگی - مدینہ مصطفویہ کی زمین بوسی کا شوق **علی صاحبہا افضل الصلوۃ** آپ کی آرزو سند خاطر سے جوش کرا ٹھا عنان اختیار ہاتھ سے نکل گئی - لہذا یورش کرکے ہجری سنہ ایک ہزار مین خاندیس کے راستہ سے احمد نگر دکن مین پہونچے - اس ملک کے فرمان روا برہان الملک نے عرض کیا تو کچھ کم ایک سال تک یہان پر توقف فرمایا زمانہ کے حسن اتفاق سے یہ بات ہے - کہ **راقم** ماجراے درویشان ان ایام مین اس مقام پر فقرا اور فضلا کی خدمت سے فیض حاصل کر رہا تھا - نیز شعرا اور ظرفا کی صحبت مین بھی شامل نشاط و طرب ہوا کرتا تھا - **القصہ** آپ کے تشریف لانے - اور درویش کے موجود ہونے نے دونون کو غریبی اور تنہائی کے اندوہ سے نجات بخشی - اور چند روز مصاحبت غنیمت سمجھی گئی **بیت**

چند روزے کہ غمت مونس جان بود مرا	خاطر جمع و دل شاد ہمان بود مرا

دوسرے سال حرمین کے دریا کے عزم پر سامان باندھ کر تیار ہو گئے - جب بیجاپور پہونچے - تو یہان کے حاکم نے نہایت تواضع کے ساتھ دل ہاتھ مین لے کر اور تعظیم مالا کلام سے پیش آکر کچھ مدت تک ٹھیرایا - پھر سفر مبارک کا سامان کر دیا - اور جہاز خاصہ پیش کیا - تاکہ صوفیون اور درویشون کی جماعت فراغ خاطر کے ساتھ حج کرکے - وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا[۱] کی بشارت سے کامیاب

[۱] جو شخص اس مین داخل ہو گیا - وہ امن مین آگیا ۱۲

ہوجب حسب دلخواہ مشتاق آنکھیں مدینۃ الحرام کے دیدار سے منور ہوئیں۔ تو آپ نے بقیۃ العمر ہیں رہنے کی نیت کر کے اسی نبوت کے شہر مین گھر اور خانقاہ بنالی۔ ہر چند سلطان روم کی جانب سے نامہ و پیام آیا اور منت و معذرت کی گئی۔ مگر آپ نے سیورغال (معاش کی وجہ معین) قبول نہ فرمائی۔ اور بقیۃ العمر توکل اور تسلیم مین گزار دی۔

کہتے ہین۔ آپ کی زیادہ خواہش پر نظر کر کے ایک رات خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والسلام نے اپنے خدام حرم کو اجازت فرمائی۔ کہ سید صبغۃ اللہ۔ ہمارا فرزند ارجمند ہے۔ عرب اور عجم کے دیگر تمام زائرون کی طرح نہ سمجھکر اس کو ہمارے حرم سے باہر نہ کرنا۔ چھوڑ دینا کہ شب جمعہ کو ہماری خدمت مین رہکر صلوٰۃ اور صلوات صبح کی سفیدی نمودار ہونے تک ادا کرتا رہے۔ یہ بھی ہمنے اجازت دی ہے۔ کہ اپنے یارون مین سے جس کسی کو چاہے اپنے ہمراہ حرم شریف مین رکھے۔ جس روز سے کہ حضور نبوی نے خاکیون کی نظر سے عنصری پیکر کا ظاہری چہرہ حجاب اور عزت کے برقع مین چھپا کر مدینہ وحدت مین خوابگاہ اختیار فرمائی ہے۔ اُس روز سے آج تک کسی فرد بشر کو ایسی خاص عنایت کا خلعت عطا فرما کر سرفراز نہین فرمایا ہے۔ **الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔**

آپ کے کمالات۔ حالات۔ اور خرق عادات کتابت کی امداد سے انجام پذیر نہین ہین۔ اور اس کتاب کا اختصار مفصل حالات کی برداشت کر ہی نہین سکتا۔ اس وجہ سے اِن معانی کا ادا۔ ایما۔ اشارات اور اجمال کے سپرد کیا جاتا ہے۔ بالآخر اسی تفویض اور توکل پر استقامت اختیار کر کے ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ کے کسی مہینے مین مدینہ معظمہ کی زمین امین کے اندر دفن کئے گئے **رحمہ اللہ تعالیٰ۔**

یاد شیخ شمس الدین جالندری

آپ ہندوستان کے اندر مشائخ نامدار کے سر دفتر۔ اولیاے کامگار کے سرگروہ۔ دانشمندان روزگار کے سرحلقہ۔ اور صلحاے تقویٰ شعار کے سردار تھے۔ جس وقت انسانی مظہر مراتب الٰہی کے ساتھ متصف ہوتا ہے۔ تو باعتبار کمال اس کے مدارج مختلف ہوتے ہین اس کمال کے جامعیت کے بارہ مین آپ فرماتے ہین۔

الصوفی مختص ببعض الصفات دالاسماء	صوفی کچھ اسما اور صفات کے ساتھ تو خصوصیت رکھتا ہے

فانها لا یلیق بجناب العزۃ تعالی وتقدس
ومتخلق بالاسماء والصفات الالٰھیۃ
فان الصوفی من کان حزینًا فی القلب
علیلا فی البدن دامعا فی العین
خالصًا فی العمل جاھدا فی الدعاء
خلقا فی الثوب بائتًا فی المسجد رفیقًا
مع الفقراء باکیا من الذنوب مونسا
بالرب مزینًا بالزھد اکلا للغضب ھادیا
لطالب قاریا للقرآن کریما علی الخلق
عالما باحکام الشرع ودقائقھا
راحما علی الناس رحیما علیھم بستر
عیوبھم مالکا علی النفس الامارۃ
متکبرًا عن المسئلۃ خالقا للاخلاق
الحمیدۃ بادیا لھا بالرتبۃ خلاقا
للاخلاق الحسنۃ الکلیۃ مصورا
لافعالہ واقوالہ فی باطنہ غفارا
للذنوب رعیتہ من عبیدہ واماۂ
وھابا علی الناس رزاقا لاولادہ
ولمن کان فی عیالہ فتاحا علی الخلق مغالقھم
علیما لعیوب نفسہ قابضا علی الظلمۃ
باسطا علی الطلبۃ خافضا للجھلۃ
رافعا لارباب العلم معزا لاصحاب الحقوق مذلا
للکفرۃ وللملاحدۃ سمیعا لذکر اللہ بصیرا

کہ وہ جناب باری تقدس وتعالیٰ شانہ کی شان کے لائق
نہین ہین اور باقی اسماء وصفات الٰہی کے ساتھ تہذیب
یافتہ ہوتا ہے۔ پس صوفی وہ ہے جو دل کے اندر حزین
ہو۔ بدن کے اعتبار سے علیل ہو۔ آنکھون کے اعتبار سے
روتا ہوا ہو۔ عمل کی رو سے خالص ہو۔ دعا کے اندر کوشش
کرنے والا ہو۔ کپڑے پھٹے پرانے رکھتا ہو۔ رات کو مسجد مین
رہتا ہو فقرا کا رفیق ہو۔ گناہون کے خیال سے روتا ہو
رب کا مونس ہو۔ زہد کے ساتھ زینت یافتہ ہو غصہ کھاتا ہو
طالب کا ہادی ہو۔ قرآن کا پڑھنے والا ہو۔ مخلوق پر کریم ہو۔
احکام شرع اور ان کے دقائق کا عالم ہو۔ لوگون پر رحم
کرنے والا ہو۔ اور ان پر اُن کے عیوب کے چھپانے سے
رحیم ہو۔ نفس امارہ پر مالک ہو۔ سوال کرنے سے تکبر کرتا ہو۔
اخلاق حمیدہ کا خالق ہو۔ نیز رتبہ کے اعتبار سے اُن کا
آفرینندہ ہو۔ تمام اخلاق حسنہ کا خلاق ہو۔ اپنے باطن کے
اندر اپنے افعال اور اقوال کی تصویر کھینچنے والا ہو۔ اُس کے
لونڈی غلام جو اُس کی رعیت ہین اُن کے گناہون کو معاف
کرتا ہو۔ لوگون کے اوپر بخشش کرتا ہو۔ اپنی اولاد کا۔ اور جو
اُس کے عیال مین ہے۔ اس کا رزاق ہو۔ خلقت پر
اُس کی مشکلات کا حل کرنے والا ہو۔ اپنے نفس کے عیبون
کو جانتا ہو۔ ظالمون کے حق مین قابض اور طالبون کے
حق مین باسط ہو جاہلون کا درجہ پست اور ارباب علم کا مرتبہ
بلند کرنے والا ہو۔ اصحاب حقوق کو عزت اور کافرون اور
ملحدون کو ذلت دینے والا ہو اللہ جل شانہ کا ذکر سنے۔

Presented by www.ziaraat.com

لاحسانه حكما على الخلق بالحق عدلا
فى احواله واقواله لطيفا فى غاية
خبيرا عن احوال الفقراء حليما
عن جواز الناس غفورا للتعدى
الخلق وظلمهم شكورا عن نعم
الهادى عليا بالهمة حفيظا عن
ارتكاب المعاصى حسيبا لافعاله
واقواله جليلا متنزها عن
اصحاب الدول رقيبا لرعيته
من ظلم الظالم مجيبا لسوال
السائلين واسعا بقوة من فى
عياله حكيما فى امره ودودا
لاصحاب الزحمة مجيدا فى ورع
باعثا لافعاله واقواله الحسنة
شهيدا على الناس بالصدق حقا
فى الطاعة وكيلا فى امر الدنيا
والدين قويا فى الذات متينا فى
العبادات وليا لارباب الخيرات
حميدا فى الصفات محصيا
للحركات والسكنات الواردة
من النفس الامارة فى اليوم
والليلة معيدا للصيام والصلوة
باعتبار تحقق الشبهات محييا

اور اُس کا احسان سمجھے۔ مخلوقات کے اوپر حق کے ساتھ
حکم ہو۔ اور اُس کے احوال اور اقوال کے بارہ مین عادل ہو۔
غایت درجہ لطیف ہو۔ فقرا کے احوال سنے باخبر ہو لوگون سے
جو تجاوز ہو جاوے۔ اُسپر حلیم ہو۔ خلقت کے تعدی اور ظلم کا
بخشنے والا ہو۔ اللہ جل شانہ کی دی ہوئی نعمتون کا شکر کرے۔
ہمت عالی رکھے ارتکاب معاصی سے محفوظ رہے۔ اپنے
افعال اور اقوال کا حساب کرتا ہو۔ صاحبان دولت سے
بڑا اور علیحدہ رہتا ہو۔ ظالم کے ظلم سے اپنی رعیت کا محافظ ہو
سائلین کے سوال کا مجیب ہو۔ جو لوگ اُس کے عیال مین ہین
اُن کے رزق مین اپنی قوت سے وسعت دیوے۔ اپنے بارہ
مین حکیم ہو۔ تکلیف والون کا دوست ہو۔ اپنی پرہیزگاری مین
بزرگ ہو۔ اپنے نیک افعال اور اقوال کا باعث ہو۔ صدق
کے ساتھ لوگون کے مقابلہ مین گواہ ہو۔ طاعت کے اندر درست
ہو۔ دنیا اور دین کے کامون مین وکیل ہو۔ اپنی ذات سے قایم
ہو۔ عبادت کے اندر متین ہو۔ ارباب خیرات کا دوست ہو۔
صفات کے اندر محمود ہو۔ جو حرکات اور سکنات دن اور رات
مین نفس امارہ سے صادر ہونے والے ہون۔ اُن کا ضابطہ
ہو جب شبہات کا ورود ہو۔ تو روزون کے واسطے اور
نماز کے واسطے تیار ہو۔ اخلاق حمیدہ کا زندہ کرنے والا
ہو۔ افعال رویہ کا نیست و نابود کرنے والا ہو۔ روح کے
ساتھ زندہ ہو۔ عبادات باقیات کے واسطے قوی ہو حسنات
کا حاصل کرنے والا ہو۔ اغنیا کے سوال سے مستغنی ہو۔
گوشہ کے اندر اکیلا رہتا ہو۔ خلق کے اندر ایک ہو کر رہے

Presented by www.ziaraat.com

للاخلاق الحميدة محييا للافعال الرديئة حيا
بالروح قويا للعباد الباقيات اجل الحسنات اجلا
عن سوال الاغنياء احد بالعزلة احدا
في الخلق سمحا في حوائج الرعية مقدما
بالقدرة الالهية مقدما لحوائج الناس مؤخرا
لحوائج النفس ولا في الاتيان بالاوامر اخرا
في الخروج عن المسجد ظاهرا في الفرائض باطنا
في النوافل عاليا على النفس متعاليا على الخلق
بكثرة الطاعات برا في المعاملات توابا في عصيان
العصاة منتقما من النفس عفوا من الناس رؤفا
على الصغراء مليكا على النفس لجميع اوامره
هاديا للخلق الى الطاعات غنيا عن الناس معطيا
للسائلين سوالهم مانعا للنفس عن ارتكاب
المعاصي مدبيا في الخيرات نافعا للغير نورا
لاصحاب الضلالة بالافعال الحميدة وارثا في الارض
بالصلاحية راشدا لاصحاب الارادة شديدا لهم
عن ظلم الخلق حافظا لحقوق اصحاب الوعظ وعند هذا
ظهر سر تخلقوا باخلاق الله وهذا معنى اشتهر
من الامام الغزالي قدس الله تعالى روحه ان
للعبد شركة في كل اسم وصفة من اسماء
الربوبية وصفاتها ولعل امرهو غير واصل
بالله تعالى شانه وتعالت اياته و
تقدست اسمائه وصفاته

رعیت کی کاربراری مین حریص ہو- الٰہی قدرت کے اندر صاحب
مقدرت ہو - لوگون کی ضروریات کو آگے رکھے - اپنی
ذاتی ضروریات کو پیچھے ڈالے او امر کی تعمیل مین اول ہو-
مسجد سے باہر نکلنے مین آخر ہو- فرائض کو ظاہر ظہور ادا
کرے - نوافل مخفی پڑہے - اپنے نفس کے اوپر غالب ہو
خلق کے اوپر کثرت طاعات مین ور ہو - معاملات مین
نیک ہو- عاصیون کے عصیان پر توبہ قبول کرے - اپنے
نفس سے انتقام لیوے - اور لوگون کو معاف کرے - چھوٹون
کے اوپر مہربان ہو - اپنے جمیع امور مین نفس کے اوپر مالک
ہو خلق کو طاعت کی طرف ہدایت کرے - لوگون سے غنی
ہو - سائلین کے سوال پورے کرے - نفس کو ارتکاب
معاصی سے باز رکہے - خیرات کا عمل نئی نئی طرح سے کرے
غیرون کو نفع پہونچاوے - گمراہون کے واسطے افعال حمیدہ
کے ذریعے سے نور ہو - زمین پر صلاحیت کے ساتھ وارث
ہو - اصحاب ارادہ کا مرشد ہو - اون کو ظلم خلق سے نیک ہدایت
دیوے - اصحاب وعظ کے حقوق کا محافظ ہو - اور مذکورہ
بالا اعمال پر عمل کرنے سے ایسے اسرار ظاہر ہوئے ہین جن
کے سبب سے اہل تصوف الٰہی اخلاق سے متصف ہو گئے
ہین - اور یہ معنی امام غزالی سے پہونچے ہین - قدس اللہ تعالیٰ
روحہ کہ بندہ ربوبیت کے اسما اور صفات مین سے ہر ایک
اسم وصفت مین شرکت رکہتا ہے - اور نیز بعد بہی اس
اعتبار سے رکہتا ہے - کہ اللہ جس کی شان اور ایات عالی ہین
اور جس کے اسما اور صفات پاک ہین اُس کو ہو بہو نہین سکتا ہے -

Presented by www.ziaraat.com

یاد شیخ جلال واصل رحمہ اللہ

آپ کالپی کے باشندہ - مولانا خواجگی بخوی کی نسل سے - اور حضرت غوث الاولیا کے خلفا مین سے ہین - آپکے دل کا سویدا - مشاہدہ اور مراقبہ کا مرکز اور آپ کا باخبر ضمیر معارف اور مواجید کا مزرعہ تھا آپ کی باصفا آنکھون کو انکشاف[۱] کے روز مین احدیت کے آفتاب سے اور استتار کی رات مین وحدت کے چراغ سے بینائی ملتی تھی - سرود و سماع کی بزم پر آپ عاشق تھے - آپ کے وجد اور حالت کا سوز - قلوب کی استعداد اور قابلیت کے موافق - حاضرین انجمن مین سرایت کر کے ان کو خود بینی سے رہائی دیتا تھا ہجری سنہ کچھ اوپر نوسو نوے تھا - کہ آپ کے جسمانی آئینہ مین اسم محیی کے جمالی انعکاس کے جگہ اسم ممیت کا جلالی عکس نمودار ہوا - عیال کا مسکن - عبارت کا حجرہ - اور عاقبت کا مرقد مین کالپی مین ہے - آپکے فاضل اور اہل فصاحت فرزند موجود ہین - خدا کرے - ان کو آباے کرام کے مکاشفات کی ترقی نصیب ہو - سب سے بڑے شیخ افضل تھے - درحقیقت یہ اپنے وقت کے علما مین افضل تھے - پدر بزرگوار کے بعد ان کو عالم فرق مین قیام کے لئے دو سال کی مہلت ملی - پھر ہجری سنہ ایک ہزار ایک مین عالم جمع کی جمعیت آباد کو کوچ فرمایا - دوسرے فرزند شیخ اجمل جمیلی تخلص ہین - فارسی شعر مین ان کی مشق پختگی کے درجہ کو پہونچ گئی ہے - تیسرے فرزند شیخ معین الدین ہین - فضیلت اور دانش مندی کا فروغ ان کی پیشانی مین تابان ہے - درویشی کے طریقہ مین ثابت قدم ہین - توکل - تسلیم - عزلت - خلوت - گزشتگی - اور بے نیازی کے طریقے کمال کے ساتھ رکھتے ہین - خدا کرے - اکملیت کے درجہ کو پہونچین -

یاد شیخ بابو سندہی

محبت اور حیرت کے بیابانون مین تنہا قدم آپنے ہی کہا ہے - فنا کے صحرا - اور بقا کی شاہراہ کے اندر چلنے مین آپ کو آندھی یا بگولہ کہنا ناموزون نہین ہے - شیخ لشکر محمد عارف شطاری کے اچھے مریدہین - شہر برہان پور کے اندر سندھیون کے محلہ مین آپ کی عبادت کا حجرہ تھا - جب حجرہ مذکور دونون طرف سے گر گیا - اور اُس کی مرمت کا ارادہ دل کے اندر مستحکم ہوا - تو آپنے چاہا - کہ راقم گلزار سے اس بارہ مین مشورہ کے

[۱] انکشاف اور استتار - اصطلاحات صوفیہ مین مقامات کے نام ہین ۱۲ -

طور پر کچھ بات چیت کرین - اور اس ذریعہ سے پریشانی خاطر دور فرماوین اسی خیال کے اندر ناگاہ یہ اندیشہ ہوا - کہ اولاً اس باب مین استخارہ کرنا درویشون کی حالت کے اعتبار سے بہتر ہے - مثنوی منطق الطیر ہاتھ مین تھی - اُس کو تفاول کے طور پر کھولا - یہ ابیات برآمد ہوئین - **ابیات**

گلخن ست این جملۂ دنیاے دون	قصر تو چندست ازین گلخن کنون
قصر تو گر خلد جنت آمدست	با اجل زندان محنت آمدست
گر بنودی مرگ را بر خلق دست	لائق افتادے درین منزل نشست

ان واقعات کے بیان کرنے سے غرض یہ ہے - کہ اس کے بعد ہر چند تعمیر درو دیوار کے واسطے التماس کی آوازین بلند کی گئین - لیکن قبولیت کا درجہ نہ ملا - اور ہجری سنہ ایک ہزار تین سے لیکر مزار کی عمارت تیار ہونے تک جس کا سنہ ایک ہزار پندرہ ہے بے درو دیوار اُسی ویران گھر مین عمر گزاری - **بیت**

در این خانہ بے بوم ست غوثی از خرد نبود	پئے پاسِ متاعش رخنۂ دیوار بربستن

یادِ شیخ بدھا طیب بھاری

آپ اپنے زمانہ مین ظاہری معلومات کی - اور رسمی علم کی مجلس کے ہم نشینون مین سر حلقہ - اور معنوی وحقیقی محفل کے محرمون کے اندر قطب تھے محقق دانشوران ہند - مولانا حاتم سنبلی فرماتے تھے شیخ بدھا کی بزرگی اور شان کے بارے اکثر بزرگان وقت کی طاقت کی پشت خم تھی - ان مین سے چند بد اندیش سیاہ باطن لوگ - آپ کی خدا داد رونق توڑنے کے واسطے ہمیشہ فلک سے بہانہ دریافت کرتے تھے - کیونکہ وہ بھی خسیگی پشت مین اس جماعت کی مثل ہے - اور فرمان روایان ملک - دولت کے نشہ اور خود بینی کی مدہوشی مین سرشار ہوتے ہی ہین - ان کے ساتھہ وہ لوگ موافق ہو کر قرار دیتے تھے - کہ امتحان کی انجمن ترتیب دیجاوے تاکہ جو مدعی دعوی بلا برہان رکھتے ہین - وہ الزام اور انفعال کے گوشہ مین خاموش ہو کر بیٹھین اور ہر ایک کی حقیقت کا جوہر کھل جاوے - چاہتے تھے کہ اس حیلہ سے شیخ کی بات مین فرق پیدا کرین - ہر چند یہ منصوبے - زمانہ پرستون کی خواہش کی بساط پر مکرر بچھائے گئے - لیکن کسی شخص کو کسی مجلس مین آپ کے ستیزہ کلام مین معارضہ اور نقص کے طور پر بات کرنے کی گنجایش نہین ملی بلکہ معرفتون کے بیان کرنے کی قوت - آپ کی ذات شریف کے سوا - دوسرے کو میسر ہی نہین ہوئی - اور تمام امتحانات کے مقامات سے

Presented by www.ziaraat.com

آپ نے فتح اور فرخندگی کے ساتھ اپنے مکان کو بازگشت فرمائی - نتیجہ اس کا یہ ہوا - کہ حاضرین انجمن نے آپ کی گفتار کے شاہوار موتیوں سے سمعنا واطعنا[۵۱] کا گوشوارہ بنا کر ارادت اور اطاعت کے کان مین پہنا - اور ہونٹون پر خاموشی کی مہر لگائی - حافظ

بس تجربہ کردیم درین دیر مکافات	با دُردکشان ہر کہ درافتاد برافتاد

یاد شیخ بدھا حقانی جونپوری

آپ شیخ بدھا طبیب بہاری کے ہم نام ہین - علوم متعارفہ کے اندر آپ کے مطالعہ سے فنون کے اعتراضات اور مشکلات حل ہوکر بالکل روشن ہوجاتی تھین - چونکہ آپ کی صحبت سے حق ثابت اور باطل معدوم ہوجاتا تھا۔ آپ سخن حق کو خلا وملا مین پوشیدہ نہین رکھتے تھے - اور بلند آواز کے ساتھ - نماز کی اذان کی طرح لوگون کے کان مین پہونچاتے تھے - اسواسطے آپ حقانی لفظ کے ساتھ مشہور ہوئے - باطنی کمالات کا کسب شیخ محمد عیسیٰ جونپوری کی خدمت باعظمت سے کیا تھا - آپ کا امر مطلب کو قُل[۵۲] جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ہ تھا۔

ارادبالحق ههنا الاسلام والدین و بالباطل الکفر والشرك والحق المطلق هو الموجود والحق المقید ما کان حسنا فی العقیدة والفعل والنطق والباطل نقیض الحق والله حق علی معنی انه موجود وانه ذو الحق وانه محق الحق یقال الحق ما کان لله والباطل ما کان لغیر الله ویقال الحق من الخواطر ما دعی الی الله والباطل ما دعی الی غیر الله

اس مقام پر لفظ حق سے مراد اسلام اور دین ہے - اور باطل سے مراد کفر اور شرک ۔مطلق حق موجود ہے اور مقید حق وہ ہے - جو عقیدہ مین ۔فعل مین - اور نطق مین نیک ہو - اور باطل نقیض حق ہوتا ہے اور اللہ حق ہے اس اعتبار پر کہ وہ موجود ہے - اور وہ ذوالحق ہے - اور وہ احقاق حق کرنے والا ہے - یہ بھی ایک قول ہے کہ حق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو - اور باطل وہ ہے جو غیر اللہ کے واسطے ہو - اور یہ بھی ایک قول ہے کہ منجملہ خواطر حق وہ ہے جسکا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور باطل وہ ہے جس کا رخ غیر اللہ کی طرف ہو

۵۱ - ہمنے سنا - اور قبول کیا - ۱۲ ۵۲ (اے پیغمبر لوگون سے) کہدو - کہ (بس دین) حق آیا اور (دین) باطل نیست ونابود ہوا - اور (دین) باطل میست ونابود ہونے والا ہی تھا ۱۲ منہ

یاد شیخ دولت ابن شیخ عبد الملک منیری

آپ علم آموز۔ عمل اندوز۔ دانش گستر۔ اور بینش پرور تھے۔ جب آپ حروف کی اور کتابی نقوش کی شناسائی۔ مسائل اور مقاصد کتب کی تحصیل۔ میان بدن منیری سے کر کے۔ ظاہری آراستگی کمال درجہ پر کر چکے۔ تو رسمی ارادت کے مراسم بھی میان بدن کی خدمت مین ہی ادا کئے۔ جب رہنمائی کی بدولت سلوک کے پانون سے۔ طریقت کا راستہ چل کر۔ درویشی کی منزلین اور مقامات طے فرمائے۔ اور تلوین[۵] احوال کے گرداب سے نکل کر ساحل تکمین کے عالی مقام کو پہونچے۔ تو خلافت کا خرقہ۔ اور اجازت کا فرمان بھی ملا۔ آپ کی مانند فطرت مین۔ فراست مین۔ فنا مین اور نفس پر فیروزی پانے مین۔ میان بدن کے ہان دوسرا کوئی خلیفہ اور شاگرد نہین تھا آپ کی درس کے حلقہ مین یہ اصحاب حاضر ہوتے تھے۔ شیخ اجمل۔ شیخ عبد الکریم۔ سید احمد بہاری۔ شیخ احمد چشتی جو حضرت گنجشکر کی نسل سے ہین شیخ خلیل پٹنی۔ جن کے نام سے موضع نواده منسوب ہے۔ شیخ حافظ سارنی۔ شیخ یعقوب۔ جن کے نام ایک مدت تک دار الخلافۃ آگرہ کی قضا کا عہدہ رہا۔ اور نیز اس جماعت کی مثل دیگر بزرگان نامور بھی حاضر ہوتے تھے۔ اس حلقہ مین آپ مثال مرکز تھے۔ شاہ ابو الفتح ہدیۃ اللہ سرمست ابن شیخ قاضن شطاری کی خدمت اور ملازمت سے بہت کچھ کامیابی اور فیض حاصل ہوا تھا۔

آپ کی ایک سرگزشت بطریق اختصار اس طرح پر ہے۔ کہ ایک روز ایک امر مشروع کی تقریب سے آپ قلعہ رہتاس کی طرف گئے تھے۔ اثنای راہ مین ایک شخص ملا۔ اُس نے کہا۔ میری لڑکی کے کار خیر (شادی) کا وقت نزدیک آ گیا ہے۔ جس نے مجکو سوال پر مجبور کیا ہے۔ اور آپ کے چہرہ سے مین الٰہی بخشش کا فروغ مشاہدہ کرتا ہون۔ لہذا آپ میرے حق مین کیا فرماتے ہین۔ آپ نے مرحبا کہکر خادم کو فرمایا۔ جس قدر نقد جیب مین موجود ہو۔ اس سائل کے سامنے رکھدو۔ خادم نے عرض کیا۔ ایک سَو درم مسکوک موجود ہین۔ اگر ارشاد ہو۔ توکل کے لائق بچا کر باقی اس سائل کو دلمیدن۔ آپ نے فرمایا۔ غم نہ کرو۔ کل کا آنا اور روزی کا پہونچنا۔ دونون ساتھ ساتھ ہین۔ کوئی فردا ے روزی کے نہین

---

[۵] تلوین اور تمکین اصطلاحات صوفیہ مین دو مقامات کا نام ہے ۱۲

ہوگی - تمام نقد بغیر توڑے ہوڑے اس شخص کو دیدو - ہنوز وہ شخص نقد مذکور لیکر ایک تیر کے فاصلہ پر نہین گیا تھا کہ دو سوار اُسی طرف سے دوڑتے ہوئے شیخ کی خدمت مین حاضر ہوئے - اور بیس دینار زر سرخ - یومیہ فردا کے نام سے پیش کئے - اور کوندتی ہوئی بجلی کی طرح چمک کر نظر سے غائب ہو گئے -

دیگر قاضی عبد اللہ نامی ایک عالم قصبہ منیر مین رہتے تھے - مشائخ طریقت کی راہ و روش - بیعت خلافت - اور خرقہ پوشی ہے - اس سے انکار رکھتے تھے - ایک رات قاضی صاحب کو عالم خواب مین معلوم ہوا کہ کوٹھہ کے اوپر مخدوم شیخ شرف الدین شیخ احمد چرم پوش - مولانا عبد الرحمن جامی - اور امیر خسرو بیٹھے ہوئے معرفت کی باتین کر رہے ہین - اور فقیر اور شیخ دولت ہم دونون نیچے کھڑے ہوئے ہین - مولانا جامی نے ہم نشینون سے شیخ دولت کے اوپر چڑھ آنے کے واسطے اجازت لے لی - جب شیخ دولت اوپر چلے گئے - تو اُنہون نے کہا - قاضی عبد اللہ بھی حاضر ہین - حضور کی خدمت کی اُن کو آرزو ہے - شرف الاولیا نے فرمایا - یہ ازل سے سائل کے حوالہ ہین - اپنا مرید کرلینا چاہئے - چنانچہ شیخ دولت نے حسب اشارہ میرے سر کے تھوڑے سے بال مقراض سے کتر لئے - اور مراسم ارادت ادا کئے - صبح کو جب مین مراسم ارادت بجالانے کے لئے شیخ کی ملازمت مین گیا - تو مسکرا کر فرمایا - عبد اللہ تکرار بیعت کی حاجت نہین ہے - اس بارہ مین مشائخ کی رسمین جو کچھ تھین رات کو ادا ہو چکی ہین - یہ پوشیدہ بات سنکر سخت حیرت مین رہا - بالآخر شجرہ اور ٹوپی جو ظاہری ارادت کا قاعدہ ہوتا ہے - لے کر اعتقاد اور اخلاص سے خوش اور سیراب ہو گیا -

کہتے ہین شیخ دولت کی تمام عمر آسمانی روزی پر گزری - اُس ملک کے حکام اور فرمان روا - آپ کے ساتھ معتقدانہ سلوک کیا کرتے تھے - اور بار بار سیور غال (معین وجہ معاش) قبول فرمانے کے لئے التماس کرتے تھے - لیکن اُن سے آپ کی فاقہ دوست اور فقر پرور طبیعت نے لینا گوارا نہین کیا - اور مضمون التماس پر کان ہی نہین دئے - بلکہ زمانہ سابق کے فرمان اور اسناد جو اراضی کے بارہ مین آپ کے آبا و اجداد کے پاس تھین - ان سب کو لپیٹ کر آپنے آگ دکھادی - اور دل کو وافوض امری الی اللہ[۵۱] کے سپرد کرکے اس سرچشمہ سے شاداب کیا - کہتے ہین - جب آپ کے گوشہ خلوت مین اسم **القابض** کی تجلی سے دل کے اوپر - تنگی اور تیرگی کا پرتو پڑتا تھا - تو دور دراز جنگل بیابان کی طرف جو آپ کی عمر کے اعتبار سے زیادہ دور ہوتا تھا - تنہا چلے جایا کرتے تھے - اور چند روز ایسی جگہ مین جہان سراغ

---

[۵۱] مین اپنا کام اللہ کے سپرد کرتا ہون ۱۲

نہین لگ سکتا تھا۔ مراقبہ مین مشغول ہو جاتے تھے ۔ تاکہ سابقہ تجلی اپنے مقابل کی طرف تبدیل ہو جاوے ۔ بیت

تا کے چو گنج غوثی ویرانہ دوست باشی	شد سودہ در رہ تو پاے سراغ مردم

جب کامل طور پر انشراح پیدا ہو جاتا تھا ۔ تب آپ اپنے مقام کو معاودت فرماتے تھے ۔ جب آپکو پیری نے آدبایا ۔ تو استغراقی حالت نے آپ کے تمام اوقات کو گھیر لیا ۔ لوگ نماز کے وقت کلمہ حق حق کہتے تو تب کہین ہستی کا ادراک لاتعین کے مرتبہ سے نزول فرما کر اس تعینی مظہر کے ساتھ تعلق پکڑتا تھا ۔ اور اس وقت ما ھو المکتوب کے ادا کرنے مین مشغول ہوتے تھے ۔ ایک سو سات برس کی عمر اسی مستقل نشست و برخاست کے ساتھ پوری کر کے ہجری سنہ ایک ہزار اُنیس کے کسی مہینے مین ربانی بہشت کی سیر کے واسطے چلے گئے ۔ خوابگاہ منیر ۔

یاد شیخ محمد ابن فضل اللہ

آپ کی زاد بوم گجرات ہے نشو و نما دارالامان احمد آباد مین پایا ہے تسلیم ۔ توکل ۔ تقوی ۔ اور ظاہری و معنوی علم کی فضیلتون کے مالک ہین ۔ رسمی علم مین وجیہ الملۃ احمد آبادی کے شاگرد ۔ اور طریقت مین شیخ ماہ بیر پوری کے مرید اور خلیفہ ہین جن کو خلافت کا خلعت اور اجازت کا خرقہ شیخ من اللہ عرف شیخ اوہن ۔ ابن شیخ بہاء الدین جونپوری کی خدمت سے ملا تھا شیخ محمد ۔ محمد شاہ ابن مبارک شاہ فاروقی کے دور دولت مین گجرات سے خاندیس مین آئے ہین ۔ اور برہان پور مین مسجد اور خانقاہ بنائی ہے ۔ ہمیشہ حدیث ۔ تفسیر ۔ اور دیگر دینی علوم کے درس مین مشغول رہتے ہین ۔ بہت سے طالب آپ کی رہنمائی کی برکت سے حق شناسی کے درجہ کو پہونچ گئے ۔ آپ کے کسی قدر حالات اس طرح پر ہین ۔ آپ ازبس کہ روضہ نبوی علیہ السلام کی زیارت پر والا و شیفتہ ہین ۔ اسواسطے ہر سال اپنے وطن سے جہاز کے موسم پر دیوانہ وار اُٹھکر دریا کے کنارون پر پہونچ جاتے ہین ۔ اگر کوئی مانع پیش آجاتا ہے ۔ تو آیندہ موسم تک صبر کرتے ہین ۔ ورنہ اپنے مطلوب مقصد کی طرف متوجہ ہو کر روانہ ہو جاتے ہین ۔ اسی طریق سے کئی دفعہ سفر حجاز کو دریا کے راستہ سے گئے ۔ اور حرمین شریفین کے طواف سے دونون جہان کی سعادت حاصل کر کے اپنے وطن کو لوٹ آئے ۔ ہمت کا قدم سنت کے راستہ مین استواری کے ساتھ رکھکر

صراط مستقیم پر چل رہے ہین - سماع و سرود کی طرف میلان نہین کرتے ہین - اور ماہ ربیع الاول کے اولین بارہ روز مین روزمرہ رات کو حدیثین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین عربی اور فارسی قصیدے - ذاکرین کی جماعت - آواز حزین کے ساتھہ پڑہتی ہے - اور جو کچھہ آپ کی بساط مین ہوتا ہے وہ اُن ایام مین حلوے - عطریات - اور صلحا - فقرا مجلس میلاد کے ذاکرین اور حاضرین اِن اصحاب کی خدمت کرنے مین صرف ہوجاتا ہے - اور کوڑی پیسہ جو کچھہ آپ بچاتے ہین - اُس کا سبب اِن چند روزون مین انہین چند مبارک ایام کا خرچ ہے - یا کسی معتمد شخص کے ہاتھہ حرمین محترمین کو بہیج دینا - جو لیجا کر اُس ملک کے فقرا کو تقسیم کردیوے - اِن دو اہم کامون کے سوا دوسری آرزو - اشیا کے جمع کرنے اور لینے کی نہین ہوتی ہے آپ کی عمر عزیز اس ہجری سنہ ایک ہزار بائیس مین ستر کو پہونچ گئی ہے - امید ہے - کہ باقی ماندہ سنوات گذرے ہوئے سنوات سے زیادہ ہونگے - آپ کے کامگار اور ذی معرفت متعدد فرزند اور مرید ہین - اللہ تعالے جل شانہ سب کو مرشد کے بلند مرتبہ پر پہونچاوے -

شیخ اودہن - جو شیخ ماہ کے پیر تہے - مشائخ وقت کے انیس - اولیاے زمانہ کے جلیس اور بزرگان دین دولت کے اندر رئیس تہے - کہتے ہین - مولانا علاء الدین محمد لاری - نوع انسانی کے بڑے جوہر شناس اور دقائق سخندانی کے بال کی کہال نکالنے والے تہے - فرماتے تہے شیخ اودہن - اپنے زمانہ مین بے نظیر ہین - مولانا محمد برغلی کے بہائی مولانا حافظ برغلی کو جنت آشیانی کی رکاب مین جب ہجرت کی توفیق نہین ہوئی - اور جونپور مین رہ گئے - تو ارادت مندان شیخ اودہن کے حلقہ مین داخل ہوکر ہمیشہ ان کی خدمت کرنا اپنے اوپر لازم کرلیا تہا - علی ہذا القیاس جنت آشیانی کے امیر اعظم اور عالی فطرت خان زمان علی قلی نے جب ہجری سنہ نو سو پینسٹھہ مین جونپور کو افغانون کے قبضہ سے نکال لیا تہا تو شیخ اودہن کی خدمت مین حاضر ہوکر بہت کچھہ مراسم عقیدت مندی ادا کئے تہے - القصہ سب قسم کے لوگون نے اپنی گردن شیخ اودہن کی ارادت کے طوق مین دے رکہی تہی - تمام اقسام عمر کے حقوق کافی طور پر حاصل کرکے اطوار زندگانی کی حقیقتین معلوم کی تہین - بعدہ ہجری سنہ نو سو بہتر مین حقیقی محبوب کے وصال کی مجلس مین جا داخل ہوئے - خوابگاہ جونپور -

یاد شیخ عبدالحق حقی تخلص

آپ حقی تخلص - قادری مشرب - دہلوی مسکن - علوم متداولہ اور فنون متعارفہ کے دقیقہ شناس -

Presented by

عالم ارواح کی اور اکتساب اور عالم اجسام کے موالید نامہ کی رموز سے واقف ہین - سلمہ اللہ تعالیٰ
آپ کے کسی قدر خجستہ حالات - جو کسی تذکرہ نویس کی سابقہ گزارش کے بدون راقم گلزار کی
صور علمیہ مین - عیان کے تختے پر لکہتا ہون - ہجری سنہ نوسو پچانوین کے آغاز مین سفر مجاز کے شوق کے
جذبات آپ کو اپنے وطن سے نکال کر مالوہ کے راستہ سے بندر گجرات کی طرف لے آئے - اِن
ایام مین مرکز مدار مردمی و مروت - مہر سپہر مجد و مکرمت - مروج مراسم ملک و ملت - بزرگ کوکہ عرش
آستانی اکبر شاہ - حاکم ممالک صوبہ مالوہ - مرزا عزیز محمد الملقب بہ خطاب اعظم خان مدظلہ - شہر اجین مین
بطور قیام تشریف رکہتے تہے - جب آپ مرزا کی ملازمت اور اجازت سے راستہ چل کر دار العبرۃ
منڈو (مانڈو) مین آئے - تو ان ایام مین راقم گلزار نے بہی آپ کے بافروغ دیدار سے بہت کچہ
فیروزی اور فرخندگی کے فوائد حاصل کئے تہے - بالآخر آپ گجرات مین ایسے وقت پہونچے - کہ موسم جہاز گزر
چکا تہا - میرزا نظام الدین احمد اُس صوبہ کے بخشی تہے - انہون نے بے حد التماس کرکے آیندہ موسم تک
ٹہیرایا اور نہایت خواہش کے ساتہہ آپ کی خدمتین انجام دین - پہر جب دوسرا سال آیا - تو الٰہی مشیت کی
کارسازی سے آپ حرمین شریفین کے طواف سے مشرف ہوئے - وہان پر مکہ معظمہ مین شیخ علی متقی کے
خلیفہ اور جانشین شیخ عبد الوہاب رہتے تہے - ان کی سعادت تلقین سے خلعت پایا - اور نیز اس معلی
مقام کے دیگر عالی اسناد بزرگون سے بہی کتب احادیث کی تصحیح فرمائی - القصہ لطولہا جب آپ
مراجعت کرکے اپنے وطن مالوف مین پہونچے - تو خلوت اور وحدت کی حلاوت نے سیر و سیاحت کا اندیشہ
عزم کے مذاق مین تلخ کردیا - آج کے روز تک کہ ہجری سنہ ایک ہزار بائیس ہے - آپ ہمیشہ صبر و سکون
کا بالون آسودگی کے دامن مین لپٹا ہوا رکہتے ہین - اور ہمیشہ طالبان علم و عرفان کے درس اور تلقین مین
مشغول رہکر اپنے بابرکات اوقات کے عامر ہین - اور بااینہمہ الحمد للہ آپ نے اس فرصت کے اندر عالم
باطن کی پردہ نشینون کی تصویر بہی قلم کی نقاشی سے کہینچ کر کتب تصنیف کو معرفت بیانی کے تصویر خانہ
مین جگہہ دی ہے - بالخصوص تذکرہ مشائخ جو اخبار الاخیار کے نام سے نامزد ہے - اس کتاب کی
خوبیان - تعریف کے قالب مین نہین سما سکتی ہین - چونکہ آپ نے اس تذکرہ کے ضمن مین اپنے آبائے کرام اور
اقربائے عالی مقام اور حضرات مرشدین کے باحقیقت حالات تحقیق اور تفصیل کے ساتہہ لکہے ہین - اسواسطے
راقم نے اس حامل الاختصار نسخہ مین صدر الذکر حالات کا اعادہ نہین کیا - بلکہ تمنّاً نہرست کے طور پہ

اورعنوان کی طرح۔ اس عزیز ماجرا مین سے چند حرف لکھے ہین آپ کے عالی فطرت فرزندان رشید سب کے سب دانشوری اور سخندانی کے درجہ کو پہونچکر راہ طریقت پر چل رہے ہین۔ خدا کرے۔ پدر بزرگوار کی مشاطگی سے سب کی عمر دن کی نوعروس۔ علم و عمل کے زیور سے۔ ہمیشہ روز افزون بناؤ سنگھار کے ساتھ جلوہ گر رہے۔

یاد مولانا محمد رضا

آپ شکیبی تخلص۔ اور خواجہ عبد اصفہانی کے فرزند ہین۔ فنون معقول کے مسائل کے ذاکر اور طبقات سلف کے اُن حالات کے بیان کرنے والے ہین جو اصحاب سیر و تاریخ کی کتب مین مسطور ہین۔ آپ فارسی شعر کو اعلیٰ درجہ پر پہونچا کر فن انشا مین آثار اُستادی۔ ظاہر کرتے ہین۔ اور جو کچھ آپ کی معنوی خوبیان ہین۔ وہ الفاظ اور تعبیر کے کالبد مین نہین آسکتی ہین۔ کسی قدر آپ کے حالات بیان کئے جاتے ہین۔ آپ کے مورث اعلیٰ خواجہ عبداللہ نامی کی پاک نسل سے ہین۔ جن کے باکمال حالات۔ نفحات الانس مین حقائق پناہی مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی نے لکھے ہین۔ خواجہ عبداللہ امامی خواجہ امین الدین حسن کے فرزند ارجمند تے اور خواجہ امین الدین حسن وہ ہین۔ جن کے مبارک نام پر لسان الغیب خواجہ حافظ شیرازی نے ایک غزل موشح کی تھی۔ یہ دو بیتین اسی غزل مین سے ہین حافظ

چو در گلزار اقبالش خرامانم بحمد اللہ	نہ میل لالہ و نسرین نہ برگ نسترن دارم
برندی شہرہ شد حافظ پس از چندین ورع لیکن	چہ غم دارم چو در عالم امین الدین حسن دارم

دوسرے یہ ہے۔ کہ ہجری سنہ ایک ہزار چار کے آغاز مین آپ خانخانان مدظلہ کی سپہ سالاری کی ملازمت مین دکن کی یورش پر عازم ہو کر آئے تھے۔ مولانا نظیری نیشاپوری۔ بو یقلی بیگ انیس ملا حب علی سندہی۔ شریف کاشی۔ ملا کامی سبزواری ملا بقائی۔ یہ تمام اصحاب۔ اور نیز اہل سخن کی دیگر جماعت بھی۔ رفاقت مین تھی۔ یہ جملہ اصحاب مندو (مانڈو) کے راستے سے گزرے جو راقم کا غریب خانہ ہے۔ روحانی شناخت تو اول ہی سے تھی بحکم اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ اب یہ موقع آیا۔ تو صدر النکر شناسائی۔ غیب کے تہ خانے سے نکلکر وجود کے جلوہ گاہ مین آئی۔ اور پہر دونون جانب سے ہوئی اس کی پرورش۔ لہذا نوزادگی کے درجہ سے اوبہر کر کمال کے درجہ کو پہونچی نیکن اس تربیت کی معین

معرفت کے جسم پر مفارقت کی بیماری مکرر عارض ہوئی - الحمد للہ کہ بغیر آفت دیکھے ہوئے - ہر دفعہ مرض مفارقت صحت قرب کے ساتھ تبدیل ہوتا رہا - القصہ بطولہا ہجری سنہ ایک ہزار سترہ مین پھر آپ کا عبور منڈو (مانڈو) پر ہوا - چونکہ ایک مدت کے بعد اوبت ملاقات پہونچی - اور یہ وقت وہ وقت تھا - کہ راقم مشائخ وقت اور بزرگان عصر کے باصفا حالات لکھ رہا تھا - لہذا گزرے ہوئے خاص خاص واقعات دریافت کیے گئے - فرمایا -

"ہجری سنہ نو سو چونسٹھ مین میری علمی صورت - عالم عین مین آئی - جب زمانہ ہوش آیا - تو کچھ علوم تو شیراز مین - اور کچھ اپنی زادبوم مین تحصیل کر کے - مطالعہ کے ذریعہ سے عبارت پڑھنے مین مہارت پیدا کی - جب عمر نے چونتیس سال کی بساط پر قدم رکھا - تو کلام کا وزن برابر کرنے کا ملکہ پیدا ہوا - اور جوانی سے قوت جسمانی بخشی - اس بنیاد پر سیر ہندوستان کی ہوا - سر مین بھری - فرمان دل کی اطاعت کر کے اپنے مکان سے لار ہو کر ہرمز مین آیا - ہرمز سے بندر چیول کی کشتی مین بیٹھکر دریا پار کے کنارہ آ - اوترا - یہان سپہ سالاری کی ملازمت کا شوق مجکو موکشان احمد آباد گجرات مین لے گیا - ان ایام مین نواب کام بخش دار الخلافہ شاہنشاہی مین تشریف رکھتے تھے - لہذا جس طرح سے ممکن ہوا - احمد آباد سے روانہ ہو کر اپنے تئین نواب معظلہ کی گرامی خدمت مین پہونچایا - ہنوز مین اپنے دامن سے گرد راہ نہین جہاڑنے پایا تھا - کہ ہمرکاب دولت کے لشکر مین فوراً جانے کا عزم بالجزم ہو گیا - الٰہی تائید شامل حال تھی کہ فتح کا چہرہ نظر آیا - اور اُس صوبہ کا والی میرزا جانی جو تھا - اوس کو ہمراہ لیکر شاہی دربار مین حاضر ہوا - انہین ایام مین دکن کی لڑائی بھی حسب مشیت ایزدی نواب کی خدمت مین ہگتنی تھی - سو بلا توقف اودہر روانہ ہونا پڑا - قصہ کوتاہ ہجری سنہ ایکہزار چھ مین بہیس معہود کی لڑائی کے بعد حسب قرارداد یہان سے فارغ ہو کر لشکر سرونج مین آیا - ناگاہ خون شکم کی بیماری عارض حال ہوئی - یہان تک کہ دوست زندگی سے ناامید ہو کر اخروی سفر کے سامان مین مشغول ہوئے - اس حالت مین یہ ارادہ مصمم ہوا - کہ اگر صحت حاصل ہو جاوے تو آیندہ دنیا کے کام کو ہاتھ نہین لگاؤن گا اور اخروی سامان کو راہ حجاز مین صرف کرون گا - اسی لفظ سے شفا کا ستارہ طلوع ہو کر اونچا ہونا شروع ہوا - چونکہ تعلقات کا سلسلہ بے انتہا مستحکم تھا -

Presented by www.ziaraat.com

اسواسطے شمسی جنبہ دورمین تدبیرین کرتے کرتے بتدریج منقطع کیا - اور دل کو کامل طور پرونیاوی گرفتاری اور آلائش سے نجات دی - پہر ہجری سنہ ایک ہزار بارہ مین حجاز کے مبارک سفر کا ارادہ ہوا - تین سال کے اندر دشواریان اور سختی کی گہاٹیان طے کرکے - اس باسعادت سفر کو انجام دیا - وہان سے مراجعت کرکے بندر سورت کے کنارہ پر اُترا - جب برہان پور مین پہونچا - تو وہی خانخانان کی محبت کی زنجیر آزادی کے پانون مین پڑگئی - بے اختیار ایک مدت تک ملازمت مین جس طرح مقدر تہا - بسرکیا - چونکہ یہ بات تجربہ مین آچکی ہے کہ جو کام صفاے طبیعت کے ساتہہ کیا جاوے - اُس کی تاثیر ضرور ہوتی ہے - لہذا ہجری سنہ ایک ہزار انیس مین نواب نے میری گوشہ نشینی کی درست خواہش پر اطلاع پائی اور آزادی کی اجازت دیکر اندرونی ناسور پر مرہم رکہا - اور جہانگیری عالی شان دربار سے سیورغال جو درویشانہ معیشت کے واسطے مکتفی ہو - لیکر دہلی مین گوشہ اختیار کرلیا ہے "

اب آپ صدارت کا خلعت پہنکر فقراے دہلی کی خدمت مین فراغ دل سے خداکے ساتہہ مشغول ہین اللہ تعالیٰ آپ کو نشاط حضوری نصیب فرماوے **ایہا السامعون** ان ایام مین خانخانانی انجمن کے اندر - اور سپہ سالاری کی مسند پر صاحب مجلس کی توجہ سے سخن سنج اور عالی فطرت آدمیون کا ایک ایسا دائرہ فراہم ہوا تہا - کہ اگر ایران اور توران جیسے بڑے بڑے ملکون کے سلاطین کوشش کرین - تو ایسی خوبی اور خوشی کی جامع مجلس کو برسون مین بہی منعقد نہ کرسکین - آپ لوگ - اس راست کلام کو صرف آواز اور مدح کا نقش نہ سمجہین - کیونکہ اگر آپ لوگ منصفانہ معاملہ پیش کرینگے - تو اس مدعا پر عادل شاہد - قاضی وقت کے حضور مین بہت سے پیش کئے جاسکتے ہین بالخصوص یہ سرآمدون کی جماعت جس کے نام اوپر لکہے جاچکے ہین - اس جماعت کی گفتار - اور اس کا شعار - اپنے خداوندون کی فضیلت اور فصاحت پر خود گواہ ہے - منجملہ اِن اصحاب کے مولانا نظیری نیشاپوری ہین - حاجی الحرمین درویش طبیعت - صوفی سیرت - اور مہذب الاخلاق تہے - آپ کے کلام کی معجون مین تاثیر کی تلخی - سوختگی کی شورش - اور چوٹ کہائے ہوئے دل کا نالہ - یہ صفات - فصاحت کی شیرینی - اور عبارت کی ترتیب سے زیادہ پائی جاتی ہین - انہون نے زندگانی کے آخرین حصہ مین نظم کا رخ - موحد صوفیون کی گفتار کی طرف پہیر دیا تہا - اولا عربی عبارت مین عبارت راقم گزرہا

کی مصاحبت سے پیدا کی تہی بعدہ بارہ سال جو بقیہ عمر کا حصہ رہنا اس کے اندر احمد آباد مین قیام کر کے دینی علوم تحصیل کئے تفسیر و حدیث کی تصحیح - مولانا حسین جوہری داڑہ والے کی خدمت مین کی تہی - اللہ ہجری کی سنہ ایک ہزار بیس مین عالم قدس کو کوچ فرما گئے بیت

لاینفع العلم والآداب واہجے	وصاحبہا عند الکمال یموت

یاد شیخ فرید

آپ شیخ عبد الحکیم ابن شاہ باجن چشتی برہان پوری کے فرزند ہین فضل و فراست کی فصل کی نوبہار رضا و ریاضت کی بریع کے نوروز - کشف و کرامات کی کتاب کے شاگرد - اور حالات و مقامات سے خداوند ہین شروع ہوش کے زمانہ سے آپ مسیح القلوب کی خدمت پر شیفتہ ہین - علوم متداولہ کی تحصیل اُن کے درس مین کر کے عیانی اور بیانی علوم کے کمالات کو پہونچے ہین - فارسی اور عربی کی بہت سی مبسوط کتابون کا اختصار اور انتخاب اس طرح سے کیا ہے - کہ وہی انتخاب اُن مبسوط کتابون کے معانی کا فائدہ دیتا ہے - آپ فارسی شعر درویشانہ کہتے ہین - آپ کی حالت دیکھکر ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ فکر کی زبان - شعر کو ذکر مین ادا کرتی ہے - یعنی ذاکر ہونا شاعر ہونے سے بہتر ہے - اکثر سرود کی مجلسون مین دیکہا گیا ہے - کہ جب سماع کے وقت آپ تواجد کے ہاتھون کو جنبش دیتے ہین - تو اہل انجمن کے لب پر شوق کا نعرہ - اور سر پر حیرت کا ہاتھ ہوتا ہے - آپ کی ظاہری صفائی اور باطنی نور سے آباے کرام کی معرفت کے چراغ مین از سرنو روشنی پیدا ہوگئی ہے مصرع کجا حدیث جنونش را ہنوز آغاز می بینیم -

مسیح القلوب اپنے بڑے بیٹے شیخ عبد الستار کی پرورش - اور آپ کی تربیت یکسان فرماتے ہین - اور آپ بہی اپنے مرشد کی نسبت نہایت اطاعت اور ادب کے مقام مین رہتے ہین بیت

میان عاشق و معشوق صحبت عجب است	اگر فرشتہ بود غیر درنمی گنجد

خدا کرے - ان دونون اوج شرف کے نیرین - اور دونون برج سعادت کے قمرون کی تربیت کا پرتو - ابن الاشتیاق کے سر پر ابدالآباد تک رہے -

یاد خواجہ علی مسیحی تخلص

آپ کی زادبوم احمد آباد ہے - قادری سلسلہ حسین رومی کے فرزند - اور گجرات کے بڑے دولت مندون

Presented by www.ziaraat.com

مین سے تھے طریقت کی تلقین مسیح الاولیا سے تھی - راقم گلزار کے ساتھ بہت کچھ رسم دوستی رکھا کرتے تھے رسمی علوم کی کلیات سے آگاہ تھے فارسی زبان مین صوفیانہ اشعار رکھا کرتے تھے - آزاد خاطر - فارغ البال نوعی فخر کا سے بے نیاز قسام لاشریک لہ کے دیئے ہوئے حصہ پر خوشنود تھے - اپنے مرشد کے خرق عادات کے متعلق حالات کے چند اوراق لکھکر راقم کے پاس بھیجے تھے منجملہ اُن کے چند بیانات کا خلاصہ تو عبارت مین لاکر راقم نے اپنے گلزار کی بہار بنایا - باقی چند بیانات کو عذر اختصار کر کے دیگر تذکرہ نویسون کی کتابت پر موقوف رکھا -

رومی نگارخانہ مین سے ایک بات ہے - کہ سید محمد قادری کے بیٹے - سید عبد اللطیف نے شیخ عبدالرحیم چشتی عادل پوری کی روایت کے حوالے سے فرمایا ہے - کہ شیخ عبدالرحیم کہتے تھے - ایک رات اعتکاف کے اندر خواب اور بیداری کے درمیان مجکو ایسا معلوم ہوا - کہ چار نورانی اشخاص نے مسیح الاولیا کے بیٹھنے کے واسطے اُن کے مکان مین ایک تخت آراستہ کیا ہے اور اون کے نام سے قطبیت کا ترانہ گاتے ہین - اور مسیح الاولیا مسکراتے ہوئے فرماتے تھے - مجھ جیسے شخص کو اس تخت کی نشست کے لائق نہ سمجھو - قصہ کوتاہ - ان چارون شخصون نے مسیح الاولیا کے بہانہ پر خیال نہ کر کے تخت کے اوپر بٹھایا - اور سبنے ازراہ طرب سامنے ادب سے ہاتھ باندھکر مبارک بادمین خوشی اور نشاط کی آوازین بلند کین - جب مین صبح کے وقت مسیح الاولیا کی خدمت مین گیا - تو میرے بشرہ سے رات کی دیکھی ہوئی حالت کے آثار معلوم فرمائے - اجازت کے واسطے لب نہ ہلایا - اور مجکو کہنے سے روک دیا - درس سے فارغ ہونے کے بعد جب خلوت ہوئی - تو وہی خواب کی سرگذشت مجھے بے کم و کاست خود ظاہر فرمائی - مینے اللہ جل شانہ کا شکر بہت زیادہ کیا - کہ میری خواب اضغاث احلام (پریشان خوابون) مین سے نہ تھی -

یاد شیخ کاجا

آپ کا نام الہداد ہے - اور نسل اغوان سے ہین - بے خودی - بے نیازی - اور آزادی - آپ کا شعار ہے - جب جوانی تھی - تو آپنے ایک عمر سپاہ گری مین ہی گزاری - اُنھین ایام مین ایک حسینہ عورت پر بھی نظر جا پڑی تھی - اور آپ اسیر نگاہ ہوگئے تھے - مجازی محبت کا غلبہ - ظاہری اسباب روزگار چھوڑنے کا سبب ہوا - اور رفتہ رفتہ نوبت بہ جذبہ پہونچی - سارنگ پور مالوہ مین رہتے ہین - صادر و وارد لوگ ہمیشہ اُنکی

خدمت مین جاتے ہین - اور آپ کے ایسے عجائبات دیکھتے ہین جو خرق عادات تو نہین - البتہ قریب بہ خرق عادات ضرور ہین - القصہ آپ شراب جذبات سے مست - اور خمخانۂ آزادگی مین مدہوش ہین جب راقم نے آپ کے حالات تحریر فرمانے کے واسطے عارف وقت اور عارف تخلص صورةً اور معنیً سید مولانا محی الدین سارنگ پوری کے خدمت مین مدظلال افادتہ یاد دہانی کی - تو مولانا نے آپ کے اسرار کچھ ایسے لکھے کہ کانون سے سنکر سخت تعجب ہوا - باوجود پانچ منزل کی مسافت کے - اور باوصف غلبہ شوق کے - آپ کی صورت جو دل کے اندر ہے - آنکھون کی منزل مین نہ لا سکا - اس مین شک نہین - جو شے مرہون وقت ہوتی ہے - اُس کا انفکاک نقدِ وقت خرچ کرنے کے بدون - صرف کوشش سے نہین ہو سکتا ہے -

یاد شیخ داؤد شطاری

آپ کے پدر بزرگوار کا نام شیخ خان محمد ہے - آپ کی حقیقت حال - صبر اور شکر کے مرتبہ سے بڑھی ہوئی ہے راقم آپ کی از خود رفتگی - اور شگفتگی کا حال کیا لکھے آپ شہر اور جنگل کو بے تفاوت ایک سمجھتے ہین - درویش اور تونگر مین فرق نہین کرتے ہین - آباد اور ویرانہ کو یکسان جانتے ہین - سب کے ساتھ کشادہ پیشانی سے پیش آتے ہین - اظہار احتیاج کو کفر طریقت شمار کرتے ہین - ایثار (دوسرون کی مصلحت کو اپنی منفعت پر مقدم رکھنا) اور نثار کو فرض سمجھتے ہین - آپ کے کسی قدر حالات اس طرح پر ہین - آپ کے پیر خرقہ اور پیر صحبت محمود العواقب شیخ جلال محمود شطاری ہین - عین جوش شباب مین ترک و توبہ کی توفیق نے آپ کے آرزومند دل کی فریاد رسی کی - اور رہنما بزرگ کی تلاش کے ارادہ پر گھر سے نکال کر مسافرت مین ڈال دیا - ہر ایک آبادی اور ویرانہ مین پہونچکر - اُن بزرگون کی ملازمت حاصل کی - جو ارشاد کی عام شاہراہ پر بیٹھکر طالبون کی ہدایت کا سامان فرماتے تھے - کسی شخص کے دیدار سے اپنی پرورش کا غذا آپنے مطالعہ نہین کیا - اسی طریقہ پر قدم فرسائی کرتے کرتے شہر منڈو (مانڈو) مین آئے ازلی عنایت کے پرتو سے راستہ محمود العواقب کی خدمت مین ملا - اور اولین مشاہدہ مین ہی وابستگی کی تھوڑی سی چمک نمایان ہوئی - پھر حق شناسی کے آثار روز افزون بڑھنے شروع ہوئے چنانچہ بہت تھوڑے عرصہ مین اذکار و اشغال کی تعلیم اور مراقبات صوفیہ کے تصورات کا نشیب و فراز طے کر کے شطاری راہ دروش سے آشنا ہو گئے تین سال بعد محمود العواقب نے صورت کا برقع حقیقت کے چہرہ پر سے دور کیا - اور ان کا آفتاب عمر اخروی مغرب مین ڈوب گیا - آپ نے

بہ تقاضائے وقت مکان مرشد مین جب تک مقید رہے۔ گزران کی۔ جب حضرت غوث الاولیا کی زیارت اور عالی قدر مخدوم زادون کی ملازمت کا شوق ہجوم کر کے آیا۔ تو باطنی جذبات کے ساتھ روانہ گوالیار ہوئے۔ گوالیار پہونچکر بہت برسون تک شیخ عبداللہ۔ اور شیخ ضیاءاللہ کی صحبت سے الٰہی معرفت کا فیض حاصل کیا۔ اِس درمیان مین صوبہ دہلی۔ اور ممالک شرقی و شمالی کی سیر و سیاحت کر کے۔ شہر نشین دانشورون اور صحرا گزین خدا پرستون کے دیدار سے باطن کی تشنگی کو دبایا۔ اور صفائی قلب کی بدولت سرچشمہ وحدت کے کنارہ سے۔ کامیابی کے ساتھہ سیراب ہوئے۔ کم و بیش بیس سال بعد ہجری سنہ ایک ہزار انیس مین پیر بزرگوار کی زیارت کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ آپ منڈو (مانڈو) کی طرف آئے۔ یہان پر کچھہ اوپر ایک سال بسر کرنے کے بعد۔ بہ شوقِ گوالیار۔ گوالیار۔ کو ئے گیا۔ جب بمقام گوالیار پہونچے۔ تو حضرت غوث الاولیا کے جانشین شیخ عبداللہ کو مرض الموت مین مبتلا پایا۔ چنانچہ شیخ عبداللہ دس روز بعد اخروی سفر کو روانہ ہوئے۔ آپ نے چند روز تو شیخ عبداللہ کے فرزندون اور ملازمون کے ساتھہ افسوس اور تاسف کے اظہار مین شریک رہکر مراسم تعزیت ادا کیے۔ پھر اجازت لیکر منڈو کی طرف مراجعت فرمائی ہجری سنہ ایک ہزار اکیس مین بماہ ذی قعدہ اپنے شہر مالوف مین داخل ہوئے۔ جو کچھہ آپ کے ظاہری ماجرا کا خلاصہ تہا۔ اختصار کے طور پر لکہا گیا۔ لیکن آپ کی باطنی حقیقت جو کچھہ ہے۔ اُس کے بیان کرنے کی طاقت عبارت مین نہین ہے۔

یاد شیخ اویس پور غوث الاولیا

آپ نے ہنگام جوانی مین عربی زبان کی مہارت پیدا کر کے ظاہری علم تحصیل کیا تہا۔ نیز سلوک کے راستہ مین قدم رکہکر پانچون جوہرون کو کہ وہ یہ ہین۔ عبادات۔ اوراد۔ دعوات۔ اذکار۔ اور اشغال عمل مین لا چکے ہین۔ اور اپنے تمام اوقات کو مشائخ کے معمولی کامون پر تقسیم کر کے ایک لحظہ بہی بیکار نہین جانے دیتے ہین۔ احمد آباد کی خانقاہ اور مسجد آپ کے پدر بزرگوار کی تعمیر کرائی ہوئی ہے اُس کو ظاہری اور باطنی مرمت سے معمور رکہتے ہین۔ آپ کی طبیعت اخفاد دست واقع ہوئی ہے۔ اِس سے نشہرت کے مقابلہ مین گمنامی کو اختیار کیا ہے۔ ظاہر کرنے والی رسمیات کو دل مین گہسنے نہین دیتے ہین۔ آپ کی والدہ ماجدہ افضل و اعلم روزگار امیر شاہ میر شیرازی کی سادات نسل سے ہین۔ جنہون نے بزرگ سلطان محمود کی سلطنت کے زمانہ مین گجرات مین آ کر جانپانیر مین قیام فرمایا تہا۔ امیر شاہ میر۔ صدرالدین محمد شیرازی۔ اور مولانا جلال الدین محمد

دوانی یہ تینون بزرگ ایک ہی زمانہ کی مجلس مین صدر نشین تھے۔ جب راقم گلزار ہجری سنہ ایک ہزار تین مین وجیہ الملۃ کے مقدس روضہ کا طواف کرنے کے ارادہ پر خاندیس سے احمد آباد گیا تھا۔ تو اُس وقت مین شیخ اویس سے ملا تھا۔ حالات بیان کرنے کے ضمن مین ایک تقریب سے گزارش کیا۔ کہ علی العموم مشائخ اور بالخصوص آسودگان ہند کے باکمال احوال کی جمع اور تالیف کا خیال ایک مدت سے دل مین ہو رہا ہے۔ دعا سے امداد فرمایئے تاکہ ذہن کی خلوت مین بیٹھنے والیان تحریر کے کھلے ہوئے میدان مین نکل کر اپنا جلوہ دکھائین۔ آپنے دعا دیکر فرمایا۔ اگرچہ یہ منصوبہ دیر سے ظہور پذیر ہوگا۔ لیکن بہت اچھا ہوگا۔ یہی وجہ تھی کہ دس سال تک اس مسودہ کے تیار کرنے کے واسطے قلم اُٹھانے کی توفیق ہی نہین ہوئی بالآخر جب ہجری سنہ ایک ہزار چودہ مین شیخ ابو الخیر مبارک خضر جن کی پیشانی سے فلاح اور اخلاق کے بہت سے آثار نمایان تھے۔ بطریق سفارت میرزا شاہرخ والی ملک بدخشان کی ملازمت مین جانے کے واسطے اجین مالوہ مین آئے تو غوثی بھی ان ایام مین مولانا کمال محمد عباسی کے عرس کے واسطے اُجین کو گیا تھا۔ چونکہ شیخ ابو الخیر مبارک خضر کو راقم کے مذکورہ بالا ارادہ پر۔ اور اُس کے آغاز اور انجام پذیر نہ ہونے پر اطلاع تھی۔ تو ہنگام ملاقات کمال آرزو اور اخلاق کے ساتھ زمانہ کی بیوفائی۔ عمر کی کوتاہی۔ اور مافی الغیب معلوم ہونے کے متعلق بہت سی باتین کرکے اس کے اہتمام کے واسطے غایت درجہ راقم کو آمادہ کیا چونکہ اہتمام پر آمادہ کرنے والی شیخ ابو الخیر کی گفتار الٰہی تقدیر کے موافق تھی۔ تو کوشش کا دامن خدمت گزاری کے ہاتھ نے پکڑ لیا۔ اور شیخ کی ہمت اور امداد کی برکت سے اولین نسخہ دو سال کے اندر کتابت کی صورت مین آیا۔ لیکن اُس کی تصحیح اور صاف کرنے مین بہر اٹکاؤ کی شکل پیدا ہوگئی۔ آخر کار مسیح القلوب کے پیامی اور زبانی تازیانے جو غیبت اور حضور مین وقتاً فوقتاً لگتے رہے یہ تازیانے قلم تصحیح کی روانی کا باعث ہوئے۔ اور مسیح القلوب کے باتاثیر انفاس کی برکات سے بیاضی نسخہ ہجری سنہ ایک ہزار بائیس کے رجب مہینے مین اتمام کو پہونچا۔ اِس ماجرا کے بیان کرنے کی علت غائی یہ ہے۔ کہ فرزند غوث الاولیا (شیخ اویس) کے فرمانے کے بموجب اِس مجموعہ کے فراہم کرنے کا تخم نما اندیشہ۔ نوبہار زبان کی امداد۔ کلک بیان کے سینچنے۔ اور دوستون کی مددگاری سے۔ کاغذی صفحون کے باغیچہ مین اٹھارہ سال بعد درخت کی مانند بار ور ہوا۔

الحمد للہ المعین وحسن لقائہ | جمیع اقسام حمد اللہ جل شانہ کے واسطے ہی ہین جو معین ہے اور اُس کا حسن دیدار

لمن سعوا فیہ قولہ تعالیٰ ـ ومن اراد الاٰخرۃ وسعیٰ لھا سعیہا وھو مؤمن فاولٰئک کان سعیھم مشکورا ـ علامۃ من اراد الاٰخرۃ علی الحقیقۃ ان یسعی لھا وارادۃ الاٰخرۃ اذا تجرد عن العمل لھا کانت تمنیا لا ارادۃ	اُن اصحاب کے واسطے ہے جنہون نے اُس کے واسطے سعی کی ہے قولہ تعالیٰ ومن اراد الخ جو شخص طالب آخرت ہو۔ اور آخرت کے واسطے جیسی کوشش کرنی چاہیئے ویسی کوشش بھی کرے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو۔ تو یہی لوگ ہین جن کی محنت خدا کے ہان مقبول ہوگی ۔ جس شخص نے فی الحقیقۃ آخرت چاہی ۔ اُس کی علامت یہ ہے ۔ کہ آخرت کے واسطے کوشش کرے اور ارادہ آخرت جب عمل آخرت سے خالی ہوگا ۔ تو یہ صرف تمنائی ارادہ ہے ۔
قولہ تعالیٰ ـ وھو مؤمن ای فی المآل کما انہ مؤمن فی الحال ویقال وھو مؤمن بان نجاتہ بفضلہ لا بسعیہ	قولہ تعالیٰ وہو مومن ـ ترجمہ ـ اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو ـ یعنی عاقبت کے بارہ مین جیسے کہ وہ ایمان رکھتا ہے حال مین ـ نیز کہا جاسکتا ہے کہ وہ ایمان رکھتا ہو اس طور پر کہ اُس کی نجات فضل آلہی سے وابستہ ہے نہ اُس کی سعی سے ۔
قیل السعی المشکور المقبول ومع القبول یکون فی التضعیف موفورا کما ان صدقۃ العبد یربیھا ویکثرھا فکذلک طاعۃ العبد اذا شکرھا ـ ینمیھا ویکثرھا ـ	کہتے ہین ـ سعی مشکور وہ ہے جو مقبول ہو ـ اور قبول کے ساتھ دوچند ہونے مین زیادہ ہو ـ جیسے کہ بندہ کا صدقہ مقدار صدقہ کو بڑہاتا ہے اور زیادہ کرتا ہے ـ اسی طرح بندہ کی طاعت ـ جب بندہ شکرگزار ہو تو نتیجہ طاعت کو بڑہاتی ہے ـ اور زیادہ کرتی ہے ـ

یاد شیخ حسن ابن موسیٰ احمد آبادی

آپ راقم گلزار کے پدر بزرگوار ہین ـ کلام مجید کے حافظ ـ اور رسمی علم کے عالم تہے ـ آپ کے والد ماجد نے چہار سال کی عمر ہونے کے بعد آپ کو اُستاد کے سپرد کیا تہا ـ آٹھوین سال مین ربانی کلام حفظ کر لیا ـ اور رسمی علوم کی تحصیل مین مشغول ہوئے ـ ان ایام مین آپ کے پدر بزرگوار کی موسوی روح ـ عیسوی کالبد کی طرح ـ آسمان کو چلی گئی جس کے سبب سے آپ کی ہمت جمعیت ـ فراغت اور کوشش کی چاردیواری مین رخنے پڑ گئے ـ پس آپ کسی قدر نحو ـ فقہ ـ اور حدیث کے سوا کچھہ تحصیل نہ کرسکے ـ مراسم ارادت سید جلال ابن سید احمد جعفر رفاعی کی خدمت مین ادا کر کے خانقاہ مین رہتے تہے ـ ہجری سنہ نوسو اکتالیس مین جب آپ کی

عمر چوبیس سال کی تھی - جنت آشیانی ہمایون شاہ نے گجرات فتح کرنے کے واسطے لشکر کشی کی تھی - اور سلطانی خیمے احمد آباد مین آکر نصب ہوئے تھے - صوبہ مذکور کا حکمران سلطان بہادر دریا پار کے سواحل کی طرف بھاگا - ان حوصلہ آزما اور خرد رُبا حادثات کے پیش آنے سے گجراتیون پر پریشانی کی فوجین یورش کر کے آئین - قاعدہ کی بات ہے اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَۃً اَفْسَدُوْھَا[51] یہان تک کہ ثریا کے متصل چھ ستارون کی طرح جو لوگ اجتماعی حالت مین آباد تھے - وہ بنات النعش کے منتشر سات ستارون کی طرح متفرق ہو کر تمام ہند کے شہرون مین پراگندہ ہو گئے - موسیٰ کے فرزند کا دل خانمان کی خرابی - اور ہمراز صوفیون کی مفارقت کے سبب سے جو پریشان خاطری تھی - اُس سے پہلے ہی باختہ تہا - اب یہ تنہائی کا درد - اور اہل قبیلہ کی جدائی کا رنج - مذکورہ بالا واقعات پر مزید ہوا - جس نے نہایت حسرت کے ساتھ گھر سے بھی آوارہ کر دیا لہذا آپ ہمایونی باظفر لشکر کے ہمراہ خاندیس سے چل کر مالوہ کی طرف آئے - ایک موضع لونہرہ نامی شہر منڈو (مانڈو) سے شمالی سمت مین تین کوس کے فاصلہ پر واقع ہے اِس موضع مین قیام کرنے کا ارادہ کیا - چندروز تک رسمی اسباب کو ہاتھہ نہین لگایا صرف ظاہری توکل پر گزران کی - اور نوبارہ نامی ایک عمارت قصبہ اور آبادی کی حدود سے دور ہے - اِس عمارت مین آپ قیام فرما کر تن کے گھلانے - اور جان کی پرورش کرنے مین راتون کو صبح کیا کرتے تھے اور دن کے اندر آبادی مین آکر آزادگان زمانہ کی صحبت مین گزارتے تھے - جو لقمہ بے سوال ہم پہونچتا تہا - چونکہ اُس کے روا - و ناروا - اور حلال و حرام کی تمیز او پہچان مین قوت شناخت کارگر نہین ہوتی تھی - اور دل شریعت پسند کمانے کو چاہتا تہا لہذا آپنے فتوحات لینے سے ہاتھہ آستین مین کھینچ لیا - اور روزی کے واسطے ناچار یہ تجویز نکالی - کہ آپ کی شب باشی کے گمنام گوشہ کی ہمسائگی مین کاغذیون کا ایک محلہ تہا - وہان جا کر چند دست کاغذ قرض خریدے - اور کاغذ فروشی کے پردہ مین روزی دہندہ پروردگار کے کمال کا مشاہدہ کر کے اپنی حقیقت بین آنکھون مین بصیرت کا سرمہ لگایا - اِس پیشہ کے ذریعہ سے وسعت رزق کا دروازہ آپ کے چہرہ پر کشادہ ہوا - یہان تک کہ اس ملک کے تمام سوداگرون کے معاملات کا انحصار آپ کے مشورہ پر ہو گیا اور آپ رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ[52] کے حلقہ مین سرگروہ قرار دئے گئے - اور بہت مدت تک ایک جگہہ رہنے سے ایسا ہوا - کہ باغ دوستی کے تازہ کھلے ہوئے پہولون کے ہاتھہ آپنے اپنا

---

[51] بادشاہ جب کسی شہر (کو بزور فتح کر کے اُس) مین داخل ہوا کرتے ہین - تو (اُن کا دستور ہے کہ) اُس کو خراب کر دیا کرتے ہین ۱۲

[52] ایسے لوگ جن کو سوداگری اور خرید و فروخت خدا کے ذکر سے غافل نہین کرتے باتی ۱۲ -

دل اور آنکھین فروخت کردین - اور اِس حالت کے اقتضا سے کدخدا ہونے کا ہیولی ضمیر کے اندر اُٹھ کھڑا ہوا -

جب اِس ناشگفتہ پہول کی مہک - دلسوز ہمدمون کے دماغ کو پہونچی - تو اُنہون نے اس اندرونی خیال کو عمدہ سے عمدہ صورت کے ساتھہ تکمیل کو پہونچایا - اور تنہائی کے وحشت کدہ سے رہائی دیکر خانہ آبادی کا سامان دیکر سعید کدخداؤن کی طرح کیا - آخر کار سمدہیانہ والون کی کشش اور کوشش کے اثر سے آپ لونہرہ مین رہنے سے دل تنگ ہوکر منڈو (مانڈو) مین رہنے لگے - چند روز بعد ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نورمحمد رکھا گیا - ہنوز دو سال کی عمر نہین ہونے پائی تہی - کہ اُس بچہ کی ہستی کا سامان آسمانی ہوا - پہر ایک مدت دراز تک کسی فرزند کی ولادت کی نوید - گوش امید کے کان مین نہین پہونچی - ہجری سنہ نوسو ساٹھہ مین **شیخ میان جیو** جو سید جلال ابن سید احمد جعفر کے مرید شیخ صدرالدین ذاکر کے خلیفہ - اور **راقم** گلزار کے ماموں ہین تجارت کے طور پر احمد آباد گجرات مین گئے تہے - ایک دفعہ شب جمعہ کو اپنے پیر کے روضہ مین گئے - رو مراقبہ کے زانو پر - جو آرزومندون کے اونگہنے کا تکیہ ہے - اِس ارادہ پر سر رکھکر محو ہوگئے کہ میری فلان ہمشیرہ جو بچہ ہونے سے نا اُمید ہے - اِن بزرگوار کی برکت سے نشاط خوشخبری کے ساتھہ اُمیدوار ہو - **الحاصل** عالم مثال مین ایسا نظر آیا - کہ ایک نہایت منور فانوس میرے ہاتہہ مین دیا گیا ہے جس کی روشنی کے اندر مین اُس جگہہ بآسانی پہونچ گیا ہون - کہ جہان کا عزم تہا - اور جہان راستہ کی تنگی و ناہمواری اور رات کی تاریکی اور خوف سے نہین پہونچ سکتا تہا بیدار ہوکر اللہ **جل شانہ** کا شکر حد سے زیادہ کیا - **شیخ** میانجیو وطن کو لوٹ کر آئے - تو اِس بشارت سے ہمشیرہ کے مغموم دل کو مسرور کیا - اور اسی واقعہ کی تعبیر سے جو تقدیر کے موافق تہا - **راقم** گلزار کی علمی صورت نے اطوار سبعہ[۵] پر سے عبور کرکے جمعہ کی رات تاریخ گیارہوین رجب ہجری سنہ نوسو باسٹھہ مین عنصری پیکر کا لباس زیب بدن کیا -

اِس خوشی کی روح فزا ہوا سے گہر کے در و دیوار شگفتہ ہوئے - اور تمام خویشون اور عزیزون کے گہرون مین نوروزی اور آرایش کی صورت پیدا ہوئی جس طرح باغ - ہزارداستان کے ترنم سے پر آہنگ

---

[۵] اطوار سبعہ صوفیہ اصطلاح مین یہ ہین - طبع - نفس - قلب - روح - سر - خفی - اور اخفی - اور بیان پر اطوار سبعہ سے مراد مضمون آیۃ قرآنی ہے - جو اٹھارہوین پارہ کے اول رکوع مین ہے - ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ثم جعلنٰہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما ثم انشانٰہ خلقا اٰخر ۱۲

ہوتا ہے - اسی طرح نشاط اور خوش دلی کے نغموں سے مکان مالا مال ہو گیا - سعادت نگار منجموں نے زائچہ کے اعتبار سے محمد نام رکھا - پرستارانِ خانہ محبت اور تعظیم کی راہ سے راجہ محمد کہنے لگے - (راجہ ہندی لغت میں شاہ کو کہتے ہیں) اور پدر بزرگوار نے یعقوبی محبت سے یوسف نام رکھا جس قدر نقد و جنس قبضہ میں تھا - نیز جس قدر نقد اور کپڑا قرض سے بہم پہونچ سکا - تمام کشادہ پیشانی سے - اور عذر و معذرت کے ساتھ معززین کی تواضع اور تکریم میں - آزادہ دلوں کی نذر میں - عزیزوں کی خلعت میں - مطربوں کے گانے بجانے کے انعام میں - اور باد فروشوں کی سخن آرائی کے صلہ میں صرف کیا مختصر کوتاہ - ہر ایک گروہ کے ساتھ جس طریقہ سے کہ مناسب معلوم ہوا - خدمت گزاری کرنے میں نیم قدم بھی پیچھے ہٹا کر نہیں رکھا - چنانچہ صد الذکر لاف و گزاف کی صورت راقم کے وطن میں گوناگوں رنگ کے ساتھ شہرت رکھتی ہے - اس ہمت آزما خوشی کے اندر مال لٹانے میں جو ڈھیلی چٹکی سے کام لیا گیا - اس سبب سے آپنے پھر دوبارہ مال و منال فراہم کرنے میں کبھی تگ و دو کر کے اپنا پانوں غبار آلود نہیں کیا - صرف قوت کی مقدار سے ضروری الوقت چیزیں پسند رہیں - بالخصوص جب راقم کی عمر کم و بیش پانچ سال کی ہوئی - تو گردش زمانہ سے سلطنت میں صورت تحویل پیدا ہوئی - اس شورش کے سبب سے کیا سوداگر - اور کیا سپاہی - جملہ ارباب داد و ستد ہجرت اور فرار کر گئے - اور زیان زندگی کی ترقی ہونے کے سبب سے تہی دستی کا بازار گرم ہوا - چونکہ خدا طلبی اور گوشہ نشینی کی سابقہ عادت پدر بزرگوار کی ذات میں استحکام کے ساتھ قایم تھی - اسواسطے کام کرنے والا ہاتھ بیکاری کی آستین میں - اور پانوں گوشہ گزینی کے دامن میں کھینچ لیا - آپ کا واپسی سفر شب جمعہ تاریخ چودھویں صفر ہجری سنہ نو سو ستر میں ہوا ہے - اُس وقت تک کسی حاجت اور کسی کام کے واسطے اپنے مکان اور مسجد سے بازار کی طرف یا کسی کے مکان کی طرف باہر نکل کر نہیں گئے -

مصنف گلزار کے حالات

تقریب کی تلاش نہیں کرنی پڑی - اور اس کے بدون سخن کا گہر - درویش کی سرگزشت پرونا جس کو سنگلاخ کہنا ناموزوں نہیں ہے - پانچویں سال میں اُنہیں میرے ماموں (شیخ میانجیو) نے مجھکو شیخ کمال الدین قریشی کے مکتب میں داخل کیا - اِن دونوں بزرگوں کا کسی قدر حال چوتھے چمن میں گزارش ہو چکا ہے - آٹھویں سال کے آغاز میں تجوید قرآن کی صفائی کی - پھر فارسی خوانی میں کوشش کی گئی - جب زباندانی کے

کوچہ مین نو رفتار طفل کی مانند چلنا سیکھا - اور عمر نے گیارہ سال کے دائرہ مین قدم رکھا - تو پدر بزرگوار کی حیات کی گھڑی تمام ہوئی - کوچ کے وقت فرمایا - میرے دل مین ایسا خیال تھا - کہ تیس سال تک اِس خردسال لڑکے کو جس کے خورد روز افزون ترقی پر ہے - ہوشیار دانا دلون کی خدمت سے - اور اہل علم عالی فطرتون کی ملازمت سے وہ بہنین ہونے دون گا - تاکہ گوناگون درستی فنون اور انواع و اقسام کے ملکی اور انسانی علوم کی تحصیل مین سرگرم ہو کر اپنا تقدیری جوہر اونچے درجہ پر ظاہر کرے - لیکن اُخروی سفر بعجلت پیش آجانے کے سبب سے یہ اندیشہ اندرون باطن سے ظہور مین نہین آیا - اور دل کے ارمان دل مین ہی رہے - یہ بالکل سچ ہے - کہ آپنے اپنے قلبی نقش کے قرارداد کو زبانی تقریر مین ایسی خوش اسلوبی سے ادا کیا - کہ سننے والے کونے کی طرح اندر سے خالی کر کے - اپنے باثر ترنّم سے مالامال کر دیا اور راقم کے دل مین استحکام کے ساتھ یہ بات جمی - کہ اگر تقدیر تدبیر کے ساتھ موافق آوے - تو والد ماجد کے قایم کیے ہوئے خیال کے موافق کاربند ہو کر اس کام کو مین اِس طرح انجام دون گا - کہ جس طرح اعیان و آن کی صور علمیہ عینی لباس مین ظہور پذیر ہوتی ہین - اور پدر بزرگوار کی روح اس تعلق سے آزاد ہو کر بے رنگی اور آسودگی کی بہشت مین خرامان پھرے گی -

بالآخر - سوائے اُن چند روز دن کے جو پابندی رسم و عادات کے لحاظ سے - لوازم سوگواری ادا کرنے مین گزرے راقم نے ایک سانس بھی طلب علم کا راستہ چلنے کے بدون نہین لیا - اور بفرمان من استوی یوماہ فھو مغبون [۵۱] ہر ایک دن کو اس کے آگے آنے والے دن کے ساتھ ایک حالت پر نہین ملایا - بلکہ روز بروز دریافت مطالب کی فتوحات دوڑنے کے اندازہ سے سو حصہ زیادہ اپنی ذات مین پاتا تھا والدہ ماجدہ ہر چند مجھ سے ناخوش اور رنجیدہ اور دل تنگ رہتی تھین کہ شاید یہ حال دیکھکر مین درویشون کی خدمت اور مدرسون کی ملازمت سے دل برداشتہ ہو کر دنیا دارون کے کام اور کسب مین اوبجھ جاؤن اور اِسی خیال سے مجکو سترہ سال کی عمر مین کدخدا بھی کر دیا - اس امید پر کہ اِس زنجیر کے سبب سے جو پانون دانش و بینش طلبی کے کوچہ مین آمد و رفت رکھتا ہے وہ سست قدم ہو جاوے گا - اور اِس کمند کے ذریعہ سے ہماری اور نیز دیگر اپنے عزیزون کی طرف کھینچ آوے گا لیکن اس جبر منت کرنے پر بھی اُس استغراقی حالت سے جو تحصیل معرفت کے غرقاب مین حاصل تھی - ایک بال برابر بھی کمی نہین آئی جب بیس سال کی عمر ہوئی - تو کسی قدر تونگری جو ظاہر مین تھی - ہزار حصہ زیادہ ہو کر تعمیر باطن کی طرف

۵۱ - جس شخص کے دو دن برابر ہون - وہ نقصان مین ہے ۱۲ -

متوجہ ہوئی - اور تمام فقر و نیستی جس نے دل کے اندر - ادراک اور علم کا دامن ہاتھ سے پکڑ رکھا تھا - صرف
دسوان حصہ باقی رہ کر وجہ معاش کے گریبان سے لٹک گئی - یہان تک کہ دن مین تنہا اور مخفی طور پر جنگل مین
جاکر پتے اور خود رو گھاس سے آتا تھا - اور اس ذریعہ سے درد گرسنگی کا علاج کرتا تھا - اور رات مین گھر کے اندر دل
کی روشنی چراغ کا کام - اور ہاتھ کی ٹٹول بینائی کی نیابت کرتی تھی - کیونکہ میری طبیعت کو ما ہوالواقع کے
اظہار مین ننگ معلوم ہوتی تھی - اور زبان کو ہمت فروشانہ گفتار سے آشنا نہین کرتا تھا - آخر کار یہ شیوہ
بڑھتے بڑھتے - اس درجہ پر پہونچا - کہ میری استغنا اور بے نیازی کے سبب سے چند لوگ ارباب تجارت کے
ساتھ میری ملاقات دیکھکر مجھکو مالدار تاجر کہتے تھے - بعض لوگ میری موزون طبیعت پر نظر کر کے
صلہ لینے والا شاعر جانتے تھے - بعض لوگ جوہریون کے ساتھ میری ہمراہی دیکھکر مجھکو کیمیاگر تصور کرتے
تھے بعض لوگ دولتمندون کے ساتھ میری آشنائی دیکھکر میرے اوپر ان سے بہت کچھ فائدہ حاصل کرنے
کا گمان کرتے تھے - بعض لوگ عمال اور پرگنات کے کلان افسرون کے ساتھ میری امداد دہی دیکھکر
مال گزاری کے کامون مین شریک سمجھکر مجکو منشی کہتے تھے - القصہ لباس بہت لوگون کے نزدیک
سب قسم کے لوگون سے اُن کی صورتون مین میری آمیزش اس قسم کے خلاف ظنون اور خیالات کا منشا
ہوتی تھی - اور نیز لوگ اسی طرح کے مختلف تصورات میری تونگری کے بارہ مین - ظاہری وہم سے قائم کر کے
ہمیشہ مجکو ذی ثروت دنیادار جانتے تھے - مروت اور جوانمردی کے ساتھ پیش آنے سے جس کی کچھ قدر
وقیمت عوام کے نزدیک نہین ہے - مجکو اور نیز خود کو شرمندہ نہین کرتے تھے - خشک و خالی آشنائیون کو
خدائی صحبت اور ربانی مجلس قرار دیکر کبھی اجازت کے ساتھ - اور کبھی تغافل کے ساتھ ہم ایک دوسرے
سے خوش و خرم جدا ہوتے تھے - ہم مین سے ہر ایک بجسب ظاہر خوش دلی کے ساتھ اپنے اپنے کام کا
راستہ لیتا تھا لیکن جو اصحاب محرم ہوتے تھے - اُن کے ساتھ ہمیشہ رازداری کی باتین رہا کرتی تہین - اور
مین ہمیشہ اپنی خاطر کو رضا و تسلیم کا گلستان - اس تصور کی بہار سے بنائے رکھتا تھا الحمد للہ الملہم بالصواب
جس نے اس گزرے ہوئے واقعہ مین اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کے اوصاف کے ساتھ مجکو متصف فرمایا
آیۃ کریمہ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ
مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا

لے خیرات (تو) اُن حاجتمندون کا حق ہے - جو اللہ کی راہ مین گھرے بیٹھے ہین ملک مین کسی طرف کو

کے عام مفہوم مین اتباعًا شامل کیا - اور جس نے صدر الذکر سربستہ نکتہ سمجھا کر اہل زمانہ کے سلوک کو جو بہت
سی شکایتون کا سبب تہا - ہزارون شکر کا باعث بنایا - القصہ زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ
مہمان داری - مروت - اور تقلیدی داد وستد مین خویش و ہمسایہ کے ساتھ برتاؤ - اور آشنا و بیگانہ کے
ساتھ معاملہ جس طرح سے اور جس درجہ پر پدر بزرگوار کے زمانہ مین اور فراخ دستی کے وقت تہا - بالکل بے
کم وکاست اوسی طرح سے اور اوسی درجہ پر عمل مین آتا تہا - ایزدی پوشش کی وسیع پردہ داری کی ستایش سے
کیونکر عہدہ برا ہو سکتا ہون - کہ اُس نے وقت بے وقت کام پیش آنے پر - کمال ضرورت کے موافق
نقد وجنس مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ عطا فرما کر حسب عادت کار برآری فرمائی - کیونکہ اگر سابقہ طریقہ پر کوئی کام
نہین کیا جاتا ہے - تو ناداری اور درویشی کے چہرہ پر سے نقاب دور ہوجاتا ہے - اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ
کہ مین اس حالت کی مشق کو غنیمت نہین جانتا تہا اور قدم ڈگمگا جاتا تہا - کہ عزیزون کی طرف بازگشت کرتا
تہا - اگرچہ معاش مین تنگی نہین آتی تہی - لیکن مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا[1] کے
پیشگاہ سے ثُمَّ رَدَدْنٰهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ[2] کی گمراہی کے گڈہے مین سرنگون جا پڑتا تہا - پہر تقدیری
کرشمہ سے اس دشوار زمانہ مین والدہ ماجدہ کی خوشنودی کا باعث ہے کہ مقلب القلوب نے مدد فرمائی اِس
طور پر - کہ مان نے اپنے بیٹے کو صوفیی اختیار کرنے پر دلاور کیا - جس کے سبب سے ستودہ دل کی قوت یکدلی بڑہا کر
خداشناسی اور تحصیل علم کی شاہراہ مین پہلے سے زیادہ استواری کے ساتھ قدم رکہا - اور اِس لغزشگاہ
سے بہت جلد آگے بڑہکر - ساز و سامان والے عزیزون کو مشرق مین - تو خود کو مغرب مین سمجہا - اور ظاہری
توجہ کو اُن کی طرف محال جان کر اپنے تئین برگزیدہ کام مین تیز رو کیا -

اللہ تعالیٰ اجل شانہ کی عجب شان ہے - جس خسوف نما شورش نے - والدہ ماجدہ کی
دل تنگی کے سبب سے بیٹے کی خاطر کے آفتاب کو سر سے پانون تک گہیر لیا تہا - اُس کا ہنوز پورا پورا

بقیہ حاشیہ صفحہ ٦١٣ - (جانا چاہین - تو) جا نہین سکتے - (جو شخص اِن کے حال سے) بے خبر (ہے وہ) ان کی
خودداری (کی وجہ) سے اِن کو غنی سمجہتا ہے - (لیکن اے مخاطب) تو (انکو دیکہے - تو) ان کی صورت سے ان کو صاف
پہچان جائے (کہ محتاج ہین مگر وہ) لگ لپٹ کر لوگون سے نہین مانگتے ١٢

[1] جس کو بات کی سمجہ دی گئی - اوسنے بے شک بڑی دولت پائی - [2] پہر ہم اُس کو (بوڑہا کر کے) کمتر سے کمتر مخلوق
کے درجہ مین لوٹا لائین گے ١٢ -

انکشاف نہین ہونے پایا مگر ابخلاے باطن کے آغاز مین ہی - ایک وبال مین گرفتار ہوگیا - یعنی یاس کی آنکھہ ایک نورانی صورت جمیلہ کے دیدار سے گرم نگاہ ہوئی - اور ایک زمانہ دراز تک طرفین سے سوال وجواب کا کام - گوش وزبان کی نیابت کی حیثیت سے نگاہ کرتی رہی - بوستان ۵

حکایت کنانند دلبہا خموش		دو کس را کہ باشد ہم جان وہوش

اس آفت کے نازل ہونے سے کونین کے اسباب اور دونون جہان کی کامیابی حاصل کرنے سے دل سرد ہوا - تسدرالذاکرین شیخ صدرالدین محمد شمس ذاکر - بردورہ (بڑودہ) گجرات سے حضرت غوث الاولیا کی آستانہ بوسی کے واسطے گوالیار گئے ہوئے تھے - یہان سے اِن ایام مین تاج العرفا شیخ سراج الدین خان اپنے پیر صدرالذاکرین کی خدمت سے واپسی کی اجازت لیکر براہ مالوہ اپنے وطن کو جاتے تھے - جب شہر منڈو (مانڈو) مین گزر ہوا - تو راقم گلزار کے مکان مین نزول فرمایا - راقم کو سوز عشق اور شور شوق مین بالکل مستغرق پایا - ایک رات میرا ہاتھہ پکڑکر اپنی ارادت مین لینے کے واسطے دعوت دی - مینے بھی قبول کرکے اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰهَ ۵۱ پڑہا - اور رسمی بیعت انجام کو پہونچائی - میری دیکھا دیکھی میرے بہت سے ہم عمر اور دوست بھی مرید ہوئے - تاج العرفا عرض معروض کرنے پر دو تین روز مہمان رہکر - روانہ وطن ہوئے - غوثی کا غذی نقوش والون کی دیرینہ رسم ہے کہ ہر ایک نامہ نگار تقریبی واقعات درمیان مین لاکر بیان کا اولین سلسلہ توڑدیتا ہے - اور جب تقریبی واقعہ سے فراغت ہوجاتی ہے - تو اُسی سابقہ ناتمام تقریر کی طرف متوجہ ہوجاتا ہی جیسے کوئی راہرو - راستہ چلا جارہا ہے راستہ کے درمیان مین اگر داہین باہین دیکھنے کے قابل کوئی چیز نظر آجاتی ہے - تو فوراً اُس طرف نگاہ اٹھاکر دیکھنے لگتا ہے - اور اُس دلکش منظر کے دیکھنے سے ایزدی آفرینش کے عجائبات پر عبرت کی نظر ڈالکر سمت مقصود کو چل نکلتا ہے - علیٰ ہذا - اب ہم کو بھی اسی سابقہ واقعہ نگاری کی طرف رخ کرنا چاہیے ایک سال نہین ہوا تھا - کہ اُس جمیلہ کے شوہر کا ارادہ - دارالسلطنۃ آگرہ کے سفر کا ہوا - راقم کو ایسا کوئی سہانہ نہین ملا جس کے سبب سے سفر کرنے کی صورت مین سفر کی اصلیت پر نکتہ چینون کی رسائی کا ہاتھہ پہونچنے سے کوتاہ رہے - ناچار ہمراہی سے باز رہا - صبر وسکون کی دیوار پر تکیہ لگاکر - اور تحمل کے زانو پر سر رکھکر جدائی کے غم کا بے انتہا بار - حوصلہ کے دوش پر اٹھاتا رہا - جو گھاس کے تنکہ کا وزن بھی

۵۱ جو لوگ تمہارے ہاتھہ پر بیعت کررہے ہین - تو وہ (تم سے نہین بلکہ) خدا ہی سے بیعت کررہے ہین ۱۲

نہین اُٹھا سکتا تھا - لراسمہ

قرار صبر بخود دادہ باز ماندم ازو	باین خیال کہ تن در دہم بہ تنہائی
فراق میکشدم ہر زمان و میگوید	سزائے آنکہ کند تکیہ بر شکیبائی

چند مدت اسی طریقہ پرخون جگر کھا کر عمر گزاری - بالآخر معلوم ہوا - کہ محبت کے درد اور دوری کی تکلیف کے واسطے ملامت کا سفوف نصیحت کی گولیان - شرم کا لعوق - دوستی وطن کا ضماد - دیدار والدہ کا شربت - ہم نشینون کی مفارقت کا داغ - عزت کی معجون عقل کا تریاق - طعن کا نشتر - اور آسودگی کا نطول - یہ چیزین فائدہ بخش نہین ہین - اور کسی افسون و افسانہ سے - کسی تعویذ و طومار سے - اور کسی قسم کی تصدق و خیرات سے اس درد اور تکلیف سے نجات کی صورت ممکن نہین ہے لراسمہ

دیگر برفع درد محبت دلا بکوش	روزے کہ ہمچو وصل دوا داشتم گذشت

ناچار یہ بات دل مین ٹھانی - کہ جو سمت اپنے مسافر کی ہے - اُس طرف آوارگی کا سامان کرنا چاہیے - یہ خیالات ہو ہی رہے تھے کہ اس درمیان مین صدر الذاکرین بھی حضرت غوث الاولیا کی روح پر فتوح سے اور انکے حقیقی جانشین شیخ عبد اللہ سے **قدس سرہما** رخصت ہو کر براہ مالوہ گجرات کی طرف لوٹ کر آئے جو اُن کا خاص وطن ہے - جب منڈو (مانڈو) مین پہونچے - تو غریب خانہ کو اپنے بابرکت قدوم سے سعادت خانہ بنایا - **راقم** نے اپنے سابقہ واقعات تحصیل علم کی کیفیت - اسی کے برابر مین والد ماجد کا ضمیر جو وصیت کے وقت زبان پر لائے تھے - اس تعمیل کے ضمن مین جو واقعات پیش آئے - اور برداشت کرنے پڑے - عشق کی بلا مین مبتلا ہونے کا ماجرا - جدائی کی آفت - ہمراہ نہ جا سکنے کا حرمان - ان گھاٹیون کے طے کرنے مین جو کچھ سر پر گزرا - اور اوٹھانا پڑا - اس اثنا مین شیخ سراج الدین کے پہونچنے اور اپنے مرید ہونے کی کیفیت - اور اس سلوک کے اندر جو کچھ عمل مین لایا - اور قرار دیا - غرض کہ یہ تمام حالات ایک ایک کرکے تفصیل وار ان بزرگوار کے سامنے عرض کیے - صدر الذاکرین نے فرمایا - جب تک آب و گل کی دوری (ظاہری بعد) درمیان مین تھا - تب تک شیخ سراج الدین کے ساتھ تمہاری ارادت - صورت و معنی کے اعتبار سے سراج اور صدر کے درمیان مین منقسم تھی - جب تقسیم کا سبب - جو مکانی بعد ہے - باقی نہین رہا - تو وہ نسبت بھی جو صورت کے اعتبار سے تھی - صدر کی ہی طرف لوٹ آئی - یہان سے ظاہر ہوا کہ جس شخص کا شیخ زندہ ہو - اُس شخص کا مرید جب تک اُس شیخ (دادا پیر) سے دور ہے - تب تک صدر الذاکر شیخ

(دادا پیر) کے ساتھ ارادت معنیٰ رکھتا ہے - اور جب وہ مرید شیخ (دادا پیر) کی صحبت مین پہونچ جاتا ہے تو ظاہری تصرف بھی اُسی شیخ (دادا پیر) کی طرف بازگشت کر جاتا ہے - اور وہ شخص (مرید کا اصلی پیر) اس معاملہ مین محض سفیر رہ جاتا ہے -

درویش کے اعیان ثابتہ (صور علمیہ) کی عجب سعادت ہے - کہ وطن کی طرف جانے والا مسافر کو جن کا ایک روز کا مقام بھی ذی عزت اصحاب کی التماس ہے - یا کسی مانع کے پیش آنے سے ہی - ظہور پذیر ہو سکتا ہے مسبب الاسباب نے بدون اس بہانہ کے ایک سالہ قیام کی توفیق عطا فرمائی - اور اُن کی زبان کو اس دل نواز بیان کے ساتھ شکر فشان کیا - کہ اس شہر کا قیام - اس نیک مزاج جوان کی خوش قسمتی نے میرے حق مین عزیز کیا ہے اور مسافر کے معنوی تصرف کی عجب کرامات ہے - کہ کو حج کا ارادہ کرنے والا مجبور کو جو اپنے سفر کو گئے ہوئے دلدار کے پیچھے آوارگی کا ارادہ رکھتا تھا - اس قدر عرصہ دراز تک اپنی ملازمت کے اندر کام مین لگائے رکھا - اور باوجود اس قدر پراگندہ دلی اور پریشان خاطری کے اُس کے ادراک کے ڈبہ کو پنجگانہ جواہر کے اسرار سے مالامال کیا - جو حضرت غوث الاولیا کی عمدہ تصانیف مین سے ہے چند روز بعد جب ایک دل پر چوٹ مارنے والی خبر صدر الذاکرین کو پہونچی - تو گجرات جانے کا پرانا عزم جو ضمیر کے تہ خانہ کے اندر خواب فراموشی مین تھا - بیدار ہوا - مرغ دل پھڑپھڑایا - اور دماغ چکر کھا گیا - جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ کالبد کے قفس کو جنبش ہوئی - ناچار سکون کا پلہ سفر کے پلہ سے ہلکا پڑ گیا - صدر الذاکرین نے محمود العواقب مسعود المآرب شیخ ظہور الدین محمود جلال کو درویش کی باطنی پرورش کے واسطے جو اُس وقت تک اتمام کو ہین پہونچی تھی - ہمیشہ منڈو (مانڈو) مین رہنے کی اجازت دی - مسبب الاسباب کے الطاف کی ستایش سے کیونکر عہدہ برا ہو سکتا ہون - کہ جن ایام مین ظاہری و باطنی حواس کے بھائیون نے میری روح کے یوسف کو - نفسانی ہوا و ہوس کے کنوئین مین ڈالا تھا - اُن ایام مین صدر الذاکرین کے دل مین اپنے وطن سے حضرت غوث الاولیاء کی زیارت کا عزم بالجزم قایم کر کے روانہ گوالیار کیا - اور پھر قافلہ والون کی طرح گوالیار سے براہ مالوہ لوٹا کر اس تباہ کاری کے کنوئین مین ڈوبے ہوئے شخص کے سر پر پہونچا یا - تا کہ صدر الذاکرین - توجہ کے ڈول مین تلقین کی رسی کے ساتھ غریق کو مجازی گرفتاری کے کنوئین سے نکال کر مصر حقیقت کی طرف رہنمائی فرما دین - اب راقم امیدوار ہے - کہ وہی مسبب الاسباب - پھر ان کے نشانین - اور صاحب ریاستین کو مہربان کر دیوے - کہ اس گرفتار کے حق مین تھوڑی سی توجہ کو کام فرما کر انانیت کے قید خانہ سے

رہائی بخشین - اور تخت خلافت کی کرسی پر پہونچا دیوین - اور مذکورہ بالا بہائیون کا مسجود بنا دیوین - سبحان اللہ اس قدر کام کے واسطے کس قدر اسباب انگیزی اور پردہ داری کام مین لائی گئی ہے - اسی معنی مین ہی جس کسی نے یہ کہا ہے رُبَّ سَاعٍ لِقَاعِدٍ ترجمہ - ایک بیٹھنے والہ کے لئے - کئی خدمت کنندہ ہوتے ہین -

قال بعض المحققین فی تفسیر قولہ تعالیٰ وجاءت سیارۃ فارسلوا واردھم فادلی دلوہ الآیۃ - لما اراد اللہ خلاص یوسف عن الجب ازعج خواطر السیارۃ فی قصد السفر واعدمھم الماء حتی احتاجوا الی الاستسقاء لیصل یوسف علیہ السلام الی خلاصہ ولھذا قیل

بعض محققین نے قولہ تعالیٰ - وجاءت سیارۃ فارسلوا واردھم فادلی دلوہ کی آیۃ کی تفسیر مین ایسا کہا ہے - ہرگاہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کنوئین مین سے یوسف علیہ السلام کی رہائی کا ارادہ فرمایا تو ارباب قافلہ کے قلوب کو قصد سفر پر برانگیختہ کیا - اور پہر اُن کے پاس سے پانی معدوم کر دیا - یہان تک کہ قافلہ والے پانی بہم پہونچانے پر مجبور ہوئے - اور یہ سب سامان اللہ تعالیٰ نے اسواسطے کیا کہ قافلہ والون کو یوسف علیہ السلام کے پاس تک اون کی رہائی کے واسطے پہونچا دیوے - اسی معنی مین یہ شعر بہی کہا گیا ہے - ترجمہ

الا رب تشویش یقع فی العالم والمقصود منہ سکون واحد

سنو جی بعض متعدد تشویشین عالم مین ایسی واقع ہوتی ہین - جن سے سکون واحد مقصود ہوتا ہے

بیت

بحلہا پزی صد لس آتش کنند	زحلوا ربان سیکے خوش کنند

یہ سب کچھ تو ہوا - مگر وہ دیرینہ پریشانی - جس نے دل کو مکہی کی طرح - عنکبوت تانے بانے مین لپیٹ رکہا تہا اُس پریشانی کا ہر ایک تار - آزادی کی گردن کے واسطے پہانسی کی رسی ہو گیا - اور وہ پرانی آگ جو شوق وجدائی کی بجلی سے ہستی کے خرمن مین آ پڑی تہی - اُس آگ کو پیر بزرگوار کے مرشدانہ تصرف نے خاکستر کیا - (راکہہ مین دبایا) انجام یہ ہوا - کہ مفارقت کی ہوا جو دور دیہ چلی - تو اُس نے اُس آگ کے جو گیانہ رخسارہ پر مشتعل ہونے کا اوبٹنا ملا - اور بدن کے ہر ایک مسام سے پسینہ کی جگہ شعلے نکلنے لگے - طاقت کیمیا ہوئی - اور صبر و سکون عنقا ہوا - ہرچند اس مجازی عشق سے اپنے تئین باز رکہنے کے لئے

جواہر خمسہ کے اوراد - اذکار - اشغال - اور نیز تمام اعمال عمل مین لایا - لیکن جمعیت حاصل نہین ہوئی پھر خیال کیا - کہ اگر پریشانی کے چہرہ پر نقاب ہوا الکہ اس دیوانگی کے ساتھ ننگے سر - اور اس آشفتگی کے ساتھ آبلہ پا - اپنے سفر کو گئے ہوئے دلدار کے راستہ مین چل کھڑا ہوتا ہون - تو ناتوان والدہ کی زندگانی کا سرمایہ جو کچھ ہے - لڑکے کا ہی دیدار ہے - بیشک لڑکے کی آوارگی کا وقت والدہ کے واسطے واپسین نفس ہوگا - ناچار اس ملک سے نکل بھاگنے کی تدبیرین رفتار زمانہ سے تلاش کرنے لگا - سوائے اس کے کوئی راستہ نہین ملا - کہ اپنے تئین سابقہ طرز معیشت اور اولین راہ وروش سے لوگون کے نزدیک پشیمان ظاہر کرنا چاہیئے - اور قبیلہ قرابت کی طرف توجہ کر کے پھر تجارت کرنے اور سامان تجارت بہم پہونچانے کی آرزو پیش کرنی چاہیئے - جب اس فریب دہ بازگشت پر اطلاع ہوئی - تو تمام لوگون کے دل دیرینہ پژمردگی سے نکل کر - تازہ اور شگفتہ ہونے لگے - اور خواہش کی مقدار سے زیادہ سوداگری کا سامان فراہم ہوگیا - ہجری سنہ نو سو تراسی مین دیار یار کی طرف کوچ ہوا - اور بجلی کی طرح دوڑ چلنے کو زحل کی دائمی رفتار کے عوض فروخت کر کے اُس بلبل کی مثل جاتا تھا جس کو قفس کے اندر بند کر کے باغ کی طرف لے جائین اور ہو - بات بڑھ گئی - جب دارالسلطنۃ آگرہ مین پہونچا - تو سراغ لگانے مین سخت انقباض پیدا ہوا - ناگاہ عشق کے شعلہ نے آفتاب کی شعاع جیسی روشنی سامنے کی ایک آشنا ملا - اور یکے بادیگرے پرسش حالات مین اصل مدعا سے محروم رہا - آشنا نے کہا - بروز فردا جستجو کی پریشانی یافت مقصود اور دیدار کی تسلی سے دور کر دی جاوے گی - چونکہ عجلت کرنے سے ستمدانہ شوق کی پردہ کشائی ہونے کا خیال تھا - لہذا اپنے تئین قرار داد کے حوالہ کر کے صبر کے ساتھ لوٹ آیا - دوسرے روز علی الصباح خواہش کا نقد ہاتھ پر لئے ہوئے - سراغ رسان کے گھر گیا - وہ بھی کشادہ پیشانی اور شگفتگی کے ساتھ پیش آیا - اور اس نے رہنمائی کر کے منزل مقصود کو پہونچایا خدا سخن کی عمر دراز کرے - جس کی امداد کے ذریعہ سے طرفین کی سرگزشت ظاہر ہو کر دلدہی - دلبری - دلسوزی - اور دل آویزی کے ساتھ یکے بادیگرے واقفیت حاصل ہوئی - اور خوشی وخورمی کے ساتھ ملاقات - اور ملاقات کے ساتھ دلاسا اور دیدار نصیب ہوا - اسی طریقہ پر ہلالی پانچ دور تک رازداریان روزافزون رہین - اور آمد و رفت کی کمی - جو ہجران کی اندرونی گدازش سے تھی - یہی بالکل حصول مراد - اور کامیابی کا سرمایہ ہوئی - جدائی کے داغ جو دل اور جگر مین فراہم تھے - یہی اخیر مین درخت آسودگی کا ہیولی ہوئے جس نے رنگین سے زیادہ رنگین شان مین

Presented by www.ziaraat.com

یک رنگی کے پہول خفیہ رازداری کے دامن مین بہرے - یُولِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ نے تمام اُفق ہاے

ہالہ کو جکی کی طرح چکر دیکر ہجران کے قوس اللیل کو بتامہ وصل کے قوس النہار مین داخل کیا - اندوہ

فزا الفاظ - اس نقد معانی حاصل ہونے کی نشاط مین لٹائے گئے - اور ہم دوتن کی ہم کلامی کی بلند

بانگی کے مقابلہ مین الفاظ غم کا گروہ بالکل سست ہوکر مہجوری کے غار مین گر گیا -

مدت پانچ سال تک مجازی محبت کی رونق افزائی رہی - اس عرصہ مین طبیعت طرح طرح کی عاشقانہ

نظمین ترتیب دیتی تہی - اس سے بیشتر کہ مین دل نہادہ ہوکر سلسلہ کوشش مین اپنے تئین ڈالون -

سخندانی - اور عبارت سنجی کے سامان سے فطرت کا علمی مکان چہت تک بہر گیا - یہان تک کہ ناطقہ

سخن آفرینی کے درجہ پر پہونچا - اور ہمت کو اس درجہ تلاش مین ڈالا - کہ کلام - قدیمانہ قالبون مین نہ ڈہالا جاوے

غور و فکر کی چلنی مین چہان کر احترامی خالب ہم پہونچایا جاوے - اور اس مین رنگ برنگ کی ریختہ گری کام

مین لائی جاوے - باوجودیکہ مین جانتا ہون - عنقا طلب اندیشہ ہمیشہ باد بدست ہوتا ہے - یہ بہی جانتا

ہون کہ استعارہ دوست اصحاب کے کلام کی تدرو رعنا گرم رفتار ہے - اور اس قسم کی اشعار گوئی کی قوت

راقم حروف کے عجائب نگار قلم مین بہت کچہ ہے - لیکن اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ کے ذوق مین صدر الذکر

فطری خیال سے باز نہین آیا - کیونکہ برگزیدہ کام کے سرانجام کے واسطے آستین کے اندر سے ہاتہ خواہ

نکلے ہی نہین - مگر فی نفسہ ایسے کام سے پشیمان ہونا - عقل مند کے نزدیک علامت بے استقامتی

کی ہے - بالآخر - اس خیال سے کہ کہین ایسا نہ ہو - فکر اور شعر کا راستہ چلنے والے مسافر - ہمراہی چہوڑ دینے کو

پیچہے رہ جانے کے سبب سے گمان کرین دو تین قدم پیچہے ہٹ کر وسط سخن کی آبادی مین نظم گوئی کا گہر پسند کیا

تاکہ مجوزہ گہر سخنوران عہد کے محلہ سے ایک کنارہ پر نہ رہے - نیز بانوا ہم صفیرون کا آشیانہ - اس شخص کی گفتار

کے ترنم سے - بوجہ اونچی نے اُٹہانے کے بے میل اور پستی مین واقع نہ ہو - اور جیسے مجنون گروہ کے ہجوم مین

عقل والا آدمی صرف اکیلا اور متہم بنادانی ہوتا ہے - اس طرح میرا حال نہ ہو - اس واسطے زیادہ ترغزل کی

نساجی (بناوٹ) مینے دوسرون کے بنے ہوئے ردیف و قافیہ - کے تانے بانے سے نہین کی ہے -

غوثی شاعرانہ تقریر کو لاف و گزاف کے منصب سے معزول کرو - اور وقائع نگار قلم کو درست نویس راستی کی

انگلیون مین دو - اس افسانہ کا تتمہ - ایسے الفاظ کے ساتہ جو تہوڑے ہون مگر معنی بہت رکہتے ہون -

بیوند دیکر خوشی کے ساتہ پورا کرو - اور دو سرے واقعہ کی شاخ پر عندلیبانہ آئین سے ضروری نوا کے ساتہ

تازگی پیدا کرو - اس مجازی طفلانہ کھیل مین کہان تک بھاگ دوڑ کرو گے - اپنے کلام کو لڑکون کی اصطلاحی باتون کے ساتھہ جو کھیل کے وقت باہم بولتے ہین - کہان تک برابر رکھو گے - دیکھو - بہت دیر ہوگئی ہے - حیا اور خجالت کو بلانے کے واسطے آواز دینے کا وقت ہے -

القصہ جب دار السلطنۃ آگرہ سے اپنے وطن کو لوٹ کر آیا - تو محمود العواقب کی صحبت نے دل ربائی کی بنیا ڈالی جس کے سبب سے اُس خام سودا سے دماغ نے اور اُس سخت پریشان حالی سے سر نے نجات پائی اب **راقم** نے ایزدی معرفت کے دروازہ کی زنجیر ہلائی - ناطقہ کو آراستہ کرنے والے انواع و اقسام کے جہری ذکرون نے زبان کو کام مین لگایا - اور شطاری مشرب کے اشغال و افکار کی مشق نے دل کی تمام وسیع آبادی پر قبضہ کیا لیکن مینے قبا کو گودڑی کے عوض فروخت کر کے - اور صورت کو دگرگون بنا کر سیرت کی پردہ دری نہین کی - البتہ یہ ضرور چاہا - کہ مین خدا شناسون کا سا باطن - اور دنیا پرستون کا سا ظاہر اپنا بناؤن اور اس برزخ نما دورنگی سے - صلح کل کے باغچہ کے لئے شگفتہ و شاداب کرنے والی نسیم بنون - تاکہ اگر اہل دل لوگون کے پاس بیٹھنے کا اتفاق ہو - تو باطن کے ذریعہ سے آشتی کی بزم آرائی کرون - اور اگر صورت پرست آدمیون کے ساتھہ چلنے کا موقع پیش آوے تو ظاہر کے ذریعہ سے موافقت کی صورت قائم رہے اس عالم کو جس کا ظاہر خلق اور باطن حق ہے - معکوس کر کے جیسا ہو ویسا دیکھون اور اَحۡسِنۡ[۱] کَمَآ اَحۡسَنَ اللّٰہُ اِلَیۡکَ کے فرمان پر کاربند ہون - یعنی اللہ تعالیٰ **جل شانہ** کے ساتھہ احسان کرو - اسی طرح کہ جس طرح اللہ تعالیٰ **جل شانہ** نے تمہارے ساتھہ احسان کیا ہے - یعنی تمہاری علمی صورت عینی لباس پہنا کر اپنے تئین تمہارے اندر چھپایا ہے تم بھی اپنے اندر چھپی ہوئی شے کو عیان کرو - اور دیکھنے مین اپنے تئین نہان کرو - تاکہ کُلُّ[۲] شَیۡءٍ یَرۡجِعُ اِلٰی اَصۡلِہٖ کا مشاہدہ نور بصیرت عطا فرماوے -

گجرات کی لڑائی کا بیان

جب **راقم** گلزار کی عمر چھبیس[۲۶] سال کی ہوئی - تو ایک نوزاد جہان کا راقم کے ظاہری پرورش خانہ

۱؎ تو احسان کر جیسا تیرے ساتھہ اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے ۱۲ ۲؎ ہر ایک شے اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے ۱۲-

یہن ورود ہوا - عبد الاول نام رکھا - میرے دو بھائی دوستون کو مبارک ہو - جب عمر کا ستائیسوان سال ہوا - جو ہجری سنہ نوسو نوے کی برابر تہا - تو علوم کی بقیہ تحصیل سے فراغت پانے کے واسطے احمد آباد کو گیا - دو سال بعد سلطان محمود گجراتی کا بیٹا سلطان مظفر اپنے صوبہ پر قابض ہو گیا - شہاب الدین احمد خان حسینی نیشاپوری جاگیردار احمد آباد تہا - وہ تلاش اور پرخاش سے پہلے ہی اپنی دار الحکومت سے رخصت ہو کر پٹن کی طرف چل دیا - قطب الدین محمد خان - عرش آستانی اکبر شاہ کا اتکہ[۵] - اور قلعہ بہڑوچ وبرودرہ (بڑودہ) وغیرہ کا جاگیردار تہا - اس کے لشکر کے تمام سردار - اور امرا بدنصیبی سے رو گردان ہو کر سلطان مظفر کے لشکر مین جا ملے - جب یہ ناگوار خبر دار السلطنۃ آگرہ مین اکبر شاہی تخت پر پہونچی تو فوراً اتکہ مذکور کے بڑے بیٹے نورنگ خان کو اور قلیچ خان کو گجرات جانے کا حکم دیا گیا - اور مالوہ کی تمام سپاہ اور خوانین کے نام فرمان صادر ہوا - کہ ان دونون امیران اعظم کے اتفاق سے ملک گجرات کی یورش پر دوش سے جاوین - قلیچ خان ایک شخص انسانی اور ملکی کمالات کے جامع - اور ارضی و فلکی جواہر کے حقیقت شناس ہین - تمام علوم متداولہ اور غریبہ کا کئی دفعہ درس دیا ہوا ہے - اور بہت سے طالبان علم ان کی ملازمت سے مدرسی کے عالی درجہ کو پہونچ چکے ہین - نیز قلیچ خان - عرش آستانی اکبر شاہ کے خوانین اعظم مین سے ہین - عمر شریف اسی کے خانہ سے متجاوز ہو گئی ہے - ہمیشہ صوبہ کے مالک اور چند ہزار سوار کے سردار رہتے ہین - قلیچ خان کی دولت - سعادت - سامان - اور دینوی شوکت کی تعریف ان کی معنوی بزرگیون اور ذاتی خوبیون کے مقابلہ مین کرنا - ایسا ہے - کہ جیسے آفتاب کے مقابلہ مین ستارہ کی تعریف کرنا -

صدر اللہ کے واقعہ کا بقیہ بیان اس طور پر ہے - کہ تیر گرون کی سروہی کے راستہ سے ایک لشکر اور بھی مرزا خان ابن بیرم خان خانخانان کی سرداری مین اسی مذکورہ بالا شورش کے فرو کرنے کی غرض سے صوبہ گجرات کے نام سے نامزد کیا گیا - چونکہ کمک کے سردارون کو ایک دراز راستہ درپیش تہا - اور اس سبب سے مقصد پر پہونچنا فرصت چاہتا تہا - لہذا یہ ضروری توقف اتکہ مذکور پر بہت زیادہ معلوم ہوا - کیونکہ اتکہ کو کمال انتظار تہا - یہان تک کہ توقف کا خیال بلکہ قطعی نہ آنے کا اندیشہ - اتکہ کے دل مین کامل طور پر جاگزین ہوا - چونکہ تنگی کی نوبت حد درجہ کو پہونچی تہی - اور گجرات والون کے ہاتہ مین گرفتار ہو جانے کا وہم زیادہ بڑہ گیا تہا - اس واسطے اتکہ نے اپنی رہائی سلطان مظفر کی ملازمت کر لینے کے اندیشہ سوچی - اور کم بخت یہ نہ سمجھا - کہ اس ناصواب تریاق نما اندیشہ مین

[۵] اتکہ شوہر دایہ کو کہتے ہین۔

Presented by www.ziaraat.com

جان ستان زہر ملا ہوا ہے۔ خیر جب آنکہ۔ مظفر کے دربار مین دخل یافتہ درباریون مین سے ہوگیا۔ تو
گجراتیون کی راے۔ آنکہ کے مارڈالنے مین ہوئی۔ اور اِس کے نابود کردینے مین ملک کی بہتری سمجھی
لہذا شمشیر تیز سے گردن مار کر خاک نیستی مین ملا دیا۔ اور اِس بات کی تہ کو نہین پہونچے۔ نہ کسی نے اُن کو
آگاہ کیا۔ کہ فرمان پذیر کا مار ڈالنا۔ بہت برا نتیجہ نکالتا ہے۔ خلاصہ اِس یورش کی سرگذشت کا یہ ہے۔ کہ
مذکورۃ الصدر دونون اشخاص نورنگ خان اور قلیچ خان سرداران مالوہ کو اپنے ساتھ شامل کر کے گجرات
کی طرف سلطان پور کے راستہ سے روانہ ہوے۔ آدہے راستہ پر پہونچے تہے۔ کہ گجراتیون کے غالب
اور آنکہ کے مارے جانے کی خبر سننے مین آئی۔ جس کے سبب سے اِن کی تیز روی کے گھوڑون کے نعل
گر گئے۔ اور ہر ایک کا دل بھاری پڑ کر گویا کہ شتر خانہ ہوگیا۔ دلون کے اندر جو آگے بڑہنے کی ایک اُمنگ
تھی۔ وہ رُک کر سکون کے مقام پر بیٹھ گئی۔ دوسرے سپہ سالار (امیرزا خان) نے عجلت کی روش
اور قاعدہ کو باہم ملا کر درمیانی رفتار کے ساتھ جنگل اور گھاٹیان قطع کرنا شروع کین۔ اور احمد آباد سے
اس طرف بیس کوس کے فاصلہ پر شہاب الدین احمد خان (جاگیردار احمد آباد) اور نیز گجرات کی دیگر سپاہ
نے ملحق ہو کر تعداد لشکر بڑہائی۔ کارسازی تقدیر سے اِس جوانمرد کی ہمرکابی مین شتر دلون کا جگر شیرانہ
ہوگیا۔ تمام سپاہ نے یک دل اور یک رو ہو کر۔ دلیرانہ دوا دوش کی۔ دریاے سانبرمتی قلعہ احمد آباد کے
نیچے ایسی خوشنمائی سے روان ہے۔ جس نے قلعہ کو جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ[۵۱] بنا دیا ہے
اِس دریا کے کنارہ سلطان مظفر سے جنگ کا موقع پیش آیا۔ اگرچہ دشمن کا لشکر ساٹھ ہزار سوار سے زیادہ ہی
زیادہ تہا۔ اور شاہنشاہی سپاہ کی تعداد دس ہزار سے بہی کم تہی۔ لیکن كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً
كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ[۵۲] ط کی اُمید پر لڑائی کا آغاز کیا تہا۔ چنانچہ فتح اور فیروزی کے ساتھ سرفرازی
نصیب ہوئی۔ گجراتی سلطان نے قلعہ بھروچ کی جانب بھاگ جانے کو چند روزہ زندگانی کا ذریعہ سمجھ کر قدم
بڑہایا۔ اور یہ فتح یاب لشکر آہستگی کے ساتھ تعاقب مین جاتا تہا۔ اِس فتح کی خوشخبری سننے سے مالوی سپاہ
کے دل۔ بظاہر تو بڑہے۔ مگر باطن مین ننگ اور شرمساری سے گہٹ گئے۔ بہرحال مالوی سپاہ
کوچ کر کے عجلت سے روانہ ہوئی۔ اور کلال باڑی مین جو بروڈرہ (بڑودہ) کے حدود مین ہے۔ فیروز سپہ سالار
کے لشکر سے آملی مجلس شوریٰ مین۔ ایسا قرار پایا۔ کہ مالوی سپاہ نے جنگ کی تکلیفات نہین اُٹھائی
ہین۔ اور اُس کا سامان بہی اچھا ہے۔ لہذا یہ سپاہ مفرورون کے تعاقب مین جاوے۔ اور جنگ کر کے

[۵۱] باغ ہین جن کے تلے نہرین (نہریں) بہتی ہین ۱۲ [۵۲] دیکھو بسا اوقات ہوا ہو کر) اللہ کے حکم سے تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر غالب آگئی ہے ۱۲

اُن کو نیستی کی گھاٹیون مین ٹھکانے سے لگا دیوے۔ اور فتح یاب لشکر بازگشت فرما کر دارالخلافہ احمدآباد مین قیام کرے۔

مذکورۃ الصدر سال مین اس رستمی داستان کا مجمل نویس۔ اور سکندری واقعات کا مختصر نگار استادی شیخی وجیہ الملۃ احمدآبادی کی خانقاہ مین دینی علوم کی تحصیل۔ اور حکمی فنون کی سماعت کے نور سے نادانستگی اور بےعلمی کی تیرہ وتاریک رات کو صبح سعادت بنا رہا تھا۔ اور جنگ احمدآباد کے تماشائیون مین سے تھا۔

القصہ جب اکتیسوان سال عمر کا آغاز ہوا۔ تو اپنے وطن کو لوٹ کر آیا۔ اُس کے دوسرے سال کہ عمر کا بتیسوان سال تھا۔ تاریخ انتیسوین ماہ صفر ختم **بالخیر والظفر** ہجری سنہ نوسو پچانوین کو آئی علم کے خلوتخانہ سے عین (وجود) کی بزم مین۔ ایک فرزند نے کمال سعادت کے ساتھہ ورود کیا۔ اور وہ اپنے ساتھہ ساتھہ خوشی لایا۔ ہر طرف سے مبارک باد کی آوازین آئین۔ کامگار پیرون کی بشارت کے بموجب۔ حسن محمد نام رکھا۔ علم۔ عمر۔ عزت۔ اور عرفان سے خداوند تعالی برخوردار اور بہرہ یاب فرماوے۔

واقعہ گجرات کا تتمہ اس طور پر ہے۔ کہ جب اس فتح کی خوشخبری اکبرشاہ کے حضور مین پہونچی۔ تو سپہ سالاری اور خانخانانی کے خطاب کا طغرا۔ جو پانچ کرسی سے اُن کا موروثی ہے۔ صوبہ گجرات کی جاگیر نام زد ہونے کی خوشخبری۔ اور فریدبران کئی طرح کی دیگر نوازشین۔ یہ تمام لوازم۔ میرزاخان کے نامی نام پر صادر ہوے۔ اور شاہنشاہی التفات سے۔ نیز اس شجاعت دستگاہ کے استحقاق سے روزافزون ترقیات نصیب ہوئین اور تمام امرائے اعظم جو ہم رکاب تھے۔ اپنی کوشش اور کارگزاری کے موافق۔ نیز سپہ سالار کی سفارش کے موافق۔ منصب کی ترقی۔ جاگیر کی بیشی۔ اور خسروانی بخشش سے ممتاز ہوئے۔

میرزاخان خانخانان کی تعریف

سبحان اللہ۔ تقریب طلب خاطر کو مدت دراز سے اِس بات کی آرزو تھی کہ اس **گلزار ابرار** مین قدیمی ہواخواہی کے اعتبار پر میرزاخان سپہ سالار کے کسی قدر حالات ظاہر کرون۔ جن کے ذریعہ سے ملک وملکوت (عالم شہادت اور عالم غیب) کی آرائش ہے۔ چنانچہ اب اِس خواہش کا دامن

Presented by www.ziaraat.com

ہاتھ مین آگیا ہے - لہذا چند دل آویز جملے لکھکر قلم کو گوہر فروش بناتا ہون -

اولاً - یہ کہ دسوین اور گیارہوین صدی کے دور مین ہرچند ملک عدم کو گئے ہوئے لوگون کے حالات جست وجو کرنے والے کان اور آنکھ نے ٹٹولا لیکن محمدی کمالات کے ساتھ متصف - اور ایزدی اخلاق کے ساتھ موصوف ہونے مین کسی شخص کو آپ کی مثل صاحب سعادت نپایا -

ثانیاً - یہ کہ آپ کے سوا کسی دوسرے کو ایسا نپایا - جس نے دولت کی عالی دستگاہ کو - اخروی نشاط بہم پہونچانے کا بازو معنوی فقر کا پردہ دار - اور حقیقی تجرد کا چشم بند - (آنکھ باندھنے کی پٹی) بنایا ہو - آپ اُن لوگون کے بالکل برعکس ہین - جو بیٹھے ہوئے تو خلوت مین ہین - مگر دل بازار بنا ہوا ہے - اور جو زہد درویشی کی گرمی گوڈری کو دنیاوی سامان کی تحصیل کا بہانہ بنا کر باطن کے برخلاف ظاہر کا چہرہ دکھاتے ہین **بیت**

کجا این اختلاف آئین کجا آن پردہ آرائی	تماشا کن تفاوت در دو رنگیہا تماشا کن

ثالثاً - یہ - کہ نظم و نثر مین اقسام مفرد و مرکب کی - اور ان اقسام کی فصاحت کی جوہر شناسی - اور حقیقت و مجاز مین انواع و اقسام کے لطائف مدلولات - اور بلاغت ترکیب کی عیار روانی جس قدر آپ کی فطرت اور فکر کی نوعروس کا زیور بنائی گئی ہے - اس مین سے ہزاروان حصہ بھی اس شخص کو نہین مل سکتا ہے - جو تمام عمر سخن آرائی - اور نکتہ طرازی کے دریاے فضیلت مین غواصی کیا کرے -

رابعاً - یہ - کہ بیان کے ذریعہ سے مدعا کی تصویر کھینچنے کے وقت جو عبارت کی رنگینی - آپ کی معجزہ نما بول چال کی زبان و دہان سے پیدا ہوتی ہے - بہتر ہے - کہ جمہور اصحاب بلاغت - اور ارباب معانی - اپنے صنائع و بدائع کی قلم سے اُس کی نقل لیکر سخن سنج حوصلہ کا سرمایہ بناوین تاکہ تشبیہانہ فطرت کے لوگ جو آیندہ آنے والے ہین - ان کے ناطقہ اور گویائی کے واسطے وہ نقل قانون بن جاوے - **بیت**

ہزارت آفرین سعدی برین شیرین سخن گفتن	مسلم نیست در عہد تو طوطی را شکر خائی

خامساً - یہ کہ آپ کی خاص ہمت اور عام عطا کے ہاتھ کو بخشش اور بخشایش مین جو مرتبہ زر و جواہر لٹانے کا حاصل ہے اگرچہ خارا اور گل پروری کے مقام پر بلالحاظ تفاوت ابر بھی سرمایہ ثمرات عطا کرتا ہے مگر آپ کے سامنے شرمسار ہے - **قطعہ**

من نگویم کہ ابر مانندی	کہ نکو نا ید از خرد مندی

او ہمی بخشد و ہمی گرید ؛	تو ہمی بخشی وہمی خندی

سادسًا - یہ - کہ دشمن کشی خصم افگنی - نبرد آزمائی - اور جہان کشائی کے میدان مین دلیری اور لاوری آپ کی شمشیر اور کمان کے ساتھ ساتھ ہین - اور تیزی وتندی - آپ کے حملہ وشوکت کے برابر برابر لگے ہوئے ہین - اس طرح پر - کہ زمانہ قدیم کے کسی شجاعت شعار کے کارنامہ مین اس کی نظیر دیکھنے مین نہین آئی -

سابعًا - یہ - کہ آپ حسبتہ للہ عام مخلوق اور رعایا کی - اور ادن کے دلون کی پاسبانی اپنے ذمہ واجب سمجھکر ہر ایک کے ساتھ اس طرح مہربانی سے پیش آتے ہین - کہ زبون ترین مخلوق کی بال برابر آزردگی بھی آپ کے مہر آگین دل پر ایک پہاڑ سے بھی زیادہ وزن دار معلوم ہوتی ہے - اور حال ومقال کی زبان سے اس مضمون کے ساتھ آپ کا ترنم ہے - بیت

نیازارم زخود ہرگز دلے را	اگہ می ترسم درو جائے تو باشد

ثامنًا - یہ - کہ تمام موجودہ جواہر سے آپ کی بے نیازی اور بیخودی حد کمال کو پہونچ گئی ہے - اس مدعا کے ثبوت کی ادنیٰ دلیل یہ ہے کہ مین کئی طرح کے زیور اخلاص کے ساتھ - جو ساخت اور ریا سے معرا ہے - اور ہزارون قسم کے لباس خدمت کے ساتھ جو تصنع اور خودنمائی سے مبرا ہے اپنے باطن اور اعتقاد باطن کی نوعروس آراستہ رکہتا ہون - باایہنمہ مجہہ جیسے دعاگو کو اس طرح نظر سے گرا رکہا ہے - کہ میرا وجود - عدم کی برابر ہے - پہر دوسری چیزون کے ساتھ آپ کی دلبستگی کا خیال کب ذی ہوش اصحاب کی تصور مین آسکتا ہے - اور اسباب تجمل - کوکبہ حشمت - دبدبہ شوکت - سامان منازل - اور ساز رفعت - غرض کہ جو کچہہ بھی دنیاوی لوازم - آپ کی عشرت اور خدمت کی بارگاہ مین ازلی سپردگی کے بموجب مہیا رہتے ہین - یہ آپ کے منصب اور مرتبہ کے اقتضا سے ہین - اور انسانی مصارف کی اشیا کا موجود ہونا - کچہہ صاحب تصرف کے تعلق خاطر کی دلیل نہین ہے -

تاسعًا - یہ - کہ آپ کی قوت حافظہ کے آئینہ کی صفائی اس درجہ پر پہونچی ہوئی ہے - کہ اگر انعکاس کی شرطین مفقود بھی ہوجاوین - جو دوسرے ایسے عکس اور آئینہ مین معتبر ہین - تاہم آپ کی قوت حافظہ کے آئینہ مین صور اور معانی کا عکس پڑنا زائل نہو - اور آئینہ حافظہ - عالم مثال کی طرح - پیش شدہ مثال - معقولات اور محسوسات کی نگہبانی کرے - بیت

Presented by www.ziaraat.com

ازہمہ عرض کردن انواع صنع خویش	ازذات او نساخت قضا بہتر آئینہ

چنانچہ آپ کے بافروغ دل کا صحیفہ قرآن مجید کے الفاظ اور معانی یاد کر لینے سے ثانی لوح محفوظ ہے
غوثی جن جواہر اوصاف کا شمار عقل نہین کرسکتی ہے - اُن کے شمار سے اپنے عجز کا اقرار کرنا -
صواب اندیش عقل مندون کا شیوہ ہے - لہذا تم ہی بحکم اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا آپ کے
اوصاف محصور نہ کرسکنے کا اور اپنے قصور کے وجود کا اقرار صحیح کرو - کیونکہ تمہارا ممدوح وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ کا مظہر ہے اب چند صفحوں ان لکھے ہوئے اوصاف کی برابر مین سفید سادہ چھوڑدو - تاکہ ممدوح اپنے
اوصاف مین سے جو کچھہ مناسب جانے - اس کے لکھنے کا حکم فرمادے - قطعہ

چہ فروشی باو متاعِ سخن	کہ بیع تو از خزینہ اوست
تحفہ تو بردکان لب داری	آن ہمہ از دعاے سینہ اوست

یہ تمہارا معاملہ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ
کے بازار مین راست آنے والا ہے - کیونکہ مبیع اور ثمن کا مالک ان دونون معاملون مین ایک ہی طرح پر
معلوم ہوتا ہے -

قال المفسرون فی هذه الآیة لما کان من المؤمنین تسلیم انفسهم واموالهم الی الله تعالی ومنه سبحانه الثواب والجزاء شبه المشراء الذی فیه العوض والمعوض فیما بینهما من المشابهة اطلق لفظ الاشتراء ولما قال هل ادلکم علی تجارة وقال فما ربحت تجارتهم وفی الحقیقة لا یصح فی وصف الله سبحانه الاشتراء لانه المالك

اس آیۃ کی تفسیر مین مفسرین نے لکھا ہے - ہرگاہ کہ بحکم اللہ تبارک وتعالیٰ مومنین کی طرف سے اُن کے نفوس اور اموال کی سپردگی - اور اللہ سبحانہ کی طرف سے ثواب اور جزا عطا فرمایا جانا - اُس شری کے مشابہ ہے جس کے اندر عوض اور معوض دونون پائے جاتے ہین اور وجہ شبہ وہی ہے جو ان دونون کے درمیان مین ہے - لہذا لفظ اشترے بولا گیا - اور نیز اس سبب سے لفظ اشترے بولا گیا - کہ اللہ سبحانہ نے ایک جگہہ فرمایا ہے - ہل ادلکم الخ اور دوسری جگہہ فرمایا ہے - فما ربحت الخ ورنہ فی الحقیقۃ اللہ سبحانہ کے وصف

ے اگر تم خدا کی نعمتون کو شمار کرنا چاہو - تو ان کو پورا پورا شمار نہ کرسکو ۱۲ ع۲ اور اللہ (لوگون کے) دلی خیالات (تک) سے (بھی) واقف ہے ۱۲ ع۳ اللہ تعالی نے مسلمانون سے ان کی جانین اور ان کے مال (اس وعدہ پر) خرید لئے ہین - کہ ان کی بدلے ان کو جنت دے گا ۱۲ -

سواه وهو مالك الاعيان كلها ومن لم يستحدث ملكا لا يقال انه فی الحقيقة اشترىٰ وللمقال فی هذه الآیة مجال

میں اشترے کا لفظ صحیح نہیں ہوسکتا ہے - کیونکہ اُس کے سوا کوئی مالک نہیں اور تمام اعیان کا مالک وہی ہے اور جو شخص جدید طور پر کسی شے کا مالک نہ بنے - اُس کی نسبت نہیں کہا جاسکتا ہے - کہ اُس نے فی الحقیقۃ وہ شے خریدی - اور اس آیۃ میں گفت و گو کے لئے گنجائش ہے -

فیقال البائع لا یستحق الثمن اذا امتنع من تسلیم المبیع فکذلك لا یستحق العبد الجزاء للموعود الا بعد تسلیم المال والنفس علی موجب اوامر الشرع فمن قصر او فرط فهو غیر مستحق للجزاء

پس بعض کہتے ہیں - کہ بائع قیمت کا مستحق نہیں ہوتا ہے - اگر باز رہے مبیع کے سپرد کرنے سے - اسی طرح عبد - جزاے موعود کا مستحق نہیں ہوتا ہے مگر اپنا مال اور نفس بموجب احکام شرع سپرد کردینے کے بعد - اگر کسی شخص نے احکام شرعی کی شروط میں کمی کی - یا زیادتی کی - تو وہ جزا کا مستحق نہیں ہوسکتا ہے -

وفی التوریة الجنة جنتی والمال مالی فاشتروا جنتی بمالی فان ربحتم فلکم وان خسرتم فعلی

اور توریت میں آیا ہے - جنت میری جنت ہے - اور مال میرا مال ہے پس تم میری جنت میرے مال کے عوض میں خریدو - اگر تم نے تجارت میں فائدہ اُٹھایا - تو وہ تمہارا ہے اور اگر نقصان اوٹھایا تو وہ مجکو رہا -

ویقال لا یجوز للمومن ان یتعصب لنفسه بحال لانها لیست له والذی اشتراها اولی بها من صاحبها الذی هو اجنبی عنها لانه باعها

اور بعض کہتے ہیں - کہ مومن کے واسطے یہ صحیح نہیں ہے کہ اپنے نفس کے دینے میں کسی طرح بخل کرے کیونکہ نفس مذکور اُس کا نہیں ہے اور جس نے اس کو خریدا ہے - وہ اس کے تابنفس کی بہ نسبت اولیٰ ہے - کیونکہ وہ نفس سے اجنبی ہے - اور اُس نے نفس کو بیچ دیا ہے -

ویقال اخبر انه اشتراها لئلا یدعی العبد فیها ولا یساکنها ولا یلاحظها ولا یعجب بها

اور بعض کہتے ہیں - خبر دی گئی ہے کہ اللہ جل شانہ نے نفس کو خرید لیا - تاکہ عبد اُس کی بابت دعویٰ نہ کرسکے نہ اُس کے ساتھ مل جل کر رہے - نہ اُس کا ملاحظہ کرے - نہ اُس کی ہنباد پر غرور کرے -

ويقال انما قال اشترى من المؤمنين انفسهم ولم يقل قلوبهم لان النفس محل الآفات فجعل الجنة في مقابلتها والقلب محل استواء الرحمن فجعل ثمنه اجل من الجنة - وهو ما يحض به اولياءه في الجنة من عزيز رؤيته -

بعض کہتے ہین - اللہ جل شانہ نے اشترے من المؤمنین انفسہم کہا اور قلوبہم نہین کہا - کیونکہ نفس محل آفات سے ہے - لہذا جنت کو نفس کے مقابلہ مین قرار دیا - اور قلب محل قیام رحمن ہے - لہذا اس کی قیمت جنت کی بہ نسبت زیادہ شاندار قرار دی - اور وہ جناب باری عزاسمہ کا عزیز دیدار ہے جو جنۃ کے اندر بالخصوص اُس کے اولیا کو نصیب ہوگا -

ويقال النفس موضع العيب والكريم يرغب في شراء ما لا يريد فيه غيره -

بعض کہتے ہین - نفس مورد عیب ہے - اور کریم آدمی اُس شے کی خرید کی طرف رغبت کرتا ہے جس کی خرید کا ارادہ کوئی نہ کرے -

ويقال من اشترى شيئا لينتفع به - اشترى خيره فليجده ومن اشترى شيئا لينتفع غيره فليشتري عاره على صاحبه فينفعه بثمنه

بعض کہتے ہین - جو شخص کوئی شے اس غرض سے لینا چاہے کہ خود کو اُس سے نفع حاصل ہو - اُس کو اُن سب چیزون مین بہترین چیز خریدنی چاہیے جو ہم پہونچین اور جو شخص کوئی شے اس غرض سے لینا چاہے - کہ غیر شخص اُس سے نفع پاوے - تو اُس کو وہ شے خریدنی چاہیے - جو اُس کے مالک کی طرف پلٹ جاوے تاکہ یہ شخص غیر کو اُس شے کی قیمت سے نفع پہونچاوے -

وقال الشيخ ابو علي الدقاق لم يقل اشترى قلوبهم لان القلب وقف على محبته والوقف لا يشترى -

شیخ ابو علی دقاق نے کہا ہے کہ اللہ جل شانہ نے اشتری قلوبہم نہین کہا - اس کی وجہ یہ ہے - کہ قلب اُس کی محبت مین وقف ہے - اور وقف کا بیع و شری نہین ہوسکتا -

يقال الطير في الهواء والسمك في الماء لا يصح شراؤه لانه غير ممكن التسليم كذلك القلب صاحبه لا يمكنه تسليمه فلم يقل اشترى قلوبهم قال الله تعالى واعلموا ان الله يحول بين المرء وقلبه

کہتے ہین - ہوا مین پرندون کا - اور پانی مین مچھلی کا شری صحیح نہین ہوسکتا ہے کیونکہ ان کی سپردگی ممکن نہین ہے - اسی طرح صاحب قلب کو قلب کی سپردگی ممکن نہین ہے لہذا اشتری قلوبہم نہین کہا - اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے - یہ جان لو - کہ اللہ تعالی الشان اور اُس کے قلب کے درمیان مین حائل ہے

جو اصحاب تشبیہ و مجاز کے فصاحت محل کی تعمیر کرنے والے ہین - اُن کے ریاضی دان ضمیر کو واضح ہو - کہ حدیث اَنَا مَدِینَۃُ العِلمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا[۱] اس ستعار قول کے محل کی بنیاد ہے - یعنی عبارت کا جہان جس کی حسی صورتون کا ہیولی حروف تہجی ہین - مرکبات اور موالید کے جہان کی بہ نسبت فی الواقع بہت زیادہ اور بہت بڑا ہے - اولین جہان کے قطر اور ضلعے جو انواع و اقسام کے فنون اور مختلف علوم ہین - دوسرے جہان کی نواح اور ولایتون کی بہ نسبت کہ عرب اور عجم ہین - زیادہ خوش ہوا - اور شاداب ہین -

اولین جہان کی شہر اور قریے کہ مبسوط کتابین اور مختصر رسالے ہین - دوسرے جہان کے شہرون اور موضعون کی بہ نسبت کہ روم کا استنبول - اور ہند کا احمد آباد ہے - مقبولیت اور تحصیل محصول مین زیادہ ہین اولین جہان کے کوشک - قصر - ریاض - اور رباط - کہ مقاصد اور مسائل کے ابواب اور فصول ہین دوسرے جہان کی منازل - محلات - باغ - اور بازار کی بہ نسبت کہ طلائی چار دیواری - رنگین چمن - راحت دینے والے اشجار - اور ضلع دار دکانین ہین - زیادہ خوش وضع - زیادہ رعنا - زیادہ روشن - اور زیادہ اونچے ہین -

عالم کلام کے مکانات کے مکین - کہ اشیا کے معانی اور حقائق ہین - کرہ خاک کے باشندون کی بہ نسبت کہ آدمیون کی اقسام اور حیوانات کی انواع ہین - زیادہ دیرپا - زیادہ لطیف - زیادہ موزون اور زیادہ نازک ہین -

اور عالم کلام کے سلاطین کہ اصحاب دانش و بینش ہین - کرہ خاک کے بادشاہون کی بہ نسبت کہ ارباب جاہ و حشمت ہین - زوال کے غم - اور انتقال کے اندیشہ سے زیادہ فارغ - اور زیادہ آزاد ہین -

یہ سچ بلکہ بالکل سچ ہے - کہ عالم اول کے تمام توابع اور تمام لواحق - عالم ثانی کی بہ نسبت زیادہ سنجیدہ و پسندیدہ اور منفعت و رتبہ مین اعظم و اعلی ہین - تم دیکھتے نہین ہو - کہ جب ظاہری آفتاب اپنے افق سے طلوع کرتا ہے - تو رات کی تیرگی - زائل ہو جاتی ہے - اور دن کی روشنی سے ظاہری آنکھ مین مخلوقات کے دیکھ سکنے کا فروغ پیدا ہو جاتا ہے - اور جب معانی کا آفتاب حکمت بیان کرنے والی زبان کے مشرق سے طلوع فرماتا ہے - تو جہالت کی رات صنوبری قلب کے کرہ سے بستر باندہ جاتی ہے - اور ادراک کی

[۱] مین علم کا شہر ہون - اور علی اُس شہر کا دروازہ ہین ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

صبح کی سفیدی اوہر کر دل کی آنکھون کو حق شناسی کا نور بخشتی ہے - بیت -

مہ کجا و آفتاب طلعت جانان کجا	آن شب ست این روز روشن این کجا و آن کجا

ایک روز چند خوبان صورت و معنی - بزرگان ظاہر و باطن - اور خاصان مسافر و مقیم کی جماعت درویش کے مہمانخانہ مین گفت وگو کر رہی تہی - اور ہر ایک قسم کی باتین گرما گرمی سے ہو رہی تہین منجملہ اون کے حضرت غوث الاولیا کے بزرگ خلیفہ شیخ شمس الدین زندہ دل نے اُس مجمع مین معرفت کے متعلق کچھہ بیان کرنا شروع فرمایا - جس قدر باتین کرنے والے کیمیا بیان لوگ انجمن مین بیٹھے ہوئے تہے - وہ سب زبان کو خاموش کر کے - سراپا گوش ہوئے - زندہ دل کے باعجاز کلام پر عاشق ہو کر سنے سے سیر نہین ہوتے تہے - اور اسی طریقہ پر ان کا کلام کرتے رہنا دعا کے ساتھہ خدا سے مانگتے تہے - اور اس بیت کا ترانہ گانے تہے بیت

وحدثتنی یا سعد عنہا فزدتنی[۵۱]	جنونا فزدنی من حدیثک یا سعد

صدر الذکر انجمن کی تقریر درمیان مین لانے سے غرض یہ ہے - کہ زندہ دل نے فرمایا - کہ علوم - معارف حقائق اور معنی کا ملک فتح کرنے کی نشاط بیان مین نہین آسکتی ہے - کیونکہ جب مشکلات فنون کا عقدہ - مطالعہ اور تامل کی امداد کے بدون حل ہو جاتا ہے - تو چارون طرف سے بے حد خوشی اس طرح سے میرے متجسس دل پر نثار ہونے کو آتی ہے - کہ مجکو یقین ہو جاتا ہے کہ اتنی خوش دلی اور خوشحالی - کسی بادشاہ کی خاطر عاطر کو کسی جدید ملک فتح کرنے سے بہی نہین ہوتی ہوگی - بہت اچہا ہے وہ گروہ - جو سخنوری اور سخن شناسی کے ملک مین صاحب خطبہ اور صاحب سکہ ہے - اور بہت ہی اچہی ہے وہ جماعت جو عرفان اور علم کی اقلیم فتح کرنے کے واسطے کمر ہمت باندہ کر جہاد اکبر مین مشغول ہے - نہین نہین - دولتمندی مین عالی مرتبہ وہ صاحب خانہ ہے جو سلیمانی طالع اور سکندری زائچہ کے ساتھہ علم (عدم) کے آسمان سے عین (وجود) کی زمین پر آیا ہے - اور یہ دونون زیبا دلنشین (اہل سخن اور طالب عرفان) جس کے عشرتخانہ تصرف کی دل رُبا بیبیان ہین - الحمد للہ والمنۃ کہ ہمارے زمانہ کا شہنشاہ **ابوالظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ وسلطانہ ابداً** ان دو جہاد سلطنتون کی سعادت سے اور جن صدر الذکر دو عروسون کو ارث و استحقاق کی آرزو نے ناز کے ساتھہ پرورش کیا ہے ان کے ہم خوابگی کی نشاط سے کامیاب اور کامران ہے - اور نیز تمام مقاصد کے حصول مین تمام

[۵۱] اے سعد تو نے اُس کی بات مجھہ سے کر کے میری حیات زیادہ کر دی ہے - بس تو ہی بیان کر میری حیات زیادہ کر تا رہ ۱۲

طالبان مقاصد کا کام بخش اور کام روا ہے۔ للہ الحمد فی الاولی والاخرۃ کہ اس گلزار کا آغاز اور انجام شاہنشاہی ستایش اور مدح کی ہوا کھانے سے نوبہار تازگی کی آغوش مین اور ابر سعادت کے سایہ مین ہے۔

تاریخ اتمام

بے حجابانہ خلوتے دارند ۔ چون بزرگان درین چہار چمن

خلوت بے حجاب گشت ازان ۔ سال اتمام این حدیقۂ من

تمت بالخیر

تواریخ اذکار ابرار من نتائج افکار گہر بار ابوالاعجاز منشی سید محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری

فقرات نثر تاریخی

روضۂ شہود ۱۳۲۶ھ — صحیفۂ نیک بختان ۱۳۲۶ھ — مخزن الم نشرح ۱۳۲۶ھ

قطعۂ تاریخ

(۱) فرید العصر حافظ فضل احمد — مکرم زبدۂ امثال و افراد
(۲) تصوف مین تھا نسخہ فارسی کا — بھرے تھے اس مین اچھے اچھے اوراد
(۳) لباس اُردو کا پہنایا جو اوسکو — کیا یہ کام اونھون نے قابلِ داد
(۴) بڑی محنت بڑی کوشش کا ہی کام — ثنا گر اون کے ہین عباد و زہاد
(۵) حقیقت مین ہے وہ اذکار ابرار — بیانِ منزلِ اقطاب و اوتاد
(۶) مکمل ہر طرح دیکھا جو اوس کو — خوشی سے روحِ شبلی نے کیا صاد

(۷) ہوئی مجھ کو جو فکرِ سال احسان
کیا مین نے رقم الفلاح ارشاد ۱۳۲۶ھ

دیگر

(۱) فضل احمد کہ بر و فضلِ خداست — آن ز گلزار بر آورد اذکار
(۲) ترجمہ کرد ز سعیِ وافر — باد این نسخہ قبولِ اخیار

(۳) بہر تاریخ جہان تاب احسان
آسمان گفت خجستہ انوار ۱۳۲۶ھ

دیگر سال طبع

(۱) آن حافظِ مصحف الٰہی — فضل احمد خجستہ تقریر
(۲) اذکار نوشت چون بہ اُردو — نظارگیان شدند تسخیر

(۲) احسان پے سال طبع ہاتف
خوش گفت مآثر المشاہیہ

۱۳۲۸ھ

مصرع سال طبع

چھپ گیا مصحف ابرار تفقد آگین

۱۳۲۸ھ

فقرۂ نثر تاریخ

روضۂ نورانی

۱۳۲۸ھ

تواریخ اذکار ابرار اردو ترجمہ گلزار ابرار از محمد عزیز الدین رخشاں انصاری جیوری

قطعہ تاریخ

سلف مین ہوا ہے مشائخ کا تذکرہ
سوانح مین اون کے کوئی تذکرہ تھا

جو گلزار ابرار تھا نام اوس کا
ہزار اوس کے مانند بلبل تھے شیدا

زبانِ عجم اس کی آسان نہین تھی
زبانِ عرب سے تھی بلاغت مین ڈوبی

مضامین تھے مشکل۔ عبارت ادق تھی
عدیم الوجود اوس کا تھا اصل نسخا

رئیسانِ اوجین مین دو برادر
خدا یار خان اور الٰہ یار خان ہین

ملی اتفاقاً اونہین نقل اُس کی
جسے دیکھ کر اون کے دل مین یہ گزرا

کرین ترجمہ اِس کا اُردو زبان مین
لطیف وسلیس ونفیس اور آسان

مسلمان بھائی پڑھین اور سمجھین
شریعت۔ طریقت۔ حقیقت کا رستا

اِسی دھن مین اک روز یہ دونون بھائی
ملے میرے خالِ معظّم سے آکر۔

سپرد اون کے گلزار ابرار کر کے
کہا ترجمہ کیجیے آپ اس کا

مرے قبلۂ ظاہر و پیر باطن
حمیدہ خصائل گرامی محاسن

گران منزلت مولوی فضل احمد
وہ حافظ کلام الٰہی کے یکتا

اگرچہ مشاغل کی تھی اتنی کثرت
نہ ملتی تھی اون کو کسی وقت فرصت

مگر عرض کی مین نے حضرت سلامت
مناسب نہین اس سے انکار ہلا

یہ بحر حقیقت کے خوش آب موتی ۔ یہ کانِ طریقت کے انمول جوہر
زمانہ چھپائے گا کب تک اب انکو ۔ اٹھا دیجئے اِن کے چہرے سے پردا
خدا کا نہین کام حکمت سے خالی ۔ سعادت یہ ہے حصۂ ذاتِ سامی
نہین قابل اس کام کے اور کوئی ۔ کرینگے اسے آپ ہی ختم اچھا
ادھر تھیں رجز خوانیاں میری پیہم ۔ ادھر خانِ ذی شان کا اصرار ہر دم
بڑھا ایک یہ یک جوش خیالِ معظّم ۔ اٹھایا قلم ترجمہ اوس کا لکھا
جو دشواریان ہوتی ہین ترجمہ مین ۔ اونھین جاننے والے ہی جانتے ہیں
مگر حضرت **فضل** نے سچ تو یہ ہے ۔ کیا ترجمہ نادر و صاف و زیبا
وہ علم و لیاقت کے جوہر دکھائے ۔ فصاحت سلاست کے سکّے بٹھائے
مزے اہل علم و تصوف کو آئے ۔ غل احسنت احسنت کا خوب اٹھا
مرا منہ نہین داد دون ترجمہ کی ۔ کرے گا تعجب پڑھے گا جو کوئی
غرض ترجمہ کی تو ہے صرف اتنی ۔ کہ کھنچ جائے اصلی مقاصد کا نقشا
بصیرت سے جب ذاتِ وحدت کو دیکھین ۔ خدائی کا جلوہ نمودار پائین
نہ کیون اپنی ہستی کو ہم ہیچ سمجھین ۔ قدیم و ابد ہے وہی ذات یکتا
یہ اب خاتمہ پر خدا سے دعا ہے ۔ کہ جب تک زمین و فلک کو بقا ہے
زمانہ مین یہ ترجمہ پاسے شہرت ۔ کرے اس کی ہر ایک دل سے تمنا
یہ توفیق دے اپنے بندون کو یا رب ۔ نہ تیرے سوا کچھ کسی سے ہو مطلب
ترا ذکر لب پر تری فکر دل مین ۔ نظر مین ہو تو سر مین ہو تیرا سودا
قبولیّت عام دے ترجمہ کو ۔ سبق ہم تصوف کا پاتے ہین اس سے
مظاہر مین جلوہ نما تیرے ہر سو ۔ مگر پھر بھی ثانی نہین کوئی تیرا
بالآخر یہ کی فکر بھی مین نے **رخشان** ۔ کہ تاریخ ہو ترجمہ کی نمایان

ملی مجھ کو امدادِ فیض بزرگان
نیا نام اذکار ابرار نکلا

دیگر

مقدس کیوں نہ ہو گلزار ابرار
وہ ہے اک تذکرہ خاصانِ حق کا

عبارت فارسی کی ہے سراسر
بڑی دلکش بڑی دلچسپ وزیبا

لباس اُردو کا پہنایا ہے اوس کو
جناب فضل خوش گو نے سراپا

بہت خوش ہوں گے اس کے پڑھنے والے
کہ ایسا ترجمہ دیکھا نہ ہوگا

ہوئی مجھ کو جو فکر سال رخشان
تو شوقِ دل سے ذکر شوق لکھا

۱۳۲۶ھ

رباعی

یہ ترجمہ ہے نشانِ خاصانِ خدا
دل سے پڑھیں طالبانِ خاصانِ خدا

برجستہ سنین عیسوی میں رخشان
تاریخ ہے گلستان خاصان خدا

۱۹۰۸ء

رباعی

سب کے لئے وا ہے بابِ خاصانِ خدا
نایاب ہے یہ کتابِ خاصانِ خدا

نکلا ہے یہ سال طبع موزون رخشان
گلدستۂ لاجوابِ خاصانِ خدا

۱۹۰۹ء

آیۂ قرآنی متضمن تاریخ اذکار ابرار کہ مولوی اکبر حسن صاحب مجسٹریٹ

درجہ اول شہر اُجین برادر عالم خواب القا شدہ

ذِکْرٌ مُّبَارَكٌ اَنْزَلْنٰهُ

۱۳۲۶ھ

باللہ التیسیر